

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مختصر صحیح مسلم

تالیف ترکیبہ

مجتہدین
عزیز



مکتبہ السنۃ

سویجر بازار نمبر ۱۰، کراچی پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مختصر صحیح مسلم

ترتیب و تصحیح
مجتہد
عبدالمجید

وَمَا يَنْبَغُ لِمَنْ اتَّعَمَّ - اِنْ مَرَّ بِالْاَرْضِ فَيَا يَوْمَئِذٍ

نبی ﷺ تو وحی الہی کے بغیر بسم شامی ہی نہیں فرماتے



مکتبۃ السنۃ

سولجر بازار، مبرا، کراچی، پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

2432

۴۵ ذ-م

مختصر صحیح مسلم (مترجم)

نام کتاب :

ترتیب ترجمہ : محترم شیخ محمد عیسیٰ حفظہ اللہ فاضل بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد،
فاضل درس نظامی و فاضل عربی، ایم اے اسلامیات کراچی یونیورسٹی کراچی۔

تعداد : ایک ہزار

ایڈیشن : دوم

کمپوزنگ : بنت ابراہیم و ابو عبد اللہ محمد آصف کراچی پاکستان (فون: 0300-2248783)

اہتمام طباعت : بھائی محمد یحییٰ حفظہ اللہ

قیمت : 325/00 (تین سو پچیس روپے)

تاریخ طباعت اول : رجب ۱۴۲۱ھ مطابق ستمبر 2000ء
تاریخ طباعت دوم : ذیقعد ۱۴۲۳ھ مطابق ستمبر 2003ء
۹۹... جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر..... 1.4.2.3.8.....
الناشر

ابن ابراہیم (ابو عبد اللہ محمد آصف بن احمد دین بن ابراہیم) کراچی پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انتساب

اپنے بڑے بھائی ابو قمر محمد عارف کے نام جنہوں نے زندگی کے آخری ایام رضائے الہی حاصل کرنے کے لئے مجاہدین کی خدمت میں گزارے اور دین کی ترقی و ترویج کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہے۔ اپنی جوانی کے ایام میں دین و جہاد کی طرف لگاؤ کسی کسی خوش نصیب کو حاصل ہوتا ہے اور ان خوش نصیبوں میں سے ایک میرے بڑے بھائی ابو قمر محمد عارف بھی تھے۔ آخری وقت مجاہدین کی گاڑی چلاتے ہوئے ضلع قصور کے قریب ٹریفک حادثے کا شکار ہوئے اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ان کی ناگہانی موت کو شہادت کی موت بنائے کیونکہ وہ شہادت کی موت کی تمنا لئے جہاد کے راستے پر چل رہے تھے۔ اے رحیم و کریم رب انہیں اپنی جوار رحمت میں رکھ اور انہیں شہادت کے بلند درجات عطا فرما۔

آمین یا رب العالمین

ابن ابراہیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرضِ ناشر

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ الْكَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ:

ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اُس ذاتِ بابرکات نے ہمیں یہ سعادت عطا فرمائی کہ اس کے پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے فرامین پر مشتمل فنِ حدیث کی معتبر کتاب ”صحیح مسلم“ کی تلخیص ”مختصر صحیح مسلم“ جس کو ”حافظ زکی الدین عبدالعظیم المنذری رحمہ اللہ“ نے ترتیب دیا، کا اردو ترجمہ شائع کریں۔ یہ اللہ کا خاص احسان اور فضل و کرم ہے۔

اس کتاب کے عربی متن کا رسم الخط اور اعراب عربی طرز پر ہیں۔ ترجمہ علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ کے صحیح مسلم کے اردو ترجمے سے ماخوذ ہے، جسے زبان اور ترکیب کی قدامت کی وجہ سے قارئین بہتر طور پر سمجھ نہیں پارہے تھے لہذا اس ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ کتاب کے دوسرے ایڈیشن کے موقع پر اس کے ترجمے پر نظر ثانی کر لی جائے تو مفید

ہوگی چنانچہ محترم شیخ محمد عیسیٰ حفظہ اللہ نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور ایک سال کی محنت شاقہ کے بعد اسے اس قابل بنایا کہ موجودہ دور کے قارئین کے لئے یہ ترجمہ رواں اور سلیس ہو جائے۔ شیخ صاحب نے اس کام کے لئے صحیح مسلم کے مختلف نسخہ جات، اس کی شروحات و حواشی اور بہت سے علمی مراجعات کو سامنے رکھتے ہوئے محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ کے محقق نسخے کے مطابق اس کتاب کو سلیس اور رواں اردو قالب میں ڈھالا۔ یہ کام اتنا آسان نہیں تھا لیکن جب نظر حصولِ زر کی بجائے حصولِ رحمتِ باری تعالیٰ پر ہو تو ایسے کام اس مالکِ کائنات کی توفیق اور مدد سے مکمل ہوا کرتے ہیں، واللہ الحمد۔

پہلی اشاعت کے موقع پر اس کتاب کی تصحیح، فوائد اور ابواب کے تراجم وغیرہ کا کام محترم ابوالوفاء عبدالحمید ثاقب حفظہ اللہ خطیب جامع اہلحدیث احمد پورہ سیالکوٹ اور شیخ ابویاسر حفظہ اللہ استاذ جامع مسجد دہلی کالونی نے سرانجام دیا۔

اشاعت دوم کے موقع پر کتاب کی مارکیٹنگ محترم شیخ محمد افضل الاثری مہتمم ”مکتبۃ السنۃ“ سولجر بازار نمبر 1 کراچی کے سپرد کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر اور اجرِ عظیم سے نوازے آمین یارب العالمین۔

جو صاحب کتاب میں موجود اغلاط کی طرف ہماری توجہ مبذول فرمائیں گے تو ہم ان کے تہ دل سے مشکور ہوں گے اور آئندہ ایڈیشن میں ان اغلاط کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

آخر میں اللہ کے حضور سر بسجود دعا گو ہیں کہ یا اللہ اس کتاب کو مقبولیت عام عطا فرما اور جن جن شخصیات نے اس کا خیر میں حصہ لیا ہے ان کو، ان کے والدین کو ان کے اساتذہ کو اور جملہ مسلمان بھائیوں کو نیک مقاصد میں کامیاب و کامران فرما۔

اور اپنی راہ میں شہادت کی موت دے کر بغیر حساب و کتاب کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔ آمین یارب العالمین۔

ابن ابراہیم (ابو عبد اللہ محمد آصف بن احمد دین بن ابراہیم) کراچی پاکستان

شمار	البواب ایمان کے متعلق	صفحہ
1	ایمان کا پہلا رکن لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔	1
2	مجھے حکم ہوا ہے لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں۔	3
3	جس نے کافر کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کیا۔	4
4	جو شخص اللہ تعالیٰ کو ایمان کیساتھ ملا اور اس کو کسی قسم کا شک نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔	5
5	ایمان کیا ہے؟ اور اس کی اچھی عادات کا بیان۔	9
6	ایمان کا حکم اور اللہ کی پناہ مانگنا شیطان و وسوسہ کے وقت۔	10
7	اللہ پر ایمان لانے اور اس پر ڈٹ جانے کے متعلق۔	11
8	نبی ﷺ کے معجزات اور ان پر ایمان لانے کے متعلق۔	11
9	ان عادتوں کا بیان کہ جس میں یہ عادتیں پیدا ہو گئیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پایا۔	12
10	جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہو گیا، اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔	12
11	جس شخص میں چار باتیں موجود ہوں، وہ خالصتاً منافق ہے	12
12	مومن کی مثال کھیت کے لہر ہماڑی سی اور منافق اور کافر کی مثال صنوبر (کے درخت) کی سی ہے۔	13
13	مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے۔	13
14	حیاء ایمان میں سے ہے۔	14
15	اچھی ہمسائیگی اور مہمان کی عزت کرنا ایمان میں سے ہے	14
16	وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کا ہمسایہ اسکی مصیبتوں سے محفوظ نہ ہو۔	14
17	برائی کو ہاتھ اور زبان سے مٹانا اور دل میں برا سمجھنا ایمان میں سے ہے	14
18	علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے والا مومن اور بغض رکھنے والا منافق ہے۔	15
19	انصار سے محبت ایمان کی نشانی، اور ان سے بغض نفاق کی	16

شمار	نشانہ ہے۔	صفحہ
16	ایمان مدینہ کی طرف سٹ جانے گا۔	20
16	ایمان بھی یمن والوں کا ہے اور حکمت بھی یمن کی اچھی ہے	21
16	جو شخص ایمان نہ لائے اس کو نیک عمل کوئی فائدہ نہ دے گا	22
16	جنت میں تم اس وقت تک داخل نہ ہو گے جب تک ایمان نہ لاؤ گے۔	23
17	زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔	24
17	مومن ایک بل (سورخ) سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا یعنی ایک ہی غلطی دوسرے نہیں کرتا۔	25
17	ایمان میں وسوسے کا بیان۔	26
17	سب سے بڑا گناہ اللہ کیساتھ شریک کرنا ہے۔	27
18	نبی ﷺ کا فرمان: میرے بعد تم آپس میں ایک دوسرے کی گردن زنی (قتل و عارت) کر کے کافر نہ ہو جانا۔	28
18	جو اپنے باپ سے بے رغبتی کرے (اپنا باپ کسی اور کو کہے) تو یہ عمل کفر ہے۔	29
18	جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہے۔	30
19	سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟	31
19	جو اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تو جنت میں داخل ہوگا۔	32
19	جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔	33
20	نسب میں طعن کرنا اور میت پر چلا کر دنا کفر میں سے ہے	34
20	اس شخص کے کافر ہونے کا بیان جو یہ کہے کہ بارش ستاروں کی گردش کی وجہ سے برسی ہے۔	35
20	غلام کا بھاگ جانا کفر ہے۔	36
21	(رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کہ) میرے دوست تو صرف اللہ اور ایماندار نیک لوگ ہیں۔	37
21	مومن کو اسکی نیکیوں کا بدلہ دنیا و آخرت دونوں میں ملتا ہے اور کافر کی نیکیوں کا بدلہ اسکو دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے۔	38

42	نبی ﷺ کا فرمان کہ میں سب سے پہلے جنت کے متعلق	61	39	اسلام کیا ہے؟ اور اس کی خصلتوں کا بیان۔	21
	سفارش کرونگا اور دیگر انبیاء سے میرے مقبوعین زیادہ ہونگے		40	اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔	22
42	نبی ﷺ کا جنت کا دروازہ کھلوانا۔	62	41	کونسا اسلام بہتر ہے؟	22
42	نبی ﷺ کا فرمان کہ ہر نبی کی ایک دعا قبول کی گئی ہے۔	63	42	اسلام، اپنے سے پہلے گناہ ختم کر دیتا ہے۔ اسی طرح حج اور ہجرت سے بھی سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔	22
42	نبی ﷺ کا اپنی امت کیلئے دعا فرمانا۔	64	43	مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے	23
43	اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق کہ ”(اے محمد ﷺ) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا پیئے۔“	65	44	جب آدمی کا اسلام اچھا ہو تو جاہلیت کے اعمال پر مواخذہ نہیں ہوتا۔	23
44	کیا نبی ﷺ ابوطالب کو کوئی فائدہ پہنچا سکے؟	66	45	جب تم میں سے کسی کا اسلام اچھا ہو تو ہر نیکی، جسے وہ کرتا ہے، اس میں گناہ گسی جاتی ہے۔	23
44	نبی ﷺ کا فرمان کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔	67	46	مسلمان وہی ہے جس سے دیگر مسلمان محفوظ ہوں۔	24
45	نبی ﷺ کا فرمان کہ میں امید کرتا ہوں کہ جنت والوں میں آدھے تم ہو گے (یعنی مسلمان)۔	68	47	جس نے جاہلیت میں کوئی نیک عمل کیا پھر وہ مسلمان ہو گیا	24
46	اللہ عزوجل کا آدم ﷺ کو یہ فرمانا کہ ہر ہزار میں سے نو سو نانوے افراد جہنم کیلئے نکالو۔	69	48	آزمائش سے ڈرانا۔	24
	وضو کے مسائل		49	اسلام کی ابتداء غربت سے ہوئی (اور) عنقریب اسلام پہلی حالت میں لوٹ آئے گا اور وہ دو مسجدوں (مکہ و مدینہ) میں سٹ کر رہ جائے گا۔	25
47	1 اللہ تعالیٰ کوئی نماز وضو کے بغیر قبول نہیں کرتا۔	1	50	رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی ابتداء۔	25
47	2 نیند سے جاگتے وقت، برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو دھونے کا بیان۔	2	51	وحی کا کثرت سے اور لگاتار نازل ہونا۔	27
47	3 راستہ میں اور سایہ میں پاخانہ پھرنے کی ممانعت۔	3	52	رسول اللہ ﷺ کا آسمانوں پر تشریف لے جانا (یعنی معراج) اور نمازوں کا فرض ہونا۔	27
47	4 پیشاب کرتے وقت ستر کو چھپانا۔	4	53	نبی ﷺ کا انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ کرنا۔	29
47	5 جب بیت الخلاء میں داخل ہوتو کیا پڑھے؟	5	54	نبی ﷺ کا حج یعنی ﷺ اور درجہ جلال کا تذکرہ فرمانا۔	30
47	6 پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کیا جائے	6	55	نبی ﷺ کا انبیاء علیہم السلام کو نماز پڑھانا۔	31
48	7 بنے ہوئے بیت الخلاء میں اس بات کی رخصت۔	7	56	(شب) معراج میں نبی ﷺ کا سدرة المنتہی تک پہنچنا	31
48	8 پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کہ پھر اس سے غسل بھی کیا جائے۔	8	57	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَمَّا كَانَ قَابُ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى﴾ کا مطلب۔	32
48	9 پیشاب سے بچنے اور پردہ کرنے کا بیان۔	9	58	اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بیان میں۔	32
48	10 دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت۔	10	59	اللہ کی توحید کا اقرار کرنے والوں کا جہنم سے نکلنا۔	36
49	11 پیشاب یا پاخانے سے فارغ ہو کر پانی سے استنجاء کرنا۔	11	60	شفاعت کا بیان۔	40
49	12 طاق ڈھیلے استعمال کرنے کا بیان۔	12			

57	ہر اس چیز سے وضو کرنا جس کو آگ نے چھوا ہو۔	38	13	پتھر سے استنجاء کرنے کا بیان اور گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرنے کی ممانعت۔
57	آگ سے پکی ہوئی چیز سے وضو کا حکم منسوخ ہے۔	39		
58	اس آدمی کا بیان جسے نماز میں (ہوا نکلنے) کا خیال آئے۔	40	14	مردہ جانور کی کھال سے فائدہ حاصل کرنا۔
	غسل کے مسائل		15	جب چیز رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔
59	”إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ“ کے متعلق۔	1	16	جب کتاب ہارے برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیے۔
59	منی کے نکلنے ہی سے غسل واجب ہونے کا حکم منسوخ ہے اور شرمگاہوں کے ملنے سے غسل واجب ہونے کا بیان۔	2	17	وضو کی فضیلت کا بیان۔
60	جو عورت نیند میں وہ چیز دیکھے جو کچھ مرد دیکھتا ہے تو وہ عورت بھی غسل کرے گی۔	3	18	وضو کے ساتھ گناہوں کا دور ہونا۔
60	غسل جنابت کا طریقہ۔	4	19	وضو کے وقت مسواک کرنا۔
60	کتنے پانی سے غسل جنابت کیا جاسکتا ہے۔	5	20	وضو یا دیگر کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا۔
61	غسل کرنے والے کا پٹڑے سے پردہ کرنا۔	6	21	رسول اللہ ﷺ کے وضو کا طریقہ۔
61	اکیلے آدمی کا غسل جنابت کرنا اور پردہ کرنا۔	7	22	ناک میں پانی ڈال کر جھاڑنا۔
61	مرد یا عورت کے ستر دیکھنے کی ممانعت۔	8	23	پیشانیوں اور ہاتھ پاؤں کی چمک پورا وضو کرنے سے ہوگی جس نے بہترین انداز سے وضو کیا۔
61	شرمگاہ کو چھپانا اور انسان نگاہ نظر نہیں آنا چاہیے۔	9	24	مجبوری میں (بھی) کامل وضو کرنے کی فضیلت۔
62	میاں بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرنا۔	10	25	(جنت میں) زیور وہاں تک پہنچے گا، جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا۔
62	جنبی جب سونے یا کھانے پینے کا ارادہ کرے، تو پہلے وضو کرے۔	11	26	
62	جنبی غسل کرنے سے پہلے سوسکتا ہے۔	12	27	جو وضو کی جگہوں کو کچھ چھوڑ دے، وہ اسے دھوئے اور نماز لوٹائے۔
62	جو کوئی اپنی بیوی کے پاس دوبارہ جانا چاہے تو وضو کر لے	13	28	غسل اور وضو میں کتنا پانی کافی ہے؟
62	تیمم کے بارہ میں جو کچھ بیان ہوا ہے۔	14	29	موزوں پر مسح کرنے کا بیان۔
63	جنابت سے تیمم کرنا۔	15	30	موزوں پر مسح کرنے کی مدت کا بیان۔
64	سلام کا جواب دینے کیلئے تیمم کرنا۔	16	31	پیشانی اور دستار (عمامہ) پر مسح کرنا۔
64	مومن نجس نہیں ہوتا۔	17	32	گیڑی (دستار یا عمامہ) پر مسح کرنا۔
64	ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔	18	33	ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا۔
64	نہایت آدمی کھالی سکتا ہے اگر چہ اس نے وضو نہ کیا ہو۔	19	34	وضو کے بعد کیا کہا جائے۔
	حیض کے مسائل		35	نہی کو دھونا اور اس کی وجہ سے وضو کرنا۔
65	اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَيَسْتَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ... کے بیان میں۔	1	36	بیٹھنے والے کی نیند وضو نہیں توڑتی۔
			37	اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا۔

73	11	(ابتداء میں) دودو رکعت نماز کی فرضیت کا بیان۔	2	عورت حیض کے بعد اور جنابت کا غسل کیسے کرے؟
73	12	پانچ نمازیں درمیانی وقت کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں۔	3	حائضہ عورت کا کپڑا یا مصلیٰ وغیرہ پکڑانا۔
73	13	نماز چھوڑنا کفر ہے۔	4	حائضہ عورت کا آدمی کے مکو دھونا اور گلکھی کرنا۔
73	14	اوقات نماز کا جامع بیان۔	5	حائضہ عورت کی گود میں نکیہ لگانا اور قرآن پاک پڑھنا۔
74	15	صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا۔	6	ایک ہی لحاف میں حائضہ عورت کیساتھ سونا۔
74	16	فجر اور عصر کی نمازوں کی پابندی کرنا۔	7	حائضہ عورت سے مافوق الازار مباشرت کرنا۔
75	17	سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنا منع ہے۔	8	حائضہ عورت کے ساتھ ایک ہی برتن میں پینا۔
75	18	ظہر کی نماز اول وقت میں ادا کرنا۔	9	استحاضہ کے متعلق اور مستحاضہ کا غسل کرنا اور نماز پڑھنا۔
75	19	سخت گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا۔	10	حائضہ عورت نماز کی قضا نہیں دے گی البتہ روزے کی قضا دے گی۔
75	20	نماز عصر کا اول وقت۔	11	پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔
76	21	اس شخص کے بارے میں سخت وعید کہ جس کی نماز عصر فوت ہوگی۔	12	دس چیزیں فطرت میں سے ہیں۔
76	22	درمیانی نماز کے متعلق کیا آیا ہے؟	13	بڑے کو سواک دینا۔
76	23	عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت۔	14	موتھیں کتر اڈا اور داڑھی بڑھاؤ۔
77	24	تین اوقات میں نہ نماز پڑھی جائے نہ میت کو دفنایا جائے	15	مسجد سے پیشاب دھونا۔
77	25	عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کا بیان۔	16	کے پیشاب کی وجہ سے کپڑے پر چھینٹے مارنا۔
77	26	غروب آفتاب کے بعد عصر کی قضا کرنا۔	17	کپڑے سے منی کا دھونا۔
77	27	غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنا	18	کپڑے سے حیض کا خون دھونا۔
78	28	مغرب کا وقت اس وقت ہے جب سورج غروب ہو جائے	نماز کے مسائل	
78	29	عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان۔	1	آذان کی ابتداء۔
78	30	نماز عشاء کے نام کے متعلق۔	2	اذان کا بیان۔
78	31	نماز کو اس کے وقت سے لیٹ کرنا منع ہے۔	3	اذان دوہری اور اقامت اکہری کہے۔
78	32	افضل عمل نماز کو وقت پر ادا کرنا ہے۔	4	دوموذن مقرر کرنا۔
78	33	جس نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز کو پالیا۔	5	تایبیا آدمی کو موذن مقرر کرنا۔
79	34	جو آدمی سو جائے یا نماز بھول جائے، تو جب یاد آئے اسی وقت پڑھے۔	6	اذان کی فضیلت۔
81	35	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا۔	7	اذان کہنے والوں کی فضیلت۔
81	36	نقش و نگار والے کپڑے میں نماز پڑھنا۔	8	جیسے موذن کہے ویسے ہی کہنا۔
			9	اس شخص کی فضیلت جو موذن کی طرح کلمات آذان کہے
			10	نماز کی فرضیت کا بیان۔

88	64	نمازی کے آگے لیٹنا۔	81	چٹائی پر نماز پڑھنا۔
88	65	قبلہ کی طرف متوجہ ہونے کا حکم۔	81	جو تے پہن کر نماز پڑھنا۔
88	66	قبلہ کی شام سے کعبہ کی طرف تبدیلی کے متعلق۔		المساجد
89	67	جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی۔	82	زمین پر بنائی جانے والی سب سے پہلی مسجد۔
89	68	جب اقامت کہی جائے تو لوگ کس وقت کھڑے ہوں؟	82	مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر۔
89	69	نماز کیلئے اقامت اس وقت کہی جائے، جب امام مسجد میں آجائے۔	82	اس مسجد کے متعلق جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔
89	70	امام کا اقامت کے بعد غسل کیلئے (مسجد سے) نکلنا۔	83	مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔
89	71	صفوں کو درست کرنے کے بیان میں۔	83	مسجد قبائلیہ جانا اور اس میں نماز ادا کرنا۔
90	72	پہلی صف کی فضیلت۔	83	اس شخص کی فضیلت جس نے اللہ کی رضا کیلئے مسجد بنائی۔
90	73	ہر نماز کے وقت مسواک کرنا۔	83	مساجد کی فضیلت۔
90	74	نماز میں داخل ہوتے وقت ذکر کی فضیلت۔	84	مساجد کی طرف زیادہ قدم اٹھانے کی فضیلت۔
90	75	نماز میں رفع الیدین کرنا۔	84	نمازوں کی طرف چلنے سے گناہ معاف اور درجات بلند کئے جاتے ہیں۔
91	76	نماز کس لفظ سے شروع ہوتی ہے اور کس لفظ پر ختم ہوتی ہے؟	84	نماز کیلئے اطمینان سے آنا اور روڑنے سے اجتناب کرنا۔
91	77	نماز میں تکبیر (اللہ اکبر) کہنا۔	84	عورتوں کا مساجد میں (نماز وغیرہ کیلئے) جانا۔
91	78	تکبیر وغیرہ میں امام سے پہلے کرنے کی ممانعت۔	84	عورتوں کو (مسجد میں) جانے سے منع کرنا۔
91	79	مقتدی کو امام کی بیروی ضروری ہے۔	85	مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا دعا پڑھیں؟
92	80	نماز میں ہاتھوں کا ایک کو دوسرے پر رکھنا۔	85	جب مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت (نفل) پڑھے۔
92	81	تکبیر (اللہ اکبر) اور قرأت کے درمیان کیا پڑھا جائے؟	85	اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی ممانعت۔
93	82	نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہ کہنا۔	85	مسجد میں تھوکنے کا کفارہ۔
93	83	بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بارے میں۔	85	لبہن کھا کر مسجد میں آنے کی کراہت۔
94	84	نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔	85	کچا پیاز اور لبہن کھانے کے بعد مسجد سے الگ رہنے کا حکم
94	85	قرآن کے اس حصہ کی قرأت کرنا جو آسان ہو۔	86	جسکے منہ سے پیاز یا لبہن کی بدبو آئے اس کو مسجد سے نکالنا
95	86	امام کے پیچھے قرأت کرنا۔	87	مسجد میں گندہ چیز کا اعلان کرنا منع ہے۔
95	87	الحمد للہ پڑھنا اور آمین کہنا۔	87	قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت۔
95	88	نماز فجر میں قرأت کا بیان۔	87	قبروں پر مساجد بنانے کی ممانعت۔
96	89	ظہر اور عصر میں قرأت کرنے کا بیان۔	87	میرے لئے ساری زمین کو پاک اور مسجد بنا دیا گیا۔
96	90	مغرب کی نماز میں قرأت۔	88	نمازی سترہ کتنی مقدار کا بنائے؟
			88	(نمازی کا) "سترہ" کے قریب کھڑا ہونا۔

104	120	96	91
	نماز کیلئے امام کا اپنا جانشین مقرر کرنا اور اس کا لوگوں کو نماز پڑھانا۔	نمازِ عشاء میں قرأت۔	
106	121	97	92
	جب امام پیچھے رہ جائے تو اس کے علاوہ کسی دوسرے کو (امامت کیلئے) آگے کر لیا جائے۔	رکوع اور سجود میں امام سے پہلے کرنے کی ممانعت۔	
106	122	97	93
	جو شخص اذان سنتا ہے اس پر مسجد میں آنا واجب ہے۔	رکوع سے پہلے سر اٹھانے کی ممانعت۔	
106	123	97	94
	جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت۔	رکوع میں تطبیق کرنا۔	
106	124	98	95
	جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، ہدایت کے طریقوں میں سے ہے۔	دونوں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا۔	
107	125	98	96
	نماز کے انتظار اور جماعت کی فضیلت کا بیان۔	رکوع اور سجود میں کیا دعا کرنی چاہیے؟	
107	126	98	97
	عشاء اور فجر کی جماعت کی فضیلت کا بیان۔	رکوع و سجود میں قرأت کرنے کی ممانعت۔	
107	127	98	98
	عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کرنے پر سخت وعید	جب کوئی رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے؟	
108	128	99	99
	عذر کی بناء پر جماعت سے رہ جانے کی رخصت۔	سجدے کی فضیلت اور کثرتِ سجود کی ترغیب۔	
108	129	99	100
	نماز کو اچھے (خوبصورت) طریقہ پر ادا کرنے کا حکم۔	سجدوں میں دعا کرنا۔	
108	130	99	101
	نماز اعتدال کے ساتھ اور پوری طرح پڑھنے کا بیان۔	کتنے اعضاء پر سجدہ کرنا چاہیے؟	
108	131	100	102
	افضل نماز لیجے قیام والی ہے۔	سجدوں میں اعتدال اور کہتیاں اٹھا کر رکھنا۔	
108	132	100	103
	نماز میں سکون کا حکم۔	سجدہ میں بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھنا۔	
109	133	100	104
	نماز میں سلام کے جواب کیلئے اشارہ کرنا۔	نماز میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان۔	
109	134	100	105
	نماز میں گفتگو کرنے کا حکم منسوخ ہے۔	دونوں قدموں پر "تفہا" کرنا۔	
110	135	100	106
	نماز میں، ضرورت کے وقت سبحان اللہ کہنا۔	نماز میں تشہد کا بیان۔	
110	136	101	107
	نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت۔	نماز میں کن چیزوں سے پناہ حاصل کی جائے؟	
110	137	101	108
	نمازی کے آگے سے گزرنے پخت وعید۔	نماز میں دعائے مانگنے کا بیان۔	
111	138	102	109
	نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا۔	نماز میں شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان	
111	139	102	110
	نمازی کس چیز کا سترہ بنائے۔	نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کا بیان۔	
111	140	102	111
	برچھا کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔	نماز سے سلام پھیرنا۔	
111	141	103	112
	سواری کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔	نماز سے سلام پھیرے تو ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے۔	
111	142	103	113
	نمازی کے سامنے سترہ کے آگے سے گزرنے کی اجازت	نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کیا کہا جائے؟	
112	143	103	114
	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت۔	نماز کے بعد اللہ اکبر کہنا۔	
112	144	104	115
	نماز میں آدی کو اپنے سامنے تھوکنے کی ممانعت ہے۔	نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کا ورد کرنا۔	
		104	116
		104	117
		104	118
		104	119

118	نفل نماز گھروں میں پڑھنے کا بیان۔	173	112	نماز میں جمائی لینے اور اسے روکنے کے بارے میں۔	145
118	خوشی سے نوافل پڑھو۔ جب سست ہو جاؤ یا تھک جاؤ تو بیٹھ جاؤ۔	174	112	نماز میں بچوں کو اٹھالینے کی اجازت کا بیان۔	146
119	اللہ کو وہ عمل پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔	175	113	نماز میں ننگریوں کو (سیدھا کرنے کیلئے) چھونے کا بیان	147
119	اسی قدر عمل اختیار کرو جتنی طاقت ہو۔	176	113	تھوک کو جوتے کے ساتھ مسلنا۔	148
119	نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز اور آپ ﷺ کی دعائیں	177	113	نماز میں سر کے بالوں کو باندھنا۔	149
120	نبی ﷺ کی دعا جب آپ ﷺ رات کو قیام فرماتے۔	178	113	کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنے کا بیان۔	150
120	رات کی نماز کی کیفیت اور رکعات کی تعداد۔	179	113	نماز میں بھونانا اور اس میں سجدہ کرنے کا حکم۔	151
120	رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر ایک رکعت ہے رات کے آخر میں۔	180	114	قرآن مجید میں (سلاوت کے) سجدوں کا بیان۔	152
121	رات کی نماز کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پڑھنا۔	181	114	صبح کی نماز میں (دعائے) قنوت پڑھنے کا بیان۔	153
121	پوری رات سونے کی کراہیت کہ اس میں کوئی نماز نہ پڑھے	182	115	نماز ظہر وغیرہ میں قنوت پڑھنے کا بیان۔	154
121	جب نماز میں اونگھ آنے لگے تو سو جائے۔	183	115	نماز مغرب میں قنوت پڑھنے کا بیان۔	155
121	شیطان کی گرہ کیسے کھلتی ہے؟	184	115	فجر کی دو رکعتیں (سنت فجر کا بیان)۔	156
121	رات میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔	185	115	فجر کی سنتوں کی فضیلت۔	157
121	رات کے آخری حصہ میں دعا اور ذکر کی ترغیب اور اس میں دعا کی قبولیت کا بیان۔	186	115	فجر کی سنتوں میں قرأت کی مقدار۔	158
122	رات کی نماز کا جامع بیان اور جو شخص اس سے سو جائے یا بہا ہو جائے۔	187	115	فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا۔	159
124	نماز وتر کے بارے میں۔	188	115	نماز فجر کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھ رہنا۔	160
124	وتر اور فجر کی دو سنتوں کے بارے میں۔	189	116	چاشت کی نماز کا بیان۔	161
124	جس کو ڈر ہے کہ وہ آخرات نہیں اٹھ سکے گا تو وہ وتر کو اول رات میں پڑھ لے۔	190	116	نماز چاشت دو رکعتیں۔	162
125	صبح سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔	191	116	چاشت کی چار رکعتیں۔	163
125	نماز میں قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت۔	192	116	چاشت کی آٹھ رکعتیں۔	164
125	ان ایک جیسی سورتوں کے متعلق جن میں سے دوسریں ایک رکعت میں پڑھے گا۔	193	116	نماز چاشت کی وصیت۔	165
			117	نماز اذائین کا بیان۔	166
			117	جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے سجدہ کیا تو اس کیلئے جنت ہے۔	167
			117	اس شخص کی فضیلت جس نے (ایک) دن اور رات میں بارہ رکعت (سنتیں) پڑھیں۔	168
			117	ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور کبیر) کے مابین نماز ہے۔	169
			117	نماز سے پہلے اور بعد میں نوافل پڑھنا۔	170
			118	رات اور دن میں نوافل پڑھنا۔	171
			118	مسجد میں نفل نماز پڑھنا۔	172

132	جمہ کے بعد مسجد میں نماز پڑھنے کا بیان۔	24	194	رمضان کی نماز کے بارے میں کیا آیا ہے؟	126
133	جمہ کے بعد گھر میں نماز پڑھنا۔	25	195	قیام رمضان کا بیان اور اس میں ترغیب دلانا۔	126
133	جمہ کے بعد کلام کرنے یا نکلے بغیر نماز نہ پڑھی جائے۔	26		جمہ کے مسائل	
133	جمہ چھوڑنے پر سخت وعید۔	27	1	جمہ کے دن کے بارے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس امت کی رہنمائی۔	127
	عیدین کے مسائل		2	جمہ کے دن کی فضیلت۔	127
134	عیدین میں اذان اور اقامت چھوڑنے کا بیان۔	1	3	جمہ کے دن ایک خاص گھڑی (وقت) کا بیان۔	127
134	عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنے کا بیان۔	2	4	جمہ کے دن نماز فجر میں کیا پڑھا جائے؟	127
134	نماز عیدین میں کیا پڑھا جائے؟	3	5	جمہ کے دن غسل کے بارے میں۔	128
134	عید گاہ میں عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے	4	6	جمہ کے دن خوشبو اور مسواک کا بیان۔	128
134	عورتوں کا عیدین کے لئے نکلنا۔	5	7	جمہ کے دن اول وقت میں آنے والے کی فضیلت۔	128
135	بچیاں عید میں کیا کہیں؟	6	8	جمہ کی نماز کا وقت اس وقت ہے جب سورج ڈھل جائے	128
	مسافر کی نماز		9	رسول اللہ ﷺ کا منبر بنوانا اور نماز میں اس پر کھڑا ہونا	128
136	امن کی حالت میں بھی مسافر کی نماز میں قصر ہے۔	1	10	خطبہ میں کیا کہا جائے۔	129
136	کتنے سفر میں قصر کی جا سکتی ہے؟	2	11	خطبہ میں آواز بلند کرنا اور اس میں خطیب کیا کہے؟	130
136	حج میں نماز کا قصر کرنا۔	3	12	خطبہ مختصر کرنا۔	130
136	منیٰ میں نماز کا قصر کرنا۔	4	13	خطبہ میں جس چیز کا چھوڑنا جائز نہیں۔	130
136	سفر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنا۔	5	14	خطبہ میں منبر پر قرآن مجید پڑھنا۔	131
137	حضر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنا۔	6	15	خطبہ میں انگلی سے اشارہ کرنا۔	131
137	بارش کی صورت میں گھروں میں نماز پڑھنا۔	7	16	اللہ تعالیٰ کے فرمان "وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا..... کے بیان میں۔	131
137	سفر میں نقلی نماز (یعنی سنتیں) چھوڑ دینا۔	8	17	نماز جمہ میں کیا پڑھے؟	131
137	سفر میں سواری پر نقلی نماز (تہجد) پڑھنا۔	9	18	خطبہ میں علم کی باتوں کی تعلیم دینا۔	131
138	جب کوئی سفر سے واپس آئے تو مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرے۔	10	19	جمہ کے خطبوں کے درمیان بیٹھنا۔	132
138	خوف کے وقت نماز کے بارے میں کیا (حکم) آیا ہے؟	11	20	نماز اور خطبہ میں تخفیف کرنا۔	132
138	سورج گرہن کی نماز کا بیان۔	12	21	جب کوئی آدمی جمہ کے دن اس حال میں مسجد میں داخل ہو کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعت پڑھے۔	132
139	نماز استسقاء کے بارے میں۔	13	22	خطبہ کیلئے دوسروں کو چپ کرانا۔	123
139	بارش کی برکت کا بیان۔	14	23	کان اگا کر خاموشی سے خطبہ سننے کی فضیلت۔	132
139	آندھی اور بادل کے وقت اللہ کی پناہ لینا اور بارش آنے پر خوش ہونا۔	15			

147	24	میت پر نماز جنازہ پڑھنے کے وقت امام کہاں کھڑا ہو؟۔
147	25	نماز جنازہ کی تکبیروں کا بیان۔
147	26	پانچ تکبیروں کے بیان میں۔
147	27	(نماز جنازہ میں) میت کیلئے دعا کرنا۔
148	28	مسجد میں میت پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان۔
148	29	قبر پر نماز جنازہ پڑھنا۔
148	30	خودکشی کرنے والے کے بارے میں۔
148	31	میت پر نماز جنازہ پڑھنے اور اسکے پیچھے جانے کی فضیلت
149	32	جس پر سو آدمی جنازہ پڑھیں، ان کی شفاعت قبول ہوگی
149	33	جس پر چالیس (40) مسلمان نماز جنازہ پڑھیں تو ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔
149	34	جن مردوں کی اچھالی یا برائی بیان کی گئی۔
149	35	نماز جنازہ سے فراغت کے بعد سوار ہونے کا بیان۔
150	36	قبر میں چادر ڈالنے کا بیان۔
150	37	لحد کا بیان اور کچی ایشیں کھڑی کرنے کا بیان۔
150	38	قبروں کو برابر کرنے کا حکم۔
150	39	قبروں پر عمارت بنانا یا پختہ کرنا مکروہ ہے۔
150	40	جب آدمی مرجاتا ہے تو صبح و شام اُس پر اُس کا جنت یا دوزخ کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔
150	41	فرشتوں کا سوال کرنا جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے
151	42	اللہ تعالیٰ کا فرمان ”یثیت اللہ الذین آمنوا.....“ قبر کے بارے میں ہے۔
151	43	عذاب قبر اور اس سے پناہ مانگنے کے بارے میں۔
152	44	یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دینے جانے کا بیان۔
152	45	قبروں کی زیارت اور مومنوں کیلئے استغفار کرنے کا حکم۔
152	46	قبر والوں کو سلام کہنا، ان پر رحم کھانا اور ان کیلئے دعا کرنا
153	47	قبروں پر بیٹھنا اور ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا بیان
153	48	اس نیک آدمی کے متعلق جس کی تعریف کی گئی ہو۔
		زکوٰۃ کے مسائل

16	140	مشرق کی طرف کی ہوا (صبا) اور مغرب کی طرف کی ہوا (دبور) کے بارے میں۔
		جنازہ کے مسائل
1	141	بیزاروں کی عیادت کرنے کا بیان۔
2	141	مریض اور میت کے پاس کیا کہا جائے؟
3	141	قریب الہک کو ”لا الہ الا اللہ“ کی تلقین کرنا۔
4	141	جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے۔
5	142	موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کا بیان۔
6	142	میت کی آنکھیں بند کرنے اور اس کیلئے دعا کرنے کا بیان
7	143	میت کو کپڑے سے ڈھانپ دینا۔
8	143	مومنوں اور کافروں کی رگوں کا بیان۔
9	143	شروع صدمہ میں مصیبت پر صبر کرنے کا بیان۔
10	144	اولاد کی موت پر ثواب کی نیت سے صبر کرنے پر اجر و ثواب
11	144	مصیبت کے وقت کیا کہا جائے؟
12	144	میت پر رونے کے بیان میں۔
13	145	نوحہ کرنے پر سخت وعید۔
14	145	جو شخص (صدے کی وجہ سے) منہ پر تھپڑے مارے اور گریبان چاک کرے وہ ہم میں سے نہیں۔
15	145	زندہ کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔
16	145	آرام پانے والے اور جس سے لوگوں کو آرام ملے، اس بارے میں جو کچھ وارد ہوا ہے اس کا بیان۔
17	143	میت کو غسل دینے کا بیان۔
18	146	میت کے کفن کا بیان۔
19	146	میت کو بہترین کفن پہنانے کا بیان۔
20	146	جنازہ جلدی لے جانے کا بیان۔
21	147	عورتوں کے جنازے کیساتھ جانے کے منع کا بیان۔
22	147	جنازہ کیلئے کھڑے ہونے کا بیان۔
23	147	جنازہ کیلئے کھڑا ہونا منسوخ ہے۔

165	25	مشرکہ ماں سے صلہ رحمی کرنا۔
165	26	فوت شدہ والدہ کی طرف سے صدقہ کرنا۔
165	27	ضرورت مندوں پر صدقہ کرنے کی ترغیب اور اچھا طریقہ جاری کرنے والے کا ثواب۔
166	28	مسکینوں اور مسافروں پر صدقہ کرنے کے بارے میں۔
166	29	صدقہ کر کے دوزخ سے بچو اگرچہ گھوڑا ایک ٹکڑا ہی سمی
167	30	دودھ والا جانور عاریتہ (صدقہ) تحفہ دینے کی ترغیب۔
167	31	پوشیدہ صدقہ کرنے کی فضیلت۔
167	32	تندرست و حریص ہونے کی صورت میں صدقہ کی فضیلت
167	33	پاکیزہ کمائی سے صدقہ کی قبولیت اور اس کا بڑھنا۔
168	34	تھوڑے صدقہ کو تحیر نہ جانے کا بیان۔
168	35	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿الذین یلمزون المطوعین﴾ کے بیان میں۔
168	36	جس نے صدقہ اور دیگر نیکی کے اعمال کو اکٹھا کر لیا۔
169	37	ہر نیکی صدقہ ہے۔
169	38	سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ کہنا اور دیگر نیکی کے کام صدقہ ہیں
170	39	ہر جوڑ پر صدقہ کے وجوب کا بیان۔
170	40	وہ صدقہ جو بے جا واقع ہو اس کی قبولیت کے بیان میں۔
170	41	خیرات کرنے والے اور بخیل کے بیان میں۔
171	42	اللہ کی راہ میں خرچ کر نیوالے اور نہ کر نیوالے کا بیان۔
171	43	امانت دار خازن صدقہ کر نیوالوں میں سے ایک ہے۔
171	44	خرچ کرو۔ نہ شمار کرو اور نہ یاد رکھو۔
171	45	جب عورت اپنے خاندان کے گھر سے خیرات کرے
172	46	جو غلام (نوکر) اپنے مالک کے مال سے خرچ کرے، اس کا بیان۔
172	47	سوال سے بچنے اور صبر کرنے کے بیان میں۔
172	48	ضرورت کے مطابق رزق دیے جانے اور قناعت کا بیان
172	49	سوال سے بچنا۔
173	50	لوگوں سے سوال کرنا مکروہ ہے۔

154	1	زکوٰۃ کے فرض ہونے کا بیان۔
154	2	اموال (کی مقدار) کا بیان جن پر زکوٰۃ فرض ہے یعنی نقدی، بھتی اور جانور۔
154	3	جس (مال) میں عیش یا عشر کا نصف ہے اس کا بیان۔
154	4	مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔
154	5	زکوٰۃ (سال سے) پہلے ادا کر دینا اور زکوٰۃ نہ دینا
155	6	اس آدمی کے بارے میں جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔
157	7	خزانہ جمع کرنے والوں اور ان پر سخت سزا کے بیان میں۔
157	8	زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرنے کا حکم۔
157	9	صدقہ لانے والے کیلئے دعا کرنا۔
158	10	اس آدمی کو عطیہ دینا جس کے ایمان میں خطرہ ہو۔
158	11	جن کے دل اسلام کی طرف راغب ہیں، ان کو دینا اور مضبوط ایمان والوں کو چھوڑ دینا۔
160	12	رسول اللہ ﷺ اور اہل بیت کیلئے صدقہ حلال نہیں۔
160	13	صدقات کی وصولی پر آل نبی ﷺ کو متحرک نہ کی جاوے
161	14	جو صدقہ کے مال سے بطور ہدیہ آل نبی ﷺ کیلئے بھیجا جائے، وہ سباحت ہے۔
162	15	نبی ﷺ کا ہدیہ قبول کرنا اور صدقہ واپس کر دینا۔
		صدقہ فطر کا بیان
162	16	مسلمانوں پر گھوڑا یا "جو" سے صدقہ فطر ادا کرنے کا بیان
162	17	صدقہ فطر، کھانے، پینے اور منقہ (خشک انگور) سے ادا کرنا
162	18	نماز (عید) سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم۔
162	19	صدقہ کرنے میں ترغیب دلانا۔
163	20	(اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے پر شوق دلانا۔
163	21	قبل اس کے کہ کوئی صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے، صدقہ کی ادائیگی میں غرت دلانا۔
163	22	خاندان اور اولاد پر صدقہ کرنا۔
164	23	قریبی رشتہ داروں میں خرچ کرنا۔
164	24	ماسوؤں پر صدقہ کرنا۔

180	15	اس روزہ دار کا بیان جو بھول کر کھاپی لے۔
180	16	روزہ دار کو جب کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔
180	17	جو شخص رمضان میں اپنی عورت سے جماع کر بیٹھے، اس کے کفارہ کا بیان۔
181	18	روزہ دار کے بوسہ دینے (کے جواز) کے متعلق۔
181	19	جب رات آجائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کر لے۔
182	20	افطار میں جلدی کرنے کا بیان۔
182	21	صوم وصال (یعنی پے در پے روزہ رکھنے) سے ممانعت
182	22	سفر میں روزہ اور افطار (دونوں کی اجازت)۔
183	23	سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔
183	24	سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے
183	25	اس افطار کرنے والے کے اجر کا بیان جو سفر میں کام کرے۔
183	26	دشمن کے مقابلہ میں طاقت حاصل کرنے کیلئے افطار (یعنی روزہ نہ رکھنے) کا بیان۔
184	27	سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہے۔
184	28	رمضان کے روزوں کی قضا شعبان میں۔
184	29	میت کے روزے کی قضا۔
185	30	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿و علی الذین یطیقونہ فدیة﴾ کے متعلق۔
185	31	دیگر مہینوں میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان۔
185	32	اللہ کی راہ (جہاد) میں روزہ رکھنے کی فضیلت۔
185	33	ماہِ محرم کے روزے کی فضیلت۔
185	34	یوم عاشورہ کے روزے کا بیان۔
185	35	عاشورہ کے کون سے دن روزہ رکھے؟
186	36	عاشورہ کے دن کے روزے کی فضیلت۔
186	37	جس نے یوم عاشورہ کو کچھ کھالیا، وہ بقیہ دن (کھانے پینے سے) باز رہے۔

51	173	اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔
52	173	(اصل) مسکین وہ ہے جو ضرورت کے مطابق نہیں پاتا اور لوگوں سے سوال بھی نہیں کرتا۔
53	174	امیر وہ نہیں جس کے پاس سامان زیادہ ہو۔
54	174	دنیا کی حرص کمزور ہے۔
55	174	اگر ابن آدم کو دو میدان مال کے مل جائیں تو تیسرے کی ضرورت خواہش کرے گا۔
56	174	دنیا کی زینت سے نکلنے کا بیان۔
57	175	جس آدمی کو بغیر سوال اور لالچ کے مال ملے، تو لے لینا۔
58	175	کس کیلئے سوال کرنا حلال ہے۔
59	176	جو شخص سختی سے مانگے، اسے دینے کا بیان۔
		روزہ کے مسائل
1	177	روزے کی فضیلت۔
2	177	ماہِ رمضان کی فضیلت۔
3	177	ماہِ رمضان سے پہلے ایک روزے (پیشگی کے) نہ رکھو
4	177	روزہ چاند دیکھنے پر ہے۔
5	177	مہینہ انتیس (29) کا بھی ہوتا ہے۔
6	178	بیشک اللہ نے اسے (یعنی چاند کو) لمبا کر دیا ہے۔
7	178	ہر شہر (ملک) کیلئے ان لوگوں کی رویت ہے۔
8	178	عید کے مہینے (اجرو ثواب کے اعتبار سے) کم نہیں ہوتے
9	179	روزہ کیلئے سحری کا بیان۔
10	179	سحری میں تاخیر کا بیان۔
11	179	اس فجر کا بیان جو روزے دار پر کھانا حرام کر دیتی ہے۔
12	179	اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿حتی یقین لکم الخیط الابيض من الخیط الاسود﴾ کے بارے میں۔
13	179	بیشک بلا (ﷺ) رات کو اذان دیتے ہیں، پس تم کھاؤ اور پیو۔
14	179	اس آدمی کے روزے کا بیان جس نے جنابت کی حالت میں صبح کی۔

193	2	حج اور عمرہ کا ثواب۔
193	3	حج اکبر کے دن کے متعلق۔
193	4	عرفہ کے دن کی فضیلت۔
194	5	جب حج وغیرہ کے سفر میں سوار ہو تو کیا کہے؟۔
194	6	عورت کا سفر حج ذی محرم کے ساتھ ہونا چاہیے۔
195	7	بیچے کا حج اور اس کا اجرا سے حج کرانے والے کیلئے ہے۔
195	8	جو آدمی سوار نہ ہو سکتا ہو اسکی طرف سے حج کرنے کا بیان۔
195	9	حائضہ اور نفاس والی کے احرام کا بیان۔
195	10	حج اور عمرہ کے میقات کا بیان۔
196	11	احرام باندھنے سے پہلے محرم کیلئے خوشبو۔
196	12	کتھوری سب سے اچھی خوشبو ہے۔
196	13	عود اور کافور کا بیان۔
196	14	ریحان (خوشبودار پھول) کے بارے میں۔
196	15	مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سے احرام باندھنا۔
196	16	جب سے سواری اٹھے، اس وقت سے تلبیہ پکارتا۔
197	17	حج کا تلبیہ مکہ سے پکارنے کا بیان۔
198	18	تلبیہ کا بیان۔
198	19	حج اور عمرہ کے تلبیہ کا بیان۔
199	20	صرف حج مفرد کے بیان میں۔
199	21	حج اور عمرہ کو ملانے (حج قرآن) کا بیان۔
199	22	حج تمتع کا بیان۔
199	23	جس نے حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ قربانی ہو۔
200	24	(عمرہ کا) احرام کھول دینے کا حکم منسوخ ہے اور حج عمرہ کو پورا کرنے کا حکم۔
201	25	حج قرآن میں قربانی کرنا۔
201	26	حج تمتع میں قربانی کا بیان۔
202	27	(کسی عذر کی بنا پر) عمرہ چھوڑ کر حج کو اختیار کر لینا۔
202	28	حج اور عمرہ میں شرط کرنا۔
203	29	جو اس حالت میں احرام باندھے کہ اس پر جبہ اور خوشبو کا

186	38	شعبان کا روزہ۔
187	39	شعبان کے پہلے پندرہ دنوں میں روزہ رکھنے کے متعلق۔
187	40	رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا۔
187	41	ذوالحجہ کے دس دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا بیان۔
187	42	عرفہ کے دن کے روزے کا بیان۔
188	43	میدان عرفات میں حاجیوں کو عرفہ کے دن روزہ نہ رکھیں
188	44	عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت۔
188	45	ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی کراہت۔
188	46	حجیر کے دن کا روزہ۔
188	47	صرف جمعہ کے دن کے روزہ کی ممانعت۔
189	48	ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کا بیان۔
189	49	اگاتا روزہ رکھنے کی کراہت۔
189	50	سب روزوں سے افضل روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے
		کہ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔
190	51	جس نے نفل روزہ کی نیت سے صبح کی بچھرا افطار کر لیا۔
		اعتکاف کے مسائل
190	1	جو شخص اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہو وہ جائے اعتکاف میں
		کب داخل ہو؟
190	2	پہلے عشرے اور درمیانی عشرے کا اعتکاف۔
191	3	رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف۔
191	4	آخری عشرہ میں (عبادت و ریاضت میں) محنت و کوشش
191	5	لیلۃ القدر اور اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرنا
191	6	لیلۃ القدر اکیسویں رات ہو سکتی ہے۔
191	7	لیلۃ القدر تیس کی رات ہو سکتی ہے۔
192	8	(لیلۃ القدر کو) 21 ویں، 23 ویں اور 25 ویں رات
		میں تلاش کرو۔
192	9	لیلۃ القدر ستائیسویں کی رات بھی ہو سکتی ہے۔
		حج کے مسائل
193	1	حج زندگی میں (صرف) ایک بار فرض ہے۔

211	51	نبی ﷺ کے حج کا بیان۔
216	52	منیٰ سے عرفات چلنے وقت تلبیہ اور تکبیر کا بیان۔
216	53	عرفات میں وقوف اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿ثم افوضوا﴾ من حیث افاض الناس ﷻ کے متعلق۔
217	54	عرفات سے لوٹنے اور مزدلفہ میں نماز کا بیان۔
217	55	عرفہ سے واپسی میں چلنے کی کیفیت کا بیان۔
217	56	مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کا بیان۔
217	57	مزدلفہ میں نماز مغرب اور عشاء ایک تکبیر سے۔
218	58	مزدلفہ میں صبح کی نماز اٹھیرے میں پڑھنے کا بیان۔
218	59	بھاری عورت کیلئے مزدلفہ سے رات کے وقت واپسی۔
218	60	وقت سے پہلے عورتوں کو مزدلفہ سے جانے کی اجازت۔
218	61	ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کر دینے کا حکم۔
219	62	جرمہ عقبة کی رمی تک حاجی کا تلبیہ کہنا۔
219	63	بطن الواوی سے جرمہ عقبة کو نکلیاں مارنے اور ہر نکری کیساتھ تکبیر کہنے کا بیان۔
220	64	قربانی کے دن سواری پر سوار ہو کر جرمہ عقبة کو نکلیاں مارنا۔
220	65	جرمہ کیلئے نکلیوں کا حجم (یعنی نکری کتنی بڑی ہو)؟
220	66	رمی کا وقت۔
220	67	جرموں کو نکلیاں مارنے کی تعداد طاق ہونی چاہئے۔
220	68	حج میں نبی ﷺ کا بال منڈوانا۔
220	69	سر منڈوانے اور (بال) کتروانے کے بیان میں۔
221	70	(پہلے) نکلیاں مارنا، پھر قربانی کرنا، پھر بال منڈوالے اور بال منڈواتے وقت ابتداء ذی طرف سے کرنا۔
221	71	جس نے قربانی سے پہلے بال منڈوائے یا نکلیاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی، اس کے متعلق۔
222	72	قربانی کے گلے میں ہار ڈالنے اور اس کی کوہان کو چیر (کر نشان بنا) نے کا بیان۔
222	73	قربانی کا جانور بھیجنا اور اس کو ہار پہنانا جب کہ آدمی خود حلال ہو (یعنی احرام میں نہ ہو بلکہ گھر میں موجود ہو)۔

		اثر باقی ہو، اس کو کیا کرنا چاہئے؟۔
203	30	محرم کون سے لباس سے اجتناب کرے؟
203	31	محرم کیلئے شکار کا بیان۔
204	32	محرم کیلئے شکار کے گوشت کا حکم ہے جسے کسی حلال آدمی نے شکار کیا ہو۔
204	33	محرم کو نئے جانور کو قتل کر سکتا ہے؟
205	34	محرم کیلئے پھلے لگوانے کا بیان۔
205	35	محرم انسان اپنی آنکھوں میں دوا ڈال سکتا ہے۔
205	36	محرم اپنے سر کو دھو سکتا ہے۔
206	37	محرم پر فدیہ کی بیان میں۔
206	38	جو شخص احرام کی حالت میں فوت ہو جائے، اس کیساتھ کیا کیا جائے؟۔
206	39	ذی طوئی میں رات گزارنا اور مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا۔
207	40	مکہ مکرمہ میں ایک راستے سے داخل ہو اور دوسرے راستے سے نکلے۔
207	41	حاجیوں کے مکہ مکرمہ میں اترنے کے بیان میں۔
207	42	طواف اور سعی میں رمل کرنا (یعنی تیز چلنا یا دوڑنا)۔
208	43	طواف کے دوران حجر اسود کا بوسہ۔
208	44	طواف میں رکعتیں یا تین (حجر اسود، رکن یمنی) کا استلام
209	45	سوار ہو کر طواف کرنا۔
209	46	عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کرنا۔
209	47	صفاء مروہ کے درمیان طواف اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ان الصفا والمروة من شعائر اللہ﴾ کے بیان میں۔
209	48	صفاء مروہ کے درمیان سعی (سات پکڑ) ایک بار ہے۔
209	49	اس آدمی پر کیا لازم آتا ہے جو حج کا احرام باندھے اور مکہ مکرمہ میں طواف اور سعی کرنے کیلئے آئے۔
210	50	کعبہ شریف میں داخل ہونے، اس میں نماز پڑھنے اور دعا مانگنے کا بیان۔

229	97	نبی ﷺ کا فتح مکہ کے دن بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا
229	98	کعبہ کی حطیم اور اس کے دروازہ کے متعلق۔
230	99	کعبہ شریف کے توڑنے اور اس کی بنیاد کے بیان میں۔
232	100	حرم مدینہ اور اس کے شکار اور درخت کی حرمت اور اس کیلئے دعا کا بیان۔
233	101	مدینہ طیبہ کی سکونت اور اسکی بھوک پر صبر کرنے کی ترغیب
234	102	مدینہ طیبہ میں طاعون اور دجال نہیں آسکتا۔
234	103	مدینہ طیبہ اپنے ”میل“ کو نکال دے گا۔
234	104	جو اہل مدینہ کی برائی کے متعلق ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گھلا دیتا ہے۔
234	105	شہرہ کی فتح کے وقت مدینہ طیبہ میں رہنے کی ترغیب۔
234	106	مدینہ طیبہ کے بارے میں، جب اس کے رہنے والے اسے چھوڑ دیں گے۔
235	107	(نبی ﷺ کی) قبر اور مہر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔
235	108	احد پہاڑ، ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔
235	109	(ثواب کیلئے) سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف۔
235	110	حرمین شریفین کی دونوں مساجد میں نماز کی فضیلت۔
235	111	اس مسجد کا بیان جو تقویٰ کی بنیاد پر تعمیر کی گئی ہے۔
236	112	مسجد قباء کی فضیلت کے بیان میں۔
نکاح کے مسائل		
237	1	نکاح کرنے کی ترغیب میں۔
237	2	دنیا کی بہترین متاع، نیک صالحہ عورت (بیوی) ہے۔
237	3	دیندار عورت سے نکاح کرنے کے بیان میں۔
238	4	کنواری عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے بیان میں۔
238	5	اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ دے۔
238	6	جو شادی کا ارادہ کرے تو عورت کو ایک نظر دیکھ لینا چاہیے
239	7	بیوہ اور باکرہ سے نکاح میں اجازت لی جانی چاہیے۔
239	8	نکاح کی شرائط کے بارے میں۔

222	74	قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا۔
223	75	جو قربانی کا جانور (مٹی میں) پختہ سے پہلے تھک جائے
223	76	قربانی کے جانور میں شرت کا بیان۔
223	77	گائے کی قربانی۔
223	78	اونٹ کو کھڑا کر کے، ہاتھ پاؤں باندھ کر خرگرتا چاہیے۔
223	79	قربانی کا گوشت اور اس کی جلیں اور اس کے پزے کو خیرات کرنا چاہیے۔
223	80	قربانی کے دن واپسی کا طواف۔
224	81	جس نے بیت اللہ کا طواف کیا وہ حلال ہو گیا۔
224	82	حج قرآن کرنے والے کو حج اور عمرہ (دونوں) کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے۔
224	83	حج اور عمرہ کا احرام باندھنے والا احرام کب کھولے گا؟
224	84	یوم النفر (بارہویں ذوالحجہ) کو وادی محصب میں اترا اور اس میں نماز ادا کرنا۔
225	85	زحرم پلانے والوں کیلئے مٹی کی راتوں میں مکہ میں رہنے کی اجازت کا بیان۔
225	86	حج اور عمرہ مکمل کرنے کے بعد ”مہاجر“ کا مکہ میں رہنا۔
226	87	طواف وداع کرنے سے پہلے کوئی واپس نہ چلے۔
226	88	طواف وداع سے پہلے جو عورت حیض والی ہوگی۔
226	89	حج کے مہینوں میں عمرہ کے مباح ہونے کا بیان۔
227	90	ماہ رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت۔
227	91	نبی ﷺ نے کتنے حج کئے؟
227	92	نبی ﷺ نے کتنے عمرے کئے؟
227	93	حیض والی عورت عمرہ کی قضاء کرے۔
228	94	جب حج وغیرہ کے سفر سے لوٹے تو کیا کہے۔
228	95	حج اور عمرہ سے واپسی پر ذی الحلیفہ میں رات گزارنا اور نماز پڑھنا۔
228	96	مکہ شریف، اس کے شکار، اس کے درخت اور اس کی گری پڑی چیز کی حرمت کے بیان میں۔

250	33	ایک عورت کا اپنی باری دوسری عورت کو بہ کرنا۔
250	34	بعض عورتوں کے درمیان باری مقرر نہ کرنے کے متعلق۔
250	35	جو کسی عورت کو دیکھے (اور اس کا نفس اس کی طرف مائل ہو) تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے تو اس کی رغبت ختم ہو جائے گی۔
250	36	عورتوں سے زنی اور ان سے خیر خواہی کرنے کا بیان۔
251	37	کوئی خاوند کسی مؤمن عورت (بیوی) سے دشمنی نہ رکھے۔
251	38	اگر خواہ نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند کی (کبھی) خیانت نہ کرتی۔
251	39	جو سفر سے آئے تو گھر میں جلدی داخل ہونے کی کوشش نہ کرے تاکہ (اسکی) عورت بالوں (وغیرہ) کو سنوار لے
		طلاق کے مسائل
252	1	مرد جنس کی حالت میں اپنی عورت کو طلاق نہ دے۔
252	2	نبی ﷺ کے دوران قدس میں تین طلاق کا بیان۔
253	3	کسی آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی، وہ عورت دوسرے سے شادی کر لیتی ہے اور اس دوسرے نے دخول نہیں کیا، تو ایسی حالت میں یہ عورت پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں ہے
253	4	(کسی چیز کو) حرام کہنے اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿یا ایہا النبی لم تحرم ما احل الله لک﴾ (التحریم: 1) کے متعلق، اور اس میں اختلاف کا بیان۔
256	5	مرد کا اپنی بیوی کو اختیار دینا۔
256	6	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وان تظاہر علیہ﴾ کے متعلق۔
		عدت کے مسائل
258	1	حاملہ عورت اپنے خاوند کی وفات کے (تھوڑے عرصے) کے بعد بچہ بنے (تو اس کی عدت کا بیان)۔
258	2	مطلقہ عورت اپنے باغ کی کھجوروں کو توڑنے کیلئے (باہر) جاسکتی ہے۔
259	3	مطلقہ عورت اپنے اوپر کسی ڈرکی وجہ سے اپنے گھر سے جا سکتی ہے۔
259	4	مطلقہ عورت عدت کے بعد شادی کر سکتی ہے۔

239	9	چھوٹی (بچی) کا نکاح۔
240	10	لوٹھی کو آزاد کرنے اور اس سے شادی کرنے کا بیان۔
241	11	نکاح شغار کے متعلق۔
241	12	نکاح صدقہ کے متعلق۔
241	13	نکاح صدقہ کے منسوخ ہونے اور حرام ہونے کے متعلق۔
242	14	محرم کا نکاح کرنا اور پیغام نکاح دینا منع ہے۔
243	15	کسی عورت اور اس کی چھوٹی یا اس کی خالہ کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔
243	16	نبی کی ازواج مطہرات کے حق مہر کا بیان۔
243	17	کھجور کی گھٹلی برابر سونے پر نکاح۔
243	18	تعلیم قرآن پر نکاح دینے کا بیان۔
244	19	اللہ تعالیٰ کے قول ﴿ترجی من تشاء منهن﴾ کے متعلق۔
244	20	ماہ شوال میں شادی و نکاح کا بیان۔
244	21	نکاح میں ولیہ کا بیان۔
246	22	نکاح کی دعوت و ایملہ کو قبول کرنے کے بیان میں۔
246	23	ہمسٹری کے وقت کیا کہا جائے؟
247	24	اللہ تعالیٰ کا فرمان ”جھاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں“
247	25	اس عورت کے بارے میں جو اپنے خاوند کے ہسٹ پر آنے سے رکتی ہے۔
247	26	عورت کے ہمسٹری والے راز اور بھید کو ظاہر کر نیچے متعلق
247	27	اللہ تعالیٰ انسان کے عمل پر پردہ ڈال دے تو انسان کے لئے اپنی طرف سے پردہ کھول دینے کی ممانعت۔
247	28	عورت اور لوٹھی سے عزل (یعنی محبت کے وقت انزال باہر کرنے) کے متعلق۔
248	29	غیلہ (دودھ پلاتے وقت عورت سے محبت کرنا)
248	30	حاملہ لوٹھیوں سے ہمسٹری کے متعلق۔
249	31	عورتوں کے درمیان (رات گزارنے میں) باری مقرر کرنا
249	32	باکرہ اور شیبہ عورت کے پاس رات گزارنے کے متعلق

270	1	جو ایک مومن غلام آزاد کرے، اس کی فضیلت۔
270	2	اولاد کا والد کو آزاد کرنا کیسا ہے؟
270	3	(مشترکہ غلام کا ایک مالک اگر) اپنا حصہ آزاد کرے تو؟
270	4	سابقہ باب اور کوشش کا بیان۔
270	5	(غلام) آزاد کرنے میں قرعہ ڈالنا۔
270	6	ولاء اس کیلئے ہے جس نے آزاد کیا۔
271	7	پہلے باب سے متعلق، اور آزاد شدہ لونڈی کو اپنے خاندان کے متعلق اختیار۔
271	8	ولاء کی بیع اور اس کا بے کرنا منع ہے۔
271	9	جو شخص اپنی نسبت اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف کرے (اس پر وعید) کے متعلق۔
272	10	مالک جب اپنے غلام کو مارے تو اسے آزاد کر دے۔
272	11	جو شخص اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے، اسکی سزا
272	12	غلاموں پر طعام اور لباس کے معاملہ میں احسان کرنا اور ان کو ان کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہ دینا۔
273	13	غلام کا اجر و ثواب جب کہ وہ اپنے سردار سے خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت بھی اچھی طرح بجالائے۔
273	14	(مالک کی موت کے بعد) مدبر غلام کی فروخت کے متعلق، جب اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو۔
		خرید و فروخت کے مسائل
274	1	اناج اناج کے بدلے برابر برابر وزن سے ہو۔
274	2	قبضہ کر لینے سے پہلے گندم کی بیع منع ہے۔
274	3	ڈھیر کئے مال کو خریدنے کے بعد (آگے بیچنے کیلئے) اس کی جگہ تبدیل کرنے کے متعلق۔
274	4	ماپے ہوئے اناج کو ڈھیر کے ساتھ بیچنے کے متعلق۔
275	5	کھجور کی بیع برابر برابر حساب سے۔
275	6	کھجور کا ڈھیر (وزن غیر معلوم) کو معلوم الوزن کھجور کے بدلے بیچنے کے متعلق۔
275	7	پکنے سے پہلے پھل کو نہ بیچا جائے۔

259	5	میت پر عدت کے دوران سوگ اور (آنکھوں میں) سرمہ نہ لگانے کے متعلق۔
261	6	عدت گزارنے والی عورت کو خوشبو اور رنگین کپڑا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔
		لعان کے مسائل
261	1	اس آدمی کے متعلق جو اپنی عورت کے پاس غیر مرد کو پائے
263	2	بیچے کا انکار اور ”رگ“ کے کھینچنے کے متعلق۔
264	3	بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا۔
264	4	قیافہ شناس کی بات بیچے کے متعلق قابل قبول ہے۔
		دودھ پلانے کے مسائل
265	1	دودھ سے بھی ویسے ہی حرمت ثابت ہوتی ہے جیسے ولادت سے۔
265	2	دودھ کی حرمت آدمی کے پانی سے ہوتی ہے۔
265	3	رضاعی (دودھ کی) بیعتی کی حرمت۔
265	4	ریبہ اور بیوی کی بہن کی حرمت کے متعلق۔
266	5	ایک دو بار (دودھ) چوسنے کے متعلق۔
266	6	پانچ بار دودھ پینے کے متعلق۔
266	7	برے آدمی کے دودھ پینے کے متعلق۔
267	8	دودھ پینا وہ معتبر ہے جو بھوک کے وقت میں ہو (یعنی ایام رضاعت دو سال میں ہو)۔
		اپنے اور اہل و عیال کے اخراجات
268	1	اپنے نفس، اہل و عیال اور قرابت والوں سے ابتدا کرنا
268	2	غلاموں کے خرچہ کے متعلق اور جو انکے خرچہ کو روکتا ہے۔
268	3	اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت۔
268	4	عورت کا حق یہ ہے کہ وہ اپنے خاندان کے مال سے معروف طریق پر اس کے اہل و عیال پر خرچ کرے۔
269	5	مطلقہ ثلاث (تین طلاق والی) کا نان و نفقہ (طلاق دینے والے خاندان پر) نہیں۔
		غلاموں کو آزاد کرنے کے مسائل

	کے بیان کے متعلق۔		8	پھل کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے کی ممانعت	275
281	35	جو لوگوں سے بیچ میں دھوکا کھا جاتا ہے، اس کا بیان۔	9	بیچ مزینہ کی ممانعت۔	276
281	36	(نبی ﷺ کا فرمان کہ) جو شخص دھوکہ دے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔	10	عرا یا کی بیچ اس کے اندازہ سے جائز ہے۔	276
282	37	سونے کی بیچ چاندی کے ساتھ جائز ہے۔	11	عرا یا کی بیچ کتنی مقدار تک جائز ہے۔	276
282	38	سونے کی بیچ سونے کیساتھ، چاندی کی بیچ چاندی کیساتھ، گندم کی بیچ گندم کیساتھ اور ہر اس چیز کی بیچ جس میں سود ہو برابر برابر اور دست بدست جائز ہے۔	12	پھل کی بیچ میں آفت آجائے تو کیا کیا جائے؟	276
282	39	سونے کی بیچ چاندی کیساتھ ادا حرام ہے۔	13	پچھلے باب سے متعلق اور (آفت کے وقت قرض خواہوں کو اتنا لینا چاہئے جتنا (مقروض) کے پاس ہو۔	276
283	40	ایک دینار کو دو دینار کے بدلے اور ایک درہم کو دو درہم کے بدلے نہ بیچو۔	14	جو شخص گھوڑا کا درخت بیچے اور اس درخت پر پھل موجود ہو	276
283	41	جس ہار میں سونا اور گھینے ہوں اس کو (اسی حالت میں) سونے کے بدلے بیچنے کے متعلق۔	15	بیچ مٹھا اور محافلہ کے بیان میں۔	277
283	42	نقد کی بیچ میں بھی سود ثابت ہوتا ہے۔	16	کئی سالوں کے لئے بیچ منع ہے۔	277
283	43	سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت ہے۔	17	دو غلاموں کے بدلہ میں ایک غلام کی بیچ جائز ہے۔	277
284	44	واضح حلال کو لینا چاہئے اور مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے	18	دودھ والا جانور ہے جس کا دودھ کچھ وقت تک روک لیا گیا	278
284	45	جس نے کسی کا قرضہ دینا ہو اور اس سے بہتر دیدے اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا ہوگی کرے۔	19	جس کا کھانا حرام ہے اس کی بیچ حرام ہے۔	278
285	46	بیچ میں قسم اٹھانے کی ممانعت۔	20	شراب کی بیچ حرام ہے۔	278
285	47	اونٹ بیچتے وقت اس پر سوار ہونے کا استثناء کرنا جائز ہے۔	21	مردار، بتوں اور فریروں کی بیچ حرام ہے۔	278
285	48	قرض میں سے کچھ معاف کر دینا۔	22	کتے کی قیمت، رنڈی (فلسفار، ہیرو اور ہیرن وغیرہ سب) کی خریدی اور نجوی کی مٹھائی لینا منع ہے۔	279
286	49	طاقتور کا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے اور حوالہ کا بیان	23	بلی کی قیمت لینا منع ہے۔	279
287	50	تنگ دست کو ہمت دینے اور معاف کر دینے کے متعلق۔	24	پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔	279
287	51	جو شخص مفلس کے پاس بے نیاز مال موجود پائے (تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہے)۔	25	پچھنے لگانے والی کی اجرت کے جائز ہونے کا بیان۔	279
287	52	بیچ اور رہن کے بارے میں۔	26	بیچ "حَبْلِ الْحَبَلَةِ" کے متعلق۔	279
287	53	بچوں میں سلف کرنا (یعنی ادھار بیچ کرنا)۔	27	بیچ "ملاسہ" اور "منابذہ" منع ہے۔	279
288	54	شفعہ کا بیان۔	28	کنکری کی بیچ (جتنی چیزوں کو کنکری لگے) اور دھوکہ کی بیچ	280
288	55	ہمسائے کی دیوار میں لکڑی (شہتیر، گاڈرہ وغیرہ) رکھنا۔	29	نجش (چڑھتی کی) بیچ منع ہے۔	280
			30	مال (بازار آنے سے پہلے) راستہ میں جا کر لینا منع ہے۔	280
			31	شہر والا، ماہر (سے آنے) والے کا مال نہ بیچے۔	280
			32	ذخیرہ اندوزی کرنا (کہ خرید قیمت چڑھے) منع ہے۔	280
			33	بیچ خیار۔ (سودا منسوخ کرنے کا اختیار کب تک ہے)۔	281
			34	اسی سے متعلق اور خرید و فروخت میں سچائی اور حقیقت حال	281

294	4	اس بارے میں کہ کلامہ والی آیت سب سے آخر میں اتری
294	5	جس نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔
		وقف کے مسائل
295	1	اصل (زمین، باغ وغیرہ) کو اپنے پاس رکھنا اور اس کے غلہ (آمدن) کو صدقہ کرنا۔
295	2	موت کے بعد کسی چیز کا ثواب انسان کو ملتا رہتا ہے؟
295	3	اس شخص کی طرف سے صدقہ (کرنا) جو فوت ہو گیا اور اس نے کوئی وصیت بھی نہیں کی۔
		نذر (ماننے) کے مسائل
296	1	جو چیز اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہو، اس کو پورا کرنا چاہئے۔
296	2	نذر پوری کرنے کا حکم۔
296	3	جس نے نذر مانی کہ وہ کعبہ شریف پیدل چل کر جائے گا۔
296	4	نذر ماننے کی ممانعت اور یہ کہ نذر کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتی
297	5	جو نذر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں ہو اور جس چیز کا وہ مالک نہیں، اس کو پورا نہ کیا جائے۔
298	6	نذر کے کفارہ میں۔
		قسم کے مسائل
298	1	باپ (دادا) کی قسم اٹھانے کی ممانعت۔
298	2	طاعت (بت اور جھوٹے معبودوں) کی قسم کی ممانعت۔
298	3	جو "لات" و "عزی" کی قسم کھائے اس کو "لا الہ الا اللہ" کہنا چاہئے (یعنی تجدید ایمان کرے)۔
299	4	قسم میں "ان شاء اللہ" کہنا مستحب ہے۔
299	5	قسم کا مطلب قسم اٹھانے والے کی نیت کے موافق ہو۔
299	6	جو اپنی (جھوٹی) قسم کے ذریعہ مسلمان کا حق مارتا ہے، اس کے لئے جہنم واجب ہے۔
300	7	جو قسم اٹھائے اور پھر دیکھے کہ قسم بکلف کرنے میں بہتری ہے تو وہ کفارہ دے اور وہ کام کرے جس میں بہتری ہے۔
300	8	قسم کے کفارہ میں۔
		خون کی حرمت اور قصاص و دیت کے مسائل

288	56	جو آدمی باشت جتنی زمین بطور ظلم لے لیتا ہے تو (قیامت میں) سات زمینیں گلے کا ہار ہوں گی۔
288	57	جب راستہ کے بارے میں اختلاف ہو تو سات ہاتھ چوزان رکھ لو۔
		کھیتی باڑی کے مسائل
289	1	زمین کو کرایہ پر دینے کی ممانعت میں۔
289	2	گندم (مقررہ) کے ساتھ زمین کرایہ پر دینا۔
289	3	سونے اور چاندی کے بدلہ میں زمین کرایہ پر دینا۔
289	4	ٹھیکہ پر زمین دینا۔
289	5	(کسی کو) زمین مفت دے دینا۔
290	6	پانی پلانے اور زمین کا معاملہ کھیتی اور پھل کی مقدار کے بدلے۔
290	7	جس نے درخت لگایا (اس کا ثواب)۔
290	8	ضرورت سے زیادہ پانی بیچنے کے متعلق۔
290	9	ضرورت سے زیادہ پانی اور گھاس روکنا۔
		وصیت، صدقہ اور ہبہ وغیرہ کے متعلق۔
291	1	اس شخص کو وصیت کا شوق دلانا جسکے پاس وصیت کے قابل کوئی چیز ہو۔
291	2	ایک تہائی سے زیادہ وصیت نہ کی جائے۔
291	3	نبی ﷺ کا کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کرنا۔
292	4	نبی ﷺ کی وصیت کہ شریکوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دو اور فیروں کیساتھ اچھا برتاؤ کرو۔
292	5	صدقہ واپس لینے کی ممانعت (ہے)۔
293	6	جس نے اپنی ساری اولاد میں سے ایک کو کچھ عطیہ دیا۔
293	7	جو آدمی کسی کو اس کی زندگی تک کسی چیز کا عطیہ دیتا ہے۔
		وراثت کے مسائل
294	1	مسلمان، کافر کا اور کافر، مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔
294	2	حصہ داروں کو ان کے حصے دے دو۔
294	3	کلامہ (جس میت کا نہ باپ ہو اور نہ اولاد) کا ورثہ۔

309	5	زنا میں ذمی یہود پر بھی رجم ہے۔
309	6	لوٹھری کو مارنا جب کہ وہ زنا کرے۔
310	7	مالک اپنے غلام پر حد قائم کرے۔
		چوری کی حد کا بیان
310	8	جس چیز (کی چوری) میں ہاتھ کاٹنا واجب ہے۔
310	9	جس چیز کی قیمت تین درہم ہے ہاتھ کاٹنا جائیگا۔
310	10	انڈے کی چوری میں ہاتھ کاٹنا جائے گا۔
310	11	حدود میں سفارش کی ممانعت ہے۔
		شراب کی حد کا بیان
311	12	شراب پینے میں کتنے کوڑے حد ہے؟
312	13	تعذیر کے کوڑے کتنے ہیں؟
312	14	جو حد کو پہنچا، پھر سزا مل گئی، تو یہ اس کیلئے کفارہ ہے۔
		فیصلے اور گواہی کے بیان میں۔
312	1	فیصلہ ظاہری بات پر ہوگا اور دلیل دینے میں جب زبانی سے کام لینے کی وعید۔
312	2	بڑے لڑاکے، جھگڑالو کے بیان میں۔
313	3	مدی علیہ پر قسم کے ساتھ فیصلہ۔
313	4	قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ۔
313	5	فیصلہ کرنے والا حصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔
313	6	جب حاکم (قاضی وغیرہ) سوچ کر کوشش سے فیصلہ کرے، پھر صحیح فیصلہ کرے یا غلطی کرے (تو اس کا حکم)۔
313	7	فیصلہ دینے میں فیصلہ دینے والوں میں اختلاف۔
314	8	حاکم، قاضی جھگڑا کر نیوالوں کے درمیان اصلاح کرائے
314	9	بہترین گواہ۔
		گری پڑی چیز کے مسائل
315	1	گری پڑی چیز کے بارے میں حکم۔
315	2	حاجی کی گری پڑی چیز۔
315	3	جس نے گشودہ چیز رکھی، وہ گمراہ ہے۔
315	4	لوگوں کی اجازت کے بغیر انکے جانوروں کا دودھ دھونے

301	1	خون، اموال اور عزت کی حرمت کا بیان۔
302	2	قیامت کے دن سب پہلے (ناحق) خون کا فیصلہ ہوگا۔
302	3	کوئی چیز مسلمان کے خون (بہانے) کو حلال کرتی ہے؟
302	4	اس آدمی کے بارے میں (کیا حکم ہے) جو اسلام سے توبہ ہو گیا اور قتل کیا اور لڑائی کی۔
302	5	اس آدمی کا گناہ جس نے قتل کی رسم ڈالی۔
302	6	جس نے جس چیز سے اپنے آپ کو ہلاک کیا (تو وہ) اسی طریقہ کے ساتھ جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔
303	7	جس نے کسی کو پتھر کے ساتھ قتل کیا (تو بدلے میں) وہ بھی اسی طرح قتل کیا جائے گا۔
304	8	جس نے کسی آدمی کے ہاتھ پر دانت گاڑ دیئے اور (کھینچنے سے) کانٹے والے کے دانت گر پڑے۔
304	9	زخم کا بھی قصاص ہے مگر یہ کہ دیت لینے پر راضی ہوں۔
304	10	جس نے قتل کا اقرار کیا اور پھر وہ (قاتل، قتل کیلئے مقتول کے) کوئی کے سپرد کر دیا گیا اور اس (دولی) نے اسے معاف کر دیا۔
305	11	اس عورت کی دیت جسکے پیٹ پر مارا گیا جسکی وجہ سے (اس کے) پیٹ والا پچھڑا (کرم) گیا اور وہ عورت بھی مر گئی۔
		اس (عورت) کی دیت اور اس کے بچے کی دیت۔
306	12	وہ نقصان جس کی دیت نہیں ہوتی۔
		قسم دلانے کے مسائل
306	1	قسم کون اٹھائے۔
307	2	جاہلیت کے مسئلہ قسامت کو بحال رکھنا۔
		حدود کے مسائل۔ زانی کی حد
307	1	غیر شادی شدہ اور شادی شدہ کی حد زنا۔
307	2	زنا کے معاملہ میں شادی شدہ کو رجم کرنا۔
307	3	جس نے اپنے اوپر زنا کا اقرار کر لیا۔
308	4	زنا کا اقراری چار دفعہ اقرار کرے۔ اور جس کو رجم کرنا ہے (اس کیلئے) گڑھا کھودنا اور زنا سے حاملہ عورت کی سزا

19	اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَجَاءَ جِبَالٌ مِّن دُونِهَا أَهْلًا وَمَأْتِلًا وَعِزًّا﴾ کے متعلق۔	323
20	جو شخص اس لئے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو	323
21	جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لئے لڑے۔	323
22	(اللہ کی راہ میں) شہید کئے جانے پر بہت زیادہ ثواب۔	324
23	جو جہاد کرے پھر نقصان اٹھائے یا غنیمت حاصل کرے۔	324
24	اس آدمی کا ثواب جس نے غازی کا ساز و سامان تیار کر دیا	325
26	جس نے سامان جہاد اکٹھا کیا، پھر بیمار ہو گیا، تو اسکو چاہئے کہ وہ سامان اس آدمی کو دیدے جو جہاد کا ارادہ رکھتا ہو۔	325
27	جہادین کی عورتوں کی عزت و حرمت اور جو جہاد کے پیچھے اس کے گھر میں خلیفہ بنتا ہے، پھر اس کی خیانت کرتا ہے۔	325
28	نبی ﷺ کے فرمان کہ ”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا.....“ کے متعلق۔	325
29	(ان) دو آدمیوں کے بارے میں کہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا (لیکن) دونوں جنت میں جائیں گے۔	326
30	جو کافر کو قتل کرے، پھر نیکی پر قائم رہے، (تو) وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔	326
31	اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری دینے کی فضیلت۔	326
32	اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ کے متعلق۔	327
33	تیر اندازی (نشاند بازی) کی ترغیب کے بیان میں۔	327
34	قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی میں خیر و برکت موجود ہے	327
35	اشکل گھوڑے کی کراہیت میں۔	328
36	گھوڑ دوڑ اور گھوڑوں کو مضمر کرنا۔	328
37	ان لوگوں کے متعلق جو عذر کی وجہ سے (جہاد سے) پیچھے رہ گئے اور اللہ تعالیٰ کے قول کے ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ﴾ کے متعلق۔	328
38	جس کو بیماری نے جہاد سے روک رکھا۔	328
	سیر و سیاحت اور لشکر کشی	

	کی ممانعت۔	
	مہمان نوازی کے مسائل	
1	جو میزبانی نہیں کرتا اس کے لئے حکم۔	316
2	مہمانی دینے کا حکم۔	316
3	ضرورت سے زائد مالوں کے ذریعہ ہمدردی کرنا۔	316
4	سفر میں (زادراہ) کم پڑ جائے تو باقی ماندہ چیزوں کو اکٹھا کر لینے اور ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا حکم۔	316
	جہاد کے مسائل	
1	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ...﴾ کے متعلق اور شہداء کی روحوں کا بیان۔	317
2	پینک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔	317
3	جہاد کی ترغیب اور اس کی فضیلت۔	318
4	بندے کی درجات کی بلندی جہاد سے ہے۔	318
5	لوگوں میں افضل وہ مجاہد ہے، جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔	318
6	جو اس حال میں فوت ہو جائے کہ نہ تو جہاد میں شریک ہوا اور نہ کبھی دل میں خیال پیدا ہوا۔	319
7	سمندری جہاد کی فضیلت میں۔	319
8	اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت۔	320
9	صبح یا شام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلنا دینا و ما فیہا سے بہتر ہے	320
10	اللہ تعالیٰ کے قول ﴿أَجْعَلَنَّكُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ﴾ کے متعلق	320
11	شہادت کی طلب کی ترغیب میں۔	320
12	اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت کی فضیلت۔	320
13	غلوں کا دار و مدار نیت پر ہے۔	321
14	شہداء سے اللہ تعالیٰ راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی۔	321
15	شہداء پانچ قسم کے ہیں۔	321
16	طاعون (کی موت) ہر مسلمان کیلئے شہادت کی موت ہے	322
17	قرض کے سوا شہید کا ہر گناہ کر دیا جاتا ہے۔	322
18	جو مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو گیا، وہ شہید ہے۔	322

	جانے کے متعلق۔	
339	دشمن کے گھورے درختوں کو کاٹنے اور جلانے کا بیان۔	22
339	دشمن کی زمین سے کھانا (طعام) حاصل کرنا۔	23
339	مالِ غنیمت کا اس امت (محمدیہ ﷺ) کیلئے خصوصی طور پر حلال ہونا۔	24
340	انفال (مالِ غنیمت) کے بارے میں۔	25
340	فوجی دستوں کو مالِ غنیمت میں حصہ (اور انعام) دینا۔	26
340	مالِ غنیمت میں سے خمس (پانچواں حصہ) نکالنا۔	27
340	کافر مقتول کا سامان (حرب) قاتل کو دینا چاہیے۔	28
341	(دشمن کا) سامان بعض قاتلین کو اجتہاد کی بنا پر دینا۔	29
342	اجتہاد کی بنا پر قاتل کو (دشمن مقتول) کا سامان نہ دینا۔	30
343	دشمن کا سارا مال قاتل کو دینا چاہیے۔	31
343	انعام اور قیدیوں کے بدلہ میں مسلمانوں کو چھڑانا۔	32
344	جوہتی لڑائی سے فتح کی گئی اس میں حصے اور خمس ہے۔	33
344	مال ”فے“ کیسے تقسیم ہوگا جب کہ لڑائی کی نوبت نہ آئی ہو	34
348	(مالِ غنیمت میں سے) گھڑ سوار اور پیدل فوج کے حصوں	35
348	مالِ غنیمت میں عورتوں کا حصہ نہیں ہے یوں کچھ دے دینا	36
	چاہیے اور جہاد میں بچوں کے قتل کرنے کے متعلق۔	
349	قیدیوں کے چھوڑ دینا اور ان پر احسان کرنا۔	37
350	مدینہ سے یہودیوں کو جلا وطن کرنا۔	38
350	یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکالنا۔	39
350	حربی کافر اور عہد توڑنے والے کے متعلق حکم۔	40
	ہجرت اور غزوات میں	
351	نبی ﷺ کی ہجرت اور آپ ﷺ کی نشانیاں۔	1
352	غزوہ بدر کے متعلق۔	2
354	فرشتوں کی امداد، قیدیوں کے فدیہ اور مالِ غنیمت کے حلال ہونے کے متعلق۔	3
355	جنگ بدر کے مردار کافروں سے نبی ﷺ کی گفتگو جبکہ وہ مردہ تھے۔	4

329	جیوش اور سرائی کے امراء کو وصیت جو ان کے مناسب ہو۔	1
330	گوزرو کو آسانی کرنے کے بارے میں۔	2
330	لشکروں یا قاصدوں کے متعلق اور جہاد پر جانے والے کا وہ نائب بنے جو جہاد پر نہیں جا سکا۔	3
330	چھوٹوں بڑوں کے مابین حد بندی کہ کون جہاد میں جا سکتا ہے اور کون نہیں۔	4
330	دشمن کی زمین میں قرآن کے ساتھ سفر کرنے کی ممانعت۔	5
330	اجھے اور قحط کے موسم میں سفر کے متعلق ہدایات اور راستہ پر رات گزارنے کے متعلق۔	6
331	سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔	7
331	سفر سے آ کر رات کے وقت گھر آنے کی کراہت۔	8
331	جنگ شروع کرنے اور دشمن پر حملہ کرنے سے پہلے اسلام کی دعوت پیش کرنا۔	9
331	بادشاہوں کی طرف نبی ﷺ کے خطوط، جن میں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلا تے تھے۔	10
332	رسول اللہ ﷺ کا خط جو آپ ﷺ نے ہرقل کو اسلام لانے کیلئے لکھا تھا۔	11
335	اللہ تعالیٰ کی طرف نبی ﷺ کی دعوت اور منافقوں کی تکالیف پر صبر۔	12
336	دھوکہ بازی کی ممانعت۔	13
336	وعدے کی پاسداری۔	14
336	دشمن کے ساتھ آنا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرنا لیکن جب آنا سامنا ہو، تو صبر کرنا چاہیے۔	15
336	دشمن کے خلاف دعا۔	16
337	لڑائی مکرو حیله ہے۔	17
337	جہاد میں مشرکین سے مدد لینا (کیسا ہے؟)۔	18
337	غازیوں کے ساتھ عورتوں کے جانے میں کوئی حرج نہیں۔	19
338	جہاد میں عورتوں اور بچوں کا قتل ممنوع ہے۔	20
338	رات کے وقت حملہ میں دشمن کے چوبی بچوں کے مارے	21

حکومت کے بیان میں	
374	1 خلیفہ قریش سے ہونا چاہیے۔
374	2 اپنے چھپے خلیفہ مقرر کرنے اور نہ کرنے کا بیان۔
375	3 جس سے پہلے بیعت کی اس کی بیعت پوری کرنے کا حکم۔
376	4 جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو کیا حکم ہے؟
376	5 تم سب راہی (حاکم) ہو اور تم سب اپنی رعیت کے بارے میں سوال کئے جاؤ گے۔
377	6 طلب حکومت اور اس پر چریص ہونے کی کراہت۔
377	7 (نبی ﷺ کا فرمان کہ) جو کوئی عہدے کی درخواست کرے ہم اس کو عہدہ نہیں دیتے۔
378	8 امام (مسلمانوں کا حاکم) جب اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور انصاف کرے، تو اس کیلئے اجر ہے۔
378	9 جو حاکم بنا اور انصاف کیا اس کیلئے کیا کچھ ہے، اس کا بیان۔
378	10 جو حاکم بنے وہ سختی کرے یا نرمی۔
379	11 دین خیر خواہی کا نام ہے۔
379	12 جس نے رعیت کے ساتھ خیانت کی اور ان کے ساتھ خیر خواہی نہ کی۔
380	13 امراء کی (مال غنیمت میں) خیانت کرنے اور اس کے گناہ کبیرہ ہونے کا بیان۔
381	14 جو چیز امراء (مال غنیمت سے) چھپائیں وہ چوری ہے۔
381	15 امراء کے "تحفوں" کے بارے میں۔
382	16 درخت کے نیچے نبی ﷺ نے "نہ بھانگے" پر بیعت لی تھی۔
382	17 موت پر بیعت لینا۔
382	18 حسب طاقت "سننے اور ماننے" پر بیعت کرنا۔
382	19 سوائے صریح کفر کے باقی ہر معاملہ میں "سننے اور ماننے" پر بیعت کرنا۔
383	20 ہجرت کر کے آنے والی مومنات سے بیعت کے وقت امتحان لینا۔
383	21 حاکم کی اطاعت کرنا۔

356	5 غزوہ احد کا بیان۔
356	6 احد کے دن نبی ﷺ کے زخمی ہونے کا بیان۔
357	7 نبی ﷺ کی طرف سے احد کے دن جبریل اور میکائیل علیہم السلام کا لانا۔
357	8 اللہ تعالیٰ کا غصہ اس پر بہت زیادہ ہوتا ہے جس کو رسول اللہ ﷺ قتل کیا ہو۔
357	9 آپ ﷺ کی قوم سے آپ ﷺ کو جو تکلیف پہنچی۔
359	10 انبیاء علیہم السلام کا اپنی قوم کی تکلیف پر صبر کرنا۔
359	11 ابو جہل کا قتل۔
359	12 کعب بن اشرف کے قتل کا واقعہ۔
361	13 غزوہ رتاع کا بیان۔
361	14 غزوہ اخزاب جو جنگ خندق کے نام سے مشہور ہے۔
363	15 بنی قریظہ کا بیان۔
363	16 غزوہ ذی قرد کا بیان۔
369	17 حدیبیہ کا واقعہ اور قریش سے نبی ﷺ کی صلح کا بیان۔
370	18 غزوہ خیبر کا بیان۔
370	19 فتح کے بعد مہاجرین کا انصار کو عطیہ میں دی ہوئی چیزیں واپس کرنا۔
371	20 فتح مکہ کے بیان میں اور مکہ میں داخلہ قتل کے ساتھ ہوا اور آپ ﷺ کا مکہ والوں پر احسان۔
373	21 کعبہ کے ارد گرد سے (موجود) بتوں کو نکالنا۔
373	22 فتح کے بعد کوئی قریشی باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔
373	23 فتح کے بعد اسلام، جہاد اور خیر (نیکی) پر بیعت۔
373	24 فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت جہاد باقی ہے جس پر ہجرت سخت محسوس ہو، اس کو عمل خیر کا حکم کرنا۔
373	26 ہجرت کے بعد پھر جنگل میں رہنے کی اجازت۔
373	27 غزوہ حنین۔
373	28 غزوہ طائف کے متعلق۔
373	29 نبی ﷺ کے غزوات کی تعداد۔

390	6	کتوں کو مارنے کے متعلق۔
390	7	کنکریاں پھینکنے سے منع کرنے کے متعلق۔
390	8	جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت ہے۔
391	9	ایچھے طریقے سے ذبح کرنا اور چھری تیز کرنا۔
391	10	خون بہانے والی چیز سے ذبح کرنے کا حکم اور دانت اور ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت۔
		قربانی کے مسائل
392	1	(جب ذوالحجہ کے شروع کے) دس دن آجائیں اور کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔
392	2	اس وقت کا بیان جس میں قربانی ذبح کی جاسکتی ہے۔
392	3	جس نے قربانی کا جانور نماز (عید) سے پہلے ذبح کر دیا، وہ اس کی قربانی نہیں۔
392	4	کس عمر کے جانور قربانی میں جائز ہیں؟
392	5	ذبح کی قربانی۔
393	6	دو مینڈھوں کی قربانی جو سفید و سیاہ بیٹگوں والے ہوں، اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اور بسم اللہ اور اللہ اکبر کہنا۔
393	7	نبی ﷺ کا اپنی طرف سے اور اپنی آل اور اپنی امت کی طرف سے قربانی ذبح کرنا۔
393	8	قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے کی ممانعت۔
393	9	تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت اور
394	10	”فرع“ اور ”صمیرہ“ کے بیان میں۔
394	11	اس کے متعلق جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے۔
		(پانی، شرب وغیرہ) پینے کے مسائل
396	1	شراب کی حرمت۔
396	2	ہر نشہ دار چیز حرام ہے۔
396	3	جو شراب نشہ دار ہو وہ حرام ہے۔
396	4	جس نے دنیا میں شراب پی، وہ آخرت میں نہیں پی سکے گا مگر یہ کہ توبہ کر لے۔
396	5	شراب، مگجور اور انگور سے بھی بنتی ہے۔

383	22	جو (حاکم) اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق عمل کرے، اس کی بات سننا اور اطاعت کرنی چاہیے۔
383	23	اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت واجب نہیں ہے، اطاعت تو نیکی میں ہوتی ہے۔
384	24	جب گناہ کا حکم کیا جائے، تو نہ سننا چاہیے اور نہ ماننا چاہیے۔
384	25	امراء کی اطاعت کرنی چاہیے اگرچہ انہوں نے حقوق کو روک رکھا ہو۔
384	26	بہترین حاکم اور برے حاکم کی وضاحت و شناخت۔
385	27	امراء کے کردار کو برا کہنا اور جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں، ان کے ساتھ لڑائی نہ کرنا۔
385	28	حق تلفی پر صبر کا حکم۔
385	29	قتلوں کے وقت جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم۔
386	30	اس آدمی کے بارے میں جو اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے جدا ہوا۔
387	31	اس آدمی کے بارے میں جو امت کے اتفاق کو بگاڑے جبکہ امت متحد و متفق تھی۔
387	32	جو ہمارے اوپر ہتھیاراٹھائے، وہ ہم میں سے نہیں۔
387	33	اللہ تعالیٰ کی رسی کو پکڑے رکھنے کا حکم اور تفرقہ بازی سے باز رہنے کے متعلق۔
387	34	بدعات والے کام مردود ہیں۔
387	35	اس آدمی کے متعلق جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور خود (وہ کام) نہیں کرتا۔
		شکار اور ذبح کے مسائل
388	1	تیر کے ساتھ شکار اور تیر مارتے وقت بسم اللہ کہنا۔
388	2	کمان کے ساتھ اور سدھائے ہوئے کتے اور غیر سدھائے ہوئے کتے کے شکار کے متعلق۔
389	3	مغراض کے شکار اور کتے کو چھوڑنے کے وقت بسم اللہ کہنا
389	4	جب شکاری سے شکار غائب ہو جائے، پھر وہ اسے پالے
389	5	شکاری کتا اور جانوروں کی حفاظت کیلئے کتا پالنا جائز ہے۔

403	6	انگلیوں اور برتن کو چاٹنے کا بیان۔	396	6	شراب گدر (کچی کھجور) اور خشک کھجور سے۔
404	7	جب لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھانے کا بیان۔	397	7	پانچ اشیاء کی شراب۔
404	8	کھانے اور پینے پر اللہ تعالیٰ کے بارے میں۔	397	8	اگور اور کھجور کی نیبیز بنانے کی ممانعت۔
404	9	کھانے اور پینے کی نعمتوں کے بارے میں سوال کا بیان۔	397	9	دباہ اور مزفت (برتنوں) میں نیبیز بنانے کی ممانعت۔
405	10	ہمسائے کی دعوت (طعام) قبول کرنے کا بیان۔	397	10	پتھر کے گھڑے میں نیبیز بنانے کی اجازت۔
405	11	جو آدمی کھانے کے لیے بلایا جائے اور اس کے پیچھے دوسرا آدمی بھی چلا جائے (تو.....)۔	398	11	ہر قسم کے برتنوں میں نیبیز بنانے کی رخصت اور ہر نشے والی چیز پینے کی ممانعت۔
405	12	مہمان کے معاملہ میں ایثار۔	398	12	مٹکے کو استعمال کرنے کی رخصت سوائے روغنی مٹکے کے۔
406	13	دو (آدمیوں) کا کھانا تین کو کافی ہے۔	398	13	نیبیز استعمال کرنے کی میعاد۔
406	14	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔	398	14	شراب سے سرکہ بنانے کے متعلق۔
406	15	”کدو“ کھانے کے بیان میں۔	398	15	شراب سے دوا کرنا۔
407	16	سرکہ اچھا سالن ہے۔	399	16	برتن کو ڈھانپنے کے متعلق۔
407	17	کھجور کھانے اور گھٹیوں کو انگلیوں کے درمیان رکھ کر چھینکنے کے متعلق۔	399	17	برتن کو ڈھانچا اور مشک کا منہ بند کرو۔
407	18	اتقاء کی حالت میں بیٹھ کر کھجور کھانا۔	399	18	شہد، نیبیز، دودھ اور پانی پینے کے متعلق۔
407	19	جس گھر میں کھجور نہیں، اس گھر والے بھوکے ہیں۔	400	19	بیالے میں پینا۔
408	20	اکٹھی دودھ کھجور میں کھانے کی ممانعت۔	400	20	مشکوں کو لٹنے کی ممانعت میں۔
408	21	نکڑی، کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا۔	400	21	سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینے کی ممانعت۔
408	22	سیاہ پیلو کے متعلق۔	401	22	جب پانی پی لے، تو دائیں طرف والا زیادہ حقدار ہے۔
408	23	خرگوش کا گوشت کھانا۔	401	23	بڑوں کو (پہلے) دینے کیلئے چھوٹوں سے اجازت لینا۔
408	24	گاوہ (سوسار) کھانے کے متعلق۔	401	24	برتن میں سانس لینے کی ممانعت۔
409	25	کڑی (نڈی) کے کھانے کا بیان۔	402	25	رسول اللہ ﷺ پیتے وقت سانس لیتے تھے۔
409	26	سمندری جانور اور ان جانوروں کو کھانا جن کو سمندر چھینکے۔	402	26	کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت۔
410	27	گھوڑوں کا گوشت کھانے کے متعلق۔	402	27	زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینے کی اجازت۔
410	28	گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت۔			کھانے کے مسائل
411	29	ہر چکی والے درندے کا گوشت کھانے کی ممانعت۔	402	1	کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کا بیان۔
411	30	بچے سے کھانے والے پرندے کا گوشت کھانے کی ممانعت۔	403	2	دائیں ہاتھ سے کھانا۔
411	31	لبھن کھانے کی کراہت۔	403	3	جو کھانے والے کے سامنے ہو اس سے کھانا چاہیے۔
412	32	کھانے پر اعتراض نہ کرنے کے متعلق۔	403	4	تین انگلیوں سے کھانا چاہیے۔
			403	5	کھانا کھا لے، تو انا تھ خود خاٹے یا دوسرے کو چٹائے۔

417	23	تکبیر کی بنا پر جو اپنی چادر لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کو (قیامت کے دن رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔
417	24	تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) کرے گا۔
418	25	جس نے اپنا کپڑا تکبیر وغرور سے (زمین تک) لٹکایا۔
418	26	ایک آدمی اکڑ کر چلنے میں اپنے آپ پر اترا رہا تھا (تو وہ زمین میں)، دھنسا دیا گیا۔
418	27	جس گھر میں کتا اور تصویر ہو، اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔
418	28	فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو، البتہ کپڑے کے نقش و نگار میں کوئی حرج نہیں۔
419	29	وہ پردہ مکروہ ہے جس پر تصویریں ہوں، نیز اس (پردے) کو کاٹ کر تکیہ بنانے کے متعلق۔
419	30	گدے (کے کپڑے) پر تصویریں اور اسکو تکیہ بنانے کا حکم
420	31	تصاویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا۔
420	32	تصویر بنانے والوں پر سختی کا بیان۔
420	33	سونے کی انگوٹھی بنانے، اور چاندی (کے برتن) میں پینے اور ریشم اور دیباچ کا لباس پہننے کی ممانعت۔
420	34	سونے کی انگوٹھی (اتار) بھینکانا۔
421	35	نبی ﷺ کا چاندی کی انگوٹھی پہننا، جس کا نقش ”محمد رسول اللہ“ تھا اور آپ ﷺ کے بعد خلفاء کا پہننا۔
421	36	چاندی کی انگوٹھی، جس کا تمغینہ ”حشیشی“ تھا اور دائیں ہاتھ میں پہننے کے متعلق۔
422	37	دائیں ہاتھ کی چھنگلی میں انگوٹھی پہننے کے متعلق۔
422	38	درمیانی اور ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت میں۔
422	39	جو تار اور اس کے زیادہ پہننے کے متعلق۔
422	40	جب جو تار پہننے تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے ابتداء کرے۔
422	41	ایک جو تار پہن کر چلنے کی ممانعت۔

		لباس اور زیب و زینت کے بیان میں
412	1	دنیا میں ریشمی لباس وہ (مرد) پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اس (ریشمی لباس) سے نفع حاصل کرنے اور اس کی قیمت کے مباح ہونے کے بیان میں۔
413	2	جس (آدمی) نے دنیا میں ریشمی لباس پہنا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔
413	3	اللہ سے ڈرنے والے کیلئے ریشمی قباہ لائق نہیں۔
413	4	ریشمی لباس پہننا منع ہے لیکن دو انگلیوں کے برابر۔
413	5	ریشم کی قبا پہننے کی ممانعت۔
414	6	کسی تکلیف (بیاری) کی وجہ سے ریشمی لباس پہننا۔
414	7	کپڑے کے کنارے ریشم سے بنانے کی اجازت۔
414	8	ریشمی کپڑا پھاڑ کر عورتوں کیلئے دوپٹے بنانا۔
415	9	”وقسی“ اور ”معصفر“ (کپڑے) اور سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت۔
415	10	(مردوں کیلئے) زعفران لگانے کی ممانعت۔
415	11	بالوں کے رنگنے اور (بڑھا پے میں) بالوں کی سفیدی کے رنگ کو تبدیل کرنے کے متعلق۔
415	12	خضاب (لگانے) میں یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرنا۔
415	13	دھاری دار یمن کی چادر کے لباس کے متعلق۔
415	14	کالے رنگ کا کمل پہننا، جس پر پالان کی تصویریں ہوں
416	15	موٹے کپڑے کا تہبند اور ملبہ کپڑے پہننے کے متعلق۔
416	16	”انماط“ (یعنی) قائلین وغیرہ کے متعلق۔
416	17	ضروری بستر بنا کر رکھنے کے متعلق۔
416	18	چمڑے کا بچھونا جس میں چھال بھری ہو۔
416	19	”اشتمال الصماء“ (یعنی ایک ہی کپڑا اسارے جسم پر پہننے) اور ”اعتباء“ ایک کپڑے سے کرنے کے متعلق۔
417	20	چت لینے اور ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنے کی ممانعت
417	21	چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنے کی اجازت
417	22	آدمی پنڈلی تک چادر اوپر اٹھا کر رکھنے کے متعلق۔

429	14	مندرجہ بالا نام رکھنے کی اجازت کے بارے میں۔
429	15	(غلام کے لئے) ”عبد-لہ“ اور (مالک کیلئے) ”مولی۔ سید“ بولنے کے متعلق۔
429	16	چھوٹے بچے کی کنیت رکھنا۔
430	17	کسی آدمی کا کسی آدمی کو ”یا کئی“ کہنا (اے میرے بیٹے)
430	18	اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بُرا نام یہ ہے کہ کسی کا نام ”شہنشاہ“ ہو۔
430	19	مسلمان پر مسلمان بھائی کے پانچ حق ہیں۔
430	20	راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور راستے کا حق ادا کرنے کے بیان میں۔
431	21	سوار کا پیدل کو اور کم لوگوں (کی جماعت) کا زیادہ لوگوں (کی جماعت) کو سلام کرنا۔
431	22	اجازت طلب کرنے اور سلام کے بارے میں۔
432	23	پردہ اٹھالینا اجازت دینا (عہ) ہے۔
432	24	اجازت لینے وقت ”میں“ کہنا مکروہ ہے (اپنا نام بتاؤ)
432	25	اجازت لینے کے وقت (گھر میں) جھانکنا منع ہے۔
432	26	جو بغیر اجازت کسی کے گھر جھانکے اور انہوں نے اس کی آکھ پھوڑی (تو کوئی گناہ نہیں)۔
432	27	اچانک نظر پڑ جانے اور نظر پھیر لینے کے بارے میں۔
432	28	جو مجلس میں آیا، سلام کیا اور بیٹھ گیا (اس کی فضیلت)۔
433	29	کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھنے کی ممانعت۔
433	30	جو اپنی مجلس (بیٹھنے کی جگہ) سے اٹھا، پھر لوٹا تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔
433	31	تین آدمیوں میں سے دو آدمیوں کی الگ اور آہستہ بات چیت کی ممانعت۔
433	32	بچوں کو سلام (کرنا)۔
433	33	تم یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔
434	34	اہل کتاب کے سلام کا جواب۔
434	35	پردے کا حکم آجانے کے بعد عورتوں کے (کھلے منہ) نکلنے

422	42	سر کا کچھ حصہ مونڈنے اور کچھ چھوڑ دینے کی ممانعت (جیسے فوجی کٹ، برگر کٹ وغیرہ)۔
423	43	عورت کو بالوں کے ساتھ مصنوعی بال لگانے کی ممانعت۔
423	44	عورت کو اپنے سر میں جوڑ لگانے پر سختی کا بیان۔
423	45	چہرے کے بال اکھاڑنے اور دانت کشادہ کرنے پر لعنت
424	46	اپنے آپ کو ”پیٹ بھرا“ ثابت کرنے والے کے متعلق، جبکہ درحقیقت پیٹ خالی ہو۔
424	47	ان عورتوں کے متعلق جو کپڑے پہنے ہوئے بھی تنگی ہی ہیں
424	48	جانوروں کے گلے میں موجود ”ہاز“ کاٹ دینا۔
424	49	گھنٹیوں کے متعلق اور اس بارے میں کہ (رحمت کے) فرشتے اس سفر میں ساتھی نہیں بنتے جس میں کتا اور گھنٹی ہو
425	50	جانوروں کے چہرے پر داغنے سے ممانعت کے متعلق۔
425	51	بکریوں کے کانوں میں داغنے کے بیان میں۔
425	52	پٹھ پر داغنے کے بیان میں۔
		آداب کا بیان
426	1	نبی ﷺ کا قول کہ میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کسی کی کنیت نہ رکھو۔
426	2	محمد ﷺ کے نام کے ساتھ نام رکھنا۔
426	3	اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ ترین نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔
426	4	بچے کا نام عبد الرحمن رکھنا۔
426	5	بچے کا نام عبد اللہ رکھنا، اس پر ہاتھ پھیرنا اور اس کیلئے دعا
427	6	انبیاء اور صالحین کے ناموں کے ساتھ نام رکھنے کا بیان۔
428	7	بچے کا نام ابراہیم رکھنا۔
428	8	بچے کا نام منذر رکھنا۔
428	9	پہلے نام کو اس سے اچھے نام سے بدل دینا۔
428	10	”برہ“ کا نام جو یہ رکھنا۔
428	11	”برہ“ کا نام نہ بن رکھنا۔
428	12	انگور کا نام ”کرم“ رکھنے کا بیان۔
429	13	فلاح، رباح، یسار اور نافع نام رکھنے کی ممانعت۔

442	1	جو درد اور مرض مومن کو پہنچتی ہے اس کے ثواب کا بیان۔
442	2	بیمار پر سی کی فضیلت کا بیان۔
442	3	یوں نہ کہو کہ میرا نفس خبیث (گندہ) ہو گیا ہے۔
443	4	ہر بیماری کی دوا ہے۔
443	5	بخارِ جنم کی بھاپ سے ہوتا ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔
443	6	بخارِ گناہوں کو دور کرتا ہے۔
443	7	مرگی اور اس کے ثواب کے متعلق۔
443	8	تلمینہ بیمار کے دل کو خوش رکھتا ہے۔
444	9	شہد پلا کر علاج کرنا۔
444	10	کلونجی کے ساتھ دوا۔
444	11	جو عجوہ کھجور صبح کو کھائے تو اس کو (شام تک) کوئی زہر اور
		جاد و نقصان نہیں پہنچا سکتا۔
444	12	”صھنی“ ”من“ سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کیلئے شفاء ہے
444	13	عود ہندی کے ساتھ دوا کا بیان۔
445	14	منہ میں دوائی ڈال کر علاج کرنا۔
445	15	بچھنا لگانے اور ناک میں دوائی ڈالنے کے متعلق۔
445	16	چھپے نکلوانے اور داغنے کے ساتھ علاج کرنا۔
446	17	رگ کاٹنے اور داغنے سے علاج۔
446	18	زخم کا علاج داغ دینے سے۔
446	19	شراب کے ساتھ دوا (جائز نہیں)۔
		طاعون کے متعلق
447	1	طاعون کے بارے میں، اور یہ کہ یہ ایک عذاب ہے، اس
		لئے نہ تو اس (طاعون زدہ ہستی) میں داخل ہو اور نہ اس
		(طاعون زدہ ہستی) سے بھاگو۔
		بدقالی، اور متعدی (اچھوت) بیماری
448	1	نہ عدوی کوئی چیز ہے اور نہ طیرہ، نہ صفر اور نہ حمام۔
448	2	بیمار اونٹ تندرست اونٹ پر نہ لایا جائے۔
449	3	نوء کوئی چیز نہیں۔
449	4	غول کوئی چیز نہیں۔

		کی ممانعت۔
434	36	عورتوں کو اپنی ضروریات کیلئے باہر نکلنے کی اجازت۔
435	37	محرم عورت کو اپنے پیچھے ٹھانا۔
435	38	جب کوئی اپنی بیوی کے ساتھ جا رہا ہو اور کوئی شخص راستہ
		میں مل جائے تو یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ فلاں (میری بیوی) ہے
436	39	آدمی کو غیر محرم عورت کیساتھ رات گزارنے کی ممانعت۔
436	40	جن (عورتوں) کے خاندانگھر سے باہر ہیں ان (عورتوں)
		کے گھروں میں جانے کی ممانعت۔
436	41	عورتوں کے پاس تخمین (خسروں) کا آنا ناجائز ہے۔
437	42	سوئے وقت آگ بجھانے کا حکم۔
		دم جھاڑ کے مسائل
437	1	نبی ﷺ کو جبرئیل علیہ السلام کا دم کرنا۔
437	2	جادو کے بارے میں اور جو یہودیوں نے نبی ﷺ پر جادو
		کیا تھا اس کا بیان۔
438	3	معوذات کا مریض پر پڑھنے اور پھونک مارنے کا بیان۔
438	4	اللہ کے نام کا ”دم“ اور پناہ مانگنے کا بیان۔
438	5	نماز کے اندر وسوسہ والے شیطان سے پناہ مانگنے کا بیان۔
438	6	بچھو سے ڈسے ہوئے آدمی کو سورۃ فاتحہ سے دم کرنا۔
439	7	ہرز ہر کو دفع کرنے کے لئے دم کرنا۔
439	8	”نملہ“ (ایک قسم کی پھنسی) کے لئے دم کا بیان۔
439	9	بچھو کے لئے دم کی اجازت۔
440	10	نظر بد لگ جاتی ہے اور جب تم کو غسل کرنے کا حکم دیا
		جائے تو غسل کرو۔
440	11	نظر بد کا دم۔
440	12	نظر بد سے دم کرنے کے متعلق۔
440	13	زمین کی مٹی سے دم۔
441	14	آدمی کا اپنے گھر والوں کو دم کرنا جبکہ وہ بیمار ہوں۔
441	15	ایسا دم کرنے میں کوئی حرج نہیں، جس میں شرک نہ ہو۔
		بیماری اور علاج

457	3	نبی ﷺ کا قول کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا، تحقیق اس نے مجھے سچ دیکھا۔
457	4	اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔
457	5	اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور (خواب میں) جو کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو کسی کو بیان نہ کرے۔
458	6	اگر ناپسندیدہ (خواب) دیکھے تو وہ پناہ مانگے اور کروٹ بدل لے۔
458	7	مومن کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔
458	8	یک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔
458	9	جب زمانہ قیامت کے قریب ہوگا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہ ہوگا۔
458	10	خواب کی تعبیر کے متعلق جو وارد ہوا ہے۔
459	11	خواب میں شیطان کے کھیل کو دیکھے تو وہ بیان نہ کرے۔
		نبی ﷺ کے فضائل
460	1	نبی ﷺ کا (نبوت کیلئے) چنا جانا۔
460	2	نبی ﷺ کا قول کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔
460	3	اس کی مثال جو نبی ﷺ مبعوث کئے گئے ہیں ہدایت اور علم کہتا تھا۔
461	4	انبیاء علیہم السلام کے آنے کی تکمیل اور خاتمہ (نبوت) سیدنا محمد ﷺ کے ذریعہ ہونا۔
461	5	تہر کا نبی ﷺ کو سلام کرنا۔
461	6	نبی ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی بہنا۔
461	7	نبی ﷺ (کی نبوت) کے نشانات پانی میں۔
462	8	نبی ﷺ (کی وجہ سے) طعام (کھانے) میں برکت۔
465	9	نبی ﷺ کی وجہ سے دودھ میں برکت۔
466	10	نبی ﷺ کی وجہ سے گھی میں برکت۔
466	11	نبی ﷺ کے لئے درخت کا تابع فرمان ہو جانا۔

449	5	جذام (کوڑھ پن) میں مبتلا شخص سے دور رہنے کے متعلق۔
450	6	اچھی فال کے متعلق۔
450	7	نحوت گھر، عورت اور گھوڑے میں (ہوسکتی ہے)۔
		کہانت کے متعلق۔
450	1	کاہن کے پاس آنے کی ممانعت اور لکیر کے ذکر میں۔
450	2	وہ بات جس کو جن اچک کر لے جاتا ہے۔
450	3	ستاروں کے ذریعے شیطانوں پر حملے کے متعلق جبکہ وہ (فرشتوں سے) چوری سنتے ہیں۔
451	3	جوجہی کے پاس آتا ہے اس کی نماز قبول نہیں۔
		سانپ وغیرہ کے متعلق۔
451	1	گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے کی ممانعت۔
452	2	گھر میں رہنے والے سانپوں کو تین بار خبردار کرو۔
452	3	سانپوں کو مارنا۔
453	4	گرگٹوں کو مارنے کے بارے میں۔
453	5	مکوڑوں اور چوہنیوں کو مارنے کے بارے میں۔
453	6	بلی کو مارنے کے متعلق۔
453	7	چوہے کے بارے میں اور یہ کہ یہ میخ شدہ ہیں۔
454	8	جانوروں کو پانی پلانے کے متعلق۔
		شعر وغیرہ کا بیان۔
454	1	شعر اور اس کے پڑھنے کے بارے میں۔
454	2	سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی (وہ کونسی ہے؟)
455	3	شعر سے پیٹ بھرنے کی کراہت۔
455	4	تعریف کرنے والوں کے منہوں میں مٹی ڈالنے کا بیان۔
455	5	ترکیہ اور مدح کی کراہت کے بارے میں۔
455	6	چوسر کے ساتھ کھیلنے کے متعلق۔
		خوابوں کا بیان
456	1	نبی ﷺ کے خواب کے بیان میں۔
456	2	نبی ﷺ کا خواب میں مسیہ کذاب اور اسود عیسیٰ کذاب کے متعلق۔

480	32	نبی ﷺ کے جسم کی خوشبو اور جسم کا ملائم ہونا۔
480	33	وحی کے دوران سردی میں نبی ﷺ کا پسینہ مبارک۔
481	34	نبی ﷺ کے پسینے کی خوشبو۔
481	35	نبی ﷺ کے پسینہ مبارک سے تبرک کا بیان۔
481	36	نبی ﷺ کا لوگوں کے قریب ہونا اور ان کا آپ ﷺ سے تبرک لینے کا بیان۔
482	37	رسول اللہ ﷺ بچوں اور اہل و عیال کیساتھ سب سے زیادہ شفقت رکھتے تھے۔
482	38	نبی ﷺ کی رحمت عورتوں کیساتھ اور عورتوں کی سواری چلانے والے کو آہستہ چلانے کا حکم۔
482	39	نبی ﷺ کی بہادری اور جنگ میں سب سے آگے ہونا۔
483	40	نبی ﷺ سب سے زیادہ حسن اخلاق والے تھے۔
483	41	نبی ﷺ کے گفتگو کے انداز کے بیان میں۔
484	42	رسول اللہ ﷺ نصیحت کرنے میں ہمارا خیال کرتے تھے
484	43	نبی ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے بھلائی میں۔
484	44	ایسا کہی نہیں ہوا کہ نبی ﷺ سے کچھ سوال کیا گیا ہو کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہو کہ نہیں۔
484	45	نبی ﷺ کے کثرت سے عطیات دینے کے بیان میں۔
485	46	نبی ﷺ کے وعدوں کے بارے میں۔
485	47	نبی ﷺ کے ناموں کی تعداد کے بیان میں۔
485	48	نبی ﷺ کے مداور مدینہ میں کتنی کتنی مدت رہے؟
486	49	وفات کے وقت نبی ﷺ کی عمر کتنی تھی۔
486	50	جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت فرماتا ہے تو اس کی امت سے پہلے نبی کو وفات دے دیتا ہے۔
487	51	اللہ تعالیٰ کے قول ﴿فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک.....﴾ آیت کے بارے میں۔
487	52	نبی ﷺ کی اتباع اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿ولا تسالوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم﴾ کے بارے میں۔
488	53	جس سے نبی ﷺ روک دیں اس سے رکنے اور اس کے

472	12	چاند کا نوٹ کر دو ٹکڑے ہو جانا۔
472	13	شرکے ارادے سے آنے والے سے نبی ﷺ کا محفوظ رہنا
473	14	نبی ﷺ کا قتل کے ارادے سے آنے والے (کے شر) سے محفوظ رہنا۔
473	15	زہر اور زہری بکری (کا گوشت) کھانے کا بیان۔
474	16	نبی ﷺ کا اندازہ درست نکلنے کے متعلق۔
474	17	نبی ﷺ کا فرمان کہ میں تمہاری کمر پڑ کر جنم سے روکتا ہوں۔
475	18	نبی ﷺ لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جاننے والے تھے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والے تھے۔
475	19	نبی ﷺ کا گناہوں سے دور رہنا اور اللہ تعالیٰ کی محارم کا خیال رکھنا۔
475	20	نبی ﷺ کی نماز ایسی تھی کہ پاؤں سوچ جاتے اور آپ ﷺ فرماتے کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں
475	21	نبی ﷺ کا فرمان کہ میں حوض پر تمہارا منتظر ہوں گا۔
475	22	نبی ﷺ کے حوض، اس کی وسعت و عظمت اور آپ کی امت کے حوض پر آنے کے متعلق۔
477	23	نبی ﷺ کے حلیہ مبارک، آپ کی بعثت اور آپ کی عمر کے بیان میں۔
478	24	مہر نبوت کے متعلق۔
479	25	آپ ﷺ کے چہرہ مبارک، آنکھوں اور آپ ﷺ کی ایڑی کا بیان۔
479	26	نبی ﷺ کی داڑھی مبارک کا بیان۔
479	27	نبی ﷺ کے بڑھاپے کا بیان۔
479	28	نبی ﷺ کے سر کے بالوں کا بیان۔
480	29	نبی ﷺ کا سر کے بالوں کو لٹکانا اور مانگ نکالنے کا بیان۔
480	30	نبی ﷺ کے تسم کے متعلق۔
480	31	نبی ﷺ کی کنواری لڑکی جو پردے میں ہوتی ہے، سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔

496	سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے قول ”امت باللہ و کذبت نفسی“ کے متعلق۔	16
	نبی ﷺ کے صحابہ کے فضیلت کا بیان	
496	سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت	
496	نبی ﷺ کے قول ”مَا ظَنَنْتُمْ أَنَّا ...“ کے متعلق	1
496	نبی ﷺ کے فرمان ”إِنَّ أَمَّنَ النَّاسَ“ کے متعلق۔	2
497	نبی ﷺ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ پیارے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔	3
	یہی کے سارے کام سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ میں جمع تھے اور وہ جنتی ہیں۔	4
497	نبی ﷺ کا فرمان کہ ”میں بھی سچ ماننا ہوں، ابو بکر اور عمر بھی سچ مانتے ہیں“ (صحیح مسلم)۔	5
498	صدیق و فاروق کی رفاقت نبی ﷺ کے ساتھ۔	6
498	سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانا۔	7
499	سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔	8
501	سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔	9
503	سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔	10
504	سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔	11
504	سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔	12
505	سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔	13
505	سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔	14
507	سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔	15
507	سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔	16
508	سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت محمد رضی اللہ عنہ کی فضیلت	17
509	نبی ﷺ کے اہل بیت کی فضیلت۔	18
510	نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان۔	19
	اسی سے متعلق اور ام زرع کی حدیث کے بیان میں۔	20
513	نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی	21

	خلاف کرنے کے بارے میں۔	
488	دین کی جس بات کی نبی ﷺ خبر دیں، اس میں اور دنیاوی رائے میں فرق کے متعلق۔	54
488	نبی ﷺ کے دیکھنے کی تمنا اور اس پر حریص ہونا۔	55
489	اس آدمی کے بارے میں جو پسند کرے کے مجھے نبی ﷺ	56
	کا دیکھنا نصیب ہو جائے اگرچہ میرے اہل و عیال قربان ہو جائیں۔	
	انبیاء علیہم السلام کا ذکر اور ان کے فضائل	
489	آدم علیہ السلام کی پیدائش کی ابتداء کے بارے میں۔	1
489	سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت میں۔	2
489	سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا خندہ کرنا۔	3
489	سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قول (رب انی الایة) کے متعلق اور سیدنا یوسف علیہ السلام کا ذکر	4
490	سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قول کہ ”میں بیمار ہوں“ اور اس قول کہ ”بلکہ کیا ہے اس کو ان گھے بڑے نے“ اور سارہ کے متعلق کہ ”یہ میری بہن ہے“۔	5
491	سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ”فیراہ اللہ ممّا“ کے متعلق۔	6
491	سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا قصہ، خضر علیہ السلام کے ساتھ۔	7
493	نبی ﷺ کا فرمان ”لا تفضلوا بین“ کے متعلق	8
494	سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق۔	9
495	نبی ﷺ کے فرمان ”مردت علی موسیٰ“ کے متعلق۔	10
495	سیدنا یوسف علیہ السلام کے متعلق۔	11
495	سیدنا زکریا علیہ السلام کے متعلق۔	12
495	سیدنا یونس علیہ السلام کے متعلق۔	13
498	سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق۔	14
495	سوائے مریم اور عیسیٰ علیہما السلام کے باقی ہر بچے کو شیطان مس کرتا ہے۔	15

44	سیدنا ابو موسیٰ اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔
45	سیدنا ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
46	سیدنا ابو جاندہ ساک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
47	سیدنا ابوسفیان مضر بن حرب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
48	سیدنا جلییب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
49	سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
50	سیدنا جریر بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
51	اصحاب شجرہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان۔
52	شہدائے بدر کی فضیلت کا بیان۔
53	قریش، انصار اور ان کے علاوہ کی فضیلت کا بیان۔
54	قریش کی عورتوں (کی فضیلت) کا بیان۔
55	انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان۔
56	انصار کے گھروں میں بھلائی ہونے کا بیان۔
57	انصار رضی اللہ عنہم سے اچھا بناؤ کرنے کے متعلق۔
58	اشعرئین رضی اللہ عنہم کے فضائل کے بارے میں۔
59	”غفار“ اور ”اسلم“ قبائل کیلئے نبی ﷺ کی دعا۔
60	(قبیلہ) ”مزینہ“، ”جمہیہ“ اور ”غفار“ کی فضیلت۔
61	جو بٹوسی کے بارے میں ذکر کیا گیا۔
62	قبیلہ دوس کے متعلق جو کچھ ذکر کیا گیا۔
63	بنی تمیم کی فضیلت کے بارے میں۔
64	نبی ﷺ کے اصحاب کے بھائی چارے کے متعلق۔
65	نبی ﷺ کا قول کہ میں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے بچاؤ ہوں اور میرے اصحاب میری امت کے لئے بچاؤ ہیں۔
66	اس آدمی کے متعلق جس نے نبی ﷺ کو دیکھا جس نے اصحاب نبی ﷺ کو دیکھا جس نے اصحاب نبی ﷺ کے دیکھے والوں کو دیکھا۔
67	بہترین زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ ہے، پھر وہ جوان کے بعد والا ہے، پھر وہ جوان کے بعد والا ہے۔
68	لوگوں کو مختلف کانٹوں سے پائے گا۔

22	امت المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان۔
23	امت المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان۔
24	سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ، سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان۔
25	سیدنا اسامہ بن زید کی والدہ، سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان۔
26	سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
27	سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
28	سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام، سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
29	سیدنا سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان۔
30	سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
31	سیدنا جعفر بن ابی طالب، اسماء بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت کا بیان۔
32	سیدنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی فضیلت۔
33	سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
34	سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
35	سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
36	سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
37	سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
38	سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
39	سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
40	سیدنا ابوطی انصاری اور ان کی زوجہ اُم سلیم رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان۔
41	سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
42	سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
43	سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

553	12	بیواؤں اور مسکینوں کیلئے کمانے والے کے ثواب میں۔
553	13	اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والوں کی فضیلت۔
554	14	آدمی جس کے ساتھ محبت رکھتا ہے (روز قیامت) اسی کے ساتھ ہوگا۔
554	15	جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ محبت کرتا ہے تو اپنے بندوں میں بھی اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔
555	16	روحوں کے جھنڈے جھنڈے ہیں۔
555	17	مومن (دوسرے) مومن کیلئے عمارت کی طرح ہے۔
555	18	(سب مومن) رحمت و شفقت کے لحاظ سے ایک آدمی کی طرح ہیں۔
555	19	مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم نہیں کرتا اور اس کو ذلیل بھی نہیں کرتا۔
556	20	بندہ پر پردہ پوشی کے بیان میں۔
556	21	ساتھ بیٹھنے والوں کی سفارش کرنے کے بیان میں۔
556	22	نیک ساتھی کی مثال۔
556	23	ہمسایہ کیساتھ (حسن سلوک کرنے) کی وصیت کے متعلق
556	24	نیکی میں ہمسایوں کا (خاص) خیال رکھنے کے متعلق۔
557	25	زنی کے بارے میں۔
557	26	بیٹک اللہ تعالیٰ زنی کو پسند فرماتا ہے۔
557	27	تکبر کرنے والے کے عذاب کے بارے میں۔
557	28	اللہ تعالیٰ پر قسم اٹھانے والے کے متعلق۔
557	29	زنی اور اس شخص کے متعلق جس کی بُرائی سے بچا جائے۔
558	30	درگزر کرنے کے بیان میں۔
558	31	غصہ کے وقت پناہ مانگنے کا بیان۔
558	32	غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالینے والے کے متعلق۔
559	32	انسان اس طرح پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے گا۔
559	33	نیکی اور گناہ کے بارے میں۔
559	34	اس آدمی کے بارے میں جو راستہ سے گندگی یا تکلیف

69	544	نبی ﷺ کا فرمان کہ جو چیز آج زمین پر سانس والی موجود ہے وہ سو سال تک ختم ہو جائے گی۔
70	544	نبی ﷺ کے اصحاب کو گالی دینے کی ممانعت اور بعد والوں پر ان کی فضیلت۔
71	545	اویس قرنی (تابعی) کا ذکر اور ان کی فضیلت کا بیان۔
72	546	مصر اور اہل مصر کے بارے میں۔
73	546	عنان کے بارے میں جو آیا ہے۔
74	546	فارس (ایران) کے بارے میں جو بیان ہوا۔
75	547	آرمیوں کی مثال ان سوانوں کی طرح ہے جن میں سواری کے لائق کوئی بھی نہ ہو۔
76	547	بنو نقیف میں سے جس جھوٹے اور ہلاک کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیکی اور سلوک کے مسائل
1	549	والدین کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں اور ان میں زیادہ حق کس کا ہے؟
2	549	والدین سے نیکی کرنا (نظمی) عبادت سے مقدم ہے۔
3	550	والدین کے ساتھ رہنے اور ان کے ساتھ نیکی کرنے کی غرض سے جہاد کو ترک کرنے کے متعلق۔
4	551	نبی ﷺ کا فرمان کہ اللہ تعالیٰ نے ماں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے۔
5	551	اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس نے والدین یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا، پھر (انکی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔
6	551	بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔
7	552	بٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کے بیان میں۔
8	552	صلہ رحمی کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔
9	552	صلہ رحمی کرنا اگر چہ وہ قطع رحمی کریں۔
10	552	صلہ رحمی اور قطع رحمی کے متعلق۔
11	553	یتیم کی پرورش کرنے والے کے متعلق۔

567	1	ظلم کرنا حرام ہے اور استغفار اور توبہ کرنے کا حکم۔
568	2	ظالم کے لئے مہلت کا بیان۔
568	3	آدمی کو چاہئے کہ اپنے بھائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا مظلوم
568	4	ان لوگوں کے متعلق جو لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں۔
569	5	اپنے آپ کو ظلم کرنے والی قوم کے مسکن میں مت جاؤ مگر یہ کہ تم اپنے رب سے ڈر کر (روتے ہوئے) (گزر دو)۔
569	6	معذب لوگوں کے کنوئوں سے پانی پینے کے بارے میں۔
569	7	قصاص اور حقوق کی ادائیگی قیامت کے دن ہوگی۔
		تقدیر کے بیان میں
570	1	اللہ تعالیٰ کے قول: ”ہم نے ہر چیز اندازہ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے“ کے بارے میں۔
570	2	ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی۔
570	3	طاقت (کا مظاہرہ کرنے) کا حکم اور (اپنے کو) عاجز ظاہر کرنے سے پرہیز کرنے کا حکم۔
570	4	پیدائش سے پہلے قدر کا لکھا جاتا۔
570	5	تقدیر کے ثبوت میں اور سیدنا آدم اور سیدنا موسیٰ علیہما السلام کی آپس میں بحث کا بیان۔
571	6	مقادی کے سہقت لے جانے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿و نفس و ما سواھا.....﴾ کی تفسیر کے بیان میں۔
572	7	تقدیر، بدبختی اور نیک بختی کے بارے میں۔
572	8	(جن) اعمال (پر انسان کی زندگی کا) خاتمہ (ہوا، ان) کے متعلق۔
572	9	اجل مقرر ہو چکا ہیں اور رزق تقسیم ہو چکے ہیں۔
573	10	(انسانی) پیدائش کس طرح ہوتی ہے اور شقاوت اور سعادت کے بارے میں۔
574	11	انسان کی تقدیر میں اس کا حصہ زمانہ لکھ دیا گیا ہے۔
574	12	اللہ تعالیٰ کا دلوں کو جس طرح چاہے پھیر دینا۔
575	13	ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا کیا جاتا ہے۔
575	14	مشرکین کی اولاد کے متعلق جو بیان ہوا۔

		دینے والی چیز کو ذور کرتا ہے۔
559	35	جو کاشایا کوئی مصیبت مومن کو پہنچتی ہے (اس کا ثواب)۔
560	36	جو تکلیف اور رنج مومن کو پہنچتا ہے اسکے ثواب کا بیان۔
560	37	ایک دوسرے کیساتھ حد بغض اور دشمنی کی ممانعت کے بارے میں۔
560	38	ان دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام کی ابتداء کرے۔
560	39	کینہ رکھنے اور آپس میں قطع کلامی کے متعلق۔
561	40	(مسلمانوں کی) جاسوسی کرنے، (دشمنی) رشک کرنے اور بدگمانی کی ممانعت۔
561	41	شیطان کا نمازیوں کے درمیان لڑائی کرانے کے بیان میں
561	42	ہر انسان کے ساتھ شیطان ہے۔
561	43	غیبت کرنے کی ممانعت میں۔
562	44	چغلی خوری کی ممانعت میں۔
562	45	چغلی خور آدمی جنت میں نہ جائے گا۔
562	46	دومنہ والے کی مذمت کے بارے میں۔
562	47	بچ اور جھوٹ کے بارے میں۔
562	48	جہاں جھوٹ بولنا جائز ہے، اس کا بیان۔
563	49	جاہلیت کی پکار کی ممانعت۔
563	50	گالی دینے کی ممانعت میں۔
563	51	زمانہ کو گالی دینے کی ممانعت میں۔
564	52	کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے
564	53	مسجد میں تیر کو اس کے پیکان (نوک) سے پکڑ کر آئے
564	54	جانوروں کو لعنت کرنے اور اس کی وعید کے بارے میں۔
565	55	آدمی کے لئے یہ بات مکروہ ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔
565	56	جو کہتا ہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے، اس کے بارے میں۔
565	57	بات کو بڑھا چڑھا کر یا بے فائدہ گفتگو کرنے والے ہلاک ہو گئے۔
565	58	نبی ﷺ کی بددعا مومنین کے لئے رحمت ہے۔
		ظلم و ستم کے بیان میں

582	مرغ کی آواز کے وقت کی دعا۔	12	15	اس لڑکے کے متعلق جسکو سیدنا خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا	575
582	مسلمان کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے دعا کرنا۔	13	16	ان (بچوں) کے متعلق جو بچپن میں فوت ہو گئے اور اہل	575
583	دنیا میں جلدی سزا کی دعا کرنا مکروہ ہے۔	14		جنت اور اہل دوزخ کی پیدائش کا ذکر، حالانکہ وہ ابھی	
583	کسی تکلیف کی بناء پر موت کی آرزو کرنے کی کراہت اور	15		اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔	
	دعاے خیر کا بیان۔			علم کے بیان میں	
	ذکر کے بیان میں		1	علم کے اٹھ جانے اور جہالت کے عام ہو جانے کے بیان میں	576
584	اللہ کے ذکر کی ترغیب اور ہمیشہ اللہ کا ذکر کر کے اس کا	1	2	علم کے قبض ہو جانے کے متعلق۔	576
	تقرب حاصل کرنے کی ترغیب۔		3	علم کے اٹھانے جانے کے علم کے اٹھانے جانے کے متعلق	576
584	ذکر اللہ پر بیٹھنی اور اس کے ترک کے بیان میں۔	2	4	جو شخص اسلام میں اچھا یا اڑھ طریقہ جاری کرے۔	576
585	اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت پر اکٹھے ہونے کے بیان میں	3	5	جو آدمی ہدایت یا گمراہی کی طرف بلا تا ہے۔	577
586	جو اللہ کے ذکر اور اس کی حمد کے لئے بیٹھتا ہے، اللہ تعالیٰ	4	6	قرآن کے علاوہ کچھ لکھنے اور نبی ﷺ پر جھوٹ بولنے	577
	فرشتوں کے سامنے اس پر فخر کرتا ہے۔			سے بچنے کے متعلق۔	
586	اللہ عزوجل کے ذکر کی مجالس، دعا اور استغفار کی فضیلت۔	5		دعاء کے مسائل	
587	اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں کا بیان۔	6	1	اللہ تعالیٰ کے ناموں کے متعلق اور (اس شخص کے متعلق)	578
587	لا الہ الا اللہ کہنے کے متعلق۔	7		جو ان کو یاد کرتا ہے۔	
587	اونچی آواز کے ساتھ ذکر کرنے کا بیان۔	8	2	نبی ﷺ کی دعا۔	578
587	شام کے وقت کیا کہنا چاہیے؟	9	3	”اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی“	579
588	نیند اور لیٹنے وقت کیا کہے؟	10	4	”اللہم اتنا فی الدنیا حسنة.....“ کی دعا۔	579
590	صبح کی نماز کے بعد تسبیح کہنے کا بیان۔	11	5	ہدایت اور سیدھا رہنے کی دعا۔	580
591	تسبیح کہنے کی فضیلت۔	12	6	نیک اعمال، جو اللہ تعالیٰ کیلئے کئے ہوں، ان کے واسطے	580
591	لا الہ الا اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کے بارے میں۔	13		سے دعا کرنا۔	
591	سبحان اللہ وبحمہ (کا وظیفہ) اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔	14	7	مشکل وقت کی دعا۔	581
591	جو آدمی روزانہ سو دفعہ ”لا الہ الا اللہ وحده.....“ کہتا	15	8	بندے کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے، جب تک وہ جلدی نہ	581
	ہے اس کے بارے میں۔			کرے۔	
592	جو آدمی سو بار سبحان اللہ کہتا ہے، اس کے بارے میں۔	16	9	دعا میں یقین اور اصرار (ہونا چاہیے اور دعا میں) ”اگر تو	582
	تعوذ وغیرہ کے بارے میں			چاہے، تمہیں کہنا چاہیے۔	582
592	فتنوں کے شر سے پناہ مانگنا۔	1	10	رات میں ایسا وقت بھی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔	582
592	عاجز آجانے اور سستی سے پناہ مانگنے کے بیان میں۔	2	11	رات کے آخر حصہ میں دعا اور ذکر کرنے کی ترغیب اور	582
592	بڑی تقوا اور بدبختی سے پناہ مانگنے کے بیان میں۔	3		اس میں قبولیت کا بیان۔	

	نماز پڑھی۔		4	نعت کے زوال سے پناہ مانگنے کے بیان میں۔	592
607	مسلم کے بدلے ایک کافر بطور فدیہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔	20	5	چھینکنے والے کو جواب دینا، جب وہ ”الحمد للہ“ کہے۔	593
	منافقین کے متعلق۔			توبہ، اسکی قبولیت اور اللہ کی رحمت کی وسعت	
607	اللہ تعالیٰ کے فرمان ”(اے محمد ﷺ) جب منافق لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو..... یہاں تک کہ یہ (خود بخود) بھاگ جائیں“ کی تفسیر۔	1	1	اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے کا حکم۔	593
			2	توبہ کرنے پر شوق دلانا۔	593
608	منافقین کا نبی ﷺ سے بخشش کی دعا کروانے سے اعراض کرنے کے متعلق۔	2	3	پہلی توبہ کا بیان اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا﴾ کی تفسیر۔	594
			4	جس نے سو آدمی قتل کئے تھے اس کی توبہ قبول ہونا۔	601
608	منافقوں کے ذکر اور ان کی نشانیوں کے بارے میں۔	3	5	جس نے مغرب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کی، اس کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔	601
609	لیلۃ عقبہ میں منافقین اور ان کی تعداد کے متعلق۔	4	6	رات اور دن کے گنہگار کی توبہ کی قبولیت۔	602
609	منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو دوڑ پوڑوں کے درمیان بھاگتی ہے۔	5	7	گناہوں کے معاف کرنے کے بیان میں۔	602
			6	اللہ تعالیٰ کی رحمت فراخ ہے اور اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔	602
609	منافق کی موت پر سخت ہوا کا چلنا۔	6	9	اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی سزا کے بیان میں۔	602
610	قیامت کے دن منافقین کے لئے سخت عذاب کی سختی۔	7	10	والدہ کی جتنی رحمت اپنی اولاد پر ہے، اللہ کی رحمت اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ ہے۔	602
610	زمین کا منافق، مرد شخص کی لاش کو باہر پھینکنا اور لوگوں کا (اسی حالت میں) اس کو چھوڑ دینا۔	8	11	(نقطہ) عمل کسی کو نجات نہیں دلا سکتا۔	603
	قیامت کے متعلق۔		12	تکلیف پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں۔	603
611	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو ٹھسی میں لے گا اور ساتوں آسمان ایسے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے	1	13	اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں ہے۔	603
611	ہر آدمی اسی حالت پر اٹھایا جائے گا جس حالت پر وہ مرا تھا	2	14	سرگوشی اور بندے کا اپنے گناہوں کا اقرار کرنا۔	604
611	(قیامت کے دن) اعمال پر اٹھنا۔	3	15	کافر اور منافق کا قیامت کے دن نعمتوں کا اقرار۔	604
611	(قیامت کے دن) لوگ ٹنگے پاؤں، ٹنگے بدن اور بغیر ختہ کی حالت میں اکٹھے کئے جائیں گے۔	4	16	قیامت کے دن انسان کے اعمال کے متعلق اس کے اعضاء کی گواہی۔	605
612	لوگ (قیامت میں تین) گروہوں کی صورت میں اکٹھے کئے جائیں گے۔	5	17	اللہ تعالیٰ کی خشیت اور اس کے عذاب سے سخت خوف رکھنے کے متعلق۔	606
			18	اس آدمی کے متعلق، جس نے گناہ کیا اور پھر اپنے رب سے بخشش مانگی۔	606
612	قیامت کے دن کافر کا حشر منہ کے بل ہوگا۔	6	19	اس آدمی کے متعلق جس نے گناہ کیا پھر وضو کیا اور فرض	606
612	قیامت کے دن سورج کا مخلوق کے قریب ہونا۔	7			
612	قیامت کے دن پسینہ کی کثرت کا بیان۔	8			
613	قیامت کے دن کافر سے فدیہ کی طلب کا بیان۔	9			

جنت کے متعلق۔		جہنم کے متعلق۔	
621	ان لوگوں کی تکلیف کا بیان جو لوگوں کو تکلیف دیتے تھے۔	9	ان لوگوں کی تکلیف کا بیان جو لوگوں کو تکلیف دیتے تھے۔
621	دنیا کے سب سے زیادہ خوشحال کو جہنم میں اور دنیا کے سب سے زیادہ تنگی والے کو جنت کا غمخو دینا۔	10	دنیا کے سب سے زیادہ خوشحال کو جہنم میں اور دنیا کے سب سے زیادہ تنگی والے کو جنت کا غمخو دینا۔
فتنوں کا بیان		فتنوں کا بیان	
622	1 فتنوں کے قریب ہونے اور ہلاکت کے بیان میں جب کہ برائی زیادہ ہو جائے۔	622	1 فتنوں کے قریب ہونے اور ہلاکت کے بیان میں جب کہ برائی زیادہ ہو جائے۔
622	2 بارش کے قطر کی طرح نازل ہونے والے فتنے۔	622	2 بارش کے قطر کی طرح نازل ہونے والے فتنے۔
622	3 دلوں پر فتنوں کا پیش کیا جانا اور فتنوں کا دلوں میں داغ پیدا کر دینا۔	622	3 دلوں پر فتنوں کا پیش کیا جانا اور فتنوں کا دلوں میں داغ پیدا کر دینا۔
623	4 لوگوں کو فتنے میں ڈالنے کیلئے شیطان کا اپنے لشکروں کو بھیجنا	623	4 لوگوں کو فتنے میں ڈالنے کیلئے شیطان کا اپنے لشکروں کو بھیجنا
624	5 فتنے اور ان کی کیفیات کے متعلق۔	624	5 فتنے اور ان کی کیفیات کے متعلق۔
625	6 فتنوں کے بیان میں اور جو ان سے محفوظ رہے گا یا جو ان فتنوں کو یاد رکھے گا۔	625	6 فتنوں کے بیان میں اور جو ان سے محفوظ رہے گا یا جو ان فتنوں کو یاد رکھے گا۔
625	7 فتنے مشرق کی طرف سے ہوں گے۔	625	7 فتنے مشرق کی طرف سے ہوں گے۔
625	8 البتہ کسریٰ اور قیصر کے خزانے ضرور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیے جائیں گے۔	625	8 البتہ کسریٰ اور قیصر کے خزانے ضرور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیے جائیں گے۔
626	9 اس امت کی تباہی بعض کی بعض سے ہوگی۔	626	9 اس امت کی تباہی بعض کی بعض سے ہوگی۔
627	10 البتہ تم اگلی امتوں کی راہوں پر چلو گے۔	627	10 البتہ تم اگلی امتوں کی راہوں پر چلو گے۔
627	11 میری امت کو قریش (کا خاندان) تباہ کرے گا اور حکم ان سے دور رہنے کا۔	627	11 میری امت کو قریش (کا خاندان) تباہ کرے گا اور حکم ان سے دور رہنے کا۔
627	12 (ایسے) فتنے ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا (یعنی جتنا کسی کا فتنے میں حصہ کم ہوگا اتنا زیادہ بہتر ہوگا)۔	627	12 (ایسے) فتنے ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا (یعنی جتنا کسی کا فتنے میں حصہ کم ہوگا اتنا زیادہ بہتر ہوگا)۔
627	13 جب دو مسلمان اپنی اپنی تلوار لے کر آمنے سامنے آجائیں تو قاتل و مقتول (دونوں) جہنمی ہیں۔	627	13 جب دو مسلمان اپنی اپنی تلوار لے کر آمنے سامنے آجائیں تو قاتل و مقتول (دونوں) جہنمی ہیں۔
628	14 عمار (رضی اللہ عنہ) کو باغی گروہ قتل کرے گا۔	628	14 عمار (رضی اللہ عنہ) کو باغی گروہ قتل کرے گا۔
628	15 جب تک (مسلمانوں کے) دو عظیم گروہ جن کا دعویٰ ایک ہی ہوگا بڑائی نہ کریں قیامت قائم نہیں ہوگی۔	628	15 جب تک (مسلمانوں کے) دو عظیم گروہ جن کا دعویٰ ایک ہی ہوگا بڑائی نہ کریں قیامت قائم نہیں ہوگی۔
628	16 قیامت نہ آئے گی یہاں تک کہ آدمی قبر پر زورے گا اور	628	16 قیامت نہ آئے گی یہاں تک کہ آدمی قبر پر زورے گا اور
613	1 جنت میں جانے والے پہلے گروہ کا بیان۔	613	1 جنت میں جانے والے پہلے گروہ کا بیان۔
614	2 جو جنت میں جائے گا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔	614	2 جو جنت میں جائے گا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔
614	3 (کچھ) قومیں جنت میں (ایسی حالت میں) جائیں گی کہ انکے دل پرندوں کے دلوں جیسے ہوں گے۔	614	3 (کچھ) قومیں جنت میں (ایسی حالت میں) جائیں گی کہ انکے دل پرندوں کے دلوں جیسے ہوں گے۔
614	4 اہل جنت پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی اترنے کے بیان میں	614	4 اہل جنت پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی اترنے کے بیان میں
614	5 اہل جنت کا بالا خانوں والوں کو دیکھنا۔	614	5 اہل جنت کا بالا خانوں والوں کو دیکھنا۔
615	6 جنت میں اہل جنت کا کھانا۔	615	6 جنت میں اہل جنت کا کھانا۔
615	7 اہل جنت کے لئے تختے۔	615	7 اہل جنت کے لئے تختے۔
616	8 اہل جنت کی نعمتیں ہمیشہ کی ہوں گی۔	616	8 اہل جنت کی نعمتیں ہمیشہ کی ہوں گی۔
616	9 جنت میں ایک درخت ہے کہ سو سال تک اگر سوار چلے تو (اس کا سایہ) قطع (عبور) نہ ہو۔	616	9 جنت میں ایک درخت ہے کہ سو سال تک اگر سوار چلے تو (اس کا سایہ) قطع (عبور) نہ ہو۔
616	10 جنتی خیموں کا بیان۔	616	10 جنتی خیموں کا بیان۔
616	11 جنتی بازار کے بیان میں۔	616	11 جنتی بازار کے بیان میں۔
617	12 جنت کی نہروں میں سے کچھ نہریں دنیا میں۔	617	12 جنت کی نہروں میں سے کچھ نہریں دنیا میں۔
617	13 جنت کو ناپسندیدہ چیزوں سے گھیر دیا گیا ہے۔	617	13 جنت کو ناپسندیدہ چیزوں سے گھیر دیا گیا ہے۔
617	14 عورتیں جنت میں تھوڑی ہوں گی۔	617	14 عورتیں جنت میں تھوڑی ہوں گی۔
617	15 جنتی اور جہنمی اور دنیا میں ان کی نشانیاں۔	617	15 جنتی اور جہنمی اور دنیا میں ان کی نشانیاں۔
619	16 جنتی اور دوزخی جہاں ہوں گے، ہمیشہ رہیں گے۔	619	16 جنتی اور دوزخی جہاں ہوں گے، ہمیشہ رہیں گے۔
جہنم کے متعلق۔		جہنم کے متعلق۔	
619	1 دوزخ کی باگوں کے بیان میں۔	619	1 دوزخ کی باگوں کے بیان میں۔
619	2 گرمی جہنم کی شدت کے بیان میں۔	619	2 گرمی جہنم کی شدت کے بیان میں۔
619	3 جہنم کی گہرائی کی دوری کے بیان میں۔	619	3 جہنم کی گہرائی کی دوری کے بیان میں۔
620	4 اہل دوزخ میں سے ہلکے سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا!۔	620	4 اہل دوزخ میں سے ہلکے سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا!۔
620	5 عذاب والوں کو کہاں کہاں تک آگ پہنچے گی؟	620	5 عذاب والوں کو کہاں کہاں تک آگ پہنچے گی؟
620	6 آگ میں منکبیرین داخل ہو گئے اور جنت میں کمزور لوگ	620	6 آگ میں منکبیرین داخل ہو گئے اور جنت میں کمزور لوگ
620	7 جہنم میں اس شخص کا عذاب، جس نے غیر اللہ کے نام پر اوستیوں کو چھوڑ دیا۔	620	7 جہنم میں اس شخص کا عذاب، جس نے غیر اللہ کے نام پر اوستیوں کو چھوڑ دیا۔
621	8 جہنم میں سے کچھ عذاب۔	621	8 جہنم میں سے کچھ عذاب۔

632	33	روم کی جنگ اور دجال کے نکلنے سے پہلے قتل و غارت ہونے کے متعلق۔			کہے گا کہ کاش میں اس قبر والا ہوتا۔
			628	17	قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ہرج (قتل) بہت ہوگا۔
633	34	دجال سے پہلے جو مسلمانوں کو فتوحات ملیں گی۔	629	18	قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ وہ وقت آئے گا کہ قاتل کو معلوم نہیں ہوگا کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے۔
634	35	قسطوطیہ کی فتح کے متعلق۔			
635	36	بیت اللہ کا قصد کر کے آنے والے لشکر کے زمین میں دھنس جانے کے متعلق۔	629	19	قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آگ حجاز کی زمین سے نکلے گی۔
635	37	قیامت سے پہلے مدینہ کے گھر اور آبادی کے متعلق۔	629	20	قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دوس کا قبیلہ ذی اخصاصہ (بت) کی عبادت نہ کرے گا۔
635	38	کعبہ کو بشتہ کا پتلی پنڈلیوں والا بادشاہ ویران کرے گا۔			
635	39	عراق کے اپنے درہم روک لینے کے متعلق۔	629	21	قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ کلات و عزنی کی عبادت کی جائے گی۔
636	40	امانت اور ایمان کے دلوں سے اٹھانے جانے کے متعلق۔			
636	41	آخر زمانہ میں خلیفہ (مہدی) آئے گا، جو مال کی لپس بھر بھر کر دے گا۔	630	22	قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ اس شہر میں نہ لڑائی ہو جس کی ایک طرف سمندر اور دوسری خشکی ہے۔
637	42	(قیامت کی) وہ نشانیاں جو قیامت سے پہلے آئیں گی۔	630	23	قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر نہ ہو۔
637	43	اندھیری رات کی طرح (سخت) فتنوں سے پہلے، (نیک) اعمال میں جلدی کرو۔	630	24	قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے گویا ڈھالیں ہیں۔
637	44	چھ چیزوں سے پہلے (نیک) اعمال میں جلدی کرو۔	631	25	قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ قحطان سے ایک آدمی نکلے گا۔
637	45	خوزریزی کے دور میں عبادت کرنا۔			
638	46	ابن صیاد کے قصہ کے بارے میں۔	631	26	قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو حجاجہ کہیں گے۔
646	47	(قیامت کی) نشانیوں میں سے پہلی یہ ہے کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔			
647	48	دجال کی صفت، اس کے (دنیا میں) نکلنے اور جسامہ کی حدیث کے متعلق۔	631	27	قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ زمین میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا۔
650	49	اصحاب شہر کے ستر ہزار یہودی دجال کی بیرونی کریں گے۔	631	28	یمن سے ہوا چلے گی (جس کی وجہ سے) ہر وہ آدمی مر جائے گا جس کے دل میں ایمان ہے۔
650	50	لوگوں کا دجال سے بھاگ کر پہاڑوں میں چلے جانا۔			
650	51	آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قیامت تک دجال سے (شر و فساد کے لحاظ سے) بڑی کوئی مخلوق نہیں ہے۔	631	29	قیامت صرف شہریر لوگوں پر قائم ہوگی۔
			631	30	قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ دجال کذاب لوگ نکلیں
650	52	عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا، صلیب توڑنا اور خنزیر قاتل کرنا	631	31	یہودیوں سے مسلمانوں کی لڑائی کے متعلق۔
651	53	میں قیامت کیساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں۔	632	32	(جب) قیامت قائم ہوگی (قیامت قریب ہوگی) تو تمام لوگوں سے زیادہ رومی (عیسائی) ہوں گے۔
651	54	قیامت برپا ہونے کا قریب ہونا۔			

	منداور ایک کونہ میں رہنے والا ہو۔	
660	جس نے اپنے عمل میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو شریک کر لیا۔	15
660	جو (اپنا نیک عمل لوگوں کو) سنائے اور اپنے عمل میں ریا کاری کرے۔	16
660	ایک کلمہ کفر کہہ دینا جہنم میں اتر جانے کا سبب بن جاتا ہے	17
660	مومن کے ہر معاملے میں بھلائی ہوتی ہے۔	18
660	دینی معاملات میں آزمائش پر صبر کرنے اور اصحاب الاخرد کے قصہ کے متعلق۔	19
	قرآن مجید کے فضائل	
663	1. سورۃ فاتحہ کے بارے میں۔	1
663	2 قرآن اور (خصوصاً) سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھنا۔	2
663	3 آیۃ الکرسی کی فضیلت۔	3
664	4 سورۃ بقرہ کی آخری آیات کے متعلق۔	4
664	5 سورۃ کہف کی فضیلت۔	5
664	6 سورۃ اخلاص کی تلاوت کرنے کی فضیلت۔	6
664	7 معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) کی قرأت کی فضیلت۔	7
665	8 جو شخص قرآن کی وجہ سے بلند مقام دیا جاتا ہے۔	8
665	9 قرآن سیکھنے کی فضیلت۔	9
665	10 ان کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور جو نہیں پڑھتا۔	10
666	11 قرآن کا ماہر اور اس شخص کے متعلق جس پر قرآن پڑھنا	11
666	12 قرآن پڑھنے سے سکون نازل ہوتا ہے۔	12
666	13 دو چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں رشک (جائز) نہیں ہے۔	13
667	14 قرآن کو زیادہ تلاوت کے ذریعے یاد رکھنے کا حکم۔	14
667	15 قرآن کی تلاوت کرتے وقت آواز کو خوبصورت بنانا۔	15
667	16 قرآن کی قرأت میں ترجیح کرنا (سُر لگانا وغیرہ)۔	16
667	17 رات کو اونچی آواز سے قرأت کرنا اور اس کو توجہ سے سنانا۔	17
668	18 قرآن سات حرفوں (قرأتوں) پر نازل ہوا۔	18

55	آدمی دودھ دوتا ہوگا کہ قیامت قائم ہوگی اور ابھی دودھ اس کے منہ تک نہ پہنچا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔	652
56	صور کے دو پھوکوں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا اور ریزہ کی ہڈی کے سوا انسان کا سارا جسم گل جائے گا۔	652
57	نردوں کو زیادہ نقصان دینے والا لذتہ عورتیں ہیں۔	652
58	عورتوں کے فتنے سے ڈرانا۔	652
	دنیا سے بے رغبتی اور دل کو نرم کر نیوالی باتیں	
1	1 اے اللہ! محمد (ﷺ) کی آل کی روزی ضرورت کے مطابق بنانا۔	653
2	2 نبی ﷺ اور ان کی آل کی گزران میں تنگی۔	653
3	3 (بعض اوقات) آپ ﷺ کی رومی کھجور بھی نہ پاتے کہ اس سے اپنا پیٹ بھر لیں۔	654
4	4 فقراء مہاجرین غنی لوگوں سے پہلے جنت میں جائیں گے۔	654
5	5 جنت کی اکثریت غریب لوگ ہوں گے۔	654
6	6 دنیا میں شوق نہ کرنے اور اس دنیا کی اللہ تعالیٰ کے ہاں وقعت نہ ہونے کے متعلق۔	655
7	7 دنیا (کے مال) کی فراوانی اور اس میں شوق کرنے کا خوف	655
8	8 دنیا (کے مال) فتح ہونے کے وقت آپس میں حسد اور مال میں شوق کرنے کا خوف۔	655
9	9 دنیا (کی اہمیت) آخرت کے مقابلہ میں اتنی ہی ہے جیسے انگلی اور پامیل ڈبوتی جائے۔	656
10	10 دنیا (کے مال) کے ذریعہ آزمائش کے متعلق اور (انسان) کیسے عمل کرے؟	656
11	11 دنیا (کے مال) کی کمی، اس پر صبر کرنے اور درختوں کے پتے کھانے کے متعلق۔	658
12	12 میت (کے پاس) سے اس کے اہل و عیال اور مال واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے پاس رہ جاتا ہے۔	659
13	13 اس کی طرف دیکھو جو تم سے (مال و اسباب میں) کم ہو۔	659
14	14 اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند کرتا ہے جو پرہیزگار، دولت	659

676	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا﴾ کے متعلق۔	15	نبی ﷺ کا کسی دوسرے پر قرآن پڑھنا۔	19
677	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَعُدُّوا زِينَتَكُمْ عِندَ﴾ کے متعلق۔	16	اللہ تعالیٰ کا جنوں پر قرآن پڑھنا۔	20
677	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَتُودُّوْا أَنْ يَلَٰكُمُ الْجَنَّةُ﴾ کے متعلق۔	17	نبی ﷺ کا اپنے علاوہ کسی سے قرآن سننا۔	21
678	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ﴾ کے متعلق۔	18	قرآن کے بارے میں اختلاف کرنے سے سختی۔	22
678	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَا تَصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ﴾ کے متعلق۔	19	تفسیر (قرآن مجید)۔ سورۃ البقرۃ	
678	سورۃ "توبہ"، "انفال" اور "حشر" کے متعلق۔	20	اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا﴾	1
678	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِنُ﴾ کے متعلق۔	21	اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وَوَٰكَيْسَ الْبُورِ﴾ کے بارے میں	2
679	اللہ کے فرمان ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ﴾ کے متعلق۔	22	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَرَبِّ آرِئِي﴾ کے متعلق۔	3
679	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ﴾ کے متعلق۔	23	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِنْ تُبْذَرُوا مَا فِي﴾ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے متعلق۔	4
679	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ﴾ کے متعلق۔	24	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ﴾ کے متعلق۔	5
680	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَلَا يُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾ کے متعلق۔	25	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا تَحْسِنَ الَّذِينَ﴾ کے متعلق۔	6
680	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَأَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ﴾ کے متعلق۔	26	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا﴾ اور	7
680	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ﴾ کے متعلق۔	27	﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ کے متعلق۔	
681	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ﴾ کے متعلق۔	28	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَنْ كَانَ فَاقِرًا﴾ کے متعلق۔	8
681	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا﴾ کے متعلق۔	29	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ﴾ کے متعلق۔	9
			اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا﴾ کے متعلق۔	10
			اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَا تَقُولُوا﴾ کے متعلق۔	11
			اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ﴾ کے متعلق۔	12
			اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ﴾ کے متعلق۔	13
			اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا﴾ کے متعلق۔	14

693	45	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِن بَعْدِهِمْ
		﴿..... کے متعلق۔
694	46	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿قُلْ أُوْحَىٰ إِلَيَّ
		متعلق۔
694	47	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا تُحْرِكْ بِهِ لِسَانَكَ
		﴿..... کے متعلق۔
695	48	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ
		متعلق۔
695	49	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَسَوْفَ يَحَاسِبُ
		متعلق۔
695	50	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَالذِّكْرِ وَالْإِنشَىٰ
		متعلق۔
696	51	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ
		متعلق۔
696	52	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿أَلِهَاتِكُمُ الْكَاثِرُ﴾ کے متعلق۔
696	53	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ
		متعلق۔

682	30	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُواكَ بِالْأَفْكَ
		﴿..... کے متعلق۔
688	31	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَا تُكْرَهُوا فَتَيَاتِكُمْ
		﴿..... کے متعلق۔
689	32	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ
		﴿..... کے متعلق۔
689	33	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ
		﴿..... کے متعلق۔
690	34	اللہ کے فرمان ﴿وَلَنذِيقَهُمْ مِنَ الْعَذَابِ
		﴿..... کے متعلق۔
690	35	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ
		لَهَا﴾ کے متعلق۔
690	36	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ
		﴿..... کے متعلق۔
690	37	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَبِيرُونَ
		﴿..... کے متعلق۔
691	38	اللہ کے فرمان ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي
		﴿..... کے متعلق۔
692	39	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيهِمْ
		﴿..... کے متعلق۔
692	40	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا تَرْفَعُوا أَسْوَاطِكُمْ
		﴿..... کے متعلق۔
692	41	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ
		﴿..... کے متعلق۔
693	42	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ﴾ کے متعلق۔
693	43	اللہ تعالیٰ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ
		﴿..... کے متعلق۔
693	44	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا
		﴿..... کے متعلق۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب الایمان

باب : ایمان کا پہلا رکن لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔

1: ابو جمرہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے ان کے اور لوگوں کے بیچ میں مترجم تھا (یعنی اردو کی بات کو عربی میں ترجمہ کر کے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سمجھاتا) اتنے میں ایک عورت آئی اور گھڑے کے نبیذ کے بارہ میں پوچھا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ عبدالقیس کے وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ وفد کون ہیں؟ یا کس قوم کے لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ربیعہ کے لوگ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرحبا ہو قوم یا وفد کوجو نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ ہوئے (کیونکہ بغیر لڑائی کے خود مسلمان ہونے کیلئے آئے، اگر لڑائی کے بعد مسلمان ہوتے تو وہ رسوا ہوتے، لوٹنی غلام بنائے جاتے، مال لٹ جاتا تو شرمندہ ہوتے) ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کے پاس دور دراز سے سفر کر کے آتے ہیں اور ہمارے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں کافروں کا قبیلہ مضربہ تو ہم نہیں آسکتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک، مگر حرمت والے مہینہ میں (جب لوٹ مانگیں ہوتی) اس لئے ہم کو حکم کیجئے ایک صاف بات کا جس کو ہم بتلائیں اور لوگوں کو بھی اور جائیں اس کے سبب سے جنت میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چار باتوں کا حکم کیا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ ان کو حکم کیا اللہ وحدہ لا شریک پر ایمان لانے کا اور ان سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان گواہی دینا ہے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور رمضان کے روزے رکھنا (یہ چار باتیں ہو گئیں، اب ایک پانچویں بات اور ہے) اور غنیمت کے مال میں سے پانچویں حصہ کا ادا کرنا (یعنی کفار کی سپاہ یا مسلمانوں کے خلاف لڑنے والوں سے جو مال حاصل ہو مال غنیمت کہلاتا ہے) اور منع فرمایا ان کو کدو کے برتن، بزم گھڑے اور روغنی برتن سے۔ (شعبہ نے) کبھی یوں کہا اور تھیر سے اور کبھی کہا مقیر سے۔ (یعنی کڑی سے بنائے ہوئے برتن ہیں) اور فرمایا کہ اس کو یاد رکھو اور ان باتوں کی ان لوگوں کو بھی خبر دو جو تمہارے پیچھے ہیں۔ اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے منْ وَرَأَيْكُمْ کہا بدلے منْ وَرَأَيْكُمْ کے۔ (ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)۔ اور سیدنا ابن معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں اپنے باپ سے اتنا زیادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس کے حج سے (جس کا نام منذر بن حارث بن زیاد تھا یا منذر بن عبید یا عازد بن منذر یا عبد اللہ بن عوف تھا) فرمایا کہ تجھ میں دو عادتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا

باب : أَوْلُ الْإِيمَانِ قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
١ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُنْرَجِمُ بَيْنَ يَدَيْ إِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْحَرِّ؟ فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَفْدِ أَوْ مِنَ الْقَوْمِ؟ قَالُوا: رَبِيعَةُ. قَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرِ خَزَائِيا وَلَا نَدَامَى قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شِقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَإِن بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارٍ مُضْرِبٍ وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرِ فَصَلْ نُخْبِرْ بِهِ مِنْ وَرَاءِنَا وَتَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ قَالَ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ قَالَ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُوَدُّوا خُمُسًا مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاَهُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالْمَزَقَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَرَمَيْمَا قَالَ الثَّقِيفِ قَالَ وَرَمَيْمَا قَالَ: الْمُقَيْرِ وَقَالَ احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوا بِهِ مِنْ وَرَائِكُمْ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رَوَاتِهِ مَنْ وَرَأَيْكُمْ وَرَأَى ابْنَ مُعَاذٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ أَبِيهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَشْحِجِّ أَشْحَجَّ عَبْدَ الْقَيْسِ إِنْ فَبِكَ لِحَصْنَتَيْنِ يُعْبَهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَلَاةُ *

ہے، ایک تو عقل ہندی، دوسرے دیر میں سوچ سمجھ کر کام کرنا جلدی نہ کرنا۔

2: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن لوگوں میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ ﷺ ایمان کے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو یقین کرے دل سے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس سے ملنے پر اور اس کے پیغمبروں پر اور یقین کرے قیامت میں زندہ ہونے پر۔ پھر وہ شخص بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو اللہ جل جلالہ کو پوجے اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور قائم کرے تو فرض نماز کو اور روزے تو نہ توڑے کہ جس قدر فرض ہے اور روزے بکھے رمضان کے۔ پھر وہ شخص بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ! احسان کے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو عبادت کے لئے اللہ کی جیسے کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اگر تو اس کو نہیں دیکھتا (یعنی توجہ نہ ہو سکے) تو اتنا تو ہو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر وہ شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے پوچھتے ہو قیامت کو وہ پوچھنے والے سے نیا وہ نہیں جانتا، لیکن اس کی نشانیاں میں تجھ سے بیان کرتا ہوں کہ جب بوغدی اپنے مالک کو جنے تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب ننگہ بدن ننگے پاؤں پھرنے والے لوگ سردار نہیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب کمریاں یا بیخیریں چرانے والے بڑی بڑی عمارتیں بنا لیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے۔ قیامت تک پانی کی چیزوں میں سے ہے جن کو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ ”اللہ ہی جانتا ہے قیامت کو اور وہی اتانتا ہے پانی کو اور جانتا ہے جو کچھ ماں کے رحم میں ہے (یعنی مولود تک ہے یا بد، رزق کتنا ہے، عمر کتنی ہے وغیرہ) اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس ملک میں مرے گا۔ اللہ ہی جانتے والا اور خردوار ہے۔“ (لقمان: 34) پھر وہ شخص بیٹھ ہو کر چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو پھروا پس لے آؤ۔ لوگ اس کو لینے چلے لیکن وہاں کچھ نہ پایا (یعنی اس شخص کا نشان بھی نہ ملا) تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جبریل ﷺ تھے تم کو دین کی باتیں سکھلانے آئے تھے۔

3: سعید بن مسیب (جو مشہور تابعین میں سے ہیں) اپنے والد (سیدنا مسیب رضی اللہ عنہ بن حزن بن عمرو بن عابد بن عمران بن مجزوم قرشی مخزومی، جو کہ صحابی ہیں) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب ابوطالب بن عبدالمطلب (رسول اللہ ﷺ کے حقیقی چچا اور مربی) مرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور وہاں ابوجہل (عمرو بن شام) اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ کو بھیجا دیکھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے چچا تم ایک کلمہ لا لہ اللہ لکھو۔

۲ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوماً بارزاً للثلاث فأتاہ رجل فقال یا رسول اللہ ما الإیمان؟ قال: أن تؤمن باللہ وملائکته وکتابہ ولقنہ وزسلہ وتؤمن بالبعث الآخر قال یا رسول اللہ ما الإسلام؟ قال: الإسلام أن تعبد اللہ ولا تشربک به شیئاً وتقیم الصلاة المسکونۃ وتؤتی الزکاة المفروضة وتصوم رمضان قال یا رسول اللہ ما الإحسان؟ قال: أن تعبد اللہ کأنک تراه فیکون إن لا شراً فأنه یراک قال یا رسول اللہ متى الساعة؟ قال: ما المسئول عنہا بأعلم من السائل ولكن سأخبرک عن أشراطہا إذا ولدت الأمت ربہا فذلک من أشراطہا وإذا كانت الغیبة الخفایة روعوس الناس فذلک من أشراطہا وإذا تطول رعاء النہم فی البیتان فذلک من أشراطہا فی خصی لا یعلمہن إلا اللہ ثم خلا صلی اللہ علیہ وسلم إن اللہ عنده علم الساعة ینزل الفیث ویعلمہما فی الأرحام وما تدری نفس ماذا تکسب غداً وما تدری نفس بأی أرض تموت إن اللہ علیہ خیر قال ثم أذہب الرجل فقل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زدوا علی الرجل فأخذوا لیردوہ فلم یروا شیئاً فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد جریل جاء لعلہم الناس دینہم

۳ عن سعید بن المسیب عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال لکذ حضرتنا ابا طلب الوفاة جاءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجہ عنده ابا جہل وعبد اللہ بن ابی امیہ ابن المعبود فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبید بن جہل لا إله إلا اللہ کلمة أشہد للہ علیہ عند اللہ فقال أبو جہل وعبد اللہ بن ابی

دو، میں اللہ کے پاس اس کا گواہ رہوں گا تمہارے لئے (یعنی اللہ عزوجل سے قیامت کے روز عرض کروں گا کہ ابوطالب موصد تھے اور ان کو جہنم سے نجات ہونی چاہئے انہوں نے آخر وقت میں کلمہ توحید کا اقرار کیا تھا)۔ ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بولے کہ اے ابوطالب! عبدالمطلب کا دین چھوڑتے ہو اور رسول اللہ ﷺ برابر یہی بات ان سے کہتے رہے (یعنی کلمہ توحید پڑھنے کیلئے اور ادھر ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ اپنی بات کہتے رہے) یہاں تک کہ ابوطالب نے اخیر بات جو کی وہ یہ تھی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں اور ان کا والا اللہ اللہ کہنے سے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں تمہارے لئے دعا کرونگا (بخشش کی) جب تک کہ منخ نہ ہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ”تغییر اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کیلئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں، اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ مومن ہیں“ (التوبہ: 113) اور اللہ تعالیٰ نے ابوطالب کے بارے میں یہ آیت اتاری، رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ ”آپ (ﷺ) جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے“ (القصص: 56)۔

باب: مجھے حکم ہوا ہے لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں۔

4: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عرب کے لوگ جو کافر ہونے تھے وہ کافر ہو گئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم ان لوگوں سے کیسے لڑو گے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”مجھے حکم ہوا ہے لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنے مال اور جان کو بچالیا مگر کسی حق کے بدلے (یعنی کسی قصور کے بدلے جیسے زنا کرے یا خون کرے تو پکڑا جائے گا) پھر اس کا حساب اللہ پر ہے“۔ (اگر اس کے دل میں کفر ہوا اور ظاہر میں ڈر کے مارے مسلمان ہو گیا ہو تو قیامت میں اللہ اس سے حساب لے گا۔ دنیا ظاہر پر ہے، دنیا میں اس سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا)۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم میں تو لڑوں گا اس شخص سے جو فرق کرنے نماز اور زکوٰۃ میں اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم اگر وہ ایک عقاب روکیں گے جو دیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کو تو میں لڑوں گا ان سے اس کے نہ دینے پر۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم پھر وہ کچھ نہ تھا مگر میں نے یقین کیا کہ اللہ جل جلالہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے لڑائی کیلئے (یعنی ان کے دل میں یہ بات ڈال دی) تب میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔

أَمِيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرَّغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَلِّبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلِمَتُهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَلِّبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللَّهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أَلَمْ غَنْكَ فَاتَزَلِ اللَّيْسَةَ عَزَّ وَجَلَّ: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلِيَاءُ قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ. (التوبة: 113) وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّيْسَةَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَغْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ. (القصص: 56) *

باب: امرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله

4 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال لَمَّا تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحَسَابَتِهِ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ لَأَقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقٌّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَقْلًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَاتَنَتْهُمْ عَلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ *

5: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور پینک محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں پھر جب یہ کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو بچالیا مگر حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔
باب: جس نے کافر کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کیا۔

6: سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں ایک کافر سے بھڑوں وہ مجھ سے لڑے اور غیر ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالے پھر مجھ سے بیخ کرا یک درخت کی آڑ لے لے اور کہنے لگے کہ میں تابع ہو گیا اللہ کا تو کیا میں اس کو قتل کر دوں جب وہ یہ بات کہہ چکے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو مت قتل کر۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر ایسا کہنے لگا تو کیا میں اس کو قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو قتل مت کر۔ (اگرچہ تجھ کو اس سے صدمہ پہنچا اور زخم لگا) اگر تو اس کو قتل کرے گا تو اس کا حال تیرا سا ہوگا قتل سے پہلے اور تیرا حال اس کا سا ہوگا جب تک اس نے یہ کلمہ نہیں کہا تھا۔

7: سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سر یہ میں بھیجا۔ ہم صبح کو حرقات سے لڑے جو جہنم میں سے ہے۔ پھر میں نے ایک شخص کو پایا، اس نے لا الہ الا اللہ کہا میں نے برہمی سے اس کو مار دیا۔ اس کے بعد میرے دل میں وہم ہوا (کہ لا الہ الا اللہ کہنے پر مارنا درست نہ تھا) میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا اس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا اور تو نے اس کو مار ڈالا؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس نے ہتھیار سے ڈر کر کہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا تاکہ تجھے معلوم ہوتا کہ اس کے دل نے یہ کلمہ کہا تھا یا نہیں؟ (مطلب یہ ہے کہ دل کا حال تجھے کہاں سے معلوم ہوا؟) پھر آپ ﷺ بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ کاش میں اسی دن مسلمان ہوا ہوتا (تو اسلام لانے کے بعد ایسے گناہ میں مبتلا نہ ہوتا کیونکہ اسلام لانے سے کفر کے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں کسی مسلمان کو نہ ماروں گا جب تک اس کو ذوالبطین یعنی اسامہ نہ مارے۔ ایک شخص بولا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے: ”اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ ان میں فساد عقیدہ (شرک، بت پرستی) نہ رہے اور دین اللہ ہی کا ہو جائے“؟ تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم تو (کافروں سے) اس لئے لڑے کہ فساد نہ ہو اور تو اور تیرے ساتھی

5: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ *
باب: مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

6: عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقَيْتَ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيْ بِالسِّيفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَأَذَى مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسَلَّمْتُ لِلَّهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ قَطَعَ يَدِي ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا أَفَأَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ. أَمَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَإِسْنُ جُرَيْجٍ فَمِنِّي حَدِيثُهُمَا: قَالَ: أَسَلَّمْتُ لِلَّهِ وَأَمَّا مَعْمَرٌ فَمِنِّي حَدِيثُهُ فَلَمَّا أَهْوَيْتُ. لِأَقْتُلُهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ *
7: عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَصَبَحْنَا الْخُرَقَاتِ مِنْ جِهَتِهِ فَأَذْرَكْتِ رَجُلًا فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَطَعْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ؟ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السَّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَن قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا فَمَا زَالَ يَكُرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَثَّيْتُ أَكْبَى أَسَلَّمْتُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدٌ وَأَنَا وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ مُسْلِمًا حَتَّى يَقْتُلَهُ ذُو الْبَطْنَيْنِ يَعْنِي أَسَامَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ (وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ) (الأنفال: 39) فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَأَنْتِ وَأَصْحَابُكَ تُرِيدُونَ أَنْ تَقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةً *

اس لئے لڑتے ہیں کہ فساد ہو۔

8: صفوان بن محرز سے روایت ہے کہ سیدنا جناب بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ نے عسحس بن سلامہ کو کہلا بھیجا جب سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا فتنہ ہوا کہ تم اپنے چند بھائیوں کو اکٹھا کرو تا کہ میں ان سے باتیں کروں۔ عسحس نے لوگوں کو کہلا بھیجا۔ وہ اکٹھے ہوئے تو سیدنا جناب رضی اللہ عنہ آئے، ایک زرد برنس اوڑھے ہوئے تھے (برنس وہ ٹوپی ہے جسے لوگ شروع زمانہ اسلام میں پہنتے تھے) انہوں نے کہا کہ تم باتیں کرو جو کرتے تھے۔ یہاں تک کہ سیدنا جناب رضی اللہ عنہ کی باری آئی (یعنی ان کو بات ضرور کرنا پڑی) تو انہوں نے برنس اپنے سر سے ہٹا دیا اور کہا کہ میں تمہارے پاس صرف اس ارادے سے آیا ہوں کہ تم سے تمہارے پیغمبر کی حدیث بیان کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کا ایک لشکر مشرکوں کی ایک قوم پر بھیجا اور وہ دونوں ملے (یعنی آمناسا مانا ہوا میدان جنگ میں) تو مشرکوں میں ایک شخص تھا، وہ جس مسلمان پر چاہتا اس پر حملہ کرتا اور مار لیتا۔ آخر ایک مسلمان نے اس کو غفلت (کی حالت میں) دیکھا۔ اور لوگوں نے ہم سے کہا (کہ) وہ مسلمان سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر جب انہوں نے تلوار اس پر سیدھی کی تو اس نے کہا لا الہ الا اللہ لیکن انہوں نے اسے مار ڈالا اس کے بعد قاصد حنظلہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے اس سے حال پوچھا۔ اس نے سب حال بیان کیا یہاں تک کہ اس شخص کا بھی حال کہا تو آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور پوچھا کہ تم نے کیوں اس کو مارا؟ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اس نے مسلمانوں کو بہت تکلیف دی، فلاں اور فلاں کو مارا اور کئی آدمیوں کا نام لیا۔ پھر میں اس پر غالب ہوا، جب اس نے تلوار کو دیکھا تو لا الہ الا اللہ کہنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے اس کو قتل کر دیا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کیا جواب دو گے لا الہ الا اللہ کا جب وہ قیامت کے دن آئے گا؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے بخشش کی دعا کیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا تم کیا جواب دو گے لا الہ الا اللہ کا جب وہ قیامت کے دن آئے گا؟ پھر آپ ﷺ نے اس سے زیادہ کچھ نہ کہا اور یہی کہتے رہے کہ تم کیا جواب دو گے لا الہ الا اللہ کا جب وہ قیامت کے دن آئے گا؟

باب: جو شخص اللہ تعالیٰ کو ایمان کیساتھ ملا اور اس کو کسی قسم کا شک نہیں وہ

جنت میں داخل ہوگا۔

9: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور اس کو اس بات کا یقین ہو کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ جل جلالہ کے تو وہ جنت میں جائے گا۔

8 عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرَزٍ أَنَّ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْجَلْبَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ إِلَى عَسْحَسِ بْنِ سَلَامَةَ زَمَنَ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ اجْمَعْ لِي نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِكَ حَتَّى أُحَدِّثَهُمْ فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَ جُنْدَبَ وَعَلَيْهِ بُرْمَسٌ أَصْفَرُ فَقَالَ تَحَدَّثُوا بِمَا كُنْتُمْ تَحَدِّثُونَ بِهِ حَتَّى دَارَ الْحَدِيثُ فَلَمَّا دَارَ الْحَدِيثُ إِلَيْهِ حَسَرَ الْبُرْمَسَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ إِنِّي أَتَيْتُكُمْ وَلَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ إِلَّا عَنْ نَبِيِّكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِنَّهُمْ اتَّقَوْا فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَقْضِيَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصِدَ لَهُ فَفَقْتَلَهُ وَإِنْ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصِدَ غَفَلْتُهُ قَالَ وَكُنَّا نَحَدِّثُ أَنَّهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ السَّيْفَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَفَقْتَلَهُ فَجَاءَ الْبَشِيرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ حَتَّى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لِمَ قَتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْجِعَ فِي الْمُسْلِمِينَ وَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَسَمِّيَ لَهُ نَفَرًا وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْتَلْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ يَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي قَلْبًا وَكَيْفَ تَصْنَعُ يَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَجَعَلَ لَا يَزِيدُهُ عَلَيَّ أَنْ يَقُولَ كَيْفَ تَصْنَعُ يَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ*

باب: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى بِالْإِيمَانِ غَيْرَ شَاكٍ فِيهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

9 عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ*

10: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (یا سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے (یہ آغوش رضی اللہ عنہ کو، جو کہ اس حدیث کے راوی ہیں، شک ہے) کہ جب غزوہ تبوک کا وقت آیا (تبوک ملک شام میں ایک مقام کا نام ہے) تو لوگوں کو سخت بھوک لگی۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کاش آپ ہمیں اجازت دیتے تو ہم اپنے اونٹوں کو، جن پر پانی لاتے ہیں ذبح کرتے، گوشت کھاتے اور چربی کا تیل بناتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا کر لو۔ اتنے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر ایسا کریں گے تو سواریاں کم ہو جائیں گی (اس کے بجائے) آپ ﷺ تمام لوگوں کو بلا بھیجئے اور کہئے کہ اپنا اپنا بچا ہوا توشہ لے کر آئیں۔ پھر اللہ سے دعا کیجئے توشہ میں برکت دے، شاید اس میں اللہ کوئی راستہ نکال دے (یعنی برکت اور بہتری عطا فرمائے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا۔ پھر ایک دسترخوان منگوا لیا اور اس کو بچھا دیا اور سب کا بچا ہوا توشہ منگوا لیا۔ کوئی مٹھی بھر جو لایا اور کوئی مٹھی بھر کھجور لایا۔ کوئی روٹی کا ٹکرا، یہاں تک کہ سب لے کر تھوڑا سا دسترخوان پر رکھا ہوا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے برکت کیلئے دعا کی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اپنے برتنوں میں توشہ بھرو، تو سبھی لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لئے یہاں تک کہ لشکر میں کوئی برتن نہ چھوڑا جس کو نہ بھرا ہو۔ پھر سب نے کھانا شروع کیا اور سیر ہو گئے۔ اس پر بھی کچھ بیخ رہا تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ جو شخص ان دونوں باتوں پر یقین کر کے اللہ سے ملے گا، وہ جنت سے محروم نہ ہوگا۔

11: حناجی، سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ان کے پاس گیا اور وہ اس وقت قریب المرگ تھے۔ میں رونے لگا تو انہوں نے کہا کہ ٹھہرو، روتے کیوں ہو؟ اللہ کی قسم اگر میں گواہ بنایا جاؤں گا تو تیرے لئے (ایمان کی) گواہی دوں گا اور اگر میری سفارش کام آئے گی تو تیری سفارش کروں گا اور اگر مجھے طاقت ہوگی تو تجھ کو فائدہ دوں گا۔ پھر کبھی اللہ کی قسم نہیں کوئی ایسی حدیث جو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اور اس میں تمہاری بھلائی تھی مگر یہ کہ میں نے اسے تم سے بیان کر دیا البتہ ایک حدیث میں نے اب تک بیان نہیں کی، وہ آج بیان کرتا ہوں اس لئے کہ میری جان جانے کو ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص گواہی دے (یعنی دل سے یقین کرے اور زبان سے اقرار) کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور پیٹک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔ (یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنے کو یا جہنم کے اس طبقہ کو جس میں ہمیشہ رہنے والے کافر ڈالے

۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَكَ الْأَعْمَشُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوكِ أَصَابَ النَّاسَ حَاجَاةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَذَلَّتْ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَلِّصَحْنَا فَأَكَلْنَا وَادَّهْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَعَلُوا قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلَكِنْ ادْفَعُهُمْ بِفَضْلِ أَرْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ لِللَّهِ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لِي ذَلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا بِطَبَعِ لَبِطَّةٍ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَرْوَادِهِمْ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ قَالَ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ قَالَ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكُسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى الطَّبَعِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ سِيرٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ قَالَ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي يَمَانِكُمْ دَعَاءً إِلَّا مَلَأُوهُ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ لَبِطَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهُ بِهِمَا عَذَابٌ غَيْرَ شَاكٍ فَيُجَنَّبُ عَنِ الْجَنَّةِ *

۱۱. عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنِ عِبَادَةَ بْنِ صَامَتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فَخَلَّتْ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَبَكَتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي؟ فَوَاللَّهِ لَنْ اسْتَشْهَدَنَّ لِأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَنْ شَفَعْتُ لِأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَنْ اسْتَطَفْتُ لِأَفْتَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْوَهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ أُحَدِّثُكُمْوَهُ لِيَوْمٍ وَقَدْ أَحْبَبْتُ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ جَهَنَّمَ عَنِ النَّارِ *

جائیں گے۔

12: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے تھے اور ہمارے ساتھ اور آدمیوں میں سیدنا ابو مکرم رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے (اور باہر تشریف لے گئے) پھر آپ نے ہمارے پاس آنے میں دیر لگائی تو ہم کو ڈر ہوا کہ کہیں دشمن آپ کو اکیلا پا کر مار نہ ڈالیں۔ ہم گھبرا گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ سب سے پہلے میں گھبرا گیا تو میں آپ کو ڈھونڈنے کے لیے نکلا اور بنی نجار کے بارخ کے پاس پہنچا۔ (بنی نجار انصار کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ تھا) اس کے چاروں طرف دروازہ کو دیکھا تو پھر اس کے اندر دروازہ پاؤں تو اندر جاؤں (کیونکہ گمان ہوا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اندر تشریف لے گئے ہوں) دروازہ ملا ہی نہیں۔ (شاید اس بارخ میں دروازہ نہیں نہ ہو گیا اگر ہو گا تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گھبراہٹ میں نظر نہ آیا ہو گا) دیکھا کہ باہر کتوں میں سے ایک نالی بارخ کے اندر جاتی ہے میں لومڑی کی طرح سمٹ کر اس نالی کے اندر گھسنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ابو ہریرہ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا بے جا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر چلے آئے اور دعا پڑھ کر آئے میں دیر لگائی تو ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں دشمن آپ کو ہم سے جدا دیکھ کر نہ مٹائیں، ہم گھبرا گئے اور سب سے پہلے میں گھبرا کر اٹھا اور اس بارخ کے پاس آیا (دروازہ نہ ملا تھا تو اس طرح سمٹ کر گھس آیا جیسے لومڑی اپنے بدن کو سمٹ کر گھس جاتی ہے اور سب لوگ میرے پیچھے آئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بلابو ہریرہ اور سبھی اپنے جوتے (نشان کیلئے) اسی (جا کو لوگ غمزدگی سے اٹھیں) اور فرمایا کہ میری یہ دونوں جوتیاں لے جا اور جو کوئی تجھے اس بارخ کے پیچھے ملے اور وہ اس بے جا کی گواہی دے گا وہ کہہ گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بے جا کی بے جا سے بے جا کی گواہی دے گا تو اس کو یہ سزا کر توں کر دے کہ اس کیلئے جنت ہے۔ (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جوتیاں لے کر چلا ہوا تھا سب سے پہلے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ انہوں نے پوچھا کہ اسے ابو ہریرہ کی جوتیاں کیسی ہیں؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دے کر مجھے بھیجا ہے کہ میں جس سے ملوں اور وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دے گا وہ وہ دل سے یقین کرے کہ وہ تو اس کو جنت کی خوشخبری دوں۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ہاتھ میری پہچانی کے بیچ میں مارا تو میں سر میں سے بل گرا۔ پھر کہا کہ اسے ابو ہریرہ اے اللہ سے دعا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہواں کر چلا گیا اور رونے والا ہی تھا کہ میرے ساتھ نہ آئے پیچھے سے

۱۲ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال كنا قعوداً حول رسول الله صلى الله عليه وسلم معنا أبو بكر وعمر في نفر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين أظهرنا فلنا علينا وحشيت أن يقطع دوننا وفرغنا فقمنا فكانت أول من فرغ فخرجت أنتسي رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أتيت حطاطاً للأنصار ليني للنجار فدرت به هل أجد له باباً فلم أجد فإذا ربيع يدخل في جوف حائط من بنى خارجة والربيع المجدول فاحضرت كما يحضر القلب فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أبو هريرة؟ فقلت نعم يا رسول الله قال مع شالك؟ فقلت كنت بين أظهرنا فقامت فأنطت علينا فحشيت أن يقطع دوننا ففرغنا فكانت أول من فرغ فأتيت هذا الحطاط فاحضرت كما يحضر القلب وهو لا يواسي وراي فقال يا أبا هريرة وأخطاني عليه قال اذهب بعطائي هاتين فممن لقيت من وراء هذا الحطاط يشهد أن لا إله إلا الله مستفتياً بها فبشره بالجنة فكان أول من لقيت عمر فقال ما هاتان القطان يا أبا هريرة فقلت هاتان قطاناً رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثنى بهما ممن لقيت يشهد أن لا إله إلا الله مستفتياً بها فبشرته بالجنة فصرب عمر بيده بين يدي فخرجت لاسني فقال أجمع يا أبا هريرة فخرجت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجهشت بكاء ورثني عمر فإذ هو على أري فقال لبي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لك يا أبا هريرة قلت لقيت عمر فبشرته بالذي بعثني به فصرب بين يدي فبشرته فخرجت لاسني فقال أجمع فقال له

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور جو پیغام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکر بھیجا تھا پہنچایا تو انہوں نے میری چھاتی کے بیچ میں ایسا مارا کہ میں سرین کے بل گر پڑا اور کہا کہ لوٹ جا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ ابو ہریرہ کو آپ نے اپنی جوتیاں دیکر بھیجا تھا کہ جو شخص ملے اور وہ گواہی دیتا ہو اللہ الا اللہ کی دل سے یقین رکھ کر تو اسے جنت کی خوشخبری دو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں) ایسا نہ کیجئے کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ لوگ اس پر تکیہ کر بیٹھیں گے، ان کو گل کرنے دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ان کو عمل کرنے دو۔

13: سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پیچھے بیٹھا ہوا تھا، میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سوائے پالان کی بچھلی کڑی کے کچھ نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا کہ میں حاضر ہوں آپ کی خدمت میں اور آپ کا فرمانبردار ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چلے اس کے بعد فرمایا کہ اے معاذ بن جبل! میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمانبردار آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چلے اس کے بعد فرمایا کہ اے معاذ بن جبل! میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمانبردار آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو جانتا ہے اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چلے پھر فرمایا کہ اے معاذ بن جبل! میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کا فرمانبردار ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ جب بندے یہ کام کریں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ جب بندے یہ کام کریں (یعنی اسی کی عبادت کریں کسی کو اس کیساتھ شریک نہ کریں) میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حق یہ ہے کہ اللہ ان کو عذاب نہ کرے۔

رَسُولُ اللَّهِ يَا عَمْرُؤُ مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي أَلْتِ وَأُمِّي أَبْعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَبْتَغِيكَ مَنْ لَقِي يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بَهَا قَلْبُهُ بَشْرَةً بِالْحَقِّ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ فَيَأْتِي أَخْشَى أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلَّوْهُمْ يَفْعَلُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّوْهُمْ*

۱۳ عن معاذ بن جبل رضى الله عنه قال كنت ردف النبي صلى الله عليه وسلم ليس بيني وبينه إلا مؤخرة الرحل فقال يا معاذ بن جبل قلت لبيك يا رسول الله وسعدنيك ثم سار ساعة ثم قال يا معاذ بن جبل قلت لبيك يا رسول الله وسعدنيك ثم سار ساعة ثم قال يا معاذ بن جبل قلت لبيك يا رسول الله وسعدنيك قال هل تدري ما حق الله على العباد؟ قال قلت لله ورسوله أعلم قال فإن حق الله على العباد أن يعبدوه ولا يشركون به شيئاً ثم سار ساعة قال يا معاذ بن جبل قلت لبيك يا رسول الله وسعدنيك قال هل تدري ما حق العباد على الله إذا فعلوا ذلك؟ قال قلت لله ورسوله أعلم قال أن لا يعذبهم*

۱۴ عن محمود بن الربيع رضى الله عنه عن عتبان بن مالك رضى الله عنه قال قدمت المدينة فلقبت عتبان فقلت حديث بلغني عنك قال أصابني فسي

14: سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا تو عتبان سے ملا اور میں نے کہا کہ ایک حدیث ہے جو مجھے تم سے پہنچی ہے (پس تم اسے بیان کرو) عتبان نے کہا کہ میری نگاہ میں فوراً ہو گیا (دوسری روایت میں ہے کہ وہ نابینا ہو گئے اور شاید ضعف

بصارت مراد ہو) میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کہا بھیجا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے مکان پر تشریف لا کر کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو مصلی بنا لوں (یعنی ہمیشہ وہیں نماز پڑھا کروں اور یہ درخواست اس لئے کی کہ آنکھ میں فتور ہو جانے کی وجہ سے مسجد نبوی میں آنا دشوار تھا) تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور جن کو اللہ نے چاہا اپنے اصحاب میں سے ساتھ لائے۔ آپ اندر آئے اور نماز پڑھنے لگے اور آپ ﷺ کے اصحاب آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ (منافقوں کا ذکر چھڑ گیا تو ان کا حال بیان کرنے لگے اور ان کی بُری باتیں اور بُری عادتیں ذکر کرنے لگے) پھر انہوں نے بڑا منافق مالک بن دخیم کو کہا (یا مالک بن دخیم یا مالک بن دحسین یا دحسین) اور چاہا کہ رسول اللہ ﷺ اس کیلئے بددعا کریں اور وہ مر جائے اور اس پر کوئی آفت آئے (تو معلوم ہوا کہ بدکاروں کے تباہ ہونے کی آرزو کرنا رُئیس) اتنے میں رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا کہ کیا وہ (یعنی مالک بن دخیم) اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا وہ تو اس بات کو زبان سے کہتا ہے لیکن دل میں اس کا یقین نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو سچے دل سے لا الہ الا اللہ کی گواہی دے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی پھر وہ جہنم میں نہ جائے گا یا اس کو انکار سے نہ کھائیں گے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ حدیث مجھے بہت اچھی معلوم ہوئی تو میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اس کو لکھ لے، پس اس نے لکھ لیا۔

باب: ایمان کیا ہے؟ اور اس کی اچھی عادات کا بیان۔

15: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عبد القیس کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم ربیعہ کی ایک شاخ ہیں، اور ہمارے اور آپ ﷺ کے بیچ میں قبیلہ مضر کے کافر ہیں اور ہم آپ ﷺ کے پاس حرام مہینوں کے علاوہ (کسی اور مہینے میں) نہیں آ سکتے تو ہمیں ایسے کام کا حکم کیجئے کہ جسے ہم ان لوگوں کو بتلائیں جو ہمارے پیچھے (رہ گئے) ہیں اور ہم اس کام کی وجہ سے جنت میں جائیں، جب کہ ہم اس پر عمل کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم کرتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں (جن چار چیزوں کا حکم کرتا ہوں وہ یہ ہیں کہ) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور غنیمت کے مالوں میں سے پانچواں حصہ ادا کرو اور میں تمہیں چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ کدو کے توبے اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن اور تھیرے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! تھیر آپ نہیں جانتے۔ آپ ﷺ نے

بَصْرِي بَعْضُ الشَّيْءِ فَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي فَصَلِّيَ فِي مَنَزِلِي فَاتَّخِذْهُ مُصَلِّيً قَالَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَنَزِلِي وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ اسْتَدْوَا عَظُمَ ذَلِكَ وَكَبُرَهُ إِلَى مَالِكِ بْنِ دُخَيْمٍ قَالَ وَدُّوْا أَنَّهُ دَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ وَوَدُّوْا أَنَّهُ أَصَابَهُ شَيْءٌ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ وَقَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالُوا إِنَّهُ يَقُولُ ذَلِكَ وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ قَالَ لَا يَشْهَدُ أَحَدًا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ فَيَدْخُلُ النَّارَ أَوْ تَطْعَمَهُ قَالَ أَلَيْسَ فَاعَجَبَنِي هَذَا الْحَدِيثُ فَقُلْتُ لَا يَسِيءُ الْكُفْرُ فَكَتَبَهُ *

باب: الايمان ما هو وبيان خصاله

۱۵ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن أناساً من عبد القيس قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا نبي الله إنا حرمي من ربيعة وبيننا وبينك كفار مضر ولا تقدر عليك إلا في أشهر الحرم فمرتنا بأمر نأمر به من وراءنا وتدخل به الجنة إذا نحن أخذنا به فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمركم بأربع وأنهاكم عن أربع ائتمروا بالله ولا تشركوا به شيئاً وأقيموا الصلاة وآتوا الزكاة وصوموا رمضان وأعطوا الخمس من الغنائم وأنهاكم عن أربع عن اللبائء والحنثم والمزفت والتفير قالوا يا نبي الله ما علمك بالتفير قال بلى جذع تنفرونه فتقدفون فيه من القطيعاء قال سعيد

أَوْ قَالَ مِنْ الشَّرِّ ثُمَّ تَصْبَوْنَ فِيمِنْ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا
 سَكِنَ غَلِيظُهُ شَرِبْتُمُوهُ حَتَّىٰ إِن أَعَانَكُمْ أَوْ إِن
 أَحْتَمَكُمْ لَمْ يَضْرِبْ. إِنِ عَصَيْتُمْ بِالسَّيْفِ قَالُوا وَظِي الْقَوْمِ
 وَظِلُّ أَصَابَتِهِ جُرَاعَةٌ كَذَلِكَ قَالُوا وَكَانَتْ أَعْرُوسًا
 حَيَاءً مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
 فِيمِنْ نَشْرِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ فِيمِنْ أَسْفِقَةِ الْأُخْمِ
 الَّتِي كِلَابَتْ سَعَى الْمَقْرُوعِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِن
 أَرْضَنَا كَثِيرَةٌ الْمُجْرِدَانُ وَالْإِخْفِيُّ بِهَا أَسْفِقَةُ الْأُخْمِ
 قَالُوا لَيْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِن أَكَلْتُمَا
 الْجُرْدَانُ وَإِن أَكَلْتُمَا طَبْرَجُذْدَانُ وَإِن أَكَلْتُمَا الْمُجْرِدَانُ
 قَالَ وَقَالَ لَيْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَضْحَجِ عَبْدِ
 الْقَيْسِ بْنِ شَيْكٍ لَمْ يَخْلُقْ أَحَدًا مِمَّا لَمْ يَخْلُقِ اللَّهُ لِعَلَّمْ
 وَالْأَنَاةُ

فرمایا کہ میں نہیں جانتا، تم ایک ٹکڑی ہے جسے تم کھو لینے ہو پھر اس میں تطبیحا
 (ایک قسم کی چھوٹی کھجور، اس کو شریر بھی کہتے ہیں) چھگوتے ہو۔ سعید نے کہا
 یا ”شر“ چھگوتے ہو۔ پھر اس میں پانی ڈالتے ہو۔ جب اس کا خوش تر سبھا جائے تو
 اس کو پیتے ہو۔ یہاں تک کہ تم میں سے ایک اپنے بچے کے سینے کو لگا کر اسے مارتا ہے
 (اس میں آ کر جب جمل جاتی رہتی ہے تو دوست دشمن کی شناخت نہیں رہتی اپنے
 بھائی کو، جن کو عیب سے زیادہ پیارتا ہے، لگا کر اسے مارتا ہے۔ شراب کی برائیوں
 میں سے بیک بڑی برائی ہے جسے آپ نے بیان کیا، راوی نے کہا کہ ہمارے
 لوگوں میں اس وقت ایک شخص موجود تھا (جس کا نام ہم تھا) اس کو راوی نے ذکر کیا
 سے ایک دشمن کو کھانا اس نے کھا لیکن میں اس کو رسول اللہ ﷺ سے شرم کے
 سارے چھپاتا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ، اگر میں اس کو شرم میں ہم شریعت
 میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چہ عیب کی مشورت میں ہو، جس کا نہ ذمہ داری پاتے
 سے کیا باہر ملتا ہے، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ملک میں
 چہ بہت ہیں، وہاں پھر کہ برتنوں میں وہ سکتے تو آپ ﷺ نے فرمایا
 چہ بڑے کے برتنوں میں ہو اگر چہ چہ بہا ان کھانے والی، اگر چہ ان کو چہ
 کھانے والی، اگر چہ ان کو چہ کھانے والی۔ (یعنی جس طرح سے ہو سکے
 چہ بڑے ہی کے برتن میں جو چہ ہوں سے محافظت کرو لیکن ان برتنوں میں چہ
 درست نہیں کیونکہ وہ شراب کے برتن ہیں، راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے
 عبد القیس کے گھٹ سے فرمایا کہ تم میں دو فصلیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بلند
 کرتا ہے، ایک تو تمہاری اور دوسری بہت اور اعلیٰ انسان (یعنی جاہلی نہ کرتا)۔

۱۶ عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه قال قلت يا رسول
 الله أي الأعمال أفضل؟ قال الإيمان بالله والجهاد
 في سبيله قال قلت أي الرقاب أفضل؟ قال أنفسها
 عند أهلها وأكثرها ثمنا قال قلت فإن لم أفعل قال
 لعين صلتها أو تصنع لأخو قال قلت يا رسول الله
 أرأيت إن صنعت عن مريض لم يفعل قال
 شرك عن ثلاثين ألفاً صدقة منك على نفسك *

16: عید اللہ اور وہ سب کچھ ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا
 عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کی خاطر جہاد
 کرنا میں نے کہا کہ نہ اندوہ آزاؤ کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ
 اس کے مالک کو مہم و معلوم ہو اور جس کی قیمت ہمارے ہوش میں نہ کیا کہ اگر میں
 سینہ کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو کی موت کی درد کیا کسی سے ہر شے کیلئے
 ضروری کر (یعنی جو کوئی کام اور عیب نہ بنیگا اور وہی کا کھانا ہو) میں نے کہا
 اگر میں خود بخود مالوں ہوں (یعنی کام نہ کر سکوں یا کوئی کس نہ کر سکوں)؟ آپ
 ﷺ نے فرمایا کہ تو کسی سے نہ مان نہ کر سکتا ہے، پس یہ صدقہ ہے۔

باب: في الامور والاثمان والاستعداد بالله عند
 مؤمنة المشيطان

17: عید اللہ اور وہ سب کچھ ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ کونسا
 عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کی خاطر جہاد
 کرنا میں نے کہا کہ نہ اندوہ آزاؤ کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ
 اس کے مالک کو مہم و معلوم ہو اور جس کی قیمت ہمارے ہوش میں نہ کیا کہ اگر میں
 سینہ کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو کی موت کی درد کیا کسی سے ہر شے کیلئے
 ضروری کر (یعنی جو کوئی کام اور عیب نہ بنیگا اور وہی کا کھانا ہو) میں نے کہا
 اگر میں خود بخود مالوں ہوں (یعنی کام نہ کر سکوں یا کوئی کس نہ کر سکوں)؟ آپ
 ﷺ نے فرمایا کہ تو کسی سے نہ مان نہ کر سکتا ہے، پس یہ صدقہ ہے۔

۱۷ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى
 الله عليه وسلم قال لا يزال الناس يستألبونكم عن
 العلم حتى يقولوا لهذا: الله خلقنا فمن خلق الله؟

بیان کرتے وقت ایک شخص کا ہاتھ پڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا جی کہا اللہ اور اس کے رسول نے، مجھ سے دو آدمی یہی پوچھ چکے اور یہ تیسرا ہے یا یوں کہا کہ ایک آدمی پوچھ چکا ہے اور یہ دوسرا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اے ابو ہریرہ! رضی اللہ عنہ لوگ تجھ سے (دین کی باتیں) پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ یوں کہیں گے کہ بھلا اللہ تو یہ ہے اب اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ کہتے ہیں کہ ایک بار میں مسجد میں بیٹھا تھا کہ اتنے میں کچھ دیہاتی آئے اور کہنے لگے کہ اے ابو ہریرہ! اللہ تو یہ ہے، اب اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ یہ سن کر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مٹھی بھر نکریاں ان کو ماریں اور کہا کہ اٹھو، اٹھو! کچھ کہا تھا میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

باب: اللہ پر ایمان لانے اور اس پر وثق جانے کے متعلق۔

18: سیدنا سفیان بن عبد اللہ اشجی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر میں اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (اور ابو اسامہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا) کسی سے نہ پوچھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر قائم رہ۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور ان پر ایمان لانے کے متعلق۔

19: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کو وہی معجزے ملے ہیں جو اس سے پہلے دوسرے پیغمبر کو مل چکے تھے پھر ایمان لانے اس پر آدمی لیکن مجھے جو معجزہ ملا وہ قرآن ہے جو اللہ نے میرے پاس بھیجا (ایسا معجزہ کسی پیغمبر کو نہیں ملا) اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ یہی پیروی کرنے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ ہوں گے۔

20: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے (میرے اس زمانہ سے قیامت تک) کوئی یہودی یا نصرانی (یا اور کوئی دین والا) میرا حال سننے پھر اس پر ایمان نہ لائے جو کہ میں دیکر بھیجا گیا ہوں (یعنی قرآن و سنت پر) تو وہ جہنم میں جائے گا۔

21: سیدنا صالح بن صالح الہمدانی، شععی سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ خراسان کا رہنے والا تھا اس نے شععی سے پوچھا کہ ہمارے ملک کے لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی لوٹری کو آزاد کر کے پھر اس سے نکاح کر لے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی قربانی کے جانور پر سواری کرے۔ شععی نے کہا کہ مجھ سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد

قال وهو آخذ بيد رجل فقال صدق الله ورسوله قد سألني اثنا وهذا الثالث أو قال سألني واحد وهذا الثاني *

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزالون يسألونك يا أبا هريرة حتى يقولوا هذا الله فمن خلق الله؟ قال قبيتنا أنا في المسجد إذ جاءني ناس من الأعراب فقالوا يا أبا هريرة هذا الله فمن خلق الله؟ قال فأخذ حصي بكفه فرماهم ثم قال قوموا قوموا صدق خليلي *

باب في الإيمان بالله والاستقامة

١٨ عن سفیان بن عبد الله الثقفي رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله ﷺ قل لي في الإسلام قولاً لا أسأل عنه أحدًا بعدك وفي حديث أبي أسامة غيورك قال قل آمنت بالله ثم استقم *

باب في آيات النبي صلى الله عليه وسلم والإيمان به

١٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من الأئمة من لم يأتهم فإعطي من الآيات ما مثله آمن عليه البشر وإنما كان الذي أوتيت وحياً أوحى الله إلي فأسرئو أن تكون أكثرهم تابعاً يوم القيامة *

٢٠ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي أحد من هذه الأمة يهودي ولا نصراني ثم يموت ولم يؤمن بالذي أرسلت به إلا كان من أصحاب النار *

٢١ عن صالح بن صالح الهمداني عن الشعبي قال رأيت رجلاً من أهل خراسان سأل الشعبي فقال يا أبا عمرو إن من قبلنا من أهل خراسان يقولون في الرجل إذا اعتق أمته ثم تزوجها فهو كالزكبي بدنته فقال الشعبي حدثني أبو بردة بن

سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین قسم کے آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا۔ ایک تو وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو“ (یعنی یہودی یا نصرانی) اپنے پیغمبر پر ایمان لایا ہو اور پھر میرا زمانہ پائے اور مجھ پر بھی ایمان لائے میری پیروی کرے اور مجھے سچا جانے کا تو اس کو دوہرا ثواب ہے۔ اور ایک اس غلام کو جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالک کا بھی، اس کو دوہرا ثواب ہے۔ اور ایک اس شخص کو جس کے پاس ایک لونڈی ہو، پھر اچھی طرح اس کو کھلائے اور پلائے اس کے بعد اچھی طرح تعلیم و تربیت کرے، پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو بھی دوہرا ثواب ہے۔ پھر عمریٰ نے خراسانی سے کہا کہ تو یہ حدیث بغیر محنت کئے لے لے نہیں تو ایک شخص اس سے چھوٹی حدیث کیلئے مدینے تک سفر کیا کرتا تھا۔

باب: ان عادتوں کا بیان کہ جس میں یہ عادتیں پیدا ہو گئیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پالیا۔

22: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین باتیں جن میں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی مٹھاس اور حلاوت پائے گا۔ ایک تو یہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے دوسرے سب لوگوں سے زیادہ محبت رکھے۔ دوسرے یہ کہ کسی آدمی سے صرف اللہ کے واسطے دوستی رکھے (یعنی دنیا کی کوئی غرض نہ ہو اور نہ ہی اس سے ڈر ہو) تیسرے یہ کہ کفر میں لوٹنے کو بعد اس کے کہ اللہ نے اس سے بچالیا اس طرح برا جانے جیسے آگ میں ڈال دیا جانا۔

23: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی میری محبت اولاد، ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

24: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کوئی آدمی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے یا ہمسایہ بھائی کیلئے وہی نہ چاہے جو وہ اپنے لئے چاہتا ہے۔

باب: جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہو گیا، اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔

25: سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اس نے ایمان کا حرا چکھ لیا جو اللہ کے پروردگار عالم (لائق عبادت) ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے پر راضی ہو گیا۔

باب: جس شخص میں چار باتیں موجود ہوں، وہ خالصتاً منافق ہے۔

26: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار باتیں

أبي موسى عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة يؤتون أجرهم مرتين رجل من أهل الكتاب آمن بنبيه وأذرك النبي ﷺ فآمن به وأتبعه وصدقه فله أجران وعبد مملوك أذى حق الله تعالى وحق سيده فله أجران ورجل كانت له أمة فغذاها فأحسن غذاها ثم أذبتها فأحسن أذبتها ثم اغتفها وتزوجها فله أجران ثم قال الشنفي للخراساني خذ هذا الحديث بغير شيء فقد كان الرجل يرحل فيما دون هذا إلى المدينة *

باب بيان حصال من ائصف بهن وجد حلاوة الإيمان *

٢٢ عن أنس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاث من كن فيه وجد بهن حلاوة الإيمان من كان الله ورسوله أحب إليه مما سواهما وأن يحب المرء لا يحبه إلا لله وأن يكره أن يعوذ في الكفر بعد أن ألقاه الله منه كما يكره أن يذف في النار *

٢٣ عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من ولده ووالديه وأجمعيه *

٢٤ عن أنس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لجاره أو قال لأخيه ما يحب لنفسه *

باب ذاق طعم الإيمان من رضي بالله رباً

٢٥ عن العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذاق طعم الإيمان من رضي بالله رباً وبالإسلام ديناً وبمحمد صلى الله عليه وسلم رسلاً *

باب أربع من كن فيه كان منافقاً خالصاً

٢٦ عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قال

جس میں ہوں گی وہ تو خالص منافق ہے۔ اور جس میں ان چاروں میں سے ایک خصلت ہوگی، تو اس میں نفاق کی ایک ہی عادت ہے، یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے۔ ایک تو یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، دوسری یہ کہ جب معاہدہ کرے تو اس کے خلاف کرے، تیسری یہ کہ جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، چوتھی یہ کہ جب جھگڑا کرے تو بدکلامی کرے یا گالی گلوچ کرے۔ اور سفیان کی روایت میں ”خلہ“ کی جگہ ”خصلۃ“ کا لفظ ہے۔

27: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹی بات کرے، جب وعدہ کرے تو وعدہ کے خلاف کرے اور جب اسے امانت سونپی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

باب: مومن کی مثال کھیت کے نرم جھاڑ کی سی اور منافق اور کافر کی مثال صنوبر (کے درخت) کی سی ہے۔

28: سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ ہو، ہو اس کو جھونکے دیتی ہے، کبھی اس کو گرا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے، یہاں تک کہ سوکھ جاتا ہے۔ اور کافر کی مثال ایسی ہے جیسے صنوبر کا درخت، جو اپنی جڑ پر سیدھا کھڑا رہتا ہے، اس کو کوئی چیز نہیں جھکاتی یہاں تک کہا ایک بارگی اکھڑ جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ مومن کی مثال اس کھیتی کی طرح ہے جس کو ہوا کبھی گرا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کھڑا کر دیتی ہے حتیٰ کہ وہ پک کر تیار ہو۔ اور منافق کی مثال اس صنوبر کے درخت کی طرح ہے سیدھا کھڑا ہو اور اس کو کوئی چیز نہ پینچے۔

وضاحت: اجل سے مراد وقت مقررہ ہے اور کھیتی کے لئے اجل: اس کا پک جانا اور کٹائی کے تیار ہونا ہے (م۔ع)

باب: مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے۔

29: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس درخت کے متعلق بتاؤ جو مومن (مسلم) کے مشابہ ہے یا مسلمان آدمی کی طرح ہے، (اس کی نشانی یہ ہے کہ) اس کے پتے نہیں گرتے، پھل ہر وقت دیتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ کھجور کا درخت ہے اور میں نے دیکھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کوئی بات نہیں کر رہے تو میں نے بات کرنا یا کچھ کہنا اچھا خیال نہ کیا۔ (بعد میں آپ ﷺ نے کھجور کا درخت بتایا۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا) تو سیدنا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِيهِ خَلَّةٌ مِنَ نِفَاقٍ حَتَّى يَدْعُوهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ غَيْرَ أَنْ لِي حَدِيثٌ سَفِيَانٍ وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ *

27 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُوْتِمِنَ خَانَ *

باب مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالزَّرْعِ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ وَالْكَافِرِ كَالْأَرْزَةِ *

28 عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْعِصَابَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُضَيِّفُهَا الرِّيحُ تُصَرِّعُهَا مَرَّةٌ وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهْبِجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمَجْدِيَّةِ عَلَى أَصْلِهَا لَا يُضَيِّفُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ الْعِصَابُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً وَلِي رَوَايَةٌ وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُعْزِرَةِ الَّتِي لَا يُضَيِّفُهَا شَيْءٌ *

باب مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الثَّغْلَةِ *

29 عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شَبِهَ أَوْ كَالزَّرْعِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ قَعَّ لِي لَفَسِي أَلِهَا الثَّغْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ لَكَرِهْتُمْ أَنْ أَتَكَلَّمُ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لِأَنَّ تَكُونَ قَلْبُهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا *

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تو اس وقت بول دیتا تو مجھے ایسی چیزوں سے زیادہ پسند تھا۔ (یعنی مجھے بہت خوشی ہوتی)۔

باب: حیا ایمان میں سے ہے۔

30: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر پر کئی یا ساٹھ پر کئی شامیں ہیں۔ ان سب میں افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور ان سب میں ادنیٰ، راہ میں سے موذی چیز کا ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

31: سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس ایک رہط (دس سے کم مردوں کی جماعت کو رہط کہتے ہیں) میں تھے اور ہم میں بشیر بن کعب بھی تھے۔ سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے اس دن حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا خیر ہے بالکل، یا حیا بالکل خیر ہے۔ بشیر بن کعب نے کہا کہ ہم نے بعض کتابوں میں یا حکمت میں دیکھا ہے کہ حیا کی ایک قسم تو سیکھ اور وقار ہے اللہ تعالیٰ کیلئے اور ایک حیا ضعف نفس ہے۔ یہ سن کر سیدنا عمران رضی اللہ عنہ کو اتنا غصہ آیا کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور انہوں نے کہا کہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو اس کے خلاف بیان کرتا ہے۔ سیدنا ابوقادہ نے کہا کہ سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے پھر دوبارہ اسی حدیث کو بیان کیا۔ بشیر نے پھر دوبارہ وہی بات کہی تو سیدنا عمران غصہ ہوئے (اور انہوں نے بشیر کو سزا دینے کا قصد کیا) تو ہم سب نے کہا کہ اے ابوجنید! (یہ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) بشیر ہم میں سے ہے (یعنی مسلمان ہے) اس میں کوئی عیب نہیں۔ (یعنی وہ منافق یا بے دین یا بدعتی نہیں ہے جیسے تم نے خیال کیا)۔

باب: اچھی مہمانگی اور مہمان کی عزت کرنا ایمان میں سے ہے۔

32: سیدنا ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کیساتھ نیکی کرے اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کیساتھ احسان کرے اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے (جس میں بھلائی ہو یا ثواب ہو) یا چپ رہے۔

باب: وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کا مہمان اس کی مصیبتوں سے محفوظ نہ ہو۔

33: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں نہ جائیگا جس کا مہمان اس کے کفر و فساد سے محفوظ نہیں ہے۔

باب: نہ رانی کو ہاتھ اور زبان سے مہمانا اور دل میں برا سمجھنا ایمان میں سے ہے

باب: الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

۳۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسِتُّونَ أَوْ بَضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِطَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ *

۳۱. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَهْطٍ مَّا وَفِينَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ يَوْمَئِذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا لَنَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَوْ الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةٌ وَوَقَارًا لِلَّهِ تَعَالَى وَمِنْهُ ضَعْفٌ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى اخْمَرْنَا عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أَرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُعَارِضُنِي فِيهِ قَالَ فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَعَادَ بُشَيْرٌ فَغَضِبَ عِمْرَانُ قَالَ فَمَا زِلْنَا نَقُولُ إِنَّهُ مَّا يَا أَبَا لَجَيْدٍ إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ *

باب: مِنَ الْإِيمَانِ حُسْنُ الْجَوَارِ وَاتِّكَامُ الصَّيْفِ

۳۲. عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَسِنَتِكَ *

باب: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بِوَأَقْفِهِ

۳۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بِوَأَقْفِهِ *

باب: مِنَ الْإِيمَانِ تَغْيِيرُ الْمُتَكْرِمِ بِالْيَدِ وَاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ

۳۴۔ طالق بن شہاب کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ شروع کیا وہ مروان تھا (حکم کا بیٹا جو خلفاء بنی امیہ میں سے پہلا خلیفہ ہے) اس وقت ایک شخص کہڑا اور اور کہنے لگا کہ نماز خطبہ سے پہلے ہے۔ مروان نے کہا کہ یہ بات ہر وقت کر دی گئی۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے تو اپنا فرض ادا کر دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے کسی بزرگ (خلافت شروع) کام کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے ہٹا دے، اگر اسی طاقت نہ ہو تو برابر سے اور اگر اسی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے کہی۔ (دل میں اس کو بڑا جانے اور اس سے ہرزار ہو) یہ ایمان کا سب سے کم درجہ ہے۔

۳۵۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا کہ جس کے اس کی امت میں سے عداوت اور اصحاب نہ ہوں جو اس کے طریقے پر چلے تھے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے تھے۔ پھر ان لوگوں کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوتے ہیں جو زبان سے کہتے ہیں اور کرتے نہیں اور ان کا ہونے کو کرتے ہیں جن کا حکم نہیں دینے جاتے۔ پھر جو کوئی ان نالائقوں سے ہاتھ سے لڑے وہ مومن اور جو کوئی زبان سے لڑے (ان کو بڑا کہے اور ان کی ہاتھوں کا زور کرے) وہ بھی مومن ہے اور جو کوئی ان سے دل سے لڑے (دل میں ان کو بڑا جانے) وہ بھی مومن ہے اور اس کے بعد آنے والا ہر نبی ایمان نہیں لے (یعنی اگر دل سے بھی بڑا نہ جانے تو اس میں ذرہ برابر بھی ایمان نہیں)۔ سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ (جنہوں نے اس حدیث کو سنی ہے) ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، وہ رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ تھے) نے کہا کہ میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کی، انہوں نے نہ مانا اور انکار کیا۔ اتفاق سے میرے پاس سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آئے اور اتفاقاً وہ چینی کی داریوں میں سے ایک داری کا لام ہے) میں اترے تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مجھے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی عبادت کیلئے اپنے ساتھ لے گئے۔ میں ان کیساتھ گیا۔ جب ہم بیٹھے تو میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا تھا۔

باب سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے والا مومن اور انہوں نے کتنے الامتالیق ہے۔

۳۶۔ سیدنا زبیر بن جوشن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے داد چڑھا (پھر اس سے گھاس اگائی) اور وہ جان بولیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ مجھ سے ہوائے مومن کے کوئی

۳۴۔ عن طالق بن شہاب قال قال أول من بدأ بالخطبة يوم العيد قبل الصلاة مروان فقام إليه رجل فقال الصلاة قبل الخطبة ففعل فثاروا من ذلك فقال أبو سعيد أما هذا فقد قضى ما عليه من حق رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فإن لم يستطع فبأسانه فإن لم يستطع فبلسانه وإن لم يستطع فبإصبعه أو فبأرجله أو فبما يحب

۳۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من نبي بعث الله في أمم قبلي إلا كان له من أمته حواريون وأصحاب يأخذون بسنته ويقتنون بأمره ثم أهلكوا تخلصوا من بعدهم خلوف يقولون ما لا يفعلون ويقتولون ما لا يؤذون فمن جاهدتهم بسننهم فها هو مؤمن ومن جاهدتهم بلسانهم فها هو مؤمن ومن جاهدتهم بقلوبهم فها هو مؤمن وإنس وراء ذلك من الإيمان حبة خردل قال أبو رافع حدثت عبد الله بن عمر قال الكوفة علي بن مسعود فتول بقلفا لأصحابي إليه عند الله بن عمر يقولوا فاطقتنا من قبلنا جلسنا سألنا ابن مسعود عن هذا الحديث فحدثني كما حدثني ابن عمر

باب لا يحب علياً إلا مؤمن ولا يفضله إلا منافق

۳۶۔ عن زبیر بن جوشن رضي الله عنه قال قال علي والذي لفق الحجة وبرأ التهمة إله تعهد الشيء الأبي صلى الله عليه وسلم إن أن لا يحبني إلا

محبت نہیں رکھے گا اور مجھ سے منافق کے علاوہ اور کوئی شخص دشمنی نہیں رکھے گا۔

باب: انصار سے محبت ایمان کی نشانی، اور ان سے بغض نفاق کی نشانی ہے۔

37: سیدنا براء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بارے میں فرمایا کہ ان کا دوست مومن ہے اور ان کا دشمن منافق ہے اور جس نے ان سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جس نے ان سے دشمنی کی اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی کرے گا۔

باب: ایمان مدینہ کی طرف سمت جائے گا۔

38: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان اس طرح سمت کر مدینہ میں آجائے گا جیسے سانپ سمت کر اپنے بل میں سما جاتا ہے۔

باب: ایمان بھی یمن والوں کا ہے اور حکمت بھی یمن کی اچھی ہے۔

39: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یمن کے لوگ (خود مسلمان ہونے کو) آئے اور وہ لوگ نرم دل ہیں اور نرم خو ہیں۔ ایمان یمن کا ہی اچھا ہے اور حکمت بھی یمن ہی کی (بہتر) ہے اور غریبی اور اطمینان بکریوں والوں میں ہے اور بڑائی و بستی مارنا اور فخر و گھمنڈ کرنا گھوڑے والوں اور اونٹ والوں میں ہے جو چلاتے ہیں اور دوبر دانے ہیں، سورج کے طلوع ہونے کی طرف سے۔

وضاحت: دیر کا معنی اونٹ کے بال۔ مراد اونٹوں والے۔ (م۔ع)

40: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دلوں کی تختی اور کھر کھر اپن مشرق (پورب) والوں میں ہے اور ایمان جاز والوں میں۔

باب: جو شخص ایمان نہ لائے اس کو نیک عمل کوئی فائدہ نہ دے گا۔

41: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جدعان کا بیٹا جاہلیت کے دور میں ناتے جوڑتا تھا (یعنی رشتہ داروں کیساتھ اچھا سلوک کرتا تھا) اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا، کیا یہ کام اس کو (قیامت کے دن) فائدہ دیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے یہ اعمال کچھ فائدہ نہ دیں گے کیونکہ اس نے کبھی یوں نہ کہا کہ اے میرے پروردگار میرے گناہوں کو قیامت کے دن بخش دے۔

باب: جنت میں تم اس وقت تک داخل نہ ہو گے جب تک ایمان نہ لاؤ گے

42: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جنت میں نہ جاؤ گے جب تک کہ ایمان نہ لاؤ گے اور ایماندار نہ ہو گے اور جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ رکھو گے۔ اور میں تم کو وہ چیز نہ بتلا دوں کہ جب تم اس کو کرو

مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُتَافِقٌ *

باب آية الايمان حبّ الانصار وُبغضهم آية النفاق
37 عن البراء رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في الانصار لا يحبهم الا مؤمن ولا يبغضهم الا منافق من احبهم احبه الله ومن ابغضهم ابغضه الله *

باب ان الإيمان يآررُ إلى المدينة

38 عن أبي هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الإيمان يسأررُ إلى المدينة كما تآررُ الحية إلى جحرها *

باب الإيمان يمان والحكمة يمانية

39 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول جاء أهل اليمن هم أرق أفئدة وأضعف قلوبا الإيمان يمان والحكمة يمانية السكينة في أهل اليمن والفخر والغلاء في الفزاذين أهل الوبر قبل مطلع الشمس *

40 عن جابر بن عبد الله رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غلظ القلوب والنجفاء في المشرق والإيمان في أهل الحجاز
باب من لم يؤمن لم ينفعه عمل صالح

41 عن عائشة رضى الله عنها قالت قلت يا رسول الله ابن جدعان كان في الجاهلية يصل الرحم ويطعم المسكين فهل ذلك نافع؟ قال لا ينفعه الله لم يقل يومئذ رب اغفر لي خطيئة يوم الدين *

باب لا تدخلون الجنة حتى تؤمنوا

42 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدخلون الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا أولا أدلكم على شيء

گے تو آپس میں محبت ہو جائے؟ (پس اس کیلئے تم) سلام کو آپس میں رائج کرو۔
باب: زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔

43: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زنا کرنے والا زانی نہیں کرتا مگر یہ کہ عین زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں رہتا اور نہ ہی چور عین چوری کرتے وقت مومن رہتا ہے اور نہ شراب پینے والا عین شراب پیتے وقت مومن رہتا ہے۔ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس میں اتنا اور ملا دیتے تھے کہ نہ لوٹنے والا شخص، ایسی لوٹ جو بڑی چیز ہو (یعنی حقیر چیز نہ ہو) جس کی طرف لوگوں کی نظر اٹھے تو وہ بھی عین لوٹتے وقت مومن نہیں ہوتا۔ اور ہام کی روایت میں یرفع الیہ المؤمنون اعینہم کی جگہ وهو حین ینتہبہا مؤمن کے الفاظ ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ خیانت کرتے وقت (بھی بندہ) مومن نہیں ہوتا۔

باب: مومن ایک بل (سوراخ) سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا (یعنی ایک ہی غلطی دوسرے نہیں کرتا)۔

44: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو ایک سوراخ سے دوسرا ڈنگ نہیں لگتا۔ (یعنی مومن جب کسی معاملہ میں ایک بار خطا اٹھائے تو دوبارہ اس کو نہ کرے)۔

باب: ایمان میں دوسو سے کا بیان۔

45: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ ہمارے دلوں میں وہ وہ خیال گزرتے ہیں کہ جن کا بیان کرنا ہم میں سے ہر ایک کو بڑا گناہ معلوم ہوتا ہے (یعنی اس خیال کو کہہ نہیں سکتے کیونکہ معاذ اللہ وہ خیال کفر یا فسق کا خیال ہوتا ہے جس کا منہ سے نکالنا مشکل معلوم ہوتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو ایسے دوسو سے ہوتے ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو عین ایمان ہے۔

باب: سب سے بڑا گناہ اللہ کیساتھ شرک کرنا ہے۔

46: سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد (سیدنا ابوبکرہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو بڑا کبیرہ گناہ نہ بتلاؤں؟ تین بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا (پھر فرمایا کہ) اللہ کیساتھ شرک کرنا (یہ تو ظاہر ہے کہ سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے) دوسرے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرنا، تیسرے جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے بیٹھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور بار بار فریاد فرماتے گئے (تاکہ لوگ خوب آگاہ ہو جائیں اور ان کا مومن سے باز رہیں)

إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ*

باب لا یزنی الزانی حین یزنی وهو مؤمن

۴۳ عن ابي هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن وكان ابو هريرة يلحق معهم ولا ينتهب نهبه ذات شرف يرفع الناس اليه فيها انصارهم حين ينتهبها وهو مؤمن وفي حديث همام يرفع اليه المؤمنون اعينهم فيها وهو حين ينتهبها مؤمن وزاد ولا يغسل احدكم حين يغسل وهو مؤمن فاباكم اباكم*

باب لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين

۴۴ عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين*

باب بيان الوسوسة في الإيمان*

۴۵ عن ابي هريرة رضى الله عنه قال جاء ناس من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فسألوه ابا نجد في افسنا ما يتناظم احدنا ان يتكلم به قال وقد وجدتموه؟ قالوا نعم قال ذاك صريح الإيمان*

باب اكبر الكبائر الاشراك بالله*

۴۶ عن عبد الرحمن بن ابي بكره عن ابيه رضى الله عنه قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ألا انبئكم باكبر الكبائر؟ فلاق الاشراك بالله وعقوق الوالدين وشهادة الزور أو قول الزور وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم متكئا فجلس لما زال يكرزها حتى قلنا لبيته سكنت*

حتیٰ کہ ہم نے اپنے دل میں کہا کہ کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔ (تا کہ آپ کو زیادہ رنج نہ ہو ان گناہوں کا خیال کر کے کہ لوگ ان کو کیا کرتے ہیں)۔

47: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سات گناہوں سے بچو جو ایمان کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: 1۔ اللہ کیساتھ شرک کرنا۔ 2۔ اور جادو کرنا۔ 3۔ اور اس جان کو مارتا جس کا مارتا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، لیکن حق پر مارتا درست ہے۔ 4۔ اور سو دکھانا۔ 5۔ اور یتیم کا مال کھا جانا۔ 6۔ اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگنا۔ 7۔ اور شاہی شدہ ایمان دار، پاک دامن عورتوں کو جو بدکاری سے واقف نہیں، عیب لگانا۔

باب: نبی ﷺ کے اس فرمان کا مطلب کہ میرے بعد تم آپس میں ایک دوسرے کی گردن زنی (قتل و غارت) کر کے کافر نہ ہو جاؤ۔

48: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ میرے بعد کافر مت ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

باب: جو اپنے باپ سے بے رشتی کرے (اپنا باپ کسی اور کو کہے) تو یہ عمل کفر ہے۔

49: سیدنا ابو عثمان سے روایت ہے کہ جب زیاد کا دعویٰ کیا گیا تو میں سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے (زیاد ان کا مادری بھائی تھا) اور میں نے کہا کہ تم (یعنی تمہارے بھائی) نے کیا کیا؟ بیشک میں نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے باپ کے سوا اور کسی کو باپ بنایا تو اس پر جنت حرام ہے۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے بھی خود رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا ہے۔

باب: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہے۔

50: سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے آپ کو کسی اور کا بیٹا کہے اور وہ جانتا ہو کہ وہ اس کا بیٹا نہیں ہے (یعنی جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا کسی اور کو باپ بتلائے) وہ کافر ہو گیا اور جس شخص نے اس چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے اور جو شخص کسی کو کافر کہہ کر بلاوے یا اللہ تعالیٰ کا دشمن کہہ کر، پھر وہ شخص کہ جسے اس نام سے پکارا گیا ہے ایسا (یعنی کافر) نہ ہو تو وہ کفر یکار نے والے پر پلٹ آئے گا۔

۴۷ عن أبي هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُفْبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ الثَّرَاكُ بِاللَّهِ وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَالْقَوْلُ بِيَوْمِ الزَّخْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْفَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ *

باب بيان معنى قول النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

۴۸ عن عبد الله بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَيُحْكَمُ أَوْ قَالَ وَيُلَكَّمُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

باب مَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ *

۴۹ عن أبي عثمان قَالَ لَمَّا ادَّعَى زِيَادٌ لَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ؟ إِنِّي سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَدْنِيَّ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ ادَّعَى أَبَا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ يَغْلَمُ اللَّهُ غَيْرَ أَبِيهِ فَالْحِجَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ *

۵۰ عن أبي ذر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنْ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَيْتَبَوَّأُ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ *

باب: سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟

51: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نزدیک بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک کرے حالانکہ تجھے اللہ (ہی) نے پیدا کیا۔ اس نے کہا پھر کونسا (گناہ بڑا ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تو اپنی بولا دکو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ اس نے کہا پھر کونسا (گناہ بڑا ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے زنا کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی کہ ”اور اللہ کیساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منہج کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے قریب جاتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا“ (المفرقان: 68)۔

باب: جو اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تو جنت میں داخل ہوگا۔

52: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو واجب کر دینے والی چیزیں کیا کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، وہ جنت میں جائے گا اور جس کو اس حال میں موت آئے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

53: سیدنا ابوالاسود الدلیلی سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفید پٹے سے اوڑھے ہوئے ہوئے تھے (میں واپس لوٹ گیا)۔ جب دوبارہ آیا تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے تھے۔ جب تیسری بار آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جاگ چکے تھے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہے (یعنی اللہ کی توحید کا عقیدہ رکھے اور پھر اسی پر) وہ فوت ہو جائے تو جنت میں جائے گا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر چہ اس سے چوری اور زنا بھی ہو جائے، پھر بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہاں اگر چہ اس سے زنا اور چوری بھی ہو جائے“ چنانچہ میں نے تین بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں مرتبہ یہی جواب دیا اور چوتھی مرتبہ فرمایا ”ہاں وہ جنت میں داخل ہوگا اگر چہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کی تاک مٹی میں مل جائے“ پھر سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے نکلے کہ اگر چہ ابو ذر کی تاک خاک آلود ہو۔

باب: جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں

بابُ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ *

۵۱ عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال قال رجل يا رسول الله أي الذنب أكبر عند الله؟ قال أن تدعو لله ندا وهو خلقك قال ثم أي؟ قال أن تقتل ولدك مخلقة أن تطعم معلق قال ثم أي؟ قال أن تزاني حليلة جارك فانزل الله عز وجل تصديقها (والذين لا يدعون مع الله إلها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق ولا يزومون ومن يفعل ذلك يلق أثاما) *

بابُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ *

۵۲ عن جابر بن عبد الله رضى الله عنه قال أتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقال يا رسول الله ما الموجبتان؟ قال من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة ومن مات يشرك بالله شيئا دخل النار *

۵۳ عن أبي الأسود الدبلي أن أبا ذر رضى الله عنه حدثه أنه قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو نائم عليه ثوب أبيض ثم أتيتُه فإذا هو نائم ثم أتيتُه وقد استيقظ فجلست إليه فقال ما من عند قال لا إله إلا الله ثم مات على ذلك إلا دخل الجنة قلت وإن زنى وإن سرق قال وإن زنى وإن سرق قلت وإن زنى وإن سرق قال وإن زنى وإن سرق ثلاثا ثم قال في الرابعة على رغام ألف أبي ذر فخرج أبو ذر وهو يقول وإن رغام ألف أبي ذر *

بابُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ

ہوگا۔

54: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رتی برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا۔ ایک شخص بولا کہ ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کا جوتا (اوروں سے) اچھا ہو، (تو کیا یہی غرور اور گھمنڈ ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی پسند کرتا ہے۔ غرور اور گھمنڈ یہ ہے کہ انسان حق کو ناحق کرے (یعنی اپنی بات کی سچ یا نفسانیت سے ایک بات واجب اور صحیح ہو تو اس کو رد کرے اور نہ مانے) اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

باب: نسب میں طعن کرنا اور میت پر چلا کر رونا کفر میں سے ہے۔

55: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں دو باتیں موجود ہیں اور وہ دونوں کفر ہیں۔ ایک نسب میں طعن کرنا اور دوسرا میت پر چلا کر رونا (اس کے اوصاف بیان کرنا، جسے نوحہ کرنا کہتے ہیں)۔

باب: اس شخص کے کافر ہونے کا بیان جو یہ کہے کہ بارش ستاروں کی گردش کی وجہ سے برسی ہے۔

56: سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز حدیبیہ میں (جو مکہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے) پڑھائی اور رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ میرے بندوں میں سے بعضوں کی صبح تو ایمان پر ہوئی اور بعضوں کی کفر پر۔ تو جس نے یہ کہا کہ بارش اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہوئی تو وہ تاروں کے بارش برسائے کا منکر ہو اور مجھ پر ایمان لایا اور جس نے کہا کہ بارش تاروں کی گردش کی وجہ سے ہوئی تو اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور تاروں پر ایمان لایا۔

باب: غلام کا بھاگ جانا کفر ہے۔

57: شعبی سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو غلام اپنے مالک سے بھاگ جائے تو وہ کافر ہو گیا (یہاں کفر سے مراد ناشکری ہے کیونکہ اس نے مالک کا حق ادا نہ کیا) جب تک لوٹ کر ان کے پاس نہ آئے۔ منصور نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ حدیث تو مرفوعاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے لیکن (میں نے یہاں مرفوعاً بیان نہیں کی بلکہ سیدنا جریر کا قول بتایا) مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث مجھ سے اس جگہ بصرہ میں بیان کی جائے۔

58: سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کبیر

۵۴ عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر قال رجل إن الرجل يحب أن يكون ثوبه حسنا ونعله حسنة قال إن الله جميل يحب الجمال الكبر يطرد الحق وغنط الناس *

باب الطعن في النسب والتباخة من الكفر *

۵۵ عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انتان في الناس هما بهم كفر الطعن في النسب والتباخة على الميت باب من قال مطرتا بالانواء فهو كافر *

۵۶ عن زيد بن خالد الجهني رضى الله عنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الصبح بالحديبية في إثر السماء كانت من الليل فلما انصرف أقبل على الناس فقال هل تذكرون ماذا قال ربكم؟ قالوا الله ورسوله أعلم قال قال أصحح من عبادي مؤمن بي وكافر فأما من قال مطرتا بفضل الله ورحمته فذلك مؤمن بي كافر بالكوكب وأما من قال مطرتا بنوء كذا وكذا فذلك كافر بي مؤمن بالكوكب

باب: إذا أبق العبد فهو كافر *

۵۷ عن الشعبي عن جرير رضى الله عنه أنه سمعه يقول أبا عبد الله من موابه لقد كفر حتى يرجع إليهم فقال منصور قد والله زوي عن النبي صلى الله عليه وسلم ولكني أكره أن يزوي عني مهتسا بالبصرة *

۵۸ عن جرير رضى الله عنه عن النبي صلى الله

جب غلام (اپنے مالک کے پاس سے) بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔
باب: (رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کہ) میرے دوست تو صرف اللہ اور
ایماندار نیک لوگ ہیں۔

59: سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا
آپ ﷺ چپکے سے نہیں بلکہ پکار کر فرماتے تھے کہ فلاں کی اولاد میری عزیز نہیں
بلکہ میرا مالک یعنی دوست اللہ ہے اور میرے عزیز وہ مومن ہیں جو نیک ہوں۔
باب: مومن کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دینا اور آخرت دونوں میں ملتا ہے اور کافر
کی نیکیوں کا بدلہ اس کو دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے۔

60: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ
تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کیلئے بھی عظم نہ کرے گا۔ اس کا بدلہ دنیا میں دے گا اور
آخرت میں بھی دے گا اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے یہاں
تک کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جس کا کہ اسے بدلہ
دیا جائے۔

باب: اسلام کیا ہے؟ اور اس کی خصیلتوں کا بیان۔

61: سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجد والوں (نجد عرب میں
ایک علاقہ ہے) میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جس کے بال
بکھرے ہوئے تھے اور اس کی آواز کی گنگناہٹ سنی جاتی تھی لیکن سمجھ میں نہ آتا
تھا کہ کیا کہتا ہے یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک آیا، تب معلوم ہوا
کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دن رات
میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ وہ بولا کہ ان کے سوا میرے اوپر کوئی اور نماز (فرض)
ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھنا چاہے اور رمضان کے
روزے ہیں۔ وہ بولا کہ مجھ پر رمضان کے سوا اور کوئی روزہ (فرض) ہے؟ آپ
ﷺ نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھنا چاہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس
سے زکوٰۃ کا بیان کیا تو وہ بولا کہ مجھ پر اس کے سوا اور کوئی زکوٰۃ (فرض) ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل ثواب کیلئے صدقہ دینا چاہے۔ راوی
نے کہا کہ پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہتا جاتا تھا کہ اللہ کی قسم میں نہان سے زیادہ
کروں گا اور نہان میں کمی کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ اپنے اس
(بات کے) کہنے میں سچا ہے تو یہ تک یہ کامیاب ہو گیا۔ ایک دوسری روایت میں
ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قسم اس کے باپ کی کہ اگر یہ سچا ہے تو اس نے نجات
پائی یا (یہ فرمایا کہ) اس کے باپ کی قسم! اگر یہ (اپنی بات کے کہنے میں) سچا ہے
تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَبَى الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ *

بَابُ أَمَّا وَلِيُّ اللَّهِ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ

٥٩ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَارًا غَيْرَ

سِرًّا يَقُولُ أَلَا إِنَّ آلَ أَبِي بَعْنِي فَلَانًا لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ

إِنَّمَا وَلِيُّ اللَّهِ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ *

بَابُ جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

وَتَفْجِيلِ حَسَنَاتِ الْكَافِرِ فِي الدُّنْيَا

٦٠ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَا يَطْلُمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي

بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزِي بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ

فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتٍ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا

أُلْفِىَ إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةً يُجْزَى بِهَا *

بَابُ الْإِسْلَامِ مَا هُوَ؟ وَبَيَانُ خِصَالِهِ

٦١ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ

رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ

نَجْدٍ فَأَنَرَ الرَّأْسَ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا

يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ وَصِيَامَ

شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ

تَطُوعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ

قَالَ فَأَتْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا

وَلَا أُنْقِصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَلْفَحَ إِنَّ صَدَقَ وَلِي رِوَايَةٌ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْفَحَ وَأَبِيهِ إِنَّ صَدَقَ أَرَى

دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنَّ صَدَقَ *

باب: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

62: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے (یہ تشبیہ ہے کہ اسلام کو ایک گھر کی مانند سمجھو یا ایک چھت کی مانند کہ جس میں پانچ ستون ہوں) اللہ جل جلالہ کی توحید (وحدانیت کی گواہی دینا) نماز کو قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔ ایک شخص بولا کہ حج اور رمضان کے روزے رکھنا (یعنی حج کو پہلے کیا اور روزوں کو بعد) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رمضان کے روزے اور حج۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ہی سنا ہے۔

باب: کونسا اسلام بہتر ہے؟

63: سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تو (بھوکے شخص اور مہمان کو) کھانا کھلائے اور ہر شخص کو سلام کرے خواہ تو اس کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔

باب: اسلام، اپنے سے پہلے گناہ ختم کر دیتا ہے۔ اسی طرح حج اور ہجرت سے بھی سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

64: عبد الرحمن بن شماسہ المہری کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عمرو بن عامر رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور وہ اس وقت قریب المرگ تھے تو وہ (سیدنا عمرو رضی اللہ عنہما) بہت دیر تک روئے اور اپنا منہ دیوار کی طرف پھیر لیا تو ان کے بیٹے کہنے لگے کہ اے ہمارے والد! آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یہ خوشخبری نہیں دی، یہ خوشخبری نہیں دی؟ تب انہوں نے اپنا منہ سامنے کیا اور کہا کہ سب باتوں میں افضل ہم اس بات کی گواہی دینے کو سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور میرے اوپر تین حال گزرے ہیں۔ ایک حال یہ تھا کہ جو میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ میں کسی کو بُرا نہیں جانتا تھا اور مجھے آرزو تھی کہ کسی طرح میں قابو پاؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) قتل کر دوں پھر اگر میں اسی حال میں مر جاتا تو جہنمی ہوتا۔ دوسرا حال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈالی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ اپنا دہنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ سے (اسلام پر) بیعت کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے اس وقت اپنا ہاتھ چھینچ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرو! تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ میں ایک شرط کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کونسی شرط؟ میں نے کہا کہ یہ شرط کہ میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے (جو میں نے اب تک کئے ہیں)

باب نبی الإسلام علی خمس

۶۲ عن ابن عمر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نبی الإسلام علی خمس علی أن یؤخذ الله وإقام الصلاة وإیاء الزکاة وصیام رمضان والحج فقال رجل الحج وصیام رمضان قال لا صیام رمضان والحج هكذا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم *

باب ای الإسلام خیر

۶۳ عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه أن رجلاً سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الإسلام خیر؟ قال تطعم الطعام وتقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف *

باب کون الإسلام یهدم ما قبله וכذا الهجرة والحج *

۶۴ عن ابن شماسة المہری قال حضرتنا عمرو بن العاص رضي الله عنه وهو في سبابة الموت فبکی طويلاً وحول وجهه إلى الجدار فجعل ابنه يقول يا ابتاه أما بشرتك رسول الله صلى الله عليه وسلم بكذا؟ أما بشرتك رسول الله صلى الله عليه وسلم بكذا؟ قال فاقبل بوجهه فقال إن أفضل ما بعد شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله إني قد كنت على أطباق ثلاث لقد رأيتني وما أحد أشد بفضاً لرسول الله صلى الله عليه وسلم مني ولا أحب إلي أن أكون قد استمكنت منه فقتلته فلو مت على تلك الحال لكنت من أهل النار فلما جعل الله الإسلام في قلبي أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت أبسط يمينك فلأباعدك قبسط يمينه قال فقبضت يدي قال ما لك يا عمرو قال قلت أردت أن أشرط قال تشرط بماذا؟ قلت أن يفر لي قال أما علمت أن الإسلام يهدم ما كان

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! تو نہیں جانتا ہے اسلام پہلے تمام گناہوں کو گرا دیتا ہے اور اسی طرح ہجرت پہلے گناہوں کو گرا دیتی ہے۔ اسی طرح حج تمام پیشتر گناہوں کو گرا دیتا ہے۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی سے محبت نہ تھی اور نہ میری نگاہ میں آپ سے زیادہ کسی کی شان تھی اور میں آپ ﷺ کے جلال کی وجہ سے آپ کو آنکھ بھر کر نہ دیکھ سکتا تھا۔ اور اگر کوئی مجھ سے آپ ﷺ کی صورت کے بارے میں پوچھے تو میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ میں آنکھ بھر کر آپ ﷺ کو نہیں دیکھ سکتا تھا اور اگر میں اس حال میں مر جاتا تو امید تھی کہ جنتی ہوتا اس کے بعد چند اور چیزوں میں ہمیں پھنسا پڑا۔ میں نہیں جانتا کہ ان کی وجہ سے میرا کیا حال ہوگا۔ تو جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کیساتھ کوئی رونے چلانے والی نہ ہو اور نہ آگ ہو اور جب مجھے دفن کرنا تو مجھ پر اچھی طرح مٹی ڈال دیتا اور میری قبر کے ارد گرد اتنی دیر تک کھڑے رہنا جتنی دیر میں ہونٹ کاٹا جاتا ہے اور اس کا گوشت بانٹا جاتا ہے تا کہ تم سے میرا دل پہلے (اور میں تمہاری میں گھبرا نہ جاؤں) اور دیکھ لوں کہ میں پروردگار کے دیکھوں (فرشتوں) کو کیا جواب دیتا ہوں۔

باب: مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔

65: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا (یا اس کا عیب بیان کرنا) فسق ہے (یعنی گناہ ہے اور ایسا کرنے والا فاسق ہو جاتا ہے) اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

باب: جب آدمی کا اسلام اچھا ہو تو جاہلیت کے اعمال پر مواخذہ نہیں ہوتا۔

66: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم سے ان کاموں کی بھی پوچھ گچھ ہوگی جو ہم نے جاہلیت کے زمانے میں کئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو اچھی طرح اسلام لایا (یعنی دل سے سچا مسلمان ہوا) اس سے تو جاہلیت کے کاموں کا مواخذہ نہ گا اور جو بُرا ہے (یعنی صرف ظاہر میں مسلمان ہوا اور اس کے دل میں کفر رہا) تو اس سے جاہلیت اور اسلام کے کاموں، دونوں کے بارے میں مواخذہ ہوگا۔

باب: جب تم میں سے کسی کا اسلام اچھا ہو تو ہر نیکی، جیسے وہ کرتا ہے، دس گنا لکھی جاتی ہے۔

67: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جب میرا بندہ دل میں نیک کام کرنے کی نیت کرتا ہے تو میں اس کیلئے ایک نیکی لکھ لیتا ہوں، جب تک کہ اس نے وہ نیکی نہیں کی۔ پھر اگر وہ نیکی کی تو اس کو میں اس کیلئے دس نیکیاں (ایک کے بدلے) لکھتا ہوں اور جب دل

قَبْلَهُ وَأَنَّ الْمُهْجِرَةَ تَهْدِيَهُمْ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ تَهْدِيَهُمْ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَجَلَ فِي عَيْتِي مِنْهُ وَمَا كُنْتُ أَطِيقُ أَنْ أَضْلَأَ عَيْتِي مِنْهُ إِخْلَالًا لَهُ وَلَوْ سُنِلْتُ أَنْ أَصْفَهُ مَا أَطَفْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَضْلَأُ عَيْتِي مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أُذْرِي مَا حَالِي فِيهَا فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبُنِي نَالِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشْتَبُوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَتَا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرًا مَا تَنْحَرُ حَزْرُورٌ وَيُقَسِّمُ لِحْمَهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَنْظُرَ مَاذَا أَرَا جِعَ بِهِ رَسُولُ رَبِّي *

باب سَبَابِ الْمُسْلِمِ فَسُوقٍ وَقِتْلَهُ كُفْرٌ

٦٥ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَقِتْلَهُ كُفْرٌ *

باب من أحسن في الإسلام لم يؤخذ بما عمل في الجاهلية

٦٦ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَخَذْتُ بِمَا عَمِلْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ أَسَاءَ مِنْ أَحْسَنَ عِنْتِكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَلَا يُؤْخَذُ بِهَا وَمَنْ أَسَاءَ أَخَذَ بِعَمَلِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ *

باب إذا أحسن أحدكم إسلامه فكل حسنة يعملها تكتب بعشر أمثالها

٦٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بَأَن يَفْعَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

میں برائی کرنے کی نیت کرتا ہے تو میں اس کو بخش دیتا ہوں جب تک کہ وہ بُرائی (پر عمل) نہ کرے۔ اور پھر جب وہ بُرائی (پر عمل) کرے تو اس کیلئے ایک ہی بُرائی لکھتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے کہتے ہیں کہ اے پروردگار یہ تیرا بندہ ہے، بُرائی کرنا چاہتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ ان سے زیادہ اپنے بندے کو دیکھ رہا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھتے رہو! اگر وہ بُرائی کرے تو ایک بُرائی ویسی ہی لکھ لو اور اگر نہ کرے (اور اس بُرائی کے ارادے سے باز رہے) تو اس کیلئے ایک نیکی لکھ لو کیونکہ اس نے میرے ڈر سے اس بُرائی کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا اسلام بہتر ہوتا ہے (یعنی خالص اور سچا، نفاق سے خالی) تو پھر وہ جو نیکی کرتا ہے اس کیلئے ایک کے بدلے دس نیکیاں سات سو گنا تک لکھی جاتی ہیں اور جو بُرائی کرتا ہے تو اس کیلئے ایک ہی بُرائی لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مل جاتا ہے۔

68: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری امت سے (گناہ کے) ان خیالات سے درگزر کیا جو دل میں آئیں جب تک کہ ان کو زبان سے نہ نکالیں یا ان پر عمل نہ کریں۔

باب: مسلمان وہی ہے جس سے دیگر مسلمان محفوظ ہوں۔
69: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا مسلمان بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ مسلمان جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں (یعنی نہ زبان سے کسی مسلمان کی بُرائی کرے اور نہ ہاتھ سے کسی کو ایذا دے)۔

باب: جس نے جاہلیت میں کوئی نیک عمل کیا پھر وہ مسلمان ہو گیا۔
70: عروہ بن زبیر سے روایت ہے اور انہیں سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں (سیدنا حکیم) نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیا سمجھتے ہیں کہ جو نیک کام میں نے جاہلیت کے زمانہ میں کئے تھے جیسے صدقہ یا غلام کا آزاد کرنا یا تاملانا، ان کا ثواب مجھے ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اسی نیکی پر اسلام لایا ہے جو کہ پہلے کر چکا ہے۔ (یعنی وہ نیکی قائم ہے، اب اس پر اسلام زیادہ ہوا)۔

باب: آزمائش سے ڈرانا۔
71: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ گنو کتنے آدمی اسلام کے قائل ہیں؟ پھر ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ ہم پر (دشمنوں کی وجہ سے کوئی آفت آنے سے) ڈرتے ہیں؟ اور بیشک ہم چھ سو آدمیوں سے لیکر سات سو تک ہیں۔ آپ ﷺ

وَاِذَا تَحَدَّثْتَ بِاللَّهِ يَمْلِكُ سَيِّئَةً فَاِنَّا اَغْفِرُهَا لَهٗ مَا لَمْ يَمْلِكْهَا فَاِذَا عَلِمَهَا فَاِنَّا اَكْبُهٗهَا لَهٗ بِمَنْلَهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الْمَلٰٓئِكَةُ رَبِّ ذٰلِكَ عِبَادَتُكَ اَنْ يَمْلِكُ سَيِّئَةً وَهُوَ اَبْصُرُ بِهٖ فَقَالَ اَرْتَقِبُوْهُ فَاِن عَلِمَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِمَنْلَهَا وَاِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً اِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جُرْأَسِيْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَمْعَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِاٰةٍ ضَعْفٌ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَمْعَلُهَا تُكْتَبُ بِمَنْلَهَا حَتّٰى يَلْقٰى اللّٰهَ *

68: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَجَاوَزُ لِأُمَّتِيْ مَا حَدَّثْتُ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوْا اَوْ يَمْعَلُوْا بِهٖ *

بَابُ الْمُسْلِمِ مَنِ اسْلَمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْهُ
69: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ؟ قَالَ مَنْ اسْلَمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهٖ *

بَابُ مَنْ عَمِلَ بِرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اسْلَمَ
70: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنْ حَكِيْمَ بْنَ حَزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَرَايْتُ اَمْوَرًا كُنْتُ اَتَحَسَّبُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ اَوْ عَقَابَةٍ اَوْ صِلَةٍ رَحِيْمٍ، اَفْهِيَ اَجْرٌ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتُ عَلٰى مَا اسْلَفْتُ مِنْ خَيْرٍ *

بَابُ التَّخْذِيْرِ مِنَ الْاِبْتِلَاءِ
71: عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَالُوا اَخْضُوا لِيْ كَمَا يَلْفُظُ الْاِسْلَامُ قَالَ لَقُلْنَا يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَتَخَافُ عَلَيْنَا وَنَخْنُ مَا نَبِيْنَ السَّتِّ مِاٰةٍ اِلٰى السَّبْعِ مِاٰةٍ؟ قَالَ اِنَّكُمْ لَا

نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے شاید مصیبت میں پڑ جاؤ۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ایسا ہی ہوا کہ ہم مصیبت میں پڑ گئے یہاں تک کہ بعض ہم میں سے نماز بھی چپکے سے (چھپ کر) پڑھتے۔

باب: اسلام کی ابتداء غربت سے ہوئی (اور) عنقریب اسلام پہلی حالت میں لوٹ آئے گا اور وہ دو مسجدوں (مکہ مدینہ) میں سمٹ کر رہ جائے گا۔

72: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام غربت میں شروع ہوا اور پھر غریب ہو جائے گا جیسے کہ شروع ہوا تھا اور وہ سمٹ کر دونوں مسجدوں (مکہ مدینہ) کے درمیان میں آجائے گا، جیسے کہ سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ (بل) میں چلا جاتا ہے۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی ابتداء۔

73: عروہ بن زبیر سے روایت ہے اور انہیں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ پہلے پہل جو وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر شروع ہوئی وہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب سچا ہونے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی خواب دیکھتے تو وہ صبح کی روشنی کی طرح نمودار ہوتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہائی کا شوق ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں اکیلے تشریف رکھتے، کئی کئی راتوں تک وہاں عبادت کیا کرتے اور گھر میں نہ آتے، اپنا توشہ ساتھ لے جاتے۔ پھر اُمّ المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس لوٹ کر آتے اور وہ اتنا ہی اور توشہ تیار کر دیتیں یہاں تک کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کی توقع نہ تھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی غار حرا میں تھے کہ فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ پڑھو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) اس فرشتے نے مجھے پکڑ کر دیوچا، اتنا کہ وہ تھک گیا یا میں تھک گیا، پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ! میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں۔ اس نے پھر مجھے پکڑا اور دیوچا یہاں تک کہ تھک گیا، پھر چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ! اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے کوٹھڑے سے پیدا کیا۔ تو پڑھتا رہ، تیرا رب بڑے کرم والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا۔ جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔“ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے اور گردن کے بیچ کا گوشت (ڈوراخونف سے) پھڑک رہا تھا (چونکہ یہ وحی کا پہلا مرحلہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عادت نہ تھی، اس واسطے ہیبت چھا گئی) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ مجھے (کپڑوں سے) ڈھانپ دو، ڈھانپ دو۔ انہوں نے ڈھانپ دیا یہاں

تذرون لعلکم أن تبتلوا قال فابتلتا حتى جعل الرجل منا لا يصلي إلا سرا *

باب بیان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً وأنه يارز بين المسجدين *

٧٢ عن ابن عمر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً كما بدأ وهو يارز بين المسجدين كما تارز الحية في جحرها *

باب بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ *

٧٣ عن عروة بن الزبير أن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته أنها قالت كان أول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي الرؤيا الصادقة لبي النوم فكان لا يرى رؤيا إلا جاءت مثل فلق الصبح ثم حُبب إليه الخلاء فكان يخلو بغار حراء يتحنث فيه (وهو الصائم الليالي أولات العمد قبل أن يرجع إلى أهله ويتزوّد لذلك ثم يرجع إلى خديجة رضي الله عنها فيزود لمثلها حتى فجئته الحق وهو في غار حراء فجاءه الملك فقال اقرأ قال ما أنا بقارئ قال فأخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال اقرأ قال قلت ما أنا بقارئ قال فأخذني فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال اقرأ فقلت ما أنا بقارئ فأخذني فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال (اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق خلق من علم بالقلم . علم الإنسان ما لم يعلم .) فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجف بواديه حتى دخل على خديجة رضي الله عنها فقال زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع ثم قال لخديجة رضي الله عنها أي خديجة ما

تک کہ آپ ﷺ کا ڈر جاتا رہا اس وقت اُمّ المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے خدیجہ مجھے کیا ہو گیا اور سب حال بیان کیا اور کہا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ اُمّ المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہرگز نہیں آپ خوش رہیں۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہ کرے گا یا کبھی رنجیدہ نہ کرے گا۔ اللہ کی قسم آپ اتنے کو جوڑتے ہیں، سچ بولتے ہیں اور بوجھ اٹھاتے ہیں (یعنی عیال اور اطفال اور یتیم اور مسکین کیساتھ تعاون کرتے ہیں، ان کا بار اٹھاتے ہیں) اور تادار کیلئے کمائی کرتے ہیں اور مہمان کی خاطر داری کرتے ہیں اور سچی آفتوں (جیسے کوئی قرض دار یا مفلس ہو گیا یا اور کسی تباہی) میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر اُمّ المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور وہ اُمّ المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے (کیونکہ ورقہ نوفل کے بیٹے تھے اور نوفل اسد کے بیٹے، اور اُمّ المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا خویلد کی بیٹی تھیں اور خویلد اسد کے بیٹے تھے تو ورقہ اور خدیجہ کے باپ بھائی بھائی تھے) اور جاہلیت کے زمانہ میں وہ نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھنا جانتے تھے، تو عجتا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا انجیل کو عربی زبان میں لکھتے تھے اور بہت بوڑھے تھے، ان کی بیٹائی (بوہاچے کی جہ سے) جاتی رہی تھی۔ اُمّ المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ اے چچا! (وہ بچا کے بیٹے تھے لیکن بزرگی کیلئے ان کو چچا کہا اور ایک روایت میں چچا کے بیٹے ہیں) اپنے بھتیجے کی سنو۔ ورقہ نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! تم نے کیا بویو کھا؟ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ کیفیت دیکھی تھی سب بیان کی تو ورقہ نے کہا کہ یہ تو وہ ماموس ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر اتری تھی۔ (ماموس سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں) کاش میں اس زمانہ میں جو ان ہوتا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب تمہاری قوم تمہیں نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں! جب کوئی شخص دنیا میں وہ لے کر آیا، جسے تم لانے ہو (یعنی شریعت اور دین) تو لوگ اس کے دشمن ہو گئے اور اگر میں اس کو پادوں کا تو اچھی طرح تمہاری مدد کروں گا

74: صحیحی کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ سب سے پہلے قرآن میں سے کیا اترتا؟ انہوں نے کہا کہ ﴿يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ میں نے کہا کہ یا ﴿اِنۡزِلۡ﴾ (سب سے پہلے اترتی؟) انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قرآن میں سب سے پہلے کیا اترتا تو انہوں نے کہا کہ ﴿يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ میں نے کہا کہ یا ﴿اِنۡزِلۡ﴾ (سب سے پہلے اترتی؟) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں (غار) حرا میں ایک مینے تک رہا۔ جب

لِيْ وَأَخْبَرَهَا الْخَبْرَ قَالَ لَقَدْ حَشَيْتُ عَلَيَّ نَفْسِيْ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ كَلِمًا اَيْسَّرَ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْرِيكَ اللّٰهَ اَبَدًا وَاللّٰهُ اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحْمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكُلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتُقْرِئُ الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَاِنطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزٰى وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخِيْ اَيْبَهَا وَكَانَ امْرَاً تَنَصَّرَ فِي الْمَجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتَسِبُ الْكُتٰبَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتَسِبُ مِنَ الْاِنجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكْتَسِبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيُّ عَمِّ اسْمَعُ مِنْ ابْنِ اَخِيْكَ قَالَ وَرَقَةَ بْنُ نَوْفَلِ يَا ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰى فَاخْبِرْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مَا رَاَهُ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةَ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي اَنْزَلَ عَلٰى مُوسٰى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَدْعًا يٰ لَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُخْرِجِيْ هُمْ؟ قَالَ وَرَقَةَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جَنَّتْ بِهٖ اِلَّا عُودِيْ وَابْنُ يَسْرَجِيْ يَوْمَئِذٍ اَنْصُرُكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا *

74: عَنْ يَحْيٰى قَالَ سَأَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَيُّ الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَ قَبْلُ قَالَ (يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) فَقُلْتُ اَوْ اِنۡزِلَ فَقَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَيُّ الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَ قَبْلُ قَالَ (يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) فَقُلْتُ اَوْ اِنۡزِلَ قَالَ جَابِرٌ اُحَدِّثْكُمْ مَا حَلَفْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَزَتْ بِحِرَاءِ شَهْرًا فَلَمَّا فَضَيْتُ جَوَارِي نَزَلَتْ فَاسْتَبَطَنْتُ بَطْنِ الْوَادِي فَتَوَدَّيْتُ فَتَطَرْتُ اَمْعِي وَخَلْفِي وَعَسَنَ

میری رہنے کی مدت پوری ہوگئی تو میں اترا اور وادی کے اندر چلا کسی نے مجھے آواز دی، میں نے سامنے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں دیکھا، کوئی نظر نہ آیا۔ پھر مجھے کسی نے آواز دی، میں نے دیکھا مگر کسی کو نہ پایا۔ پھر کسی نے مجھے آواز دی تو میں نے سراپر اٹھا کر دیکھا تو وہ ہوا میں ایک تخت پر ہیں یعنی جبریل ﷺ۔ مجھے یہ دیکھ کر سخت (بیت کے مارے) لرزہ چڑھ آیا۔ تب میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ مجھے کپڑاڑھا دو! انہوں نے کپڑاڑھا دیا اور پانی (بیت دور کرنے کیلئے) میرے اوپر ڈالا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں۔ ”اے کپڑاڑھنے والے۔ کھڑا ہو جا اور آگاہ کر دے۔ اور اپنے رب ہی کی بڑائیاں بیان کر۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ۔“ (المدثر 1، 4)۔

باب: وحی کا کثرت سے اور لگا تار نازل ہونا۔
75: سیدنا انس بن مالک ﷺ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ پر آپ ﷺ کی وفات سے قبل بے درپے وحی اتاری حتیٰ کہ آپ ﷺ نے وفات پائی۔ اور سب سے زیادہ وحی آپ ﷺ کی وفات کے دن نازل ہوئی۔
باب: رسول اللہ ﷺ کا آسمانوں پر تشریف لے جانا (یعنی معراج) اور نمازوں کا فرض ہونا۔

76: سیدنا انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے ایک سفید براق لایا گیا، اور وہ ایک جانور ہے سفید رنگ کا، لمبا، گدھے سے اونچا اور خمیر سے چھوٹا، اپنے سم وہاں رکھتا ہے جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے (تو ایک لمحہ میں آسمان تک جاسکتا ہے)۔ فرمایا: میں اس پر سوار ہوا اور بیت المقدس تک آیا۔ فرمایا: وہاں میں نے اس جانور کو اس حلقہ سے باندھ دیا، جس سے اور پیغمبر اپنے اپنے جانوروں کو باندھا کرتے تھے (یہ حلقہ مسجد کے دروازے پر ہے اور باندھ دینے سے یہ معلوم ہوا کہ انسان کو اپنی چیزوں کی احتیاط اور حفاظت ضروری ہے اور یہ توکل کے خلاف نہیں) پھر میں مسجد کے اندر گیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر باہر نکلا تو جبریل ﷺ دو برتن لے کر آئے، ایک میں شراب اور دوسرے میں دودھ تھا۔ میں نے دودھ پسند کیا تو جبریل نے کہا، آپ نے فطرت کو پسند کیا۔ پھر جبریل ﷺ مجھے آسمان پر لے کر گئے، (جب وہاں پہنچے) تو فرشتوں سے دروازہ کھولنے کیلئے کہا، انہوں نے پوچھا کون ہے؟ جبریل نے کہا کہ جبریل ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے؟ جبریل ﷺ نے کہا کہ محمد ﷺ ہیں۔ فرشتوں نے پوچھا کہ کیا وہ بلائے گئے تھے؟ جبریل ﷺ نے کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں۔ پھر ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا اور میں نے آدم ﷺ کو دیکھا تو انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے بہتری

یمنی وَعَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرِ أَحَدًا ثُمَّ نُوذِيتُ فَنَطَرْتُ فَلَمْ أَرِ أَحَدًا ثُمَّ نُوذِيتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِي جِبْرِيلَ ﷺ فَأَخَذَنِي رَجْفَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ ذَنْوُونِي فَذَنْوُونِي فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (بِسْمِ اللَّهِ) أَيْهَا الْمُدَّثِرُ • قُمْ فَأَنْذِرْ • وَرَبِّكَ فَكَبِّرْ • وَتَبَارَكَ فَطَهَرُ • *

باب في كثرة الوحي وتتابعه

٧٥ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّرَ وَجَلَ نَاعِقِ الْوَحْيِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تُوَفِّيَ وَأَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوَفِّيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب الإسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم إلى السماوات وفرض الصلوات *

٧٦ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ بِالْبَرَقِ وَهُوَ دَائِبَةٌ أَيْضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَذُونَ الْبُغْلِ يَصْعُقُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرَفِهِ قَالَ فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ قَالَ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبُطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ ﷺ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ ﷺ اخْتَرْتِ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ﷺ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ جِبْرِيلُ ﷺ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ قَدْ بَعَثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِأَدَمَ ﷺ فَوَحَبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ﷺ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ جِبْرِيلُ ﷺ قِيلَ وَمَنْ

کی دعا کی۔ پھر جبریل علیہ السلام ہمارے ساتھ دوسرے آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلویا۔ فرشتوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ جبریل۔ فرشتوں نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ دوسرا کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فرشتوں نے کہا کہ ان کو بلانے کا حکم ہوا تھا؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں حکم ہوا ہے۔ پھر دروازہ کھلا تو میں نے دونوں خالہ زاد بھائیوں کو دیکھا یعنی عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو۔ ان دونوں نے مرحبا کہا اور میرے لئے بہتری کی دعا کی۔ پھر جبریل علیہ السلام ہمارے ساتھ تیسرے آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلویا، تو فرشتوں نے کہا کہ کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ جبریل۔ فرشتوں نے کہا کہ تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فرشتوں نے کہا کہ کیا ان کو بلانے کیلئے پیغام گیا تھا؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں پیغام گیا تھا۔ پھر دروازہ کھلا تو میں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا۔ اللہ نے حسن (خریصورتی) کا آدھا حصہ ان کو دیا تھا۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور نیک دعا کی۔ پھر جبریل علیہ السلام ہمیں لے کر چوتھے آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلویا تو فرشتوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ جبریل۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فرشتوں نے کہا کہ وہ بلوائے گئے ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں بلوائے گئے ہیں۔ پھر دروازہ کھلا تو میں نے ادریس علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور مجھے اچھی دعا دی۔ اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہے کہ ”ہم نے ادریس کو اونچی جگہ پر اٹھالیا“ (تو اونچی جگہ سے یہی چوتھا آسمان مراد ہے)۔ پھر جبریل علیہ السلام ہمارے ساتھ پانچویں آسمان پر چڑھے اور انہوں نے دروازہ کھلویا۔ فرشتوں نے پوچھا کہ کون؟ کہا کہ جبریل۔ فرشتوں نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فرشتوں نے کہا کہ کیا وہ بلوائے گئے ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں بلوائے گئے ہیں۔ پھر دروازہ کھلا تو میں نے ہارون علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور مجھے نیک دعا دی۔ پھر جبریل علیہ السلام ہمارے ساتھ چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلویا۔ فرشتوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ جبریل۔ فرشتوں نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فرشتوں نے کہا کہ اللہ نے ان کو لے کر آنے کیلئے پیغام بھیجا تھا؟ جبریل علیہ السلام نے کہا، ہاں! بھیجا تھا۔ پھر دروازہ کھلا تو میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مرحبا کہا اور مجھے اچھی دعا دی۔ پھر جبریل علیہ السلام ہمارے ساتھ ساتویں آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلویا۔ فرشتوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ جبریل ہوں۔ پوچھا کہ تمہارے

مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلُ قَبِيلٍ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بَاتِي الْخَالَةَ عَمْسَى ابْنِ مَرْثَمٍ وَيَحْيَى ابْنَ زَكَرِيَّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا فَرَحَبًا وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّلَاثَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قَبِيلَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلُ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ علیہ السلام إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْخَمْسِينَ فَرَحَبًا وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ علیہ السلام قَبِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلُ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِأَدْرِيسَ علیہ السلام فَرَحَبًا وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا) ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قَبِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلُ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ علیہ السلام فَرَحَبًا وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ علیہ السلام قَبِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلُ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى علیہ السلام فَرَحَبًا وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قَبِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلُ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ

ساتھ اور کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ محمد ﷺ ہیں۔ فرشتوں نے پوچھا کہ کیا وہ بلوائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں بلوائے گئے ہیں۔ پھر دروازہ کھلا تو میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بیت المعمور سے اپنی پیٹھ کا تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنا گناہ نہیں) اور اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے جاتے ہیں کہ پھر کبھی ان کی باری نہیں آئے گی۔ پھر جبریل علیہ السلام مجھے سدرۃ المنتہی کے پاس لے گئے۔ اس کے پتے اتنے بڑے تھے جیسے ہاتھی کے کان اور اس کے پیر تھ جیسے۔ (ایک بڑا گڑا جس میں دو تنگ یا زیادہ پانی آتا ہے) پھر جب اس درخت کو اللہ تعالیٰ کے حکم نے ڈھانکا تو اس کا حال ایسا ہو گیا کہ کوئی مخلوق اس کی خوبصورتی بیان نہیں کر سکتی۔ پھر اللہ جل جلالہ نے میرے دل میں القا کیا جو کچھ القا کیا اور پچاس نمازیں رات اور دن میں مجھ پر فرض کیں۔ جب میں وہاں سے اتر اور موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ تمہارے پروردگار نے تمہاری امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جاؤ اور تخفیف چاہو، کیونکہ تمہاری امت کو اتنی طاقت نہ ہوگی اور میں نے نبی اسرائیل کو آزما لیا اور ان کا امتحان لیا ہے۔ میں اپنے پروردگار کے پاس لوٹ گیا اور عرض کیا کہ اے پروردگار! میری امت پر تخفیف کر۔ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں گھمادیں۔ میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیں۔ انہوں نے کہا تمہاری امت کو اتنی طاقت نہ ہوگی، تم پھر اپنے رب کے پاس جاؤ اور تخفیف کراؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس طرح برابر اپنے پروردگار کے درمیان آتا جاتا رہا، یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ اے محمد (ﷺ)! ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں، اور ہر ایک نماز میں دس نمازوں کا ثواب ہے۔ تو وہی پچاس نمازیں ہوئیں (سبحان اللہ! مالک کی اپنے بندوں پر کیسی عنایت ہے کہ پڑھیں تو پانچ نمازیں اور ثواب پچاس نمازوں کا ملے) اور جو کوئی شخص نیک کام کرنے کی نیت کرے اور پھر اس کو نہ کر سکے تو اس کو ایک نیکل کا ثواب ملے گا اور جو کرے تو اس کو دس نیکیوں کا اور جو شخص برائی کرنے کی نیت کرے اور پھر اس کو نہ کرے، تو کچھ نہ لکھا جائے گا اور اگر کر لے تو ایک ہی برائی لکھی جائے گی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اتر اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ پھر اپنے رب کے پاس لوٹ جاؤ اور تخفیف چاہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس بار بار گیا یہاں تک کہ میں اس سے شرمایا گیا ہوں۔ (یعنی اب جانے سے شرماتا ہوں)۔

باب: نبی ﷺ کا انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ کرنا۔

لَنَا لِإِذَا أَنَا يَا بَرَاهِيمَ ﷺ مُسْتَدًا ظَهْرَةً إِلَى التَّيْسِ الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلُّ يَوْمٍ سِتُّونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السَّدْرَةِ الْمُتَهَيِّئَةِ وَإِذَا وَرَافَهَا كَأَذَانِ الْغَيْلَةِ وَإِذَا نَمَرُهَا كَأَقْلَابِ قَسَالٍ لَمَّا عَشِيهَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ مَا عَشِي تَغَيَّرَتْ لَمَّا أَحَدًا مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى لَفَرَضَ عَلَيَّ حُسَيْنٍ صَلَاةٍ لِي كُلَّ يَوْمٍ وَتِلْكَ فَتَرَلْتُ إِلَى مُوسَى ﷺ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ؟ قُلْتُ حُسَيْنٍ صَلَاةٍ قَالِ أَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أَمَّتْكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ فَإِنِّي لَقَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَيَّرْتُهُمْ قَالِ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلَيَّ أُنْصِي لِحَظِّ عَنِّي خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى ﷺ فَقُلْتُ حَظِّ عَنِّي خَمْسًا قَالِ إِنْ أَمَّتْكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالِ فَلَمْ أَرْجِعْ بَيْنَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَبَيْنَ مُوسَى ﷺ حَتَّى قَالِ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلُّ يَوْمٍ وَتِلْكَ لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرَةٌ فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً وَمَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هُمْ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ قَالِ فَتَرَلْتُ حَتَّى التَّهَيَّئْتُ إِلَى مُوسَى ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَقَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْتَيْتُ مِنْهُ *

باب: ذِكرُ النَّبِيِّ ﷺ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

77: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان چل رہے تھے کہ ایک وادی پر گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ وادی ازرق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں، (پھر موسیٰ علیہ السلام کا رنگ اور بالوں کا حال بیان کیا جو (راوی حدیث) داد بن ابی ہند کو یاد نہ رہا)۔ جو انگلیاں اپنے کانوں میں رکھے ہوئے، بلند آواز سے تلبیہ پکارتے ہوئے اس وادی میں سے جا رہے ہیں۔ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم پھر چلے یہاں تک کہ ایک ٹیکری پر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیوں سی ٹیکری ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہر شہا کی یا لفت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ صوف کا ایک جبہ پہنے ہوئے ایک سرخ اونٹنی پر سوار ہیں اور ان کی اونٹنی کی ٹیکل کھجور کے چھال کی ہے، وہ اس وادی میں لہیک کہتے ہوئے جا رہے ہیں۔

78: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صورت بیان کی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا (یہ شکہ وادوی ہے) کہ وہ لمبے، چہرے بدن والے، سیاہ بالوں والے جیسے ثنوء کے لوگ ہوتے تھے۔ اور فرمایا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام سے ملا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صورت بیان کی کہ وہ درمیانہ قد والے، سرخ رنگت والے جیسے کہ ابھی کوئی حمام سے نکلا ہو (یعنی ایسے تروتازہ اور خوش رنگ) تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا، تو میں ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان سے مشابہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب، اور مجھ سے کہا گیا کہ جس کو چاہو پسند کر لو۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور دودھ پیا تو اس (فرشتے نے جو یہ دونوں برتن لے کر آیا تھا) کہا کہ تم کو فطرت (ہدایت) کی راہ ملی یا تم فطرت (ہدایت) کو پہنچ گئے۔ اور اگر تم شراب کو اختیار کرتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح عیسیٰ علیہ السلام اور دجال کا تذکرہ فرمانا۔

79: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کے درمیان مسیح دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: کہ اللہ جل جلالہ کا نام نہیں ہے اور مسیح دجال داعی آنکھ سے کان ہے۔ اس کی کالی آنکھ ایسی ہے جیسے پھولا ہوا گھور۔ (پس یہی ایک کھلی نشانی ہے اس بات کی کہ وہ مردود اپنے خدائی دعوے میں جھوٹا ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رات خواب میں میں نے اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا کہ ایک گندی رنگ کا شخص جیسے کوئی بہت اچھا گندی رنگ کا شخص ہوتا ہے،

باب فی ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسیح علیہ السلام والدجال

79 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيَمْنَى كَمَا أَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ فِي النَّمَامِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ إِذَا رَجُلٌ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَعَنَتُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَجُلٌ حَسْبُهُ قَالَ مُضْطَرَبٌ رَجُلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رَجَالِ شِثْوَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَعَنَتُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَيْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّهَا خَرَجَ مِنْ دِيَّاسٍ يَعْنِي حَمَامًا قَالَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَا أَشْبَهُهُ وَلَدَهُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُ بِالْأَمِينِ فِي أَحَدِهِمَا لَيْنٌ وَفِي الْآخَرِ حَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيُّهُمَا فَسَبَّحْتُ فَأَخَذْتُ اللَّيْنَ فَسَبَّحْتُهُ فَقَالَ هُدَيْتَ الْفَطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفَطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَيْتَ أَشْكَ

اس کے بال کندھوں تک تھے اور بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی، سر میں سے پانی ٹپک رہا تھا، اور وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ مریم کے بیٹے سح علیہا السلام ہیں۔ اور ان کے پیچھے میں نے ایک اور شخص کو دیکھا جو کہ سخت گھومکر بالے بالوں والا مدافنی آکھ کا کاٹا تھا۔ میں نے جو لوگ دیکھے ان سب میں ابن قطن اس سے زیادہ مشابہ ہے، وہ بھی اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ سح و جال ہے۔

باب: نبی ﷺ کا انبیاء علیہم السلام کو نماز پڑھانا۔

80: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا اور (دیکھا کہ) قریش مجھ سے میری سیر (معراج) کا حال پوچھ رہے تھے، تو انہوں نے بیت المقدس کی کئی چیزیں پوچھیں جن کو میں ذہن میں محفوظ نہیں رکھتا تھا۔ مجھے بزارخ ہوا مابا بزارخ کبھی نہیں ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا، میں اس کو دیکھنے لگا اور اب جو بات وہ پوچھتے تو میں بتا دیتا تھا۔ اور میں نے اپنے آپ کو پیغمبروں کی جماعت میں پایا، دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں، وہ ایک درمیانہ قد اور گٹھے ہوئے جسم کے شخص ہیں جیسے کہ (قبیلہ) شتوۃ کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو بھی دیکھا کہ وہ بھی کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں، اور میں ان کے سب سے زیادہ مشابہ عروہ ابن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کو پاتا ہوں۔ اور دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں، ان کے سب سے زیادہ مشابہ تمہارے صاحب (یعنی اپنے آپ کو مراد لیا) ہیں۔ اور پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے امامت کی اور سب پیغمبروں نے میرے پیچھے نماز پڑھی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو ایک بولنے والا بولا کہ اے محمد ﷺ! یہ جہنم کا داروغہ "مالک" ہے اس کو سلام کرو۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے خود پہلے مجھے سلام کیا۔

باب: معراج (والی رات) میں نبی ﷺ کا سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچنا۔

81: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ ﷺ کا سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا اور وہ چھٹے آسمان میں ہے۔ زمین سے جو چڑھتا ہے، وہ ہمیں آگڑھ رہتا ہے پھر لے لیا جاتا ہے۔ اور جو ادر سے اترتا ہے، وہ بھی ہمیں ٹھہرتا ہے پھر لے لیا جاتا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ "جبکہ سدرہ (میری) کو چھپائے لے گی تو جیج جو اس پر چھلدا ہی تھی" (النجم: 16)۔

آدم كَأَحْسَنَ مَا تَرَى مِنْ أَدَمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لَمْتَهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجُلٌ الشَّعْرُ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ رَجُلَيْنِ وَهُوَ بَيْنَهُمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَأَيْتُ وَرَأَاهُ رَجُلًا جَنًّا فَطَلَطَا أُعْوَرَ عَيْنِي أَيْمَنِي كَأَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بَابِيْنَ قَطْنٍ وَاضِطَّ يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ *

باب: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

82: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحَجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ سَمَوَائِي فَسَأَلْتَنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ أَتَيْهَا فَكُرْبَتُ كُرْبَةً مَا كُرْبَتُ مَطْلَعُ قَطْرٍ قَالَ فَرَفَعَهُ اللَّهُ لِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنبَأْتُهُمْ بِهِ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّيُ فَبَادَا رَجُلٌ ضَرَبَ جَنْبَ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَتُوَّةٍ وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّيُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهَا سَبَّحًا عَرُوقُهُ بَيْنَ مَسْعُودِ الثَّقَفِيِّ وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّيُ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهَا صَاحِبُكُمْ بِعَيْنِي نَفْسَهُ فَحَاتَتِ الصَّلَاةَ فَأَمْتَهُمْ فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَالِكُ صَاحِبِ النَّارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَأْتَمَّتْ إِلَيْهِ قِبْدَانِي بِالسَّلَامِ *

باب: انتهاء النبي ﷺ إلى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فِي الْإِسْرَاءِ

83: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أُسْرِعَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمَّهِ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُفْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيَقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهَيِّطُ بِهِ مِنَ فَوْقِهَا فَيَقْبَضُ مِنْهَا قَالَ (إِذْ يُعْشَى السُّنُورَةَ مَا يُعْشَى) (النجم: 16) قَالَ

16) سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یعنی سونے کے پتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں تین چیزیں دی گئیں۔ ایک تو پانچ نمازیں، دوسری سورہ بقرہ کی آخری آیتیں اور تیسرے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اس شخص کو بخش دیا جو اللہ کیساتھ شریک نہ کرے گا، (باقی تمام تباہ کرنے والے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے سوائے شرک کے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ﴾ کا مطلب 82: شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ”پس وہ دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم“ (انجم: 9) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تھا، ان کے چہرے پر تھے۔

83: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے قول ”دل نے جھوٹ نہیں کہا جسے (تغییر نے) دیکھا..... اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا“ (انجم: 11, 13) کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دو بار دیکھا۔ (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ اپنا نقطہ نظر ہے) (م-ع)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بیان میں۔

84: مسروق سے روایت ہے کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس نکلیے لگائے ہوئے بیٹھا تھا تو انہوں نے کہا کہ اے ابو عاصم! (یہ مسروق کی کنیت ہے) تین باتیں ایسی ہیں کہ جو کوئی ان کا قائل ہو، اس نے اللہ تعالیٰ پر بڑا جھوٹ باندھا۔ میں نے کہا کہ وہ تین باتیں کونسی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ (ایک یہ ہے کہ) جو کوئی سمجھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے، اس نے اللہ پر بڑا جھوٹ باندھا۔ مسروق نے کہا کہ میں تکلیف لگائے ہوئے تھا، یہ سن کر میں بیٹھ گیا اور کہا کہ اے اُمّ المؤمنین! ذرا مجھے بات کرنے دو اور جلدی مت کرو۔ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ ”اس نے اس کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا بھی ہے“ (التکویر: 23) ”اسے ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا“ (انجم: 13)۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ عنہا نے کہا کہ اس امت میں سب سے پہلے میں نے ان آیتوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان آیتوں سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ میں نے ان کو ان کی اصلی صورت پر نہیں دیکھا سو او بار کے جن کا ذکر ان آیتوں میں ہے۔ میں نے ان کو دیکھا کہ وہ آسمان سے اتر رہے تھے اور ان کے جسم کی بڑائی نے آسمان سے زمین تک کے فاصلہ کو بھر دیا تھا۔ پھر اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

فَرَأَتْ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أَعْطَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأَعْطَى خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغَفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمَفْحَمَاتُ *

باب في قوله تعالى: {فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ} ٨٢ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زُرَّ بْنَ حَبِشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ {فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ} قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيْلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ *

٨٣ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ {مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى وَلَقَدْ رَأَى نَزْلَةَ أُخْرَى} قَالَ رَأَى بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ *

باب في رؤية الله جل جلاله

٨٤ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ مَثُكْنَا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ يَا أبا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَغْطَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ قُلْتُ مَا هُنَّ؟ قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَغْطَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ قَالَ وَكُنْتُ مَثُكْنَا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْظِرِينِي وَلَا تَعْجَلِينِي أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَلَقَدْ رَأَى بِالْأَفْئِ الْمُسِينِ} (التکویر: ٢٣) {وَلَقَدْ رَأَى نَزْلَةَ أُخْرَى} (الحجم: ١٣) فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَا أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ سَأَلَ عَنِ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيْلُ لَمْ أَرَهُ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَأَيْتُهُ مُتَهَيِّطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًا عِظَمَ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالَتْ أَوْ

”اس (اللہ) کو تو کسی کی نگاہ نہیں دیکھ سکتی اور وہ سب نگاہوں کو دیکھ سکتا ہے اور وہی بڑا باریک بین باخبر ہے“ (الانعام: 103) کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”ناممکن ہے کہ کسی بندہ سے اللہ تعالیٰ کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پڑے کے پیچھے سے یا کسی فرشتہ کو بھیجے اور وہ اللہ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے پیشک وہ برتر ہے حکمت والا ہے“ (الشوریٰ: 51)؟ (دوسری یہ ہے کہ) جو کوئی خیال کرے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے کچھ چھپا لیا، تو اس نے (بھی) اللہ تعالیٰ پر بڑا جھوٹ باندھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”اے رسول (ﷺ)! جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے، پہنچا دیجئے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی“ (المائدہ: 67)۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اور جو کوئی کہے کہ رسول اللہ ﷺ کل ہونے والی بات جانتے تھے (یعنی آئندہ کا حال) تو اس نے (بھی) اللہ تعالیٰ پر بڑا جھوٹ باندھا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ ”اے محمد (ﷺ)! کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب کی بات نہیں جانتا“۔ اور اوڈنے اتنا زیادہ کیا ہے کہ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ اس (یعنی قرآن) میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے جو کہ ان پر نازل کیا گیا ہے، (یعنی قرآن) تو اس آیت کو چھپاتے کہ (یاد کرو) جب کہ تو اس شخص سے کہہ رہا تھا، جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور تو نے بھی کہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ اور اللہ سے ڈر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھا، جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار تھا کہ تو اس سے ڈرے“ (الاحزاب: 37)۔

85: سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر ایسی پانچ باتیں سنائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: 1- اللہ جل جلالہ سوتا نہیں اور سونا اس کے لائق ہی نہیں (کیونکہ سونا اعضا اور اعضا بدن کی تھکاوٹ سے ہوتا اور اللہ تعالیٰ تھکن سے پاک ہے، دوسرے یہ کہ سونا غفلت ہے اور موت کے مثل ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے)۔ 2- اور وہی ترازو کو جھکاتا اور اس کو اونچا کرتا ہے۔ 3- اسی کی طرف رات کا عمل دن کے عمل سے پہلے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے اٹھایا جاتا ہے۔ 4- اس کا پردہ نور ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کا پردہ آگ ہے۔ 5- اگر وہ اس پردے کو کھول دے تو اس کے منہ کی شعائیں، جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے مخلوقات کو جلا دیں۔

86: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا قیامت کے روز ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ

لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ (لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ) (الانعام: 103) أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ (وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يَكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا.... إِنَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ) (الشوریٰ: 51) قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ وَاللَّهُ يَقُولُ (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ) (المائدہ: 67) قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَخْبُرُ بِمَا يَكُونُ فِي غَيْبٍ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ وَاللَّهُ يَقُولُ (قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ) (الزمر: 56) وَزَادَ دَاوُدُ: قَالَتْ وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ كَانَمَا شَيْئًا مِمَّا أُنزِلَ عَلَيْهِ لَكُمْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتُخْفِي النَّاسُ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تُخْفَاهُ) (الاحزاب: 37) *

85 عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَتَّبِعِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقَنَاطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ النَّارُ لَوْ كَشَفَهُ لَأُخْرِقَتْ سُبْحَاتُ وَجْهِهِ مَا تَتَمَّى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ *

86 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ

نے فرمایا: کیا تم چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں ایک دوسرے کو تکلیف دیتے ہو؟ (یعنی اثر دھام اور بھوم کی وجہ سے)۔ یا تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھلا تمہیں سورج کے دیکھنے میں، جس وقت کہ بادل نہ ہو (اور آسمان صاف ہو) کچھ مشقت ہوتی ہے یا ایک دوسرے کو صدمہ پہنچاتے ہو؟ لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اسی طرح (یعنی بغیر تکلیف، مشقت، زحمت اور اثر دھام کے) تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا تو فرمائے گا کہ جو کوئی جس کو پوجتا تھا اسی کیساتھ ہو جائے۔ پھر جو شخص سورج کو پوجتا تھا وہ سورج کیساتھ ہو جائے گا اور جو چاند کو پوجتا تھا وہ چاند کیساتھ ہو جائے گا اور جو طغوت کو پوجتا تھا وہ طغوت کیساتھ ہو جائے گا۔ بس یہ امت محمدیہ (ﷺ) باقی رہ جائے گی جس میں منافق لوگ بھی ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں آئے گا کہ جس کو وہ نہ پہچانیں گے اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے کہ ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور ہم اسی جگہ ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا پروردگار آئے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں گے اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، تو وہ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے۔ پھر وہ اس کیساتھ ہو جائیں گے اور دوزخ کی پشت پر پیل رکھا جائے گا تو میں اور میری امت سب سے پہلے پار ہوں گے اور سوائے پیغمبروں کے اور کوئی اس دن بات نہ کر سکے گا۔ اور پیغمبروں کا بول اس وقت یہ ہوگا کہ یا اللہ بچاؤ! (یہ شفقت کی وجہ سے کہیں گے مخلوق پر) اور دوزخ میں کڑے ہیں (لوہے کے، جن کا سر ٹیڑھا ہوتا ہے اور تھور میں جب گوشت ڈالتے ہیں تو کڑوں میں لگا کر ڈالتے ہیں) جیسے سعدان جہازی کے کانٹے (سعدان ایک کانٹوں دار جہازی ہے) نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ کیا تم نے سعدان جہازی دیکھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں دیکھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پس وہ سعدان کے آکڑے کانٹوں کی شکل پر ہوں گے لیکن سوائے اللہ تعالیٰ کے یہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے۔ وہ لوگوں کو دوزخ میں گھسیٹیں گے (یعنی فرشتے ان کڑوں سے دوزخیوں کو کھسیٹ لیں گے) ان کے بد عملوں کی وجہ سے۔ اب بعض ان میں برباد ہوں گے جو اپنے بد عمل کے سبب سے برباد ہو جائیں گے اور بعض ان میں سے اپنے اعمال کا بدلہ دینے جائیں گے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فراغت پائے گا اور چاہے گا کہ دوزخ والوں میں سے جس کو چاہے اپنی رحمت سے نکالے، تو فرشتوں کو حکم دے گا

لَرَىٰ رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَعْبُدُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَعْبُدُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَتَبِعَ مِنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَتَبِعَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطُّورَ غِيثَ الطُّورِ وَتَبِعَ هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مَنَافِقُهَا قِيَامَتِهِمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ هَذَا مَكَانَنَا حَتَّىٰ بَاتِنَا رَبَّنَا فَبِذَا جَاءَ رَبَّنَا عَرَفْنَا قِيَامَتِهِمُ اللَّهُ تَعَالَىٰ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَأَنْتَ رَبَّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيَضْرِبُ الصِّرَاطَ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ جَهَنَّمَ فَكَفُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلُ مَنْ يُجِيزُ وَلَا يَكْتَلُمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ وَسَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَابِيبٌ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانَ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدَّرَ عَظَمَتُهَا إِلَّا اللَّهُ يَخْطِفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ الْمُؤْمِنُ بِقِيَامَتِهِ وَمِنْهُمْ الْمُجَازِي حَتَّىٰ يَنْجِي حَتَّىٰ إِذَا فَسَّرَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بَرَحِمَتَهُ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنْ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ أَنْ يُرَحِمَهُ مِمَّنْ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِأَنْبُرِ السُّجُودِ فَأَكُلُ النَّارُ مِنَ النَّبِيِّ أَدَمَ إِلَّا

دورخ سے اس شخص کو نکالیں جس نے اللہ کیساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو، جس پر اللہ نے رحمت کرنی چاہی ہو، جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہوگا تو فرشتے دورخ میں ایسے لوگوں کو پہچان لیں گے اور وہ انہیں سجدوں کے نشان سے پہچانیں گے۔ آگ آدمی کو جلا ڈالے گی سوائے سجدے کے نشان کی جگہ کے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے آگ پر اس جگہ کا جلا ناجائز کیا ہے۔ پھر وہ دورخ سے چلے بھنے نکالے جائیں گے، جب ان پر آب حیات چھڑکا جائے گا تو وہ تازہ ہو کر ایسے جم انہیں گے جیسے دانہ پانی کے بہاؤ میں جم اٹھتا ہے (پانی جہاں پر کوڑا کچرا مٹی بہا کر لاتا ہے وہاں دانہ خوب اگتا ہے اور جلد شاداب اور سرسبز ہو جاتا ہے اسی طرح وہ جنہی بھی آب حیات ڈالتے ہی تازے ہو جائیں گے اور جن کے نشان بالکل جاتے رہیں گے) پھر جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہوگا اور ایک مرد باقی رہ جائے گا جس کا منہ دورخ کی طرف ہوگا اور یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا، وہ کہے گا کہ اے رب! میرا منہ جنہم کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی بونجھے ایذا میں ڈالنے والی اور اس کی گرمی مجھے جلائے دے رہی ہے۔ پھر اللہ سے دعا کرے گا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر میں تیرا سوال پورا کروں تو تو اور سوال کرے گا؟ وہ کہے گا کہ نہیں، پھر میں کچھ سوال نہ کروں گا اور جیسے جیسے اللہ کو منظور ہوں گے وہ قول اقرار کرے گا، جب اللہ تعالیٰ اس کا منہ دورخ کی طرف سے (جنت کی طرف) پھیر دے گا۔ جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا تو جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا چپ رہے گا، پھر کہے گا کہ اے رب مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو کیا کیا قول اور اقرار کر چکا ہے کہ پھر میں دوسرا سوال نہ کروں گا، برا ہو تیرا، اے آدمی تو کیسا دعا باز ہے؟ وہ کہے گا کہ اے رب! اور دعا کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اچھا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو پھر تو اور کچھ مانگے گا؟ وہ کہے گا کہ نہیں قسم تیری عزت کی اور کیا کیا قول اور اقرار کرے گا جیسے اللہ کو منظور ہوگا، آخر اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا۔ جب وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کو دکھلائی دے گی اور جو کچھ اس میں نعمت یا خوشی اور فرحت ہے وہ سب۔ پھر ایک مدت تک جب تک اللہ کو منظور ہوگا وہ چپ رہے گا۔ اس کے بعد عرض کرے گا کہ اے رب! مجھے جنت کے اندر لے جا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے کیا پختہ وعدہ اور اقرار نہیں کیا تھا کہ اب میں کچھ سوال نہ کروں گا؟ برا ہو تیرا اے آدم کے بیٹے! تو کیسا دھوکا باز ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب میں تیری مخلوق میں بد نصیب نہیں ہوں گا اور دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ جل شانہ! ہنس دے گا اور جب اللہ تعالیٰ کو ہنس آ جائے گی تو

أَنْزَلَ السُّجُودَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَتْرَ السُّجُودَ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ وَقَدْ اسْتَحْشَوْا فَيَصْبُ عَلَيْهِمْ مَاءَ الْحَيَاةِ فَيَشْبُونَ مِنْهُ كَمَا تَثْبُتُ الْحَيَّةُ لِمَا حَمِيلِ السَّبِيلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَقْبَلُ رَجُلٌ مُقْبِلٌ يُوْجِهُهُ عَلَى النَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ يَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَنْصَرَفَ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ فَتِنَنِي بِهَا وَأَخْرَجَنِي مِنْهَا ذَكَرَ مَا يَذْعُو اللَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هَلْ عَسَيْتَ إِنْ لَعَلْتُ ذَلِكَ بَلَى أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ يَقُولُ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عَهْدِهِ وَمَوَاقِيقَ مَا شَاءَ اللَّهُ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَاهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّ رَبِّ قَدَّمَنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ يَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ عَهْدَكَ وَمَوَاقِيقَكَ لَا تَسْأَلُنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتُكَ؟ وَيَلْتَكُ يَا إِبْنِ آدَمَ مَا أَعْدَدْتُكَ يَقُولُ أَيُّ رَبِّ يَذْعُو اللَّهُ حَتَّى يَقُولَ لَهُ فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتُكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ يَقُولُ لَا وَعَزَّيْكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ عَهْدِهِ وَمَوَاقِيقَ فَيَقْدُمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَفَهَّمَتْ لَهُ الْجَنَّةَ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَالسَّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَدْخَلَنِي الْجَنَّةَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ عَهْدَكَ وَمَوَاقِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ؟ وَيَلْتَكُ يَا إِبْنِ آدَمَ مَا أَعْدَدْتُكَ يَقُولُ أَيُّ رَبِّ لَا أَكُونُ أَشَقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَذْعُو اللَّهُ حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ

فرمائے گا کہ اچھا، جہنم میں چلا جا۔ جب وہ جنت کے اندر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اب تو کوئی اور آرزو کر۔ وہ کرے گا اور مانگے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو یاد دلائے گا کہ فلاں چیز مانگ، فلاں چیز مانگ۔ جب اس کی آرزو ختم ہو جائے گی تو حق تعالیٰ فرمائے گا کہ ہم نے یہ سب چیزیں تجھے دیں اور ان کیساتھ اتنی ہی اور دیں۔ (یعنی اپنی خواہشوں سے دو گنا لے۔ سبحان اللہ! کیا کرم اور رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر اور اگر وہ کرم نہ کرے تو اور کون کرے؟ وہی مالک ہے وہی خالق ہے، وہی رازق ہے، وہ پالنے والا ہے) عطاء بن یزید نے کہا جو اس حدیث کے راوی ہیں کہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس حدیث کی روایت کرنے میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے موافق تھے کہیں خلاف نہ تھے۔ لیکن جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ ہم نے یہ سب تجھے دیں اور اتنی ہی اور دیں تو سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابو ہریرہ! اس کے مثل دس گنا اور بھی۔ تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے تو یہی بات یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ ہم نے یہ سب تجھے دیں اور اتنی ہی اور دیں۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ ہم نے یہ سب تجھے دیں اور دس گنا زیادہ دیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ وہ شخص ہے جو سب سے آخر میں جنت میں جائے گا (تو اور جنتیوں کو معلوم نہیں کیا کیا نعمتیں ملیں گی)۔

باب: اللہ کی توحید کا اقرار کرنے والوں کا جہنم سے نکلنا۔

87: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو جہنم والے ہیں (یعنی ہمیشہ وہاں رہنے کیلئے ہیں جیسے کافر اور مشرک) وہ تو نہ مریں گے نہ جیں گے لیکن کچھ لوگ جو گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے، اللہ تعالیٰ ان پر موت طاری کرے گا یہاں تک کہ وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے تو ان کیلئے شفاعت کی اجازت ہوگی اور یہ لوگ گروہ درگروہ لائے جائیں گے اور جنت کی نہروں پر پھیلانے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ اے جنت کے لوگو! ان پر پانی ڈالو۔ تب وہ اس طرح سے اُگیں گے جیسے دانہ اس مٹی میں اگتا ہے جس کو پانی بہا کر لاتا ہے۔ (یہ سن کر) ایک شخص بولا کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (معلوم ہوتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں رہے ہیں (جسبی تو آپ کو یہ معلوم ہے کہ بہاؤ میں جوٹی جمع ہوتی ہے اس میں دانہ خوب اگتا ہے)۔

88: سیدنا انس رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے آخر میں جو شخص جنت میں جائے گا، وہ ایک

اللہ منہ قال اذخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ ثَمَنُهُ فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَتَّى حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ لِيَذْكُرَهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتَّىٰ إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّىٰ إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَشْرَةَ أَثْمَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشْهَدُ أَلِي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةَ أَثْمَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ *

باب خروج الموحدين من النار

87 عن أبي سعيد رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما أهل النار الذين هم أهلها فإنهم لا يموتون فيها ولا يحيون ولكن ناس أصابتهم النار بذنوبهم أو قال بخطاياهم فأصابهم إمامة حتى إذا كانوا فعما أذن بالشفاعة فجيء بهم صناديق صناديق فبُتوا على أهل الجنة ثم قيل يا أهل الجنة أليضوا عليهم فيبتون نبات الجنة تكون في حصيل السبل فقال رجل من القوم كأن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان بالبادية *

88 عن أنس عن ابن مسعود رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال آخِرُ مَنْ

ایسا شخص ہوگا جو چلے گا، پھر اوندھا گرے گا اور جہنم کی آگ اس کو جلاتی جائے گی۔ جب دوزخ سے پار ہو جائے گا، تو پیٹھ موز کر اس کو دیکھے گا اور کہے گا کہ بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ (جہنم) سے نجات دی۔ بیشک جتنا اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے اتنا انگوٹوں پچھلوں میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پھر اس کو ایک درخت دکھائی دے گا، وہ کہے گا کہ اے رب، مجھے اس درخت کے نزدیک کر دے تاکہ میں اس کے سایہ میں رہوں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو تو اور بھی سوال کرے گا؟ وہ کہے گا کہ نہیں اے میرے رب! اور عہد کرے گا کہ پھر میں کوئی سوال نہ کروں گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کر لے گا اس لئے کہ وہ ایسی نعمت کو دیکھے گا جس پر اس سے صبر نہیں ہو سکتا (یعنی انسان بے صبر ہے جب وہ تکلیف میں مبتلا ہو اور عیش کی بات دیکھے تو بے اختیار اس کی خواہش کرتا ہے)۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے نزدیک کر دے گا اور وہ اس کے سایہ میں رہے گا اور وہاں کا پانی پئے گا۔ پھر اس کو ایک اور درخت دکھائی دے گا، جو اس سے بھی اچھا ہوگا۔ وہ کہے گا کہ اے پروردگار مجھے اس درخت کے نزدیک پہنچا دے تاکہ میں اس کے سائے میں جاؤں اور اس کا پانی پیوں اور میں اور کچھ سوال نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے عہد نہیں کیا تھا کہ میں پھر سوال نہ کروں گا؟ اور اگر میں تجھے اس درخت تک پہنچا دوں، تو پھر تو اور سوال کرے گا۔ وہ اقرار کرے گا کہ نہیں پھر میں اور کچھ سوال نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو معذور رکھے گا اس لئے کہ اس کو اس نعمت پر، جو وہ (شخص) دیکھتا ہے، صبر نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے نزدیک کر دے گا، وہ اس کے سائے میں رہے گا اور وہاں کا پانی پئے گا۔ پھر اس کو ایک درخت دکھائی دے گا جو جنت کے دروازے پر ہوگا اور وہ پہلے کے دونوں درختوں سے بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے اس درخت کے پاس پہنچا دے تاکہ میں اس کے نیچے سایہ میں رہوں اور وہاں کا پانی پیوں، اب میں اور کچھ سوال نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کیا تو اقرار نہ کر چکا تھا کہ اب میں اور کچھ سوال نہ کروں گا؟ وہ کہے گا کہ بیشک میں اقرار کر چکا تھا، لیکن اب میرا یہ سوال پورا کر دے، پھر میں اور کچھ سوال نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو معذور رکھے گا اس لئے کہ وہ ان نعمتوں کو دیکھے گا جن پر وہ صبر نہیں کر سکتا۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے پاس کر دے گا۔ جب وہ اس درخت کے پاس جائے گا تو جنت والوں کی آوازیں سنے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے جنت کے اندر پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! تیرے سوال کو کون سی چیز پورا کرے

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا انْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّيَنِي مِنْكَ لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأُولِينَ وَالْآخِرِينَ فَنُفِعَ لَهُ شَجْرَةٌ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَدْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجْرَةِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذَرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيَذِنُهُ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجْرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَدْنِي مِنْ هَذِهِ لِأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ نَعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَدْتَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذَرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيَذِنُهُ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجْرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيْنِ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَدْنِي مِنْ هَذِهِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ نَعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذَرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيَذِنُهُ مِنْهَا فَإِذَا أَدْتَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَدْخَلَنِيهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيئِي مِنْكَ؟ أَيْرَضِيكَ أَنْ

گی؟ (یعنی تیری خواہش کب مقوف ہوگی اور یہ بار بار سوال کرنا کیسے بند ہوگا) بھلا تو اس پر راضی ہے کہ میں تجھے ساری دنیا کے برابر دے کر اتنا ہی اور دوں؟ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! تو سارے جہاں کا مالک ہو کر مجھ سے مذاق کرتا ہے؟ پھر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے اور لوگوں سے کہا کہ تم مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں کیوں ہنستا ہوں؟ تو لوگوں نے پوچھا کہ تم کیوں ہنستے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بھی (اس حدیث کو بیان کر کے) اسی طرح ہنستے تھے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیوں ہنستے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ رب العالمین کے ہنسنے سے، میں بھی ہنستا ہوں جب وہ بندہ یہ کہے گا کہ تو سارے جہاں کا مالک ہو کر مجھ سے مذاق کرتا ہے؟ تو پروردگار فرس دے گا (اس کی نادانی اور بیوقوفی پر) اور اللہ فرمائے گا کہ میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا (مذاق کرنا میرے لائق نہیں وہ بندوں کے لائق ہے) بلکہ میں جو چاہتا ہوں کر سکتا ہوں۔

89: ابوالزبیر نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے قیامت کے دن لوگوں کے آنے کے حال کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم قیامت کے دن اس طرح سے آئیں گے یعنی یہ اوپر سب آدیوں کے۔ پھر سب امتیں اپنے اپنے بتوں اور معبودوں کیساتھ پکاری جائیں گی۔ پہلی امت، پھر دوسری امت۔ اس کے بعد ہمارا پروردگار آئے گا اور فرمائے گا کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ (یعنی امت محمدی ﷺ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمائے گا) وہ کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کا انتظار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہارا مالک ہوں، وہ کہیں گے ہم تجھ کو دیکھیں گے تو تب (معلوم ہوگا) پھر اللہ ان کو ہنستا ہوا دکھائی دے گا اور ان کیساتھ چلے گا اور سب لوگ اس کے پیچھے ہوں گے اور ہر ایک آدمی کو خواہ وہ منافق ہو یا مؤمن، ایک نور ملے گا۔ لوگ اس کیساتھ ہوں گے اور جہنم کے پل پر آکر ٹکڑے اور کانٹے ہوں گے، وہ پکڑ لیں گے جن کو اللہ چاہے گا۔ اس کے بعد منافقوں کا نور بجھ جائے گا اور مؤمن نجات پائیں گے۔ تو پہلا گروہ مؤمنوں کا (جو ہوگا) ان کے منہ چودھویں رات کے چاند کے سے ہوں گے (وہ گروہ) ستر ہزار آدمیوں کا ہوگا جن سے حساب و کتاب نہ ہوگا۔ ان کے بعد گروہ خوب چمکتے ستارے کی طرح ہوں گے۔ پھر ان کے بعد کان سے کم، یہاں تک کہ شفاعت کا وقت آجائے گا اور لوگ شفاعت کریں گے اور جہنم سے وہ شخص بھی نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا اور اس کے دل میں ایک جو کے برابر بھی نیکی اور بہتری تھی۔ یہ لوگ جنت کے صحن میں ڈال دیئے جائیں گے اور بنتی لوگ ان پر پانی چھڑکیں گے

أَعْطَيْكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا؟ قَالَ يَا رَبِّ أَنْسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ؟ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ؟ قَالَ هَكَذَا ضَحِكُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ مِنْ ضِحِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَنْسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ إِلَيَّ لَا أَنْسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ *

۸۹ عن أبي الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنه يُسأل عن الزورود فقال نجيء نحن يوم القيامة عن كذا وكذا انظر أي ذلك فوق الناس قال فنادى الأمم بأوتانها وما كانت تبتدئ الأول فالأول ثم يأتينا ربنا بعد ذلك فيقول من تنظرون؟ فيقولون ننظر ربنا فيقول أنا ربكم فيقولون حتى ننظر إليك فيتحلى لهم بضحك قال فينطلق بهم ويتبعونه ويتغطفى كل إنسان منهم منافق أو مؤمن نوراً ثم يتبعونه وعلى جنس جهنم كلاب وحمسك تأخذ من شاء الله ثم يطفأ نور الصالحين ثم ينجو المؤمنون فتجسرو أول زمرة وجوههم كالقمر ليلة البدر سنبون ألفاً لا يحاسنون ثم الذين يلونهم كأضواء نجم في السماء ثم كذلك ثم تحل الشفاعة ويتشفعون حتى يخرج من النار من قال لا إله إلا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن شعيرة فيجعلون بيناء الجنة ويجعل

(جس سے) وہ اس طرح آگیں گے جیسے جھاڑ پانی کے بہاؤ میں آگتا ہے۔ اور ان کی سوز جلن بالکل جاتی رہے گی۔ پھر وہ اللہ سے سوال کریں گے اور ہر ایک کو اتنا ملے گا جیسے ساری دنیا بلکہ اس کے ساتھ دس گنا اور بھی۔

90: یزید بن صہیب فقیر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میرے دل میں خارجیوں کی ایک بات کھب گئی تھی (اور وہ یہ کہ کبیرہ گناہ کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو جہنم میں جائے گا وہ پھر وہاں سے نہ نکلے گا)، تو ہم ایک بڑی جماعت کیساتھ اس ارادے سے نکلے کرج کریں۔ پھر خارجیوں کا مذہب پھیلائیں گے۔ جب ہم مدینے میں پہنچے تو دیکھا کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک ستون کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنا رہے ہیں۔ یہ ایک انہوں نے دوزخیوں کا ذکر کیا تو میں نے کہا کہ اے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تم کیا حدیث بیان کرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ”اے ہمارے پالنے والے! تو جسے جہنم میں ڈالے، یقیناً تو نے اسے رسوا کیا“ (آل عمران: 192) نیز ”جب کبھی اس سے باہر نکلتا چاہیں گے تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے“ (السجدہ: 20)۔ اور اب یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ تو نے قرآن پڑھا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے پھر کہا کہ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سنا ہے (یعنی وہ مقام جو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز عنایت فرمائے گا)؟ میں نے کہا جی ہاں! میں نے سنا ہے۔ انہوں نے کہا یہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جہنم میں چاہے گا، جہنم سے نکالے گا۔ پھر انہوں نے پل صراط کا حال اور اس پل پر سے لوگوں کے گزرنے کا حال بیان کیا اور مجھے ڈر ہے کہ شاید مجھے یاد نہ رہا ہو مگر انہوں نے یہ کہا کہ کچھ لوگ دوزخ میں جانے کے بعد اس میں سے نکالے جائیں گے اور وہ اس طرح نکلیں گے جیسے آبنوس کی لکڑیاں (سیاہ جل بھن کر)۔ پھر جنت کی ایک نہر میں جائیں گے اور وہاں غسل کریں گے اور کاغذ کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے۔ یہ سن کر ہم لو نے اور ہم نے کہا کہ تمہاری خرابی ہو! کیا یہ بوڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہے؟ (یعنی وہ ہرگز جھوٹ نہیں بولتا، پھر تمہارا مذہب غلط نکلا)۔ اور ہم سب اپنے مذہب سے پھر گئے مگر ایک شخص نہ پھرا۔ یا جیسا ابو نعیم فضل بن دکین (امام مسلم کے استاذ کے استاذ) نے بیان کیا۔

91: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ سے چار آدمی نکالے جائیں گے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے کئے جائیں گے۔ ان میں سے ایک جہنم کی طرف دیکھ کر کہے گا کہ اے میرے مالک! جب تو نے مجھے اس (جہنم) سے نجات دی ہے، تو اب پھر اس میں مت لے

أهل الجنة يرشون عليهم الماء حتى يتبثوا نبات الشجر في السيل ويذهب حرأفهم ثم يسأل حنسى فجعل له الدنيا وعشرة أمثالها معها *

۹۰ عن يزيد الفقير قال كنت قد شعفتي رأيي من رأي الخوارج فخرجنا في عصابة ذوي عدد لريد أن نخج ثم نخرج على الناس قال فمررتا على المدينة فإذا جابر بن عبد الله رضى الله عنه يحدث القوم جالس إلى سارية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فإذا هو قد ذكر الجهنميين قال فقلت له يا صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذا الذي تحدثون؟ والله يقول (إلك من تدخل النار فقد أخرجته) و (كلما أزدوا أن يخرجوا منها أعيثوا فيها) فما هذا الذي تقولون؟ قال فقال أقرأ القرآن؟ قلت نعم قال فهل سمعت بمقام محمد صلى الله عليه وسلم الذي يبعثه الله فيه؟ قلت نعم قال فإنه مقام محمد صلى الله عليه وسلم الذي يخرج الله به من يخرج قال ثم نعت وضع الصراط ومر الناس عليه قال وأخاف أن لا أكون أحفظ ذلك قال غيبر أنه قد زعم أن قوما يخرجون من النار بعد أن يكونوا فيها قال يعني فيخرجون كأهلهم عيدان السماسم قال فيدخلون نهاراً من النهار الجنة فيقتلون فيه فيخرجون كأهلهم القراطيس فرجعنا قلنا ونحكّم أترؤن الشيخ يكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فرجعنا فلا والله ما خرج منا غير رجل واحد أو كما قال أبو نعيم *

۹۱ عن انس بن مالك رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يخرج من النار أربعة فيعرضون على الله فيلقت أحدهم فيقول أهي رب إذ أخرجتني منها فلا تمدني فيها فينبهه الله منها *

جانا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نجات دیدے گا۔

باب: شفاعت کا بیان۔

92: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا تو دہنی کا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دانتوں سے نوچا اور فرمانے لگے کہ میں قیامت کے دن سب آدمیوں کا سردار ہوں گا۔ اور کیا تم جانتے ہو کس وجہ سے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام اگلوں پچھلوں کو ایک ہی میدان میں اکٹھا کرے گا، یہاں تک کہ پکارنے والے کی آواز ان سب کو سنائی دے گی اور دیکھنے والے کی نگاہ ان سب پر پہنچے گی، اور سورج قریب ہو جائے گا، اور لوگوں پر ایسی مصیبت اور سختی ہوگی کہ اس کو وہ سہہ نہ سکیں گے۔ آخر آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کہ دیکھو کسی تکلیف ہو رہی ہے؟ کیا کوئی سفارش، شفیع نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس تمہاری کچھ سفارش کرے؟ بعض کہیں گے کہ آدم عليه السلام کے پاس چلو، تو سب کے سب آم عليه السلام کے پاس آئیں گے اور ان سب سبکیں گے کہ آپ تمام آدمیوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اپنی طرف سے روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم کیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ پروردگار سے ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ اور کس قدر تکلیف میں ہیں۔ آدم عليه السلام کہیں گے کہ آج میرا رب اپنے غصے میں ہے کہ نہ تو اس سے پہلے کبھی ایسا غصہ ہوا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا اور اس نے مجھے اس درخت (کے پھل) سے منع کیا تھا، لیکن میں نے (کھا لیا اور) اب مجھے خود اپنی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ، نوح عليه السلام کے پاس جاؤ۔ پھر لوگ نوح عليه السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ اے نوح عليه السلام! تم سب پیغمبروں سے پہلے زمین پر آئے، اللہ نے تمہارا نام عبداً شکوراً (شکر گزار بندہ) رکھا ہے، تم اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کرو، کیا تم نہیں دیکھتے ہم جس حال میں ہیں؟ اور جو مصیبت ہم پر آئی ہے؟ وہ کہیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ اتنا غصے میں ہے کہ نہ تو ایسا پہلے کبھی ہوا اور نہ اس کے بعد ہوگا اور میرے واسطے ایک دعا کا حکم تھا (کہ وہ قبول ہوگی)، وہ میں اپنی امت کے خلاف مانگ چکا (وہ مقبول دعا اپنی قوم پر بددعا کی شکل میں کر چکا ہوں جس سے وہ ہلاک ہوگئی تھی)، اس لئے مجھے اپنی فکر ہے، تم ابراہیم عليه السلام کے پاس جاؤ۔ پھر سب ابراہیم عليه السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ اللہ کے نبی اور ساری زمین والوں میں اس کے دوست ہیں، آپ اپنے پروردگار کے ہاں ہماری سفارش کیجئے، کیا آپ نہیں دیکھتے جس حال میں ہم ہیں؟ اور جو مصیبت ہم پر پڑی ہے؟ وہ کہیں گے کہ میرا پروردگار آج بہت غصے

بَابُ الشَّفَاعَةِ

۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَنَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَلَحِمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَهَسَّ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ أَنَسُ سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ تَذُرُونَ بِي ذَاكَ؟ يَجْمَعُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوْلِيْنَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيَسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَتَفَذَّهُمُ الْبَصَرَ وَتَذَوُّو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْقَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَمَا لَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنتُمْ فِيهِ؟ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ أَتُوبُوا آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَأَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي أَذْهَبُوا إِلَيَّ غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَيَّ نُوْحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَأْتُونَ نُوحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ يَا نُوحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَيْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي ذَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي أَذْهَبُوا إِلَيَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَذَكَرَ كَذِبَاتِهِ نَفْسِي نَفْسِي

میں ہے اتنا غصے میں کہ نہ تو اس سے پہلے کبھی ایسا ہوا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا اور وہ اپنی جھوٹ باتوں کو بیان کریں گے (جو انہوں نے تین بار جھوٹ بولا تھا جو کہ دراصل توریہ تھا) اس لئے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ، موسیٰ کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ اے موسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پیام (رسالت) اور کلام سے تمام لوگوں پر فضیلت و بزرگی دی ہے، آپ اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کیجئے، کیا آپ نہیں دیکھتے ہم جس حال میں ہیں؟ اور جو مصیبت ہم پر پڑی ہے؟ موسیٰ علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ آج میرا رب ایسے غصے میں ہے کہ اتنا غصے میں نہ اس سے پہلے کبھی ہوا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا، اور میں نے دنیا میں ایک شخص کو قتل کیا تھا، جس کا مجھے حکم نہ تھا، اس لئے مجھے اپنی فکر پڑی ہے، تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے (ماں کی) گود میں لوگوں سے باتیں کیں، اور اس کا وہ کلمہ ہیں جس کو اس نے مریم کی طرف ڈالا تھا اور اس کی طرف سے روح ہیں، آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے کیا آپ نہیں دیکھتے ہم جس حال میں ہیں اور جو مصیبت ہم پر پڑی ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ آج میرا رب بہت غصے میں ہے، اتنا غصے میں کہ نہ اس سے پہلے کبھی ہوا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا (اور ان کا کوئی گناہ بیان نہیں کیا) مجھے تو خود اپنی فکر ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ، محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ۔ تو وہ لوگ میرے (محمد ﷺ) کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ اے محمد (ﷺ)! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے گلے پھیلے سب گناہ بخش دیئے ہیں، آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے، کیا آپ ہمارا حال نہیں دیکھتے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں؟ پس میں یہ سنتے ہی (میدانِ حشر سے) چلوں گا اور حشر کے نیچے آ کر اپنے پروردگار کو جنبہ کھوں گا، پھر اللہ تعالیٰ میرا دل کھول دے گا اور اپنی وہ دہ تھریں اور خوبیاں بتلائے گا، جو مجھ سے پہلے کسی نہیں بتلائیں، (میں اس کی خوب تعریف اور حمد کروں گا) پھر (اللہ تعالیٰ) کہے گا کہ اے محمد (ﷺ)! سراٹھا اور مانگ، جو مانگے گا، دیا جائے گا، سفارش کر، قبول کی جائے گی۔ میں سراٹھاؤں گا اور عرض کروں گا اے میرے رب میری امت پر رحم فرما، اے میرے رب میری امت پر رحم فرما حکم ہو گا کہ اے محمد (ﷺ)! اپنی امت میں سے جن لوگوں سے کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا ان کو جنت کے داہنے دروازے سے داخل کرو اور وہ جنت کے باقی دوسرے دروازوں میں بھی دوسرے لوگوں کے شریک ہیں (یعنی ان دروازوں میں سے بھی جاسکتے ہیں

اذْهَبُوا إِلَىٰ غَيْرِي اذْهَبُوا اِلَىٰ مُوسَىٰ فَيَاثُوْنَ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُوْنَ يَا مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَلَّكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِتَكْلِيْمِهِ عَلٰى النَّاسِ اَشْفَعْنَا لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَّغْنَا؟ فَيَقُوْلُ لَهُمْ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُؤْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوا اِلَىٰ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَاثُوْنَ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُوْنَ يَا عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلَّمْتِ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَلِمَةٌ مِنْهُ اَلْفَاها اِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ فَاَشْفَعْنَا لَنَا اِلَىٰ رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلَىٰ مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَّغْنَا؟ فَيَقُوْلُ لَهُمْ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوا اِلَىٰ غَيْرِيْ اذْهَبُوا اِلَىٰ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاثُوْنِيْ فَيَقُولُوْنَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمَ الْاَنْبِيَاءِ وَغَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اَشْفَعْنَا لَنَا اِلَىٰ رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلَىٰ مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَّغْنَا؟ فَاَنْطَلِقْ فَاْتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقْعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ وَيُلْهِيْنِيْ مِنْ مَّحَامِدِهِ وَحُسْنِ النَّوَاءِ عَلَيْهِ سَلَامًا لَمْ يَفْتَحْهُ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ نَعَطْهٖ اَشْفَعْنَا لَنَا اِلَىٰ رَبِّيْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيَقْسَالُ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْجَلِ الْحِجَّةَ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنَ الْاَبْوَابِ الْحِجَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فَيَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيْدهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمَصْرَاعَيْنِ مِنَ مَصْرَاعِ الْحِجَّةِ لَكُمَْا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجْرٍ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى *

لیکن یہ دروازہ ان کیلئے مخصوص ہے) (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! کہ جنت کے ایک دروازے کی چوڑائی ایسی ہے، جیسے مکہ اور حجر (بحرین کے ایک شہر کا نام ہے) کے درمیان کا فاصلہ یا مکہ اور یثرب (مکہ شام کا شہر) کے درمیان کا فاصلہ۔ (راوی کوٹک ہے)۔

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ میں سب سے پہلے جنت کے متعلق سفارش کروں گا اور دیگر انبیاء سے میرے تمہیں زیادہ ہوں گے۔

93: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلے جنت (کے بارے) میں سفارش کروں گا اور کسی پیغمبر کو اتنے لوگوں نے نہیں مانا (پیرودی نہیں کی) جتنے لوگوں نے مجھے مانا (پیرودی نہیں کی) اور کوئی پیغمبر تو آیا ہے کہ اس کا ماننے والا (ایمان لانے والا) ایک ہی شخص تھا۔

باب: نبی ﷺ کا جنت کا دروازہ کھلوانا۔

94: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلوادوں گا۔ چوکیدار پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ میں کہوں گا کہ میں محمد ﷺ ہوں۔ وہ کہے گا کہ مجھے آپ ہی کے واسطے حکم ہوا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کیلئے دروازہ نہ کھولوں۔

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ ہر نبی کی ایک دعا قبول کی گئی ہے۔

95: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے اور ہر نبی نے جلدی کر کے وہ دعا (دنیا ہی میں) مانگ لی اور میں اپنی دعا کو قیامت کے دن کیلئے، اپنی امت کی شفاعت کیلئے چھا کر رکھا ہوں اور اللہ کے حکم سے (میری) شفاعت ہر اس امتی کیلئے ہوگی جو حال میں فوت ہوا کہ اس نے اللہ کے ساتھ شریک نہیں کیا۔

باب: نبی ﷺ کا اپنی امت کیلئے دعا فرمانا۔

96: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تلاوت فرمائی کہ "اے میرے پالنے والے (معبود) انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکادیا ہے، پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے، تو تو بہت ہی معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے" (ابراہیم: 36) اور عیسیٰ علیہ السلام کا قول (جو کہ قرآن پاک میں منقول ہے) کہ "اگر تو ان کو سزا دے، تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرما دے، تو تو زبردست ہے حکمت والا ہے"۔ پھر نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ اے میرے رب! میری امت، میری امت اور رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے جبرئیل! تم محمد ﷺ کے

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يُشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَعَا

۹۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صَدَّقْتُ وَإِنْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا *

بَابُ اسْتِفْتَاخِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِ الْجَنَّةِ ۹۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي بَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاسْتَضِيعَ قَبُولُ الْخَائِرِ مَنْ أُنْتُ؟ قَالَ قَوْلُ مُحَمَّدٍ قَبُولُ بَنِي أُمَّرْتِ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ *

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ ۹۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَجِبُ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَتُهُ وَإِلَى اخْتِبَاتِ دَعْوَتِي شَفَاعَةٌ لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِهَيْبَةِ نَائِلَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا *

بَابُ دَعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهِ ۹۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (رَبِّ إِنِّي أَنزَلْتُ كِتَابًا مِنْ النَّاسِ لَمَنْ يَجْعَلِي قَالَةً مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي الآية) (ابراہیم: ۳۶) وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ (إِنْ كُذِّبْتُمْ فَأْتِئْتُمْ عِبَادَكَ وَإِنْ تَغَفَّرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الْحَكِيمُ) (المائدہ: ۱۱۸) فَوَقَّعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَنِي فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيْلُ أَذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّكَ أَغْنَمْ لِسَلْةً مَسَا

پاس جاؤ اور تیرا رب خوب جانتا ہے لیکن تم جا کر ان سے پوچھو کہ وہ کیوں روتے ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب حال بیان کیا۔ جبرئیل نے اللہ تعالیٰ سے جا کر عرض کیا، حالانکہ وہ تو خود خوب جانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے جبرئیل! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور کہہ کہ ہم تمہیں تمہاری امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور ناراض نہیں کریں گے۔

97: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (مکہ میں ہجرت سے پہلے) اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایک مضبوط قلعہ اور لشکر چاہتے ہیں؟ (اس قلعہ کیلئے کہا جو کہ جاہلیت کے زمانہ میں دوس کا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے قبول نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انصار کے حصے میں یہ بات لکھ دی تھی کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ان کی حمایت اور حفاظت میں رہیں گے) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی، تو سیدنا طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی اور ان کیساتھ ان کی قوم کے ایک شخص نے بھی ہجرت کی۔ پھر مدینہ کی ہوا ان کو ناموافق ہوئی (اور ان کے پیٹ میں عارضہ پیدا ہوا) تو وہ شخص جو سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ کیساتھ آیا تھا، بیمار ہو گیا اور تکلیف کے مارے اس نے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ دونوں ہاتھوں سے، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ پھر سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا اور اس کی حالت اچھی تھی مگر اپنے دونوں ہاتھوں کو چھپائے ہوئے تھا۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے کہا: مجھے اس لئے بخش دیا کہ میں نے اس کے پیغمبر کی طرف ہجرت کی تھی۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تو اپنے دونوں ہاتھ چھپائے ہوئے ہے؟ وہ بولا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ ہم اس کو نہیں سنواریں گے جس کو تو نے خود بخود بگاڑا ہے۔ پھر یہ خواب سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی بخش دے جیسے تو نے اس کے سارے بدن پر کرم کیا ہے (اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی درست کر دے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق کہ ”(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔“

98: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے“ (الشعراء: 214) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو بلایا، وہ سب اکٹھے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) سب کو بالعموم

يُنَبِّئُكَ؟ فَآتَاهُ جِبْرِيلُ عليه السلام فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَتَرْنَا فِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسْؤُوكَ *

۹۷ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو النَّؤْمِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي حِصْنِ حَضِينٍ وَمَنْعَةٍ؟ قَالَ حِصْنٌ كَانَ لِلنَّوْمِيِّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَتَى ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلذِّي ذَخَرَ اللَّهُ لِلْأَنْصَارِ فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَاجْتَرَوْا الْمَدِينَةَ فَمَرَضَ فَبَجَزِعَ فَأَخَذَ مَسَاقِصَ لَهَا فَفَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ فَشَخِبَتْ بَدَاهُ حَتَّى مَاتَ فَرَأَاهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَنَامِهِ فَرَأَاهُ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةً وَرَأَاهُ مُقَطَّعًا يَدِيهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ؟ فَقَالَ عَفَرُ لِي بِهَجْرَتِي إِلَى نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ مُقَطَّعًا يَدَيْكَ؟ قَالَ قِيلَ لِي لَنْ نُصَلِّحَ مِنْكَ مَا أَسَدْتِ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَأَغْفِرْ *

باب في قول الله عز وجل: وألذر عشيرتك

الأقربين

۹۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أُنزِلَتْ هَذِهِ آيَةٌ (وَأَلْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) (الشعراء: ۲۱۴) دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا

ڈرایا اور پھر خاص کیا (یعنی نام لے کر ان لوگوں کو) اور فرمایا کہ اے کعب بن لوی کے بیٹو! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے مرہ بن کعب کے بیٹو! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے عبد شمس کے بیٹو! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے ہاشم کے بیٹو! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے عبدالمطلب کے بیٹو! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ، اس لئے کہ میں اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہیں رکھتا (یعنی اگر وہ عذاب کرنا چاہے تو میں بچا نہیں سکتا) البتہ تم جو تانا مجھ سے رکھتے ہو، اس کو میں جوڑتا رہوں گا (یعنی دنیا میں تمہارے ساتھ احسان کرتا رہوں گا)۔

باب: کیا نبی ﷺ ابوطالب کو کوئی فائدہ پہنچا سکے؟

99: سیدنا عباس بن عبدالمطلب ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے ابوطالب کو بھی کچھ فائدہ پہنچایا؟ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کے واسطے غصہ ہوتے تھے (یعنی جو کوئی آپ کو ستاتا تو اس پر غصہ ہوتے تھے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'ہاں' وہ جہنم کے اوپر کے درجہ میں ہیں اور اگر میں نہ ہوتا (یعنی میں ان کیلئے وعائد نہ کرتا)، تو وہ جہنم کے نیچے کے درجے میں ہوتے (جہاں عذاب بہت سخت ہے)۔

100: سیدنا ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا، وہ دو ایسی جوتیاں پہنے ہوگا کہ جن سے اس کا دماغ کھولے گا (جیسے ہڈیاں میں پانی کھولتا ہے)۔

باب: نبی ﷺ کا فرمان کبیری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

101: سیدنا حصین بن عبدالرحمن ﷺ کہتے ہیں کہ میں سیدنا سعید بن جبیر ﷺ کے پاس تھا انہوں نے کہا کہ تم میں سے کس نے اس ستارہ کو دیکھا جو کل رات کو ٹوٹا تھا؟ میں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ میں کچھ نماز میں مشغول نہ تھا (اس سے یہ غرض ہے کہ کوئی مجھے عابد، شب بیدار نہ خیال کرے) بلکہ مجھے بچھو نے ڈنگ مارا تھا (تو میں سونہ کا اور تار اٹھوتے ہوئے دیکھا) سیدنا سعید ﷺ نے کہا کہ پھر تو نے کیا کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے دم کروایا۔ انہوں نے کہا کہ تو نے دم کیوں کروایا؟ میں نے کہا کہ اس حدیث کی وجہ سے جو شععی نے ہم سے بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ شععی نے کوئی حدیث بیان کی؟ میں نے کہا کہ انہوں نے ہم سے سیدنا بربدہ بن حصیب اسلمی ﷺ کی حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ دم فائدہ نہیں دیتا مگر نظر کیلئے یا ڈنگ کیلئے (یعنی بد نظر کے اثر کو ڈور کرنے کیلئے یا بچھو اور سانپ وغیرہ کے کاٹنے کیلئے مفید ہے) سیدنا سعید ﷺ نے کہا

فَاجْتَمِعُوا لَعْنَةً وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ ائْتِدُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ ائْتِدُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ ائْتِدُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ ائْتِدُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ ائْتِدُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ائْتِدُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ (رضی اللہ عنہا) ائْتِدِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ فَاِنَّي لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنْ لَكُمْ رَحْمًا سَابَلَهَا بِبِلَالِهَا

باب ما نفع النبي صلى الله عليه وسلم ابا طالب

۹۹ عن العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه انه قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم هل نفعت ابا طالب بشيء فانه كان يجوطك ويفضب لك؟ قال نعم هو في صحضاح من نار ولولا انا لكان في ذلك الأسفل من النار *

۱۰۰ عن ابن عباس رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اهنون اهل النار عذابا ابو طالب وهو متعل بنغلين يغلي منهما دماغه *

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: يدخل الجنة من امي سبعمون ألفا بغير حساب

۱۰۱ عن حصين بن عبد الرحمن رضي الله عنه قال كنت عند سعيد بن جبیر فقال ايككم رأى الكوكب الذي القصر البارحة؟ قلت انا ثم قلت اما ابي لم اكن في صلاة ولكني لدغت قال فماذا صنعت؟ قلت استترقت قال فما حملك على ذلك؟ قلت حديث حدثناه الشعبي فقال وما حدثكم الشعبي؟ قلت حدثنا عن بربذة بن حصيب الأسلمي رضي الله عنه انه قال لا رقية إلا من عين أو حمة فقال قد أحسن من انتهى إلى ما سمع ولكن حدثنا ابن عباس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عرضت علي الأمم

کہ جس نے سنا اور اس پر عمل کیا تو اچھا کیا لیکن ہم سے تو سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے سامنے پیغمبروں کی امتیں لائی گئیں۔ بعض پیغمبر ایسا تھا کہ اس کی امت کے لوگ دس سے بھی کم تھے اور بعض پیغمبر کیسا تھا ایک یا دو ہی آدمی تھے اور بعض کیسا تھا ایک بھی نہ تھا۔ اتنے میں ایک بڑی امت آئی۔ میں سمجھا کہ یہ میری امت ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے، تم آسمان کے کنارے کو دیکھو۔ میں نے دیکھا تو ایک اور بڑا گروہ ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ اب دوسرے کنارے کی طرف دیکھو میں نے دیکھا تو ایک اور بڑا گروہ ہے، مجھ سے کہا گیا کہ یہ تمہاری امت ہے اور ان لوگوں میں ستر ہزار آدمی ایسے ہیں کہ جو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں جائیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اپنے گھر تشریف لے گئے تو لوگوں نے ان لوگوں کے بارے میں گفتگو کی جو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں جائیں گے۔ بعضوں نے کہا کہ شاید وہ لوگ ہیں جو اسلام کی حالت میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔ بعض نے کچھ اور کہا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ کس چیز میں بحث کر رہے ہو؟ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ ہیں جو نہ دم کرتے ہیں اور نہ دم رکھتے ہیں نہ دم کراتے ہیں اور نہ بدشگون لیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ سن کر عکاش بن محسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو انہی لوگوں میں سے ہے۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میرے لئے بھی دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی انہی لوگوں میں کرے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاش رضی اللہ عنہ تجھ سے پہلے یہ کام کر چکا۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میں امید کرتا ہوں کہ جنت والوں میں آدھے تم ہو گے (یعنی مسلمان)۔

102: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ایک خیمہ میں تھے جس میں تقریباً چالیس آدمی ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ اہل جنت کے چوتھائی تم لوگ ہو؟ ہم نے کہا ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس بات سے خوش ہو کہ اہل جنت کے ایک تہائی تم ہو؟ ہم نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم جنتیوں کے آدھے ہو گئے اور

قَرَأْتِ الشَّيْءَ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ وَالشَّيْءُ وَمَعَهُ الرَّجُلُ
وَالرُّجُلَانِ وَالشَّيْءُ نَسَمَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ رَفَعَ لِي سَوَادَ
عَظِيمٍ فَلَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي فَقِيلَ لِي هَذَا مُوسَى صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْمُهُ وَلَكِنَّ النُّظْرَ إِلَى الْأَفْقِ فَتَطَرْتُ
فَإِذَا سَوَادَ عَظِيمٍ فَقِيلَ لِي انْظُرِي إِلَى الْأَفْقِ الْآخِرِ
فَإِذَا سَوَادَ عَظِيمٍ فَقِيلَ لِي هَذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ
أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ ثُمَّ
نَهَضَ فِدْخَلٌ مَنزِلَةٌ فَخَاصَّ النَّاسَ فِي أَوْلَيْكَ الَّذِينَ
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ فَقَالَ
بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وَلِدُوا فِي
الْإِسْلَامِ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ وَذَكَرُوا أَسْمَاءَ فَخَرَجَ
عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا
الَّذِي تَخَوْضُونَ فِيهِ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هُمْ الَّذِينَ لَا
يَرْفُقُونَ وَلَا يَسْتَرْفِقُونَ وَلَا يَتَطَبَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عِكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ
قَامَ رَجُلٌ آخَرٌ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَقَالَ
سَبَقَكَ بِهَا عِكَاشَةُ *

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم إني لأرجو أن
تكونوا نصف أهل الجنة

١٠٢ عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال
كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في قبة
نحوها من أربعين رجلاً فقال أترضون أن تكونوا ربع
أهل الجنة؟ قال قلنا نعم فقال أترضون أن تكونوا
ثلث أهل الجنة؟ قلنا نعم فقال والذي نفسي بيده
إني لأرجو أن تكونوا نصف أهل الجنة وذلك أن

یہ اس لئے کہ جنت میں وہی جائے گا جو مسلمان ہے اور مسلمان شریکوں کے اندر ایسے ہیں جیسے ایک سفید بال سیاہ بتل کی کھال میں ہو یا ایک سرخ بتل کی کھال میں ایک سیاہ بال ہو۔

باب: اللہ عزوجل کا آدم ﷺ کو یہ فرمانا کہ ہزار میں سے نو سو ستانوے افراد جہنم کیلئے نکالو۔

103: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ کہیں گے کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری اطاعت میں اور سب بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ حکم ہوگا کہ دوزخیوں کی جماعت نکالو۔ وہ عرض کریں گے کہ دوزخیوں کی کیسی جماعت؟ حکم ہوگا کہ ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ستانوے آدمی جہنم کیلئے نکالو (اور ایک آدمی فی ہزار جنت میں جائے گا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی تو وقت ہے جب بچہ بڑھا ہو جائے گا (بوجہ ہول اور خوف کے یا اس دن کی درازی کی وجہ سے) ”اور ہر ایک بیٹ والی عورت اپنا پیٹ ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ جیسے نشہ میں مت ہیں اور وہ مست نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے“ (الحج: 2) صحابہ رضی اللہ عنہم اس امر کے سننے سے بہت پریشان ہوئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ! دیکھئے اس ہزار میں سے ایک آدمی (جو جنتی ہے) ہم میں سے کون نکلتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم خوش ہو جاؤ کہ یا جوج ماجوج کے کافراں قدر ہیں کہ اگر ان کا حساب کرو تو تم میں سے ایک آدمی اور ان میں سے ہزار آدمی پڑیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ جنت کے ایک چوتھائی آدمی تم میں سے ہوں گے، اس پر ہم نے اللہ کی تعریف کی اور گھبرائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ جنت کے تہائی آدمی تم میں سے ہوں گے۔ اس پر ہم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور کبریائی بیان کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ جنت کے آدمے آدمی تم میں سے ہوں گے۔ تمہاری مثال اور اسوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سفید بال سیاہ بتل کی کھال میں ہو یا ایک نشان گدھے کے پاؤں میں۔

النَّجْتَةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشَّرْكَ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ *
باب في قول الله عز وجل لادم: أخرج نبت النار من كل ألف تسع مائة وتسعة وتسعين
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا آدَمُ يَقُولُ لِيَّتِكَ وَسَعِدَتِكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ قَالَ يَقُولُ أَخْرَجِ نَبْتَ النَّارِ قَالَ وَمَا نَبْتُ النَّارِ؟ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ قَالَ لِذَلِكَ حِينَ يَسْبِبُ الصَّغِيرُ (وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ) قَالَ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَيُّ ذَلِكَ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ أَنْبَشُوا فَإِنْ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ النَّجْتَةِ لِحَمْدِكَ اللَّهُ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ النَّجْتَةِ لِحَمْدِكَ اللَّهُ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ النَّجْتَةِ إِنْ مَلَكَكُمْ فِي الْأُمَّةِ كَمَلِّ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالرُّقْمَةِ فِي فِرَاعِ الْحِمَارِ *



کتاب وضو کے مسائل

باب: اللہ تعالیٰ کوئی نماز وضو کے بغیر قبول نہیں کرتا۔

104: مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ابن

عمر کے پاس عبادت کو آئے کیونکہ ابن عامر بیمار تھے۔ ابن عامر نے کہا کہ اے ابن عمر رضی اللہ عنہما تم میرے لئے دعا نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا اور اس مالِ قیمتی میں سے دیئے گئے صدقے کو بھی قبول نہیں کرتا جو تقسیم سے پہلے اڑا لیا جائے اور تم تو بھئی کے حاکم رہ چکے ہو۔

باب: نیند سے جاگتے وقت، برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو

دھونے کیا بیان۔

105: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم

میں سے کوئی نیند سے جاگے تو اپنا ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے تین بار دھوئے اس لئے کہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کا ہاتھ رات کو کہاں رہا۔

باب: راستہ میں اور سایہ میں پاخانہ پھرنے کی ممانعت۔

106: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم

لنت کے دو کاموں سے بچو (یعنی جن کی وجہ سے لوگ تم پر لعنت کریں) لوگوں نے کہا کہ وہ لعنت کے دو کام کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک تو راہ میں (جہاں سے لوگ آتے جاتے ہوں) پاخانہ پھرنا اور دوسری سایہ دار جگہ (جہاں لوگ بیٹھ کر آرام کر لیتے ہوں) پاخانہ پھرنا (ان دونوں کاموں سے لوگوں کو تکلیف ہوگی اور وہ برا کہیں گے لعنت کریں گے)۔

باب: پیشاب کرتے وقت ستر کو چھپانا۔

107: سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ

نے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا، پھر میرے کان میں ایک بات کہی وہ بات کسی سے بیان نہ کروں گا اور آپ کو حاجت کے وقت نیلے کی یا کھجور کے درختوں کی آڑ پیند تھی (تاکہ ستر کو کوئی نہ دیکھے)۔ ابن اسماء نے ایک حدیث میں "حائش نخل" کی بجائے "حائش نخل" کہا۔

باب: جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

108: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں

داخل ہوتے تو کہتے کہ "اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری، ناپاک شیطانوں اور شیطانوں سے یا پیدری یا نجاستوں سے یا شامین اور معاصی سے"۔

باب: پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کیا جائے۔

کتاب الوضو

باب: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ بَغِيرِ طَهْوَرٍ

۱۰۴ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَسُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ لَا تَدْعُو اللَّهَ لِي يَا ابْنَ عُمَرَ؟ قَالَ إِي سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ بَغِيرِ طَهْوَرٍ وَلَا صِدْقَةَ مِنْ غُلُولٍ وَتَمَنَّتْ عَلَى الْبَصْرَةِ *

باب غَسَلَ الْيَدَ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ التَّوَمِّ قَبْلَ إِدْخَالِهَا

فِي الْإِنَاءِ

۱۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَمْسُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَسْلِسَهَا لثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ

باب التَّهْنِئَةِ عَنِ التَّخْلِئِ فِي الطَّرِيقِ وَالظَّلَالِ

۱۰۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا اللَّعَّانِينَ قَالُوا وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ *

باب مَا يَسْتَتِرُ بِهِ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ

۱۰۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَدْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ حَلْفَةَ فَاسْرَ إِسْمِي حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفْتُ أَوْ حَسَبْتُ نَخْلًا قَالَ ابْنُ أَسْمَاءَ فِي حَدِيثِهِ بَغْيِي حَائِطُ نَخْلٍ *

باب مَاذَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ؟

۱۰۸ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّجَسِ وَالنَّجَسَاتِ *

باب لَا تُسْتَقْبَلُ الْقَبْلَةُ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ

109: سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم پاخانے کو جاؤ تو پیشاب یا پاخانہ کرنے میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرو نہ پیٹھ کرو، بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو۔ (اس سے مراد ان علاقوں کے لوگ ہیں جن کا قبلہ شمال یا جنوب کی سمت ہو۔ جنگی سمت قبلہ مشرق یا مغرب میں ہے، وہ مشرق یا مغرب کی بجائے شمال یا جنوب کی منہ کریں گے) سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم شام کے ملک میں آئے اور دیکھا تو یحییٰ بن (بیت الخلاء) قبلہ کی طرف بنی ہوئی ہیں، ہم ان پر سے منہ پھیر لیتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے تھے۔

باب: بیٹے ہوئے بیت الخلاء میں اس بات کی رخصت۔

110: واضح بن حبان کہتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی پیٹھ قبلہ کی طرف لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو ایک طرف سے ان کے پاس مڑا۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب حاجت کو چھو تو قبلہ اور بیت المقدس کی طرف منہ نہ کرو۔ (ایک دفعہ جب) میں چھت پر پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو اینٹوں پر قضاء حاجت کے لئے بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھے دیکھا (یعنی جب بیت المقدس کی طرف منہ ہوگا تو قبلہ کی طرف پیٹھ ہوگی)۔

باب: پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کہ پھر اس سے غسل بھی کیا جائے

111: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے (اور یہ بھی نہ کرے کہ پیشاب کر کے) پھر اسی پانی سے غسل کرے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ تو ایسا مت کر کہ تھے ہوئے پانی میں پیشاب کرے جو بہتا نہیں ہے اور پھر اسی پانی سے غسل کرے۔

باب: پیشاب سے بچنے اور پردہ کرنے کا بیان۔

112: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں قبروں پر عذاب ہو رہا ہے اور کچھ بڑے گناہ پر نہیں۔ ایک تو ان میں سے چغل خوری کرتا تھا (یعنی ایک کی بات دوسرے سے کرنا اور لڑائی کے لئے) اور دوسرا اپنے پیشاب سے بچنے میں احتیاط نہ کرتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کہی ہری ٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کو دو کیا اور ہر ایک قبر پر ایک ایک گاڑ دی اور فرمایا کہ شاید جب تک یہ ٹہنیاں نہ سو گئیں اس وقت تک ان کا عذاب ہلکا ہو جائے۔

باب: دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت۔

113: عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد (ابوقتادہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

۱۰۹ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْتُمْ الْغَائِطُ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِوَلِّ وَلَا غَائِطُ وَلَكِنْ شَرُّوْا أَوْ غَرَّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَتَنَحَّرَفْ عَنْهَا وَكَسَفَعْنَا اللَّهَ *

باب الرخصة في ذلك بالابنية

۱۱۰ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مُسْنَدٌ ظَهَرَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلَاتِي الصَّرَفْتُ إِلَيْهِ مِنْ شَقِي فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ نَاسٌ إِذَا قَدِمْتَ لِلْحَاجَةِ تَكُونُ لَكَ فَلَا تَقْعُدُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَلَقَدْ رَقِيتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا عَلَى لَبْتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ *

باب التهيؤ أن يبال في الماء ثم يغتسل منه

۱۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُولِنُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ * وَلَيْ فِي رِوَايَةٍ لَا تَبُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ *

باب في الاستنجاء والاستنار من البول

۱۱۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْسِي بِالتَّمِيمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ لَمَّا دَعَا بِسَبَبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِأَيْتَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَسَيَا *

باب التهيؤ عن الاستنجاء باليمين

۱۱۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ

ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے اپنا ہاتھ کر پیشاب کرنے میں دابھنے ہاتھ سے نہ تھامے اور نہ پاخانہ کے بعد دابھنے ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ برتن میں پھونک مارے۔

باب: پیشاب یا پاخانہ سے فارغ ہو کر پانی سے استنجاء کرنا۔

114: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک باغ کے اندر گئے اور آپ کے پیچھے ایک لڑکا گیا، اس کے پاس ایک لوٹا تھا، وہ لڑکا ہم میں سب سے چھوٹا تھا۔ اس نے لوٹا ایک پیری کے پاس رکھ دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے اور پانی سے استنجاء کر کے باہر نکلے۔

باب: طاق ڈھیلے استعمال کرنے کا بیان۔

115: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پاخانہ کی جگہ کو ڈھیلوں سے صاف کرے تو طاق ڈھیلوں سے صاف کرے اور جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے پھر ناک چھڑے۔

باب: پتھر سے استنجاء کرنے کا بیان اور گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرنے کی ممانعت۔

116: سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ تمہارے نبی ﷺ نے تم کو ہر ایک بات سکھائی۔ یہاں تک کہ پاخانہ اور پیشاب کی بھی تعلیم دی، انہوں نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے ہمیں قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب اور پاخانہ کرنے سے منع کیا اور اس بات سے بھی منع کیا کہ دابھنے ہاتھ سے یا تین سے کم پتھروں سے یا گوبر اور ہڈی سے استنجاء کریں۔

باب: مردہ جانور کی کھال سے فائدہ حاصل کرنا۔

117: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی کسی لونڈی کو ایک بکری صدقہ میں دی گئی تھی، وہ مر گئی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو پڑا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتاری؟ رنگ کرام میں لاتے۔ تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ مردہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مردار کا کھانا حرام ہے۔

باب: جب چڑا رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

118: یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ ابو الخیر نے ان سے بیان کیا کہ میں نے ابن وعلہ السمی کو ایک پوتین پہنے دیکھا۔ میں نے اس کو چھوا، انہوں نے کہا کہ ابن وعلہ کیوں چھوتے ہو؟ (کیا اس کو نجس جانتے ہو)؟ میں نے سیدنا

عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُمْسِكُنْ أَحَدَكُمْ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحُ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ *
باب الاستنجاء بالماء من التبرؤ

۱۱۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَتَبِعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِضْأَةٌ هُوَ أَصْغَرُهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ سِدْرَةٍ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدْ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ *
باب الاستجمار وتر

۱۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ وَلِئْرًا وَإِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَلْفِهِ مَاءً ثُمَّ لْيَنْشُرْ *
باب الاستجمار بالأخجار والمنع من الرؤث والغظم

۱۱۶ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لَهُ قَدْ عَلِمْتُمْ نَبِيَّكُمْ ﷺ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ فَقَالَ أَجَلٌ لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقَبِيلَةَ لِعَانِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ *
باب الانتفاع بأهْب المنيّة

۱۱۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَصَدَّقَ عَلَيَّ مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ بَشَاءَ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا أَخَذْتُمُ إِيَّاهُمَا لَدَبْتُمُوهُ فَاتَّقْتُمُ بِهِ؟ فَقَالُوا إِيَّاهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرَمَ أَكْلُهَا *
باب إذا ذُبِح الإهاب فقد طهر

۱۱۸ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي وَغَلَةَ السَّبَّاحِيَّ فَرُوًّا فَمَسَسْنَاهُ فَقَالَ مَا لَكَ تَمَسُّهُ؟ قَدْ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ

عبداللہ ﷺ سے کہا کہ ہم مغرب کے ملک میں رہتے ہیں وہاں برابر کے کافر اور آتش پرست بہت ہیں وہ مینڈھاؤں کر کے لاتے ہیں۔ ہم تو ان کا ذبح کیا ہوا جانور نہیں کھاتے اور مشکل سے لاتے ہیں، ان میں چربی ڈال کر۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھال رگٹنے سے پاک ہو جاتی ہے (یعنی کھال رگٹنے سے پاک ہو جاتی ہے اگرچہ کافر نے رگی ہو)۔

باب: جب کتا تمہارے برتن میں منڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیے۔

119: سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم کیا۔ پھر فرمایا کہ ان لوگوں اور کتوں کا کیا حال ہے؟ پھر شکار کیلئے اور مویشیوں کی حفاظت کے لئے کتا پالنے کی اجازت دی (یعنی بکریوں کی حفاظت کیلئے) اور فرمایا کہ جب کتا برتن میں منڈال کر پئے تو اس کو سات بار دھوؤ اور آٹھویں بار مٹی سے مانجھو۔ اور یحییٰ بن سعید کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے شکار، بکریوں اور کھیتی کی حفاظت کیلئے کتے کی اجازت دی۔

باب: وضو کی فضیلت کا بیان۔

120: سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طہارت آدمی ایمان کے برابر ہے اور الحمد للہ ترازو کو بھر دے گا۔ (یعنی اس قدر اس کا ثواب عظیم ہے کہ اعمال تو لٹنے کا ترازو اس کے اجر سے بھر جائے گا) اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں آسمانوں اور زمین کے بیچ کی جگہ کو بھر دیں گے اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے لئے دلیل ہوگا یا تیرے خلاف دلیل ہوگا (اگر قرآن پر عمل ہوگا تو دلیل بن جائے گا ورنہ دہال بن جائیگا)۔ ہر ایک آدمی (بھلا ہو یا برا) صبح کو اٹھتا ہے یا تو اپنے آپ کو (نیک کام کر کے اللہ کے عذاب سے) آزاد کرتا ہے یا (برے کام کر کے) اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے۔

باب: وضو کے ساتھ گناہوں کا دور ہونا۔

121: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ مسلمان یا مومن (یہ شک ہے راوی کا) وضو کرتا ہے اور منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ سے وہ سب گناہ (صغیرہ) نکل جاتے ہیں جو اس نے آنکھوں سے کئے۔ پانی کے ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ (جو منہ سے گرتا ہے یہ بھی شک ہے راوی کا)۔ پھر جب ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں میں سے ہر ایک گناہ جو ہاتھ سے کیا تھا، پانی کے ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ پھر جب پاؤں

رضی اللہ عنہ قلت انا نکون بالمغرب ومعنا البربر والمخوس نوتی بالكبش قد ذبحوه ونحن لا نأكل ذبائحهم ويألوننا بالسقاء يجعلون فيه الودك فقال ابن عباس رضي الله عنه قد سألتا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال دباغه طهوره *

باب إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليسله سبغاً

۱۱۹ عن عبد الله بن المغفل رضي الله عنه قال أمر رسول الله ﷺ بقتل الكلاب ثم قال ما بالهم وبالكلاب؟ ثم رخص في كلب الصيد وكنب الغنم وقال إذا ولغ الكلب في الإناء فاعسلوه سبع مرات وعفروه الثامنة في الثراب وفي رواية يحيى بن سعيد ورخص في كلب الغنم والصيد والزرع *

باب فضل الوضوء

۱۲۰ عن أبي مالك الأشعري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطهور شطو الإيمان والحمد لله ثمن الميزان وسبحان الله والحمد لله ثمنان أو ثمناً ما بين السماوات والأرض والصلاة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرآن حجة لك أو عليك كل الناس يغذو فبائع نفسه فمعتقها أو موبقها *

باب خروج الخطايا مع الوضوء

۱۲۱ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا توضأ العبد المسلم أو المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر إليها بعينه مع الماء أو مع آخر قطر الماء فإذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يده مع الماء أو مع آخر قطر الماء فإذا غسل

دھوتا ہے تو ہر ایک گناہ جس کو اس نے پاؤں سے چل کر کیا تھا، پانی کے ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے یہاں تک کہ سب گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلتا ہے۔

باب: وضو کے وقت مسواک کرنا۔

122: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے تو پچھلی رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھا۔ پھر یہ آیت پڑھی جو سوہ آل عمران میں ہے ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ مِنَ النَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَبْصَارِ﴾ سے ﴿فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ تک۔ پھر لوٹ کر اندر آئے اور مسواک کی اور وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ پھر لیٹ گئے پھر اٹھے اور باہر نکلے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہی آیت پڑھی۔ پھر لوٹ کر اندر آئے اور مسواک کی اور وضو کیا اور پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

123: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں آتے تو پہلے مسواک کرتے۔

باب: وضو یا دیگر کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا۔

124: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں، نکلی کرنے میں جو تاپہننے میں دہنی طرف کو بہت پسند کرتے تھے۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ

125: سیدنا عبد اللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور وہ صحابی تھے، کہ ان سے لوگوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو کر کے بتلائیے۔ چنانچہ انہوں نے ایک برتن (پانی کا) منگوایا، اس کو جھکا کر پہلے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ وضو شروع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کا انگلیوں سمیت دھونا مستحب ہے، پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے) اور انہیں تین بار دھویا۔ پھر ہاتھ برتن کے اندر ڈالا اور باہر نکالا اور ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر تین بار ایسے ہی کیا۔ پھر ہاتھ ڈالا اور باہر نکالا اور منہ کو تین بار دھویا (بخاری کی روایت میں ہے کہ دونوں چلو ملا کر پانی لیا اور تین بار منہ دھویا) پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور باہر نکالا اور اپنے دونوں ہاتھ کہنوں تک دو دو بار دھوئے۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور باہر نکالا اور سر پر مسح کیا، پہلے دونوں ہاتھوں کو سامنے سے پیچھے لے گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے آئے (یعنی پیشانی تک واپس لائے) پھر دونوں پاؤں نخوں سمیت دھوئے۔ اس کے بعد کہا

رَجُلِيهِ خَرَجَتْ كُلُّ حَظِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ
أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرَةِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَفْسًا مِّنَ
الدُّنُوبِ *

باب فِي السَّوَاكِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

۱۲۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ بَاتَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَنَظَرَ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فِي آلِ عِمْرَانَ (إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ) حَتَّى بَلَغَ (فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ثُمَّ رَجَعَ فَتَسَوَّكَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى *

۱۲۳ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأَ بِالسَّوَاكِ *

باب التَّيْمُنُ فِي الطُّهُورِ وَغَيْرِهِ

۱۲۴ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُحِبُّ التَّيْمُنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرْجُلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي اتِّعَالِهِ إِذَا اتَّعَلَ *

باب صِفَةِ وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قِيلَ لَهُ تَوَضَّأَ لَنَا وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِيَأْنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهَا عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمُضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

باب: ناک میں پانی ڈال کر جھاڑنا۔

126: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے پھر ناک جھاڑے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو تین مرتبہ ناک کو جھاڑے کیونکہ شیطان ناک کی چوٹی یا ناک کے نیچے والی رگوں میں رات گزارتا ہے۔

باب: پیشانیوں اور ہاتھ پاؤں کی چمک پورا وضو کرنے سے ہوگی۔

127: نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وضو کرتے ہوئے انہوں نے منہ دھویا تو اس کو پورا دھویا۔ پھر داہنا ہاتھ دھویا یہاں تک کہ بازو کا ایک حصہ بھی دھویا۔ پھر بائیں ہاتھ دھویا یہاں تک کہ بازو کا ایک حصہ بھی دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر سیدھا پاؤں دھویا تو پینڈلی کا بھی ایک حصہ دھویا۔ پھر بائیں پاؤں دھویا یہاں تک کہ پینڈلی کا بھی ایک حصہ دھویا۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن پورا وضو کرنے کی وجہ سے تمہاری پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں سفید (نورانی) ہوں گے۔ لہذا تم میں سے جو کوئی اپنی چمک کو بڑھانا چاہے تو بڑھائے۔ (یعنی اپنے اعضاء کو خوب آگے تک دھوئے)۔

128: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان میں تشریف لائے تو فرمایا ”سلام ہے تم پر یہ گھر ہے مسلمانوں کا اور اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ میری آرزو ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں“ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک بات کی آرزو کرنا درست ہے جیسے علماء اور فضلاء سے ملنے کی) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم آپ (ﷺ) کے بھائی نہیں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب ہو اور بھائی ہمارے وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جن کو آپ ﷺ نے دیکھا ہی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جہلا تم میں سے کسی کے سفید پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے سیاہ مٹھی گھوڑوں میں مل جائیں، تو وہ اپنے گھوڑے نہیں پہچانے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ بیشک وہ تو پہچان لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن وضو کی وجہ سے میری امت کے لوگ سفید منہ اور سفید ہاتھ پاؤں رکھتے ہوں گے اور

باب الاستنظار

۱۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْحَرَيْهِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ لْيَسْتَنْزِرْ * عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَقْبَلَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَتَابَعِهِ فَلْيَسْتَنْزِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خِيَاشِيمِهِ *

باب الغرُّ الْمُحَجَّلِينَ مِنْ إِبْتِغَاءِ الْوُضُوءِ

۱۲۷ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّرِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ فَنَسَلُ وَجْهَهُ فَامْسَحَ الْوُضُوءَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ يَدَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتُمْ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ إِبْتِغَاءِ الْوُضُوءِ لَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْيُطَلِّ غُرَّتَهُ وَتَخَجِّلَهُ *

۱۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَى الْمَقْبِرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَدِدْتُ أَنَا قَدْ رَأَيْتُ إِخْوَانَنَا قَالُوا أَوْلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانَنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ فَقَالُوا كَيْفَ نَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرِي خَيْلٍ دَهْمٍ بَهُمْ أَلَا نَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى

حوض کوثر پر میں ان کا پیش خیمہ ہوں گا۔ خبردار رہو کہ بعض لوگ میرے حوض پر سے ہٹائے جائیں گے جیسے بھنکا ہوا اونٹ ہنکایا جاتا ہے۔ میں ان کو پکاروں گا آؤ آؤ۔ اس وقت کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کے بعد رد و بدل کر لیا تھا (یا ان کی حالت بدل گئی تھی، بدعت اور ظلم میں گرفتار ہو گئے تھے)۔ تب میں کہوں گا کہ جاؤ دور ہو جاؤ۔ جاؤ دور ہو جاؤ۔

باب: جس نے بہترین انداز سے وضو کیا۔

129: حمران سے روایت ہے جو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے، انہوں نے کہا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوا لیا اور وضو کیا تو پہلے دونوں ہاتھ کلائیوں تک تین بار دھوئے، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر تین بار منہ دھویا، پھر داہنا ہاتھ دھویا کہنی تک پھر تین بار بائیں ہاتھ دھویا پھر مسح کیا سر پر۔ پھر داہنا پاؤں دھویا تین بار پھر بائیں پاؤں دھویا تین بار اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح وضو کیا جیسے میں نے اب وضو کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے اور ان (کے پڑھنے) میں اور کسی خیال میں غرق نہ ہو تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے کہا کہ ہمارے علماء کہتے تھے کہ یہ وضو سب وضوؤں میں سے پورا ہے جو نماز کے لئے کیا جائے۔

130: حمران سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مکمل وضو کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے، تو فرض نمازیں اس کے ان تمام گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی جو ان نمازوں کے درمیان ہوں گے۔

131: سیدنا عثمان (بن عفان) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص نماز کیلئے پورا وضو کرے، پھر فرض نماز کیلئے (مسجد کو) چلے اور لوگوں کیساتھ یا جماعت سے یا مسجد میں نماز پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔

باب: مجبوری میں (بھی) کامل وضو کرنے کی فضیلت۔

132: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ باتیں نہ بتاؤں کہ جن سے گناہ مٹ جائیں (یعنی معاف ہو جائیں یا لکھنے والوں کے دفتر سے مٹ جائیں) اور (جنت میں) درجے بلند ہوں؟ لوگوں نے کہا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

الْحَوْضُ أَوْ لَا لِيَذَانِ رِجَالٍ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ
الْبَعِيرُ الصَّالُ أَنَادِيهِمْ أَوْ هَلُمَّ فَيَقَالُ إِنَّهُمْ قَدْ
بَدَلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سَحَقًا سَحَقًا*

باب مِنْ تَوَضُّأً فَأَحْسَنَ الْوَضُوءِ

۱۲۹ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ
عُفَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بَوْضُوءٍ تَوَضُّأً فَغَسَلَ كَتِفَيْهِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَرَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ الْيَمَانِيَّةَ إِلَى الْمَرْفِقِ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْشَّامِيَّةَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ
رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ الْيَمَانِيَّةَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْشَّامِيَّةَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضُّأً نَحْوُ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ تَوَضُّأً نَحْوُ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَامَ
فَرَمَعَ رِكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفْرَ لَهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَكَانَ غُلَامًا وَكَانَ
يَقُولُونَ هَذَا الْوَضُوءُ أَسْتَبَغَ مَا يَتَوَضُّأُ بِهِ أَحَدٌ لِلصَّلَاةِ
۱۳۰ عَنْ حُمْرَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عُفَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْمَأَ
الْوَضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَاتُ
كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ*

۱۳۱ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَضُّأَ لِلصَّلَاةِ فَاسْتَبَغَ الْوَضُوءَ ثُمَّ
مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ (أَوْ
مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ) غُفْرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ*

بابِ اسْتِبَاغِ الْوَضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

۱۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْ أَدَلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْخُجُو
اللَّهُ بِهِ الْخَطِيئَاتِ وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا بَلَى يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَبَاغَ

وضو کا پورا (اچھی طرح) کرنا سختی میں (جیسے سردی کی شدت میں یا بیماری میں) اور مسجدوں کی طرف قدموں کا بہت زیادہ ہونا (اس طرح کہ گھر مسجد سے دور ہو اور بار بار جائے) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی رباط ہے (یعنی نفس کا روکنا عبادت کیلئے)۔

باب: (جنت میں) زیور وہاں تک پہنچے گا، جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا۔

133۔ ابو حازم سے روایت ہے کہ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا، وہ نماز کیلئے وضو کر رہے تھے اور اپنے ہاتھ کو اتنا لبا کر کے دھوتے تھے، یہاں تک کہ بغل تک دھوتے تھے۔ میں نے کہا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ کیسا وضو ہے؟ تو انہوں نے کہا ”اے فروخ کی اولاد (فروخ ابراہیم علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام ہے، جس کی اولاد میں عجم کے لوگ ہیں اور ابو حازم بھی عجمی تھے) تم یہاں موجود ہو؟ اگر میں جانتا کہ تم یہاں موجود ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے دوست (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے دن مومن کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا، جہاں تک اس کا وضو پہنچتا ہوگا۔

باب: جو وضو کی جگہوں کو کچھ چھوڑ دے، وہ اسے دھوئے اور نماز لوٹائے۔

134: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے وضو کیا اور ناخن برابر اپنے پاؤں میں کسی جگہ کو سکھا چھوڑ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا کہ جا اور اچھی طرح وضو کر کے آ۔ چنانچہ وہ لوٹ گیا، پھر آ کر نماز پڑھی۔

باب: غسل اور پانی میں کتاب پانی کافی ہے؟

135: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو کرتے اور ایک صاع سے لے کر پانچ مد تک غسل کرتے تھے۔ (ایک صاع اڑھائی کلو کا ہوتا ہے اور ”مد“ ایک صاع کا چوتھا حصہ ہے)۔

باب: موزوں پر مسح کرنے کا بیان۔

136: امام سے روایت ہے کہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ لوگوں نے کہا کہ تم ایسا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔ امش نے کہا کہ ابراہیم نے کہا کہ لوگوں کو یہ حدیث بہت بھلی معلوم ہوتی تھی کیونکہ جریر سورۃ مائدہ (جس میں وضو میں پاؤں دھونے کا بیان ہے) کے اتارنے کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔

137۔ سیدنا ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کے

الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةَ الْخَطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَالنَّظَارَ الصَّلَاةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ *

باب تَبْلُغُ الْحَلِيَّةُ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ

۱۳۳ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ حَتَّى تَبْلُغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) مَا هَذَا الْوُضُوءُ؟ فَقَالَ يَا بَنِي فُرُوحٍ أَنْتُمْ هَاهُنَا؟ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هَاهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هَذَا الْوُضُوءَ سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَبْلُغُ الْحَلِيَّةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ *

باب مَنْ تَرَكَ مِنْ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ شَيْئًا غَسَلَهُ وَأَعَادَ الصَّلَاةَ

۱۳۴ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظَفْرِ عَلَى قَدَمِهِ فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وَضُوءَكَ فَارْجِعْ ثُمَّ صَلَّى *

باب مَا يَكْفِي مِنَ الْمَاءِ فِي الْغَسْلِ وَالْوُضُوءِ

۱۳۵ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَتَغَسَّلُ بِالصَّاعِ إِلَى خُمْسَةِ أَمْذَادٍ *

باب الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۱۳۶ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ قَالَ جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ تَوَضَّأْ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فِقَبِلَ تَفْعُلُ هَذَا؟ فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانَ يُعْجِبُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ *

۱۳۷ عَنْ أَبِي وَائِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُو

معاملہ میں نہایت سختی کرتے تھے حتیٰ کہ شیشی میں پیشاب کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بنی اسرائیل میں جب کسی کے بدن کو پیشاب لگ جاتا تو وہ (قیحیوں سے) کھال کترتا تھا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ایسی سختی نہ کرتے تو بہتر تھا (کیونکہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھورے (یعنی کوڑے کرکٹ کی جگہ) پر آئے اور دیوار کے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جس طرح تم میں سے کوئی کھڑا ہوتا ہے، پھر پیشاب کیا۔ میں دور ہٹا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ میرے پاس آ، یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایزدوں کے پاس کھڑا رہا، جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب سے فارغ نہ ہوئے۔ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

138: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سے اترے اور چلے یہاں تک کہ اندھیری رات میں نظروں سے چھپ گئے۔ پھر لوٹ کر آئے تو میں نے ڈول سے پانی ڈالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ دھویا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا جبہ پہن رکھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہاتھ آستینوں سے باہر نکالنا مشکل ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے سے ہاتھوں کو باہر نکال کر دھویا اور سر پر مسح کیا۔ پھر میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موزے اتارنے کیلئے جھکا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رہنے دو۔ میں نے ان کو طہارت پر پہنا ہے اور ان دونوں پر بھی مسح کیا۔

باب: موزوں پر مسح کرنے کی مدت کا بیان۔

139: شرح بن ہانی سے روایت ہے کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس، ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھنے آیا تو انہوں نے کہا کہ تم ابو طالب کے بیٹے (یعنی علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھو (اس لئے کہ) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کیلئے مسح کی مدت تین دن تین رات مقرر فرمائی اور مقیم کیلئے ایک دن رات۔

باب: پیشانی اور دستار (عمامہ) پر مسح کرنا۔

140: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پیچھے رہ گئے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ چنانچہ میں پانی کا ایک لونا لے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ دھوئے اور منہ دھویا۔ پھر بازو

موسیٰ رضی اللہ عنہ یُسَدِّدُ فِي الْبَوْلِ وَيَبُولُ فِي قَارُورَةٍ وَيَقُولُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ جِلْدَ أَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَرَضَهُ بِالْمَقَارِيضِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ دِدْتُ أَنْ صَاحِبِكُمْ لَا يُسَدِّدُ هَذَا التَّشْدِيدَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَمَاشَى فَأَنَّى سَبَاطَةٌ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ قَبَالَ فَالْتَبَدْتُ مِنْهُ فَأَشَارَ إِلَيَّ فِجَنْتُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَّغَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ: فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ *

۱۳۸ عن الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مَسِيرٍ فَقَالَ لِي أَمْعَكَ مَاءٌ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَزَوَّلَ عَنِّي رَاحِلَتَهُ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَقْرَعْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاةِ فَسَلَّ وَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَسَلَّ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَيْهِ فَقَالَ دَعُوهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا *

باب التَّوَقُّفِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ

۱۳۹ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِي قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ يَا بَنِي أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَلِّ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمَقِيمِ *

باب الْمَسْحِ عَلَى النَّاسِيَةِ وَالْعِمَامَةِ

۱۴۰ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ قَالَ أَمْعَكَ مَاءٌ؟ فَأَبَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَسَلَّ كَفَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَخْسِرُ عَنِّي

آستینوں سے نکالنا چاہے تو آستین تنگ ہوگی (یعنی نہ نکال سکے) چنانچہ آپ ﷺ نے نیچے سے ہاتھ کو نکالا اور جب کو اپنے مؤذنوں پر ڈال دیا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور پیشانی، علمہ اور موزوں پر مسح کیا۔ پھر سوار ہوئے تو میں بھی سوار ہوا۔ جب اپنے لوگوں میں پہنچے، تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھا رہے تھے اور وہ ایک رکعت پڑھ چکے تھے۔ ان کو جب معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں، تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر انہوں نے نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور میں بھی کھڑا ہوا اور ایک رکعت جو ہم سے پہلے ہو چکی تھی پڑھ لی۔

باب: پگڑی (دستار یا عمامہ) پر مسح کرنا۔

141: سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

باب: ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا۔

142: سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے آج وہ کام کیا جو کبھی نہیں کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے قصد ایسا کیا ہے۔

باب: وضو کے بعد کیا کہا جائے۔

143: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو اونٹ چرانے کا کام تھا، میری باری آئی تو میں اونٹوں کو چرا کر شام کو ان کے رہنے کی جگہ لے کر آیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں کو دو عطا فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے، اپنے دل کو اور منہ کو لگا کر (یعنی ظاہر اور باطن متوجہ رہے، نہ دل میں دنیا کا خیال لائے نہ منہ ادھر ادھر پھرائے) اس کیلئے جنت واجب ہو جائے گی۔ میں نے کہا آپ ﷺ نے کیا عمدہ بات فرمائی (جس کا ثواب اس قدر بڑا ہے اور محنت بہت کم ہے)۔ اس پر ایک کہنے والا میرے سامنے کہہ رہا تھا کہ پہلی بات اس سے بھی عمدہ تھی۔ میں نے غور سے دیکھا تو وہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں تجھے دیکھ رہا تھا کہ تو ابھی ابھی آیا ہے۔ (لہذا یہ بھی سن لے کہ) آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو کوئی تم میں سے اچھی طرح، پورا وضو کرے، پھر کہے (ترجمہ) ”میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور پیچھے ہوئے ہیں“۔ تو اس کیلئے

ذَرَعِيهِ فَصَاقَ كُمْ الْجُبَّةَ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْفَى الْجُبَّةَ عَلَى مَتَكِيهِ وَعَسَلَ ذَرَاعِيهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى خَفِيهِ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتَ فَاتَّهَيْتَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا فِي الصَّلَاةِ يُصَلِّي بِهِنَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ قَائِمًا إِلَيْهِ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَّتْ لِرَكْعَتِنَا الرَّكْعَةُ الَّتِي سَبَقْتَنَا *

باب الْمَسْحِ عَلَى الْخِمَارِ

١٤١ عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ *

بَاب فِي الصَّلَوَاتِ بِوَضُوءٍ وَاحِدٍ *

١٤٢ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوَضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خَفِيهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالِ عَمْدًا صَنَعْتَهُ يَا عُمَرُ *

باب الْقَوْلِ بَعْدَ الْوَضُوءِ

١٤٣ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبِي فَوُوحَتْهَا بَعْشِي فَأَذْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُعَدُّتُ النَّاسَ فَأَذْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بَقْلِيهِ وَوَجْهَهُ إِلَّا وَجَّهَتْ لَهُ الْفِجْئَةَ قَالَ فَقُلْتُ مَا أَجُودُ هَذِهِ فَإِذَا قَاتِلُ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُولُ أَلَسِي قَبْلَهَا أَجُودُ فَتَطَوَّنَتْ فَإِذَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَقَدْ رَأَيْتُكَ حِينَ جِئْتَ أَنْفًا قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيَنْبَغُ أَوْ يَسْبِغُ الْوَضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ

جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ جس دروازے سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے۔

باب: مذی کو دھونا اور اس کی وجہ سے وضو کرنا۔

144: سیدنا علیؑ کہتے ہیں کہ میں زیادہ مذی والا آدمی تھا اور (مذی سے غسل مراد سفید پانی ہے جو شہوت کے وقت منی سے پہلے نکلتا ہے۔ اس سے غسل واجب نہیں ہوتا مگر اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھے میں شرم کی کیونکہ آپ ﷺ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں، تو میں نے سیدنا مقداد بن اسودؓ سے (پوچھے کو) کہا، انہوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے اور وضو کرے۔

باب: بیٹھنے والے کی نیند وضو نہیں توڑتی۔

145: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نماز کے لئے اقامت کہی گئی اور رسول اللہ ﷺ ایک آدمی سے سرگوشی کر رہا رہے تھے۔ عبد الوارث کی حدیث کے الفاظ ہیں کہ نبی ﷺ ایک آدمی سے سرگوشی کر رہے تھے تو آپ ﷺ نماز کیلئے کھڑے نہیں ہوئے حتیٰ کہ قوم (بیٹھی بیٹھی) سو گئی۔ اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سرگوشی میں مصروف رہے یہاں تک کہ صحابہ (بیٹھے بیٹھے) سو گئے۔ پھر آپ ﷺ آئے اور انہیں نماز پڑھائی (یا وضو بنانے کا حکم نہیں دیا)۔

باب: اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا۔

146: سیدنا جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں بکری کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چاہے تو کرو اور چاہے تو نہ کرو۔ پھر اس نے پوچھا کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنا۔ اس نے کہا کہ کیا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس نے کہا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔

باب: ہر اس چیز سے وضو کرنا جس کو آگ نے چھوا ہو۔

147: عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے انہیں اس بات کی خبر دی کہ انہوں نے سیدنا ابو ہریرہؓ کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بنیر کے کلوے کھائے ہیں اس لئے وضو کرتا ہوں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اس چیز کے کھانے سے وضو کرو جو آگ پر پکی ہو۔

باب: آگ سے پکی ہوئی چیز سے وضو کا حکم منسوخ ہے۔

لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ

باب فِي غَسْلِ الْمَذْيِ وَالْوُضُوءِ مِنْهُ

۱۴۴ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكُنْتُ أَسْتَحْضِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْتِهَاءِ فَامْرَأَتُ الْمَقْدَادِ بِنُ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَسْلُ ذِكْرَهُ وَيَتَوَضَّأُ *

باب تَوَمُّ الْجَالِسِ لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ

۱۴۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمِيتُ الصَّلَاةِ وَرَسُولُ اللَّهِ نَجِي لِرَجُلٍ وَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ: وَنَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَجَامَعِي رَجُلًا فَلَمْ يَزَلْ يَتَجَامَعِي حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى بِهِمْ *

باب الْوُضُوءِ مِنَ لُحُومِ الْإِبِلِ

۱۴۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْفَتَمِ؟ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنَ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنَ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ أَصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْفَتَمِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ قَالَ لَا *

باب الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

۱۴۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَجَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ عَلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِمَّا أَتَوَضَّأُ مِنْ أَوْارٍ أَقَطَّ أَكَلْتُهَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ *

باب لَسَخِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

148: جعفر بن عمرو بن امیہ الضمری اپنے والد سیدنا عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ایک کبریٰ کا شانہ چھری سے کاٹ کر کھا رہے تھے۔ اتنے میں نماز کیلئے بلائے گئے تو آپ ﷺ نے چھری رکھ دی اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

149: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا۔ پھر پانی منگوا لیا اور کھلی کی اور فرمایا کہ دودھ سے منہ چکنا ہو جاتا ہے۔

باب: اس آدمی کا بیان جسے نماز میں (ہوا نکلنے) کا خیال آئے۔

150: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو (دوران نماز) اپنے پیٹ میں غلش معلوم ہو، پھر اس کو شک ہو کہ (پیٹ سے) کچھ نکلا یا نہیں یعنی ہوا خارج ہوئی یا نہیں تو مسجد سے نہ نکلے، جب تک کہ آواز نہ بنے یا بوز نہ گھمے (یعنی حدیث ہونے کا یقین نہ ہو)۔

۱۴۸ عن جعفر بن عمرو بن أمية الضمري عن أبيه رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يحتض من كنف شاة فأكل منها فدعى إلى الصلاة فقام وطرح السكين وصلى ولم يتوضأ *

۱۴۹ عن ابن عباس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم شرب لبناً ثم دعا بماء فتمضمض وقال إن له دسماً *

باب الذي يخيّل إليه أنه يجد الشيء في الصلاة
۱۵۰ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إذا وجد أحدكم في بطنه شيئاً فأشكّل عليه أخرج منه شيء أم لا؟ فلا يخرج من المسجد حتى يسمع صوتاً أو يجد ريحاً *

غسل کے مسائل

باب: "إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ" کے متعلق۔

151: سیدنا عبدالرحمن بن ابی سعید خدری اپنے والد سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں پیر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد قبا کی طرف نکلا۔ جب ہم بنی سالم کے محلے میں پہنچے، تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس کو آواز دی تو وہ اپنی ازار گھینٹتے ہوئے نکلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے اس کو جلدی میں مبتلا کر دیا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص جلدی اپنی عورت سے الگ ہو جائے اور منی نہ نکلے، تو اس کا کیا حکم ہے (یعنی غسل کرے یا نہیں)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانی کا استعمال پانی نکلنے سے ہے (یعنی منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے)۔

باب: منی کے نکلنے ہی سے غسل واجب ہونے کا حکم منسوخ ہے اور شرکاء ہوں کے ملنے سے غسل واجب ہونے کا بیان۔

152: سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (وجوب غسل کے) اس مسئلہ میں مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت نے اختلاف کیا۔ انصار نے کہا کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہے کہ منی کو دیکھ لیں اور انزال ہو، جبکہ مہاجرین نے کہا کہ جب مرد عورت سے صحبت کرے، تو غسل واجب ہے۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تمہاری تسلی کے دیتا ہوں۔ میں اٹھا اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر جا کر ان سے اجازت مانگی۔ انہوں نے اجازت دی، تو میں نے کہا کہ اے اُمّ المؤمنین میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، لیکن مجھے شرم آتی ہے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تو اس بات کے پوچھنے میں مت شرم کر جو اپنی سگی ماں سے پوچھ سکتا ہے جس نے تجھے جنم دیا ہے۔ میں بھی تو تیری ماں ہوں (کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی بیویاں مومنین کی ماںیں ہیں) میں نے کہا کہ غسل کس سے واجب ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ تو نے اچھے واقف کار سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے چاروں کونوں میں بیٹھے اور ختنہ ختنہ سے مل جائے (یعنی ذکر فرج میں داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو گیا۔

153: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت کی اور انہوں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے جماع کرے، پھر انزال نہ کر سکے تو کیا دونوں پر غسل واجب ہے؟ آپ ﷺ نے

کتاب الغسل

باب إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

۱۵۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ إِلَى قَبَاءَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَنِي سَالِمٍ وَقَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَابِ عَثْبَانَ فَصَرَخَ بِهِ فَخَرَجَ يَجْرُو إِزَارَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعَجَلْنَا الرَّجُلَ فَقَالَ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يُعْجَلُ عَنِ امْرَأَتِهِ وَلَمْ يُمْنِ مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ*

باب تَسْنُخُ الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ وَوَجُوبُ الْغُسْلِ بِالْمَاءِ الْخِثَائَيْنِ

۱۵۲ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اخْتَلَفَ فِي ذَلِكَ رَهْطٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّونَ لَا يَجِبُ الْغُسْلُ إِلَّا مِنَ الدَّفْقِ أَوْ مَسِّ الْمَاءِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ بَلْ إِذَا خَالَطَ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ قَالَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَنَا أَشْفِيكُمْ مِنْ ذَلِكَ فَقُمْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَذِنَ لِي فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّةَ أَوْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ وَإِنِّي أَسْتَحْيِكَ فَقَالَتْ لَا تَسْتَحْيَنِي أَنْ تَسْأَلَنِي عَمَّا كُنْتُ سَأَلًا عَنْهُ أَمَّاكَ النَّبِيُّ وَلَدْتُكَ لِيَأْمَأَنَا أَنَا أَمَّاكَ قُلْتُ فَمَا يُوجِبُ الْغُسْلُ؟ قَالَتْ عَلَى الْخَيْرِ سَقَطْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شَعْبَيْهِ الْأَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِثَانَ الْخِثَانَ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ*

۱۵۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ كَلثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ هَلْ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ؟

فرمایا کہ میں اور یہ (یعنی اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا) ایسا کرتے ہیں، پھر غسل کرتے ہیں۔

باب: جو عورت نیند میں وہ چیز دیکھے جو کچھ مرد دیکھتا ہے تو وہ عورت بھی غسل کرے گی۔

154: اسحاق بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا (اور وہ راوی حدیث اسحاق بن ابی طلحہ کی داوی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور وہاں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی بیٹھی تھیں، انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عورت اگر سوتے میں ایسا دیکھے، جیسا کہ مرد دیکھتا ہے (یعنی منی کو تو کیا حکم ہے)؟ یہ سن کر اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اسے اُمّ سلیم! تو نے عورتوں کو سوا کر دیا (اس وجہ سے کہ احتلام اسی عورت کو ہوگا جو بہت پر شہوت ہو اور منی بھی اسی کی نکلے گی) تیرے ہاتھ میں منی لگے (اور یہ انہوں نے نیک بات کہی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عائشہ! تیرے ہاتھ میں منی لگے اور اُمّ سلیم سے فرمایا کہ اسے اُمّ سلیم! جب عورت ایسا دیکھے تو اس صورت میں غسل کرے۔

باب: غسل جنابت کا طریقہ۔

155: اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل جنابت کے واسطے پانی رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دو بار یا تین بار دونوں ہاتھ دھوئے، پھر ہاتھ برتن میں ڈالا اور شرمگاہ پر پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے دھویا، پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر زور سے رکھ کر دھویا پھر وضو کیا جیسے نماز کیلئے کرتے تھے، پھر اپنے سر پر تین چلو بھر کر ڈالے، پھر سارے بدن کو دھویا، پھر اس جگہ سے ہٹ کر اور پاؤں دھوئے۔ پھر میں بدن پونچھنے کو رومال (تولید) لے کر آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لیا۔

باب: کتنی پانی سے غسل جنابت کیا جاسکتا ہے۔

156: ابوسلمہ بن عبدالرحمن (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھانجے)

کہتے ہیں کہ میں اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی بھائی (عبداللہ بن یزید) ان کے پاس گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے متعلق پوچھا؟ انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں صاع بھر پانی آتا تھا اور ہمارے اور اپنے درمیان پردے کی آڑ سے غسل کیا اور انہوں نے اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا۔ ابوسلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اپنے بال کتراتی تھیں اور کانوں تک بال کھتی تھیں۔ (ازواج مطہرات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد زینت ختم کرنے کے لئے ایسا کیا تھا کیونکہ بال عورت کی زینت ہیں)۔

وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا جَالِسَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَأَفْعَلُ ذَلِكَ أَنَا وَهَذِهِ ثُمَّ لَتَغْتَسِلُ *

باب فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي النَّوْمِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ وَتَغْتَسِلُ

١٥٤ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ أُمُّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ جَالِسَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَرْأَةُ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي النَّوْمِ فَتَرَى مِنْ لَفْسِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ مِنْ لَفْسِهِ فَقَالَتْ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا أُمَّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَصَحَّحَتِ النِّسَاءَ تَرَبَّتْ بِمِثْكَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَلْ أَلْتِ قَرَبَتِ بِمِثْكَ نَعَمْ فَلَتَغْتَسِلُ يَا أُمَّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا رَأَتْ ذَلِكَ *

باب صِفَةُ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

١٥٥ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَذْنَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَصَلَّ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَذْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ أَفْرَغَ بِهِ عَلَى فَرْجِهِ وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ فَلَمَّكَهَا ذَلِكَ شَدِيدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ كُلُّ حَفْنَةٍ مِلءٌ كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمُنْدِيلِ فَوَضَعَتْ يَدَيْهَا عَلَى رَأْسِهِ فَغَسَلَتْ وَتَبَتَّأَتْ وَتَبَتَّأَتْ سِتْرًا وَأَفْرَعَتْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا قَالَ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذْنَ مِنْ رُءُوسِهِنَّ حَتَّى تَكُونَ كَالْوَقُوفَةِ *

١٥٦ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَا وَأَخْوَاهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ فَسَأَلْتُهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَمَّعَتْ يَدَيْهَا فَلَمَّعَتْ الصَّاعَ فَأَغْسَلَتْ وَتَبَتَّأَتْ وَتَبَتَّأَتْ سِتْرًا وَأَفْرَعَتْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا قَالَ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذْنَ مِنْ رُءُوسِهِنَّ حَتَّى تَكُونَ كَالْوَقُوفَةِ *

باب: غسل کرنے والے کا پڑے سے پردہ کرنا۔

157: سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس سال مکہ فتح ہوا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ مکہ کے بلند جانب میں تھے۔ آپ ﷺ غسل کرنے کیلئے اٹھے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک کپڑے کی آڑ آپ ﷺ پر کی، پھر آپ ﷺ نے اپنا کپڑا لے کر لپیٹا اور پھر آٹھ رکعتیں چاشت کی پڑھیں۔

باب: اکیلے آدمی کا غسل جنابت کرنا اور پردہ کرنا۔

158: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے لوگ ننگے نہایا کرتے اور ایک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے لوگ ننگے نہایا کرتے اور ایک دوسرے کے ستر کو دیکھا کرتے تھے۔ اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام اکیلے نہاتے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام ہمارے ساتھ مل کر اس لئے نہیں نہاتے کہ ان کو تو حق کی بیماری ہے (یعنی خبیث بڑھ جانے کی)۔ ایک دفعہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نہانے کو گئے اور کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے، تو پتھر (خود بخود اللہ کے حکم سے) ان کے کپڑے لیکر بھاگ کھڑا ہوا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے کہ اے پتھر میرے کپڑے دے، اے پتھر میرے کپڑے دے! یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے ان کا ستر دیکھ لیا اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! ان کو تو کوئی بیماری نہیں ہے۔ اس وقت پتھر کھڑا ہوا گیا اور انہیں خوب دیکھا گیا۔ پھر انہوں نے اپنے کپڑے اٹھائے اور (غصے سے) پتھر کو مارنا شروع کیا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اس پتھر پر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی چھایا سات ماروں کا نشان ہے۔

باب: مرد یا عورت کے ستر دیکھنے کی ممانعت۔

159: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مرد دوسرے مرد کے ستر کو (یعنی وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے) نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔

باب: شرمگاہ کو چھپانا اور انسان کا نظر نہیں آنا چاہیے۔

160: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تعمیر کعبہ کیلئے پتھر ڈھور رہے تھے اور آپ ﷺ تہجد باندھے ہوئے تھے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ جو آپ ﷺ کے چچا تھے، نے کہا کہ اے میرے چچے! تم اپنی ازار اتار کر کندھے پر ڈال لو تو اچھا ہے۔ آپ ﷺ نے ازار کھول کر کندھے

باب سترۃ المتغسل

۱۵۷ عن أم هانئ بنت رضى الله عنها أبي طالب لثها لما كان عام الفتح أتت رسول الله ﷺ وهو بأعلى مكة فم رسول الله ﷺ إلى غسله فسترته عليه فاطمة رضى الله عنها ثم أخذ ثوبه فالتحف به ثم صلى ثمان ركعات متبحة الضحى *

باب غسل الرجل وحده من الجنابة والستر
۱۵۸ عن أبي هريرة رضى الله عنه عن محمد رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ كانت بنو إسرائيل يتغسلون عورة امرأة ينظرون بعضهم إلى سواة بعض وكان موسى عليه السلام يتغسل وحده فقالوا والله ما يمنع موسى أن يتغسل عفا إلا أنه أذر قال فذهب مرة يتغسل فوضع ثوبه على حجر ففر الحجر بثوبه قال فجمع موسى الطير يابره يقول ثوبى حجر ثوبى حجر حتى نظرت بنو إسرائيل إلى سواة موسى الطير قالوا والله ما بموسى الطير من بأس فقام الحجر حتى نظرت إليه قال فأخذ ثوبه فطلق بالحجر ضربا قال أبو هريرة رضى الله عنه والله إنه بالحجر نذب ستره أو سترته ضرب موسى الطير بالحجر *

باب التهي عن النظر إلى عورة الرجل والمرأة

۱۵۹ عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ قال لا ينظر الرجل إلى عورة الرجل ولا المرأة إلى عورة المرأة ولا يفضي الرجل إلى الرجل في ثوب واحد ولا يفضي المرأة إلى المرأة في الثوب الواحد *

باب الستر ولا يرى الإنسان عورتا

۱۶۰ عن جابر بن عبد الله رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ كان ينقل معهم الحجارة للكعبة وعليه إزاره فقال له العباس رضى الله عنه عمه يا ابن أخي لو حلت إزارك فجعلته على منكك دون

پر ڈال لی تو اسی وقت غش کھا کر گر پڑے۔ پھر اس دن سے آپ ﷺ کو کونہ نہیں دیکھا گیا۔

باب: میاں بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرنا۔

161: سیدہ معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے، جو میرے اور آپ ﷺ کے درمیان میں ہوتا تھا۔ آپ ﷺ جلدی جلدی پانی لیتے، یہاں تک کہ میں کہتی کہ تمہوڑا پانی میرے لئے چھوڑ دو (سیدہ معاذہ) راویہ حدیث کہتی ہیں: اور دونوں جنابت سے ہوتے تھے۔

باب: جنبی جب سونے یا کھانے پینے کا ارادہ کرے، تو پہلے وضو کرے۔

162: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

جب جنبی ہوتے اور کھانا یا سونا چاہتے تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لئے کرتے تھے۔

باب: جنبی غسل کرنے سے پہلے سو سکتا ہے۔

163: سیدنا عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں پوچھا پھر حدیث (وتر کے متعلق) بیان کی۔ میں نے کہا آپ ﷺ جنابت میں کیا کیا کرتے تھے؟ کیا آپ ﷺ سونے سے پہلے غسل کرتے تھے یا غسل سے پہلے سو جاتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ دونوں طرح کرتے تھے، کبھی غسل کر لیتے، پھر سوتے اور کبھی وضو کر کے سوتے۔ میں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اس امر میں گنجائش رکھی۔

باب: جو کوئی اپنی بیوی کے پاس دوبارہ جانا چاہے تو وضو کر لے۔

164: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی اپنی عورت سے صحبت کرے، پھر دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو وضو کر لے (پھر صحبت کرے)۔

باب: تیمم کے بارہ میں جو کچھ بیان ہوا ہے۔

165: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں نکلے، جب بیدار یا ذات الجیش میں پہنچے (بیدار اور ذات الجیش خمیر اور مدینہ کے درمیان مقام کے نام ہیں) تو میرے گلے کا ہار ٹوٹ کر گر گیا اور رسول اللہ ﷺ اس کے ڈھونڈنے کے لئے ٹھہر گئے۔ لوگ بھی ٹھہر گئے۔ وہاں پانی نہ تھا اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم دیکھتے نہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا

الْحِجَابَةَ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَىٰ مَنْكِبِهِ فَسَقَطَ مَعَهَا عَلَيْهِ قَالَ فَمَا رُمِي بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ غُرْبَانًا *

باب غَسْلُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ

١٦١ عَنْ مُعَاذَةَ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَيُنَادِرُنِي حَتَّى أَقُولَ دَع لِي دَع لِي قَالَتْ وَهَذَا جُنُبَانَا *

باب وَضُوءُ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ التَّوَمُّ أَوْ الْأَكْلَ

١٦٢ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكَلَ أَوْ يَتِمَّ تَوَضُّأً وَضُوءًا لِلصَّلَاةِ *

باب تَوَمُّ الْجُنُبِ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

١٦٣ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَتِمَّ أَمْ يَتِمُّ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ؟ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رَبِّمَا أَغْتَسَلَ قَامَ وَرَبِّمَا تَوَضُّأً قَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً *

باب مَنْ أَمَى أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُعَوِّذَ، فَلْيَتَوَضَّأْ

١٦٤ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُعَوِّذَ فَلْيَتَوَضَّأْ *

باب التَّيْمُّ وَمَا جَاءَ فِيهِ

١٦٥ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَلْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أُرِي بَدَاتِ الْجَيْشِ الْقَطْعَ عَقْدًا لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى التَّمَاسَةِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَتَيَسَّوْا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ إِلْسِي أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا أَلَا تَسْرَى إِلْسِي مَا

کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کو ٹھہرایا ہے اور لوگوں کو بھی، جہاں پانی نہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے۔ یہ سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ اپنا سر میری ران پر رکھے سو گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو روک رکھا ہے اور لوگوں کو جہاں نہ پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے اور انہوں نے غصہ کیا اور جو اللہ نے چاہا وہ کہہ ڈالا اور میری کوکھ میں ہاتھ سے گھونے مارنے لگے۔ میں ضرور ہتی مگر رسول اللہ ﷺ کا سر میری ران پر تھا، اس وجہ سے میں نہ ہلی۔ پھر آپ ﷺ سوتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور پانی بالکل نہ تھا تب اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری تو سب نے تیمم کیا۔ سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جو نقیبوں میں سے تھے، نے کہا کہ اے ابوبکر کی اولاد! یہ تمہاری کچھ پہلی برکت نہیں ہے (یعنی تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مسلمانوں کو فائدہ دیا ہے، یہ بھی نعمت تمہارے سب سے ملی) اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی، تو ہمارا اس کے نیچے سے ل گیا۔

باب: جنابت سے تیمم کرنا۔

166: شقیق کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ (بن مسعود) اور سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمن (یہ کنیت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی) اگر کسی شخص کو جنابت ہو اور ایک مہینے تک پانی نہ ملے تو وہ نماز کا کیا کرے؟ سیدنا عبداللہ نے کہا کہ اسے ایک مہینے تک بھی پانی نہ ملے تو بھی تیمم نہ کرے۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر سورۃ مانہہ میں یہ جو آیت ہے کہ ”پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو“ اس کا کیا حکم ہے؟ سیدنا عبداللہ نے کہا کہ اگر اس آیت سے ان کو جنابت میں تیمم کرنے کی اجازت دی گی تو وہ رفتہ رفتہ پانی ٹھنڈا ہونے کی صورت میں بھی تیمم کرنے لگ جائیں گے۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی حدیث نہیں سنی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کو بھیجا، وہاں میں جنبی ہو گیا اور پانی نہ ملا تو میں خاک میں اس طرح سے لیٹا جیسے جانور لیٹتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے دونوں ہاتھوں سے اس طرح کرنا کافی تھا۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر ایک بار مارے اور بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر مارا۔ پھر ہتھیلیوں کی پشت اور منہ پر مسح کیا۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی حدیث پر قناعت نہیں کی۔ (سیدنا ابن مسعود اور عمر رضی اللہ عنہما کا خیال تھا کہ جنابت سے تیمم کافی نہیں ہے۔ لیکن احادیث سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے اس موقف

تَنَعَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَقَامَتْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَنَسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاضَعَ أَسْنَهُ عَلَى فَخْذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَسِبْتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسِ وَنَسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ نُولَ وَجَعَلْ يَطْفُنْ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْتَنِعُ مِنِّي تَحْرُكُ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى فَخْذِي فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ بِهَ التَّيْمُمَ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْخَضِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ أَحَدُ الثَّقَابِ مَا هِيَ بِأَوْلَ بِرَحْمَتِكُمْ يَا آلَ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا هَذَا الْبَعِيرُ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ لَوْ جَدْنَا الْعَقْدَ تَحْتَهُ *

باب تیمم الجنب

۱۶۶ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ ﷺ بِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْتَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءَ شَهْرًا كَيْفَ يَصْتَعُ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ﷺ سِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَتَيَمَّمُ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ مُوسَى فَكَيْفَ بِهِذِهِ الْآيَةُ فِي سُورَةِ الْمُنَادَةِ (فَلَمْ يَلِدُوا مَاءً فَيَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ﷺ سِيَ اللهُ عَنْهُ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَأَوْشَكَتْ بَرْدٌ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ فَقَالَ أَبُو سَي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَعَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَلَمْ نَمَعْ قَوْلَ عُمَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْضِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْتَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَمَرَّخْتُ فِي صَعِيدٍ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ نُسْمَ أَنْتِ النَّبِيُّ ﷺ كَرِهْتَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ يَكْ هَكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً مَسَحَ الشَّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهَرَ كَفَيْهِ وَوَجْهَهُ لِعَبْدِ اللهِ ﷺ أَوْلَمْ تَرَوْا عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ

سے رجوع کر لیا تھا)

باب: سلام کا جواب دینے کیلئے تیمم کرنا۔

167: سیدنا عمیر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اور عبدالرحمن بن یسار جوام المؤمنین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی میمونہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ تھے ابوالجہم بن حارث کے پاس گئے۔ ابوالجہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بڑھ چلے (مدینہ کے قریب ایک مقام ہے) کی طرف سے آئے، راہ میں ایک شخص ملا، اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کے پاس آئے اور مندا اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا اور پھر سلام کا جواب دیا۔

باب: مومن نجس نہیں ہوتا۔

168: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو مدینہ کے ایک راستے میں ملے اور وہ جنبی تھے، تو کھسک گئے اور جا کر غسل کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں گم پایا، جب وہ آئے تو پوچھا کہ کہاں تھے؟ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جس وقت آپ مجھ سے ملے میں جنبی تھا، میں نے غسل کئے بغیر آپ ﷺ کے پاس بیٹھنا پسند کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ! مومن کہیں نجس ہوتا ہے؟

باب: ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

169: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت ہر حال میں اللہ کی یاد میں مشغول رہتے تھے۔

باب: محدث آدمی کھانی سکتا ہے اگر چہ اس نے وضو نہ کیا ہو۔

170: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلا سے نکلے اور کھانا لایا گیا۔ لوگوں نے آپ کو وضو یاد دلا یا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں جو وضو کروں؟

عَمَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

باب التَّيْمُمُ لِرَدِّ السَّلَامِ

١٦٧ عَنْ عَمْرِو مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجَهْمِ بْنِ حَارِثِ بْنِ الصَّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجَهْمِ أَقْبَلِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ نَحْوِ بَنِي جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدِّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ *

باب المؤمن لا ينجس

١٦٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَاسْتَلَّ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ فَتَفَقَّدهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقَيْتِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكْرَهْتُ أَنْ أَجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَّحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجَسُ *

باب ذكر الله عز وجل على كل الأحيان

١٦٩ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ *

باب أكمل المحدث وإن لم يتوضأ

١٧٠ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَأَتَى بَطْعَامَ فَذَكَرُوا لَهُ الْوُضُوءَ فَقَالَ أَرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوْحَا؟ *



حیض کے مسائل

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ... کے بیان میں۔

171: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود میں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی، تو اس کو نہ اپنے ساتھ کھلاتے، نہ گھر میں اس کے ساتھ رہتے۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ”پوچھتے ہیں تم سے حیض کے بارے میں، تم کہہ دو کہ حیض پلیدی ہے، تو جدار ہو عورتوں سے حیض کی حالت میں“ (الآیہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب کام کرو سوا جماع کے۔ یہ خیر یہود کو پہنچی، تو انہوں نے کہا کہ یہ شخص (یعنی محمد ﷺ) چاہتا ہے کہ ہر بات میں ہمارے خلاف کرے یہ سن کر سیدنا اسید بن خمیر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہما نے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو ہم حائضہ عورتوں سے جماع کیوں نہ کریں (یعنی جب یہود ہماری مخالفت کو بردہا جانتے ہیں اور اس سے جلتے ہیں تو ہمیں بھی اچھی طرح خلاف کرنا چاہیے) یہ سنتے ہی رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ (انکے یہ کہنے سے ہم جماع کیوں نہ کریں آپ ﷺ کو بردہ معلوم ہوا اس لئے کہ خلاف قرآن بات ہے) ہم یہ سمجھے کہ آپ ﷺ کو ان دونوں شخصوں پر غصہ آیا ہے۔ وہ اٹھ کر باہر نکلے، اتنے میں کسی نے آپ ﷺ کو دودھ تحفہ کے طور پر بھیجا، تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو پھر بلا بھیجا اور دودھ پلایا تب ان کو معلوم ہوا کہ آپ کا غصہ پر نہ تھا۔

باب: عورت حیض کے بعد اور جنابت کا غسل کیسے کرے؟

172: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (شکل کی بیٹی یا زید بن سکن کی بیٹی) اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے غسل حیض کے متعلق پوچھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے پانی پیری کے پتوں کے ساتھ لے اور اس سے اچھی طرح پاکی کرے (یعنی حیض کا خون جو لگا ہوا ہو، دھوئے اور صاف کرے) پھر سر پر پانی ڈال کر خوب زور سے ملے، یہاں تک کہ پانی مانگوں (بالوں کی جڑوں) میں پہنچ جائے۔ پھر اپنے اوپر پانی ڈالے (یعنی سارے بدن پر) پھر ایک پھاہا (روٹی یا کپڑے کا) منگ لگا ہوا لے کر اس سے پاکی کرے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سبحان اللہ پاکیزگی حاصل کر لے گی“ تو اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے چپکے سے کہہ دیا کہ خون کے مقام پر لگا دے۔ پھر اس نے غسل جنابت کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانی لے کر اچھی طرح طہارت

کتاب الحيض

باب: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى { وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

الْمَحِيضِ } الْآيَةِ

۱۷۱ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاصَتْ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَمَسُوا أَنْ يُنَزَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى فَاعْتَرَى لُؤَاؤُ النِّسَاءِ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْتَعُوا كَسَلُ شَيْءٍ إِلَّا التَّكَاحَ قَلِغَ ذَلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا مَا يُؤِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدْعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَبَجَاءَ أَسِيدُ بْنُ خَضِيمٍ وَعَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ؟ فَتَفَيَّرَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَّتْ أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا فَسَأَلَهُمَا فَعَرَفَا أَنْ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا *

باب صِفَةُ غَسْلِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْحَيْضَةِ وَالْجَنَابَةِ

۱۷۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غَسْلِ الْمَحِيضِ فَقَالَ تَأْخُذُ تَأْخُذُكُمْ مَاءَهَا وَسَدْرَتَهَا فَتَطْهَرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَذْلِكُكَ ذَلِكَ شَدِيدًا حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُسْتَكَّةً فَتَطْهَرُ بِهَا فَقَالَتْ أَسْمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَيْفَ تَطْهَرُ بِهَا؟ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطْهَرِينَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَأَنَّهَا تُخْفِي ذَلِكَ تَتَّبِعِينَ أَوْ الدَّمِ وَسَأَلَتْهُ عَنْ غَسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذُ مَاءً فَتَطْهَرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ أَوْ تَبْلُغُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَذْلِكُكَ حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ

کرے، پھر سر پر پانی ڈالے اور طے، یہاں تک کہ پانی سب ماگوں میں پہنچ جائے، پھر اپنے سارے بدن پر پانی ڈالے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ انصاری عورتیں بھی کیا اچھی عورتیں تھیں کہ دین کی بات پوچھنے میں شرم نہیں کرتی تھیں۔ (اور یہی لازم ہے کیونکہ شرم گناہ اور معصیت میں ہے اور دین کی بات پوچھنا ثواب اور اجر ہے)۔

باب: حائضہ عورت کا کپڑا یا مصلی وغیرہ پکڑانا۔

173: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھے کپڑا اٹھا دے۔ انہوں نے کہا کہ میں تو حائضہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ پھر انہوں نے کپڑا اٹھا دیا۔

باب: حائضہ عورت کا آدی کے کو دھونا اور کنگھی کرنا۔

174: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں (جب اعتکاف میں ہوتی) حاجت کے لئے گھر میں جاتی اور چلتے چلتے جو کوئی گھر میں بیمار ہوتا تو اس کو بھی پوچھ لیتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں رہ کر اپنا سر میری طرف ڈال دیتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو گھر میں نہ جاتے مگر حاجت کیلئے۔

باب: حائضہ عورت کی گود میں تکیہ لگانا اور قرآن پاک پڑھنا۔

175: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگاتے اور قرآن پڑھتے تھے جبکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

باب: ایک ہی لحاف میں حائضہ عورت کیساتھ سونا۔

176: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ اچانک میں حائضہ ہو گئی۔ میں کھسک گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اٹھائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تجھے حیض آیا؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی چادر میں لیٹی۔ راویہ حدیث (زیب) نے کہا کہ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

باب: حائضہ عورت سے ما فوق الازار مباشرت کرنا (یعنی ساتھ لیٹنا)۔

177: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم میں سے جب کسی عورت کو حیض آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیض کے خون کے جوش کے دوران تہبند باندھنے کا حکم کرتے، پھر اس سے مباشرت کرتے (یعنی بیوی کیساتھ سوجاتے)

تَقِيصُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَعَمْ
النِّسَاءُ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيْضَاءُ أَنْ
يَتَّفَقِهْنَ فِي الدِّينِ *

باب مَنَاقِلَةُ الْحَائِضِ الْخَمْرَةَ وَالنُّوبِ

۱۷۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيَّنَّمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ
يَا عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي التُّوبَةَ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنْ
حَيْضَتِكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ فَتَارِقَةٌ *

باب تَرَجِيلِ الْحَائِضِ وَعَسَلُهَا رَأْسَ الرَّجُلِ

۱۷۴ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيضِ فِيهِ
فَمَا أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَأَنَا مَارَةٌ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ لَيَدْخُلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجُلُهُ
وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُتَعَكِّفًا *

باب الْإِتِّكَاءِ فِي حَجْرِ الْحَائِضِ وَالْقِرَاءَةِ

۱۷۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَبَّرُ فِي حَجْرِي
وَأَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ *

باب التَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ فِي لِحَافٍ

۱۷۶ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَيَّنَّمَا أَسَا
مُضْطَجِعَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حَضَتْ
فَأَسْتَلْتُ فَأَخَذَتْ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَنْفَسْتَ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَأَضْطَجَعْتُ مَعَهُ
فِي الْخَمِيلَةِ قَالَتْ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَقْتَسِلَانِ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْحَنَابَةِ *

باب مَبَاشَرَةِ الْحَائِضِ فَوْقَ الْإِزَارِ

۱۷۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ إِخْدَانَا
إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تَلْتَرِّرَ لِي فَوَرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ

اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تم میں سے کون اپنی خواہش اور ضرورت پر اس قدر اختیار رکھتا ہے جیسا رسول اللہ ﷺ رکھتے تھے۔

باب: حائضہ عورت کے ساتھ ایک ہی برتن میں پینا۔

178: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں پانی پیتی تھی پھر پی کر برتن رسول اللہ ﷺ کو دیتی، آپ ﷺ اسی جگہ منہ رکھتے جہاں میں نے منہ رکھ کر پیا تھا اور پانی پیتے، حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور میں ہڈی نوچتی، پھر رسول اللہ ﷺ کو دیدیتی، آپ ﷺ اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا۔

باب: استحاضہ کے متعلق اور مستحاضہ کا غسل کرنا اور نماز پڑھنا۔

179: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اُمّ حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے استحاضہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خون ایک رگ کا ہے تو غسل کرو اور نماز پڑھو۔ پھر وہ ہر نماز کیلئے غسل کرتی تھیں۔ لیف نے کہا کہ ابن شہاب نے یہ نہیں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم کیا تھا بلکہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خود ایسا کیا۔

باب: حائضہ عورت نماز کی قضا نہیں دے گی البتہ روزے کی قضا دے گی۔

180: سیدہ معاذہ سے روایت ہے کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ حائضہ عورت روزوں کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی؟ تو انہوں نے کہا کہ تو حروریہ تو نہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں میں تو پوچھتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم عورتوں کو حیض آتا تھا تو روزوں کی قضا کا حکم ہوتا تھا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ (کتنا عمدہ جواب دیا کہ دین تو اللہ اور رسول کے حکم کا نام ہے جس کا حکم دیا، کر لیا اور جس کا حکم نہیں دیا، نہیں کیا)۔

باب: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔

181: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فطرت پانچ ہیں یا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ 1- ختنہ کرنا۔ 2- زیر ناف بال موٹنا۔ 3- ناخن کاٹنا۔ 4- بغل کے بال اکھیڑنا۔ 5- مونچھیں کترانا۔

باب: دس چیزیں فطرت میں سے ہیں۔

182: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس باتیں پیدا اُٹی سنت ہیں۔ 1- مونچھیں کترنا۔ 2: داڑھی چھوڑ دینا۔ 3- مسواک کرنا۔ 4- ناک میں پانی ڈالنا۔ 5- ناخن کاٹنا۔ 6: پوروں کا دھونا (کانوں کے اندر اور ناک اور بغل اور نونوں کا دھونا) 7: بغل

وَأَيْكُم يَمْلِكُ إِرْتَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْتَهُ *

باب الشُّرْبُ مَعَ الْحَائِضِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

۱۷۸ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَنَاوَلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَيَّ مَوْضِعَ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعْرِقُ الْعِرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَنَاوَلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَيَّ مَوْضِعَ فِيَّ *

باب فِي الْمُسْتَحَاضَةِ وَغَسْلِهَا وَصَلَاتِهَا

۱۷۹ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَتْهَا قَالَتْ اسْتَفْتَيْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي اسْتَحَاضْتُ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي لَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ *

باب الْحَائِضُ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ، وَتَقْضِي الصَّوْمَ

۱۸۰ عَنْ مَعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ أَحْرُورِيَّةٌ أَأَنْتِ؟ قُلْتُ لَسْتُ بِأَحْرُورِيَّةٍ وَلَكِنِّي أَسْأَلُ قَالَتْ كَانَ يُصَيِّنَا ذَلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ *

باب حَسَنٌ مِنَ الْفِطْرَةِ

۱۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخَيْطَانُ وَالْإِسْحَادُ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَتَنْسِفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ *

باب عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ

۱۸۲ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَسَّرَ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَغَفَاءُ اللَّحْيَةِ وَالسَّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَتَنْسِفُ الْإِبْطِ وَحَلَقُ

کے بال اکھیرنا۔ 8: زیر ناف بال لینا۔ 9: پانی سے استنجاء کرنا (یا شرمگاہ پر وضو کے بعد تھوڑا سا پانی چھڑک لینا)۔ مصعب نے کہا کہ میں دسویں بات بھول گیا۔ شاید یہ کلی کرنا ہو۔ کبج رحمہ اللہ نے کہا: انتقاص الماء (جو حدیث میں وارد ہے) اس سے استنجاء مراد ہے۔

باب: بڑے کو مسواک دینا۔

183: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو خواب میں مسواک کرتے دیکھا۔ پھر وہ مسواک مجھ سے دو آدمیوں نے مانگا، ان دونوں میں سے ایک بڑا تھا۔ میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی، تو مجھے حکم ہوا کہ بڑے کو دیں، تو میں نے بڑے کو دیدی۔

باب: مونچھیں کتراؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

184: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تمام اقوال و افعال میں) مشرکوں کے خلاف (کرو) مونچھوں کو کتراؤ اور داڑھیوں کو پورا رکھو (یعنی داڑھیوں کو چھوڑ دو اور ان میں کانٹ چھانٹ نہ کرو)۔

185: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے لئے مونچھ کترنے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال نوپنے اور زیر ناف بال مونڈنے کی میعاد مقرر رہی کہ ان کو چالیس دن سے زیادہ تک نہ چھوڑیں۔

باب: مسجد سے پیشاب دھونا۔

186: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اسے ایسا نہ کرنے کے لئے آواز لگائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا پیشاب مت روکو، اس کو چھوڑ دو۔ لوگوں نے چھوڑ دیا، یہاں تک کہ وہ پیشاب کر چکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا کہ مسجد میں پیشاب اور نجاست کے لائق نہیں ہیں۔ یہ تو اللہ کی یاد کیلئے اور نماز اور قرآن پڑھنے کے لئے بنائی گئی ہیں یا ایسا ہی کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر ایک شخص کو حکم کیا، وہ ایک ڈول پانی کا لایا اور اس پر بہا دیا۔

باب: بچے کے پیشاب کی وجہ سے کپڑے پر چھینٹے مارنا۔

187: اُمّ قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ایک بچے کو لے کر آئیں جو کھانا نہیں کھاتا تھا۔ عبید اللہ (راوی حدیث) نے کہا کہ اُمّ قیس رضی اللہ عنہا نے خردی کی اس بچے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور کپڑے پر چھڑک

العانة وانتقاص الماء قال زكريا قال مضعب
وليسيت العاشرة إلا أن تكون المضمضة زاد قتيبة
قال وكيع انتقاص الماء يعني الاستنجاء*

باب مَنَاقِلَةُ الْأَكْبَرِ السَّوَاكِ

۱۸۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَرَأَيْتَ فِي الْمَنَامِ أَسْوَاكَ بِسَوَاكِ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَتَوَلَّيْتُ السَّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ
باب أحفوا الشوارب وأعفوا اللحي

۱۸۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَوَلُوا اللَّحَى *

۱۸۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَقَسْتُ لَنَا فِي فَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأُظْفَارِ وَتَشْفِ الْإِبْطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا تَشْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً *

باب غَسَلِ الْبَوْلِ مِنَ الْمَسْجِدِ

۱۸۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَتِمَّا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَهْ مَهْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُزْرِمُوهُ ذَعْوَهُ فَتَرْكُوهُ حَتَّى يَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَدْرِ إِمَّا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَبَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ *

باب نَضْحِ بَوْلِ الصَّبِيِّ مِنَ التُّوْبِ

۱۸۷ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مَخْضَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ قَالَ غَيْبُ اللَّهِ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَلِكَ يَالَ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَاءٍ

لیا اور اس کو دھویا نہیں۔

باب: کپڑے سے منی کا دھونا۔

188: سیدنا عبد اللہ بن شہاب خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ مجھے اپنے کپڑوں میں احتلام ہو گیا، تو میں نے ان کو پانی میں ڈبو دیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی نے مجھے دیکھ لیا، تو اس نے انہیں جا کر بتایا۔ ام المؤمنین نے میری طرف پیغام بھیجا کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا کہ خواب میں میں نے وہ دیکھا ہے جو سونے والا دیکھتا ہے (یعنی احتلام)۔ اُمّ المؤمنین نے کہا کہ کپڑوں میں تم نے (منی کا) کچھ اثر دیکھا؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر کپڑوں میں تو کچھ دیکھتا تو بھی اس کا دھونا ہی کافی تھا۔ میں تو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے خشک منی کو اپنے ناخنوں سے کھرچ دیا کرتی تھی۔

باب: کپڑے سے حیض کا خون دھونا۔

189: سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اس نے پوچھا کہ ہم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہنے اس کو کھرچ ڈالے، پھر پانی ڈال کر مل کر دھو ڈالے اور پھر اسی کپڑے میں نماز پڑھے۔

تَضَحُّهُ عَلَى تَوْبِهِ وَلَمْ يَغْسَلْهُ غَسَلًا *

باب غَسْلُ الْمَنِيِّ مِنَ التَّوْبِ

۱۸۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابِ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ كُنْتُ أَرِلًا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاحْتَلَمْتُ فِي تَوْبِيَّ فَمَسْتُهُمَا فِي الْمَاءِ فَرَأَتْنِي جَارِيَةً لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتَهَا فَبَعَثَتْ إِلَيَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لِقَالَتْ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ بِتَوْبِيكَ؟ قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُ مَا يَرَى النَّاسُ فِي مَنَامِهِ قَالَتْ هَلْ رَأَيْتَ فِيهِمَا شَيْئًا؟ قُلْتُ لَا قَالَتْ فَلَوْ رَأَيْتَ شَيْئًا غَسَلْتَهُ لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَإِنِّي لَأَحْكُهُ مِنْ تَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِنَا بَظْفَرِي *

باب غَسْلُ دَمِ الْحَيْضَةِ مِنَ التَّوْبِ

۱۸۹ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِحْدَانَا يُصِيبُ تَوْبِيهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ تَحْتَهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَتَضَحُّهُ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ *



195: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے ہی دشمنوں پر حملہ کرتے تھے اور اذان کی آواز پر کان لگائے رکھتے تھے، اگر (مخالفوں کے شہر سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذان کی آواز سنائی دیتی، تو ان پر حملہ نہ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے سنا تو فرمایا کہ یہ مسلمان ہے۔ اسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتے سنا تو ارشاد فرمایا کہ اے شخص تو نے دوزخ سے نجات پائی۔ لوگوں نے دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

196: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھے موڑ کے گوز (یعنی پار) مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سن سکے اور اذان کے بعد پھر لوٹ آتا ہے اور جب تکبیر (اقامت) کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور تکبیر (اقامت) کے بعد پھر واپس آ جاتا ہے اور آدی کے دل میں دوسے ڈالتا ہے اور اس کو وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نماز سے پہلے اس شخص کے خیال میں بھی نہ تھیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نمازی کو یاد ہی نہیں رہتا کہ اس نے تمہاری رکعت پڑھی ہیں۔

باب: اذان کہنے والوں کی فضیلت۔

197: عیسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ اتنے میں انہیں مؤذن نماز کیلئے بلائے آیا۔ جس پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن مؤذنون کی گردن سب سے زیادہ لمبی ہوگی۔

باب: جیسے مؤذن کہے ویسے ہی کہنا۔

198: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کی اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو۔ اور وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ اور جو کوئی میرے لئے وسیلہ (مقام محمود یعنی جنت کا ایک محل) طلب کرے گا تو اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

باب: اس شخص کی فضیلت جو مؤذن کی طرح کلمات (آذان) کہے۔

199: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ دہرائے اور جب وہ

۱۹۶: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعِيرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ لِأَذَانٍ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أُنْشِكَ وَإِلَّا أَعَارَ فَسَمِعَ جَلًّا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَرَجْتُ مِنْ ثَارٍ فَتَطَوَّرُوا فَإِذَا هُوَ رَاعِي مِعْرَى *

۱۹۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضَوَاطِحَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأَذِينَ فَإِذَا قُضِيَ التَّأَذِينَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا نُوبَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبِ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ لَهُ أَذْكَرُ كَذَا وَآذْكَرُ كَذَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ يَذْكَرُ مِنْ قَبْلِ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَذْرِي كَمْ صَلَّى *

باب فضل المؤذنين

۱۹۷: عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَذْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ اعْتِقَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

باب القول مثل ما يقول المؤذن

۱۹۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مِنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُّوا اللَّهُ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَثَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَبْعِي إِلَّا لِقَاءَ مَنْ عِبَادَ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ *

باب فضل من قال مثل ما يقول المؤذن

۱۹۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ

اشہدان لا الہ الا اللہ اور اشہدان محمد رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ کہے اور جب مؤذن جن علی الصلوٰۃ کہے تو سننے والا حول ولاقوۃ الا باللہ کہے پھر جب مؤذن جن علی الفلاح کہے تو سننے والا بھی لا حول ولاقوۃ الا باللہ کہے اس کے بعد مؤذن جب اللہ اکبر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے تو سننے والے کو بھی یہی الفاظ دہرانا چاہیے اور جب سننے والے نے اس طرح خلوص اور دل سے یقین رکھ کر کہا تو وہ جنت میں داخل ہوا (بشرطیکہ ارکان اسلام کا بھی پابند ہو)۔

200: فاتح ایران سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مؤذن کی اذان سن کر یہ کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کی ربوبیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے مسرور اور خوش ہوں اور میں نے مذہب اسلام کو قبول کر لیا ہے تو ایسے شخص کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

باب: نماز کی فرضیت کا بیان۔

201: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھنے کی ممانعت کر دی گئی تھی تو ہمیں اچھا معلوم ہوتا کہ دیہات میں رہنے والوں میں سے کوئی عقلمند شخص آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے اور ہم نہیں، تو دیہات میں رہنے والوں میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا ایلچی ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ کہتے ہیں کہ آپ کو اللہ نے بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ایلچی نے سچ کہا۔ وہ شخص بولا تو آسمان کس نے پیدا کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے، اس نے کہا کہ زمین کس نے پیدا کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے، پھر اس نے کہا کہ پہاڑوں کو کس نے کھڑا کیا اور ان میں جو چیزیں ہیں وہ کس نے پیدا کیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے، تب اس شخص نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان کو پیدا کیا اور زمین بنائی اور پہاڑوں کو کھڑا کیا، کیا سچ اللہ تعالیٰ نے ہی آپ کو بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ پھر وہ شخص بولا کہ آپ کے ایلچی نے کہا کہ ہم پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، آپ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا وہ شخص بولا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ نے آپ کو ان نمازوں کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں پھر وہ شخص بولا کہ آپ کے ایلچی نے کہا کہ ہم پر ہمارے مالوں کی زکوٰۃ ہے، آپ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا۔ وہ شخص بولا کہ قسم اس کی جس نے آپ کو بھیجا ہے، کیا اللہ نے آپ کو زکوٰۃ کا حکم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر وہ شخص بولا کہ آپ کے ایلچی نے کہا کہ ہم پر سال میں رمضان کے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيٌّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيٌّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ *

۲۰۰ عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ أنه قال من قال حين يسمع المؤذن أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدًا عبده ورسوله رضي بالله ربنا وبمحمد رسولا وبالإسلام ديننا غفر له ذنبه *

باب فرض الصلاة

۲۰۱ عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال لهننا أن تسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شيء فكان يعجبنا أن يجيء الرجل من أهل البادية العاقل فيسأله ونحن نسمع فجاء رجل من أهل البادية فقال يا محمد صلى الله عليه وسلم أتانا رسولك فرغم لنا أنك تزعم أن الله أرسلك قال صدق قال فمن خلق السماء؟ قال الله قال فمن خلق الأرض؟ قال الله قال فمن نصب هذه الجبال وجعل فيها ما جعل؟ قال الله قال فيأبدي خلق السماء وخلق الأرض ونصب هذه الجبال الله أرسلك؟ قال نعم قال وزعم رسولك أن علينا خمس صلوات في يومنا وليلتنا قال صدق قال فيأبدي أرسلك الله أمرك بهذا؟ قال نعم قال وزعم رسولك أن علينا زكاة في أموالنا قال صدق قال فيأبدي أرسلك الله أمرك بهذا؟ قال نعم قال وزعم رسولك أن علينا صوم شهر رمضان في

روزے فرض ہیں، آپ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا۔ وہ شخص بولا کہ قسم اس کی جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ نے آپ کو ان روزوں کا حکم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر وہ شخص بولا کہ آپ کے اپنی نے کہا کہ ہم میں سے جو کوئی راہ چلنے کی طاقت رکھے (یعنی خرچ راہ اور سواری ہو اور راستہ میں امن ہو اس وقت) اس پر بیت اللہ کا حج فرض ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا۔ یہ سن کر وہ شخص بیٹھ موڑ کر چلا اور کہنے لگا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے، میں ان باتوں سے زیادہ کروں گا اور نہ ہی کم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ سچا ہے تو جنت میں جائے گا۔

باب: (ابتداء میں) دو دو رکعت نماز کی فرضیت کا بیان۔

202: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نماز حضور میں بھی اور سفر میں بھی دو دو رکعت فرض کی گئی تھی، پھر سفر کی نماز تو ویسی ہی رہی اور حضر کی نماز بڑھادی گئی۔ زہری (راوی) نے کہا کہ میں نے عمرو سے پوچھا کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی تھیں؟ (یعنی ان کے نزدیک تو دو ہی رکعت فرض تھیں) تب انہوں نے کہا کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہی تاویل کی جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کی تھی (یعنی سفر میں قصر کرنا رخصت ہے اور پوری پڑھنا جائز ہے)۔

باب: پانچ نمازیں درمیانی وقفے کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں۔

203: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازیں اور جمعہ، جمعہ تک سچ کے گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے اور ایک روایت میں ہے کہ وضوان، وضوان تک کفارہ ہے ان گناہوں کا جو اس کے سچ میں ہوں، جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے۔

باب: نماز چھوڑنا کفر ہے۔

204: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (مومن) آدمی اور کفر و شرک کے درمیان، نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔

باب: اوقات نماز کا جامع بیان۔

205: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور آدی کا سایہ اس کی لمبائی کے برابر ہونے تک، جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے رہتا ہے۔ اور عصر کا وقت تب تک رہتا ہے کہ آفتاب، زرد نہ ہو اور وقت مغرب جب تک رہتا ہے کہ شفق غائب نہ ہو اور وقت عشاء کا جب تک رہتا ہے کہ سچ کی آدھی رات نہ ہو اور وقت نماز فجر کا طلوع فجر سے جب تک ہے کہ آفتاب نہ نکلے۔ پھر جب آفتاب

سَنَتْنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أُرْسَلْتُكَ اللَّهُ أَمْرًا
بِهَذَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ
الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ ثُمَّ
وَلَّى قَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا
أَقْصُصُ مِنْهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِنَ
صَدَقَ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ *

باب فرض الصلاة ركعتين ركعتين

٢٠٢ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ
مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأَقْرَبَتْ صَلَاةَ السَّفَرِ وَأَتَمَّتْ
صَلَاةَ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالَ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَمُّ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ إِنَّهَا
تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب الصلوات الخمس كفارة لما يبتهون

٢٠٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ
لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تَغْشَ الْكِبَائِرُ وَفِي رِوَايَةٍ: وَرَمَضَانَ
إِلَى رَمَضَانَ مُكْفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكِبَائِرَ *

باب ترك الصلاة كفر

٢٠٤ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ
الشَّرْكِ وَالْكَفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ *

باب جامع المواقيت

٢٠٥ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ
إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطَوَلِهِ مَا لَمْ
يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ

نکل آئے تو نماز سے رُکا رہے، اس لئے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

206: سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سالک حاضر ہوا اور نماز کے اوقات پوچھنے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کچھ جواب نہ دیا (اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کر کے بتانا منظور تھا) پھر (نجر کے وقت) بلال کو (اقامت کا) حکم دیا اور فجر طلوع ہونے کے ساتھ ہی نماز فجر ادا کی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے (یعنی اندھیرے کے سبب سے) پھر حکم کیا اور ظہر ادا کی جب آفتاب ڈھل گیا اور کہنے والا کہتا تھا کہ دن کا آدھا حصہ گزر گیا ہے (یعنی ابھی تو دوپہر ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر جانتے تھے۔ پھر ان کو حکم کیا اور عصر کی نماز ادا کی اور سورج بلند تھا۔ پھر ان کو حکم کیا اور مغرب ادا کی جب سورج ڈوب گیا۔ پھر ان کو حکم کیا اور عشاء ادا کی جب شفق ڈوب گئی۔ پھر دوسرے دن فجر کا حکم کیا اور جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج نکل آیا، یا نکلنے کو ہے۔ پھر ظہر میں تاخیر کی یہاں تک کہ کل کے عصر کے پڑھنے کا وقت قریب ہو گیا۔ پھر عصر میں تاخیر کی یہاں تک کہ جب فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ آفتاب سرخ ہو گیا۔ پھر مغرب میں تاخیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گئی۔ پھر عشاء میں تاخیر کی یہاں تک کہ اول تہامی رات ہو گئی پھر صبح ہوئی اور مسائل کو بلایا اور فرمایا کہ نماز کے وقت ان دونوں وقتوں کے تغ میں ہیں۔

باب: صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا۔

207: محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ جب حجاج مدینہ میں آیا تو ہم نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے (اوقات نماز کے متعلق) پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت اور نہایت گرمی میں (یعنی بعد زوال کے) پڑھا کرتے تھے اور عصر ایسے وقت میں پڑھا کرتے تھے کہ آفتاب صاف ہوتا اور مغرب جب آفتاب ڈوب جاتا، پھر پڑھتے اور عشاء میں کبھی تاخیر کرتے اور کبھی اول وقت پڑھتے۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو اول وقت پڑھتے اور جب دیکھتے کہ لوگوں نے آنے میں دیر کی ہے، تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرتے تھے۔

باب: فجر اور عصر کی نمازوں کی پابندی کرنا۔

208: ابو بکر بن عمادہ بن رویہ اپنے والد سیدنا عمادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص کبھی روزخ میں داخل نہ ہوگا جس نے طلوع آفتاب سے پہلے اور

وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسَكَ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ *

۲۰۶ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ آتَاهُ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنِ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ شَقَّ الْفَجْرَ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ أَظْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخْرَجَ الْفَجْرَ مِنَ الْعَدِّ حَتَّى انصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ أَخْرَجَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخْرَجَ الْعَصْرَ حَتَّى انصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ اخْتَمَرَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخْرَجَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّمْسِ ثُمَّ أَخْرَجَ الْعِشَاءَ حَتَّى كَانَ ثُلُثَ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ أَصْبَحَ لَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ بَيْنَ هَذَيْنِ *

باب التَّغْلِيصِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

۲۰۷ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْعِجَاجُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْمُهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةً وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجِبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخَّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُهَا كَانَ إِذَا رَأَاهُمْ قَدْ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَأَاهُمْ قَدْ أَبْطَنُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بَغْلَسًا *

باب المَحَاطَاةِ عَلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

غروب آفتاب سے پہلے کی نماز ادا کی یعنی فجر اور عصر کی۔ بصرہ والوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ اس (بات) کو میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا ہے۔ (ظاہر ہے کہ جو یہ مشکل نمازیں پڑھتا ہے تو باقی نمازوں کو بھی ضرور پڑھے گا)۔

209: سیدنا ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری اپنے والد سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دو شہدائی نمازیں پڑھ لے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

باب: سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنا منع ہے۔

210: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوئیں۔ راوی کہتا ہے کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خاص کر اپنی نمازوں کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پڑھنے کی عادت مت کرو کہ ہمیشہ اسی وقت ادا کیا کرو۔ (یعنی فجر اور عصر تاخیر سے نہیں بلکہ اول وقت میں پڑھو)۔

باب: ظہر کی نماز اول وقت میں ادا کرنا۔

211: سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ سے (جھلسا دینے والی) سخت گرمی کی، شکایت کی تو آپ ﷺ نے قبول نہ فرمائی۔ زہیر نے کہا کہ میں نے ابواسحاق سے پوچھا کہ ظہر کی نماز کی شکایت کی تھی؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کہ اول وقت نماز ادا کرنے کی؟ انہوں نے کہا ہاں۔ (یعنی کچھ تاخیر کرنے کا مطالبہ کیا تھا جو کہ ابتداء میں آپ ﷺ نے قبول نہ فرمایا اور بعد میں اس کی اجازت دے دی، جیسے اگلی حدیث میں ہے)۔

باب: سخت گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا۔

212: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے ظہر کی اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ذرا ٹھنڈا ہونے دو، ذرا ٹھنڈا ہونے دو یا فرمایا کہ ذرا انتظار کرو، ذرا انتظار کرو۔ اور فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پھر جب گرمی شدت کی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت ادا کرو۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہاں تک انتظار کیا کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے۔

باب: نماز عصر کا اول وقت۔

208: عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ آتَتْ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ أَذُنًا بِيٍّ وَوَعَاهُ قَلْبِي *

209: عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبُرْذَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ *
باب التَّهَيُّبِ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

210: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا يَدْعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّمْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْتَرُوا طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا فَتَصَلُّوا عِنْدَ ذَلِكَ *

باب صَلَاةِ الظُّهْرِ أَوَّلَ الْوَقْتِ

211: عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرِّمْتَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ أَفِي الظُّهْرِ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفِي تَعَجِيلِهَا؟ قَالَ نَعَمْ *

باب الْإِبْرَازِ بِالصَّلَاةِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

212: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ وَقَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَجْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاتَّبِرُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى رَأَيْتُنِي أَتِيءُ التَّلْوَلَ *

باب أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

213: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند ہوتا تھا اور اس میں گرمی ہوتی تھی اور جانے والا اونچے کناروں تک جاتا تھا اور وہاں پہنچ جاتا تھا اور آفتاب (ابھی) بلند رہتا تھا۔

214: علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ وہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں بعصر والے گھر ظہر پڑھ کر گئے اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پاس تھا۔ پھر جب ہم ان کے یہاں گئے تو انہوں نے کہا کہ تم عصر پڑھ چکے؟ ہم نے کہا کہ ہم تو ابھی ظہر پڑھ کر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عصر پڑھ لو۔ پھر ہم نے عصر پڑھی۔ جب عصر پڑھ چکے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے، پھر جب وہ شیطان کے دونوں سینگوں میں ہو جاتا ہے تو اٹھ کر چار ٹھونکیں مارتا ہے اور اس میں اللہ کو یاد نہیں کرتا مگر تھوڑا۔

باب: نماز عصر کی محافظت اور عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت۔

215: سیدنا ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ عصر کی نماز (مقام) خمس میں پڑھی اور فرمایا کہ یہ نماز تم سے پہلوں کے سامنے پیش کی گئی اور انہوں نے اس کو ضائع کیا۔ پھر جو اس کی حفاظت کرے، اس کو دو گنا ثواب ہوگا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شاہد نہ نکلے۔ اور شاہد سے مراد ستارہ ہے (کہ ستارہ نکل آئے)۔

باب: اس شخص کے بارے میں سخت وعید کہ جس کی نماز عصر فوت ہوگئی۔

216: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے، گویا اس کا اہل اور مال ہلاک ہو گیا۔

باب: درمیانی نماز کے متعلق کیا آیا ہے؟

217: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے مشرکوں نے روک دیا، یہاں تک کہ سورج سرخ یا زرد ہو گیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر، نماز وسطیٰ سے روک دیا ہے، اللہ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ (یا کہا: حشاً اللہ اجوافہم و قبورہم ناراً)۔

باب: عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت۔

218: سیدنا ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک

۲۱۳ عن أنس بن مالك رضى الله عنه أنه أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي العصر والشمس مرتفعة حتى يذهب الذاهب إلى الغوالي فيأتي الغوالي والشمس مرتفعة

۲۱۴ عن العلاء بن عبد الرحمن أنه دخل على أنس بن مالك رضى الله عنه في داره بالبصرة حين انصرف من الظهر وداره بجانب المسجد فلما دخلنا عليه قال أصليتم العصر؟ فقلنا له إنما انصرفنا الساعة من الظهر قال فصلوا العصر فقمنا فصلينا فلما انصرفنا قال سمعت رسول الله ﷺ يقول تلك صلاة المنافق يجلس يرقب الشمس حتى إذا كانت بين قرني الشيطان قام فنقرها أربعا لا يذكر الله فيها إلا قليلا

باب المحافظة على العصر والنهي عن الصلاة بعدها

۲۱۵ عن أبي بصرة الغفاري رضى الله عنه قال صلى بنا رسول الله ﷺ العصر بالمخمس فقال إن هذه الصلاة عرضت على من كان قبلكم فصيعوها فمن حافظ عليها كان له أجره مرتين ولا صلاة بعدها حتى يطلع الشاهد (والشاهد الثجم) *

باب التشديد في الذي تفوته صلاة العصر

۲۱۶ عن عبد الله بن عمر رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الذي تفوته صلاة العصر كأنما وتر أهله وماله *

باب ما جاء في الصلاة الوسطى

۲۱۷ عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال حبس المشركون رسول الله ﷺ عن صلاة العصر حتى احمرت الشمس أو اصفرت فقال رسول الله ﷺ شغلونا عن الصلاة الوسطى صلاة العصر ملاً الله أجوافهم وقبورهم ناراً (أو قال حشاً اللہ اجوافہم و قبورہم ناراً) *

باب النهي عن الصلاة بعد العصر وبعد الصبح

۲۱۸ عن أبي هريرة رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ نهى عن الصلاة بعد العصر حتى ترقب الشمس

(نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

باب: تین اوقات میں نہ نماز پڑھی جائے اور نہ میت کو دفنایا جائے۔
219: علی بن رباح کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تین اوقات میں نماز سے اور مردوں کو دفن کرنے سے روکتے تھے۔ ایک تو جب سورج طلوع ہو رہا ہو، یہاں تک کہ بلند ہو جائے، دوسرے جس وقت ٹھیک دوپہر ہو، جب تک کہ زوال نہ ہو جائے اور تیسرے جس وقت سورج ڈوبنے لگے، جب تک پورا ڈوب نہ جائے۔

باب: عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کا بیان۔
220: ابوالسلمہ نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا جو رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد پڑھتے تھے، تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے، پھر ایک بار آپ کو کوئی کام ہو گیا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھیں پھر ہمیشہ پڑھتے رہے اور آپ ﷺ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اسمعیل بن جعفر نے کہا کہ ان کی مراد یہ تھی کہ آپ ﷺ نے اس پر بیٹھ لی۔

باب: غروب آفتاب کے بعد عصر کی قضا کرنا۔
221: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما جنگ خندق کے دن آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! قسم ہے اللہ کی میں عصر کی نماز نہیں پڑھ سکا ہوں، یہاں تک کہ آفتاب غروب کے قریب ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پھر ہم ایک ٹکڑی زمین کی طرف گئے اور رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور ہم سب نے وضو کیا اور آپ ﷺ نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھی، پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

باب: غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا۔
222: مختار بن فلفل کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد نفل پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہما عصر کے بعد نماز پڑھنے والوں کے ہاتھوں پر مارتے تھے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بھی یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہم کو پڑھتے ہوئے دیکھا کرتے تھے اور نہ اس کا حکم کرتے (یعنی بطریق و وجوب کے)، اور نہ اس سے منع فرماتے تھے۔

وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
باب ثلاث ساعات لا يُصَلِّي فِيهِنَّ وَلَا يُقْبَرُ
٢١٩ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِبَاعٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ
عَامِرِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ
نُقْبَرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى
تُرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمَ الظُّهْرِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ
وَحِينَ تَصِيفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ *

باب في الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ
٢٢٠ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا عَنِ السُّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ
يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شَغَلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا
فَصَلَاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَتَيْتُهُمَا وَكَانَ إِذَا صَلَّى
صَلَاةً أَتَيْتُهَا قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ تَعْنِي دَائِمًا عَلَيْهَا
باب قضاء صلاة العصر بعد الغروب

٢٢١ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ يُسَبُّ كُفَّارَ
قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ أَنْ
أُصَلِّيَ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلًا لَئِنْ صَلَّيْتُمَا فَنَزَلْنَا إِلَى بَطْحَانَ
فَنَوَضَّأُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ
باب في الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ بَعْدَ الْغُرُوبِ

٢٢٢ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ
كَانَ عُمَرُ يُضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلَى صَلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ
وَكُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ رُكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ
الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا؟ قَالَ كَانَ يَرَانَا
نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَانَا *

باب: مغرب کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب سورج غروب ہو جائے۔
223: سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ مغرب کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈوب جاتا اور پردہ میں چھپ جاتا تھا۔

باب: عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان۔
224: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی، یہاں تک کہ رات کا بڑا حصہ گزر گیا اور مسجد میں جو لوگ تھے سو گئے۔ پھر آپ ﷺ نکلے، نماز پڑھی اور فرمایا کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈال دوں گا، اس کا وقت یہی ہے۔

باب: نماز عشاء کے نام کے متعلق۔
225: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیہاتی لوگ تم پر عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ آجائیں، اس لئے کہ وہ اللہ کی کتاب میں عشاء ہے۔ اس لئے کہ وہ اونٹنیوں کے دوہنے میں دیر کرتے ہیں۔ (اس لئے وہ نماز عشاء کو عتمہ کہتے ہیں)۔

باب: نماز کو اس کے وقت سے لیت کرنا منع ہے۔
226: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم کیا کرو گے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہوں گے تو نماز آخروقت ادا کریں گے یا فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت سے مار ڈالیں گے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے وقت پر ادا کر لینا، پھر ان کے ساتھ بھی اتفاق ہو تو پڑھ لینا کہ وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔
باب: افضل عمل نماز کو وقت پر ادا کرنا ہے۔

227: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا کام افضل ہے؟ (یعنی ثواب میں سب سے بڑھ کر ہے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔ میں نے کہا کہ پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ماں باپ سے نیکی کرنا (یعنی ان کو خوش اور راضی رکھنا اور ان کے ساتھ احسان کرنا اور ان کے دوستوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا) میں نے کہا کہ پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر میں نے آپ ﷺ کی رعایت کر کے زیادہ پوچھنا چھوڑ دیا (تا کہ آپ ﷺ پر بار نہ گزرے)۔

باب: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی، تو اس نے نماز کو پالیا۔
228: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی نماز کی ایک رکعت پالی اس نے وہ نماز پالی۔

باب وقت المغرب إذا غربت الشمس
۲۲۳ عن سلمة بن الأكوع رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي المغرب إذا غربت الشمس وتوارت بالحجاب *

باب وقت صلاة العشاء وتأخيرها
۲۲۴ عن عائشة رضى الله عنها قالت أتممت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة حتى ذهب غائمة الليل وحتى قام أهل المسجد ثم خرج فصلى فقال إنه لوقتها لولا أن أشق على أمتي *

باب: في اسم صلاة العشاء
۲۲۵ عن عبد الله بن عمر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تغلبتكم الأغراب على اسم صلاتكم العشاء لأنها في كتاب الله العشاء وألها نعيم بحلاب الإبل *

باب التهي عن تأخير الصلاة عن وقتها
۲۲۶ عن أبي ذر رضى الله عنه قال قال لسي رسول الله كيف أتت إذا كانت عليك أمراء يؤخرون الصلاة عن وقتها أو يؤمنون الصلاة عن وقتها؟ قال قلت فما تأمرني؟ قال صل الصلاة لوقتها فإن أذرتكها معهم فصل فإنها لك نافلة *
باب أفضل العمل الصلاة لوقتها

۲۲۷ عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم أي العمل أفضل؟ قال الصلاة لوقتها قال قلت ثم أي؟ قال بر الوالدين قال قلت ثم أي؟ قال الجهاد في سبيل الله فما ترسخت أسترزبده إلا إرعاء عليه *

باب من أذرك رخصة من الصلاة فقد أذرك الصلاة
۲۲۸ عن أبي هريرة رضى الله عنه أن رسول الله قال من أذرك رخصة من الصلاة فقد أذرك الصلاة *

باب: جو آدمی سو جائے یا نماز بھول جائے، تو جب یاد آئے اسی وقت پڑھ لے۔

229: سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: تم آج زوال کے بعد اور اپنی ساری رات چلو اگر اللہ نے چاہا تو کل صبح پانی پر پہنچو گے۔ پس لوگ اس طرح چلے کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ چلے جاتے تھے، یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی اور میں آپ ﷺ کے پہلو کی طرف تھا اور آپ ﷺ اوٹھنے لگے اور اپنی سواری پر سے بھٹکے (یعنی نیند کے غلبہ سے) اور میں نے آ کر آپ کو نینک دیا (تا کہ گرنہ پڑیں) بغیر اس کے کہ میں آپ ﷺ کو جگاؤں، یہاں تک کہ آپ ﷺ پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر چلے یہاں تک کہ جب بہت رات گزر گئی، پھر آپ ﷺ بھٹکے اور میں نے پھر نینک دیا بغیر اس کے کہ آپ ﷺ کو جگاؤں، یہاں تک کہ آپ ﷺ پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر چلے یہاں تک کہ آخر سحر کا وقت ہو گیا، پھر ایک بار بہت بھٹکے کہ اگلے دوبارے بھی زیادہ، قریب تھا کہ گر پڑیں۔ پھر میں آیا اور آپ ﷺ کو روک دیا۔ پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ابوقادہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کب سے میرے ساتھ اس طرح چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں رات سے آپ کے ساتھ اسی طرح چل رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جیسے تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم نہیں دیکھتے ہو کہ ہم لوگوں کی نظروں میں پوشیدہ ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کسی کو دیکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ یہ ایک سوار ہے، پھر میں نے کہا کہ یہ ایک اور سوار ہے، یہاں تک کہ ہم سات سواری جمع ہو گئے۔ تب رسول اللہ ﷺ راہ سے ایک طرف الگ ہوئے اور اپنا سر زمین پر رکھا (یعنی سونے کو) اور فرمایا کہ تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا (یعنی نماز کے وقت جگا دینا)۔ پھر پہلے جو جاگے وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور دھوپ آپ ﷺ کی پیچھے پڑ گئی تھی پھر ہم لوگ گھبرا کر اٹھے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ تو ہم سوار ہوئے پھر چلے یہاں تک کہ جب دھوپ چڑھی تو آپ ﷺ اترے اپنا وضو کالوا منگوا یا جو میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا، پھر آپ ﷺ نے اس سے وضو کیا (جو عام وضو سے کم تھا یعنی بہت تیل پانی سے بہت جلد) اور اس میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا۔ پھر ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہمارے لوٹنے کو رکھ کبھی اور نبی ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر صبح کی فرض نماز ادا کی اور ویسے ہی

باب من نام عن صلاة أو سبها فليصلها إذا ذكرها

۲۳۹ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسْرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَيَلْتَكُمُ وَقَاتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا فَلْيَطْلُقِ النَّاسُ لَا يَلْبُوِي أَحَدًا عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَيَتِمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِرُّ حَتَّى ابْتَهَارَ اللَّيْلُ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ قَالَ فَتَمَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَ عَنِ رَاحِلِهِ فَلَتَيْتُهُ فِدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَوْقَظَهُ حَتَّى اسْتَقْدَلَ عَلَى رَاحِلِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَهَوَزَ اللَّيْلُ مَالَ عَنِ رَاحِلِهِ قَالَ فِدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَوْقَظَهُ حَتَّى اسْتَقْدَلَ عَلَى رَاحِلِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ آخِرِ الشَّحْرِ مَالَ مِثْلَةَ هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْتَلِينَ الْأُولَى حَتَّى كَادَ يَنْجُفِلُ فَاتَيْتُهُ فِدَعَمْتُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ مَتَى كَانَ هَذَا مَسِيرِكَ مَنِي؟ قُلْتُ مَا زَالَ هَذَا مَسِيرِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ حَفِظْتُكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَايَا نَعْفَى عَلَى النَّاسِ؟ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ؟ قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ ثُمَّ قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ آخَرَ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةً رَاكِبِينَ قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ اسْتَقْبَلُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ قَالَ فَفَتَمْنَا فَرَعِينُ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوا فَرَكِبْنَا فَمَسَرْنَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِضَاةٍ كَانَتْ عَمِي فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَوَضَعْنَا مِنْهَا وَضُوءًا ذُونَ وَضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ احْفَظْ عَلَيْنَا مِصْرَاتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِإِلَاءِ الصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْعِدَّةَ فَصَنَعَ

ادا کی جیسے ہر روز ادا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ بھی اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہوئے، پھر ہم میں سے بعض دوسرے سے چپکے چپکے کہتا تھا کہ آج ہمارے اس قصور کا کیا کفارہ ہوگا جو ہم نے نماز میں قصور کیا تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کے لئے اسوہ نہیں ہوں؟ پھر فرمایا کہ سونے میں کیا قصور ہے؟ قصور تو یہ ہے کہ ایک آدمی نماز نہ پڑھے، یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے (یعنی جاگنے میں قضا کرے) پھر جو ایسا کرے (یعنی اس کی قضا ہو جائے تو) لازم ہے کہ جب ہوشیار ہو، ادا کرے۔ اور جب دوسرا دن آئے تو اپنی نماز اوقات متعینہ پر ادا کرے (یعنی یہ نہیں کہ ایک بار قضا ہو جانے سے نماز کا وقت ہی بدل جائے)۔ پھر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ لوگوں نے کیا کیا ہو گا؟ پھر فرمایا کہ لوگوں نے جب صبح کی تو اپنے نبی ﷺ کو نہ پایا۔ تب ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہوں گے، آپ ﷺ ایسے نہیں لگتے ہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تم سے آگے ہیں۔ پھر وہ لوگ اگر ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کی بات مانتے تو سیدھی راہ پاتے (یہ خبر آپ ﷺ نے معجزہ کے طور پر دی)۔ راوی نے کہا کہ پھر ہم لوگوں تک پہنچے، یہاں تک کہ دن کا بیچ چڑھ آیا تھا اور ہر چیز گرم ہو گئی تھی اور لوگ کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم تو مر گئے اور پیاسے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں تم نہیں مرے۔ پھر فرمایا کہ ہمارا چھوٹا بیالہ لاؤ اور وہ لونا منگولیا اور رسول اللہ ﷺ پانی ڈالنے لگے اور سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔ پھر جب لوگوں نے دیکھا کہ پانی ایک لونا بھر ہی ہے تو لوگ اس پر گرنے لگے (یعنی ہر شخص ڈرنے لگا کہ پانی تھوڑا ہے کہیں محروم نہ رہ جاؤں) تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھی طرح آہستگی سے لیتے رہو، تم سب سیراب ہو جاؤ گے۔ غرض کہ پھر لوگ اطمینان سے لینے لگے اور رسول اللہ ﷺ پانی ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی باقی نہ رہا (راوی نے) کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پھر ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ پیو! میں نے عرض کیا کہ میں نہ پیوں گا جب تک اللہ کے رسول آپ ﷺ نہ پیئیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قوم کا پلانے والا سب کے آخر میں پیتا ہے۔ پھر میں نے پیا (راوی نے) کہا کہ پھر لوگ پانی پر خوش خوش اور آسودہ پیچھے (راوی نے) کہا کہ عبد اللہ بن ربیع نے کہا کہ میں جامع مسجد میں لوگوں سے یہی حدیث بیان کرتا تھا کہ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے جو ان خود کرو کہ تم کیا کہتے ہو، اس لئے کہ میں اس رات کا ایک سوار تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا پھر تو آپ اس حدیث سے خوب واقف ہوں گے انہوں نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو؟ میں نے

كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلُّ يَوْمٍ قَالَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَبْنَا مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ إِلَى بَعْضٍ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْنَا بتفريطنا في صلواتنا؟ ثُمَّ قَالَ أَمَا لَكُمْ فِي أَسْوَةِ؟ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي التَّوَمِ تَفْرِيطٌ إِذَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَإِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَفَيْهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوا؟ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَصْبَحَ النَّاسُ فَفَقَدُوا لَبِيَّهُمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَكُمْ لَمْ يَكُنْ لِيَخْلَفَكُمْ وَقَالَ النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ إِنْ يَطِيعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَرْضُوا قَالَ فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ التَّهَارُ وَحَمِي كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكْنَا عَطَشْنَا فَقَالَ لَا هَلَكَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ أَطْلِقُوا لِي عُمَرِي قَالَ وَدَعَا بِالْمِيضَاءِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْبُ وَأَبُو قَسَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْتَفِيهِمْ فَلَمْ يَغْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيضَاءِ تَكَابَرُوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنُوا الْمَاءَ كُلَّكُمْ سِرْوِي قَالَ فَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْبُ وَأَسْتَفِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَعَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ صَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَالِ لِي اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ سَأَلِي الْقَوْمَ أَحْرَهُمْ شَرِبْتُ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِينَ رَوَاءَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي لَأُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مُسْجِدِ الْجَامِعِ إِذْ قَالَ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ انظُرْ أَيُّهَا الْفَتَى كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي أَحَدُ الرَّكَّابِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ قَالَتْ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ

کہا میں انصار میں سے ہوں۔ انہوں نے کہا بیان کرو تم تو اپنی حدیثوں کو خوب جانتے ہو۔ پھر میں نے لوگوں سے پوری روایت بیان کی۔ تب سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بھی اس رات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ جیسا تم نے یاد رکھا ایسا اور کسی نے یاد رکھا ہو۔

باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا۔

230: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ایک کپڑے میں نماز درست ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو دو کپڑے ہیں؟

231: سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ کے گھر ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس کے دونوں کنارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھوں پر تھے۔

باب: نقش و نگار والے کپڑے میں نماز پڑھنا۔

232: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نقش و نگار والی چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نشانوں کی طرف دیکھنے لگے۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ اس چادر کو ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور ان کی چادر (جو کہ بغیر نقش و نگار کے تھی) مجھے لا دو کیونکہ اس چادر نے مجھے ابھی نماز میں غافل کر دیا۔

باب: چٹائی پر نماز پڑھنا۔

233: اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) کی دادی نے جن کا نام ملیکہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھانے کیلئے بلایا جو انہوں نے پکایا تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ کہ میں (تمہاری خیر و برکت کیلئے) نماز پڑھوں سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ایک (چٹائی) بوریالے کر کھڑا ہوا جو بہت بچھانے سے سیاہ ہو گیا تھا (یعنی مستعمل تھا)، اس پر میں نے پانی چھڑکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور میں نے اور ایک یتیم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی بھی ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیرا۔

باب: جوتے پہن کر نماز پڑھنا۔

234: سعید بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

المساجد

مَنْ أَتَتْ قُلْتُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ حَدَّثَ فَأَنْتُمْ أَغْلَمُ بِحَدِيثِكُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ عُمَرَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ شَهِدْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَا شَعَرْتُ أَنْ أَحَدًا حَفِظَهُ كَمَا حَفِظْتُهُ *

باب الصلاة في التوب الواحد

230. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَانِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ أَوْلَيْكُمْ تَوْبَانِ؟ *

231. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ مُسْتَمَلًا بِهِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَأَضْعًا طَرْفَهُ عَلَى عَاتِقِهِ

باب الصلاة في التوب المعلوم

232. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي خَمِيصَةٍ ذَاتِ أَعْلَامٍ فَنَظَرَ إِلَى عِلْمِهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَذْهَبُوا بِهَذِهِ الْخَمِيصَةِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ بْنِ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَتُونِي بِالْبِخَانِيَةِ فَإِنَّهَا أَلْهَيْتَنِي أَنَا فِي صَلَاتِي *

باب الصلاة على الحصى

233. عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جَدَّتَهُ مَلِيكَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ صَنَعْتَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قَوْمُوا فَأُصَلِّيْ لَكُمْ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طَوْلٍ مَا لَيْسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَقْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَأَاهُ وَأَنْعَجُورُ مِنْ رِزَانَا فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ *

باب الصلاة في الثعلبين

234. عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ *

باب: زمین پر بنائی جانے والی سب سے پہلی مسجد۔

235: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ زمین پر سب سے پہلی مسجد کونسی بنائی گئی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ)۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کونسی؟ (مسجد بنائی گئی تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد الاقصیٰ (یعنی بیت المقدس)۔ میں نے پھر عرض کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چالیس برس کا اور تو جہاں بھی نماز کا وقت پالے، وہیں نماز ادا کر لے پس وہ مسجد ہی ہے۔

باب: مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر۔

236: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو شہر کے بلند حصہ میں ایک محلہ میں اترے، جس کو نبی عمر بن عوف کا محلہ کہتے ہیں وہاں چودہ دن رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی نجار کے لوگوں کو بلایا تو وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آئے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گویا میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر تھے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے اور بنو نجار کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد تھے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مکان کے صحن میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جہاں نماز کا وقت آجاتا، وہاں نماز پڑھ لیتے اور بکریوں کے رہنے کی جگہ میں بھی نماز پڑھ لیتے۔ (کیونکہ بکریاں غریب ہوتی ہیں ان سے اندیشہ نہیں ہے کہ وہ ستائیں) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنانے کا حکم کیا اور بنو نجار کے لوگوں کو بلایا۔ وہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اپنا باغ میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم تو اس باغ کی قیمت نہ لیں گے ہم اللہ ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں (یعنی آخرت کا ثواب چاہتے ہیں) ہمیں روپیہ درکار نہیں)۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس باغ میں جو چیزیں تھیں، ان کو میں کہتا ہوں، اس میں کھجور کے درخت تھے اور شرکوں کی قبریں تھیں اور کھنڈر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تو درخت کاٹے گئے اور شرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی گئیں اور کھنڈر برابر کئے گئے اور درختوں کی لکڑی قبلہ کی طرف رکھ دی گئی اور دروازہ کے دونوں طرف پتھر لگائے گئے۔ جب یہ کام شروع ہوا تو صحابہ رضی اللہ عنہم رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ اے اللہ! بہتری اور بھلائی تو آخرت کی بہتری اور بھلائی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

باب: اس مسجد کے متعلق جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔

237: ابوسلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ سیدنا عبد الرحمن بن ابی سعید رضی اللہ عنہ

باب أَوَّلُ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ

۲۳۵ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً وَأَيْنَمَا أَذْرَكَكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّ فَهُوَ مَسْجِدٌ *

باب ابْنَاءُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي غُلُوِّ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ نَبَسِيِّ التَّجَارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ بِسُؤْلِهِمْ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَذْفُهُ وَمَلَإِ بَنِي التَّجَارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بَيْنَاءَ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ أَذْرَكَتَهُ الصَّلَاةَ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي التَّجَارِ فَجَاءُوا وَقَالَ يَا بَنِي التَّجَارِ تَأْمِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ كَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَبُقُورٌ الْمُشْرِكِينَ وَحَرْبٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقَطَعَ وَبِقُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنَبَسَتْ وَبِالنَّخْلِ فَسَوَّيْتُ قَالَ فَصَفَّوْا النَّخْلَ قِبَلَهُ وَجَعَلُوا عِضَادَتِهِ حِجَابَةً قَالَ فَكَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرَ الْآخِرَةِ فَانصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ *

باب فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى

۲۳۷ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

گزرے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے والد کو کیسے سنا کہ وہ بیان کرتے تھے کہ وہ کونسی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرے والد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں، آپ کی بیویوں میں سے کسی ایک کے گھر میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ مسجد کونسی ہے جس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر بنائی گئی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ایک مٹھی نکر لے کر زمین پر مارے اور فرمایا کہ وہ یہی تمہاری مسجد ہے یعنی مدینہ کی مسجد۔ (ابو سلمہ بن عبد الرحمن راوی حدیث کہتے ہیں) میں نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی تمہارے والد سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ اس مسجد کا ایسا ہی ذکر کیا کرتے تھے۔

باب: مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔

238: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت بیمار ہو گئی تو اس نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی تو میں بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھوں گی۔ پھر وہ اچھی ہو گئی تو اس نے جانے کی تیاری کی اور اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہو کر ان کو سلام کیا اور اپنے ارادہ کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے جو ارادہ تیار کیا ہے وہ کھاؤ اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھو، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اور مسجدوں میں ہزار نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

باب: مسجد قبا میں جانا اور اس میں نماز ادا کرنا۔

239: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قبا کی طرف سوار اور پیدل تشریف لے جاتے تھے اور اس میں دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

باب: اس شخص کی فضیلت جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مسجد بنائی۔

240: سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اس بات کو برا سمجھا اور یہ چاہا کہ مسجد کو اپنے حال پر چھوڑ دیں (یعنی جیسے رسول اللہ ﷺ کے دور میں تھی) تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کیلئے مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک گھر دیا ہی بنائے گا۔

باب: مساجد کی فضیلت۔

241: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہروں میں سب سے پیاری جگہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور سب سے

قَالَ قُلْتُ لَهُ كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أَسَسَ عَلَى التَّقْوَى؟ قَالَ قَالَ أَبِي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَاتِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمَسْجِدِينَ الَّذِي أَسَسَ عَلَى التَّقْوَى؟ قَالَ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءٍ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ لَمْ يَقُلْ هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَيُّ سَمِعْتُ أَبَاكَ هَكَذَا يَذْكُرُهُ*

باب فضل الصلاة في مسجد المدينة ومكة

238 عن ابن عباس رضي الله عنه أنه قال إن امرأة اشتكت شكوى فقالت إن شفاني الله لأخرجن لأصلين في بيت المقدس فبرأت ثم تجهزت تريد الخروج فجاءت ميمونة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ نسلم عليها فأخبرتها ذلك فقالت اجلسي فكلتي ما صنعت وصلي في مسجد الرسول ﷺ فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول صلاة فيه أفضل من ألف صلاة فيما سواه من المساجد إلا مسجد الكعبة *

باب إثبات مسجد قبا والصلاة فيه

239 عن ابن عمر رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي مسجد قبا راكباً وماشيًا فيصلي فيه ركعتين *

باب فضل من بنى لله مسجداً

240 عن محمود بن لبيد رضي الله عنه أن عثمان بن عفان رضي الله عنه أراد بناء المسجد فكرة الناس ذلك فأخبروا أن يدعنه على هيبته فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من بنى مسجداً لله بنى الله له في الجنة مثله *

باب فضل المساجد

241 عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله

بڑی جگہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بازار ہیں۔

باب: مساجد کی طرف زیادہ قدم اٹھانے کی فضیلت۔

242: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص تھے کہ

ان کا گھر مدینہ کے سب گھروں سے مسجد سے دور تھا اور ان کی کوئی جماعت رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ جانے نہ پاتی تھی (یعنی ہر نماز میں پہنچتے تھے) تو مجھے ان پر

ترس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ کاش تم ایک گدھا خرید لو کہ تمہیں گرمی سے اور

راہ کے کیڑے مکوڑوں سے بچائے تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں نہیں چاہتا

کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر سے متصل ہو۔ مجھ پر اس کی یہ بات گراں گزری تو

میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو خبر دی، آپ ﷺ نے ان کو بلایا۔

انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بھی وہی کہا جو مجھ سے کہا تھا اور کہا کہ میں اپنے

قدموں کا اجر چاہتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بیچک تم کو اجر ہے جس کے تم

امیدوار ہو۔

باب: نمازوں کی طرف چلنے سے گناہ معاف اور درجات بلند کئے جاتے

ہیں۔

243: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی

اپنے گھر میں وضو کرے، پھر اللہ کے کسی گھر میں جائے کہ اللہ کے فرضوں میں

سے کسی فرض کو ادا کرے، تو اس کے قدم ایسے ہوں گے کہ ایک سے تو برائی

کرے گی اور دوسرے سے درجہ بلند ہوگا۔

باب: نماز کیلئے اطمینان سے آنا اور دوڑنے سے اجتناب کرنا۔

244: سیدنا ابوقحادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز

پڑھتے تھے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کے قدموں کی آواز سنی تو فرمایا (یعنی نماز کے

بعد) تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے نماز کیلئے جلدی کی تھی تو آپ

ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ جب تم نماز کیلئے آؤ تو آرام سے آؤ پھر جو طے

(امام کے ساتھ) پڑھ لو اور جوم سے آگے ہو چکی اسے پوری کر لو۔

باب: عورتوں کا مساجد میں (نماز وغیرہ کیلئے) جانا۔

245: سیدہ زینب الشقیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو عورت مسجد میں آنا چاہے تو وہ خوشبو کو ہاتھ تک نہ لگائے۔

باب: عورتوں کو (مسجد میں) جانے سے منع کرنا۔

246: سیدہ عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اگر موجودہ دور کی بناؤ سگھار

کرنے والی خواتین کو دیکھتے، تو انہیں مسجد میں آنے سے روک دیتے، جیسا کہ نبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ
مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا *

باب فَضْلُ كَثْرَةِ الْخَطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ

٢٤٢ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصَى بَيْتِ فِي الْمَدِينَةِ لَكَانَ

لَا تُخَطُّهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّعْتُ لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ لَوْ أَلَسْتُ

اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَبْكُ مِنَ الرِّضَاءِ وَيَبْكُ مِنَ الْهَوَامِ

الْأَرْضِ قَالَ أَمْ وَاللَّهِ مَا أَحَبُّ أَنْ يَبْكِيَ مُطْتَبِّ بَيْتِ

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَمَلْتُ بِهِ حِمْلًا

حَتَّى أَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ

قَالَ فِدَعَاهُ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ يَرْجُو فِي

أَثَرِهِ الْأَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لَكَ مَا أَحْتَسِبُ *

باب الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ تُمَحَى بِهِ الْخَطَايَا وَتُرْفَعُ

بِهِ الدَّرَجَاتُ

٢٤٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتِ

مِنْ بَيْتِ اللَّهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ كَانَتْ

خَطْوَاتِهِ إِحْدَاهَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً *

باب إِتْيَانِ الصَّلَاةِ بِالسَّكِينَةِ وَقَوْلِكَ السَّعْيِ

٢٤٤ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ

نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ

جَلْبَةً فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا اسْتَمَعْنَا إِلَى الصَّلَاةِ

قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَغَلِيكُمْ السَّكِينَةُ

فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَبَقَكُمْ فَأْتُوا *

باب حُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

٢٤٥ عَنْ زَيْنَبِ الشَّقِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ

لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتَ

إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمْسُرِي طَبِيبًا *

باب مَنَعِ النِّسَاءِ الْخُرُوجِ

٢٤٦ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلْهَا سَمِعَتْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔ (راوی) یحییٰ بن سعید نے راویہ سیدہ عمرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اے عمرہ! کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔

باب: مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا دعا پڑھیں؟

247: سیدنا ابو حمید (یا سیدنا ابواسید) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسجد میں آئے تو کہے کہ ”اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے“ اور جب نکلے تو کہے ”اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل یعنی رزق اور دنیا کی نعمتیں مانگتا ہوں“۔

باب: جب مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت (نفل) پڑھے۔

248: سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ ﷺ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنے سے کس نے روکا؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں بیٹھ گیا)، آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے، تو جب تک دو رکعت نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔

باب: اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی ممانعت۔

249: ابوشعراء کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان دی اور ایک شخص مسجد سے اٹھا اور جانے لگا تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو دیکھتے رہے، یہاں تک کہ وہ باہر چلا گیا۔ تب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی۔

باب: مسجد میں تھوکنے کا کفارہ۔

250: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنے کا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ (اگر تھو کے تو) مٹی میں دبا دے۔

باب: لہسن کھا کر مسجد میں آنے کی کراہت۔

251: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جنگ میں فرمایا کہ جو شخص اس پودے یعنی لہسن کے پودے کو کھائے تو وہ مسجد میں نہ آئے۔

باب: (کچا) پیاز اور لہسن کھانے کے بعد مسجد سے الگ رہنے کا

حکم (کھڑاٹ پیاز اور لہسن کے مشابہ بدبودار پودا ہے)۔

252: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَأَى مَا أَخَذَتْ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءَ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعُمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْسَاءَ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَنَعْنَ الْمَسْجِدَ؟ قَالَتْ نَعَمْ *

باب: مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

٢٤٧ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ (أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ *

باب إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ

٢٤٨ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكَعَتَيْنِ قِيلَ أَنْ نَجْلِسَ؟ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ رَكَعَتَيْنِ *

باب التَّهْيِئَةِ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْإِذَانِ

٢٤٩ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْسِي فَاتَّبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَصْرَةَ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ *

باب كَفَّارَةُ الْبِرَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

٢٥٠ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرَاقُ فِي الْمَسْجِدِ حَظِيئَةٌ وَكَفَّارُهَا دَفْنُهَا *

باب كَرَاهِيَةُ أَكْلِ الثُّومِ وَإِثَانِ الْمَسَاجِدِ

٢٥١ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرِ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ (يَعْنِي الثُّومَ) فَلَا يَأْتِنُ الْمَسَاجِدَ *

باب اغْتِرَالِ الْمَسْجِدِ مِنْ أَكْلِ الْبَصْلِ أَوْ الْكُرَّاثِ وَالثُّومِ

٢٥٢ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

جو شخص بیاز یا ہسن کھائے تو وہ ہم سے جدا رہے یا فرمایا کہ ہماری مسجد سے جدا رہے اور اپنے گھر بیٹھے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس ایک ہندیا لائی گئی جس میں ترکاریاں تھیں، آپ ﷺ نے اس میں بدبو پائی تو پوچھا کہ اس میں کیا ڈالا ہے؟ جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو فلاں صحابی کے پاس لے جاؤ۔ جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس نے بھی اسکا کھانا نہ سمجھا (اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں کھایا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو کھالے کیونکہ میں تو اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تو نہیں کرتا (یعنی فرشتوں سے) باب: جس کے منہ سے بیاز یا ہسن کی بدبو آئے، اس کو مسجد سے نکالنا۔

253: معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونکیں ماریں، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری موت اب نزدیک ہے۔ بعض لوگ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ تم اپنا جاننشین اور خلیفہ کسی کو مقرر کر دو، اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے دین کو بر باد نہیں کرے گا اور نہ اپنی خلافت کو اور نہ اس چیز کو جو رسول اللہ ﷺ کو دے کر بھیجا تھا۔ اگر میری موت جلد ہو جائے تو خلافت مشورہ کرنے پر چھ آدمیوں کے اندر رہے گی جن میں سے رسول اللہ ﷺ وفات تک راضی رہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ طعن کرتے ہیں اس کام میں جن میں نے خود اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر۔ پھر اگر انہوں نے ایسا کیا (یعنی اس طعن کو درست سمجھے) تو وہ دشمن ہیں اللہ کے اور کافر گمراہ ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں چھوڑتا جتنا کہ کلالہ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی بات کو اتنی بار نہیں پوچھا جتنی بار کلالہ کے متعلق پوچھا۔ اور آپ ﷺ نے بھی مجھ پر کسی بات میں اتنی سختی نہیں کی جتنی اس میں کی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے میرے سینہ میں ٹھونسا مارا اور فرمایا کہ اے عمر! کیا تجھے وہ آیت کافی نہیں جو گری کے موسم میں اتری سورہ نساء کے آخر میں کہ "يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنَّ أَمْرًا هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَوَلَةٌ أَخْتٌ فَلَهَا نِصْفٌ مَّا تَرَكَ....." (النساء: 176) اور میں اگر زندہ رہا تو کلالہ میں ایسا فیصلہ کروں گا جس کے موافق شخص حکم کرے خواہ قرآن پڑھا ہو۔ یا نہ پڑھا ہو پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ! میں تجھے گواہ کرتا ہوں ان لوگوں پر جن کو میں نے ملکوں کی حکومت دی ہے (یعنی تابعوں اور صوبہ داروں اور عالموں پر) میں نے ان کو اسی لئے بھیجا کہ وہ انصاف کریں اور لوگوں کو دین کی باتیں بتلائیں اور اپنے پیغمبر ﷺ کا طریقہ سکھائیں اور جو مال فی حاصل ہو لوگوں میں تقسیم کریں اور جس

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْنَا مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أَمِّي يَقْدِرُ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأَخْبَرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرَّبُوهُمَا إِلَيَّ نَعَضُ أَصْحَابَهُ فَلَمَّا رَأَاهُ كَرِهَهُ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أَنَا حَبِي مِنْ لَا تَنَاجِي *

باب إِخْرَاجِ مَنْ وَجَدَ مِنْهُ رِيحُ الْبَصَلِ وَالثُّومِ مِنَ الْمَسْجِدِ

۲۵۳ عن معدان بن أبي طلحة أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه خطب يوم الجمعة فذكر نبي الله صلى الله عليه وسلم وذكر أبا بكر رضي الله عنه قال إني رأيت كأن ديكًا نقرني ثلاث نقرات وإني لا أراه إلا حضور أجلي وإن أقواما يأمروني أن أستخلف وإن الله لم يكن ليصنع دينه ولا خلافته ولا الذي بعث به نبيه صلى الله عليه وسلم فإن عجل بي أمرًا فإلخلافة شوري بين هؤلاء الستة الذين يؤقني رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عنهم راضٍ وإني قد علمت أن أقوامًا يطعنون في هذا الأمر أنا ضربتهم يدي هذه على الإسلام فإن فعلوا ذلك فأولئك أعداء الله الكفرة الضالون ثم إني لا أدع بعدي شيئًا أهم عندي من الكلاله ما راجعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في شيء ما راجعته في الكلاله وما أغلظ لي في شيء ما أغلظ لي فيه حتى طعن يابصبعه في صدري فقال يا عمر ألا تكفيك آية الصنف التي في آخر سورة النساء وإني إن أعش أفض فيها بقضية يقضي بها من يقرأ القرآن ومن لا يقرأ القرآن ثم قال اللهم إني أشهدك على أمراء الأمصار وإني إنما بعثتهم عليهم ليعلموا عليهم وليعلموا الناس دينهم وسنة نبيهم صلى الله عليه وسلم ويقسموا فيهم فيسبهم ويؤذونوا إني ما أشكل عليهم من أمرهم ثم إنكم

بات میں ان کو مشکل پیش آئے اس کو مجھ سے دریافت کریں۔ پھر اے لوگو! میں دیکھتا ہوں تم دو پودوں کو کھاتے ہو اور میں ان کو مکروہ سمجھتا ہوں وہ پیاز اور لہسن ہیں اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب ان دونوں کی بو کسی شخص میں سے آتی تو آپ ﷺ کے حکم سے وہ مسجد سے بیچ کی طرف نکالا جاتا تھا۔ اب اگر کوئی ان کو کھائے تو خوب پکا کر (ان کی بو کو ختم کر لے)۔

باب: مسجد میں گندہ چیز کا اعلان کرنا منع ہے۔

254: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کو کوئی گندہ چیز کے متعلق مسجد میں پکارے (یعنی وہ اپنی بلند آواز سے اپنی چیز کیلئے لوگوں کو پکارے) تو کہے کہ اللہ کرے تیری چیز نہ ملے۔ اس لئے کہ مسجدیں اس واسطے نہیں بنائی گئیں۔

باب: قبروں کو عجدہ گاہ بنانے کی ممانعت۔

255: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ ﷺ نے دھاری دار چادر اپنے منہ پر ڈالنا شروع کی۔ جب آپ ﷺ گھبرا جاتے تو چادر کو منہ پر سے ہٹا دیتے اس حال میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ آپ ﷺ ڈراتے تھے کہ کہیں اپنے لوگ بھی ایسا نہ کریں۔

باب: قبروں پر مساجد بنانے کی ممانعت۔

256: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ اُمّ حبیبہ اور اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے ایک گر جا کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، اس میں تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا یہی حال تھا کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور وہاں صورتیں بناتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے سامنے سب سے بدتر ہوں گے۔

باب: میرے لئے ساری زمین کو پاک اور مسجد بنا دیا گیا۔

257: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چھ باتوں کی وجہ سے اور پیغمبروں پر فضیلت دی گئی ہے۔ 1۔ یہ کہ مجھے وہ کلام ملا جس میں لفظ تھوڑے اور معنی بہت زیادہ ہیں (یعنی کلام اللہ یا خود رسول اللہ ﷺ کے کلمات) 2۔ میں مدد دیا گیا رعب سے 3۔ میرے لئے غنیمت کے اموال حلال کئے گئے 4۔ میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد (نماز پڑھنے کی جگہ) بنائی گئی۔ 5۔ میں تمام مخلوقات کی طرف (خواہ جن ہوں یا

بها الناس تأكلون شجرتين لا أراهما إلا خيشين
ذا البصل والثوم لقد رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم إذا وجد ريحهما من الرجل في المسجد
نزهه فأخرج إلى البقيع فمن أكلهما فليمنهما
ليخا *

باب التهي عن أن تشد الصالة في المسجد

254: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع رجلاً
نشد صالة في المسجد فليقل لا ردها الله عليك
بان المساجد لم تكن لهذا *

باب التهي أن تشد القبور مساجد

255: عن عائشة وعبد الله بن عباس قال لما نزل
برسول الله صلى الله عليه وسلم طفلق يطرح
خميصة له على وجهه فإذا اغتم كنفها عن وجهه
فقال وهو كذلك لعنة الله على اليهود والنصارى
اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد يحذر مثل ما
صنعوا *

باب التهي عن بناء المساجد على القبور

256: عن عائشة أن أم حبيبة وأم سلمة رضي الله
عنهن ذكرتا كنية رأيتها بالحشة فيها تصاوير
برسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم إن أولئك إذا كان فيهم
الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجداً
وصوؤوا فيه تلك الصور أولئك شرار الخلق عند
الله يوم القيامة *

باب جعلت لي الأرض مسجداً وطهوراً

257: عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله
ﷺ قال فصلت على الأنبياء بست أعطيت جوامع
الكلم وتصرت بالرعب وأحلت لي الغنائم وجعلت
لي الأرض طهوراً ومسجداً وأرسلت إلى الخلق
كافة وختم بي النبيون *

عرب کے آدمی یا غیر عرب کے) بھیجا گیا6۔ میرے اوپر نبوت ختم کی گئی۔

باب: نمازی سترہ کتنی مقدار کا بنائے؟

258: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو اور اس کے سامنے پالان کی بچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو، تو وہ آڑ کیلئے کافی ہے۔ اگر اتنی بڑی (یا اس سے اونچی) کوئی شے اس کے سامنے نہ ہو اور گدھ یا عورت یا سیاہ کتا سامنے سے گزر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ میں نے کہا کہ اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! یہ سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے اگر لال کتا ہو یا زرد ہو؟ انہوں نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی پوچھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

باب: (نمازی کا) 'سترہ' کے قریب کھڑا ہونا۔

259: سیدنا اہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے، اس میں اور قبلہ کی دیوار میں اتنی جگہ رہتی کہ ایک بکری نکل جائے۔

باب: نمازی کے آگے لیٹنا۔

260: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (کے سامنے ذکر ہوا کہ کتے، گدھے اور عورت نمازی کے آگے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے) تو انہوں نے کہا کہ تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں کے برابر کر دیا۔ اللہ کی قسم میں نے خود دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تخت پر قبلہ کی طرف لیٹی ہوتی تھی مجھے حاجت ہوتی تو آپ کے سامنے بیٹھنا اور آپ کو تکلیف دینا مجھے بُرا لگتا، اس لئے میں تخت کے پایوں کے پاس سے کھٹک جاتی۔

باب: قبلہ کی طرف متوجہ ہونے کا علم۔

261: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف فرما تھے۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کرتے ہوئے آخر میں فرمایا کہ جب تم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلہ رو کھڑے ہو اور اسکے بعد تکبیر کہو۔

باب: قبلہ کی شام سے کعبہ کی طرف تبدیلی کے متعلق۔

262: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے تک نماز پڑھی، یہاں تک کہ سورہ بقرہ میں یہ آیت اتری کہ "تم جہاں پر ہو اپنا منہ کعبہ کی طرف کرو" (البقرہ: 144) تو یہ

باب قَدْزُ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي

258 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَخْضَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ؟ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ *

باب الدُّثُو مِنَ السُّتْرَةِ

259 عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمْرُ الشَّاةِ *

باب الاعتراض بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي

260 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَوَدَّكَرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكَلابِ وَاللَّهُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبَى عَلَى السَّرِيرِ يَتْبَعُهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَيَبْدُو لِي الْحَاجَّةُ فَأَكْثَرُهُ أَنْ اجْلِسَ فَأُوذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلُ مِنْ عِنْدِ رَجُلَيْهِ *

باب الأثرُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

261 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ... وَفِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَثِّرْ... *

باب في تحوُّلِ الْقِبْلَةِ عَنِ الشَّامِ إِلَى الْكَعْبَةِ

262 عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ النَّبِيِّ فِي

آیت اس وقت اتری جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ ایک شخص آپ ﷺ کے ساتھیوں میں سے یہ سن کر چلا، راستے میں انصار کے کچھ لوگوں کو (بیت المقدس کی طرف حسب معمول) نماز پڑھتے ہوئے پایا تو اس نے ان سے یہ حدیث بیان کی (کہ رسول اللہ ﷺ کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے یہ سن کر) ان لوگوں نے (نماز ہی میں) اپنے آپ کو کعبے کی طرف پھیر لیا۔

باب: جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی۔

263: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز نہیں ہوتی، سوائے اس فرض نماز کے۔

باب: جب اقامت کہی جائے تو لوگ کس وقت کھڑے ہوں؟

264: سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔ (امام کے آنے سے پہلے کھڑے نہ ہوں)۔

باب: نماز کیلئے اقامت اس وقت کہی جائے، جب امام مسجد میں آجائے۔

265: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جب زوال کا وقت ہوتا تو اذان دیتے اور اقامت نہ کہتے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے۔ جب آپ ﷺ تشریف لاتے اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ دیکھ لیتے، تب تکبیر کہتے۔

باب: امام کا اقامت (کہے جانے) کے بعد غسل کیلئے (مسجد سے) نکلنا۔

266: سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک دفعہ نماز کی تکبیر کہی گئی اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے نکلنے سے پہلے صفیں برابر کیں، پھر رسول اللہ ﷺ نکلے، یہاں تک کہ جب اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے اور ابھی تکبیر تحریمہ نہیں کہی تھی کہ آپ ﷺ کو یاد آ گیا تو واپس پلٹے اور ہم سے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔ ہم سب آپ ﷺ کے آنے تک انتظار میں کھڑے رہے۔ آپ ﷺ غسل کر کے آئے تھے اور (غسل کی وجہ سے) سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر تکبیر کہی اور میں نماز پڑھا۔

باب: صفوں کو درست کرنے کے بیان میں۔

267: سیدنا ابوسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز کے لئے رسول اللہ ﷺ ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے کہ برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نہ ہو وگرنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی نیز میرے قریب وہ کھڑے

البقرة (وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ) (البقرة: ۱۴۴) فَتَرَكْتُ بَعْدَمَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَحَدَّثْتُهُمْ بِالْحَدِيثِ فَوَلُّوا وُجُوهَهُمْ قِبَلَ النَّبِيِّ

باب إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ ؛ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

۲۶۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

باب مَتَى يَقُومُ النَّاسُ لِلصَّلَاةِ إِذَا أُقِيمَتِ

۲۶۴ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي

باب إِقَامَةُ الصَّلَاةِ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ

۲۶۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا دَخَصَتْ فَلَا يُقِيمُ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ

باب خُرُوجُ الْإِمَامِ بَعْدَ الْإِقَامَةِ لِلْغَسْلِ

۲۶۶ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقَمْنَا فَعَدَلْنَا الصُّوفَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ ذَكَرَ فَانصَرَفَ وَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا وَقَدْ اغْتَسَلَ يَنْطَفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ فَصَلَّى بِنَا

باب فِي تَسْوِيَةِ الصُّوفِ

۲۶۷ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ مَنَاجِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اسْتَعْوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ

ہوں جو کہ بہت سمجھدار اور عقلمند ہیں اور پھر جوان سے قریب ہوں۔ اس کے بعد سیدنا ابوسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آج تم لوگوں میں بے انتہا اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔

باب: پہلی صف کی فضیلت۔

268: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف (میں کھڑے ہونے کا اجر و ثواب) معلوم ہو جائے تو پھر اور کوئی چارہ نہ رہے کہ وہ قرعہ اندازی کریں تو قرعہ اندازی بھی کریں۔ اور اگر اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت سے لوگ واقف ہوتے تو ایک دوسرے پر سبقت کرتے اور اگر عشاء و فجر کی برتری جانتے تو ان دونوں کیلئے سرین کے بل رگڑتے ہوئے آتے۔

269: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بُری آخری صف ہے اور خواتین کیلئے سب سے بُری پہلی صف ہے (جبکہ مردوں کی صفیں ان کے قریب ہوں) اور اچھی صف پچھلی صف ہے (جو کہ مردوں سے دُور ہو)۔

باب: ہر نماز کے وقت مسواک کرنا۔

270: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مسلمانوں پر شاق (یعنی مشکل) نہ ہوتا اور زہیر کی روایت میں یوں ہے کہ اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو میں ان کو حکم کرتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کیا کریں۔

باب: نماز میں داخل ہوتے وقت ذکر کی فضیلت۔

271: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صف میں مل گیا اور اس کا سانس پھولا ہوا تھا تو اس نے کہا ”سب تعریف اللہ کیلئے ہے، بہت تعریف اور پاک با برکت“ پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون تھا جس نے یہ کلمات کہے؟ پس ساری قوم کے لوگ چپ ہو رہے۔ پھر آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا کہ کس نے یہ کلمات کہے؟ کیونکہ اس نے کوئی بُری بات نہیں کہی، تو اس شخص نے عرض کیا کہ میں آیا اور میرا سانس پڑھا ہوا تھا تو میں نے یہ کلمات کہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے سے جلدی کر رہے تھے کہ ان میں سے کون ان (کلمات) کو اوپر (یعنی اللہ عزوجل کے پاس) لے جائے۔

باب: نماز میں رفع الیدین کرنا۔

272: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے

قُلُوبِكُمْ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أَوْلُو الْأَخْلَامِ وَالْتَهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاتَمَّ الْيَوْمَ أَشَدَّ اخْتِلَافًا *

باب فضل الصفِّ المقَدِّم

٢٦٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا لِي بِالنِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا *

٢٦٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوْلَاهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوْلَاهَا *

باب السُّوَاكُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

٢٧٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ (وَلِي حَدِيثٌ زُهَيْرٍ عَلَى أُمَّتِي) لِأَمْرِهِمْ بِالسُّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ *

باب فَضْلُ الذِّكْرِ عِنْدَ دُخُولِ الصَّلَاةِ

٢٧١ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَهَارِكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمْ الْمُسْتَكَلِمُ بِالْكَلِمَاتِ؟ فَأَرَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمْ الْمُسْتَكَلِمُ بِهَا فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ جَنَّتْ وَقَدْ حَفَزَتِي النَّفْسُ فَقُلْتَهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ انْتِي عَشْرَ مَلَكًا يَتَسَدَّرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْتَعِمُهَا *

باب رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

٢٧٢ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ

ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں تک اٹھاتے پھر اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تب بھی ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی ایسا ہی کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو ایسا نہ کرتے، یعنی رفع یدین (دونوں) سجدوں کے درمیان میں نہ کرتے تھے۔

باب: نماز کے لفظ سے شروع ہوتی ہے اور اس لفظ پر ختم ہوتی ہے۔

273: أم المؤمنین عائشة صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کو اللہ اکبر کہہ کر شروع کرتے اور قرأت "الحمد لله رب العالمین" کے ساتھ شروع کرتے (یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے کہتے) اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ (بیٹھ کے برابر رکھتے) سچ میں۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے، یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد (قعدے میں) التحیات پڑھتے اور بائیں پاؤں بچھا کر داہنا پاؤں کھڑا کرتے اور شیطان کی (طرح) بیٹھک سے منع کرتے تھے اور اس بات سے بھی منع کرتے تھے کہ آدی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر درندہ کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام پر ختم کرتے تھے۔

باب: نماز میں تکبیر (اللہ اکبر) کہنا۔

274: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور پھر یونہی کھڑے کھڑے ربنا ولک الحمد کہتے اور پھر جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے اور پھر ختم نماز تک اسی طرح (ہزشت و برخاست) کے وقت تکبیر کہتے تھے اور دو رکعت کے بعد جب قیام کرتے تو پھر اللہ اکبر کہتے۔ پھر اس کے بعد سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم سب لوگوں کی بہ نسبت میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔

باب: تکبیر وغیرہ میں امام سے جاہل کرنے کی ممانعت۔

275: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تعلیم دیتے اور فرماتے تھے کہ امام سے پہلے کوئی کام نہ کرنا، جب وہ تکبیر کہے اس وقت تکبیر کہنا اور جب وہ ولا الصّالین کہے تو تم بعد میں آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بعد میں رکوع کرو اور جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم اس کے بعد "ربنا لک الحمد" کہو۔

14238

باب: مقتدی کو امام کی پیروی ضروری ہے۔

لله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوً مِنْكَبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ *

باب ما يفتتح به الصلاة ويختم

٢٧٣ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْخِ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِ (الْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يَشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرُشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنِ عَقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَفْرُشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ الْفِرَاشِ السَّبْعَ وَكَانَ يَخْتَمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ *

باب التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ

٢٧٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمَدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صَنْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْمَشْيِ بَعْدَ الْجُلُوسِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّهُ لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ *

باب التَّهْنِئَةِ عَنِ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالتَّكْبِيرِ وَغَيْرِهِ

٢٧٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ (وَلَا الصَّالِينَ) فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمَدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ *

باب انْتِصَامِ الْمَأْمُومِ بِالْإِمَامِ

276: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ گھوڑے پر سے گرنے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں جانب کا بدن چھل گیا تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کیلئے گئے۔ چونکہ نماز کا وقت ہو گیا تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب ہم سب لوگ نماز پڑھ چکے تو ارشاد فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اسکی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمیع پڑھے تو تم تحمید پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر ہی نماز ادا کرو۔ (یہ ابتدائی حکم ہے۔ بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ کھڑے ہو کر اور صحابہ نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی)

باب: نماز میں ہاتھوں کا ایک کو دوسرے پر رکھنا۔

277: سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طور پر دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہا۔ (اس حدیث کے راوی ہمام کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے) پھر چار اوڑھ لی اس کے بعد سیدھا ہاتھ اٹھالے ہاتھ پر رکھا۔ پھر جب رکوع کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ چاروں طرف سے باہر نکال کر دونوں کانوں تک اٹھا کر تکبیر پڑھی، اور رکوع میں گئے اور جب بحالت قیام سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو بھی رفع یدین کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں سجدہ کیا۔

باب: تکبیر (اللہ اکبر) اور قرأت کے درمیان کیا پڑھا جائے؟

278: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوتے تو فرماتے کہ "میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمان وزمین بنایا، یک سو ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور مرنا اللہ رب العالمین کیلئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور مسلمانوں میں سے ہوں۔ یا اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا پالنے والا ہے اور میں تیرا غلام ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، تو میرے سب گناہوں کو بخش دے، اسلئے کہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا مگر تو، اور سکھا دیجئے مجھے اچھی عادتیں کہ نہیں سکھاتا ان (نہی عادتوں) کو مگر تو، میں تیری خدمت کیلئے حاضر رکھ، اور نہیں ڈور رکھ سکتا ان (نہی عادتوں) کو مگر تو، میں تیری خدمت کیلئے حاضر ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں اور ساری خوبی تیرے ہاتھوں میں ہے اور شر سے

۲۷۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجَحِشَ شَقَّةَ الْأَيْمَنِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوذًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَأَرْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ *

باب وَضْعُ الْيَدَيْنِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فِي

الصَّلَاةِ

۲۷۷ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَصَفَّ هَمَامًا حِيَالِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ اتَّخَفَفَ بِنُؤَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ التُّوبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَيْهِ *

باب مَا يُقَالُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

۲۷۸ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلسَّيِّدِ فَطَسَّرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنِّي صَلَّيْتُ بِوَجْهِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي

تیری طرف نزدیکی حاصل نہیں ہو سکتی (یا شراکیلا تیری طرف منسوب نہیں ہوتا مٹلا خالق القردة والحنازیر نہیں کہا جاتا یارب الشرنہیں کہا جاتا یا شرتیری طرف نہیں چڑھتا جیسے کلہ طیبہ اور عمل صالح تیری طرف چڑھتے ہیں یا کوئی مخلوق تیرے واسطے شرنہیں اگرچہ ہمارے لئے شر ہو کیونکہ ہم بشر ہیں اس لئے کہ ہر چیز کو تو نے حکمت کیساتھ بنایا ہے) میری توفیق تیری طرف سے ہے اور میری التجا تیری طرف ہے، تو بڑی برکت والا اور تیری ذات بلند و بالا ہے میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں“ اور جب رکوع کرتے تو فرماتے کہ ”اے اللہ! میں تیرے لئے جھکتا ہوں اور تجھ پر یقین رکھتا ہوں اور تیرا فرما بندگان ہوں، تیرے لئے میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھے، سب جھک گئے۔“ اور جب (رکوع سے) سر اٹھاتے تو فرماتے کہ ”اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تعریف تیرے ہی لئے ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور ان کے درمیان بھر اور اس کے بعد جتنا تو چاہے اس کے بھرنے کے بقدر۔“ اور جب سجدہ کرتے تو فرماتے کہ ”اے اللہ! میں نے تیرے لئے ہی سجدہ کیا اور تجھ پر یقین لایا اور میں تیرا فرما بندگان ہوں، میرا منہ اس ذات کیلئے سجدہ ریز ہے جس نے اسے بنایا ہے اور تصویر کھینچی ہے اور اس کے کان اور آنکھوں کو چیرا، بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے اچھا۔“ پھر آخر میں تشہد اور سلام کے بیچ میں فرماتے کہ ”اے اللہ! بخش دے مجھ کو جو میں نے آگے کیا اور جو میں نے پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو ظاہر کیا اور جو حمد سے زیادہ کیا اور جو تو جانتا ہے مجھ سے بڑھ کر، تو سب سے پہلے تھا اور سب کے بعد رہے گا، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔“ ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور فرماتے کہ ”میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا، جس نے..... آفرینک پڑھتے۔“

باب: نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہ کہنا۔

279: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کیساتھ نماز پڑھی، لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم (جہر سے) پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

باب: بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بارے میں۔

280: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ پر ایک اونگھی طاری ہوئی پھر مسکراتے ہوئے آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا جس پر ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ!

سَيِّئًا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئًا إِلَّا أَنْتَ لَيْتَنِكَ
وَسَعْدَتِكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ
أَنَا بِكَ وَالْإِلَهَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ وَإِذَا رَفَعْتَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعَتْ وَبِكَ آمَنْتُ
وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخَيِّي
وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعْتَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلءَ الْأَرْضِ وَمِلءَ مَا
بَيْنَهُمَا وَمِلءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ
اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدْتُ
وَجَنَّبِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ
تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا
يَقُولُ بَيْنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّسْلِيمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا
قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا
أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمَقْدُمُ وَأَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ -

وَلِي رَوَايَةٌ كَانَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجْهْتُ
وَجْهِي.... إِلَى آخِرِهِ *

باب تَرَكَ الْجَهْرَ بِ {بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ} فِي
الصَّلَاةِ

٢٧٩ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ *

باب في {بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ}

٢٨٠ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا إِذْ أَغْفَى

آپ کس چیز پر مسکرا رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر ابھی قرآن مجید کی ایک سورت نازل ہوئی ہے چنانچہ آپ ﷺ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر ”(اے نبی ﷺ!) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عنایت فرمائی ہے.....“ پوری سورت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے، جس کا پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اس میں بہت سی خوبیاں ہیں اور بروز محشر میرے امتی اس حوض کا پانی پینے کیلئے آئیں گے اس حوض پر اتنے گلاس ہیں جتنے آسمان کے تارے۔ ایک شخص کو وہاں سے بھگا دیا جائے گا، جس پہ میں کہوں گا کہ اے اللہ! یہ شخص میرا امتی ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد (دین میں) کیا کیا نئی باتیں ایجاد کیں۔

باب: نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

281: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز پوری نہیں ہوئی بلکہ اس کی نماز ناقص رہی۔ یہ جملہ آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب ہم امام کے پیچھے ہوں تو کیا کریں؟ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس وقت تم لوگ آہستہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اللہ عزوجل کا یہ قول فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدمی آدمی تقسیم کر دی ہے اور میرا بندہ جو سوال کرتا ہے وہ پورا کیا جاتا ہے۔ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور (نمازی) جب الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری توصیف کی اور (نمازی) جب مالک یوم الدین کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندے نے اپنے سب کام میرے سپرد کر دیئے ہیں اور (نمازی) جب ایتاک نعبد و ایتاک نستعین پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل کہتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کا درمیانی معاملہ ہے اور میرا بندہ جو سوال کرے گا وہ اس کو ملے گا۔ پھر جب (نمازی) اپنی نماز میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ یہ سب میرے اس بندے کیلئے ہے اور یہ جو کچھ طلب کر رہے وہ اسے دیا جائے گا۔

باب: قرآن کے اس حصہ کی قرأت کرنا جو آسان

إِغْفَاءَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْزَلْتُ عَلَيَّ آتِفًا سُورَةَ فَقَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) إِنَّا أَنْعَمْنَا عَلَىكَ الْكُوثَرَ. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَالْحَمْدُ. إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْأَبْتَرُ) ثُمَّ قَالَ أَتَذَرُونَ مَا الْكُوثَرُ؟ فَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْنَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهَى وَغَدَيْهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ وَهُوَ حَوْضٌ تَرْدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آتِيَهُ عَذُّ الشُّجُومِ فَيَخْتَلِجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ مَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُمْ بَعْدَكَ *

باب وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ

۲۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنْ نَكُنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ؟ فَقَالَ أَفَرَأَى بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَمْدِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ (الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْتِي عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ (مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ) قَالَ مَجْدُنِي عَبْدِي وَقَالَ مَرَّةً فَوْضَ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ) قَالَ (الضَّالِّينَ) قَالَ هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ *

باب القِرَاءَةِ بِمَا تيسَّرُ

282: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے کہ اتنے میں ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھنے کے بعد آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے واپس ہو کر پہلے کی طرح پھر نماز پڑھی اور لوٹ کر آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے ولیم السلام کہتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ حتیٰ کہ تین دفع ایسے ہی کیا تو آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو رسول بنا ہی بنا یا ہے کہ میں اس طریقہ کے علاوہ مزید کسی چیز سے ناواقف ہوں، براہ کرم آپ ﷺ ہی مجھے بتا کہو اور پھر جتنا قرآن تمہا سانی پڑھ سکتے ہو وہ پڑھو، اس کے بعد اطمینان سے رکوع کرو اور پھر یا آرام بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، اس کے بعد اطمینان سجدہ کرو اور پھر باطمینان قعدہ میں بیٹھو اور اسی طرح اپنی پوری نماز میں کیا کرو۔ (اس حدیث سے یہ چیز معلوم ہوئی کہ نماز میں تعدیل ارکان بہت ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اور جمہور علماء کے نزدیک تعدیل ارکان فرض ہے)۔

باب: امام کے پیچھے قرأت کرنا۔

283: سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کس نے میرے پیچھے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھی تھی؟۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے یہ سورۃ پڑھی تھی اور میں نے اس کے پڑھنے سے بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تم میں سے کچھ آدمی مجھے الجھاتے ہیں۔ [اس روایت کے متعلق امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے قرأت سے منع نہیں کیا بلکہ باواؤ بلند قرأت سے منع کیا تھا۔ اور حدیث میں یہ چیز ثابت ہے کہ صحابی نے باواؤ بلند قرأت کی تھی تو آپ ﷺ نے بتایا: یہ فلاں سورت میرے پیچھے کس نے پڑھی؟]

باب: الحمد للہ پڑھنا اور آمین کہنا۔

284: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام جب آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہیں اور جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جائے گی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ ابن شہاب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ولا الضالین کے بعد) آمین کہا کرتے تھے۔

باب: نماز فجر میں قرأت کا بیان۔

۲۸۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ أَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّىٰ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنَ غَيْرَ هَذَا عَلَّمَنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَأْسًا ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَانِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا *

باب القراءة خلف الإمام

۲۸۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَقَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي "سُبْحَ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى؟" فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا وَلَمْ أَرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجِيهَا *

باب التحميد والتأمين

۲۸۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ فَأَمِنَ الْمَلَائِكَةُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ *

باب القراءة في صلاة الصبح

285: سماک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی نماز پڑھا کرتے تھے، ان لوگوں کی طرح (بڑی بڑی سورتیں) نہیں پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں قیام والقرآن المعجد یا اس کے برابر کی سورتیں پڑھتے تھے۔

باب: ظہر اور عصر میں قرأت کرنے کا بیان۔

286: سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت ہمیں سنا دیتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔

287: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں تیس آیتوں کے برابر قرأت کرتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر یا یوں کہا کہ اس کا آدھا۔ اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا (قرأت کرتے تھے)۔

باب: مغرب کی نماز میں قرأت۔

288: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (انکی والدہ) اُمّ فضل نے انہیں (ابن عباس کو) والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہا کہ بیٹا تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد دلادیا کہ سب سے آخر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سورت سنی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مغرب کی نماز میں پڑھا تھا۔

باب: نمازِ عشاء میں قرأت۔

289: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم میں آ کر ان کی امامت کرتے۔ وہ ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے پھر اپنی قوم کی امامت کی اور سورہ بقرہ شروع کر دی۔ ایک شخص نے منمنوز کر سلام پھیر دیا اور اکیلے نماز پڑھ کر چلا گیا۔ لوگوں نے کہا کہ کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ وہ بولا کہ اللہ کی قسم میں منافق نہیں ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا اور آپ سے کہوں گا۔ پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اونٹوں والے ہیں (دن بھر اونٹوں سے پانی نکالتے ہیں) اور سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سورہ بقرہ شروع کر دی۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے معاذ! کیا تو فسادی ہے؟ (جو لوگوں کو یہ یہ سورت پڑھا کر نفرت دلانا چاہتا ہے اور فتنہ کھڑا کرتا ہے)۔ فلاں فلاں سورت پڑھو۔ سفیان نے کہا کہ میں نے عمرو سے کہا کہ ابو زبیر

۲۸۵ عن سماک بن حرب قال سألت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ عن صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یخفف الصلاۃ ولا یصلی صلاۃ هؤلاء قال وأتانی أن رسول اللہ ﷺ کان یقرأ فی الفجر ب "ق والقرآن المعجد" وتوخا *

باب فی القراءة فی الظہر والعصر

۲۸۶ عن ابي قتادة رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ یصلی بنا یقرأ فی الظہر والعصر فی الرکتین الأولین ب "فاتحة الكتاب" وسورة ویسمنا الآیة أحياناً ویقرأ فی الرکتین الآخرین ب "فاتحة الكتاب" *

۲۸۷ عن ابي سعید الخدری رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلاۃ الظہر فی الرکتین الأولین فی کل رکتہ قدر ثلاثین آیة و فی الآخرین قدر خمس عشرة آیة أو قال نصف ذلك و فی العصر فی الرکتین الأولین فی کل رکتہ قدر قراءة خمس عشرة آیة و فی الآخرین قدر نصف ذلك *

باب القراءة فی صلاۃ المغرب

۲۸۸ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال إن اُمّ الفضل بنت الحارث سمعتہ وهو یقرأ والمرسلات عرفا فقالت یا بنی لقد ذکرتم بی بقراءتک هذه السورة إنها لآخر ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بها فی المغرب *

باب القراءة فی العشاء الآخرة

۲۸۹ عن جابر رضی اللہ عنہ قال کان معاذ رضی اللہ عنہ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یأبی قیوم قومہ فصلی لیلۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم أتى قومہ فأمهم فافتح بسورة البقرة فأنحرف رجل فسلم ثم صلی وحده وأنصرف فقالوا له أنا فقت یا فلان قال لا والله ولاتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلأخبرته فأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ إنا أصحاب نواضح نغفل بالثهار وإن معاذاً رضی اللہ عنہ صلی معک العشاء ثم أتى

نے سیدنا جابر سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ والشمس وضوحها، والضحی، واللیل اذا يغشى، سبح اسم ربك الاعلیٰ پڑھا کہ عمرو نے کہا کہ ان جیسی سورتیں پڑھا کہ۔

باب: رکوع اور سجود میں امام سے پہلے کرنے کی ممانعت۔

290: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں اس لئے مجھ سے پہلے رکوع، سجدہ، قومہ اور سلام نہ پھیرو میں آگے اور پیچھے سے تم کو دیکھتا ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جو چیزیں میں دیکھتا ہوں اگر تم انہیں دیکھ لو تو ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ فرمایا کہ میں نے جنت اور دوزخ دیکھی ہے۔

باب: امام سے پہلے سر اٹھانے کی ممانعت۔

291: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی امام سے پہلے سجدہ سے اپنا سر اٹھاتا ہے، اسے ڈرنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی صورت پلٹ کر گدھے کی مانند کر دے۔

باب: رکوع میں تطہیق کرنا۔

292: اسود اور علقمہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں آئے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ان لوگوں (یعنی اس دور کے نوابوں اور امیروں) نے تمہارے پیچھے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اٹھو نماز پڑھ لو، کیونکہ نماز کا وقت ہو گیا اور امیروں اور نوابوں کے انتظار میں اپنی نماز میں دیر کرنا ضروری نہیں۔ پھر ہمیں نذا ان دینے کا حکم کیا اور نذا اقامت کا۔ ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو ہمارے ہاتھ پکڑ کر ایک کو دہنی طرف کیا اور دوسرے کو بائیں جانب۔ جب رکوع کیا تو ہم نے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ انہوں نے ہمارے ہاتھوں پر مارا اور ہتھیلیوں کو جوڑ کر انوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا کہ اب تمہارے نواب اور امیر ایسے پیدا ہوں گے، جو نماز میں اس کے وقت سے دیر کریں گے اور نماز کو تنگ کریں گے، یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے کے قریب ہوگا (یعنی عصر کی نماز میں اتنی دیر کریں گے) جب تم ان کو ایسا کرتے دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لو (یعنی افضل وقت پر) پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو اور جب تم تین آدمی ہو تو سب مل کر نماز پڑھو (یعنی برابر کھڑے ہو اور امام بیچ میں رہے) اور جب تین سے زیادہ ہوں تو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کھڑا ہو اور جب رکوع کرے تو

فَانْتَحِ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَاقْبَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا مُعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَأْتَانِ أُنْتِ؟ أَفَرَأَى بِكَذَا وَأَفَرَأَى بِكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ لَعَمْرُؤِ إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَفَرَأَى وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا وَالضُّحَى وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى وَسَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ عَمْرُو نَحْوَهُ هَذَا *

باب الثَّهْبِيُّ عَنْ سَبْقِ الْإِمَامِ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

٢٩٠. عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجْهَهُ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَأَيْتُمْ أَنَا مِمَّنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَّيْتُمْ كَثِيرًا قَالُوا وَمَا رَأَيْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُمُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ *

باب الثَّهْبِيُّ عَنْ رَفْعِ الرَّأْسِ قَبْلَ الْإِمَامِ

٢٩١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا يَأْمَنُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَحْوَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ فِي صُورَةِ حِمَارٍ *

باب التَّطْهِيقِ فِي الرُّكُوعِ

٢٩٢. عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَا رِهِ فَقَالَ أَصَلَى هَؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ؟ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَصُومُوا فَصَلُّوا فَلَمَّ يَأْمُرُنَا بِأَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ قَالَ وَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِيَدَيْنَا فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَضْرَبَ أَيْدِيَنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَحْذَيْهِ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنَّهُ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مِيقَاتِهَا وَيَحْتَفِقُونَهَا إِلَى شَرْقِ الْمَوْتَى فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ قَدْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً وَإِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً

اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور جھکے اور دونوں ہتھیلیاں جوڑ کر رانوں میں رکھ لے گا۔ گویا کہ میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے مختلف ہونے کو دیکھ رہا ہوں۔

[اس حدیث میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو جمہور کے نظریہ کے خلاف ہیں۔ کچھ تو ابتداء میں تھیں بعد میں منسوخ ہو گئیں اور انہیں نسخ والی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو نہیں پہنچی جیسے رکوع میں دونوں ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں میں کر لینا اور تین آدمیوں کی جماعت کی شکل میں امام کا درمیان میں کھڑا ہونا بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا موقف تھا جبکہ باقی صحابہ کرام کا موقف یہ تھا کہ تین آدمیوں کی جماعت میں امام کو آگے کھڑا ہونا چاہیے جیسے کہ آگے حدیث آ رہی ہے۔]

باب: دونوں ہاتھوں کا رکوع میں گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا۔
293: مصعب بن سعد روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے بازو میں نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھے تو میرے والد مجھ سے کہا کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ۔ مصعب نے کہا کہ پھر میں نے دوبارہ ویسے ہی کیا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا اور کہا کہ ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا گیا اور (رکوع میں) دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا۔

باب: رکوع اور سجدہ میں کیا دعا کرنی چاہیے؟
294: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدہ میں قرآن پر عمل کرتے ہوئے اکثر یہ دعا فرماتے تھے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي۔

باب: رکوع و سجود میں قرأت کرنے کی ممانعت۔
295: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مرض الموت میں) پردہ اٹھایا اور لوگ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے کھڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! اب نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں میں کچھ نہیں رہا (کیونکہ مجھ پر نبوت کا خاتمہ ہو گیا) مگر نیک خواب جس کو مسلمان دیکھے یا اسے دکھایا جائے اور تمہیں معلوم رہے کہ مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے رکوع میں تو اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور سجدہ کے اندر دعاء میں کوشش کرو، یہ زیادہ لائق اور ممکن ہے کہ تمہاری دعا قبول ہوگی۔۔

باب: جب کوئی رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے؟
296: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے کہ ”اے ہمارے رب تمام تعزیریں تیرے ہی لئے خاص

فَصَلُّوا جَمِيعًا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُؤْمِنُكُمْ أَحَدُكُمْ وَإِذَا رَمَع أَحَدُكُمْ فَلْيَفْرِشْ ذِرَاعِيهِ عَلَيَّ فَخَذِيهِ وَتَبِعْنَا وَتَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَيْهِ فَلَمَّا كَانِي أَنْظَرُ إِلَيَّ اخْتَلَفَ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَرَاهُمْ *

باب وَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الرَّكْعِ وَنَسْخُ التَّطْبِيقِ
293: عَنْ مَعْصَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي قَالَ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْعَتَيْ فَقَالَ لِي أَبِي اضْرِبْ بِكَفَيْكَ عَلَى رُكْعَتِكَ قَالَ ثُمَّ قَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضْرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا لَنُهِنَا عَنْ هَذَا وَأَمَرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكْفَفِ عَلَى الرَّكْعِ *

باب مَا يَقُولُ فِي الرَّكْعِ وَالسُّجُودِ
294: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْتَبُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ *

باب التَّهْمِي عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعِ وَالسُّجُودِ
295: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَنْقُ مِنْ مَبَشَرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ يُرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاحِمًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرَّكُوعُ فَمَعْظَمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَمَمَّنْ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ *

باب مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ
296: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

ہیں، آسمانوں بھر اور زمین بھر اور پھر جو چیز تو چاہے، اس کے بعد (اس کی بھرائی کے برابر تعریف)، تو ہی بزرگی والا اور تعریف کے لائق ہے۔ بہت سچی بات جو بندے نے کہی اور ہم سب تیرے بندے ہیں (وہ بات یہ ہے کہ) اے ہمارے اللہ! جو تُو دے، اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تُو روکے اس کا دینے والا کوئی نہیں، کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے سامنے فائدہ نہیں دیتی (بلکہ جو تو چاہے وہی ہوتا ہے)۔

باب: سجدے کی فضیلت اور کثرتِ سجود کی ترغیب۔

297: معدان بن ابی طلحہ الیمعوی کہتے ہیں کہ میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے کہا کہ مجھے ایسا کام بتاؤ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں لے جائے، یا یوں کہا کہ مجھے وہ کام بتاؤ جو سب کاموں سے زیادہ اللہ کو پسند ہو۔ یہ سن کر سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ چپ ہو رہے پھر میں نے ان سے پوچھا تو چپ رہے۔ پھر تیسری بار پوچھا تو کہا کہ میں نے بھی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تو سجدے بہت کیا کر، اس واسطے کہ ہر ایک سجدہ سے اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کرے گا اور تیرا ایک گناہ معاف کرے گا۔ معدان نے کہا کہ پھر میں سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بھی یہ پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا جیسا سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔

باب: سجدوں میں دعا کرنا۔

298: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے، اس لئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

باب: کتنے اعضاء پر سجدہ کرنا چاہئے؟

299: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ پیشانی پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کی انگلیوں پر اور پکڑنے اور پارال نہ سینٹے کا حکم ہوا ہے۔

باب: سجدوں میں اعتدال اور کہنیاں اٹھا کر رکھنا۔

300: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سجدہ میں اعضاء کو برابر رکھو اور کوئی تم میں سے اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

باب: سجدہ میں بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھنا۔

301: سیدنا عبد اللہ بن مالک ابن حنبلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ أَهْلِ السَّمَاءِ وَالْمَجْدُ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُنَّا لَكَ عَبْدًا لَا مَنَاعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ *

باب فضل السجود والترغيب في الإكثار منه

297: عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَمْعَوِيِّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ (أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ) فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب الدعاء في السجود

298: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ *

باب على كم يسجد

299: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمِ الْجَنَّةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أُنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّجُلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا تَكُفَّتِ الْقِيَابَ وَلَا الشَّعْرَ *

باب الاعتدال في السجود ورفع المرفقين

300: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ الْبَسَاطِ الْكَلْبِ *

باب التخنيج في السجود

301: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَحِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ

اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو (پہلوؤں سے) اتنا جدا رکھتے کہ میں آپ ﷺ کی بگلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

باب: نماز میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان۔

302: سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو ران اور پٹنڈی کے بیچ میں کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھاتے اور بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے۔

باب: دونوں قدموں پر "اقعاء" کرنا۔

303: طاؤس کہتے ہیں کہ ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اقعاء کی بیٹھک کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ سنت ہے۔ ہم نے کہا کہ ہم تو اس بیٹھک کو آدمی پر (یا پاؤں پر) ستم سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا (نہیں) بلکہ وہ تو تمہارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔ ("اقعاء" یہ ہے کہ دونوں پاؤں کھڑے کر کے ایڑیوں پر بیٹھنا)۔

باب: نماز میں تشہد کا بیان۔

304: حطان بن عبداللہ الرقاشی کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ جب ہم لوگ تشہد میں بیٹھے تھے تو پیچھے سے کسی آدمی نے کہا کہ نماز نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز ختم ہونے کے بعد پوچھا کہ یہ بات تم میں سے کس نے کہی ہے؟ سب لوگ خاموش ہو رہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (تم لوگ سن رہے ہو)، بتاؤ یہ بات تم میں سے کس نے کہی ہے؟ جب سب لوگ چپ رہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ اے حطان! شاید تم نے یہ کلمے کہے ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں، میں نے نہیں کہے، مجھے تو خوف تھا کہ کہیں آپ خفا نہ ہو جائیں۔ اتنے میں ایک شخص نے کہا کہ یہ کلمات میں نے کہے ہیں اور اس میں میری نیت صرف بھلائی اور نیکی کی تھی۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تم لوگ نہیں جانتے کہ تم کو اپنی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دورانِ خطبہ تمام امور بتلائے اور نماز پڑھنا سکھائی ہے۔ وہ اس طرح کہ تم لوگ نماز پڑھنے سے پہلے صفیں سیدھی کر لو۔ پھر تم میں سے کوئی امام بنے اور جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ وَلَا الضَّالِّينَ کہہ چکے تو تم آمین کہو تاکہ اللہ تعالیٰ تم سے خوش رہے۔ امام کی تکبیر و رکوع کے ساتھ تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو، امام کی تکبیر اور رکوع کے بعد تم تکبیر و رکوع ادا کرو۔ اور امام سے پہلے تکبیر و رکوع ادا نہ کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمہارا ایک لمحہ تاخیر کرنا امام کے رکوع

عنه أن رسول الله ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَجَ يَدَيْهِ عَنِ إِبْطَيْهِ حَتَّىٰ يَأْتِيَ بِيَاضِ إِبْطَيْهِ *

باب صفة الجلوس في الصلاة

302 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخْذِهِ وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِاصْبِعِهِ

باب الإقعاء على القدمين

303 عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قُلْنَا لَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الإقعاء عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب التشهد في الصلاة

304 عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَاةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَفْرَتِ الصَّلَاةُ بِالْيَمِينِ وَالزُّكَاةُ قَالَ فَلَمَّا قَضَىٰ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ انصرفت فقال أَيْكُمْ الْفَائِلُ كَلِمَةٌ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ فَأَرَمَ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ أَيْكُمْ الْفَائِلُ كَلِمَةٌ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَرَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَمَلِكٌ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتَهَا وَلَقَدْ رَهَبْتُ أَنْ تَنْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتَهَا وَلَمْ أَرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ؟ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا قَبْلَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَيُّمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيُؤْمِكُمْ أَحَدُكُمْ فَبِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ يَجْنِبُكُمُ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرُكِعُ فَبَلِّغُوا وَارْكَعُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَلِكُمْ

و تکبیرات کے برابر ہی شمار کیا جاتا ہے پھر جب امام سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری دعاؤں کو سنتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی کہا ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سنتا ہے۔ امام جب تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر اور سجدہ کرو کیونکہ تم سے ایک لمحہ پہلے امام تکبیر کہتا اور سجدہ دروغ کرتا ہے اور تم ایک لمحہ بعد یہ اعمال کرو تو تم اسکے ساتھ رہو گے۔ اور امام جب تشہد میں بیٹھے تو تم میں سے ہر ایک یہ دعا پڑھے ”زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں تمام کی تمام اللہ کیلئے ہیں۔ اے نبی ﷺ آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں“ (ﷺ)۔

305: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے تھے اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ”زبانی عبادتیں جو برکت والی ہیں اور بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں تمام کی تمام اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں“ (ﷺ)۔ اور ابن ربیع کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ (تشہد) قرآن کریم کی طرح سکھایا کرتے تھے۔

باب: نماز میں کن چیزوں سے پناہ حاصل کی جائے؟

306: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز میں یہ دعا مانگتے کہ ”اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور قرضداری سے۔ ایک شخص بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ اکثر قرضداری سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی قرض دار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

باب: نماز میں دعائیں کا بیان۔

307: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ایک دعا سکھائیے جسے میں اپنی

بتلک وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قِبَلِكُمْ وَيَرْفَعُ قِبَلِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بَتْلُكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ *

۳۰۵ عن ابن عباس رضي الله عنه أنه قال كان رسول الله ﷺ يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن فكان يقول التحيات المباركات الصلوات الطيبات لله السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلاام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً رسول الله وفي رواية ابن رُمح كما يعلمنا القرآن باب ما يستعاذ منه في الصلاة

۳۰۶ عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يدعو في الصلاة اللهم إني أعوذ بك من عذاب القبر وأعوذ بك من فتنة المسيح الدجال وأعوذ بك من فتنة المحيا والممات اللهم إني أعوذ بك من المأثم والمغرم قالت فقال له قائل ما أكثر ما تستعيذ من المغرم يا رسول الله؟ فقال إن الرجل إذا غرم حدث فكذب ووعد فأخلف *

باب الدعاء في الصلاة

۳۰۷ عن أبي بكر رضي الله عنه أنه قال لرسول الله ﷺ علمني دعاء أدعوه به في صلاتي قال قل

نماز میں پڑھا کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہا کر کہ ”اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو سواتیرے کوئی نہیں بخشا، پس تو بخش دے مجھے اپنے پاس کی بخشش سے اور مجھ پر رحم کر بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔“

باب: نماز میں شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان۔

308: سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے تو ہم نے سنا کہ آپ ﷺ کہتے تھے کہ ”میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں“ پھر فرمایا کہ ”میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر لعنت کی“ (تین دفعہ فرمایا) اور اپنا ہاتھ یوں بڑھایا جیسے کوئی چیز لیتے ہیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آج ہم نے نماز میں آپ کو وہ باتیں کرتے سنا جو پہلے کبھی نہیں سنی تھیں اور ہم نے یہ بھی دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا دشمن ابلیس میرا منہ جلانے کے لئے انگارے کا ایک شعلہ لے کر آیا۔ میں نے تین بار کہا کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر میں نے کہا کہ میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر لعنت کی پوری لعنت۔ وہ تینوں بار پیچھے نہ ہٹا، آخر میں نے چاہا کہ اس کو پکڑ لوں۔ اللہ کی قسم اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینے کے بچے اس سے کھیتے۔

باب: نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کا بیان۔

309: سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ چنانچہ سیدنا بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ نے ہمیں آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے، اس لئے بتائیے کہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ یہ سننے کے بعد آپ ﷺ بالکل خاموش رہے اور ہم نے تمنا کی کاش انہوں نے (سیدنا بشیر رضی اللہ عنہ سے) پوچھا ہوتا۔ پھر تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو ”اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد وعلی آل ابراہیم وبارک علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید“ اور سلام بھیجنے کا طریقہ تمہیں معلوم ہی ہے۔

باب: نماز سے سلام پھیرنا۔

310: عامر بن سعد اپنے والد سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے دیکھا کرتا تھا یہاں تک کہ

اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا (وَقَالَ قَتَبَةَ كَثِيرًا) وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ *

باب لعن الشيطان في الصلاة والتعوذ منه

٣٠٨ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتَاهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلَعَلَّكَ بَلَعْتَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَّغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنْ عَدُوُّ اللَّهِ إِبْلِيسُ جَاءَ بِشَهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي رِجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلَعَلَّكَ بَلَعْتَ اللَّهَ الثَّامَةَ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ وَاللَّهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَحِبَانَا سَلِيمَانَ لِأَصْبَحَ مُوتِقًا يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ *

باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم

٣٠٩ عَنْ أَبِي مسعود الأنصاري رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخَنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمْرًا اللَّهُ تَعَالَى أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ؟ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمْتَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ *

باب التسليم من الصلاة

٣١٠ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ ﷺ کے رخسار کی سفیدی مجھے دکھلائی دیتی۔

باب: جب نماز سے سلام پھیرے تو ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے۔

311: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو نماز کے اختتام پر دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ (یہ دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جیسے شریکوں کی وٹیں ہتی ہیں، تمہیں یہی کافی ہے کہ تم قعدہ میں اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دائیں اور بائیں منہ موڑ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرو۔

باب: نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کیا کہا جائے؟

312: وژاد، جو سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ تھے، کہتے ہیں کہ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرتے تو کہتے ”کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، سلطنت اسی کی ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے، یا اللہ جو تو دے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے آگے فائدہ نہیں دیتی۔

باب: نماز کے بعد اللہ اکبر کہنا۔

313: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کا اختتام پہچانتے تھے جب آپ ﷺ اللہ اکبر کہتے۔

باب: نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کا ورد کرنا۔

314: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ 33 بار اور الحمد للہ 33 بار اور اللہ اکبر 33 بار کہے تو یہ ننانوے کلمے ہوں گے اور پورے 100 یوں کرے کہ ایک بار یوں پڑھے ”لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير“ یعنی ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے“ تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگر چہ دریا کے جھاگ کے برابر (یعنی بے حد) ہوں۔

باب: نماز کے بعد دائیں اور بائیں طرف پھرنا۔

315: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم میں سے کوئی اپنی ذلعت میں سے شیطان کو حصہ نہ دے، یہ نہ سمجھے کہ نماز کے بعد دائیں ہی طرف پھرنا صحیح

يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ *

باب كَرَاهِيَةِ أَنْ يُشِيرَ بِيَدِهِ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ
۳۱۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنَّا السَّلَامَ عَلَيْنَاكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامَ عَلَيْنَاكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَامٌ ثَوْمَنُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَلْهَا أَذْنَابُ خَيْلِ شُمْسٍ؟ لِمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَعْدِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَحِبِّهِ مِنْ عَلَى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ *

باب مَا يُقَالُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ مِنَ الصَّلَاةِ

۳۱۲ عَنْ وَرَادِ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَّغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيٍّ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ *

باب التَّكْبِيرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۳۱۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ *

باب التَّمْنِيحِ وَالتَّحْمِينِ وَالتَّكْبِيرِ فِي ذُبْرِ الصَّلَاةِ

۳۱۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتَلَّكَ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَسَامُ لِعِبَادَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ *

باب الانصِرافِ مِنَ الصَّلَاةِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ

۳۱۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا لَا يَرَى

پر واجب ہے۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بائیں طرف بھی پھرتے تھے۔

باب: امامت کا حقدار کون ہے؟

316: سیدنا ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ اگر قرآن میں برابر ہوں تو جو سنت زیادہ جانتا ہو اگر سنت میں سب برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو جو اسلام پہلے لایا ہو اور کسی کی حکومت کی جگہ میں جا کر اس کی امامت نہ کرے (یعنی مقرر شدہ امام کے ہوتے ہوئے اس کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرانے) اور نہ اس کے گھر میں اس کی مسند پر بیٹھے مگر اس کی اجازت سے۔

باب: امام کی اتباع کرنا اور ہر عمل امام کے بعد کرنا۔

317: سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کیساتھ نماز پڑھتے تھے، جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو (صحابہ) بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو سبحان اللہ لمن حمد کہتے اور ہم کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو زمین پر پید شانی رکھتے دیکھتے اس وقت ہم بھی سجدہ میں جاتے۔

باب: اماموں کے نماز کو پورا اور ہلکا پڑھنے کا حکم۔

318: سیدنا ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی جماعت میں نہیں آتا کیونکہ وہ قرأت لمبی کرتا ہے تو میں نے آپ ﷺ کو نصیحت کرنے میں کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو دین سے متنفر کرے۔ جو کوئی تم میں سے امامت کرے تو مختصر نماز پڑھے اس لئے کہ اس کے پیچھے بوڑھا اور کمزور اور کام والا ہوتا ہے۔

باب: نماز کیلئے امام کا اپنا جانشین مقرر کرنا اور اس کا لوگوں کو نماز پڑھانا۔

319: عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے واقعات بتائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو پوچھا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا کہ نہیں، بلکہ وہ آپ ﷺ کے منتظر ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ ہمارے لئے برتن میں پانی رکھو۔ ہم نے پانی رکھا تو آپ ﷺ نے غسل فرمایا، اس کے بعد چلنا چاہا لیکن آپ ﷺ کو غش آ گیا۔ اور جب

إِلَّا أَنْ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ أَكْثَرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ *

باب من أحق بالإمامة

316 عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَوْهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سَلْمًا وَلَا يُؤْمِنُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرَمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ *

باب اتباع الإمام والعمل بغيره

317 عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكَوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى تَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ تَبِعَهُ *

باب أمر الأئمة بالتخفيف في تمام

318 عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لِأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ مِنْكُمْ مُتَفَرِّقٌ فَأَيُّكُمْ أُمَّ النَّاسِ فَلْيُؤْجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ

باب استخلاف الإمام إذا مرض وصلاته بالناس

319 عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ بَلَى نَقَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَضَمُّوا لِي مَاءً فِي الْمَخْتَصَبِ فَفَعَلْنَا فَأَغْتَسَلْنَا ثُمَّ ذَهَبَ لِنِسْوَةٍ

افاقہ ہوا تو پھر پوچھا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ ﷺ! بلکہ وہ آپ کے منتظر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے لئے طشت (تھال) میں پانی رکھو۔ چنانچہ ہم نے آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کی اور آپ ﷺ نے غسل کیا پھر آپ چلے کیلئے تیار ہوئے لیکن آپ ﷺ کو دوبارہ غسل آ گیا۔ اور پھر ہوش میں آنے کے بعد پوچھا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ ﷺ! وہ سب لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور ادھر لوگوں کی حالت یہ تھی کہ وہ سب نماز عشاء کیلئے رسالت مآب ﷺ کی تشریف آوری کے مسجد میں منتظر تھے۔ آخر آپ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ سیدنا ابوبکر صدیق ﷺ کو کہلا بھیجا کہ آپ نماز پڑھا میں۔ چنانچہ اس آدمی نے سیدنا ابوبکر صدیق ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ رحمتِ دو عالم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا میں۔ سیدنا ابوبکر صدیق ﷺ نہایت نرم دل تھے (وہ جلد رونے لگتے تھے) اس لئے انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے عمر! تم نماز پڑھا دو۔ جس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں، آپ ہی امامت کے زیادہ مستحق ہیں اور آپ ہی کو نماز پڑھانے کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ سیدنا ابوبکر صدیق ﷺ نے کئی دن تک نماز پڑھائی۔ اسی دوران ایک دن رسول اکرم ﷺ کی طبیعت ذرا ہلکی ہوئی تو آپ دو آدمیوں کا سہارا لے کر نماز ظہر کیلئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ ان دو آدمیوں میں سے ایک سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تھے (جو آپ ﷺ کے چچا تھے) غرضیکہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں اس وقت پہنچے جب سیدنا ابوبکر صدیق ﷺ بحیثیت امام نماز پڑھا رہے تھے۔ انہوں نے جب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹا چاہا لیکن آپ ﷺ نے اشارہ سے فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹو اور اپنے ساتھ والوں سے کہا کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر میں بٹھا دو۔ چنانچہ ان دونوں نے آپ کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر بٹھا دیا۔ رسالت مآب ﷺ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھنے لگے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ویسے ہی کھڑے کھڑے رسول اللہ ﷺ کی نماز میں بیرونی کرنے لگے گو یا رسول اللہ ﷺ امام تھے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقتدی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حسب سابق اس فرض نماز ظہر میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیرونی کر رہے تھے۔ عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کہا کہ میں آپ کو وہ حدیث سنا ہوں جو اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے سنائی ہے اور ان کی طلب یہ میں نے پوری حدیث ان سے کہہ سنائی جسے سننے کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ پوری حدیث بالکل صحیح ہے۔ پھر پوچھا کہ دوسرے شخص جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کیا ان کا نام اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

فَأَعْمِي عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ؟ فَلَمَّا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ لَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَتَوَّأ فَأَعْمِي عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ؟ فَلَمَّا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ لَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَتَوَّأ فَأَعْمِي عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ؟ فَلَمَّا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي قُلْنَا الْمَسْجِدَ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيفًا يَا عَسْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ حَمْفَةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لُهُمَا اجْلِسَا نِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّيَ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ مَرَضٍ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَلْكَسَرَ مَعَهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمْتُ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ

نے نہیں بتایا؟ میں نے جواب دیا کہ جی نہیں تو انہوں نے کہا کہ دوسرے آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔

باب: جب امام پیچھے رہ جائے تو اس کے علاوہ کسی دوسرے کو (اہمیت کیلئے) آگے کر لیا جائے۔

320: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جنگ تبوک میں شرکت کی۔ ایک صبح قبل نماز فجر اسی مقام تبوک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کیلئے روانہ ہوئے اور میں پانی کا لوٹا لئے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھا۔ رفع حاجت کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر پانی ڈالا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے پھر منہ دھویا، جبہ کو بازوؤں پر پڑھانا چاہا لیکن اس کی آستینیں جگ تھیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کے نیچے سے اپنے دونوں ہاتھ نکال کر کہنوں تک دھوئے اور اس کے بعد موزوں پہنچ گیا۔ فجر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رولنہ ہوا، جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں۔ چنانچہ ان کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی۔ سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے دونوں رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام پھیر کے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پوری کرنے کی خاطر دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہو گئے تھے۔ مسلمان یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور انہوں نے بکثرت تسبیح پڑھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فراغت نماز فرمایا کہ تم لوگوں نے اچھا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خوشی کا اظہار کیا کہ لوگوں نے وقت پر نماز ادا کی۔

باب: جو شخص اذان سنتا ہے اس پر مسجد میں آنا واجب ہے۔

321: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تاجیبا شخص آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی چیز کر سب تک لانے والا نہیں اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں نماز پڑھنے کیلئے رخصت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دیدی۔ پھر جب لوٹ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر پوچھا کہ کیا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسجد میں آیا کرو۔

باب: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت۔

322: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے نماز سے پچیس درجے بڑھ کر ہے۔

باب: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہدایت کے طریقوں میں سے ہے۔

323: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم خیال کرتے تھے کہ

مَعَ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب إِذَا خَلَفَ الْإِمَامُ يُقَدِّمُ غَيْرَهُ

٣٢٠ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَرَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْغَائِطِ فَحَمَلَتْ مَعَهُ إِدَاوَةَ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ أَخَذْتُ أَهْرِيْقَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ حَيْثَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ لِقِصَاقٍ كَمَا حَيْثَهُ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْحَبَّةِ حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ الْحَبَّةِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خَفَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى قَدِّمْتُمَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَصَلَّى لَهُمْ فَأَذْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِخْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتِمُّ صَلَاتَهُ فَالْفَزَعُ ذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ فَأَكْتَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا خَضِيَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ أَحْسَنْتُمْ أَوْ قَالَ قَدْ أَحْسَنْتُمْ أَنْ صَلَّوْا الصَّلَاةَ لَوْ قَبَّهَا *

باب مَا يَجِبُ فِي إِتْيَانِ الْمَسْجِدِ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ ٣٢١ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُوْدِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخِّصَ لَهُ فَلَمَّا وُلِيَ دَعَاَهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجِبٌ *

باب فِي فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

٣٢٢ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَخِدَّةٌ بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْءًا *

باب صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ مِنْ مَسْنَنِ الْمُهْدَى

٣٢٣ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

(رسول اللہ ﷺ کے عہد میں) نماز باجماعت سے وہی منافق پیچھے رہتا تھا جس کا نفاق ظاہر ہو یا پھر بیمار آدمی۔ اور بیمار آدمی بھی دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر (آسکتا) تو آتا اور نماز میں ملتا تھا۔ اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دین اور ہدایت کی باتیں سکھائیں اور انہی ہدایت کی باتوں میں سے ہے کہ ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جس میں اذان ہوتی ہو۔

باب: نماز کے انتظار اور جماعت کی فضیلت کا بیان۔

323 م: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا، گھر اور بازار میں نماز پڑھنے کی نسبت میں سے زیادہ درجہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص صوف نماز پڑھنے کیلئے اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں جاتا ہے تو مسجد میں پہنچنے تک اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد وہ جتنی دیر نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اس کو نماز میں شمار کیا جاتا ہے اور فرشتے تمہارے لئے اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک تم میں سے کوئی شخص نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے، جب تک وہ شخص (وضو توڑ کر) فرشتوں کو ایذا نہ دے، فرشتے کہتے رہتے ہیں یا اللہ! اس پر رحم فرما، یا اللہ! اس کو بخش دے، یا اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

باب: عشاء اور فجر کی جماعت کی فضیلت کا بیان۔

324: سیدنا عبدالرحمن بن ابی عمرہ کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مغرب کے بعد مسجد میں آئے اور اکیلے بیٹھ گئے۔ میں ان کے پاس جا بیٹھا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا آدمی رات تک نفل پڑھتا رہا (یعنی ایسا ثواب پائے گا) اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی وہ گویا ساری رات نماز پڑھتا رہا۔

باب: عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کرنے پر سخت وعید۔

325: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز عشاء اور فجر منافقوں پر بہت بھاری ہیں اگر اس کا اجر جانتے تو گھنٹوں کے بل چل کر آتے۔ اور میں نے تو ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں کہ (جماعت) نماز کھڑی کی جائے اور ایک شخص کو کہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور چند لوگوں کیساتھ ایک ڈھیر لکڑیوں کا لے کر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو لوگ نماز میں نہیں آئے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ اور ایک دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک بڑی فرجہ جانور کی پائے تو ضرور آئے (یعنی نماز کو)۔

لَقَدْ رَأَيْتَنَا وَمَا يَخْلَفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ غَلِمَ نَفَاقَهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْسِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمْنَا سُنَنَ الْهُدَى وَإِنْ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَدَّنُ فِيهِ *

باب فِي انْتِظَارِ الصَّلَاةِ وَفَضْلِ الْجَمَاعَةِ

۳۲۳ م عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَرِيدُ عَلَيَّ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بَضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ أَنْ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْسِبُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَيَّ أَحَدَكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤَدِّ فِيهِ مَا لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِ *

باب فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ

۳۲۴ م عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحَدَّثَ فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَحْمِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ *

باب التَّشْدِيدُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

وَالصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ

۳۲۵ م عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ أَقْبَلَ صَلَاةً عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لِأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتَقَامَ ثُمَّ أَمَرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتْلِقَ مَعِيَ بَرَجَالَ مَعَهُمْ حَزْمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ * زَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا لَشَهِدَهَا *

326: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے، ان کے حق میں ارادہ کرتا ہوں کہ حکم کروں ایک شخص کو جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ میں نہیں آئے۔

باب: عذر کی بناء پر جماعت سے رہ جانے کی رخصت۔

اس باب میں سیدنا عثمان بن مالک کی حدیث کتاب الایمان میں گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 14)۔

باب: نماز کو اچھے (خوبصورت) طریقہ پر ادا کرنے کا حکم۔

327: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھانے کے بعد فرمایا کہ اے فلاں! تم اپنی نماز اچھی طرح کیوں ادا نہیں کرتے؟ کیا نمازی کو یہ دکھائی نہیں دیتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ حالانکہ وہ اپنے فائدے کیلئے نماز پڑھتا ہے۔ اور اللہ کی قسم میں پیچھے والوں کو بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے والوں کو دیکھتا ہوں۔

باب: نماز اعتدال کے ساتھ اور پوری طرح پڑھنے کا بیان۔

328: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانچا تو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام پھر رکوع پھر رکوع سے کھڑا ہونا، پھر سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان کا جلسہ پھر دوسرا سجدہ اور سجدہ سے اور سلام کے بیچ کا جلسہ یہ سب تقریباً برابر تھے۔

329: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بیشک میں تمہارے ساتھ اس طرح نماز پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرتا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ پڑھتے تھے۔ (ثابت نے) کہا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ایک کام کرتے تھے میں تمہیں وہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھتا کہ جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے۔ اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اتنا ٹھہرتے کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے۔ (یعنی دیر تک ٹھہرے رہتے)۔

باب: افضل نماز لے قیام والی ہے۔

330: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نمازوں میں بہتر وہ نماز ہے جس میں دیر تک کھڑا رہنا ہو۔

باب: نماز میں سکون کا حکم۔

331: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہیں اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں گویا وہ شریر گھوڑوں کی ڈیس میں ہیں تم لوگ نماز میں سکون سے رہا کرو۔ پھر ایک مرتبہ آپ

۳۲۶ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لقوم يتخلفون عن الجمعة لقد هممت أن أمر رجلاً يصلي بالناس ثم أحرق على رجال يتخلفون عن الجمعة بيوئهم *

باب الرخصة في التخلف عن الجمعة للعذر فيه حديث عثمان بن مالك وقد تقدم في كتاب الإيمان

باب الأمر بتخصين الصلاة

۳۲۷ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال صلى بنا رسول الله يوماً ثم انصرف فقال يا فلان ألا تحسن صلاتك ألا ينظر المصلي إذا صلى كيف يصلي فإيما يصلي لنفسه إني والله لأبصر من ورائي كما أبصر من بين يدي *

باب في اعتدال الصلاة وإتمامها

۳۲۸ عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال رمقت الصلاة مع محمد صلى الله عليه وسلم فوجدت قيامه فركعته فاعتداله بعد ركوعه فسجدته فجلسته بين السجدة فوجدته فجلسته ما بين التسليم والانصراف قريباً من السواء *

۳۲۹ عن أنس رضي الله عنه قال إني لا ألو أن أصلي بكم كما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بنا قال فكان أنس يصنع شيئاً لا أراكم تصنعونه كان إذا رفع رأسه من الركوع انصب قائماً حتى يقول القائل قد نسي وإذا رفع رأسه من السجدة مكث حتى يقول القائل قد نسي

باب أفضل الصلاة طول القنوت

۳۳۰ عن جابر رضي الله عنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال طول القنوت؟

باب الأمر بالسكون في الصلاة

۳۳۱ عن جابر بن سمره رضي الله عنه قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما لي أراكم راقي أيديكم كأنها أذناب خيل؟ شمس

ﷺ نے ہمیں حلقہ باندھے دیکھ کر فرمایا کہ تم لوگ الگ الگ کیوں ہو؟ پھر ایک مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ اس طرح صف کیوں نہیں باندھتے جس طرح بارگاہ الہی میں فرشتے صف باندھے ہیں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فرشتے اپنے رب کے ہاں کس طرح صف باندھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

باب: نماز میں سلام کے جواب کیلئے اشارہ کرنا۔

332: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا، پھر میں لوٹ کر آپ ﷺ کے پاس پہنچا، آپ ﷺ (سواری پر) چل رہے تھے اچھی نے کہا کہ (نفل) نماز پڑھ رہے تھے | میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے اشارے سے جواب دیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا کہ تو نے ابھی مجھے سلام کیا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لئے جواب نہ دے سکا) حالانکہ آپ کا منہ مشرق کی طرف تھا (اور قبلہ مشرق کی طرف نہ تھا تو معلوم ہوا کہ نفل نماز سواری پر پڑھتے وقت قبلہ کی طرف منہ ہونا ضروری نہیں)۔

باب: نماز میں گفتگو کرنے کا حکم منسوخ ہے۔

333: سیدنا معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں ہم میں سے ایک شخص چھینکا تو میں نے کہا کہ یہ حرمک اللہ۔ تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا، میں نے کہا کہ کاش مجھ پر میری ماں رو چکی ہوتی (یعنی میں مرجاتا) تم کیوں مجھے گھورتے ہو؟ یہ سن کر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے۔ جب میں نے یہ دیکھا کہ وہ مجھے چپ کرانا چاہتے ہیں تو میں چپ ہو رہا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو قربان ہوں آپ ﷺ پر میرے ماں باپ کہ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھانے والا نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم آپ ﷺ نے نہ مجھے مارا اور نہ مجھے گالی دی بلکہ یوں فرمایا کہ نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں، وہ توبیح، تکبیر اور قرآن مجید کا پڑھنا ہے یا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا جاہلیت کا زمانہ ابھی گزرا ہے، اب اللہ تعالیٰ نے اسلام نصیب کیا ہے، ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں (پندتوں، نجومیوں) کے پاس جاتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو ان کے پاس مت جا۔ پھر میں نے کہا کہ ہم میں سے بعض براشگون لیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ان کے دلوں کی بات ہے، تو کسی کام سے ان کو نہ روکے یا تم کو نہ روکے۔ پھر میں نے کہا کہ ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں (یعنی کاغذ پر یا زمین پر، جیسے رمال کیا کرتے ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک پیغمبر لکیریں کھینچا

اسْتَكْوَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَأَانَا حَلْفًا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَزِينَ؟ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ فَعَلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُصَوِّبُونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَيَتَرَاوُونَ فِي الصَّفِّ *

باب: الإِشَارَةُ بِرَدِّ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ

332: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ قَالَ قَتَيْبَةُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَعْتُ دَعَانِي فَقَالَ إِنَّكَ سَلَّمْتَ آتَا وَأَنَا أَصَلِّي وَهُوَ مُوجَّهٌ حَيْثُ قَبْلُ الْمَشْرِقِ *

باب: نَسْخُ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

333: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَصْلَتِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ لَزَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَأَنْكَلُ أُمِّيَاءَ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ؟ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى فُخَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمْتُونَ لِي كُنِّي سَكْتُ فَلَمَّا سَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامِي هُوَ أُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا نَهَ فَوَاللَّهِ مَا كَهَرْتَنِي وَلَا ضَرَبْتَنِي وَلَا شَتَمْتَنِي قَالَ إِنَّ نَهَى الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ لَمَّا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا أَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ لِإِسْلَامٍ وَإِنْ مَنَّا رَجُلًا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ أَلْ وَمَنَّا رَجُلًا يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي بُدُونِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا

کرتے تھے پھر جو ویسی ہی لکیر کرے تو وہ درست ہے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری ایک لوٹری تھی جو احد اور جوانیہ (ایک مقام کا نام ہے) کی طرف بکریاں چرایا کرتی تھی، ایک دن میں جو وہاں آ نکلا تو دیکھا کہ بھیڑیا ایک بکری کو لے گیا ہے، آخر میں بھی آدمی ہوں مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے جیسے ان کو آتا ہے، میں نے اس کو ایک طمانچہ مارا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے میرا فیصل بہت بڑا قرار دیا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اس لوٹری کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لے کر آ میں آپ ﷺ کے پاس لے کر گیا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ آسمان پر پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں (یعنی اللہ نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو اس کو آزاد کر دے یہ مومنہ (یعنی ایماندار) ہے۔

334: سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ نماز میں باتیں کیا کرتے تھے، شخص اپنے پاس والے سے نماز پڑھتے پڑھتے بات کرتا تھا۔ یہاں تک کہ یہ آیت ”اللہ کے سامنے چپ چاپ (فرمانبردار ہو کر) کھڑے ہو“ نازل ہوئی تب سے ہمیں خاموش رہنے کا حکم ہوا اور بات کرنا منع ہو گیا۔

باب: نماز میں، ضرورت کے وقت سبحان اللہ کہنا۔

335: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور عورتوں کو تالی بجانا چاہیے اور ایک روایت میں ہے کہ (ایسا) نماز میں (کرنا چاہیے)۔

باب: نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت۔

336: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یا تو لوگ نماز میں دعا کرتے وقت اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھانے سے رک جائیں یا پھر ان کی نگاہیں چھین لی جائیں گی۔

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے پخت و عید۔

337: بسر بن سعید سے روایت ہے کہ سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے ان

کو ابو جہیم (عبداللہ بن حارث بن صمدہ انصاری رضی اللہ عنہ) کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں کیا فرمایا ہے جو نمازی کے سامنے سے گزرے؟ سیدنا ابو جہیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا، وہ وبال (جو اس کے گزرنے کی وجہ سے اس پر ہے) جان لے تو چالیس تک کھڑا رہنا، سامنے سے گزرنے سے بہتر سمجھو۔ ابوالنصر نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہے کہ (ابو جہیم رضی اللہ عنہ نے) کیا کہا

يَصَدِّقُكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِمَّا رَجَالَ يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ رَافَقَ خَطَّهُ فَذَلِكَ قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَزْعَى غَنَمًا لِي قَبْلَ أَحَدٍ وَالْجَوَارِيَّةُ فَاطَلَعَتْ ذَاتَ يَوْمٍ فَبَادَا الذَّنْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لَكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَمَ ذَلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَعْفُفُهَا؟ قَالَ إِنِّي بِهَا فَأَتَيْتُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَسَأَ؟ قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَعْفُفُهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ *

334: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَزَلَتْ {وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ} فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ وَكَيْفَا عَنِ الْكَلَامِ *

باب التَّسْبِيحِ لِلْحَاجَةِ فِي الصَّلَاةِ

335: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرَّجَالِ وَالتَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ * وَفِي رِوَايَةٍ: فِي الصَّلَاةِ *

باب التَّهْنِئَةِ عَنِ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ
336: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْتَنِي هُنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتَخَطَفُنَّ أَبْصَارَهُمْ
باب التَّغْلِظِ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

337: عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي؟ قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّصْرِ لَا أَذْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ

چالیس دن یا سینے یا چالیس سال۔

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو منع کرتا۔

338: ابوصالح السمان کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا وہ جس کے دن کسی چیز کی آڑ میں لوگوں سے الگ ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں ابومعیط کی قوم کا ایک جوان آیا اور اس نے ان کے سامنے سے نکلتا چاہا۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ میں مارا۔ اس نے دیکھا تو اور طرف راستہ نہ پایا اور پھر دو بارہ ان کے سامنے سے نکلتا چاہا۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اور زور سے ایک مار ماری۔ وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے لڑنے لگا۔ پھر لوگوں نے اس کو آ کر روکا، پھر وہ نکلا اور مردان (جو مدینہ کا حاکم تھا) کے پاس جا کر شکایت کی۔ (راوی نے) کہا سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ مردان کے پاس گئے تو مردان نے کہا کہ تو نے کیا کیا جو تیرے بھائی کا بیٹا شکایت کرتا ہے؟ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوئی تم میں سے کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے اور کوئی شخص اس کے سامنے سے نکلتا چاہے تو اس کے سینہ پر مارے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

باب: نمازی کس چیز کا سترہ بنائے۔

339: سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزرا کرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر پالان کی بھجلی لکڑی کے برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر سامنے سے کسی چیز کا گزر جانا نقصان نہیں کرتا۔

باب: برچھائی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

340: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن باہر نکلتے تو اپنے سامنے برچھا گاڑنے کا حکم دیتے۔ پھر اس کی آڑ میں نماز پڑھتے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوتے اور یہ کام سفر میں کرتے تھے، اسی وجہ سے امیروں نے اس کو مقرر کر لیا ہے (کہ برچھا ساتھ رکھتے ہیں)۔

باب: سواری کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

341: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو قبلہ کی طرف کر کے اس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

باب: نمازی کے سامنے سترہ کے آگے سے گزرنے کی اجازت۔

342: عون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے کہ ان کے والد سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چڑے کے سرخ خیمے میں دیکھا اور میں نے سیدنا بلال

شہراً اڑتہ *

باب: منع المار بین یدی المصلی

338: عن ابی صالح السمان قال یتما أنا مع ابی سعید رضی اللہ عنہ یصلی یوم الجمعة إلى شہراء یسترہ من الناس إذ جاء رجل شاب من بی اسی معیط أراد أن یجتاز بین یدیه فدفع فی نحرہ فنظر فلم یجد مساعاً إلا بین یدی ابی سعید رضی اللہ عنہ فماد فدفع فی نحرہ أشد من الذقنة الأولى فمظل قائماً قال من ابی سعید رضی اللہ عنہ ثم زاحم الناس فخرج فدخل علی مروان فشکا إلیه ما لقی قال ودخل أبو سعید رضی اللہ عنہ علی مروان فقل له مروان ما لك ولاین أضحک جاء یشتکوك؟ فقال أبو سعید رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول إذا صلی أحدکم إلی شیء یسترہ من الناس فأراد أحد أن یجتاز بین یدیه فلیدفع فی نحرہ فإن أبی فلیقاتله فإما هو شیطان

باب: ما یستر المصلی

339: عن طلحة بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ قال کنا نصلی والثواب ممر بین یدینا فذکرتنا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مثل مؤخره الرجل تكون بین یدی أحدکم ثم لا یسترہ من مر بین یدیه *

باب: الصلاة إلى الحرثة

340: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا خرج یوم العید أمر بالحرثة فوضع بین یدیه فیصلی إلیها والناس وراءه وكان یفعل ذلک فی السفر فمن ثم اتخذها الأمراء

باب: الصلاة إلى الرحلة

341: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرض راحلته وهو یصلی إلیها

باب: المرور بین یدی المصلی من وراء الستر

342: عن عون بن ابی جحیفہ أن أباه رضی اللہ عنہ رأى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قبة

ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا تو لوگ اس کو لینے کیلئے جھپٹنے لگے۔ پھر جس کو پانی مل گیا اس نے اپنے بدن پر مل لیا اور جس کو نہ ملا اس نے (اپنا ہاتھ) اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تر کر لیا۔ پھر میں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے برچھا نکالا اور اس کو گاڑا اور رسول اللہ ﷺ سرخ جوڑا پہنے ہوئے اس کو (پنڈلیوں تک) اٹھائے ہوئے نکلے اور برچھے کی طرف کھڑے ہو کر لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ برچھے کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

باب: نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت۔

343: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

باب: نماز میں آدمی کو اپنے سامنے تھوکے کی ممانعت ہے۔

344: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں

قبلہ کی طرف تھوک دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے پروردگار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے، پھر اپنے سامنے تھوکتا ہے، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کی طرف منہ کرے اور پھر اس کے سامنے تھوک دے؟ جب تم میں سے کسی کو تھو آئے تو بائیں طرف قدم کے نیچے تھوکے اگر جگہ نہ ہو تو ایسا کرے (آپ ﷺ نے یہ عمل کر کے دکھایا)۔ قاسم نے (جو کہ اس حدیث کا راوی ہے) یوں بیان کیا کہ اپنے کپڑے میں تھوکا پھر اسی کپڑے کو مل ڈالا۔

باب: نماز میں جمائی لینے اور اسے روکنے کے بارے میں۔

345: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے۔ اس لئے کہ شیطان (دل میں) موسم ڈالنے اور نماز کو بھلانے کے لئے) اندر گھستا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ (جمائی لیتے وقت) اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے۔ اس لئے کہ شیطان (کبھی یا کبھی) وغیرہ کی شکل میں بعض اوقات) اندر گھس جاتا ہے (یا درحقیقت شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے)۔

باب: نماز میں بچوں کو اٹھالینے کی اجازت کا بیان۔

346: سیدنا ابوقرہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو لوگوں

کی امامت کرتے ہوئے دیکھا اور امامہ بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ کی نواسی آپ کے کندھے پر تھیں (یہ آپ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں)، جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب سجدہ

حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمَ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ وَضُوءًا فَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَدَرُونَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصَبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلْسَلٍ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ عِزَّةً فَرَكَّهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشْمَرًا فَصَلَّى إِلَى الْعِزَّةِ بِالنَّاسِ رُكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالذُّوَابَ يَمُرُونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعِزَّةِ *

باب التَّهْيِ عَنْ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

۳۴۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا *

باب التَّهْيِ أَنْ يَنْزِقَ الرَّجُلُ أَمَامَهُ فِي الصَّلَاةِ

۳۴۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى لِحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ فَيَتَنَجَّعُ أَمَامَهُ أَحَبُّ أَحَدِكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ فَيَتَنَجَّعُ فِي وَجْهِهِ؟ فَإِذَا تَنَجَّعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَنَجَّعْ عَنِ بَسَارِهِ تَحْتِ قَدَمِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَقْلُ هَكَذَا وَوَصَفَ الْقَاسِمُ فَقَالَ فِي تَوْبِهِ ثُمَّ مَسَحَ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ *

باب فِي التَّأْوِبِ فِي الصَّلَاةِ وَكَطْمِهِ

۳۴۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَنَابَوَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْطَمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ * وَفِي رِوَايَةٍ: فَلْيَمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ *

باب حَضَلِ الصَّيَّانِ فِي الصَّلَاةِ

۳۴۶ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَأَمَامَهُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ (وَهِيَ ابْنَةُ زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا

سے کھڑے ہوتے تو پھر ان کو کندھے پر بٹھالیتے۔

باب: نماز میں نکلنے کو (سیدھا کرنے کیلئے) چھونے کا بیان۔

347: سیدنا معتب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کی جگہ پر موجود نکلنے کو برابر کرنے کے بارے میں فرمایا کہ اگر ضرورت پڑے تو ایک بار کرے۔

باب: تھوک کو جوتے کے ساتھ ملانا۔

348: سیدنا عبداللہ بن الثخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ ﷺ نے تھوکا، پھر زمین پر اپنی جوتے سے مسل ڈالا۔

باب: نماز میں سر کے بالوں کو باندھنا۔

349: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ان کے جوڑے کھولنے لگے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا کہ تم نے میرا سر کیوں چھوا؟ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ستر کھول کر نماز پڑھے۔

باب: کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنے کا بیان۔

350: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز قریب آئے اور کھانا بھی سامنے آجائے تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لو اور کھانا چھوڑ کر نماز کی طرف جلدی نہ کرو (اس لئے کہ کھانے کی طرف دل لگا رہے گا اور اس کے علاوہ اور بھی حکمتیں ہیں)۔

باب: نماز میں بھولنا اور اس میں سجدہ کرنے کا حکم۔

351: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شک کرے (کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں) اور معلوم نہ ہو سکے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو شک کو دور کرے اور جس قدر رکعتیں ہو، اس کو قائم کرے۔ پھر سلام سے پہلے دو سجدے کر لے اب اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے مل کر چھ رکعتیں ہو جائیں گی اور اگر پوری چار پڑھی ہیں تو ان دونوں سجدوں سے شیطان کے منہ میں خاک پڑ جائے گی۔

352: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھانی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک گزلی کے پاس آئے جو مسجد میں قبلہ کی طرف لگی ہوئی تھی اور اس پر ٹیک لگا کر غصہ میں کھڑے ہو گئے

رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا *

باب مَسْحُ الْخَصِيِّ فِي الصَّلَاةِ

۳۴۷ عَنْ مُعْتَبِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْخَصِيَّ قَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعْلَمْ فَوَاحِدَةً *

باب ذَلِكَ التَّخَاةُ بِالتَّغْلِ

۳۴۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ تَتَخَعُ فَذَلِكُمْهَا بِنِغْلِهِ *

باب عَقْصُ الرَّأْسِ فِي الصَّلَاةِ

۳۴۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيَ وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي؟ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّيَ وَهُوَ مَكْنُوفٌ *

باب الصَّلَاةُ بِخَضِرَةِ الطَّعَامِ

۳۵۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُرِبَ الْعِشَاءُ وَخَضِرَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدَعُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْبَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ

باب السَّهْوُ فِي الصَّلَاةِ وَالْأَمْرُ بِالسُّجُودِ فِيهِ

۳۵۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرِكُمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشُّكَّ وَيَسْبِنْ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِثْمَانًا لِأَرْبَعٍ كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ *

۳۵۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْدَى صَلَاتِي أَنْعَشِي إِمَّا الظُّهْرَ وَإِمَّا الْعَصْرَ فَسَلِّمْ فِي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ

اس وقت جماعت میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ وہ دونوں ڈرکی وجہ سے بات نہ کر سکے اور جلدی والے لوگ یہ کہتے ہوئے نکلے کہ نماز کم ہوگئی۔ پھر ایک شخص جس کو ذوالمیدین (دو ہاتھ والا، اگرچہ سب کے دو ہاتھ ہوتے ہیں لیکن اس کے ہاتھ لمبے تھے اس لئے یہ نام ہو گیا) کہتے تھے، کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر دائیں اور بائیں دیکھا اور فرمایا کہ ذوالمیدین کیا کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ سچ کہتا ہے، آپ ﷺ نے دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے دو رکعتیں اور پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کی اور سجدہ کیا، پھر تکبیر کی اور سر اٹھایا، پھر تکبیر کی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کی اور سر اٹھایا۔ (محمد بن سیرین) نے کہا کہ مجھے عمران بن حصین نے یہ بیان کیا اور کہا کہ اور (آخر میں) سلام پھیرا۔

باب: قرآن مجید میں (تلاوت کے) سجدوں کا بیان۔

353: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے تھے تو جب وہ سورت پڑھتے جس میں سجدہ کی آیت ہوتی تو سجدہ کرتے اور آپ ﷺ کے ساتھ جو لوگ ہوتے وہ بھی سجدہ کرتے، یہاں تک کہ ہم میں سے بعضوں کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

354: سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور اس میں "إذا السماء انشقت" (سورت) تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا۔ (نماز کے بعد) میں نے کہا کہ یہ سجدہ تم نے کیسا کیا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے تو یہ سجدہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کیا ہے اور میں اس کو کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ ﷺ سے ملوں۔ (یعنی تاحیات کرتا رہوں گا)

باب: صبح کی نماز میں (دعائے) قنوت پڑھنے کا بیان۔

355: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز فجر کی قرأت سے فارغ ہو جاتے تو (دوسری رکعت میں) سر مبارک رکوع سے اٹھاتے اور فرماتے کہ "سمع اللہ لمن حمدہ، اے ہمارے رب! سب تعریف تیرے ہی لئے ہے" پھر کھڑے ہی کھڑے کہتے کہ "اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کو (یہ سب مسلمان کفار کے ہاتھوں میں تھے) اور مومنوں میں سے ضعیف لوگوں (یعنی جو مکہ والوں کے ہاتھ میں دبے پڑے تھے) کو نجات دے۔ یا اللہ (قبیلہ) معز پر اپنی پکڑ سخت کر۔ اور ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی طرح کا قحط ڈال دے (جیسے مصر میں سات برس واقع ہوا تھا) یا اللہ لعنت کر لیجان، رعل، ذکوان اور عصبہ پر (جنہوں نے اللہ اور

انہی جذعاً فی قِبَلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنْدَ إِلَيْهَا مُغْضَبًا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَهَابَا أَنْ يَتَكَلَّمَا وَخَرَجَ سَرْعَانَ النَّاسِ فَصَرَتِ الصَّلَاةُ فَسَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْصَرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ فَنظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا وَشَمَلًا فَقَالَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوا صَدَقَ لَمْ نُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ قَالَ وَأَخْبَرْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ وَسَلَّمَ*

باب فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

353 عن ابن عمر رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ القرآن فيقرأ سورة فيها سجدة فيسجد وتسجد معه حتى ما يجد بعضنا موضعاً لمكان جنبته *

354 عن أبي رافع قال صليت مع أبي هريرة رضي الله عنه صلاة العتمة فقرأ "إذا السماء انشقت" فسجد فيها فقلت له ما هذه السجدة فقال سجدت بها خلف أبي القاسم صلى الله عليه وسلم فلا أزال أسجد بها حتى ألقاه *

باب الْقنوت فِي صَلَاةِ الصُّبحِ

355 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حين يفرغ من صلاة الفجر من القراءة ويكبر ويرفع رأسه سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ثم يقول وهو قائم اللهم أنج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش ابن أبي ربيعة والمستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطأتك على مضر واجعلها عليهم كسني يوسف اللهم العن لحيان ورجالاً وذكوان وعصية عصت الله ورسوله ثم بلغنا

اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ پھر ہمیں خبر پہنچی کہ آپ ﷺ نے یہ بددعا چھوڑ دی۔ جب یہ آیت اتری کہ ”اے نبی! تم کو اس کام میں کچھ اختیار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے اور چاہے تو انہیں عذاب کرے، کیونکہ وہ ظالم ہیں۔“

باب: نمازِ ظہر وغیرہ میں قنوت پڑھنے کا بیان۔

356: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے قریب نماز پڑھاؤں گا۔ پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشاء اور فجر میں قنوت پڑھتے تھے اور مومنوں کے لئے دعا کرتے تھے اور کافروں پر لعنت کرتے تھے۔

باب: نمازِ مغرب میں قنوت پڑھنے کا بیان۔

357: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

باب: فجر کی دو رکعتیں (سنتِ فجر کا بیان)۔

358: اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر نکل آتی تو ہلکی ہلکی دو رکعتوں (یعنی سنتِ فجر) کے علاوہ کچھ نہ پڑھتے تھے۔

باب: فجر کی سنتوں کی فضیلت۔

359: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ (اس) دنیا میں ہے (ان سب سے) بہتر ہیں۔

باب: فجر کی سنتوں میں قرأت کی مقدار۔

360: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل هو اللہ احد پڑھی۔

باب: فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا۔

361: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب نبی ﷺ فجر کی سنت پڑھ چکے تو میں اگر جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔

باب: نمازِ فجر کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا۔

362: سماک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں بہت۔ پھر کہا کہ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھے رہتے، صبح کے بعد

اللَّهُ تَرَكَ ذَلِكَ لَمَّا أُنزِلَ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَأِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) (آل عمران: ۱۲۸)*

باب القنوت في الظهر وغيرها

۳۵۶ عن أبي هريرة يقول والله لأفربن بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان أبو هريرة رضى الله عنه يقنت في الظهر والعشاء الآخرة وصلاة الصبح ويدعو للمؤمنين ويلعن الكفار

باب القنوت في المغرب

۳۵۷ عن البراء بن عازب رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ كان يقنت في الصبح والمغرب*

باب في ركعتي الفجر

۳۵۸ عن حفصة رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا طلع الفجر لا يصلي إلا ركعتين خفيفتين*

باب فضل ركعتي الفجر

۳۵۹ عن عائشة رضى الله عنها عن النبي ﷺ قال ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها*

باب القراءة في ركعتي الفجر

۳۶۰ عن أبي هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في ركعتي الفجر قل يا أيها الكافرون وقل هو الله أحد*

باب الاضطجاع بعد ركعتي الفجر

۳۶۱ عن عائشة رضى الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا صلى ركعتي الفجر فإن كنت مستيقظة حدثني وإلا اضطجع*

باب الجلوس في المصلى بعد صلاة الصبح

۳۶۲ عن سماك بن حرب قال قلت لجابر بن سمره رضى الله عنه أكننت تجالس رسول الله ﷺ؟ قال نعم كثيرا كان لا يقوم من صلاة الذي يصلي

جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا۔ پھر جب سورج نکلتا تو اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور لوگ دور جاہلیت کا ذکر کیا کرتے تھے اور ہنتے تھے اور آپ ﷺ مکرراتے رہتے تھے۔

باب: چاشت کی نماز کا بیان۔

363: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی چاشت کی نماز پڑھے نہیں دیکھا۔ اور میں پڑھا کرتی ہوں۔ اور رسول اللہ ﷺ بعض کام پسند کرتے تھے مگر اس خوف سے نہ کرتے تھے کہ اگر لوگ کرنے لگیں گے تو کہیں فرض نہ ہو جائے۔

باب: نماز چاشت دو رکعتیں۔

364: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔ پھر ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ایک مرتبہ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ایک مرتبہ "لا الہ الا اللہ" پڑھنا صدقہ ہے اور ایک مرتبہ "اللہ اکبر" کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بُری بات سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعت نماز پڑھ لینا تمام امور سے کفایت کر جاتا ہے۔

باب: چاشت کی چار رکعتیں۔

365: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز کی چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور جو اللہ چاہتا زیادہ بھی کر لیا کرتے تھے۔

باب: چاشت کی آٹھ رکعتیں۔

366: عبد اللہ بن حارث بن نوفل کہتے ہیں کہ میں آرزو کرتا اور پوچھتا پھرتا تھا کہ کوئی مجھے بتائے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی ہے تو میں نے کسی کو نہ پایا جو کہ مجھ سے یہ بیان کرے سوائے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا جو ابوطالب کی بیٹی ہیں انہوں نے خبر دی کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ دن چڑھے آئے۔ پڑے کا ایک پردہ آپ ﷺ کے لئے ڈال دیا گیا تو آپ ﷺ نے عمل فرمایا۔ پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نہیں جانتی تھی کہ آپ ﷺ کا قیام لمبا تھا یا کوع یا سجدہ، (تقریباً) سب برابر برابر تھے۔ اور میں نے اس سے پہلے اور بعد آپ ﷺ کو چاشت پڑھے نہیں دیکھا۔

باب: نماز چاشت کی وصیت۔

367: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دوست (محمد رسول اللہ ﷺ) نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ 1- ہر مہینہ میں تین روزوں کی۔

فِيهِ الصُّحَىٰ أَوْ (الغَدَاة) حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُونَ *

باب فِي صَلَاةِ الصُّحَى

363 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سُبْحَةَ الصُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأَسْبِغُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ لَيَدْعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةً أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيَفْرَضُ عَلَيْهِمْ *

باب صَلَاةِ الصُّحَى رَكَعَتَانِ

364 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُصْبِحُ عَلَيَّ كُلُّ سَلَامِي مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزَى مِنْ ذَلِكَ رَكَعَتَانِ يَرْتَكُهُمَا مِنَ الصُّحَى *

باب صَلَاةِ الصُّحَى أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ

365 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحَى أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ *

باب صَلَاةِ الصُّحَى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ

366 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ وَحَرَّصْتُ عَلَيَّ أَنْ أَجِدَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الصُّحَى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُحَدِّثُنِي ذَلِكَ غَيْرَ أَنْ أُمَّ هَانِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأَنِي بِنُوبٍ فَسَبَّحْتُ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَسَّعَ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ لَا أَذْرِي أَقْبَامَهُ فِيهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سَجُودُهُ كُلُّ ذَلِكَ مِنْهُ مُتَقَابِرٌ فَأَلْفًا فَلَمْ أَرَ سُبْحَهَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ *

باب الْوَصِيَّةُ بِصَلَاةِ الصُّحَى

367 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثَ بَصِيَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

2۔ چاشت کی دو رکعت کی۔ 3۔ اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی۔

باب: نمازِ اَوَّابِین کا بیان۔

368: قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں

کو دیکھا کہ وہ چاشت کے وقت میں نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا: یہ لوگ خوب جانتے ہیں کہ نماز اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں افضل ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”نمازِ اَوَّابِین“ اس وقت ہوتی ہے جب کہ اونٹنی کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔ (یعنی سورج بلند ہو کر گرمی پیدا کر دے)۔

باب: جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے سجدہ کیا تو اس کیلئے جنت ہے۔

369: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

آدمی سجدہ کی آیت پڑھتا ہے اور پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف چلا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ خرابی ہو اس کی یا میری، آدمی کو سجدہ کا حکم ہوا اور اس نے سجدہ کیا۔ اب اس کو جنت ملے گی۔ اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا اور میں نے انکار کیا۔ اب میرے لئے جہنم ہے۔

باب: اس شخص کی فضیلت جس نے (ایک) دن اور رات میں بارہ رکعت (سنتیں) پڑھیں۔

370: اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

سنا کہ کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے ہر دن میں بارہ رکعت سنتیں خوشی سے پڑھے سوا فرض کے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ایک گھر جنت میں بناتا ہے یا یہ فرمایا کہ اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنایا جاتا ہے۔ اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اس دن سے ہمیشہ پڑھتی ہوں اور عمرو (یعنی ابن اوس) نے کہا کہ میں بھی اس دن سے ہمیشہ پڑھتا ہوں اور نعمان (یعنی ابن سالم) نے بھی ایسا ہی کہا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ”ایک دن اور رات میں بارہ رکعت“۔

باب: ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور کبیر) کے مابین نماز ہے۔

371: سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ہر دو اذانوں کے مابین نماز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ تیسری بار فرمایا جو چاہے پڑھ لے۔

باب: نماز سے پہلے اور بعد میں نوافل پڑھنا۔

372: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر

سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ لیکن

وَرَكْعَتِي الصُّحَى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أُرْقُدَ *

باب صلاة الأوابين

۳۶۸ عَنْ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى قَوْمًا يَصَلُّونَ مِنَ الصُّحَى فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةَ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمِضُ الْفَصَالُ *

باب مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ فَلَهُ الْجَنَّةُ

۳۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السُّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلَهُ وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي كُرَيْبٍ يَا وَيْلِي أَمَرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأَمَرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ *

باب فضل من صلى من شئني عشرة ركعة في يوم

وَلَيْلَةٍ

۳۷۰ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً طَوْعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ لِأَبِي كُرَيْبٍ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ — قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَمَا بَرِحَتْ أَصْلِيهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرُو مَا بَرِحَتْ أَصْلِيهِنَّ بَعْدُ — وَقَالَ عَمْرُو (بِعْنِي: ابْنُ أَوْسٍ) مَا بَرِحَتْ أَصْلِيهِنَّ بَعْدُ — وَقَالَ الثُّعْمَانُ (بِعْنِي: ابْنُ سَالِمٍ) مِثْلَ ذَلِكَ — وَفِي رَوَايَةٍ: فِي يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ *

باب بين كل أذنين صلاة

۳۷۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ الْمُرِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانٍ صَلَاةٌ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ *

باب التَّفَلُّ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا

۳۷۲ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرَبِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ

مغرب، عشاء اور جمعہ کی دو دو رکعتیں نبی ﷺ کے ساتھ گھر میں پڑھیں۔

باب: رات اور دن میں نوافل پڑھنا۔

373: سیدنا عبداللہ بن شفیق ؓ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کا حال پوچھا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے، پھر نکلے اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز پڑھتے، پھر گھر میں آ کر دو رکعت پڑھتے۔ اور لوگوں کیساتھ مغرب کی نماز پڑھتے، پھر گھر میں آ کر دو رکعت پڑھتے۔ اور عشاء کی نماز لوگوں کیساتھ پڑھتے اور گھر میں آ کر دو رکعت پڑھتے۔ اور رات کو نو رکعت پڑھتے کہ اسی میں وتر ہوتا۔ اور بڑی رات تک کھڑے ہو کر پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھ کر جب کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب قرأت بیٹھ کر کرتے تو سجدہ اور رکوع بھی بیٹھ کر کرتے اور جب فجر نکلتی تو دو رکعت پڑھتے۔

باب: مسجد میں نفل نماز پڑھنا۔

374: سیدنا زید بن ثابت ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبور کے

پتوں وغیرہ کا یا پورے کا ایک حجرہ بنایا اور آ کر اس میں نماز پڑھنے لگے۔ بہت سے صحابہ کرام آئے اور آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے۔ سیدنا زید بن ثابت کہتے ہیں: پھر ایک رات بہت سے صحابہ آئے اور آپ ﷺ نے دیر کی اور ان کی طرف نہ نکلے اور لوگوں نے آپ ﷺ کی طرف آوازیں بلند کیں اور دروازہ پر نکل پڑیں تو رسول اللہ ﷺ ان کی طرف غصہ سے نکلے اور ان سے فرمایا کہ تمہاری یہ حالت ایسی ہی رہتی تو مجھے گمان ہو گیا تھا کہ یہ نماز بھی تم پر فرض ہو جائے گی۔ تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس لئے کہ سوائے فرض کے آدمی کی بہتر نماز وہی ہے جو گھر میں پڑھے۔ (کہ یہ ریا سے دور ہے)۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے چٹائی سے مسجد میں ایک حجرہ بنایا۔

باب: نفل نماز گھروں میں پڑھنے کا بیان۔

375: سیدنا جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو کچھ حصہ اپنے گھر میں پڑھنے کیلئے بچا کر رکھے (یعنی سنت و نوافل) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز سے اس کے گھر میں بہتری کرے گا۔

باب: خوشی سے نوافل پڑھو۔ جب سست ہو جاوے یا تھک جاوے تو بیٹھ جاؤ۔

376: سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے

اور ایک رسی دوستوں کے درمیان لٹکی ہوئی دیکھی تو فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں

سَجَدْتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجَدَتَيْنِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ *

باب فِي التَّقْلُبِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

۳۷۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوُفْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ *

باب صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۷۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُجْرَةً بِخَصِيفَةٍ أَوْ حَصِيرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَتَبِعَ إِلَيْهِ رَجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُمْ قَالَ فَلَمَّ يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَرَفُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُغَضِبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا زَالَ بِكُمْ صَيْغِعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُخْرَجُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ * وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ *

باب صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي الْبُيُوتِ

۳۷۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَيْصِيًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا *

باب لِيُصَلَّ أَحَدُكُمْ نِشَاطَهُ إِذَا قَرَأَ؛ فَلْيَقْمُدْ

۳۷۶ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَجَبَلٌ مَمْدُودٌ

نے عرض کیا کہ یہ اُم المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے اور وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں۔ پھر جب سست ہو جاتی ہیں یا تھک جاتی ہیں تو اس کو پکڑ لیتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو کھول ڈالو، چاہئے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی خوشی کے موافق نماز پڑھے۔ پھر جب سست ہو جائے یا تھک جائے تو بیٹھ رہے۔

باب: اللہ کو وہ عمل پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔

377: علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی عبادت کا کیا حال تھا؟ آیا کسی دن کو عبادت کے لئے خاص فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ ان کی عبادت ہمیشہ تھی۔ اور تم میں سے کون آپ ﷺ کی سی عبادت کر سکتا ہے جو آپ ﷺ کر سکتے تھے؟

باب: اسی قدر عمل اختیار کرو جتنی طاقت ہو۔

378: اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں حواء بنت تویت ان کے پاس سے گزریں تو میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ یہ حواء بنت تویت ہیں، اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات بھر نہیں سوتی (عبادت کرتی ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس قدر عمل اختیار کرو جس قدر تمہیں طاقت ہو۔ اور تم ہے اللہ کی کہ تم تھک جاؤ گے اور اللہ (اجر و ثواب دے دیکر) نہیں تھکے گا۔

باب: نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز اور آپ ﷺ کی دعائیں۔

379: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ اُم المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا (اس لئے کہ نبی ﷺ کی تہجد کی نماز دیکھیں) اور نبی ﷺ رات کو اٹھے اور اپنی قضاء حاجت کو گئے، پھر اپنا ہاتھ منہ دھویا اور پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس آ کر اس کا بیٹن کھولا پھر دو وضوؤں کے بیچ کا وضو کیا (یعنی نہ بہت مبالغہ کا نہ بہت ہلکا) اور زیادہ پانی نہیں گرایا اور پورا وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کی۔ اور میں بھی اٹھا اور انگڑائی لی کہ کہیں نبی ﷺ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حال دیکھنے کیلئے ہوشیار تھا (اس سے یہ معلوم ہوا کہ صحابہ کو نبی ﷺ کے ساتھ علم غیب کا عقیدہ نہ تھا جیسے اب جاہلوں کو انبیاء اور اولیاء کے ساتھ ہے) اور میں نے وضو کیا اور آپ ﷺ کی باتیں طرف کھڑا ہو گیا۔ اور آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھما کر اپنی دہنی طرف کھڑا کر لیا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ ایک مقتدی ہو تو امام کی وہی طرف کھڑا ہو) غرض کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز رات کو تیرہ رکعت پوری ہوتی پھر آپ ﷺ لیٹ رہے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ اور آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب سو جاتے تھے تو خراٹے لیتے تھے۔ پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ آئے اور

نَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا؟ قَالُوا لَزَيْنَبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَصَلَّى فَإِذَا كَسَلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ لَمَوْهُ لِيَصِلَ أَحَدَكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسَلَ أَوْ فَتَرَ نَدَّ

باب أحب العمل إلى الله أدومته

377: عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ هَلْ كَانَ يَخْصُرُ شَيْئًا مِنْ دِيَامٍ؟ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيْكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ؟ *

باب خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تَطِيقُونَ

378: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ لِحْوَلَاءَ بِنْتِ ثَوَيْتِ بْنِ حَيْبِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ لَعْمَزَى مَرَّتْ بِهَا وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ هَذِهِ لِحْوَلَاءُ بِنْتِ ثَوَيْتِ وَرَزَعُمَا أَكْهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تَطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَسَامُ اللَّهُ حَتَّى تَسَامُوا *

باب فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ وَدُعَاةِ

379: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بِنْتُ لَيْلَةَ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْفَرْتَةَ فَأَطْلَقَ شَاقِبَهَا ثُمَّ قَوَّضًا وَضَوْأً بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ وَلَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقَمَطَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَلْيَ كُنْتُ أَتَيْتُهُ لَهُ فَنَوَّضَاتُ فَقَامَ فَصَلَّى فَقَمَطَتْ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَذَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَمَّتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَقَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَنَاءَهُ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَاةِ اللَّهِ لِيَجْعَلَ فِي قَلْبِي سُورًا

آپ ﷺ کو صبح کی نماز کیلئے آگاہ کیا تو آپ ﷺ اٹھے اور نماز (سنت فجر) ادا کی اور وضو نہیں کیا اور ان الفاظ سے دعا مانگی ”اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر دے اور آنکھ میں نور اور کان میں نور اور میرے دائیں اور بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور پیچھے نور اور بڑھادے میرے لئے نور“ کریب (راوی حدیث) نے کہا کہ سات لفظ اور فرمائے تھے کہ وہ میرے دل میں ہیں (یعنی منہ پر نہیں آتے اس لئے کہ میں بھول گیا) پھر میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بعض اولاد سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ الفاظ یہ ہیں ”میرا اپنا اور میرا گوشت اور میرا ہوا اور میرے بال اور میری کھال اور دو چیزیں اور ذکر کس (یعنی ان سب میں نبی ﷺ نے نور مانگا)۔

380: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز شروع کرتے تو پہلے دو ہلکی سی رکعتیں پڑھ لیتے۔

باب: نبی رحمت ﷺ کی دعا جب آپ ﷺ رات کو قیام فرماتے۔

381: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو فرماتے کہ ”اے اللہ سب خوبیاں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے اور تجھی کو تعریف ہے، تو آسمان اور زمین کا تھامنے والا ہے۔ تجھی کو تعریف ہے، تو آسمان و زمین اور جو ان میں ہیں سب کا پالنے والا ہے، تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات سچی ہے، تیری ملاقات سچی ہے، جنت سچ ہے، دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے۔ یا اللہ میں تیری بات ماننا ہوں، تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں، تیری طرف جھکتا ہوں، تیرے ساتھ ہو کر اوروں سے بھگڑتا ہوں، اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ سو تو میرے اگلے پچھلے، چھپے کھلے گناہوں کو بخش دے یا اللہ تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

باب: رات کی نماز کی کیفیت اور رکعات کی تعداد۔

382: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعت پڑھتے۔ ان میں سے پانچ وتر ہوتیں اور صرف آخر میں بیٹھے (یعنی پانچ رکعات وتر ایک تشہد سے پڑھتے)۔

باب: رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر ایک رکعت ہے رات کے آخر میں۔

383: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ پھر جب خیال ہو کہ صبح ہو چلی تو ایک رکعت پڑھ لے کہ وہ (ایک

وَفِي بَصْرِي نُوْرًا وَلَمِي سَمْعِي نُوْرًا وَعِن يَمِيْنِي نُوْرًا وَعِن يَسَارِي نُوْرًا وَقُوْفِي نُوْرًا وَتَحْنِي نُوْرًا وَأَمَامِي نُوْرًا وَخَلْفِي نُوْرًا وَعَظْمٌ لِي نُوْرًا* قَالَ حُرَيْبٌ وَسَبْعًا فِي الثَّابُوتِ فَلَقِيْتُ بَعْضَ نَسَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَ فَاذْكُرْ عَصِيْبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشْرِي وَذْكُرْ حَصْلَتَيْنِ

380: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيُ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ*

باب دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

381: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَامَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْحِجَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنْبَتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ*

باب كَيْفَ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَدَدُ رُكُوعِهَا

382: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَوِّرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يُجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا*

باب صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

383: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ

رکعت) اس ساری نماز کو جو اس نے پڑھی، وتر کر دی گئی۔

باب: رات کی نماز کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پڑھنا۔

384: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ

ﷺ کو رات کی نماز میں بیٹھ کر قرأت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر جب بوڑھے ہو گئے تو بیٹھے بیٹھے قرأت کرتے، یہاں تک کہ جب سورت کی آیتیں یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے، پھر رکوع کرتے۔

باب: آدمی کا پوری رات سونے کی کراہیت کہ اس میں کوئی نماز نہ پڑھے۔

385: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس

ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہیں اٹھتا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے کان میں یادوںوں کانوں میں شیطان پیشاب گر جاتا ہے۔

باب: جب نماز میں اونگھ آنے لگے تو سو جائے۔

386: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں اونگھ آ جائے تو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے۔ اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگتا ہے تو گمان ہے کہ وہ مغفرت مانگنے کا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گالیاں دینے لگے۔

باب: شیطان کی گرہ کیسے کھلتی ہے؟

387: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ تم میں

(جب کوئی سو جاتا ہے) تو شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گرہیں لگاتا ہے۔ ہر گرہ پر پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے۔ پھر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا تو ایک گرہ کھل گئی۔ اور جب وضو کیا تو دو گرہیں کھل گئیں۔ اور جب نماز پڑھی تو سب گرہیں کھل گئیں۔ پھر وہ صبح کو شاش بباش خوش مزاج اٹھتا ہے اور نہیں تو گندہ دل سست ہو کر اٹھتا ہے۔

باب: رات میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں دعا (ضرور) قبول ہوتی

ہے۔

388: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ﷺ

فرماتے تھے: رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت جو مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے، اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرتا ہے اور یہ (گھڑی) ہر رات میں ہوتی ہے۔

باب: رات کے آخری حصہ میں دعا اور ذکر کی ترغیب اور اس میں دعا کی

قبولیت کا بیان۔

مَنْ مَنَى مَنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدَكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رُكْعَةً وَاحِدَةً تَوَاتُرًا لَهُ مَا قَدْ صَلَّى *

باب: صَلَاةُ اللَّيْلِ قَانِمًا وَ قَاعِدًا

384: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَثُرَ قَرَأَ جَالِسًا حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ

باب: كَرَاهِيَةُ أَنْ يَتِمَّ الرَّجُلُ اللَّيْلَ كُلَّهُ لَا يُصَلِّيَ فِيهِ

385: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ لَمِى أذُنِهِ أَوْ قَالَ فِي أذُنِهِ *

باب: إِذَا نَعَسَ فِي الصَّلَاةِ؛ فَلْيَرْقُدْ

386: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعَسَ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ *

باب: مَا يَحُلُّ عَقْدَ الشَّيْطَانِ

387: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقُدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عَقَدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ عَقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْكَ لِيلاً طَوِيلًا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ انْحَلَّتْ عَقْدَةٌ وَإِذَا تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَنْهُ عَقْدَتَانِ فَإِذَا صَلَّى انْحَلَّتْ الْعُقَدُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَمَلَانَ *

باب: فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُسْتَجَابُ فِيهَا

388: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ *

باب: التَّرْغِيبُ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّذَكُّرِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَالْإِجَابَةُ فِيهِ

389: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اُزل تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے اور فرماتا: ”میں بادشاہ ہوں“ ”میں بادشاہ ہوں“، کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے کہ میں اسے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے کہ میں اسے بخش دوں؟ غرض کہ صبح روشن ہونے تک ایسا ہی فرماتا رہتا ہے۔

باب: رات کی نماز کا جامع بیان اور جو شخص اس سے سو جائے یا بیمار ہو جائے۔

390: زرارہ سے روایت ہے کہ سیدنا سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور مدینہ میں اپنی زمین اور باغ وغیرہ فروخت کریں تاکہ اس سے ہتھیار اور گھوڑے خریدیں اور نصاریٰ سے مر تے دم تک لڑیں۔ پھر جب مدینہ آئے اور مدینہ والوں سے ملے تو انہوں نے ان کو منع کیا، (یعنی بالکل کاروبار دنیا اور ضروریات بشری چھوڑ کر ایسا نہ کرنا چاہیے) اور خبر دی کہ نبی ﷺ کی زندگی میں چھ آدمیوں نے اس کا ارادہ کیا تھا تو آپ ﷺ نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارے لئے میری راہ اچھی نہیں؟ پھر جب لوگوں نے ان سے یہ کہا تو انہوں نے اپنی بیوی سے جس کو طلاق دے چکے تھے، گواہوں کی موجودگی میں رجوع کر لیا۔ پھر وہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں تمہیں ایسا شخص نہ بتا دوں کہ جو ساری زمین کے لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے وتر کا حال بہتر جانتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ کون ہے؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں، سو تم ان کے پاس جاؤ، ان سے پوچھو، اور پھر ان کے جواب سے مجھے بھی آ کر مطلع کر دیتا۔ پھر میں (سعد بن ہشام) ان کے پاس سے چلا اور حکیم بن افرح کے پاس آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجھے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے چلیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ان کے پاس نہیں جاتا اس لئے کہ میں نے انہیں ان دونوں گروہوں (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) کی آپس کی لڑائیوں میں بولنے سے منع کیا تھا مگر انہوں نے نہ مانا اور چلی گئیں۔ (سعد بن ہشام نے) کہا کہ میں نے حکیم کو قسم دی تو وہ تیار ہو گئے، اور ہم (دونوں) اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف چلے اور انہیں اطلاع کی تو انہوں نے اجازت دے دی اور ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تب انہوں نے کہا کہ کیا یہ حکیم ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ غرض اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں پہچان لیا۔ (یعنی

۳۸۹ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال ينزل الله إلى السماء الدنيا كل ليلة حين يَمْضِي ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَاسْتَجِبْ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيَءَ الْفَجْرُ *

باب جامع صلاة الليل ومن نام عنه أو مرض
۳۹۰ عن زرارة أن سعد بن هشام بن عامر أراد أن يَلْزَمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عَقَارًا لَهُ بِهَا لِيَجْعَلَ فِي السَّلَاحِ وَالْكَرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّومَ حَتَّى يَمُوتَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَقِيَ أَنَسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَتَهَوَّاهُ عَنْ ذَلِكَ وَأَخْبَرُوهُ أَنَّ رَهْطًا سَأَلُوا أَزَادُوا ذَلِكَ فِي حَيَاةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهَاؤُمُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَنَسٌ لَكُمْ فِي أَسْوَءَ؟ فَلَمَّا حَدَّثُوهُ بِذَلِكَ رَاجَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا وَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعِهَا فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ عَنْ وَلِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَغْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بَوَثْرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مَنْ؟ قَالَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاسْأَلَهَا ثُمَّ أَتَيْتِي فَأَخْبَرْتَنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَانْطَلَقْتُ بِإِنِّهَا فَاتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَلْفَحٍ فَاسْتَلْحَفْتُهُ بِإِنِّهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِبِهَا لِأَنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشَّيْئَتَيْنِ ذَنْبًا فَأَبَتْ لِيَهُمَا إِلَّا مُعْتَبًا قَالَ فَاسْتَمْتُ عَلَيْهِ فَمَجَاءَ فَانْطَلَقْنَا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا فَأَذِنَتْ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَتَلَّاتِ أَحْكِمَ؟ فَعَرَفْتُهُ فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَّاتِ مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ

آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ سے) پھر انہوں نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ سیدنا حکیم نے کہا کہ میرے ساتھ سعد بن ہشام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہشام کون ہے؟ حکیم نے کہا کہ عامر کے بیٹے۔ جب ان پر رحمت کی دعا کی اور قنادہ نے کہا کہ وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتلائیے؟ انہوں نے کہا کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں (سعد) نے کہا کہ کیوں نہیں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔ انہوں نے کہا کہ پھر میں نے چلنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ موت کے وقت تک اب کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھوں۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے رات کے وقت اٹھنے (اور نماز پڑھنے) کے بارے میں بتلائیے۔ تو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیا تم نے یا ایہا المرءات نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کہ کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے شروع میں رات کو کھڑے ہو کر (نماز) پڑھنے کو فرض کیا۔ پھر نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رات کو نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کا خاتمہ (آخری آیتیں) بارہ مہینے تک آسمان پر روک رکھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کا آخر اتارا اور اس میں تخفیف فرمائی۔ (یعنی تہجد کی فرضیت معاف کر دی اور مسنون ہونا باقی رہا) پھر رات کو نماز (تہجد) پڑھنا فرض ہونے کے بعد خوشی کا سوا ہوا گیا (نفل ہو گیا)۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں بھی بتلائیے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم لوگ آپ ﷺ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو رات کو جب چاہتا اٹھا دیتا تھا۔ پھر آپ ﷺ مسواک کرتے تھے اور وضو کرتے، پھر نو رکعت پڑھتے تھے۔ اس میں نہ بیٹھے مگر آٹھویں رکعت میں بعد اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے اور اس کی حمد و ثناء کرتے اور دعاء کرتے (یعنی تہجد پڑھتے) پھر سلام نہ پھیرتے اور کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھتے اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور اس طرح سلام پھیرتے کہ ہم کو سنا دیتے (تا کہ سوتے جاگ اٹھیں) پھر سلام کے بعد بیٹھے بیٹھے دو رکعت پڑھتے، غرض یہ گیارہ رکعات ہوئیں۔ اے میرے بیٹے! پھر جب آپ ﷺ کا سن (عمر مبارک) زیادہ ہو گیا اور بدن میں گوشت آ گیا تو سات رکعت وتر پڑھنے لگے اور رکعتیں ویسی ہی پڑھتے جیسی پہلے پڑھتے تھے۔ غرض یہ سب نو رکعتیں ہوئیں۔ اے میرے بیٹے (یعنی سات وتر اور تہجد اور دو رکعت وتر کے بعد) اور آپ ﷺ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر بیٹھتی کرتے

قَالَتْ مَنْ هَشَامٌ؟ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ
وَقَالَتْ خَيْرًا قَالَ قَنَادَةُ وَكَانَ أَصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ
فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَيْسِي عَنْ خَلْقِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟
قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنْ خَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ
أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ بَدَأَ لِي فَقُلْتُ أَلَيْسِي
عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ
أَلَسْتُ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمَرْمُلُ؟ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ
فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا
وَأَمْسَكَ اللَّهُ خَاتَمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ
حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ التَّخْفِيفَ
لِقِصَارِ قِيَامِ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ
الْمُؤْمِنِينَ أَلَيْسِي عَنْ وَفْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهْرَهُ فَيَنْعِنُهُ اللَّهُ
مَا شَاءَ أَنْ يَنْعِنَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي
سِتْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ
اللَّهَ وَيَخْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ
فَيُصَلِّيُ التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَخْمَدُهُ
وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ
بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً
يَا بَنِي فَلَمَّا سَنَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْ تَرَ سِتْعَ وَصَنَعَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ مِثْلَ
صَنِيعِهِ الْأَوَّلِ فَلَتَلِكَ سِتْعَ يَا بَنِي وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُسَدِّدَ

اور جب آپ ﷺ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا جس کی وجہ سے رات کو نہ اٹھ سکتے تو دن کو بارہ رکعات ادا کرتے (یعنی وتر نہ پڑھتے اس سے ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہیں) اور میں نہیں جانتی کہ نبی ﷺ نے کبھی سارا قرآن ایک رات میں پڑھ لیا ہو (اس سے ایک شب میں قرآن ختم کرنا بدعت ثابت ہوا) نہ یہ جانتی ہوں کہ ساری رات آپ ﷺ نے صبح تک نماز پڑھی (یعنی ذرا بھی نہ سوئے نہ آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ رمضان کے سوا (کوئی اور) سارا مہینہ روزہ رکھا ہو۔ پھر میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ بیشک اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سچ فرمایا۔ اور کہا کہ اگر میں ان کے پاس ہوتا یا ان کے پاس جاتا تو یہ حدیث بالمشافہ سنتا۔ سعد نے کہا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے تو میں کبھی ان کی بات آپ سے نہ کہتا۔

باب: نماز وتر کے بارے میں۔

391: اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر اَوَّل رات میں اور درمیان میں اور آخر رات میں سب وقتوں میں ادا کئے ہیں، یہاں تک کہ فجر کے وقت تک۔

باب: وتر اور فجر کی دو سنتوں کے بارے میں۔

392: سیدنا انس بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ مجھے صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں بتلائیے، کیا میں ان میں طویل قرأت کروں؟ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور وتر ایک رکعت پڑھتے تھے۔ (ابن سیرین) کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں یہ نہیں پوچھتا۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم مولے آدمی ہو (یعنی موٹی عقل والے ہو) کہ بات کے درمیان ہی میں بول اٹھے) کیا تم مجھے (پوری) حدیث بیان کرنے کی فرصت نہیں دیتے؟ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دو رکعت پڑھتے تھے، اور ایک وتر ادا کرتے تھے اور دو رکعت صبح کی فرض نماز سے پہلے ایسے وقت پڑھتے کہ بگیر آپ ﷺ کے کان میں ہوتی (یعنی بگیر کے وقت پڑھتے اور ظاہر ہے کہ اس وقت جو نماز ہوگی نہایت خفیف ہو گی)۔

باب: جس کو ڈر ہے کہ وہ آخر رات نہیں اٹھ سکے گا تو وہ وتر کو اول رات میں پڑھ لے۔

393: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو اس بات کا خوف ہو کہ آخر شب میں نہ اٹھ سکے گا تو اول شب میں (عشاء کے بعد)

عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعَ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَكْبَرَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَدَّثَنِي بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقْتَ لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأْتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا *

باب فِي صَلَاةِ الْوُتْرِ

391 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مِنْ كُسَلِ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَاتَّهَى وَثَرُوهُ إِلَى السُّحُورِ

باب فِي الْوُتْرِ وَرَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

392 عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ أَوْ طِيلَ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ إِنَّكَ لَصَحْبٌ أَلَا تَدْعُنِي أَسْأَلُكَ لَكَ الْحَدِيثُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ كَأَنَّ الْأَذَانَ بِأَذْنِهِ *

باب مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ

393 عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ

وتر پڑھے۔ اور جس کو امید ہو کہ آخر شب میں اٹھے گا تو چاہیے کہ وتر آخر شب میں پڑھے، اس لئے کہ شب کی نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

باب: صبح سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

394: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر صبح سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

باب: نماز میں قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت۔

395: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے تو اس میں تین موٹی حاملہ اونٹنیاں پائے؟ ہم نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کسی کا نماز میں تین آیات کا پڑھنا تین موٹی تازی حاملہ اونٹیوں سے بہتر ہے۔“

باب: ان ایک جیسی سورتوں کے متعلق جن میں سے دوسو تیس ایک رکعت میں پڑھے گا۔

396: سیدنا ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک دن فجر کی نماز پڑھ کر صبح عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر گئے۔ پس ہم نے دروازے پر کھڑے ہو کر سلام کہا تو ہمیں اجازت دیدی گئی۔ ابو داؤد کہتے ہیں کہ ہم تھوڑی دیر دروازے پر ٹھہرے رہے تو ایک بچی نکلی۔ کہنے لگی کہ آپ اندر داخل کیوں نہیں ہوتے؟ چنانچہ ہم اندر داخل ہو گئے تو دیکھا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے تسبیح پڑھ رہے تھے، فرمانے لگے کہ جب تمہیں اجازت دیدی گئی تھی تو تمہیں اندر داخل ہونے سے کس چیز نے روکا؟ ہم نے کہا اور کچھ نہیں، ہم نے خیال کیا کہ آپ کے بعض گھروالے سوئے ہوں گے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ تم نے ابن ام عبد کے اہل خانہ کو غافل خیال کیا ہے؟ پھر وہ تسبیح میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے گمان کیا کہ سورج نکل آیا ہے۔ آپ نے بچی سے کہا دیکھو سورج نکل آیا ہے؟ ابو داؤد کہتے ہیں پس اس نے دیکھ کر کہا کہ نہیں ابھی سورج طلوع نہیں ہوا۔ وہ پھر تسبیح میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے گمان کیا کہ سورج نکل آیا ہے۔ آپ نے پھر بچی سے کہا، دیکھو سورج نکل آیا ہے؟ تو اس نے دیکھ کر کہا، جی ہاں سورج طلوع ہو چکا ہے تو فرمانے لگے کہ تمام تعریف اللہ رب العالمین کیلئے ہے جس نے معاف کر دیا ہم کو ہمارے اس دن میں۔ مہدی کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ”اور میں ہمارے گناہوں کے سبب ہلاک نہیں کیا۔“ تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے آج

اللیل فلیوتر أوله ومن طمع أن يقوم آخره فليوتر آخر الليل فإن صلاة آخر الليل مشهودة وذلك أفضل *

باب أوتروا قبل أن تصبحوا

394 عن أبي سعيد رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أوتروا قبل أن تصبحوا *

باب فضل قراءة القرآن في الصلاة

395 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيحب أحب أحدكم إذا رجع إلى أهله أن يجد فيه ثلاث خلفات عظام سمان؟ قلنا نعم قال فلثلاث آيات يقرأ بهن أحدكم في صلاته خير لله من ثلاث خلفات عظام سمان *

باب في التطاير التي يقرأ سورتين في ركعة

396 عن أبي وائل رضي الله عنه قال غدوتنا على

عبد الله بن مسعود رضي الله عنهم ما بعد ما صلينا

العداء فسلمنا بالباب فاذن لنا قال لمكننا بالباب

هنية قال فخرجت الجارية فقالت ألا تدخلون؟

فدخلنا فإذا هو جالس يسبح فقال ما منعكم أن

تدخلوا وقد اذن لكم؟ قلنا لا إلا أننا ظننا أن بعض

أهل البيت نائم قال ظننتم بالابن أم عبد غفلة

قال ثم أقبل يسبح حتى ظن أن الشمس قد طلعت

فقال يا جارية الظري هل طلعت؟ قال فتطرت فإذا

هي لم تطلع فأقبل يسبح حتى إذا ظن أن الشمس

قد طلعت قال يا جارية الظري هل طلعت؟ فتطرت

فإذا هي قد طلعت فقال الحمد لله الذي آفاننا

يومنا هذا فقال مهدي وأحسبه قال ولم يهلكنا

بذنوبنا قال فقال رجل من القوم قرأت المفصل

کی رات ساری کی ساری مفصل سورتیں پڑھی ہیں۔ تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہذا کھذ الشعر تم نے ایسے پڑھا جیسا کوئی شعر پڑھتا ہے۔ ہم نے البتہ قرآن کو سنا ہے اور مجھے وہ قرآن یاد ہیں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔ وہ اٹھارہ سورتیں مفصل کی اور دو سورتیں آل حم سے ہیں۔ (قرآن سے وہ سورتیں مراد ہیں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو دو سورتیں ملا کر ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے)

باب: رمضان کی نماز کے بارے میں کیا آیا ہے؟

397: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تقریباً) آدھی رات کو نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی اور چند لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر صبح لوگ اس کا ذکر کرنے لگے اور دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے، پھر لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز ادا کی اور صبح کو لوگ اس کا ذکر کرنے لگے۔ پھر تیسری رات میں مسجد میں زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے نماز ادا کی۔ پھر جب چوتھی رات ہوئی اور لوگ اس قدر جمع ہوئے کہ مسجد تنگ پڑ گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے تو لوگ ”نماز، نماز“ پکارنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے یہاں تک کہ صبح کی نماز آئے پھر جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور شہادتین پڑھا اور حمد و صلوة کے بعد فرمایا کہ معلوم ہو کہ تمہارا آج کی رات کا حال مجھ پر کچھ پوشیدہ نہ تھا مگر میں نے خوف کیا کہ تم پر رات کی نماز (تراویح) فرض نہ ہو جائے اور تم اس کی ادا نیکی سے عاجز ہو جاؤ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ رمضان کا واقعہ تھا۔

باب: قیام رمضان کا بیان اور اس میں ترغیب دلانا۔

398: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب دیتے تھے تاکہ ایداً حکم نہیں دیتے تھے اور فرماتے: جو رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کیلئے نماز پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور معاملہ اسی طرح تھا پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا (یعنی جس کا دل چاہتا رات کو نماز پڑھتا)۔

الْبَارِحَةَ كُلَّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرَ إِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقُرْآنَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقُرْآنَ الَّتِي كَانَتْ يَقْرَأُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفْصَلِ وَسُورَتَيْنِ مِنَ آلِ حَمِ *

باب ما جاء في صلاة رمضان

397 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ حِوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذَلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ فَخَرَجَ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةَ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمْ اللَّيْلَةَ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَفْرُضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةَ اللَّيْلِ فَتَعْجزُوا عَنْهَا * وَهِيَ رَوَايَةٌ : وَ ذَلِكَ فِي رَمَضَانَ *

باب في قيام رمضان والترغيب فيه

398 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغَّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْتِرَهُمْ فِيهِ بَعِزَةٌ يَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى ذَلِكَ *

جمعہ کے مسائل

باب: جمعہ کے دن کے بارے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس امت کی

رعنائی۔

399: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سب سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن سب سے آگے ہو جانے والے ہیں۔ اور ہم جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ مگر البتہ اتنی بات ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہمیں ان کے بعد ملی۔ اور انہوں نے سچی بات میں اختلاف کیا سو یہ جمعہ کا دن وہی ہے جس میں انہوں نے اختلاف کیا اور اللہ نے ہمیں ہدایت دی پھر یہ جمعہ کا دن تو ہمارے لئے اور دوسرا دن یہود کا (یعنی ہفتہ) اور تیسرا دن نصاریٰ کا (یعنی اتوار۔ جو انہوں نے اپنے لئے مقرر کئے)۔

باب: جمعہ کے دن کی فضیلت۔

400: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ان دنوں میں سے بہتر دن، جن میں سورج نکلتا ہے، جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن وہاں سے نکالے گئے۔ اور قیامت بھی اسی جمعہ کے دن قائم ہوگی۔

باب: جمعہ کے دن ایک خاص گھڑی (وقت) کا بیان۔

401: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو مسلمان اس وقت کھڑا نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے کوئی بھلائی کی چیز مانگے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا۔ اور (راوی نے) کہا کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ بہت تھوڑی ہے اور اس کی رغبت دلاتے تھے۔

402: سیدنا ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے اپنے والد سے جمعہ کی ساعت کے بارے میں کچھ سنا ہے جو وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہوں؟ میں نے کہا کہ ہاں میں نے ان سے سنا ہے، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ وہ گھڑی امام کے خطبہ کیلئے بیٹھنے سے نماز پڑھی جانے تک ہے۔

باب: جمعہ کے دن نماز فجر میں کیا پڑھا جائے؟

403: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں آتم سجدة اور هل اتی علی الانسان حين من الدهر پڑھتے تھے اور نماز جمعہ میں سورۃ الحمد اور المنافقون پڑھا کرتے تھے۔

کتاب الجمعة

باب هداية هذه الامة ليوم الجمعة

٣٩٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِيَدِ أَنْهَمُ أَوْثُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأَوْثَانَهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاخْتَلَفُوا فَهَدَانَا اللَّهُ لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ هَدَانَا اللَّهُ لَهُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاتِيَوْمَ لَنَا وَعَدَا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ عَدِ لِلنَّصَارَى *

باب فضل يوم الجمعة

٤٠٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ *

باب في الساعة التي في يوم الجمعة

٤٠١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهُ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ يَغْلُظُهَا بِرُؤُوسِهَا

٤٠٢ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَسَمِعْتُ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تَقْضَى الصَّلَاةُ *

باب ما يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة

٤٠٣ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة "الم تتريل السجدة" و"هل أتى على الإنسان حين من الدهر" وأن النبي ﷺ كان يقرأ في صلاة الجمعة سورة الجمعة والمنافقين *

باب: جمعہ کے دن غسل کے بارے میں۔

404: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک دن لوگوں کو جمعہ

کا خطبہ دے رہے تھے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آئے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ کیا حال ہوگا ان لوگوں کا جو اذان کے بعد دیر لگاتے ہیں؟ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! جب میں نے اذان سنی تو اور کچھ نہیں کیا وضو کے، کہ وضو کیا اور آیا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صرف وضو ہی کیا؟ کیا لوگوں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوئی جمعہ کو آئے تو ضرور نہائے۔

باب: جمعہ کے دن خوشبو اور مسواک کا بیان۔

405: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: جمعہ کے دن نہانا اور مسواک کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔ اور خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگانا چاہیے۔

باب: جمعہ کے دن اول وقت میں آنے والے کی فضیلت۔

406: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازہ پر فرشتے لکھتے ہیں کہ فلاں سب سے پہلے آیا، اس کے بعد وہ آیا، اس کے بعد وہ آیا، پھر جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو سب فرشتے اعمال نامے لپیٹ دیتے ہیں اور آ کر خطبہ سننے لگتے ہیں۔ اور جو اول وقت آیا اس کے ثواب کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایک اونٹ کی قربانی کرے۔ اس کے بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک گائے قربان کرے۔ اس کے بعد جو آئے وہ ایسے ہے جیسے مینڈھا قربان کرے۔ اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی مرغی قربان کرے۔ اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک اتر اللہ کی راہ میں قربان کرے۔

باب: جمعہ کی نماز کا وقت اس وقت ہے جب سورج ڈھل جائے۔

407: سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

جمعہ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔ پھر سایہ ڈھونڈتے ہوئے لوٹتے تھے (یعنی دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا)۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر ہونا اور نماز میں اس پر کھڑے ہونے کا

بیان۔

408: سیدنا ابو حازم سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سیدنا اسلم بن سعد رضی اللہ عنہ

کے پاس آئے اور منبر کے بارے میں جھگڑنے لگے کہ وہ کس لکڑی کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں جانتا ہوں وہ جس لکڑی کا تھا اور جس نے اسے بنایا۔ اور

باب فِي غُسْلِ الْجُمُعَةِ

٤٠٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيَّنَّمَا عَمَّرَ بِنُ الْخَطَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَعَرَضَ بِهِ عَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَأَخَّرُونَ بَعْدَ النَّدَاءِ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ النَّدَاءَ أَنْ تَوْصَّيْتُ نَمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عَمْرُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا؟ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ؟ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ*

باب الطَّيِّبِ وَالسَّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٤٠٥ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسَّوَاكٌ وَيَمَسُّ مِنَ الطَّيِّبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ*

باب فَضْلِ التَّهَجِيرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٤٠٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَأَلَّوْا فَيَأْتِي الْإِمَامَ طَوْرًا الصُّخْفِ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَمَنْ تَلَّى الْمُهَجَّرَ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَيْتَةَ ثُمَّ كَأَنَّ الَّذِي يُهْدِي بَقْرَةَ ثُمَّ كَأَنَّ الَّذِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَأَنَّ الَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَأَنَّ الَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ*

باب صَلَاةِ الْجُمُعَةِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ

٤٠٧ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَخْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا لِنُجْمِعَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَّبِعُ النَّبِيَّ*

باب فِي اتِّخَاذِ مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقِيَامِ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ

٤٠٨ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ نَفْرًا جَاءُوا إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ تَمَازُوا فِي الْمَنْبَرِ مِنْ أَيِّ غُودٍ هُوَ؟ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لِأَعْرِفُ مِنْ أَيِّ غُودٍ

میں نے دیکھا جب پہلی بار رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھے۔ (ابوحازم کہتے ہیں) میں نے کہا کہ اے ابو عباس! ہم سے یہ سب حال بیان کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو کہلا بھیجا (ابوحازم نے کہا کہ سیدنا اہل بن سعد رضی اللہ عنہم اس دن اس عورت کا نام لے رہے تھے) کہ تو اپنے غلام کو جو بڑھی ہے اتنی فرصت دے کہ میرے لئے چند کڑیاں یعنی منبر بنادے کہ جس پر میں لوگوں سے بات کروں (یعنی وعظ و نصیحت کروں) تو اس غلام نے تین میٹر جیوں کا ایک منبر بنایا اور رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا تو وہ مسجد میں اس مقام پر رکھا گیا۔ اس کی لکڑی غابہ کے جھاڑ کی تھی (غابہ مدینہ کی بلندی میں ایک مقام ہے) اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے تکبیر کہی اور آپ ﷺ منبر پر تھے۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا اور اگلے پاؤں پیچھے اترے یہاں تک کہ منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر منبر پر لوٹے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھو۔

باب: خطبہ میں کیا کہا جائے۔

409: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رضاد (ایک شخص کا نام ہے) مکہ میں آیا اور وہ قبیلہ ازد شہوۃ میں سے تھا اور جنوں اور آسیب وغیرہ سے دم جھاڑ کرتا تھا۔ تو اس نے مکہ کے نادانوں سے سنا کہ محمد (ﷺ) (معاذ اللہ) مجنون ہیں۔ تو اس نے کہا کہ میں اس شخص کو دیکھوں گا شاید اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے انہیں اچھا کر دے۔ غرض آپ ﷺ سے ملا اور کہا کہ اے محمد (ﷺ)! میں جنوں وغیرہ کے اثر سے جھاڑ کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے جسے چاہتا ہے شفا دیتا ہے، تو کیا آپ کو خواہش ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں، میں اس کی خوبیاں بیان کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں جس کو اللہ راہ بتلائے اسے کون بہکا سکتا ہے اور جسے وہ بہکائے اسے کون راہ بتلا سکتا ہے؟ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور بھیجے ہوئے (رسول) ہیں۔ اب حمد کے بعد جو (کہو کہوں)۔ رضاد نے کہا کہ ان کلمات کو پھر پڑھو۔ غرض کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کلمات کو تین بار پڑھا۔ پھر رضاد نے کہا کہ میں نے کانہوں کی باتیں سنیں، جا دو گروں کے اقوال سنئے، شاعروں کے اشعار سنئے مگر ان کلمات کے برابر میں نے کسی کو نہیں سنا، اور یہ تو دریائے بلاغت کی تہ تک پہنچ گئے ہیں۔ پھر رضاد نے کہا کہ اپنا ہاتھ لائیے کہ میں اسلام کی بیعت کروں۔ غرض انہوں نے بیعت کی۔ اور

ہو؟ وَمَنْ عَمَلَهُ؟ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَتَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا قَالَ أُرْسِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ (قَالَ أَبُو حَازِمٍ إِنَّهُ لِيَسْمَعُهَا يَوْمَئِذٍ) الظُّرِّيُّ غُلَامَكَ التَّجَارَ يَغْمَلُ لِي أَعْوَادًا أَكَلَمَ النَّاسَ عَلَيْهَا فَعَمِلَ هَذِهِ السَّلَاتِ دَرَجَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضِعَتْ هَذَا الْمَوْضِعَ فِيهِ مِنْ طَرَفَاءِ الْغَابَةِ وَقَلَّدَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ فُكْبَرٌ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَأَاهُ وَهُوَ عَلَى الْمِثْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْفَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ لِي أَصْلَ الْمِثْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَّغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ النَّاسُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي صَنَعْتُ هَذَا لِنَاتِمُوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي *

باب مَا يُقَالُ فِي الْخُطْبَةِ

٤٠٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ صِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَهْوَةَ وَكَانَ يُرْقِي مِنَ هَذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سَفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْثُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَيَّ يَدِي قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أُرْقِي مِنَ هَذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَيَّ يَدِي مِنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مِنْ يَدَيْهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلُّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ أَعِذْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هُوَلَاءُ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ لَمَّا سَمِعْتُ مِنْ كَلِمَاتِكَ هُوَلَاءُ وَلَقَدْ بَلَغَنِي نَاعُوسُ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ بِذِكِّ أَبَائِكَ عَلَيَّ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے تمہاری قوم (کی طرف) سے بھی بیعت کر لوں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں، میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتا ہوں۔ (راوی) کہتا ہے آخر رسول اللہ ﷺ نے ایک فوجی دستہ بھیجا اور وہ ان (ضداد) کی قوم پر سے گزرے تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم سے تو کچھ نہیں لوٹا؟ تب ایک شخص نے کہا کہ ہاں میں نے ایک لوٹا ان سے لیا ہے۔ انہوں نے حکم دیا کہ جاؤ اسے واپس کر دو اس لئے کہ یہ ضداد کی قوم ہے (اور وہ ضداد کی بیعت کے سبب سے امان میں آچکے ہیں)۔

باب: خطبہ میں آواز کا بلند کرنا اور اس میں خطیب کیا کہے؟

410: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ پڑھتے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا۔ گویا وہ ایک ایسے لشکر سے ڈرانے والے تھے کہ صبح آیا یا شام آیا اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت یوں اکٹھے بھیجے گئے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں، اور آپ ﷺ نے اگشت شہادت اور درمیانی انگلی ملا دکھاتے اور حمد و ثناء کے بعد فرماتے کہ جان لو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر محمد ﷺ کا راستہ ہے۔ اور سب کاموں سے بُرے نئے کام ہیں اور عبادت کا ہر نیا طریقہ گمراہی ہے۔ پھر فرماتے کہ میں ہر مومن کا اس کی جان سے زیادہ دوست ہوں۔ تو جو مومن سر کر مال چھوڑ جائے وہ اس کے گھر والوں کا ہے۔ اور جو قرض یا بچے چھوڑے تو ان کی پرورش میری طرف ہے اور ان کا خرچ مجھ پر ہے۔

باب: خطبہ مختصر کرنا۔

411: سیدنا ابو داؤد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہما نے ہم پر خطبہ پڑھا اور بہت مختصر پڑھا اور نہایت بلیغ۔ پھر جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا کہ اے ابو الیقظان! تم نے بہت بلیغ خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر کہا۔ اگر آپ اس خطبہ کو ذرا طویل کرتے تو بہتر ہوتا۔ تب سیدنا عمار رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے، کہ آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا اس کے سمجھ دار ہونے کی نشانی ہے، سو تم نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ کو چھوٹا۔ اور بعض بیان جا دو ہوتا ہے (یعنی تا شیر رکھتا ہے)

باب: خطبہ میں جس چیز کا چھوڑنا جائز نہیں۔

412: سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس خطبہ پڑھا اور اس نے کہا کہ ”جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے راہ پائی، اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو کیا بُرا خطیب ہے۔ یوں کہو کہ ”جس نے اللہ اور

الإسلام قال فباعتة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى قومي؟ قال وعلى قومي قال فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فمروا بقومه فقال صاحب السرية للجنش هل أصبتم من هؤلاء شيئا؟ فقال رجل من القوم أصبت منهم مطهرة فقال رُدوها فإن هؤلاء قوم ضداد

باب رفع الصوت بالخطبة وما يقول فيها

٤١٠ عن جابر بن عبد الله رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا خطب أحمزت عيناه وعلا صوته واشتد غضبه حتى كأنه منذر جيش يقول صبحكم ومساءكم ويقول بنيت أنا والساعة كهاتين ويقرن بين إصبعيه السبابة والوسطى ويقول أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشتر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة ثم يقول أنا أولى بكل مؤمن من نفسه من ترك مالا فإلأهله ومن ترك ديناً أو ضياعاً فإني وعلى *

باب الإيجاز في الخطبة

٤١١ عن أبي والى رضى الله عنه قال خطبنا عمار رضى الله عنه فأجز وأبلغ فلما نزل قلنا يا أبا اليقظان لقد أبلغت وأوجزت فلو كنت تكففت؟ فقال إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن طول صلاة الرجل وقصر خطبته منته من فقه فأطيلوا الصلاة وأقصروا الخطبة وإن من البيان سحراً *

باب ما لا يجوز حذفه من الخطبة

٤١٢ عن عدي بن حاتم رضى الله عنه أن رجلاً خطب عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى فقال رسول الله ﷺ بنس الخطيب أنت قل ومن

اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہو گیا۔

باب: خطبہ میں منبر پر قرآن مجید پڑھنا۔

413: سیدہ امّ ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ دو برس یا ایک برس اور کچھ ماہ تک ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنورا ایک ہی تھا۔ اور میں نے سورۃ ”حق“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر یاد کر لی ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرماتے وقت منبر پر اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

باب: خطبہ میں انگلی سے اشارہ کرنا۔

414: حصین سے روایت ہے کہ عمارہ بن رؤبیعہ رضی اللہ عنہ نے مروان کے بیٹے بشر کو منبر پر دیکھا کہ وہ دونوں ہاتھ (خطبہ کے دوران اشارہ کیلئے) اٹھائے ہوئے تھا۔ تو کہا کہ اللہ ان دونوں ہاتھوں کو خراب کرے، میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس سے زیادہ نہ کرتے تھے اور اگشت شہادت سے اشارہ کیا۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ”وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا.....“ کے

بیان میں۔

415: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ سوا ایک بار ملک شام سے (غلہ لے کر) ایک قافلہ آیا اور لوگ اس کے پاس دوڑ گئے، صرف بارہ آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہ گئے۔ اس پر یہ آیت اتری جو سورۃ جمعہ میں ہے کہ ”جب کوئی تجارت یا کوئی کھیل کی چیز دیکھتے ہیں تو اس طرف دوڑ کر جاتے ہیں اور تجھے کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں.....“ پوری آیت۔

باب: نماز جمعہ میں کیا پڑھے؟

416: سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ اور ”هل اتاک حدیث الغاشیة“ پڑھا کرتے تھے۔ اور جب جمعہ اور عید دونوں ایک دن میں ہوتیں، تب بھی انہی دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے تھے۔

باب: خطبہ میں علم کی باتوں کی تعلیم دینا۔

417: سیدنا ابورقاعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایک مرد غریب (مسافر) اپنا دین دریافت کرنے کو آیا ہے اور نہیں جانتا ہے کہ اس کا دین کیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ کر میرے پاس تک آگئے اور ایک کرسی لائی گئی، میں سمجھتا ہوں کہ اس

يَعْنِي اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ ابْنُ لُمَيْرٍ فَقَدْ غَوِيَ *

باب قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عَلَى الْمُنْبَرِ فِي الْخُطْبَةِ

٤١٣ عَنْ أُمِّ هِشَامِ بِنْتِ حَارِثَةَ بِنْتِ الثُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ كَانَ ثَنُورًا وَثَنُورُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاحِدًا سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضُ سَنَةٍ وَمَا أَخَذْتُ { وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ } إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقْرُؤُهَا كُلَّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ عَلَى الْمُنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ

باب الإِشَارَةِ بِالْإِصْبَعِ فِي الْخُطْبَةِ

٤١٤ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبِعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى بَشَرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمُنْبَرِ وَالْعَمَّا يَدَيْهِ، فَقَالَ كَيْفَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ؛ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيدُ عَلَيَّ أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هَكَذَا. وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسْتَبَحَةِ *

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى {وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا

الْفُضُولَا إِلَيْهَا وَتَرَكَوْكَ قَانِمًا}

٤١٥ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَانِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَتْ عَيْرٌ مِنَ الشَّامِ فَانْفَلَّتِ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا فَالْفُضُولَا إِلَيْهَا وَتَرَكَوْكَ قَانِمًا) الْآيَةَ *

باب مَا يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

٤١٦ عَنْ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ ب "سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" وَ "هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ" قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ *

باب التَّعْلِيمِ لِلْعَلْمِ فِي الْخُطْبَةِ

٤١٧ عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اتَّهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَن دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ؟ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کے پائے لوہے کے تھے آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے (معلوم ہوا کہ کرسی پر بیٹھنا منع نہیں) اور مجھے سکھانے لگے جو اللہ نے آپ ﷺ کو سکھایا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے آ کر خطبہ کو تمام کیا۔ (یہ کمال غلط تھا اور معلوم ہوا کہ ضروری بات خطبہ میں روا ہے)۔

باب: جمعہ کے خطبوں کے درمیان بیٹھنا۔

418: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھتے۔ پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے کھڑے پڑھتے۔ اور جس نے تم سے کہا کہ بیٹھ کر پڑھتے تھے، اللہ کی قسم اس نے جھوٹ کہا۔ اور اللہ کی قسم میں نے تو آپ ﷺ کیساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

باب: نماز اور خطبہ میں تخفیف کرنا۔

419: سیدنا جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کیساتھ نماز میں پڑھی ہیں۔ آپ ﷺ کی نماز اور خطبہ (دونوں) درمیان ہوتے تھے۔ (یعنی نہ بہت لمبانا چھوٹا)۔

باب: جب کوئی آدمی جمعہ کے دن اس حال میں مسجد میں داخل ہو کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعت پڑھے۔

420: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سلیم غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے تھے۔ اور سلیم رضی اللہ عنہ بغیر نماز پڑھے بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے دو رکعت پڑھی؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اٹھو اور ان کو پڑھ لو۔

باب: خطبہ کیلئے دوسروں کو چپ کرانا۔

421: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو جمعہ کے دن اپنے ساتھی کو کہے کہ ”چپ رہ“ اور (اس وقت) امام خطبہ پڑھ رہا ہو، تو تو نے لغو بات کی۔

باب: کان لگا کر خاموشی سے خطبہ سننے کی فضیلت۔

422: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے غسل کیا اور جمعہ میں آیا اور جتنی مقدار میں تمہی نماز پڑھی، پھر خطبہ سے فارغ ہونے تک خاموش رہا، پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے اس جمعہ سے گذشتہ جمعہ تک اور تین دن کے اور زیادہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

باب: جمعہ کے بعد مسجد میں نماز پڑھنے کا بیان۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ حُطْبَتَهُ حَتَّى اتَّهَى إِلَيْهَا فَأَتَى بِكُرْسِيِّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا قَالَ لَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى حُطْبَتَهُ فَأَكَمَّ آخِرَهَا *

باب فِي الْجُلُوسَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ فِي الْجُمُعَةِ

٤١٨ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ ثَبَّأَكَ أَكْفَهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللَّهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِي صَلَاةٍ *

باب تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ

٤١٩ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا *

باب إِذَا دَخَلَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؛ يَرْكَعُ ٤٢٠ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ سُنَيْكُ الْغُطْفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ لَقَعَدَ سُنَيْكُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَكُنْتَ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ لَا قَالَ فَمَ لِمَ كَفَّهْمَا *

باب فِي الْإِنصَاتِ لِلْخُطْبَةِ

٤٢١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَلصَّتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَقَوْتَ *

باب فَضْلِ مَنْ اسْتَمَعَ وَأَلصَّتْ فِي الْجُمُعَةِ

٤٢٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَلصَّتْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُ غُفْرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ *

باب الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ

423: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جمعہ پڑھ چکو تو چار رکعت پڑھ لو۔ ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ اگر تمہیں کچھ جلدی ہو تو دو رکعت مسجد میں اور دو رکعت گھر میں لوٹ کر پڑھ لو۔
باب: جمعہ کے بعد گھر میں نماز پڑھنا۔

424: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ (عبداللہ رضی اللہ عنہ) جمعہ پڑھ چکے تھے تو گھر آ کر دو رکعت ادا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

باب: جمعہ کے بعد کلام کرنے یا نکلے بغیر نماز نہ پڑھی جائے۔

425: عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ سیدنا نافع بن جبیر نے انہیں سیدنا سائب بن اخت نمر کے پاس وہ چیز پوچھنے کیلئے بھیجا جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز میں نوٹ کی تھی۔ (جب عمر بن عطاء نے جا کر پوچھا تو) سائب بن اخت نمر نے کہا کہ ہاں! میں نے ان (سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ) کیساتھ مقصوری (جگہ کا نام) میں نماز جمعہ پڑھی تھی۔ جب امام نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے (گھریا کسی کمرے وغیرہ) میں داخل ہونے کے بعد مجھے بلا بھیجا، اور کہا کہ آج جو کام تم نے کیا ہے آئندہ نہ کرنا۔ جب نماز جمعہ سے فارغ ہو جاؤ تو جب تک کوئی بات چیت نہ کر لو یا اس جگہ کو نہ چھوڑ دو، متصلاً نماز نہ پڑھو۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے۔ (آپ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے) کہ ہم ایک نماز کے بعد متصلاً دوسری نماز بات چیت کے بغیر یا اس جگہ کو چھوڑے بغیر نہ پڑھیں۔

باب: جمعہ چھوڑنے پر سخت وعید۔

426: حکم بن میناء سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ اپنے منبر کی لکڑیوں پر فرما رہے تھے کہ ”لوگ جمعہ چھوڑ دینے سے باز آئیں نہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے اور وہ عاقلوں میں سے ہو جائیں گے۔“

۴۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ سَهْلٌ فَإِنْ عَجَلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ *
باب الصلاة بعد الجمعة في البيت

۴۲۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ *
باب لا يصلي بعد الجمعة حتى يتكلم أو يخرج

۴۲۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ أَخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعْسُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصَلِّهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذَلِكَ *
باب التغليظ في ترك الجمعة

۴۲۶ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مَنْبَرِهِ لَيْتَهُنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَذَعِبُهُمُ الْجُمُعَاتُ أَوْ لَيَخْتَمَنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ *
باب لا يصلي بعد الجمعة حتى يتكلم أو يخرج



عیدین کے مسائل

باب: عیدین میں اذان اور اقامت چھوڑنے کا بیان۔

427: سیدنا جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں عیدوں کی نماز گائی بار بغیر اذان اور بغیر اقامت کے پڑھی۔

باب: عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنے کا بیان۔

428: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نمازِ فطر کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور سیدنا ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم سب کیساتھ گیا تو ان سب بزرگوں

کا قاعدہ تھا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے اور اس کے بعد خطبہ پڑھتے تھے۔

پھر کہا آج بھی گویا میں وہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے، لوگوں کو اپنے ہاتھ

سے بیٹھنے کا اشارہ کیا، پھر ان کی بیٹھنے سے پہلے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس

آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت

پڑھی ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبِيَعُكَ﴾

(الممتحنہ: ۱۲) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فارغ ہوئے۔ پھر فرمایا کہ تم نے

ان سب کا اقرار کیا؟ ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ ہاں اے اللہ کے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم! راوی نے کہا کہ معلوم نہیں وہ کون تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ

کرو۔ تب سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا یا اور کہا کہ لاؤ میرے ماں باپ تم

پر فدا ہوں۔ اور وہ سب چھلے اور گٹھیاں اتار اتار کر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے

میں ڈالنے لگیں۔

باب: نمازِ عیدین میں کیا پڑھا جائے؟

429: عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھی اور فطر میں کیا پڑھتے

تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ اور

﴿الْقُرْآنِ السَّاعَةِ وَالسَّعَةِ الْقَمَرِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

باب: عید گاہ میں عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

430: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا

عید الفطر میں نکلے اور دو رکعت پڑھی کہ نہ اس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ بعد میں

پھر عورتوں کے پاس گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تھے پھر عورتوں

کو صدقہ کا حکم کیا پھر کوئی تو اپنے چھلے نکالنے لگی اور کوئی لوگوں کے ہار جو ان کے

گلوں میں تھے۔

باب: عورتوں کا عیدین کے لئے نکلنا۔

431: سیدہ امّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا

العیدان

باب تَرَكُ الْأَذَانَ وَالْإِقَامَةَ فِي الْعِيدَيْنِ

٤٢٧ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ

غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بغيرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ *

باب صلاة العیدین قبل الخطبة

٤٢٨ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ

صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي

بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ

يَخْطُبُ قَالَ فَتَنَزَّلُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلِسُ الرَّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ

يَشْفُهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ (يَا أَيُّهَا

النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبِيَعُكَ عَلَيَّ أَنْ لَا

يُشْرِكُنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا) فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى فَرَّغَ مِنْهَا

ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَّغَ مِنْهَا آثَنَ عَلَيَّ ذَلِكَ؟ فَقَالَتْ

امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْنِي غَيْرَهَا مِنْهُنَّ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا

يُدْرِي حِينَئِذٍ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ

ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ فِدَى لَكُنَّ أَبِي وَأُمِّي فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ

الْفَتْحَ وَالْحَوَاتِمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ *

باب ما يقرأ في صلاة العیدین

٤٢٩ عَنْ غُنَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا وَقْدِ النَّبِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى

وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا ب "ق وَالْقُرْآنِ

الْمَجِيدِ" وَ "الْقُرْآنِ السَّاعَةِ وَالسَّعَةِ الْقَمَرِ" *

باب تَرَكُ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهُ فِي الْمُصَلِّي

٤٣٠ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرِ

فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى

النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ

تُلْقِي خُرْصَهَا وَتُلْقِي سِخَانَهَا *

باب في خروج النساء إلى العیدین

٤٣١ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنَا

کہ ہم عید الفطر اور عید الضحیٰ میں اپنی کنواری، جوان لڑکیوں، حیض والیوں اور پردہ والیوں کو لے جائیں۔ پس حیض والیاں نماز کی جگہ سے الگ رہیں اور اس کار نیک اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی بہن اسے اپنی چادر اڑھا دے۔

باب :- بچیاں عید میں کیا کہیں؟

432: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے تشریف فرما ہوئے اور میرے پاس دو (تاباغ) لڑکیاں بعثت کی لڑائی کے گیت گارہی تھیں تو آپ ﷺ چھوٹے پر لٹ گئے اور اپنا مندان کی طرف سے پھیر لیا۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھے چمڑ کا کہ شیطان کی تان رسول اللہ ﷺ کے پاس؟ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو (یعنی گانے دو) پھر جب وہ غافل ہو گئے تو میں نے ان دونوں کو اشارہ کیا تو وہ نکل گئیں۔ وہ عید کا دن تھا اور سودانی (حبشی) ڈھالوں اور نیزوں سے کھیلتے تھے، سو مجھے یاد نہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خواہش کی تھی یا انہوں نے خود فرمایا کہ کیا تم اسے دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ ﷺ کے رخسار پر تھا، اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اے اولادِ ارفدہ! تم اپنے کھیل میں مشغول رہو۔ یہاں تک کہ جب میں تھک گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بس؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا جاؤ۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِيهِ الْفِطْرَ وَالْأَضْحَى الْعَوَاتِقَ وَالْحَيْضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحَيْضُ فَيَعْتَرِلْنَ الصَّلَاةَ وَيَسْتَهْدِنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِخْدَانًا لَا يَكُونُ لَهَا جَلْبَابٌ؟ قَالَ تَلْبِسْنَهَا أَحْسَبًا مِنْ جَلْبَابِهَا *

باب مَا يَقُولُ الْجَوَارِي فِي الْعِيدِ

٤٣٢ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِنَاءً بُعِثَ فَاضْطَجَعَ عَلَيَّ الْفَرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مَرَاهُ الشَّيْطَانُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعَهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزَتْهُمَا فَخَرَجْنَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالْبُرُقِ وَالْحَرَابِ فِيمَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا قَالَ تَشْتَهَيْنِ تَنْظُرِينَ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَأَاهُ خَدِي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفَدَةَ حَتَّى إِذَا مَلَلْتُ قَالَ حَسْبُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَادْهَبِي *



مسافر کی نماز

باب: امن کی حالت میں بھی مسافر کی نماز میں قصر ہے۔

433: سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ”کچھ گناہ نہیں اگر تم قصر کرو نماز میں اگر تمہیں خوف ہو کہ فر لوگ تمہیں ستائیں گے“ (النساء: ۱۰۱) اور اب تو لوگ امن میں ہو گئے (یعنی اب قصر جائز ہے یا نہیں؟) تو انہوں نے کہا کہ مجھے بھی یہی تعجب ہوا، جیسے تمہیں تعجب ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ نے تمہیں صدقہ دیا ہے تو اس کا صدقہ قبول کرو (یعنی بغیر خوف کے بھی سفر میں قصر کرو)۔

434: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر حضرت میں چار رکعتیں مقرر کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک رکعت۔

باب: کتنے سفر میں قصر کی جاسکتی ہے؟

435: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ٹھہر کر چار رکعتیں پڑھیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

باب: حج میں نماز کا قصر کرنا۔

436: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کو نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ واپس لوٹے۔ میں نے پوچھا کہ مکہ میں کتنے دن قیام کیا؟ انہوں نے کہا کہ دس روز۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہم مدینہ سے حج کیلئے (مکہ کو) نکلے۔

باب: منیٰ میں نماز کا قصر کرنا۔

437: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں مسافر کی نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی آٹھ برس تک (یا کہا کہ چھ برس تک) مسافر کی نماز ہی پڑھی۔ حفص (یعنی ابن عاصم) نے کہا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں دو رکعتیں پڑھتے اور اپنے بچھونے پر آجاتے تو میں نے کہا کہ اے میرے چچا! کاش آپ فرض کے بعد دو رکعت اور پڑھتے؟ (یعنی سنت) تو انہوں نے کہا کہ اگر مجھے ایسا کرنا ہوتا تو میں اپنے فرض پورے کرتا۔

باب: سفر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنا۔

438: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر

صلوة المسافر

باب قَصْرُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ فِي الْأَمْنِ

۴۳۳ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا) فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ *

۴۳۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً *

باب مَا تَقْصُرُ فِيهِ الصَّلَاةُ مِنَ السَّفَرِ

۴۳۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِدِي الْخَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ *

باب قَصْرُ الصَّلَاةِ فِي الْحَجِّ

۴۳۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْتُ قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ عَشْرًا * وَفِي رِوَايَةٍ: خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ *

باب قَصْرُ الصَّلَاةِ بِمَنَى

۴۳۷ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ثَمَانِي سِنِينَ أَوْ قَالَ سِتِّ سِنِينَ قَالَ حَفْصُ (يَعْنِي ابْنَ عَاصِمٍ) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي بِمَنَى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ فَقُلْتُ أَيُّ عَمٍّ لَوْ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ لَأَلْمَمْتُ الصَّلَاةَ *

باب الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

۴۳۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

میں جلدی ہوتی تو ظہر میں اتنی دیر کرتے کہ عصر کا اول وقت آجاتا، پھر دونوں کو جمع کرتے۔ اور مغرب میں دیر کرتے یہاں تک کہ جب شفق ڈوب جاتی تو اس کو عشاء کے ساتھ جمع کرتے۔

باب: حضر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنا۔

439: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر خوف اور بارش کے جمع کیا۔ کعب کی روایت میں ہے کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ ﷺ نے یہ کیوں کیا؟ انہوں نے کہا کہ تاکہ آپ کی امت کو حرج نہ ہو۔ اور ابو معاویہ کی حدیث میں ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ آپ ﷺ نے کس ارادہ سے یہ کیا تو انہوں نے کہا کہ اس ارادہ سے کیا کہ آپ ﷺ کی امت پر تکلیف نہ ہو۔

باب: بارش کی صورت میں گھروں میں نماز پڑھنا۔

440: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نمازی سردی، آندھی اور بارش کی رات میں اذان دی اور پھر اذان کے آخر میں کہہ دیا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں سردی کی اور بارش کی رات ہو تو مژدوں کو یہ کہنے کا حکم دیتے کہ لوگوں میں پکار دے کہ اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔

باب: سفر میں نقلی نماز (یعنی سنتیں) چھوڑ دینا۔

441: حفص بن عاصم نے کہا کہ میں مکہ کی راہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو انہوں نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ آئے یہاں تک کہ اپنے اترنے کی جگہ پہنچے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی ان کیساتھ بیٹھ گئے۔ اچانک ان کی نگاہ اس طرف پڑی جہاں نماز پڑھی تھی، تو کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ سنتیں پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سنت پڑھنی ہوتی تو میں نماز ہی پوری پڑھتا (یعنی فرض پورے چار رکعت پڑھتا)۔ پھر کہا کہ اے نبی ﷺ! میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا تو آپ ﷺ نے تاحیات دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کیساتھ رہا تو انہوں نے بھی تاحیات دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کیساتھ رہا تو انہوں نے بھی تاحیات دو سے زیادہ نہ پڑھیں۔ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کیساتھ رہا تو انہوں نے بھی تاحیات دو سے زیادہ نہ پڑھیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ اسوۂ حسنہ ہے۔

باب: سفر میں سواری پر نقلی نماز (تہجد) پڑھنا۔

﴿إِذَا عَجَلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ﴾

باب الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ

٤٣٩ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ * فِي حَدِيثٍ وَكَيْفَ قَالَ لَأَبْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ كَيْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ * وَفِي حَدِيثٍ أَبِي مُعَاوِيَةَ قِيلَ لَأَبْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ؟ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ *

باب الصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ فِي الْمَطَرِ

٤٤٠ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةِ ذَاتِ بَرَدٍ وَرِيحٌ وَمَطَرٌ فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَدِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتَ مَطَرٍ فِي السَّفَرِ أَنْ يَقُولَ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ *

باب تَرْكِ التَّنْفُلِ فِي السَّفَرِ

٤٤١ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ لَصَلُّوا لَنَا الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلْ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جَاءَ رَحْلُهُ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ فَحَاوَتْ مِنْهُ التَّفَاةُ نَحْوَ حَيْثُ صَلَّى فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتَمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَحِيٍّ إِلَيَّ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ سَهْمًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الاحزاب: ٢١) *

باب التَّنْفُلِ بِالصَّلَاةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي السَّفَرِ

442: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو (ابتداء میں سواری قبلہ رخ ہو تو مستحسن ہے)۔

باب: جب کوئی سفر سے واپس آئے تو مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرے۔

443: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں گیا اور میرے اونٹ نے دیر لگائی اور تھک گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے آئے اور میں دوسرے دن مسجد میں پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ابھی آئے ہو؟ میں نے کہا کہ جی ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ کو چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت ادا کرو۔ پھر میں گیا اور دو رکعت پڑھ کر آیا۔

باب: خوف کے وقت نماز کے بارے میں کیا حکم (آیا ہے؟)

444: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں بنی جہینہ کی ایک قوم کے ساتھ جہاد کیا انھوں نے ہمارے ساتھ بہت سخت لڑائی کی۔ پھر جب ہم ظہر پڑھ چکے تو مشرکوں نے کہا کہ کاش ہم ان پر ایک بارگی حملہ کرتے تو ان کو کاٹ ڈالتے۔ جبریل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ مشرکوں نے (یہ بھی) کہا کہ ان کی ایک اور نماز آ رہی ہے کہ وہ ان کو اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ پھر جب عصر کا وقت آیا تو ہم نے (آگے پیچھے) دو گھنٹیں باندھ لیں اور مشرک قبلہ کی طرف تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریر کی اور ہم سب نے بھی کئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا (یعنی دونوں صفیں رکوع تک شریک رہیں) اور سجدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پہلی صف کے لوگوں نے کیا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور پہلی صف کھڑی ہو گئی تو دوسری صف نے سجدہ کیا اور اگلی صف پیچھے اور کھجلی آگے ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور ہم نے بھی کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ صف اول کے لوگوں نے سجدہ کیا اور دوسری صف کے لوگ ویسے ہی کھڑے رہے۔ پھر جب دوسرے بھی سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ سب نے سلام پھیرا۔ ابو الزبیر نے کہا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے ایک اور بات بھی کئی کہ جیسے آج کل یہ تمہارے حاکم نماز پڑھتے ہیں۔

باب: سورج گرہن کی نماز کا بیان۔

445: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے اور بہت دیر

۴۴۲ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال كان رسول الله ﷺ يُسْبِخُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَتَوَتَّرَ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيُ عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ

باب إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ رَكَعَتَيْنِ

۴۴۳ عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلِي وَقَدِمْتُ؟ بِالْعَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْآنَ حِينَ قَدِمْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَذَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ *

باب مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

۴۴۴ عن جابر رضي الله عنه قال غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ لَوْ مَلْنَا عَلَيْهِمْ مِثْلَةَ لَأَقْطَعْنَاهُمْ فَأَخْبَرَ جَبْرِيْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالُوا إِنَّهُ سَتَانِهِمْ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْأَوْلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَالَ صَفْنَا صَفَيْنِ وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُ الْأَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُ الثَّانِي ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُ الْأَوَّلُ

وَلِ وَقَدِمْتَ الصَّفُ الثَّانِي فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ مَعَهُ الصَّفُ الْأَوَّلُ وَقَامَ الثَّانِي فَلَمَّا سَجَدَ الصَّفُ الثَّانِي ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ ثُمَّ خَصَّ جَابِرَ أَنْ قَالَ كَمَا يُصَلِّي أَمْرًاؤُكُمْ هَؤُلَاءِ *

باب صَلَاةِ الْكُفُوفِ

۴۴۵ عن عائشة رضي الله عنها قالت خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

تک قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے اور بہت قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم، پھر سجدہ کیا (یہ ایک رکعت میں دو رکوع ہوئے اور امام شافعی کا یہی مذہب ہے) پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم، پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے مگر پہلے قیام سے کم، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم (یہ بھی دو رکوع ہوئے) پھر سجدہ کیا اور فارغ ہوئے اور آفتاب اتنے میں کھل گیا تھا۔ پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اور انہیں گریہ کی موت اور زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا۔ پھر جب تم گریہ نہ دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑھو اور خیرات کرو۔ اے امت محمدیہ! اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اس بات میں کہ اس کا غلام یا باندی زنا کرے۔ اے امت محمدیہ! اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر تم جانے ہوتے تو بہت روتے اور تھوڑا ہنتے۔ سن لو! کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچا نہیں دیا؟

446: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب سورج گریہ ہو تو رسول اللہ ﷺ نے (دو رکعت نماز) آٹھ رکوع اور چار سجدوں کیساتھ نماز پڑھی۔

باب: نماز استسقاء کے بارے میں۔

447: سیدنا عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید گاہ کی طرف نکلے اور پانی کے لئے دعا مانگی۔ اور جب ارادہ کیا کہ دعا کریں تو قبلہ کی طرف ہوئے اور اپنی چادر کو لٹا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ پس (رسول اللہ ﷺ نے) لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور اللہ سے دعا کرنے لگے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر اٹھی پھر دو رکعت نماز پڑھی۔

باب: بارش کی برکت کا بیان۔

448: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم پر بارش ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنا کپڑا اتار دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ پر بارش کا پانی پہنچا۔ ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس لئے کہ یہ ابھی ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آئی ہے۔

باب: آندھی اور بادل کے وقت اللہ کی پناہ لینا اور بارش آنے پر خوش

ہونا۔

449: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کی عادت مبارکی کہ جب تیز آندھی آتی تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے "اے اللہ

اللَّهُ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ لِرُكُوعٍ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ بَوْنِ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا وَهُوَ بَوْنِ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ هُوَ ذُوْنِ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ بَوْنِ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ هُوَ ذُوْنِ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ بَوْنِ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ الصَّرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ بَيَاتِ اللَّهِ وَالْهَمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا حَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبِّرُوا وَأَذْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا تَصَدَّقُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ إِنْ مِنْ أَحَدٍ غَيْرٍ مِنَ اللَّهِ نَا يُزْنِي عِبْدَهُ أَوْ يُزْنِي أُمَّةَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاللَّهِ زِ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَيْكُمُ كَثِيرًا وَلَصَحْحَكُكُمْ فَلَيْلًا لَا هَلْ بَلَّغْتُ؟"

441: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَسَفَتِ شَمْسُ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ *

باب في صلاة الاستسقاء

441: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلِّيِّ يَسْتَسْقِي أُمَّةً لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْخُوَ اسْتَقْبَلَ الْقَبْلَةَ وَحَوْلَ رِدَاءِهِ * فِي رِوَايَةٍ: فَجَعَلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْخُو اللَّهَ اسْتَقْبَلَ الْقَبْلَةَ وَحَوْلَ رِدَاءِهِ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ *

باب بركة المطر

441: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَصَابَنَا وَتَخُنَ مَعَ سَوَّلَ اللَّهُ ﷺ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهِ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَلَقْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَمَتَّعْتَ هَذَا؟ قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثٌ عَهْدٌ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ * بَاب فِي التَّعَوُّدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالغَيْمِ وَالْفَرَجِ بِالْمَطَرِ

441: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَلَهَا قَالَتْ كَانَ لَيْسِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ

میں اس ہوا کی بہتری اور جو اس کے اندر ہے، اس کی بہتری اور جو اس میں بھیجا گیا ہے اس کی بہتری مانگتا ہوں۔ اور اس کی برائی سے اور جو اس کے اندر ہے، اس کی برائی سے اور جو برائی اس کیساتھ بھیجی گئی ہے، برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور تم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آسمان پر بادل اور بجلی کڑکتی تو (خوف سے) آپ ﷺ کا رنگ بدل جاتا اور کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر آتے اور کبھی آگے آتے اور کبھی پیچھے جاتے۔ پھر اگر بارش برسنے لگتی تو آپ ﷺ کی گھبراہٹ جاتی رہتی۔ تم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اس بات کو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے پہنچان لیا تو آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو جیسے عادی قوم نے دیکھا کہ "ایک بادل کا ٹکرا ہے جو ان کے آگے آیا ہے کہنے لگے کہ یہ بادل ہم پر برسنے والا ہے" (اور وہ ان پر آنے والا عذاب تھا)۔

باب: مشرق کی طرف کی ہوا (صبا) اور مغرب کی طرف کی ہوا (دبور) کے بارے میں۔

450: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے (اللہ کے حکم سے) یا دصبا (مشرق کی طرف کی ہوا) سے مدد دو گی اور (قوم) عاد (دبور یعنی مغرب کی طرف کی ہوا) سے ہلاک کی گئی تھی۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ قَالَتْ وَإِذَا تَغَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغْيِيرَ لَوْنِهَا وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَذْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّي عَنْهُ فَمَرَلْتُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَعَلَّه يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالَوا هَذَا عَارِضٌ مُنْظَرُونَ) *

باب فی ریح الصبا والذبور

۴۵۰. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأَهْلِكْتُ عَادٌ بِالذَّبُورِ *



جنازہ کے مسائل

باب: پیاروں کی عیادت کرنے کا بیان۔

451: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصاری صحابی آیا اور آپ ﷺ کو سلام کیا اور پھر واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے انصاری بھائی! میرا بھائی سعد کیسا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ اچھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون ان کی عیادت کرتا ہے؟ (یہ کہہ کر) آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ہم سے زیادہ آدی تھے، نہ ہمارے پاس جوتے تھے اور نہ موزے اور نہ ٹوپیاں اور نہ کُرتے (یہ کمال زہد تھا صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور دنیا سے بیزاری تھی) اور ہم اس نکمرلی زمین میں چلے جاتے تھے یہاں تک کہ ان تک پہنچے۔ اور جو لوگ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے پاس تھے وہ ہٹ گئے اور رسول اللہ ﷺ اور وہ لوگ جو آپ ﷺ کیساتھ آئے تھے ان کے پاس گئے۔

باب: مریض اور میت کے پاس کیا کہا جائے؟

452: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم بیمار یا میت کے پاس آؤ تو اچھی بات کہو۔ اس لئے کہ فرشتے اس بات پر آمین کہتے ہیں جو تم کہتے ہو۔ کہتی ہیں کہ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں دعا کرو کہ ”اے اللہ! مجھے اور اس کو بخش دے اور مجھے ان سے نعم البدل عطا فرما“ کہتی ہیں کہ میں نے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے نعم البدل عطا کیا یعنی محمد ﷺ۔

باب: قریب الٰہ کو ”لا الٰہ الا اللہ“ کی تلقین کرنا۔

453: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اپنے پیاروں کو) جو مرنے کے قریب ہوں، ”لا الٰہ الا اللہ“ کی تلقین کرو (ترغیب دلاؤ)۔

باب: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے۔

454: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا یہ مطلب نہیں، بلکہ جب مومن (کا آخری وقت ہوتا ہے تو اس)

کتاب الجنائز

باب فی عیادة المرّضی

۴۵۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَخَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَحْيَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَمُودُهُ مِنْكُمْ لِقَامٍ وَقَمَاتًا مَعَهُ وَيَخُنُّ بَضْعَةَ عَشْرَ مَا عَلَيَا نَعَالَ وَلَا خِفَافٍ وَلَا قَلَانِسٍ وَلَا قَمِصٌ لَمَنْشِي لَيْسِي تِلْكَ السَّبَاحِ حَتَّى جِنَاهُ فَاسْتَخْرَ قَوْمَهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ *

باب ما يقال عند المرّضی والمیت

۴۵۲: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَرِيضَ أَوْ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْتُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ قَالَتْ لَقَمَاتٍ مَا أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ غْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَغْفِبْنِي مِنْهُ غَفِي حَسَنَةً قَالَتْ لَقُلْتُ نَأْغِبْنِي اللَّهُ مِنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ مُحَمَّدًا ﷺ *

باب تلقين المومني لا إله إلا الله

۴۵۳: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُوا مَوْتَاكُمْ : إله إلا الله *

باب من أحب لقاء الله أحب لقاءه

۴۵۴: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ لِلَّهِ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَكْرَاهِيَةَ الْمَوْتِ؟ فَكَلَّمَ نِكْرَهُ الْمَوْتِ قَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمَوْتِينَ إِذَا بَشُرَ بِرَحْمَةٍ

کو اللہ کی رحمت اور رضامندی اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے۔ (اور بیماری اور دنیا کے کمزوریاں سے جلد خلاص پانا چاہتا ہے) اور اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے۔ اور جب کافر (کا آخری وقت ہوتا ہے تو اس) کو اللہ کے عذاب اور اس کے غضب کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اور اللہ عزوجل بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ ایک دوسری روایت میں شیخ بن ہانی سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ میں یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سن کر اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا کہ اے اُمّ المؤمنین! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث بیان کی کہ اگر وہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تباہ ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانے سے جو ہلاک ہو وہی حقیقت میں ہلاک ہوا، کہو تو وہ (حدیث) کیا ہے؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا، اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مرے ﷺ کے لئے نہ سمجھے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے۔ بلکہ جب آنکھیں پھر جائیں اور دم سینہ میں رک جائے اور رگوں (یعنی بال) بدن پر کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں ﷺ زندہ ہو جائیں (یعنی نزع کی حالت میں) تو اس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

باب: موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن (نیک گمان) رکھنے کا بیان۔
455: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی وفات سے روز قبل یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی آدمی نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھے (یعنی خاتمہ کے وقت اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ اپنے مالک کے فضل و کرم کی امید رکھے اور اپنی نجات اور مغفرت کا گمان رکھے)۔

باب: میت کی آنکھیں بند کرنے اور اس کیلئے دعا کرنے کا بیان۔
456: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو آئے اور اس وقت ان کی آنکھیں چڑھ گئی تھیں، (یعنی فوت ہو چکے تھے) تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھیں بند کر دیں اور فرمایا: جب جان نکلتی ہے تو آنکھیں اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں۔ ان کے گھر والوں میں سے لوگوں نے

اللہ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتْهُ أَحَبَّ لِقَاءِ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ * وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَ فَاتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ إِنْ هَالَكَ مِنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَلِكَ؟ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَلَيْسَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَهُوَ بِكَرِهَةِ الْمَوْتِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالْبَدِي تَذَهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَخَسِرَ الْجَنْدُ وَالصَّنْدُ وَأَفْسَمَ الْجِلْدُ وَتَشْتَجَّتِ الْأَصَابِعُ لَعْنَدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

باب فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى عِنْدَ الْمَوْتِ

455 عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بَسَلَاتٍ يَقُولُ لَا يَمُوتُنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ *

باب إِهْمَاضِ الْمَيِّتِ وَالذُّهَاءَ لَهُ إِذَا حُضِرَ

456 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَوَلَدَ حَقِي بَصْرَةَ فَأَغْمَضَنِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا لَبِسَ جِثْمَ الْبَصْرِ لَفَّحَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ

رونا شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے لئے اچھی ہی دعا کرو اس لئے کہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دعا کی کہ ”اے اللہ! ابوسلمہؓ کو بخش دے اور ان کا درجہ ہدایت والوں میں بلند کر اور تو ان کے باقی رہنے والے عزیزوں میں خلیفہ ہو جا اور ان کی قبر ان کے لئے کشادہ اور روشن کر دے۔ اے تمام جہانوں کے پالنے والے! ہمیں بھی بخش دے اور ان کو بھی۔“

باب: میت کو کپڑے سے ڈھانپ دینا۔

457: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو آپ ﷺ پر ایک یمنی چادر ڈال دی گئی۔

باب: مومنوں اور کافروں کی روجوں کا بیان۔

458: سیدنا ابو ہریرہؓ نے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے (کہتے ہیں

کہ جب ایمان دار کی روح بدن سے نکلتی ہے تو اس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو آسمان پر چڑھالے جاتے ہیں۔ حماد (راوی حدیث) نے کہا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ نے اس روح کی خوشبو کا اور مشک کا ذکر بھی کیا اور کہا کہ آسمان والے (فرشتے) کہتے ہیں کہ کوئی پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے، اللہ تجھ پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جس کو تو نے آباد رکھا۔ پھر رب العالمین کے پاس اس کو لے جاتے ہیں۔ پھر رب العالمین فرماتا ہے کہ اس کو لے جاؤ (اپنے مقام میں یعنی علیین میں جہاں مومنوں کی ارواح رہتی ہیں) قیامت تک (وہیں رکھو) اور کافر کی روح جب نکلتی ہے (راوی حدیث) حماد نے کہا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ نے اس کی بدبو اور اس پر لعنت کا ذکر کیا، کہ آسمان والے کہتے ہیں کہ کوئی ناپاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے۔ پھر حکم ہوتا ہے کہ اس کو لے جاؤ (اپنے مقام سجین میں جہاں کافروں کی روجیں رہتی ہیں) قیامت ہونے تک۔ سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک باریک کپڑا جو آپ ﷺ اوڑھے ہوئے تھے (جب کافر کی روح کا ذکر کیا اس کی بدبو بیان کرنے کو) اپنی ناک پر ڈال کر دکھاتے ہوئے فرمایا کہ اس طرح سے۔

باب: شروع صدمہ میں مصیبت پر صبر کرنے کا بیان۔

459: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک

عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے (فوت شدہ) بچے پر رورہی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرا اور صبر کر۔ تو وہ عورت کہنے لگی کہ تمہیں میری مصیبت کا کیا اندازہ ہے۔ پس جب آپ ﷺ چلے گئے تو عورت سے کہا گیا کہ بیشک وہ (کہنے والے) اللہ کے رسول ﷺ تھے۔ تو اسے موت کے برابر (صدمے) نے

فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسَكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَيَّ مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُقْ فِي عَقِيهِ فِي الْقَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ وَالسَّحَابَ لِي فِي قَبْرِهِ وَتَوَزَّ لَهُ فِيهِ *

باب في تسجية الميت

٤٥٧ عن عائشة أم المؤمنين قالت سجدني رسول

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حين مات بثوب حبرة

باب في أزواج المؤمنين وأزواج الكافرين

٤٥٨ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال إذا

خرجت روح المؤمن تلقاها ملكان يصدانها قال

حمادًا فدكر من طيب ريحها ودكر المسك قال

ويقول أهل السماء روح طيبة جاءت من قبل

الأرض صلى الله عليك وعلى جسد كنت تغمرينه

فيطلق به إلى رب عز وجل ثم يقول اطلقوا به إلى

آخر الأجل قال وإن الكافر إذا خرجت روحه قال

حمادًا ودكر من نثنها ودكر لثنا ويقول أهل

السماء روح خبيثة جاءت من قبل الأرض قال

فيقال اطلقوا به إلى آخر الأجل قال أبو هريرة

قوة رسول الله صلى الله عليه وسلم رطوبة كانت

عليه على أنه هكذا *

باب في الصبر على المنصبة عند أول المنصبة

٤٥٩ عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رسول

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتى على امرأة تنكي على

صبي لها فقال لها اتقي الله واصبري فقالت وما

ثبالي بمصبي؟ فلما ذهب قبل لها إنه رسول الله

صلى الله عليه وسلم فأخذها مثل الموت فأمّت بآية

آلیا۔ چنانچہ وہ عورت نبی ﷺ کے دروازے پر آئی تو اس نے آپ ﷺ کے دروازے پر دربان نہ پائے۔ کہنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک صبر تو صدمے کی ابتداء کے وقت ہوتا ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے عند اول صدمۃ کا لفظ بولا یا عند اول الصدمۃ کے الفاظ استعمال کئے)

باب: اولاد کے مرنے پر ثواب کی نیت سے صبر کرنے پر اجر و ثواب۔

460: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصاری عورتوں سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے تین لڑکے مر جائیں اور وہ (عورت) اللہ کی رضامندی کے واسطے صبر کرے، تو جنت میں جائیگی۔ ایک عورت بولی کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر دو بچے مریں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو ہی سہی۔ ایک دوسری سند سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں اس کو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اتارنے کیلئے (یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نگرے“ اس وجہ سے اس کا گزر بھی دوزخ پر سے ہوگا لیکن اور کسی طرح عذاب نہ ہوگا)۔

باب: مصیبت کے وقت کیا کہا جائے؟

461: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب کسی بندے کو تکلیف پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھے ”إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ واخلف لی خیراً منها“ یعنی یقیناً ہم بھی اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور یقیناً ہم (بھی) اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ مجھے میری اس مصیبت میں اجر دے اور اس کے بعد مجھے (ضائع شدہ چیز سے) بہتر چیز عطا فرما۔ (اس دعا کے پڑھتے رہنے سے) اللہ تعالیٰ اُس کو اس مصیبت کا ثواب دیتا ہے اور (ضائع شدہ چیز سے) بہتر چیز بھی عطا فرماتا ہے۔ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب (میرا پہلا خادم سیدنا) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گیا تو میں نے (مذکورہ دعا) پڑھی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا، تو (اس دعا کی برکت سے) اللہ تعالیٰ نے مجھے (پہلے خادم) سے اچھے خادم (یعنی محمد ﷺ) عطا فرمادیئے۔

باب: میت پر رونے کے بیان میں۔

462: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کو آئے اور سیدنا عبد الرحمن بن عوف، سعد اور عبد اللہ رضی اللہ عنہم ان کیساتھ تھے۔ جب آپ ﷺ ان کے پاس آئے تو انہیں بے ہوش پایا، تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا انتقال ہو گیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ

فَلَمْ تَجِدْ عَلَيَّ يَا بَوَّابِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ أَغْرَفَكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ أَوْ قَالَ عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدْمَةِ *

باب ثَوَابُ مَنْ يَمُوتُ لَهُ الْوَلَدُ فَيُحْتَسِبُهُ

460: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يَمُوتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةَ مِنْ الْوَلَدِ فَتُحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوْ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْ اثْنَيْنِ * وَيَأْتِدُ أَحْسَرَ عَنْهُ مَرْفُوعًا: لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةَ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحَلَّهَ الْقَسَمُ *

باب مَا يَقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

461: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُصِيبَةٌ مُصِيبَةٌ يَقُولُ (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) اللَّهُمَّ اجْزِنِي لِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا) إِلَّا أَجَرَهُ اللَّهُ لِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفَ لِي خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا لُوِّقِي أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب الْكَلَامُ عَلَى الْمَيِّتِ

462: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَيْتُكَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ حَتَّى كَوَى لِي فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ

نہیں۔ پھر آپ ﷺ رونے لگے۔ لوگوں نے جب آپ ﷺ کو روتے دیکھا تو سب رونے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سنتے ہو، اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں پر اور دل کے غم پر عذاب نہیں کرتا، وہ تو اس (آپ ﷺ) نے زبان کی طرف اشارہ کیا) کی بنا پر عذاب کرتا ہے یا قہر کرتا ہے۔ (یعنی جب کلمہ خیر منہ سے نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر نکالے تو عذاب کرتا ہے)۔

باب: نوحہ کرنے پر سخت وعید۔

463: سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت میں جاہلیت (یعنی زمانہ کفر) کی چار چیزیں ہیں کہ لوگ ان کو نہ چھوڑیں گے۔ ایک اپنے حسبِ پرفخر کرنا۔ دوسرا ایک دوسرے کے نسب پر طعن کرنا۔ تیسرے تاروں سے بارش کی امید رکھنا اور چوتھے یہ کہ بین کر کے رونانا اور بین کرنے والی اگر اپنے مرنے سے پہلے تو یہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس پر گندھک اور خارش (لگانے) والی قمیض ہوگی۔

باب: جو شخص (صدے کی وجہ سے) منہ پر تھپڑ مارے اور گریبان چاک کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

464: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں، جو گالوں کو پیٹے اور گریبانوں کو پھاڑے یا جاہلیت (کفر) کے زمانے کی باتیں کرے۔ ایک اور روایت میں (اُو) کی جگہ (و) کا لفظ ہے۔

باب: زندہ کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔

465: سیدہ عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا (اور ان کے سامنے اس بات کا ذکر ہوا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مُردے پر زندہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو) اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو بخشے، انہوں نے جھوٹ نہیں کہا مگر بھول ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت پر گزرے کہ لوگ اس پر رورہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو اس پر روتے ہیں اور اس کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

باب: آرام پانے والے اور جس سے لوگوں کو آرام ملے، اس بارے میں جو کچھ وارد ہوا ہے اس کا بیان۔

466: سیدنا ابو قتادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا: خود آرام پانے والا ہے اور اس کے

جَدُّهُ فِي غَشِيَةٍ فَقَالَ أَفَدَّ قَضَى؟ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ يُبْكَاءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِذَمِّ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ قَلْبٍ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ

باب التَّشْدِيدُ فِي النَّيَاحَةِ

٤٦٣ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مَنَ مِنْ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ لِي الْأَخْسَابُ وَالطُّغْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْأَسْتِسْقَاءُ بِالثُّجُومِ وَالنَّيَاحَةُ وَقَالَ النَّاحَةُ إِذَا لَمْ تُثَبِّ قَبْلَ مَوْتِهَا تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطْرَانٍ وَدَرَعٌ مِنْ حَرِّ جَرَبٍ *

باب لَيْسَ مَنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ

٤٦٤ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مَنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ أَوْ شَقَّ الْجُيُوبَ أَوْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ * وَفِي لَفْظٍ: وَشَقَّ وَدَعَا بِغَيْرِ أَلْفٍ *

باب الْمَيْتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ

٤٦٥ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ الْمَيْتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكُذِّبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكِي عَلَيْهَا فَقَالَ لِيَكُنُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا *

باب مَا جَاءَ فِي مُسْتَرَبِحٍ وَمُسْتَرَا حٍ مِنْهُ

٤٦٦ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ

جانے سے اور لوگوں نے آرام پایا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ خود آرام پانے والا ہے اور لوگوں کو اس سے آرام ہوگا، کا مطلب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومن دنیا کی تکلیفوں سے آرام پاتا ہے (یعنی موت کے وقت) اور بد آدمی کے جانے سے بندے، شہر، درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔

باب: میت کو غسل دینے کا بیان۔

467: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ اس کو طاق مرتبہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دو۔ اور پانچویں بار کافور یا (فرمایا کہ) تھوڑا سا کافور ڈال دو۔

باب: میت کے کفن کا بیان۔

468: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو حول کی بنی ہوئی تین سفید روئی کی بنی ہوئی چادروں میں کفن دیا گیا۔ ان میں نہ کرتھنا، نہ عمامہ اور حلہ کا لوگوں کو شبہ ہو گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حلہ آپ ﷺ کیلئے خرید گیا تھا کہ آپ ﷺ کو اس میں کفن دیا جائے، پھر نہ دیا گیا اور تین چادروں میں دیا گیا جو سفید حول کی بنی ہوئی تھیں۔ اور حلہ کو عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے لیا اور کہا کہ میں اسے رکھ چھوڑوں گا اور میں اپنا کفن اسی سے کروں گا۔ پھر کہا کہ اگر اللہ کو یہ پسند ہوتا تو اس کے نبی ﷺ کے کفن کے کام آتا سو اس کو چھ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی۔

باب: میت کو بہترین کفن پہنانے کا بیان۔

469: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا اور اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کا ذکر کیا جن کا انتقال ہو چکا تھا اور ان کو ایسا کفن دیا گیا تھا جس سے ستر نہیں ڈھانپا جاتا تھا اور شب کو فتن کر دیا گیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں رات میں دفن کرنے پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی، مگر جب انسان لاچار ہو جائے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے (تا کہ اس کے تمام بدن کو خوب اچھی طرح ڈھانپ لینے والا ہو)۔

باب: جنازہ جلدی لے جانے کا بیان۔

470: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنازہ لے جانے میں جلدی کرو۔ اس لئے کہ اگر نیک ہے تو اسے خیر کی طرف لے جاتے ہو اور اگر بد ہے تو اسے اپنی گردن سے اتارتے ہو۔

فَقَالَ مُسْتَرَبِحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرَبِحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ؟ فَقَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرَبِحُ مِنْ نَسَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرَبِحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذُّوَابُ *

باب فِي غَسْلِ الْمَيِّتِ

٤٦٧ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْسِلْنَهَا وَثِرًا، فَلَائِيًا أَوْ خُمْسًا وَاجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُورًا أَوْ زَيْتًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا غَسَلْتُمُوهَا فَاعْلَمْتُمُنِي قَالَتْ فَاعْلَمْتُمَا فَأَعْطَانَا حَقَّوهُ وَقَالَ أَشْعَرْتُمَا إِنِّيَاهُ *

باب فِي كَفْنِ الْمَيِّتِ

٤٦٨ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَتْوَابٍ بَيْضٍ سَحْوَلِيَّةٍ مِنْ كُرْمُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عَمَامَةٌ أَمَّا الْحُلَّةُ فَإِنَّمَا شَبَّهَ عَلَى النَّاسِ فِيهَا أَنَّهُمَا اشْتَرَيْتَ لَهُ لِيَكْفَنَ فِيهَا فَتَرَكْتَ الْحُلَّةَ وَكَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَتْوَابٍ بَيْضٍ سَحْوَلِيَّةٍ فَأَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لِأَحْسِنْتُهَا حَتَّى أَكْفَنَ فِيهَا نَفْسِي ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ لَكَفَّنْتُهُ فِيهَا فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِمَنْهَا *

باب فِي تَحْسِينِ كَفْنِ الْمَيِّتِ

٤٦٩ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يُحَدِّثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكَفَّنَ فِي كَفْنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقَبْرٍ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبُرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَّنَ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفْنَهُ *

باب الْإِسْرَاعُ بِالْجَنَازَةِ

٤٧٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تَكَّ صَالِحَةٌ فَخَيْرٌ (لَعَلَّهُ قَالَ) تَقَدَّمَتْهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكَّ غَيْرُ

باب: عورتوں کے جنازے کیساتھ جانے کے منع کا بیان۔

471: سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمیں جنازہ کے ساتھ چلنے سے روکا جاتا تھا مگر تاکید سے نہیں۔

باب: جنازہ کیلئے کھڑے ہونے کا بیان۔

472: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ

ﷺ کھڑے ہو گئے تو ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو یہودی عورت کا جنازہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ موت گھبراہٹ کی چیز ہے، جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

باب: جنازہ کیلئے کھڑا ہونا منسوخ ہے۔

473: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوتے

ہوئے دیکھا تو ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور وہ بیٹھنے لگے پھر ہم بھی بیٹھنے لگے یعنی جنازہ میں۔

باب: میت پر نماز جنازہ پڑھنے کے وقت امام کہاں کھڑا ہو؟

474: سیدنا سمیرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے

پچھے سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کی ماں پر نماز جنازہ پڑھی جو نفاس میں فوت ہو گئی تھیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے جنازہ کے وسط میں کھڑے ہوئے۔

باب: نماز جنازہ کی تکبیروں کا بیان۔

475: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی

موت کی خبر دی، جس دن کہ ان کا انتقال ہوا۔ اور صحابہ کرام کے ساتھ عید گاہ میں گئے اور ان کی (نماز جنازہ پر) چار تکبیریں پڑھیں۔

باب: پانچ تکبیروں کے بیان میں۔

476: سیدنا عبدالرحمن بن ابی سلیمان کہتے ہیں کہ زید رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں

کی نماز میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں تو میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (بھی کبھی کبھی پانچ تکبیریں) کہا کرتے تھے۔

باب: (نماز جنازہ میں) میت کیلئے دعا کرنا۔

477: سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک

جنازہ پر نماز پڑھی اور میں نے آپ کی دعا میں سے یہ الفاظ یاد رکھے ”اے اللہ! اس کو بخش دے، اس پر رحم کر، اس کو عافیت میں رکھ، اس کو معاف کر، اپنی عنایت سے مہربانی کر، اس کا گھر (قبر) کشادہ کر دے، اس کو پانی، برف اور اولوں سے

ذَلِكَ فَشَرُّ تَضَعُوهُ عَنْ رِقَابِكُمْ”

باب نَهَى النِّسَاءَ عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

٤٧١ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ

الْجَنَائِزِ وَلَمْ يَغْزِمَ عَلَيْنَا *

باب الْفِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

٤٧٢ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَقَمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ

فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَرَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَمُومُوا *

باب نَسْخِ الْفِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

٤٧٣ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَمَمْنَا وَقَعَدْنَا فَمَمْنَا يَعْصِي

فِي الْجَنَازَةِ *

باب أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ

٤٧٤ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى

عَلَى أُمِّ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَاتَتْ وَهِيَ نَفْسَاءٌ فَقَامَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا *

باب فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

٤٧٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ *

باب فِي التَّكْبِيرِ خَمْسًا

٤٧٦ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِلَيْهِ كَبَّرَ

عَلَى جَنَازَةِ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا *

باب الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ

٤٧٧ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ

يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ

وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْسَلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلَجِ

دھو دے، اس کو گناہوں سے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہو جاتا ہے، اس کو گھر کے بدلے اس سے بہتر گھر دے، اس کے لوگوں سے بہتر لوگ دے، اس کی بیوی سے بہتر بیوی دے، جنت میں لے جا اور عذاب قبر سے بچا۔ یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ یہ مرنے والا میں ہوتا۔

باب: مسجد میں میت پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان۔

478: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب (فتح ایران) سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے انتقال فرمایا تو رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات نے کہلا بھیجا کہ ان کا جنازہ مسجد میں سے لے آؤ کہ ہم بھی نماز پڑھ لیں، سو ایسا ہی کیا گیا۔ اور ان کے حجروں کے آگے جنازہ رکھ دیا کہ وہ نماز پڑھ لیں اور جنازہ کو باب الجنائز سے جو مقام کی طرف تھا، وہاں سے باہر لے گئے۔ لوگوں کو یہ خبر پہنچی تو عیب کرنے لگے اور کہا کہ جنازہ کہیں مسجد میں لاتے ہیں؟ اس پر اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ لوگ کیا جلدی عیب کرنے لگے اس چیز کے متعلق جس کا ان کو علم نہیں ہے۔ انہوں نے ہم پر عیب کیا کہ جنازہ کو مسجد میں لائے حالانکہ بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے بیٹے سہیل کی نماز جنازہ مسجد کے اندر ہی پڑھی تھی۔

باب: قبر پر نماز جنازہ پڑھنا۔

479: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حبشی عورت مسجد کی خدمت کرتی تھی یا ایک جوان تھا اور اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تو لوگوں نے عرض کیا کہ وہ مر گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے مجھے خبر نہ کی۔ کہا گیا کہ انہوں نے اس کو حقیر جان کر نبی ﷺ کو تکلیف دینا مناسب نہ جانا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر بتاؤ۔ لوگوں نے بتائی تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا: یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ میری نماز کی وجہ سے ان کو روشن کر دیتا ہے۔

باب: خود کشتی کرنے والے کے بارے میں۔

480: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص (کا جنازہ) لایا گیا، جس نے اپنے آپ کو ایک چوڑے تیرے مار ڈالا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

باب: میت پر نماز جنازہ پڑھنے اور اس کے پیچھے جانے کی فضیلت۔

481: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنازہ پر حاضر رہے یہاں تک کہ نماز پڑھی جائے (اور اس میں شریک ہو تو) اس کو ایک قیراط کا ثواب ہے اور جو شخص (نماز جنازہ کے بعد) دفن تک حاضر رہے تو

وَالْبَرْدِ وَتَقَهُ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقِيَتِ الْقُوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّكْسِ وَأَبْدَلَهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَذْجَلَهُ الْجَنَّةَ وَأَعْذَهُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ حَتَّى تَمَيِّتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتُ *

باب الصلاة على الميت في المسجد

٤٧٨ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْسَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَمُرُوا بِجَنَازَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّينَ عَلَيْهِ فَفَعَلُوا فَوُفِّقَ بِهِ عَلَى حُجْرِهِنَّ يُصَلِّينَ عَلَيْهِ ثُمَّ أُخْرِجَ بِهِ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمَقَاعِدِ قَبْلَهُنَّ أَنْ النَّاسُ عَابُوا ذَلِكَ وَقَالُوا مَا كَانَتْ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدُ قَبْلَ ذَلِكَ عَائِشَةُ فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ النَّاسُ إِلَى أَنْ يَعْبُوهَا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ عَابُوا عَلَيْنَا أَنْ يَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَهِيلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جُوفِ الْمَسْجِدِ *

باب الصلاة على القبر

٤٧٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُومُ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًا فَقَفَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي؟ قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَعَرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَةَ فَقَالَ ذُلُونِي عَلَى قَبْرِهِ فَذَلُّوهُ فَصَلَّيْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ (عَزَّ وَجَلَّ) يَنْوِرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ

باب في من قتل نفسه

٤٨٠ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُنْسِيَ النَّبِيُّ ﷺ بَرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصٍ فَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ

باب فضل الصلاة على الجنائز واتباعها

٤٨١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى

اس کو دو قیراط کا ثواب ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قیراط کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں کے برابر ثواب۔

باب: جس پر سو آدمی جنازہ پڑھیں، ان کی شفاعت قبول ہوگی۔

482: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مردہ ایسا نہیں کہ اس پر مسلمانوں کا ایک گروہ، جس کی گنتی سو تک پہنچتی ہو، نماز جنازہ پڑھے اور پھر سب اس کی شفاعت کریں، (یعنی اللہ سے اس کی مغفرت کی دعا کریں) مگر یہ کہ ان کی شفاعت قبول ہوگی۔

باب: جس پر چالیس (40) مسلمان نماز جنازہ پڑھیں تو ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔

483: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا ایک فرزند (مقام) تقدیر یا عسفان میں فوت ہو گیا تو انہوں نے (اپنے غلام سے) کہا کہ اے کریب! دیکھو کتنے لوگ (نماز جنازہ کیلئے) جمع ہیں؟ کریب نے کہا کہ میں گیا اور دیکھا کہ لوگ جمع ہیں تو انہیں خبر کی تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تمہارے اندازے میں چالیس ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ کہا کہ جنازہ نکالو، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مسلمان کے جنازے میں چالیس آدمی ایسے ہوں، جنہوں نے اللہ کیساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی شفاعت ضرور قبول کرتا ہے۔

باب: جن مردوں کی اچھائی یا برائی بیان کی گئی۔

484: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ گزر اور لوگوں نے اسے اچھا کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واجب ہوگی تین بار (یہی) فرمایا۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اسے بُرا کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واجب ہوگی تین بار (یہی) فرمایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو، ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اسے اچھا کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا کہ واجب ہوگی۔ پھر دوسرا گزرا تو لوگوں نے اسے بُرا کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا کہ واجب ہوگی۔ (اس کا کیا مطلب ہے، کیا چیز واجب ہوگی؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو تم نے اچھا کہا اس کیلئے جنت واجب ہوگی اور جس کو بُرا کہا اس پر دوزخ واجب ہوگی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

باب: نماز جنازہ سے فراغت کے بعد سوار ہونے کا بیان۔

485: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن دحداح

تَدْفَنُ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَبِيلٍ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ *

باب مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِئَةَ شَفَعُوا فِيهِ

482: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَتْلِفُونَ مِائَةَ كُلِّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ *

باب مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ شَفَعُوا فِيهِ

483: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ آتَتْ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقَدِيدٍ أَوْ بِقُدَيْدٍ فَقَالَ يَا كَرِيبُ الظُّرَّ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدْ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرَجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ *

باب فِيمَنْ يُشْفَى عَلَيْهِ بِخَيْرٍ أَوْ شَرٍّ مِنَ الْمَوْتَى

484: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَنْتَبَيْتُ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَنْتَبَيْتُ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِدَى لَكَ أَبِي وَأُمِّي مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَنْتَبَيْتُ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتُ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَنْتَبَيْتُ عَلَيْهَا شَرًّا فَقُلْتُ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْتَبَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَنْتَبَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ *

باب رُكُوبُ الْمُصَلِّيِّ عَلَى الْجَنَازَةِ إِذَا انْصَرَفَ

485: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى

کی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر آپ ﷺ کے پاس ایک ننگی پیٹھ والا گھوڑا (بغیر زین کے) لایا گیا۔ اس کو ایک شخص نے پکڑا پھر آپ ﷺ سوار ہوئے اور وہ کودتا تھا اور ہم سب آپ ﷺ کے پیچھے تھے اور دوڑتے تھے۔ سو قوم میں سے ایک شخص نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ابن دحداح کیلئے جنت میں کتنے خوشے لٹک رہے ہیں۔

باب: قبر میں چادر ڈالنے کا بیان۔

486: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک میں سرخ چادر ڈالی گئی تھی۔

باب: لحد کا بیان اور ہجرتی ایشیں کھڑی کرنے کا بیان۔

487: عامر بن سعد سے روایت ہے کہ (فاریح ایران سیدنا) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی اس بیماری میں، جس میں ان کا انتقال ہوا یہ فرمایا کہ میرے لئے لحد بنانا اور اس پر ہجرتی ایشیں لگانا جیسے رسول اللہ ﷺ کیلئے بنائی گئی۔

باب: قبروں کو برابر کرنے کا حکم۔

488: ابوالہیاج اسدی کہتے ہیں کہ مجھ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تمہیں اس کام کیلئے بھیجتا ہوں جس کام کیلئے مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا کہ ہر تصویر کو مٹا دو اور ہر اونچی قبر کو (زمین کے) برابر کر دو۔

باب: قبروں پر عمارت بنانا یا پختہ کرنا مکروہ ہے۔

489: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ کرنے، اس پر بیٹھے (بخاروری کرنے) اور اس پر عمارت (گنبد وغیرہ) بنانے سے منع فرمایا ہے۔

باب: جب آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اُس پر اُس کا جنت یا دوزخ کا

ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔

490: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔ اگر جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سے اور جو دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ والوں میں سے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن اس (ٹھکانے کی) طرف بھیجے گا۔

باب: فرشتوں کا سوال کرنا جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے۔

491: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب بندہ اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے کہتے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ ثُمَّ أَنِي بِفَرَسٍ غَزِيٍّ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَلَّصُ بِهِ وَتَحَنُّنُ تَتَّبِعُهُ نَسَمِي خَلْفَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمْ مِنْ عَذَقٍ مُتَلَقٍ أَوْ مُدَلِّي فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ *

باب جَعَلَ الْقَطِيفَةَ فِي الْقَبْرِ

٤٨٦ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ خُمْرَاءُ *

باب فِي اللَّعْدِ وَنَضِبِ اللَّبَنِ عَلَى النَّمْتِ

٤٨٧ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْحَدُّوَالِي لِحَدَّاءٍ وَالصُّبُؤَا عَلَى اللَّبَنِ نَضِبًا كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ

٤٨٨ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنُ أَبِي طَالِبٍ أَلَا أُنْعِنُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْ لَا تَدْعَ تَمَثَّالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ *

باب كَرَاهِيَةِ الْبِنَاءِ وَالْتَحْضِيصِ عَلَى الْقُبُورِ

٤٨٩ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحْضَصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُفْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ *

باب إِذَا مَاتَ الْمَرْءُ؛ غُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعِدَاةِ

وَالْعَشِيِّ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

٤٩٠ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ غُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعِدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

باب سُؤَالِ الْمَلَائِكَةِ لِلْعَبْدِ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ

٤٩١ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ نَعَالِهِمْ قَالَ

ہیں کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا (یعنی محمد ﷺ کے بارے میں آپ ﷺ کا نام تعظیم سے نہیں لینے تاکہ وہ سمجھ نہ جائے) مومن کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو)۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اپنا ٹھکانہ جہنم میں سے دیکھ لے اس (ٹھکانے) کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں ٹھکانہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔ قنارہ نے کہا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی کر دی جاتی ہے اور سبزہ سے بھر جاتی ہے (یعنی باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک (یونہی رہے گا)۔

باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ”یثبت اللہ الدین آمنوا.....“ قبر کے بارے میں ہے۔

492: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ آیت ”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پکی بات پر قائم رکھتا ہے“ قبر کے عذاب کے بارے میں اتری ہے۔ میت سے پوچھا جاتا ہے، تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول ”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت میں پکی بات پر قائم رکھتا ہے“ سے یہی مراد ہے۔

باب: عذاب قبر اور اس سے پناہ مانگنے کے بارے میں۔

493: سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی نجار کے باغ میں اپنے ایک خچر پر جا رہے تھے اور ہم آپ ﷺ کیساتھ تھے۔ اتنے میں وہ خچر بدکا اور قریب تھا کہ آپ ﷺ کو گرا دے وہاں پر چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کوئی جانتا ہے کہ یہ قبریں کن کی ہیں؟ ایک شخص بولا کہ میں جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ کب مرے؟ وہ شخص بولا کہ شرک کے زمانہ میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کا امتحان قبروں میں ہوتا ہے۔ پھر اگر تم (اپنے مردوں کو) دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا، جو میں سن رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جہنم کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم چھپے اور کھلے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم چھپے اور کھلے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم دجال

يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقْعَدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ قَالَ قَالَمَا الْمُؤْمِنُ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَدْنَاكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذَكَرْنَا أَنَّهُ يَفْسُخُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيَمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ يُنْعَثُونَ *

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى {يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ} وَأَنَّ فِي الْقَبْرِ ٤٩٢ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ {يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ} قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَيَقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ رَبِّي اللَّهُ وَنَبِيِّ مُحَمَّدًا ﷺ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ {يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ} [إِبْرَاهِيمَ: ٢٧] *

باب فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ

٤٩٣ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَكَخُنْ مَعَهُ إِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُثَلِّقِيهِ وَإِذَا أَقْبَرُ سِتَّةَ أَوْ خَمْسَةَ أَوْ أَرْبَعَةَ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الْحُرَيْرِيُّ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبُرِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَتَى مَاتَ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ مَاتُوا فِي الْإِشْرَاكِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَسَوْلا أَنْ لَا تَدَافِقُوا لَدَعْوَتِ اللَّهِ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجْهِ فَقَالَ تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا تَعَوُّذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا تَعَوُّذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا تَعَوُّذُ بِاللَّهِ مِنْ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا تَعَوُّذُ بِاللَّهِ مِنْ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالُوا تَعَوُّذُ بِاللَّهِ مِنْ

کے نقشہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

باب: یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دینے جانے کا بیان۔

494: سیدنا ابوالیوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آفتاب کے ڈوبنے کے بعد ایک آواز سنی تو فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

باب: قبروں کی زیارت اور مودوں کیلئے استغفار کرنے کا حکم۔

495: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی

زیارت کی تو آپ ﷺ رو پڑے۔ اور آپ ﷺ نے اپنے اردگرد لوگوں کو بھی زلا

دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کیلئے استغفار

کرنے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت نہیں دی گئی۔ اور میں نے قبر کی زیارت کی

اجازت طلب کی تو مجھے اجازت دیدی گئی۔ لہذا تم قبروں کی زیارت کیا کرو، یہ

موت یا دلاتی ہیں۔

496: سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں

قبروں کی زیارت کرنے سے منع کرتا تھا، پس اب تم زیارت کیا کرو۔ اور میں

تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کرتا تھا، پس اب جب

تک چاہو رکھو۔ اور میں تمہیں مشکوں کے سوا اور برتنوں میں نمینڈ (پینے) سے منع

کرتا تھا، پس اب پینے کے برتنوں میں سے جس میں چاہو بیوگر نشہ کی چیز نہ پیو۔

باب: قبر والوں کو سلام کہنا، ان پر رحم کھانا اور ان کیلئے دعا کرنے کا بیان۔

497: محمد بن قیس نے ایک دن کہا کہ کیا میں تمہیں اپنی بات اور اپنی ماں کی

بات نہ سناؤں؟ ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید ماں سے وہ مراد ہیں، جنہوں نے ان کو

جنا ہے۔ پھر انہوں نے کہا اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں تم

کو اپنی اور رسول اللہ ﷺ کی بات سناؤں؟ ہم نے کہا کہ ضرور۔ انہوں نے کہا

کہ ایک رات نبی ﷺ میرے پاس تھے کہ آپ ﷺ نے کروت لی اور اپنی چادر

رکھی اور جوتا نکال کر اپنے پاؤں کے آگے رکھا اور چادر کا کنارہ اپنے پچھونے پر

بجھایا اور لیٹ گئے۔ تو وہی دیر اس خیال سے ٹھہرے رہے کہ گمان کر لیا کہ میں سو

گئی ہوں۔ پھر آہستہ سے اپنی چادر لی اور آہستہ سے جوتا پہنا اور آہستہ سے

دروازہ کھولا، نکلے اور پھر آہستہ سے اس کو بند کر دیا۔ میں نے بھی اپنی چادر لی اور

سر پراوڑھی اور گھٹھٹ، اور آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑی یہاں تک کہ آپ ﷺ

بیتع پیچھے اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر دونوں ہاتھ تین بار اٹھائے اور پھر لوٹے تو

میں بھی لوٹی۔ اور آپ ﷺ جلدی چلے تو میں بھی جلدی چلی اور آپ ﷺ

دوڑے اور میں بھی دوڑی اور آپ ﷺ گھر آگئے اور میں بھی آگئی مگر آپ

ﷺ سے آگے آئی اور گھر میں آتے ہی لیٹ گئی۔ جب آپ ﷺ گھر میں

فِتْنَةُ الدُّجَالِ *

باب تُعَذِّبُ يَهُودَ فِي قُبُورِهَا

٤٩٤ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ خَرَجَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ

الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا *

باب فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ

٤٩٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبَكَى مِنْ حَوْلِهِ

فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَذْنْتُ رَبِّي فَيَا أُنَّ

اسْتَغْفِرْ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَذْنْتُ فَيَا أَنْ أُرُورَ

قَبْرِهَا فَأَذِنَ لِي فُورُورًا الْقُبُورِ فَإِنَّهَا تُذَكَّرُ الْمَوْتُ *

٤٩٦ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

فُورُورًا وَتَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصْحَابِ فَوْقَ ثَلَاثِ

فَأَمْسَكُوا مَا بَدَأَ لَكُمْ وَتَهَيْتُكُمْ عَنِ الشِّبْذِ إِلَّا فِي

سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا

بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ وَالتَّرْحُمِ عَلَيْهِمْ

وَالدُّعَاءُ لَهُمْ

٤٩٧ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ

أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي قَالَ فَظَنَنَّا

أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ النَّبِيِّ وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي النَّبِيُّ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا عِنْدِي الْقَلْبَ

فَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ

وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاصْطَبَحَ فَلَمْ يَلْتَمِ

إِلَّا رَيْثًا ظَنُّ أَنْ قَدْ رَقَدَتْ فَاحْزَدَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا

وَالْتَمَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ النَّبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَحَافَهُ رُوَيْدًا

فَجَعَلَتْ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَصَمْتُ وَتَفَعْتُ إِزَارِي

ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِبْرِهِ حَتَّى جَاءَ النَّبِيْعُ فَمَقَامٌ فَأَطَالَ

الْقِيَامُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ

آئے تو فرمایا کہ اے عائشہ! تمہیں کیا ہوا کہ تمہارا سانس پھول رہا ہے اور پیٹ پھولا ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بتا دو نہیں تو وہ باریک بین خبردار (یعنی اللہ تعالیٰ) مجھے خبر کر دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو خبر دی (یعنی ساری بات بتا دی) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک سایہ سا جو میرے آگے نظر آتا تھا، وہ تم ہی تھیں؟ میں نے کہا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر گھونسا مارا (یہ محبت سے تھا) کہ مجھے درد ہوا اور فرمایا کہ تو نے خیال کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرا حق دبا لے گا؟ (یعنی تمہاری باری میں میں اور کسی بیوی کے پاس چلا جاؤں گا) تب میں نے کہا کہ جب لوگ کوئی چیز چھپاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے (یعنی اگر آپ کسی اور بیوی کے پاس جاتے تو بھی اللہ تعالیٰ دیکھتا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے جب تو نے (مجھے اٹھتے ہوئے) دیکھا۔ انہوں نے مجھے پکارا اور تم سے چھپایا، تو میں نے بھی چاہا کہ تم سے چھپاؤں۔ اور وہ تمہارے پاس نہیں آئے تھے کہ تم نے (سونے کی غرض سے) اپنا زائد کپڑا اتار دیا تھا اور میں سمجھا کہ تم سو گئیں، سو میں نے بُرا جانا کہ تمہیں جگاؤں اور یہ بھی خوف کیا کہ تم گھبرا جاؤ گئی کہ کہاں چلے گئے۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ تمہارا پروردگار حکم فرماتا ہے کہ تم بیعت کو جاؤ اور اہل بیعت کیلئے مغفرت مانگو۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں کیسے کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”ابو اہل اسلام اور ایمان دار گھر والوں پر سلام ہے اور اللہ تعالیٰ رحمت کرے ہم سے آگے جانے والوں پر اور پیچھے جانے والوں پر اور اللہ نے چاہا تو ہم بھی (فوت ہو کر) تم سے ملنے والے ہیں۔“

باب: قبروں پر بیٹھنا اور ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا بیان۔
498: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایک انگارے پر بیٹھے جو اس کے کپڑوں کو جلا دے اور اس کی کھال تک (اس کا اثر) پہنچے، تو بھی قبر پر بیٹھے (یعنی مجاوری کرنے) سے بہتر ہے۔

499: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ قبر پر بیٹھو اور نہ اس کی طرف نماز پڑھو۔

باب: اس نیک آدمی کے متعلق جس کی تعریف کی گئی ہو۔
500: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو (یعنی آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ ہے یہ اس کیلئے دنیا ہی میں خوشی ہے کہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں)۔

فَالْحَرَفُ فَاسْرَعُ فَاسْرَعْتَ فَهَرُؤَلُ فَهَرُؤَلْتُ فَاحْضَرُ فَاحْضَرْتُ فَسَقَفُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنْ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَائِشُ حَشِيًّا رَابِيَةً؟ قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ لَتَخْبِرَنِي أَوْ لَتَخْبِرَنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَاحْبِرْنِي قَالَ قَالَتْ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي؟ قُلْتُ نَعَمْ فَلَهْدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعْتَنِي ثُمَّ قَالَ أَطْنَتُ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ؟ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ يَعْلَمُهُ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ فَإِنْ جَبْرَيْلُ أَنْبِي حِينَ رَأَيْتَ فِدَانِي فَاحْفَاهُ مِنْكَ فَاحْبِسْهُ فَاحْفِسْهُ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ وَضَعْتَ ثِيَابَكَ وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَفَدْتَ فِكْرَهُتُ أَنْ أَوْظَلَكَ وَحَشِيَّتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِي أَهْلَ الْبَيْعِ فَتَسْتَغْفِرْ لَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ قُولِي السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مَنَا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْحَاقِقُونَ *

باب الخُلُوسُ عَلَى الْقُبُورِ وَالصَّلَاةُ عَلَيْهَا
498 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى حِمَاةٍ فَتَحْرُقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَيَّ جِلْدُهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ *

499 عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهَا *

باب فِي الرَّجُلِ الصَّالِحِ يُشَى عَلَيْهِ
500 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَفْعَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بَشَرِي الْمُؤْمِنِ *

زکوٰۃ کے مسائل

باب: زکوٰۃ کے فرض ہونے کا بیان۔

501: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (یعنی کی طرف حاکم کر کے) بھیجا تو فرمایا: تم کچھ اہل کتاب لوگوں سے ملو گے تو ان کو اس بات کی گواہی کی طرف بلانا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں (یعنی محمد ﷺ) اللہ کا بھیجا ہوا ہوں، اگر وہ اس کو مان لیں تو ان کو یہ بات بتلانا کہ اللہ نے ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو ان کو یہ بات بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے، جو ان کے مالداروں سے لے کر پھر انہی کے فقیروں اور محتاجوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو آگاہ رہو کہ ان کے عمدہ مال نہ لینا (یعنی زکوٰۃ میں متوسط جانور لینا، عمدہ دودھ والا اور پرگوشٹ فرہہ چھانٹ کر نہ لینا) اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی روک نہیں۔

باب: اموال (کی مقدار) کا بیان جن پر زکوٰۃ فرض ہے یعنی نقدی، کھیتی اور جانور۔

502: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: غلہ اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ پانچ اوسق (بیس من) تک نہ ہو اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ (52.50 تولے) سے کم چاندی میں زکوٰۃ ہے۔

باب: جس (مال) میں عشر یا عشر کا نصف ہے اس کا بیان۔

503: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس (کھیت) میں نہروں اور بارش (کے ذریعے) سے پانی دیا جائے اس میں عشر (یعنی دسواں حصہ) زکوٰۃ ہے اور جو اونٹ لگا کر سستی جائے اس میں نصف العشیر (یعنی بیسواں حصہ زکوٰۃ) فرض ہے

باب: مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔

504: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ (فرض) نہیں۔

باب: زکوٰۃ (سال سے) پہلے ادا کر دینا اور زکوٰۃ نہ دینے کے متعلق۔

505: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کو بھیجا۔ پھر آپ کو بتایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور (رسول اللہ ﷺ کے چچا) عباس رضی اللہ عنہ، ان لوگوں نے زکوٰۃ نہیں دی تو آپ

کتاب الزکوٰۃ

باب وُجُوبُ الزَّكَاةِ

۵۰۱ عن ابن عباس رضي الله عنه أن معاذًا رضي الله عنه قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إنك تأتي قومًا من أهل الكتاب فاذعهم إلى شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله فإن هم أطاعوا لذلك فأعلمهم أن الله افترض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة فإن هم أطاعوا لذلك فأعلمهم أن الله افترض عليهم صدقة تؤخذ من أغنيائهم فترد في فقرائهم فإن هم أطاعوا لذلك فإياك وكرائم أموالهم واتق دعوة المظلوم فإنه ليس بينها وبين الله عذرٌ وجل حجاب *

باب ما فيه الزكاة من الأموال العين والحزب والماشية

۵۰۲ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال ليس في حب ولا تمر صدقة حتى يبلغ خمسة أوسق ولا فيما دون خمس ذود صدقة ولا فيما دون خمس أواق صدقة *

باب ما فيه العشر أو نصف العشر

۵۰۳ عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم قال فيما سقت الأثمار والغنم العشور وفيما سقي بالسانية نصف العشر *

باب لا زكاة على مسلم في عبده ولا في فرسه

۵۰۴ عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال ليس على المسلم في عبده ولا فرسه صدقة *

باب في تقديم الصدقة ومنعها

۵۰۵ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال بعث رسول الله ﷺ عمر رضي الله عنه على الصدقة فقبل منع ابن جميل وخالد بن الوليد والعباس عم

ﷺ نے فرمایا کہ ابنِ جَسَل تو اس کا بدلہ لیتا ہے کہ وہ محتاج تھا اور اللہ نے اس کو امیر کر دیا اور خالدؓ پر تم زیادتی کرتے ہو اس لئے کہ اس نے تو زہریں اور ہتھیار تک اللہ کی راہ میں دیدیے ہیں (یعنی پھر زکوٰۃ کیوں نہ دے گا) اور رہے عباسؓ تو ان کی زکوٰۃ اور اتنی ہی مقدار اور میرے ذمہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمرؓ! کیا تم نہیں جانتے کہ چچا تو باپ کے برابر ہے۔

باب: اس آدمی کے بارے میں جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔

506: سیدنا ابو ذرؓ کہتے ہیں آپ ﷺ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ رب کو یہ قسم وہی نقصان والے ہیں۔ تب میں آپ ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے مال باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں، وہ کون (لوگ) ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بہت مال والے ہیں۔ مگر جس نے خرچ کیا ادھر اور ادھر اور جدھر مناسب ہو اور دیا آگے سے اور پیچھے سے اور داہنے اور بائیں سے اور ایسے لوگ تھوڑے ہیں۔ (یعنی جہاں دین کی تائید اور اللہ اور رسول ﷺ کی مرضی دکھائی وہاں بلا تکلف خرچ کیا) اور جو اونٹ، گائے اور بکری والا ان کی زکوٰۃ نہیں دیتا تو قیامت کے دن وہ جانور، جیسے دنیا میں تھے اس سے زیادہ موٹے اور چربیلے ہو کر آئیں گے اور اپنے سینگوں سے اس کو ماریں گے، اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے۔ جب ان جانوروں میں سب سے پچھلا گزر جائے گا تو آگے والا پھر اس پر آ جائے گا۔ اور جب تک بندوں کا فیصلہ نہ ہو جائے، اس کو یہی عذاب ہوتا رہے گا۔

507: سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی چاندی یا سونے کا مالک ایسا نہیں کہ اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ اس کیلئے آگ کی چٹانوں کے پرت بنائے جائیں گے اور وہ جہنم کی آگ میں گرم کئے جائیں گے جس سے اس کی پیشانی، پہلو اور پینہ داغی جائے گی۔ جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے تو پھر گرم کئے جائیں گے۔ اس وقت جبکہ دن پچاس ہزار برس کے برابر ہے، بندوں کا فیصلہ ہونے تک اس کو یہی عذاب ہوگا اور یہاں تک کہ اس کی راہ جنت یا دوزخ کی طرف نکلے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر اونٹ (دالوں) کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اونٹ والا اپنے اونٹوں کا حق نہیں دیتا اور اس کے حق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دودھ دودھ کر غریبوں کو بھی پلائے جس دن ان کو پانی پلائے (عرب کا معمول تھا کہ تیسرے یا چوتھے دن اونٹوں کو پانی پلانے لے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَنْقُمُ ابْنَ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغَاةَ اللَّهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَأَيْكُمُ تَنْظُمُونَ خَالِدًا قَدْ أَحْتَسِبُ أَذْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلِيٌّ وَمِثْلَهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صَنُوْا بِهِ *
باب فِيمَنْ لَا يُؤَدِّي الزَّكَاةَ

۵۰۶ عن أبي ذرٍّ رضی اللہ عنہ قال التھتھت إلی التبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو جالسٌ فی ظلِّ الکعبۃ فلما رآنی قال هم الأخرسون وربُّ الکعبۃ قال فجلستُ حتی جلستُ فلم أبقار أن قمتُ فقلتُ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذاک أبی وأمی من هم؟ قال هم الأخرسون أموالاً إلا من قال هكذا وهكذا وهكذا من ین یدیه ومن خلفه وعن یمینہ وعن شمالہ ولقیل ما هم ما من صاحب إبل ولا بقر ولا غنم لا یؤدی زکاتها إلا جاءت یوم القیامۃ أعظم ما کانت وأسنمته تنطخه بقرونها وتطوؤه باطلافاها کلما نفدت أخرها عادت علیہ أولاها حتی یقضی بین الناس *

۵۰۷ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من صاحب ذهب ولا فضة لا يؤدي منها حقها إلا إذا كان يوم القيامة صُفحت له صفايح من نار فأحمرى عليها في نار جهنم فيكوى بها جنبه وجبينه وظهره كلما بردت أعيدت له في يوم كان مقداره خمسين ألف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله إما إلى الجنة وإما إلى النار قيل يا رسول الله فالإبل؟ قال ولا صاحب إبل لا يؤدي منها حقها ومن حقها

جاتے وہاں مسکین جمع رہتے اونٹوں کے مالک ان کو دو دو دھ کر پلاتے حالانکہ یہ واجب نہیں ہے مگر آپ ﷺ نے اونٹوں کا ایک حق اس کو بھی قرار دیا ہے) جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ ایک ہموار زمین پر اوندھا لٹایا جائے گا اور وہ اونٹ نہایت فریبہ ہو کر آئیں گے کہ ان میں سے کوئی بچہ بھی باقی نہ رہے گا اور اس کو اپنے کھروں سے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے۔ پھر جب ان میں کا پہلا جانور روندنا چلا جائے گا تو پھپھلا آ جائے گا۔ یونہی سدا عذاب ہوتا رہے گا سارا دن جو کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہو جائے اور پھر اس کی جنت یا دوزخ کی طرف کچھ راہ نکلے۔ پھر عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! گائے بکری کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی گائے بکری والا ایسا نہیں جو اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ ایک ہموار زمین پر اوندھا لٹایا جائے گا اور ان گائے بکریوں میں سے سب آئیں گی، کوئی باقی نہ رہے گی اور ایسی ہوں گی کہ ان میں سینگ مڑی ہوئی نہ ہوں گی نہ بے سینگ اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی اور آ کر اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی۔ جب اگلی اس پر سے گزر جائے گی تو پھپھلی پھر آئے گی، یہی عذاب اس کو پچاس ہزار برس کے سارے دن میں ہوتا رہے گا یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہو جائے اور پھر جنت یا دوزخ کی طرف اس کی کوئی راہ نکلے۔ پھر عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اور گھوڑے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑے تین طرح کے ہیں ایک اپنے مالک پر بار (یعنی وبال) ہے، دوسرا اپنے مالک کا عیب ڈھانپنے والا ہے اور تیسرا اپنے مالک کیلئے ثواب کا سامان ہے۔ اب اس وبال والے گھوڑے کا حال سنو جو اس لئے باندھا گیا ہے کہ لوگوں کو دکھائے اور لوگوں میں بڑھکیں مارے اور مسلمانوں سے عداوت کرے، سو یہ اپنے مالک کے حق میں وبال ہے۔ اور وہ جو عیب ڈھانپنے والا ہے وہ گھوڑا ہے کہ اس کو اللہ کی راہ میں باندھا ہے (یعنی جہاد کیلئے) اور اس کی سواری میں اللہ کا حق نہیں بھولتا اور نہ اس کے گھاس چارہ میں کمی کرتا ہے، تو وہ اس کا عیب ڈھانپنے والا ہے۔ اور جو ثواب کا سامان ہے اس کا کیا کہنا کہ وہ گھوڑا ہے جو اللہ کی راہ میں اور اہل اسلام کی مدد اور حمایت کیلئے کسی چراگاہ یا باغ میں باندھا گیا ہے۔ پھر اس نے اس چراگاہ یا باغ سے جو کھا یا اس کی گنتی کے موافق نیکیاں اس کے مالک کیلئے لکھی گئیں اور اس کی لید اور پیشاب تک نیکیوں میں لکھا گیا۔ اور جب وہ اپنی لمبی رسی توڑ کر ایک دو ٹیلوں پر چڑھ جاتا ہے تو اس کے قدموں اور اس کی لید کی گنتی کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جب اس کا مالک کسی ندی پر سے گزرے اور وہ گھوڑا اس میں سے پانی پی لیتا ہے اگرچہ مالک کا پلانے کا ارادہ

حَلْبِهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُطْحَقُ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقِرَ أَوْ فَرَّ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطْوُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا رُدُّ عَلَيْهِ أَخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيْرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْبَقَرُ وَالنَّمْرُ؟ قَالَ وَلَا صَاحِبَ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُطْحَقُ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقِرَ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءٌ وَلَا جَلْحَاءٌ وَلَا عَضْبَاءٌ تَنْطَحُهُمْ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِأُظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا رُدُّ عَلَيْهِ أَخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيْرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْخَيْلُ؟ قَالَ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِرَزَّ وَهِيَ لِرَجُلٍ سَتَّرَ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرًا فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِرَزَّ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخَرًا وَبَوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِرَزَّ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سَتَّرَ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ النَّسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا رِقَابَهَا فَهِيَ لَهُ سَتَّرَ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرًا فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْحَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْحَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ لَهُ عِدَّةٌ مِمَّا أَكَلَتْ حَسَنَاتٍ وَكَتَبَ لَهُ عِدَّةٌ أَرْوَالِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا تَنْقَطِعُ طَوْلُهَا فَاسْتَنْتَ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عِدَّةً آثَارِهَا وَأَرْوَالِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا

کتاب الزکاة

باب رُجُوبُ الزَّكَاةِ

۵۰۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَعْيُنِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَلْيَاكُفِّرْكُمْ وَكِرَامَتِمْ أَمْوَالِهِمْ وَأَنَّي دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حِجَابٌ *

باب مَا فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْأَمْوَالِ الْعَيْنِ وَالْعَرْتِ

وَالْمَأْشِيَةِ

۵۰۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خُمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ ذُوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ *

باب مَا فِيهِ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ

۵۰۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا مَسَقَتْ الْأَنْهَارُ وَالْقَيْمِ الْعُشُورُ وَفِيمَا سَفِي بِالسَّائِبَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ *

باب لَا زَكَاةَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي عَتِدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ

۵۰۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَتِدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ *

باب فِي تَقْدِيمِ الصَّدَقَةِ وَمَتْعَتِهَا

۵۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَتَعَ ابْنُ حَبِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ

بھی نہ تھا، تب بھی اس کیلئے ان فقروں کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو اس نے پئے ہیں۔ (یہ ثواب تو بے ارادہ پانی پی لینے میں ہے پھر جب پانی پلانے کے ارادہ سے لے جائے تو کیا کچھ ثواب نہ پائے گا) پھر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! گدھے کا حال بیان فرمائیے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ گدھوں کے بارے میں میرے اوپر کوئی حکم نہیں اترا سوائے اس آیت کے جو بے مثل اور جمع کرنے والی ہے کہ ”جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے (قیامت کے دن) دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔“

باب: خزانہ جمع کرنے والوں اور ان پر سخت سزا کے بیان میں۔

508: اخف بن قیس کہتے ہیں کہ میں قریش کے چند لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہما آئے اور کہنے لگے کہ بشارت دو خزانہ جمع کرنے والوں کو ایسے داغوں کی جو ان کی بیٹیوں پر لگائے جائیں گے اور ان کی کروٹوں سے نکل جائیں گے۔ اور ان کی گدیوں میں لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانیوں سے نکل آئیں گے۔ پھر ابو ذر رضی اللہ عنہما ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں ان کی طرف کھڑا ہوا اور کہا کہ یہ کیا تھا جو میں نے ابھی ابھی سنا کہ آپ کہہ رہے تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں وہی کہہ رہا تھا جو میں نے ان کے نبی ﷺ سے سنا۔ پھر میں نے کہا کہ آپ اس عطا کے بارے میں (یعنی جو مالی غنیمت سے امراء مسلمانوں کو دیا کرتے ہیں) کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ تم اس کو لیتے رہو کہ اس میں ضرورت پوری ہوتی ہے۔ پھر جب یہ تمہارے دین کی قیمت ہو جائے تب چھوڑ دینا (یعنی دینے والے تم سے مدد احتیاج فی الدین چاہیں تو نہ لیتا)۔

باب: زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرنے کا حکم۔

509: سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دیہات کے چند لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ بعض تحصیلدار (زکوٰۃ وصول کرنے والے) ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔ (یعنی جانور اچھے سے اچھا لیتے ہے حالانکہ متوسط لیتا چاہیے) تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے تحصیلداروں کو راضی کر دیا کرو (یعنی اگر چہ وہ تم پر زیادتی بھی کریں) سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا تب سے کوئی تحصیلدار میرے پاس سے نہیں گیا مگر خوش ہو کر۔

باب: صدقہ لانے والے کیلئے دعا کرنا۔

510: سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب کوئی قوم صدقہ لاتی تھی تو آپ ﷺ ان کیلئے فرماتے

تھے کہ اے اللہ! ان پر رحمت فرما۔ پھر میرے والد ابواونی رضی اللہ عنہ صدقہ لے کر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! ابواونی کی آل پر رحمت فرما۔

باب: اس آدمی کو عطیہ دینا جس کے ایمان میں خطرہ ہو۔

511: سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ

مال بانٹا تو میں نے عرض کیا یہ یا رسول اللہ ﷺ! فلاں کو دیجئے کہ وہ منہن ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ یا وہ مسلمان ہے۔ میں نے تین بار یہی کہا کہ وہ منہن ہے

اور آپ ﷺ نے ہر بار یہی فرمایا کہ ”یا مسلمان ہے“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

میں ایک شخص کو دیتا ہوں حالانکہ دوسرے کو اس سے زیادہ چاہتا ہوں اس ڈر

سے (اس شخص کو دیتا ہوں) کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں نہ گرا

دے۔

باب: جن کے دل اسلام کی طرف راغب ہیں، ان کو دینا اور مضبوط ایمان

والوں کو چھوڑ دینا۔

512: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حنین کا دن ہوا تو (قبیلہ)

ہوازن اور غطفان اور دوسرے قبیلوں کے لوگ اپنی اولاد اور جانوروں کو لے کر

آئے اور نبی ﷺ کیساتھ دس ہزار غازی تھے اور مکہ کے لوگ (جو فتح مکہ کے

موقع پر مسلمان ہوئے تھے) بھی، جن کو طلقاء کہتے ہیں۔ پھر یہ سب ایک بار پیٹھ

دے گئے یہاں تک کہ نبی ﷺ اکیلے رہ گئے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس

دن آپ ﷺ دو آوازیں دیں کہ ان کے بیچ میں کچھ نہیں کہا، پہلے دائیں طرف

منہ کیا اور پکارا کہ اے گروہ انصار! تو انصار نے جواب دیا کہ اے اللہ کے

رسول ﷺ! ہم حاضر ہیں اور آپ خوش ہوں کہ ہم آپ کیساتھ ہیں۔ پھر آپ

ﷺ نے بائیں طرف منہ کیا اور پکارا کہ اے گروہ انصار! تو انہوں نے پھر جواب

دیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم حاضر ہیں اور آپ خوش ہوں کہ ہم آپ ﷺ

کیساتھ ہیں۔ اور آپ ﷺ اس دن ایک سفید خچر پر سوار تھے، آپ ﷺ اترے

اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں (مقام بندگی سے بڑھ کر کوئی فخر کا مقام نہیں شیخ

اکبر نے اس کی خوب تصریح کی ہے کہ مقام عبدیت انبیاء کے واسطے خاص ہے

اور کسی کو اس مقام میں مشارکت نہیں۔ سبحان اللہ اللہ کا بندہ ہونا اور اس کا رسول

ہونا کتنی بڑی نعمت ہے) اور رسول ہوں۔ پس مشرک شکست کھا گئے۔ اور رسول

اللہ ﷺ کو بہت زیادہ مال غنیمت ہاتھ آیا تو آپ ﷺ نے سب مہاجرین اور

مکہ کے لوگوں میں تقسیم کر دیا اور انصار کو اس میں سے کچھ نہ دیا۔ تب انصار نے کہا

کہ مشکل گھڑی میں تو ہم بلائے جاتے ہیں اور لوٹ کا مال اور لوں کو دیا جاتا ہے۔

آپ ﷺ کو یہ خبر ہوئی تو آپ نے انہیں ایک خیمہ میں اکٹھا کیا اور فرمایا کہ اے

قَوْمِ بَصَدَقْتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَأَتَاهُ أَبِي أَبُو

أَوْفَى بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ آلِ أَبِي أَوْفَى *

باب إعطاء مَنْ يخاف على إيمانه

٥١١ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمٌ أَقْبَلَهَا ثَلَاثًا وَيُرَدُّهَا عَلَيَّ

ثَلَاثًا أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لِأَعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ

أُحِبُّ إِنِّي مِنْهُ مَخَافَةٌ أَنْ يُكِبُّهُ اللَّهُ عِزًّا وَجَلَّ فِي

النَّارِ *

باب إعطاء الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَتَصَيُّرُ

مَنْ قَوِيَ إِيمَانُهُ

٥١٢ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا

كَانَ يَوْمُ حَنِينٍ أَقْبَلْتُ هَوَازِنَ وَغُطَفَانَ وَغَيْرَهُمْ

بِذَرَارِيهِمْ وَكَعْمِهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَئِذٍ عَشْرَةٌ آلَافٍ وَمَعَهُ الطَّلَاقُ فَأَذْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى

بَقِيَ وَحْدَهُ قَالَ فَتَأَذَى يَوْمَئِذٍ بِنَدَائِي لَمْ يَخْلُطْ

بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ

الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِرُ نَحْنُ مَعَكَ

قَالَ ثُمَّ التَّفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ

قَالُوا لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِرُ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ وَهُوَ

عَلَى بِلْعَةِ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

فَالْهَيْزَمَ الْمُشْرِكُونَ وَأَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمٌ كَثِيرَةٌ فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ

وَالطَّلَاقِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا

كَانَتِ الشُّدَّةُ فَتَنَحَّنْ لِدَعْوِي وَتُعْطَى الْغَنَائِمَ غَيْرَكَ

فَبَلَّغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ

مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ

الْأَنْصَارِ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأُتْيَانِ

گردو انصار! یہ کیسی بات ہے جو مجھے تم لوگوں سے پہنچی ہے؟ تب وہ چپ ہو رہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے گردو انصار! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ لوگ دنیا لے کر چلے جائیں اور تم محمد (ﷺ) کو اپنے گھروں میں لے جاؤ؟ انہوں نے کہا کہ بیشک اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم راضی ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ ایک گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں تو میں انصار کی گھاٹی کی راہ لوں گا۔ ہشام (سیدنا انس کے شاگرد) نے کہا کہ میں نے کہا کہ اے ابو جہزہ! تم اس وقت حاضر تھے؟ تو انہوں نے کہہ میں آپ ﷺ کو چھوڑ کر کہاں جاتا؟

513: سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو سفیان، صفوان، عیینہ اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہم کو سواونٹ دیئے اور عباس رضی اللہ عنہم کو کچھ کم دیئے تو عباس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے: (ترجمہ) ”آپ ﷺ میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ جس کا نام عبید تھا عیینہ اور اقرع کے بیچ میں مقرر فرماتے ہیں حالانکہ عیینہ اور اقرع دونوں مرداس سے (یعنی مجھ سے) کسی بیچ میں بڑھ نہیں سکتے اور میں ان دونوں سے کچھ کم نہیں ہوں۔ اور آج جس کی بات نیچے ہوگی وہ پھر اوپر نہ ہوگی۔ سیدنا رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تب رسول اللہ ﷺ نے ان کے سواونٹ پورے کر دیئے۔

514: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس یمن سے کچھ سونا ایک چڑے میں رکھ کر بھیجا جو بھول کی چھال سے رنگا ہوا تھا اور ابھی (وہ سونا) منی سے جدا نہیں کیا گیا تھا۔ اسے رسول اللہ ﷺ نے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، عیینہ بن حصن، اقرع بن حابس، زید (عرف خیل اور چوتھا علقمہ یا عامر بن ظہیل رضی اللہ عنہ)۔ آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی شخص نے کہا کہ ہم اس مال کے ان سے زیادہ مستحق ہیں۔ نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم مجھے امانتار نہیں سمجھتے؟ حالانکہ میں اس کا امانتار ہوں جو آسمانوں کے اوپر ہے اور میرے پاس آسمان کی خبر صبح و شام آتی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ ایک شخص جس کی آنکھیں ہنسی ہوئی تھیں، جس کے رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں، ابھری ہوئی پیشانی، گھنی ڈاڑھی، سر منڈا ہوا، اونچی ازار باندھے ہوئے تھا، کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ سے ڈرو۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ تیری خرابی ہو، کیا میں ساری زمین والوں میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا نہیں ہوں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص چلا گیا۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اس کی گردن نہاڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو“ (معلوم ہوا کہ وہ اکثر

وَتَذْهَبُونَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْوِزُؤَةً إِلَى ثِيَابِكُمْ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِينَا قَالَ فَقَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيَا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شُعْبًا لَأَخَذْتُ شُعْبَ الْأَنْصَارِ قَالَ هَشَامٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَيْتَ شَاهِدَ ذَلِكَ قَالَ وَأَيْسَنَ أَغِيبُ عَنْهُ *

513: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَعَيِّنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْأَفْرَعُ بْنَ حَابِسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَأُعْطِيَ عَبَّاسَ بْنَ مَرْدَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذُونَ ذَلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بْنُ مَرْدَاسٍ = أَتَجْفَلُ نَهْبِي وَنَهْبِ الْعَيْدِ = بَيْنَ عَيِّنَةَ وَالْأَفْرَعِ؟ = فَمَا كَانَ بَدْرًا وَلَا حَابِسَ = يَفُوقَانِ مَرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ = وَمَا كُنْتُ ذُونَ أَمْرِي مِنْهُمَا = وَمَنْ تَخْفِضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعُ = قَالَ فَأَتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ 514: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحْصَلْ مِنْ ثَرَابِهَا قَالَ فَحَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ نَفَرٍ بَيْنَ عَيِّنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْأَفْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّبِيعِ إِمَّا عَلْقَمَةَ بْنَ عَلَاقَةَ وَإِمَّا عَامِرَ بْنَ الظُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ قَبِلْتُ ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَأْتُونِي وَأَنَا أَمِينٌ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَيْرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً؟ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَابِرُ الْفَيْتَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْتَيْنِ نَاشِرُ الْجَبْهَةِ كَثَّ اللَّحْيَةِ مَخْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ وَيَلَيْكَ أَوْلَيْتَ أَحَقُّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يُتَّقِيَ

حاضر باش خدمت مبارک بھی نہ تھا ورنہ ایسی حرکت سرزد نہ ہوتی) سیدنا خالد رضی اللہ عنہ بولے کہ بہت سے نمازی ایسے (منافق ہوتے ہیں) ہیں جو زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے یہ حکم نہیں دیا کہ میں کسی کا دل چیر کر دیکھوں اور نہ یہ (حکم دیا) کہ میں ان کے پیٹ چروں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا جب کہ وہ پیٹھ موڑے جا رہا تھا، اور کہا کہ اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن کو اچھی طرح پڑھیں گے حالانکہ وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ لوگ دین سے ایسے خارج ہو جائیں گے جیسے کہ تیر شکار (کے جسم) سے پار نکل جاتا ہے (راوی کہتا ہے) میں گمان کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے یہ بھی کہا کہ اگر میں اس قوم کو پالوں تو میں انہیں قوم شموذی طرح قتل کروں۔

باب: رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل بیت کیلئے صدقہ حلال نہیں۔
515: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ایک صدقہ کی کھجور لیکر اپنے منہ میں ڈالی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تھو۔ تھو! اس کو پھینک دے کیا تو نہیں جانتا کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

باب: صدقات کی وصولی پر آل نبی ﷺ کو مقرر کرنے کی کراہت۔
516: عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث کہتے ہیں کہ ربیعہ رضی اللہ عنہ بن حارث اور عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب دونوں جمع ہوئے اور کہا کہ اللہ کی قسم ہم ان دونوں لڑکوں (یعنی مجھے اور فضل بن عباس) کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیج دیں، اور یہ دونوں جا کر عرض کریں کہ رسول اللہ ﷺ ان کو زکوٰۃ تحصیلدار بنا دیں۔ اور یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کو لاکرا اور دیں جیسے اور لوگ ادا کرتے ہیں اور ان کو کچھ مل جائے جیسے اور لوگوں کو ملتا ہے۔ غرض یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی آ کر ان کے پاس کھڑے ہو گئے تو ان دونوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہیں مت بھیجو، کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ ایسا نہیں کریں گے۔ (اس لئے کہ آپ کو معلوم تھا کہ زکوٰۃ سیدوں کو حرام ہے) پس ربیعہ بن حارث سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو برا کہنے لگے اور کہا کہ اللہ کی قسم تم ہمارے ساتھ حسد سے ایسا کرتے ہو۔ اور اللہ کی قسم کہ تم نے جو شرف رسول اللہ ﷺ کی دامادی کا پایا ہے تو اس کا ہم تو تم سے کچھ حسد نہیں کرتے۔ تب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اچھا ان دونوں کو بھیج دو۔ تو ہم دونوں گئے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ لیٹ رہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز پڑھ چکے تو ہم دونوں جلدی سے حجرے میں آپ ﷺ سے پہلے جا پہنچے اور حجرے کے پاس کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ تشریف لائے اور ہم دونوں کے کان پڑے (یہ

اللہ؟ قَالَ ثُمَّ وَلِيَ الرَّجُلُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أُضْرِبُ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي قَالَ خَالِدٌ وَقَدْ مَنَّمْتُ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا نَيْسَ فِي قَلْبِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَوْمَرْ أَنْ أَلْقَبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشَقُّ بَطُونَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُغْفٌ فَقَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضَنْبِي هَذَا قَوْمٌ يَنْتَلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَبًّا لَا يُجَاوِزُ حَتَا جَوْهَرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الَّذِينَ كَمَا يَمْرُقُ السُّهْمُ مِنَ الرِّمِيَةِ قَالَ أَطْنَهُ قَالَ لَنْ أَدْرَسَكُهُمْ لِأَكْتَنَهُمْ قَتْلَ تَمُودَ *

باب: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ

۵۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي يَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْفَ أَرَمَ بِهَذَا مَا عَلِمْتُ أَنَا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ *

باب: كَرَاهِيَةُ اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ

۵۱۶ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيعَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا وَاللَّهِ لَوْ بَعَثْنَا هَذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ قَالَا لِي وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ 'إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَا فَأَمْرَهُمَا عَلَى هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَأَذَاتَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَأَصَابَا مِمَّا يُصِيبُ النَّاسَ قَالَ فَبَيَّتَا هُمَا فِي ذَلِكَ جَاءَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ أَبِي طَالِبٍ فَوَلَّفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ أَبِي طَالِبٍ لَا تَفْعَلَا فَوَاللَّهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَاتَّخَذَاهُ رَبِيعَةُ بِنِ الْحَارِثِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا تَصْنَعُ هَذَا إِلَّا نَفَاسَةً مِنْكَ عَلَيَّ فَوَاللَّهِ لَقَدْ نَلْتُ صَهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا

آپ ﷺ کی شفقت اور ملامعت تھی کہ لڑکے اس سے خوش ہوتے ہیں) اور فرمایا کہ ظاہر کرو جو تم دل میں چھپا کر لائے ہو۔ پھر آپ ﷺ بھی حجرے میں گئے اور حج بھی، اور اس دن آپ ﷺ اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ پھر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تم بیان کرو۔ غرض ایک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے اور قربت داروں سے سب سے زیادہ احسان کرنے والے ہیں، اور ہم نکاح (کی عمر) کو پہنچ گئے ہیں۔ پھر ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں ان زکوٰتوں پر عامل بنا دیں کہ ہم بھی آپ ﷺ کو تحصیل لادیں جیسے اور لوگ لاتے ہیں اور ہمیں بھی کچھ مل جائے جیسے اور لوگ مل جاتا ہے۔ (تا کہ ہمارے نکاح کا خرچ نکل آئے) پھر رسول اللہ ﷺ بڑی دیر تک چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ پھر کچھ کہیں، اور اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا ہم سے پردہ کی آڑ سے اشارہ فرماتی تھیں کہ اب کچھ نہ کہو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ زکوٰۃ آل محمد (ﷺ) کے لائق نہیں یہ تو لوگوں کا میل ہے۔ (شاید یہ مثل بیس سے ہے کہ روپیہ پیسہ ہاتھوں کی میل ہے) تم میرے پاس محمدیہ (یہ آپ ﷺ کے خزانچی کا نام تھا) جوئس پر مقرر تھے اور نوفل رضی اللہ عنہ بن حارث بن عبدالمطلب کو بلا لاؤ۔ رازی نے کہا کہ پھر یہ دونوں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے محمدیہ سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے فضل بن عباس کو بیاہ دو تو انہوں نے اپنی لڑکی ان سے بیاہ دی۔ اور نوفل بن حارث سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے (یعنی عبدالمطلب بن ربیعہ سے، جو رادی حدیث ہیں) بیاہ دو تو انہوں نے اپنی لڑکی میرے نکاح میں دے دی۔ اور محمدیہ سے فرمایا کہ ان دونوں کا مہر جس سے اتنا اتنا ادا کر دو۔ زہری نے کہا کہ مجھ سے میرے شیخ عبد اللہ بن عبد اللہ نے مہر کی تعداد بیان نہیں کی۔

باب: جو صدقہ کے مال سے بطور ہدیہ آل نبی ﷺ کیلئے بھیجا جائے، وہ

مباح ہے۔

517: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کو کچھ گوشت ہدیہ دیا جو کہ اس کو کسی نے صدقہ میں دیا تھا تو آپ ﷺ نے لے لیا اور فرمایا کہ ان کیلئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

518: سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ کی ایک بکری بھیجی تو میں نے اس میں سے تھوڑا گوشت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا۔ پھر نبی ﷺ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں مگر نسیمہ (یعنی اُمّ عطیہ) نے ہمارے پاس اس بکری میں سے گوشت بھیجا ہے جو

نَفْسَانَا عَلَيْكَ قَالَ عَلِيٌّ أَرْسَلُوهُمَا فَأَطْلَقَا
وَاصْطَفَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحَجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا
حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بَأَدَانَا ثُمَّ قَالَ أَخْرَجَا مَا تُصَرَّرَانِ ثُمَّ
دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمِنَدٍ عِنْدَ زَيْتَبِ بِنْتِ
جَحْشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمْ
أَحَدُنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى أَبُؤُ النَّاسِ وَأَوْصَلَ
النَّاسِ وَقَدْ بَلَّغْنَا النِّكَاحَ فَجِئْنَا نَتُؤَمِّرُكَ عَلَيَّ بَعْضِ
هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَتُؤَدِّي إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ
وَتُصِيبُ كَمَا يُصِيبُونَ قَالَ فَسَكَتَ طَوِيلًا حَتَّى
أَرَدْنَا أَنْ نَكَلِّمَهُ قَالَ وَجَعَلَتْ زَيْتَبُ تَلْمَعُ عَلَيْنَا مِنْ
وَرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لَا تُكَلِّمَنَاهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنْ الصَّدَقَةُ
لَا تَتَّبِعِي لِأَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا هِيَ
أَوْ سَاخُ النَّاسِ إِذْ عَوَّا لِي مَخْمِيَّةً وَكَانَ عَلَيَّ الْخُمْسُ
وَتَوَفَّلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ الْهَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
قَالَ فَجَاءَهُ فَقَالَ لِمَخْمِيَّةً أَتَكْبِحُ هَذَا الْغُلَامَ ابْتِنَكَ
لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنُوفِلِ
بِنِ الْهَارِثِ أَتَكْبِحُ هَذَا الْغُلَامَ ابْتِنَكَ لِي فَالْكَحْبِي
وَقَالَ لِمَخْمِيَّةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَصَدَقْتُ عَنْهُمَا مِنْ
الْخُمْسِ كَذَا وَكَذَا قَالَ الرَّهْرِيُّ وَكَمْ يُسَمِّهَ لِي *
باب إِبَاحَةِ مَا أُهْدِيَ مِنَ الصَّدَقَةِ لِأَلِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٥١٧ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
أَهْدَتْ بَرِيرَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا
فَصَدَّقَ بِهِ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ *

٥١٨ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ بَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاءَةً مِنَ الصَّدَقَةِ فَبِعْتُهَا إِلَى
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْهَا بَشِيءٌ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ نُسَيِّبَهُ بَعَثَتْ

آپ ﷺ نے ان کے پاس بطور صدقہ کے بھیجی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنی جگہ پہنچ گئی۔ (یعنی ان کے لئے صدقہ تھا اب ہمارے لئے ہدیہ ہے)۔

باب: نبی ﷺ کا ہدیہ قبول کرنا اور صدقہ واپس کر دینا۔

519: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی عادت سہارا کہ تھی کہ جب کھانا آتا تو پوچھ لیتے، اگر ہدیہ ہوتا تو کھاتے اور اگر صدقہ ہوتا تو نہ کھاتے۔

صدقہ فطر کا بیان

باب: مسلمانوں پر کھجور یا "جو" سے صدقہ فطر ادا کرنے کا بیان۔

520: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر رمضان کے بعد لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت پر جو مسلمان ہو۔

باب: صدقہ فطر، کھانے، پیچیر اور منقہ (خشک انگور) سے ادا کرنے کا بیان۔

521: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع گندم یا ایک صاع پیچیر یا جو یا کھجور یا انگور نکالتے تھے پھر جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو یا عمرہ کو آئے تو لوگوں سے تبر پر (کھڑے ہو کر) وعظ کیا اور اس میں کہا میرا خیال ہے کہ شام کی گندم کے دو منہ (یعنی نصف صاع) ایک صاع کھجور کے برابر ہوتا ہے۔ (یعنی قیمت میں) سو لوگوں نے اس کو لے لیا۔ اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو وہی نکالتا رہوں گا جو نکالتا تھا (یعنی ایک صاع) جب تک جیوں گا۔ (سبحان اللہ یہ اجاب تھا حدیث کا اور نفرت تھی رائے اور قیاس سے)۔

باب: نماز (عید) سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم۔

522: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز (عید) کو نکلنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا۔

باب: صدقہ کرنے میں ترغیب دلانا۔

523: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ آرزو نہیں ہے کہ یہ احد کا پہاڑ میرے لئے سونا ہو جائے اور تین دن سے زیادہ میرے پاس ایک دینار بھی باقی رہے مگر یہ کہ وہ دینار اپنے کسی قرض خواہ کو دینے کیلئے بچا رکھوں۔

524: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ دو اور استغفار کرو، کیونکہ میں نے

إِنَّمَا مِنَ الشَّائِئِ الَّتِي بَغْتُمْ بِهَا إِلَيْهَا قَالَ إِلَيْهَا قَدْ بَلَّغْتِ مَحَلَّهَا *

باب قبول التَّيْبِ ﷺ الْهَدِيَّةِ وَرَدُّ الصَّدَقَةِ

519: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ فَبِإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ أَكَلَ مِنْهَا وَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا *

باب فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ

عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ

520: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرَ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ *

باب زَكَاةِ الْفِطْرِ مِنَ الطَّعَامِ وَالْأَقْطِ وَالزُّبَيْبِ

521: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذَا كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَعِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقْطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجْهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَنَا النَّاسَ عَلَى الْمَشِيرِ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَهُ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ إِنِّي أَرَى أَنْ مُدَّيْنٍ مِنْ سَمَرَاءَ الشَّامِ تَعْدُلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَرَأِي أَنْ أُخْرِجْهُ كَمَا كُنْتُ أَخْرِجُهُ أَبَدًا مَا عَشْتُ *

باب الْأَمْرُ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

522: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُوَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ *

باب التَّرغِيبُ فِي الصَّدَقَةِ

523: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَسْرُبُنِي أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا تَأْتِي عَلَيَّ نَائِلَةً وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارٌ أُرْصِدُهُ لِلَّذِينَ عَلَيَّ *

524: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ

دیکھا کہ جنم میں زیادہ تعداد میں عورتیں ہیں۔ ایک عقلمند عورت بولی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا سبب ہے، عورتیں کیوں زیادہ جنم میں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لعنت بہت کرتی ہیں اور خاندان کی ناشکری کرتی ہیں۔ میں نے عقل اور دین میں کم اور عقلمند کو بے عقل کرنے والی تم سے زیادہ کسی کو نہ دیکھا۔ وہ عورت بولی کہ ہماری عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عقل کی کمی تو اس سے معلوم ہوتی ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے۔ اور دین میں کمی یہ ہے کہ عورت کئی دن تک (ہر مہینے میں حیض کی وجہ سے) نماز نہیں پڑھتی اور رمضان میں (حیض کے دنوں میں) روزے نہیں رکھتی۔

باب: (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے پر شوق دلانا۔

525: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! خرچ کر کہ میں بھی تیرے اوپر خرچ کروں اور (نبی ﷺ نے) فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات دن خرچ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا۔

باب: قبل اس کے کہ کوئی صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے، صدقہ کی ادائیگی میں نشت دلانا۔

526: سیدنا حارث بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کہ رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ صدقہ دو۔ قریب ہے کہ ایسا وقت آجائے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر نکلے گا اور جس کو دینے لگے گا وہ کہے گا کہ اگر تم کل لاتے تو میں لے لیتا مگر آج تو مجھے ضرورت نہیں ہے۔ غرض کوئی نہ ملے گا جو اسے قبول کر لے۔

527: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [قیامت کے قریب] زمین اپنے جگر پاروں کو باہر ڈال دے گی جیسے بڑے بڑے ستون ہوتے ہیں، سونے سے اور چاندی سے۔ پھر قاتل آئے گا اور کہے گا کہ اسی کیلئے میں نے خون کیا تھا۔ اور رشتہ داری کاٹنے والا آئے گا اور کہے گا کہ اسی کیلئے میں نے اپنی رشتہ داری توڑ لی۔ اور چور آئے گا اور کہے گا اسی کے واسطے میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر سب کے سب اسے چھوڑ دیں گے اور کوئی اس میں سے کچھ نہ لے گا۔

باب: خاندان اور اولاد پر صدقہ کرنا۔

528: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت! صدقہ دو اگر چہ اپنے زیور سے ہو۔ انہوں نے کہا کہ پھر میں اپنے شوہر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور میں نے کہا کہ تم مفلس خالی ہاتھ آدمی ہو، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ صدقہ دیں، سو تم جا کر نبی ﷺ سے پوچھو کہ اگر میں تم کو

وَأَكثَرُونَ الْإِسْتِغْفَارَ فَإِنِّي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ جَزَاءَهُ وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ تُكْفِرْنَ اللَّغْنَ وَتُكْفِرْنَ الْعَشِيرَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَغْلَبَ لَدَيَّ لَبًّا مِنْكُمْ؟ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا نَقِصَانُ الْعَقْلِ وَاللَّغْنِ؟ قَالَ أَمَّا نَقِصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدُلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهَذَا نَقِصَانُ الْعَقْلِ وَتَمَكُّتُ اللَّيَالِي مَا تَصَلِّيَ وَتَفْطَرُ فِي رَمَضَانَ فَهَذَا نَقِصَانُ الدِّينِ *

باب فِي الْحَثِّ عَلَى التَّفَقُّهِ

525. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ بَيْنَ اللَّهِ مَالِي وَقَالَ ابْنُ مُسَبِّحٍ مَلَأَ سَخَاءً لَا يَبِيضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ *

باب التَّرغِيبُ فِي الصَّدَقَةِ قَبْلَ أَنْ لَا يُوجَدَ مَنْ يَقْبَلُهَا

526. عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا قَبْلَ شَيْءٍ الرَّجُلُ يَمْسِي بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي أُعْطِيَهَا لَوْ جِئْنَا بِهَا بِالْأَمْسِ قَبْلَتْهَا فَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا *

527. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَادَ كَيْدِهَا أَمْثَالَ الْأَسْطُورَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ يَقُولُ فِي هَذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ يَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ يَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ يَدِي ثُمَّ يَدْعُوهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا *

باب الصَّدَقَةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْوَالِدِ

528. عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ خَلِيكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفٌ ذَاتُ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأَنَّهُ فَاسَأَلُهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يَجْزِي

دیدوں اور صدقہ ادا ہو جائے تو خیر در نہ اور کسی کو دیدوں گی۔ تو عبد اللہ ﷺ نے کہا کہ تم ہی جا کر نبی ﷺ سے پوچھو۔ پھر میں آئی اور ایک انصاری عورت رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر کھڑی تھی، اس کا بھی یہی کام تھا جو میرا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ کا رعب بہت تھا۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نکلے تو ہم نے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور ان کو خبر دو کہ دو عورتیں دروازے پر پوچھتی ہیں کہ اگر اپنے شوہروں اور ان یتیموں کو دیں جن کو وہ پالتے ہیں، کو صدقہ دیں تو ادا ہو جائے گا یا نہیں؟ اور نبی ﷺ کو یہ نہ بتانا کہ ہم لوگ کون ہیں۔ سیدہ زینب نے کہا کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ گئے اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کون ہیں؟ تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ایک انصاری عورت ہے اور دوسری زینب رضی اللہ عنہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون سی زینب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ عبد اللہ ﷺ کی بیوی۔ تب آپ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان کو اس میں دو گنا ثواب ہے۔ ایک تو قرابت والوں سے سلوک کرنے کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

باب: قریبی رشتہ داروں میں خرچ کرنا۔

529: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ میں بہت مالدار تھے اور بہت محبوب مال ان کا پیر حاء ایک باغ تھا، جو مسجد نبوی کے آگے تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ اس میں جاتے اور اس کا بیٹھا پانی پیتے تھے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ آیت اتزی کہ ”وہو بنجو گے تم نیکی کی حد کو جب تک کہ نہ خرچ کرو گے اپنی محبوب چیزوں کو اللہ کی راہ میں“ تو سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”تم نیکی کی حد کو نہ پہنچو گے جب تک اپنے محبوب مال نہ خرچ کرو“ اور میرے سب مالوں سے زیادہ محبوب پیر حاء ہے، وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور میں اللہ سے اس کے ثواب اور آخرت میں اس کے ذخیرہ ہو جانے کا امیدوار ہوں۔ سو آپ ﷺ اس کو جہاں چاہیں رکھ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو بڑے نفع کا مال ہے۔ یہ تو بڑے نفع کا مال ہے۔ میں نے سنا جو تم نے کہا اور میں مناسب جانتا ہوں کہ تم اسے اپنے عزیزوں میں بانٹ دو۔ پھر اس کو سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے عزیزوں اور پچا زاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔

باب: ماموؤں پر صدقہ کرنا۔

530: سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک لوٹھی آزادی اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے اپنے ماموں کو دیدیتیں تو

عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَىٰ غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلْ أَنْتِ بِهِيَ أَتَتْ قَالَتْ فَأَنْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِيَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاجَتِي حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أُلْفِتَ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيَّا بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْنَا لَهُ أَنْتِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْنَا أَنْ امْرَأَتَيْنِ بَالِبَابِ تَسْأَلَانِكَ الْبُخْرَى الصَّدَقَةَ عَنْهُمَا عَلَىٰ أَرْوَاحِهِمَا وَعَلَىٰ أَنْبَامِ فِي حُبُورِهِمَا؟ وَلَا تُخْبِرْنَا مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ هُمَا؟ فَقَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْتَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الزَّيْنَابِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ *

باب الصدقة في الأقربین

529 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِيِّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بِيْرْحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا نَحِبُونَ) قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا نَحِبُونَ) وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ يَبْرَحْهَا وَإِلَيْهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بَرَّهَا وَدُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ لَفَضْعُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخِ ذَلِكَ مَالٍ رَابِحٌ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَإِنِّي أَرَىٰ أَنْ تَجْعَلَهَا لِي الْأَقْرَبِينَ فَسَمِعَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ *

باب الصدقة على الأحوال

530 عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ حَارِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْتَفَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تمہارے لئے زیادہ اجر کا باعث بننا۔

باب: مشرک ماں سے صلہ رحمی کرنا۔

531: سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

پوچھا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے (دوسری روایتوں میں آیا ہے کہ وہ مشرک ہے) تو کیا میں اس سے سلوک اور احسان کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔

باب: فوت شدہ والدہ کی طرف سے صدقہ کرنا۔

532: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص

آیا اور اس نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں فوراً مر گئی اور وصیت نہ کرنے پائی، اگر بولتی تو صدقہ دیتی۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو اسے ثواب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔

باب: ضرورت مندوں پر صدقہ کرنے کی ترغیب اور اچھا طریقہ جاری

کرنے والے کا ثواب۔

533: سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دن کے شروع حصہ میں ہم

رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ کچھ لوگ آئے جو ننگے پیر، ننگے بدن، گلے میں چمڑے کی چادریں پہنی ہوئیں، اپنی تلواریں لٹکائی ہوئیں، اکثر بلکہ سب ان میں قبیلہ مضر کے لوگ تھے۔ ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک بدل گیا۔ آپ ﷺ اندر آ گئے پھر باہر آئے۔ (یعنی پریشان ہو گئے، سبحان اللہ کیا شفقت تھی اور کسی بھدری تھی) اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ اذان کہو پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا اور یہ آیت پڑھی کہ اے لوگو! اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے بنایا (اس لئے پڑھی کہ معلوم ہو کہ سارے بنی آدم آپس میں بھائی بھائی ہیں)..... آخر آیت تک۔ پھر سورہ حشر کی یہ آیت پڑھی کہ ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور غور کرو کہ تم نے اپنی جانوں کیلئے آگے کیا بھیج رکھا ہے جو کل (قیامت کے دن تمہارے) کام آئے۔ (پھر صدقات کا بازار گرم ہو گیا) کسی نے اشرافی وی، کسی نے ورہم کسی نے ایک صاع گیہوں اور کسی نے ایک صاع کھجور دینا شروع کی، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک ٹکڑا بھی کھجور کا ہو (تو وہ بھی بطور صدقہ کے لاؤ)۔ پھر انصار میں سے ایک شخص تھیلی لایا کہ اس کا ہاتھ تھکا جاتا تھا بلکہ تھک گیا تھا۔ پھر تو لوگوں نے تار باندھ لیا یہاں تک کہ میں نے دو ڈھیر دیکھے کھانے اور کپڑے کے یہاں تک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو میں دیکھتا تھا کہ چپکنے لگا تھا گویا کہ سونے کا ہو گیا ہو جیسے کندن۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ أُعْطِيَتْهَا أَخْوَالُكَ كَانَ أَكْبَرَ لَأَجْرِكَ

باب صَلَّةِ الْأُمِّ الْمُشْرِكَةِ

531: عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ (أَوْ رَاهِبَةٌ) أَفَصَلِّهَا قَالَ نَعَمْ*

باب الصَّدَقَةِ عَنِ الْأُمِّ الْمَيْتَةِ

532: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّي أَتَلَّتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوَصِّ وَأَطْنَهَا لَوْ تَكَلَّمْتَ تَصَدَّقْتُ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ*

باب الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ عَلَى ذَوِي الْحَاجَةِ وَاجْرُؤِ مَنْ سَنَّ فِيهَا حَسَنَةً

533: عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ غُرَاةٌ مُجْتَابِي النَّمَارِ أَوْ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلَّ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَمَمَّرَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ "يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا" وَالْآيَةُ الَّتِي فِي الْحَشْرِ (اتَّقُوا اللَّهَ وَانْتَظِرُوا نَفْسَ مَا قَدَّمْتُمْ لَعْدًا وَاتَّقُوا اللَّهَ تَصَدَّقْ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دَرَاهِمِهِ مِنْ تَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ سَبِقَ تَمْرَةٌ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَصْرَةَ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلَّ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعِ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمِينَ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

جو شخص اسلام کی نیک کام کی ابتداء کرے (یعنی کتاب و سنت کی بات) اس کیلئے اپنے عمل کا بھی ثواب ہے اور جو لوگ اس کے بعد عمل کریں (اس کی دیکھا دیکھی) ان کا بھی ثواب ہے بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا کچھ ثواب گھٹے۔ اور جس نے اسلام میں آ کر بُری چال ڈالی (یعنی جس سے کتاب و سنت نے روکا ہے) تو اس کے اوپر اس کے عمل کا بھی بار ہے اور ان لوگوں کا بھی جو اس کے بعد عمل کریں بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا کچھ بار گھٹے۔

باب: مسکینوں اور مسافروں پر صدقہ کرنے کے بارے میں۔

534: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے میدان میں بادل میں سے یہ آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پلا دے۔ (اس آواز کے بعد) بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھر ملی زمین میں پانی برسایا۔ ایک نالی وہاں کی نالیوں میں سے بالکل لہا ہوا ہو گئی۔ سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا، اچانک ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھاڑے سے ادھر ادھر کرتا ہے۔ اس نے باغ والے مرد سے کہا کہ اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا فلاں نام ہے، وہی نام جو بادل میں سنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس شخص سے کہا کہ اے اللہ کے بندے! تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ وہ بولا کہ میں نے بادل میں سے ایک آواز سنی، کوئی کہہ رہا تھا کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پلا دے، [اور اس کہنے والے نے] تیرا نام لیا۔ سو تو اس باغ میں اللہ تعالیٰ کے احسان کی کیا شکر گزاری کرتا ہے؟ باغ والے نے کہا کہ جب کہ تو نے یہ کہا تو اب میں بیان کرتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں جو اس باغ سے آمدنی ہوتی ہے، اس کا ایک تہائی صدقہ کرتا ہوں اور ایک تہائی میرے بیوی بچے کھاتے ہیں اور ایک تہائی باغ پر لگاتا ہوں۔ (حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ اللہ کی راہ میں صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق پانی برساتے ہیں ایک ہی مقام میں ایک جگہ زیادہ اور ایک جگہ کم برساتا ہے)۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک تہائی میں مسکینوں، سالکوں اور مسافروں میں صرف کرتا ہوں۔

باب: (صدقہ کر کے) دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کرو۔

535: سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جہنم کا ذکر فرمایا اور ناپسندیدگی سے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ پھر فرمایا کہ آگ (جہنم کی آگ) سے بچو۔ پھر ناپسندیدگی سے منہ پھیر لیا، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ اس (نار جہنم) کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم سے بچو (اگر جہنم سے بچنے کیلئے کوئی اور چیز نہ ہو تو) کھجور کے دانے کا ایک حصہ ہی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْتَلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ *

باب الصدقة في المساكين وابن السبيل

٥٣٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَمَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْمِي حَدِيقَةَ فَلَانَ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابَ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تَلِكِ الشَّرَاحِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَبَعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمَسْحَانِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ فَلَانٌ لِلَّاسِمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاءُهُ يَقُولُ اسْمِي حَدِيقَةَ فَلَانَ لَا سَمِيكَ لِمَا تَصْنَعُ لِيهَا؟ قَالَ أَمَا إِذْ قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِتَلْبَتِهِ وَأَكُلُ أُنَا وَعِيَالِي لَنَا وَأَرُدُّ فِيهَا لَنَا * وَفِي رَوَايَةٍ: وَأَجْمَلُ لَنَا فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ *

باب اتقوا النار ولو بشق تمرة

٥٣٥ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ حَتَّى طَنَّنَا أَنَّهُ كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ *

ہو (یعنی صدقہ کر کے بھی بچنا پڑے تو بیخ جاؤ)۔ اگر کسی کو یہ بھی نہ ملے تو اچھی بات ہی کہہ کر (یعنی جہنم کی آگ سے بچ)۔

باب: دودھ والا جانور عاریہ (صدقہ) تھک دینے کی ترغیب۔

(نوٹ:۔ امام منذری رحمہ اللہ نے صدقہ کا باب باندھا ہے جبکہ حدیث میں دودھ والا جانور عاریہ تھک دینا مراد ہے۔ جب تک جانور دودھ دیتا ہے لینے والا اسے چارہ ڈالے بعد میں جانور واپس کر دے)۔

536: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک جو کسی گھروالوں کو ایسی اونٹنی دیتا ہے جو صبح اور شام ایک بڑا پیالہ بھر دودھ دیتی ہے تو اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

باب: پوشیدہ صدقہ کرنے کی فضیلت۔

537: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں جگہ دے گا (یعنی عرش کے نیچے) جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ایک تو حاکم منصف (جو کتاب و سنت کے مطابق فیصلہ کرے خواہ بادشاہ ہو خواہ کوتوال ہو)، دوسرے وہ جوان جو اللہ کی عبادت کیساتھ بڑھا ہو، تیسرے وہ شخص جس کا دل مسجد ہی میں لگا ہے، چوتھے وہ شخص جو آپس میں اللہ کے واسطے محبت کریں اور اسی کیلئے ملیں اور اسی کیلئے جدا ہوں، پانچویں وہ شخص (جو مرد یا بیباقی ہو) کہ اسے کوئی حسب نسب والی مالدار عورت زنا کیلئے بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (اور زنا سے باز رہے)، چھٹے وہ شخص جو صدقہ ایسے چھپا کر دے کہ دائیں کو خبر نہ ہو کہ بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا (اس عبارت میں اضطراب ہے۔ صحیح یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے) ساتویں جو اللہ کو اکیلے میں یاد کرے اور اسکے آنسو ٹپک پڑیں (اللہ کی محبت یا خوف کی وجہ سے)

باب: تندرست اور حریص ہونے کی صورت میں صدقہ کرنے کی فضیلت۔

538: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! افضل اور ثواب میں بڑا صدقہ کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو صدقہ دے اور تو تندرست اور حریص ہو، محتاجی کا خوف کرتا ہو اور امیر کی امید رکھتا ہو۔ اور تو یہاں تک صدقہ دینے میں دیر نہ کرے کہ جب جان (حلق یعنی) گلے میں آجائے تو کہنے لگے کہ یہ فلاں کا ہے، یہ مال فلاں کو دو اور وہ تو خود اب فلاں کا ہو چکا (یعنی تیرے مرتے ہی وارث لوگ لے لیں گے)۔

باب: پاکیزہ کمائی سے صدقہ کی قبولیت اور اس کے بڑھنے کے بارے میں

باب: التَّارِغِبُ فِي صَدَقَةِ الْمَنِيحَةِ

۵۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ أَلَا رَجُلًا يَمْتَحُ أَهْلَ بَيْتِ نَافَةَ تَعْدُو بَعْضٌ وَتَرُوحُ بَعْضٌ إِنْ أَجْرَهَا لِعَظِيمٍ *

باب: فَضْلُ إِخْفَاءِ الصَّدَقَةِ

۵۳۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَعَةٌ يَبْظُلُهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَرَسُولٌ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلِّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَبَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالَ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ بَيْتُهُ مَا نُلْفِقُ سَمَاءَهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَائِبًا فَفَاضَتْ عَيْتَاهُ *

باب: فَضْلُ صَدَقَةِ الصَّحِيحِ الشَّحِيحِ

۵۳۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْثَمُ؟ فَقَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ ضَحِيحٌ فَخَضَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلَ الْغَنَى وَلَا تُنْمِلَ حَسَى إِذَا بَلَغَتْ الْخُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا أَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

باب: قَبُولُ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ وَتَرْبِيئِهَا

539: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی پاکیزہ (حلال) کمائی سے ایک کھجور بھی صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر اس کی اس طرح تربیت کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے پھڑے یا جوان انٹی کو پالتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ (ایک کھجور کا صدقہ) پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے یا اس سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

540: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے (یعنی صفاتِ حدوث اور صفاتِ نقص و زوال سے) اور نہیں قبول کرتا مگر پاک مال (یعنی حلال کو) اور اللہ پاک نے مومنوں کو وہی حکم کیا جو مسلمین کو حکم کیا اور فرمایا کہ ”اے رسولوں کی جماعت! کھاؤ پاکیزہ چیزیں اور نیک عمل کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں“ اور فرمایا کہ ”اے ایمان والو! کھاؤ پاک چیزیں جو ہم نے تمہیں دیں“ پھر ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لمبے لمبے سفر کرتا ہے، پرانندہ حال ہے، گردوغبار میں بھرا ہے اور پھر ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے رب، اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے اور اس کی غذا حرام ہے پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو؟

باب: تھوڑے صدقہ کو حقیر نہ جاننے کا بیان۔

541: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی تم میں سے اپنے ہمسائے کو حقیر نہ جانے اگرچہ بکری کا ایک کھرہی دے۔ (یعنی نہ لینے والا اس کو حقیر سمجھ کر انکار کرے نہ دینے والا شرمندہ ہو کر دینے سے باز رہے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے قول ﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ﴾ کے بیان میں
542: سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں صدقہ کا حکم دیا گیا، اور ہم بوجھ ڈھویا کرتے تھے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آدھا صاع صدقہ دیا (یعنی سوا سیر)، اور ایک شخص نے اس سے زیادہ دیا۔ تو منافق کہنے لگے کہ اللہ کو اس کے صدقہ کی کچھ پرواہ نہیں ہے اور اس دوسرے نے تو صرف دکھانے کو ہی صدقہ دیا ہے۔ پھر یہ آیت اتری کہ ”جو لوگ طعن کرتے ہیں خوشی سے صدقہ دینے والے مومنوں کو اور ان لوگوں کو جو نہیں پاتے ہیں مگر اپنی مزدوری“۔

باب: جس نے صدقہ اور دیگر نیکی کے اعمال کو اکٹھا کر لیا۔

543: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ایک جوڑا خرچ کیا (یعنی دو پیسے یا دو روپیہ یا دو اشرفی) تو جنت میں اسے پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہاں آتیرے لئے یہاں خیر و

۵۳۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ إِلَّا أَخَذَهَا اللَّهُ بِمِصْبِهِ فَرَبَّيْهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْهُ أَوْ قَلْوَهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ أَوْ اعْظَمَ *

۵۴۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ (يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ) [المؤمنون: ۵۱] وَقَالَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ) [البقرة: ۱۷۲] ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثُ أَخْبَرُ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَلَى يَسْتَجَابُ لِدَلِّكَ ؟ *

باب ترك احتقار قليل الصدقة

۵۴۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرْنَ جَارَةَ لِحَارَتِهَا وَلَوْ فَرَسِنَ شَاةَ *

باب في قوله تعالى {الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ}

۵۴۲ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أُمِّرْتُ بِالصَّدَقَةِ قَالَ كُنَّا لِحَامِلٍ قَالَ فَتَصَدَّقْتُ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بَشِيءٌ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ لَمَنِي عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا إِلَّا حِرْإً إِلَّا رِبَاءً فَتَزَلْتُ (الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ) (التوبة: ۷۹) *

باب من جمع الصدقة وأعمال البر

۵۴۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُلْفِقَ رَوْحَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لُودِي فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ لِمَنْ كَانَ

خوبی ہے۔ پھر جو نماز کا عادی ہے وہ نماز کے دروازہ سے پکارا جائے گا، اور جو جہاد کا عادی ہے وہ جہاد کے دروازہ سے پکارا جائے گا، اور جو صدقہ کا عادی ہے وہ صدقہ کے دروازہ سے پکارا جائے گا اور جو روزہ کا عادی ہے وہ روزہ کے دروازہ سے پکارا جائے گا۔ تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کسی کے تمام دروازوں سے پکارے جانے کی ضرورت تو نہیں ہے، پھر بھی کیا کوئی ایسا ہوگا جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور میں (اللہ کے فضل سے) امید رکھتا ہوں کہ تم انہی میں سے ہو گے۔

543 م: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تم میں سے کون شخص آج روزہ دار ہے؟ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج جنازہ کے ساتھ کون گیا ہے؟ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون آج مریض کی عیادت کو گیا تھا؟ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گیا تھا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سب کام ایک شخص میں جب جمع ہوتے ہیں تو وہ ضرور جنت میں جاتا ہے۔

باب: ہر نیکی صدقہ ہے۔

544: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

باب: سبحان اللہ کہنا، لا الہ الا اللہ کہنا اور دیگر نیکی کے کام، صدقہ ہیں۔

545: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند اصحاب نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مال والے تو اجر و ثواب مال لوٹ لے گئے۔ اس لئے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور اپنے زائد مالوں میں سے صدقہ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے بھی تو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر تسبیح (یعنی سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تہجد (یعنی الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے، ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، اچھی بات سکھانا صدقہ ہے، بُری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے حق زوجیت ادا کرنے میں صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے کوئی اپنی شہوت سے حق زوجیت ادا کرے (یعنی اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے) تو کیا اس میں بھی ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں؟ دیکھو تو اگر اسے حرام میں صرف کر

مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ *

۵۴۳ م: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْحَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَانِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ *

باب كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

۵۴۴ م: عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ *

باب التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَأَعْضَالِ الْبُرِّ صَدَقَةٌ

۵۴۵ م: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالْأَجْوَرِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَوْ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ؟ إِنْ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَلِي بَضْعٍ أَحَدَكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَايَ أَحَدُنَا شَهْوَةٌ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا؟ أَجْرٌ

لے تو گناہ ہوگا کہ نہیں؟ اسی طرح جب حلال میں صرف کرتا ہے تو ثواب ہوتا ہے۔

باب: ہر جوڑ پر صدقہ کے وجوب کا بیان۔

546: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی کے بدن میں تین سوساٹھ جوڑ ہیں۔ سو جس نے اللہ اکبر کہا، الحمد للہ کہا، لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا، استغفر اللہ کہا، پھر لوگوں کی راہ سے ہٹا دیا یا کوئی کاٹنا یا ہڈی راہ سے ہٹا دی یا اچھی بات سکھائی یا اس کا حکم دیا، یا مری بات سے روکا تو یہ تین سوساٹھ جوڑوں کی گنتی کے برابر ہے (یعنی شکر ادا کرنے کے برابر ہے) اور اس دن وہ اس حال میں چل رہا ہوتا ہے کہ وہ اپنی جان کو جہنم سے آزاد کروا چکا ہوتا ہے۔ ابوتوبہ نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا کہ وہ اسی حال میں شام کرتا ہے (کہ وہ جہنم سے آزاد ہوتا ہے)۔

باب: وہ صدقہ جو بے جا واقع ہو اس کی قبولیت کے بیان میں۔

547: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے کہا کہ میں آج کی رات کچھ صدقہ دوں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا (یہ صدقہ کو چھپانا منظور تھا کہ رات کو لے کر نکلا) اور ایک زنا کار عورت کے ہاتھ میں دیدیا۔ پھر صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص زنا کار عورت کے ہاتھ صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ! سب خوبیاں تیرے لئے ہیں کہ میرا صدقہ زنا کار کو جا پڑا۔ پھر اس نے کہا کہ آج اور صدقہ دوں گا۔ پھر نکلا اور ایک غنی مالدار کو دیدیا۔ اور لوگ صبح کو چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی مالدار کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ! سب خوبیاں تیرے لئے ہیں کہ میرا صدقہ مالدار کے ہاتھ جا پڑا۔ تیسرے دن پھر اس نے کہا کہ میں صدقہ دوں گا۔ اور وہ نکلا اور صدقہ ایک چور کے ہاتھ میں دیدیا۔ صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی چور کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ! سب خوبیاں تیرے لئے ہیں کہ میرا صدقہ زنا کار عورت، مالدار، شخص اور چور کے ہاتھ میں جا پڑا۔ پھر اس کے پاس ایک شخص آیا (یعنی فرشتہ یا اس زمانہ کے نبی علیہ السلام) اور اس سے کہا کہ تیرے سب صدقے قبول ہو گئے۔ زنا کار کا تو اس لئے کہ شاید وہ اس زنا سے باز رہی ہو (اس لئے کہ پین کیلئے زنا کرتی تھی) رہا غنی تو اس کا اس لئے قبول ہوا کہ شاید اسے شرم آئے اور عبرت ہو کہ اور لوگ صدقہ دیتے ہیں تو میں بھی دوں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرے۔ اور چور کا اس لئے کہ شاید وہ چوری سے باز آ جائے (اس لئے کہ آج کا خرچ تو آ گیا)۔

باب: خیرات کرنے والے اور بخیل کے بیان میں۔

قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وَرِزًا؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرًا*

باب الصدقة وَوُجُوبُهَا عَلَى السَّلَامِيِّ

٥٤٦ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ نَبِيِّ آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَقَلَامِ مِائَةِ مَفْصَلٍ لِمَنْ كَثَرَ اللَّهُ وَحَمَدَ اللَّهُ وَهَلَّلَ اللَّهُ وَسَبَّحَ اللَّهُ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهُ وَعَزَلَ حَجْرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ غَضًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ السَّلَامِيِّ لِمَا لَمْ يَمْسُحِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ رُخِّحَ نَفْسُهُ عَنِ الثَّارِ قَالَ أَبُو تَوْبَةَ وَرَبَّمَا قَالَتْ يُمْسِي*

باب فِي قَبُولِ الصَّدَقَةِ تَقَعُ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا

٥٤٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِأَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لِأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ عَلَى غَنِيِّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيِّ وَعَلَى سَارِقٍ فَمَا تَبِي قَبِيلٌ لَهُ أَمَا صَدَقْتَكَ فَهَذَا قَبِيلَتُ أُمَّ الزَّانِيَةِ فَلَمَّا تَسْتَصِفُ بِهَا عَنْ زَانِيَةٍ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ يَتَجَبَّرُ لِيَنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ وَأَنْتَ السَّارِقُ يَنْسْتَصِفُ بِهَا عَنْ سَوْفَةٍ*

باب فِي الْمُنْتَصِدِقِ وَالْبَخِيلِ

548: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی کہ جن پر لوہے کی زنجیریں ہوں۔ پھر جب تجی نے چاہا صدقہ دے تو اس کی زرہ کشادہ ہوگئی، یہاں تک کہ اس کے قدموں کا اثر مٹانے لگی۔ اور جب بخیل نے چاہا کہ صدقہ دے تو وہ تنگ ہوگئی اور اس کے ہاتھ اس کے گلے میں پھنس گئے اور ہر حلقہ اپنے دوسرے حلقے میں گھس گیا۔ راوی حدیث (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ پھر وہ کوشش کرتا ہے کہ کشادہ ہو مگر وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

باب: (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور نہ کرنے والے کے بیان میں
549: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر روز دو فرشتے اترتے ہیں۔ ایک تو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اوردے اور دوسرا یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! بخیل کے مال کو تباہ کر۔

باب: امانت دار خازن صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔
550: سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان امانت دار خزانچی، جو خرچ کرتا ہو۔ اور کبھی فرماتے کہ وہ دیتا ہو جس کا (اسے) حکم ہوا ہو اور پوری تم دیتا ہو (یعنی تحریر نہ رشوت نہ کاٹتا ہو) اور پوری خیرات دیتا ہو، اپنے دل کی خوشی کے ساتھ۔ اور جس کو حکم ہوا ہو اس کو پہنچائے (تو) وہ بھی ایک صدقہ دینے والا ہے۔

باب: خرچ کرو۔ نہ شمار کرو اور نہ یاد رکھو۔
551: سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ میرے پاس کچھ ہے کیا نہیں ماسوا اس کے جو زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دیتے ہیں۔ اگر میں اس میں سے کچھ صدقہ کر دوں تو مجھے گناہ تو نہیں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جتنا تم دے سکو دیدو، سینت کر نہ رکھو اور دے کر یاد نہ رکھو اور نہ اللہ بھی سینت کر رکھے گا۔

باب: جب عورت اپنے خاندان کے گھر سے خرچ کرے (خیرات کرے)۔
552: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے گھر کے اثاث سے بغیر فساد کے خرچ کرے (یعنی جتنا دستور ہے جیسے فقیر کو کھلایا ساکں کو ایک مٹھی جس میں شوہر کی رضاعادت سے معلوم ہوتی ہے) تو اس کو اس کے خرچ کرنے کا ثواب ہوتا ہے، اور شوہر کو اس کے کمانے کا۔ اور خزانچی کو بھی اسی کی مثل کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کا ثواب نہ گھٹے گا (یعنی ہر ایک کو اللہ تعالیٰ ایک ثواب دے گا نہ کہ ایک کے ثواب میں

۵۴۸ عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل البخيل والمتصدق مثل رجلين عليهما جتان من حديد اذا هم المتصدق بصدقة استعت عليه حتى تفتي اثره واذا هم البخيل بصدقة تقلصت عليه والضممت يدها الى تراقيه وانقصت كل حلقة الى صاحبها قال فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فيعهد ان يؤسرها فلا يستطيع *

باب في المنفق والمنسك

۵۴۹ عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ما من يوم يضح البعاد فيه الا ملكان ينزلان فيقول احدهما اللهم اعط منفقًا خلفًا ويقول الآخر اللهم اعط منسكًا تلقًا *

باب الخازن الامين اخذ المتصدقين

۵۵۰ عن ابي موسى الأشعري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الخازن المسلم الامين الذي ينفذ ورثما قال يعطي ما امر به فيعطيه كاملا مؤفرا طيبة به نفسه فيدفعه الى الذي امر له به اخذ المتصدقين *

باب الفقير ولا تحصى ولا تؤعي

۵۵۱ عن أسماء بنت ابي بكر انها جاءت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا نبي الله ليس لي شيء الا ما أدخل علي الزبير رضي الله عنه فهل علي جناح ان ارضع مما يدخل علي فقال ارضعي ما استطعت ولا تؤعي فؤعي الله عليك *

باب اذا انفقت المرأة من بيت زوجها

۵۵۲ عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة كان لها اجرها بما انفقت ولزوجها اجره بما كسبت وللخازن مثل ذلك لا ينقص بعضهم اجر بعض شيئا *

دوسرے کو شریک کر دیا۔

باب: جو غلام (توکر) اپنے مالک کے مال سے خرچ کرے، اس کا بیان۔

553: سیدنا عمیر جو سیدنا ابی اللہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، کہتے ہیں

کہ مجھے میرے مالک (ابی اللہ) نے مجھے گوشت سکھانے کا حکم دیا۔ ایک فقیر

آ گیا تو میں نے اسے کھانے کے موافق دیدیا۔ جب مالک کو خبر ہوئی تو انہوں

نے مجھے مارا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا

(سبحان اللہ آپ قییموں اور بیواؤں اور مظلوموں کی امان تھے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

انہیں بلایا اور فرمایا کہ تو نے اسے کیوں مارا؟ انہوں نے کہا کہ یہ میرا کھانا میرے

حکم کے بغیر دیدیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اس خیرات کا) تم دونوں کو

ثواب ہے۔

554: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی

عورت (نفل) روزہ نہ رکھے جبکہ اس کا شوہر گھر میں موجود ہو مگر اس کی اجازت

سے (رکھے) اور نہ اس کے گھر میں کسی (اپنے محرم) کو آنے دے جب وہ گھر پر

ہو مگر اس کی اجازت سے (پھر جب وہ حاضر نہ ہو تو بدرجہ اولیٰ اس کے حکم اور رضا

کے جو پہلے سے معلوم ہو چکی ہو، کسی کو آنے نہ دینا چاہیے) اور اس کی کمائی سے

اس کی اجازت کے بغیر جو کچھ خرچ کرتی ہے تو اس میں بھی اس کے مرد کو ادھا

ثواب ہے (یعنی مرد کو کمانے کا اور عورت کو دینے کا)۔

باب: سوال سے بچنے اور صبر کرنے کے بیان میں۔

555: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے چند لوگوں

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیا۔ انہوں نے پھر مانگا

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دیا یہاں تک کہ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، جب ختم ہو گیا

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے بچا کر نہیں

رکھتا۔ اور جو شخص سوال سے بچے اللہ تعالیٰ اسے بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو مستغنی

بے پرواہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی (بے پرواہ) کر دیتا ہے۔ اور جو صبر کی

عادت ڈالے، اللہ تعالیٰ اس پر صبر آسان کر دیتا ہے۔ اور کوئی عطائے الہی صبر

سے زیادہ بہتر اور کشادگی والی نہیں ہے۔

باب: ضرورت کے مطابق رزق دیئے جانے اور قناعت کے بیان میں۔

556: سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھیک (دنیا و آخرت میں) کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اسلام لایا اور

ضرورت کے موافق رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اسے دیا اس پر قناعت کر دیا

باب: سوال سے بچنا۔

باب ما أفلح العبد من مال مولاه

553 عن عمير مولى أبي اللخم رضى الله عنه

قال أمرني مولاي أن أقتد لأخما فجاءني مسكيناً

فأطعمته منه فعلم بذلك مولاي فخصرتني فأتيت

رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له

فدعاه فقال لم ضررتك؟ فقال يعطيني طعامي بغير أن

أمره فقال الأجر بينكما*

باب ما أفلح العبد من مال مولاه

553 عن عمير مولى أبي اللخم رضى الله عنه

قال أمرني مولاي أن أقتد لأخما فجاءني مسكيناً

فأطعمته منه فعلم بذلك مولاي فخصرتني فأتيت

رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له

فدعاه فقال لم ضررتك؟ فقال يعطيني طعامي بغير أن

أمره فقال الأجر بينكما*

باب ما أفلح العبد من مال مولاه

554 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصم المرأة

وتعلمها شاهد إلا ياذنه ولا تأذن في بيته وهو شاهد

إلا ياذنه وما أفلقت من كسبه من غير أمره فإن

نصف أجره له*

باب ما أفلح العبد من مال مولاه

555 عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه أن

ناس من الأنصار سألوا رسول الله صلى الله عليه

وسلم فأعطاهم ثم سألوه فأعطاهم حتى إذا نفذ ما

عنده قال ما يكن عندي من خير فلن أدخره عنكم

ومن يستغف بعفه الله ومن يستغن بعفه الله ومن

يصر بصيرة الله وما أعطني أحد من عطاء خير

وأوسع من الصبر*

باب ما أفلح العبد من مال مولاه

556 عن عبد الله ابن عمرو بن العاص رضى الله

عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قد

أفلح من أسلم ورزق كفافاً وقنعه الله بما آتاه*

باب ما أفلح العبد من مال مولاه

باب في الكفاف والقناعة

556 عن عبد الله ابن عمرو بن العاص رضى الله

عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قد

أفلح من أسلم ورزق كفافاً وقنعه الله بما آتاه*

باب ما أفلح العبد من مال مولاه

باب في الكفاف والقناعة

556 عن عبد الله ابن عمرو بن العاص رضى الله

عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قد

أفلح من أسلم ورزق كفافاً وقنعه الله بما آتاه*

557: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سوال میں چٹینے سے بچو۔ اس لئے کہ اللہ کی قسم جو مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے اور اس کے سوال کے سبب سے میرے پاس سے چیز خرچ ہوتی ہے اور میں اس کو برا جانتا ہوں (یعنی ناخوشی سے دوں) تو اس میں برکت کیسے ہوگی؟۔
باب: لوگوں سے سوال کرنا مکروہ ہے۔

558: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہمیشہ ایک آدمی مانگتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ سے ملے گا اور اس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔

559: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اگر کوئی صبح کو جا کر کلڑی کا ایک گٹھا اپنی پیٹھ پر لادے اور اس سے صدقہ دے اور اپنا کام بھی نکالے کہ لوگوں کا محتاج نہ ہو، یہ اس کیلئے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے کہ وہ دیں یا نہ دیں اور بلاشبہ اوپر کا (دینے والا) ہاتھ نیچے (لینے) والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے صدقہ اس کو دے جس کا خرچ تیرے ذمہ ہے۔

باب: اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نچلے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔

560: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور آپ ﷺ (اس وقت) منبر پر صدقہ کا اور کسی سے سوال نہ کرنے کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

561: سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مال مانگا تو آپ ﷺ نے مجھے دیا، میں نے پھر مانگا تو آپ ﷺ نے پھر دیا، میں نے پھر مانگا تو آپ ﷺ نے پھر دیا، میں نے پھر مانگا تو آپ ﷺ نے پھر دیا، پھر فرمایا کہ یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ پس جس نے اس کو بغیر مانگے لیا یا دینے والے کی خوشی سے لیا (نہ کہ آپ زبردستی تقاضا کر کے لیا) تو اس میں برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کر کے (یعنی سوال کر کے یا چٹ کر) لیا تو اس میں برکت نہیں ہوتی اور اس کا مال ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص کھاتا تو ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے عمدہ ہے۔

باب: (اصل) مسکین وہ ہے جو ضرورت کے مطابق نہیں پاتا اور لوگوں سے سوال بھی نہیں کرتا۔

562: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے جو گھومتا رہتا ہے اور ایک دولت مند یا ایک دو کھجور لے کر لوٹ جاتا

۵۵۷ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِقُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارَةٌ فَيَبَارِكُ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ *

باب كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ لِلنَّاسِ

۵۵۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةٌ لَحْمٍ *

۵۵۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَنْ يَلْدُوَ أَحَدَكُمْ فَيُخَطَبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَتَصَدَّقَ بِهِ وَيَسْأَلُنِي بِهِ مِنَ النَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْتَدَأَ بِمَنْ تَعُولُ *

باب الْيَدِ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

۵۶۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالْتَعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْتَفِقَةُ وَالسُّفْلَى السَّالِمَةُ *

۵۶۱ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ خُلُوةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بَطِيبَ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِأَشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يَبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَأَنَّي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى *

باب الْمَسْكِينِ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ

۵۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمَسْكِينُ بِهَذَا

ہے۔ صحابہ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر مسکین کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو تاخر خرچ نہیں ملتا جو اسکی ضرورت بشری کی کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اسے مسکین جانتے ہیں کہ اس کو صدقہ دیں اور نہ وہ لوگوں سے کچھ مانگتا ہے۔

باب: امیر وہ نہیں جس کے پاس سامان زیادہ ہو۔

563: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امیری سامان بہت ہونے سے نہیں ہے بلکہ امیری دل کی بے نیازی ہے۔

باب: دنیا کی حرص مکروہ ہے۔

564: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم (انسان) تو بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس میں دو چیزیں جوان ہوتی رہتی ہیں۔ ایک (مال کی) حرص اور دوسری (لمبی) عمر کی حرص۔

باب: اگر ابن آدم کو دو میدان مال کے مل جائیں تو تیسرے کی ضرور خواہش کرے گا۔

565: سیدنا ابوالاسود نے کہا کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے قاریوں کو بلوایا تو وہ سب تین سو قاری ان کے پاس آئے جو قرآن پڑھ چکے تھے۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تم بصرہ کے سب لوگوں سے بہتر ہو اور وہاں کے قاری ہو، پس قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گزر جانے سے ست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں جیسے تم سے پہلوں کے دل سخت ہو گئے اور ہم ایک سورت پڑھا کرتے تھے جو طول میں اور سخت و عیدوں میں ”برأت“ کے برابر تھی۔ پھر میں اسے بھلا دیا گیا مگر اتنی بات یاد رہی کہ اگر آدمی کے لئے مال کے دو میدان ہوتے ہیں تب بھی تیسرا ڈھونڈنا رہتا ہے اور آدمی کا پیٹ نہیں بھرتا مگر مٹی سے۔ اور ہم ایک سورت اور پڑھتے تھے اور اس کو سمات میں سے ایک سورت کے برابر جانتے تھے میں وہ بھی بھول گیا مگر اس میں سے یہ آیت یاد ہے کہ ”اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں“ (جو ایسی بات کہتے ہو جو خود نہیں کرتے تو) وہ تمہاری گردنوں میں لکھ دی جاتی ہے گواہی کے طور پر کہ اس کا تم سے قیامت کے دن سوال ہوگا۔

باب: دنیا کی زینت سے نکلنے کا بیان۔

566: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں میں وعظ کیا اور فرمایا کہ اے لوگو! اللہ کی قسم، میں تمہارے لئے کسی اور چیز سے نہیں ڈرتا ہوں مگر اس سے جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے دنیا کی زینت نکالتا

الطَّوْفِ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ قَسْرُدُهُ اللَّفْمَةَ وَاللَّفْمَتَانَ وَالشَّمْرَةَ وَالشَّمْرَتَانَ قَالُوا فَمَا الْمَسْكِينُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنَىٰ يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطِنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا *

باب لَيْسَ الْغِنَىٰ عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ

563 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَىٰ عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَىٰ عَنِ النَّفْسِ *

باب كَرَاهِيَةُ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا

564 عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ ائْتَانُ الْحِرْصِ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْغَمْرِ *

باب لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَاتَّبَعِيَ وَادِيَاؤَانِ

565 عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ بَعَثَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى قُرَاءِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَتَمَّ حِيَارَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقَرَأُوهُمْ فَالْتَوُّهُ وَلَا يَطْوُلُنَّ عَلَيْكُمْ الْأَمْدُ فَتَضَوُّ قُلُوبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوبُ مَنْ كَانَ قَلْبُكُمْ وَإِلَّا كُنَّا نَقْرَأُ سُورَةَ كُنَّا نُنَبِّهُهَا فِي الطُّولِ وَالشَّدَّةِ — ”بِرَاءة“ فَالْسِيئَةُ غَيْرَ آتِي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَاتَّبَعِيَ وَادِيَاؤَانِ وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الرُّبَابُ وَكُنَّا نَقْرَأُ سُورَةَ كُنَّا نُنَبِّهُهَا بِإِخْدَى الْمُسَبَّحَاتِ فَالْسِيئَةُ غَيْرَ آتِي حَفِظْتُ مِنْهَا ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ“ فَكُتِبَ شَهَادَةٌ فِي أَعْقَابِكُمْ فَتَسْأَلُونَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

باب مَا يَخْرُجُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا

566 عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا أَحْسَنَىٰ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا

ہے۔ تو ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا خیر کا نتیجہ شرم بھی ہوتا ہے؟ (یعنی دنیا کی دولت اور حکومت کا ہونا اور اسلام کی ترقی ہونا تو خیر ہے، اس کا نتیجہ برا کیونکر ہوگا) پھر رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر چپ ہو رہے۔ پھر فرمایا کہ تم نے کیا کہا؟ (پھر اس کے سوال کو پوچھ لیا کہ کہیں بھول نہ گیا ہو تو مطابقت جواب کی سوال کیساتھ اس کی سمجھ میں نہ آئے) اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا خیر کا نتیجہ شرم بھی ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں خیر کا نتیجہ تو خیر ہی ہوتا ہے۔ کیا یہ خیر ہے؟ (یعنی آپ ﷺ کا مقصود یہ تھا کہ یہ تو امتحان اور آزمائش ہے اور امتحان اور آزمائش میں خیر کہاں ہوتی ہے۔ پھر مثال دے کر سمجھایا کہ) موسم بہار میں جو بزمہ اگتا ہے، وہ بزمہ جانور کو ہلاک کر دیتا ہے سو ان جانوروں کے جو صف بزمہ (ضرورت کے مطابق) کھاتے ہیں۔ وہ اس قدر کھا لیجے ہیں یہاں تک کہ ان کی کوکھیں پھول جاتی ہیں۔ پھر دھوپ میں آ کر لید یا پیشاب کرتے ہیں، جگالی کرتے ہیں اور پھر جا کر چرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پس جو شخص تو مال حق کیساتھ لیتا ہے، تو اس میں اس کیلئے برکت ڈال دی جاتی ہے۔ اور جو شخص ناحق لے گا، اس کی مثال اس جانور کی مثال ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا (اور اپنی ہلاکت کا سامنا پیدا کر لیتا ہے)۔

باب: جس آدمی کو بغیر سوال اور لالچ کے مال ملے تو لے لینے کا جواز۔

567: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو کچھ مال دیا کرتے تھے تو جناب عمر رضی اللہ عنہما عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے زیادہ احتیاج رکھنے والے کو عنایت کیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مال لے لو اور خواہ اپنے پاس رکھو، خواہ صدقہ دے دو۔ اور جو اس قسم کے مال سے تمہارے پاس آئے اور تم نے اس کی خواہش نہیں کی اور نہ سوال کیا ہو تو اس کو لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ ہو، اس کے پیچھے اپنے نفس کو مت لگاؤ۔ سالم نے کہا کہ اسی وجہ سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور اگر کوئی دیتا تھا تو رد نہ کرتے تھے۔

باب: کس کیلئے سوال کرنا حلال ہے۔

568: سیدنا قیس بن عمارق ہلالی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک بڑی رقم کا قرضدار ہو گیا (یعنی دو قبیلوں کی اصلاح وغیرہ کیلئے یا کسی اور امر خیر کے واسطے) تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ٹھہرو کہ ہمارے پاس صدقات کھال آئے گا تو ہم اس میں سے تمہیں کچھ دینے کا حکم دیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے قیسہ سوال حلال نہیں مگر تین شخصوں کو۔ ایک تو وہ جو قرضدار ہو جائے (کسی امر خیر میں) تو اس کو سوال حلال

يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّبِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّبِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ ثُمَّ قَالَ أَوْ خَيْرٌ هُوَ؟ إِنْ كُنَّ مَا يَنْبَغُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يَلْمُ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِيرِ أَكَلْتَ حَتَّى إِذَا اتَّالَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ نَلَطَتْ أَوْ بَأَلَتْ ثُمَّ اجْتَرَتْ فَعَادَتْ فَأَكَلْتَ لَمَنْ يَأْخُذُ مَالًا بِحَقِّهِ يَبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَمَنْ يَأْخُذُ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَنْكَلَهُ كَمَلَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ *

باب: إِبْرَاهِيمَةَ الْأَخِيذِ لِمَنْ أُعْطِيَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا

إِشْرَافٍ

٥٦٧ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَطَاءَ يَقُولُ لَهُ عُمَرُ أَعْطَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَصَوْلَةٌ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرَفٍ وَلَا مَسْأَلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُبِعْهُ لِنَفْسِكَ - قَالَ سَأَلْتُمْ فَمَنْ أَجَلِ ذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَ *

باب: مَنْ تَعَلَّلَ لَهُ الْمَسْأَلَةُ

٥٦٨ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ مُخَارِقِ الْهَلَالِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حِمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمِ حَتَّى تَأْتِيَا الصَّدَقَةَ فَأَمْرٌ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَعْلَلُ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةَ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حِمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصَيِّبَهَا ثُمَّ يُنْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ

ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو اتنا مال مل جائے کہ اس کی گزران درست ہو جائے، پھر سوال سے باز رہے۔ دوسرے وہ شخص کہ اس کے مال میں آفت پہنچی ہو کہ اس کا مال ضائع ہو گیا ہو تو اس کو سوال حلال ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کو اتنی رقم مل جائے کہ اس کی گزران درست ہو جائے۔ (بالفاظ ”سداذا“ فرمایا) تیسرا وہ شخص کہ اس کو فاقہ پہنچا ہو اور اس کی قوم کے تین معتقد شخص گواہی دیں کہ بیشک اس کو فاقہ پہنچا ہے تو اس کو بھی سوال جائز ہے جب تک کہ اپنی گزران درست ہونے کے موافق نہ پائے۔ اور سوال لوگوں کے اے قبیصہ! سوال حرام ہے (اور ان کے سوا جو سوال کرنے والا ہے) وہ حرام کھاتا ہے۔

باب: جو شخص سختی سے مانگے، اسے دینے کا بیان۔

569: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جا رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نجران (نامی شہر) کی چادر اوڑھی ہوئی تھی جس کا کنارہ موٹا تھا۔ اچانک ایک بدوی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چادر سمیت اس زور سے کھینچا یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن کے موہرے پر چادر (کے کھینچنے) کا نشان دیکھا۔ پھر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لئے اس مال میں سے کچھ دینے کا حکم کرو جو اللہ کا دیا آپ کے پاس ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور غصے اور اس کو کچھ دینے کا حکم کیا۔

570: سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادریں تقسیم کیں اور سیدنا مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کوئی نہ دی۔ تب سیدنا مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے میرے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک میرے ساتھ چلو۔ پس میں ان کے ساتھ گیا اور انہوں نے کہا کہ تم گھر میں جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ان (چادروں) میں سے ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے، اور فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے واسطے رکھ چھوڑی تھی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا مخرمہ خوش ہو گئے۔

جَانِحَةٌ اجْتَاخَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةَ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فَلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سَوَأَهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سَخِطًا يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سَخِطًا *

باب إعطاء من يسأل بغلظة

٥٦٩ عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال كنت أمشي مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وعليه رداء نجراني غليظ الحاشية فأذركه أغرابي فجذته برداه جبذته شديدة نظرت إلى صفحة عنق رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عليه وسلم وقد أثرت بها حاشية الرداء من شدة جبذته ثم قال يا محمد مر لي من مال الله الذي عندك فالتفت إليه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فضحك ثم أمرته بإعطاء

٥٧٠ عن المسور بن مخرمة رضي الله عنه أنه قال لسم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عليه وسلم أقيية وتم يعط مخرمة شيئا فقال مخرمة رضي الله عنه يا بني أطلق بنا إلى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عليه وسلم فإطلقت معه قال ادخل فلاذع لي قال فدعوت له فخرج إليه وعليه قباء منها فقال خبات هذا لك قال فنظر إليه فقال رضي مخرمة رضي الله عنه *

روزہ کے مسائل

باب: روزے کی فضیلت۔

571: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”نبی آدم کا ہر عمل اس کیلئے ہے سوائے روزے کے، کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ (گناہوں سے) سپر (ڈھال) ہے۔ پھر جب کسی کا روزہ ہو تو اس دن گالیاں نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے پھر اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑنے کو آئے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ بیشک روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیمت کے دن مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ ایک تو وہ اپنے افطار سے خوش ہوتا ہے اور دوسرا وہ اس وقت خوش ہوگا جب وہ اپنے روزے کے سبب اپنے پروردگار سے ملے گا۔

باب: ماہ رمضان کی فضیلت۔

572: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دروازے کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں کس (کر باندھ) دیئے جاتے ہیں۔

باب: ماہ رمضان سے پہلے ایک دو روزے (بیٹگی جکے) نہ رکھو۔

573: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان سے بیٹگی ایک یا دو روزے مت رکھو سوائے اس شخص کے جو ہمیشہ ایک (مقررہ) دن میں روزہ رکھا کرتا تھا اور وہی دن آ گیا تو وہ اپنے مقررہ دن میں روزہ رکھ لے۔ (مثلاً جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور اتیس اور تیس تاریخ میں شعبان کے وہی دن آ گئے تو وہ روزہ رکھ لے)۔

باب: روزہ چاند نہ دیکھنے پر ہے۔

574: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاند کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو۔ اور جب تم اس کو دیکھو تب ہی افطار کرو۔ پھر اگر بادل آ جائیں تو تیس روزے پورے رکھ لو (اس کے بعد عید کرو)۔

باب: مہینہ انتیس (29) کا بھی ہوتا ہے۔

575: اُمّ المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قسم اٹھائی کہ وہ اپنی بیویوں کے پاس ایک مہینہ تک نہ جائیں گے (لیکن) جب

کتاب الصیام

باب فضل الصیام

۵۷۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَالَ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جَنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمَ أَحَدِكُمْ فَلَا رَفَثَ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبُ فَإِنْ سَابَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ لِيُقِلَّ إِنِّي أَمْرُؤُ صَانِمٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ خُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَيْحِ الْمَيْسَلِكِ وَاللَّصَانِمِ فَرِحْتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ بَرِحَ يَفْطَرُهُ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ*

باب في فضل شهر رمضان

۵۷۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَتُخْتَلَفُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ*

باب لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين

۵۷۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدَمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْنَهُ*

باب الصوم لرؤية الهلال

۵۷۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَيْلَالَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطَرُوا فَإِنْ أَعْصَى عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ*

باب الشهر تسع وعشرون

۵۷۵: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيَّ بَعْضُ أَهْلِهِ

انتیس (29) دن گزرے تو آپ ﷺ صبح یا شام کے وقت اپنی بیویوں کے پاس گئے تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ ارے اللہ کے نبی ﷺ آپ نے تو قسم اٹھائی تھی کہ آپ ہم پر ایک مہینہ تک داخل نہ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

576: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم لوگ اُمی (ان پڑھ) ہیں، نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں۔ مہینہ تو ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے۔ اور تیسری بار انگوٹھا بند کر لیا اور مہینہ ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے۔ یعنی تیس دن پورے ہوتے ہیں۔

باب: بیشک اللہ نے اسے لمبا کر دیا ہے (یعنی چاند کو دیکھنے کیلئے لمبا کر دیا ہے) 577: سیدنا ابوالخثری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عمرہ کو نکلے اور جب (مقام) نخلہ کے درمیان میں پہنچے تو سب نے چاند دیکھنا شروع کر دیا اور بعضوں نے دیکھ کر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے (یعنی بڑا ہونے کی وجہ سے) اور بعضوں نے کہا کہ دو رات کا ہے۔ پھر ہم سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ملے اور ان سے ذکر کیا کہ ہم نے چاند کو دیکھا اور کسی نے کہا کہ تین رات کا ہے اور کسی نے کہا دو رات کا ہے۔ تب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ تم نے کونسی رات میں دیکھا؟ تو ہم نے کہا کہ فلاں فلاں رات میں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دیکھنے کیلئے بڑھا دیا۔ وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا۔

باب: ہر شہر (ملک) کیلئے ان لوگوں کی رویت ہے۔ 578: کریب کہتے ہیں کہ سیدہ اُمّ فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس (ملک) شام بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ میں شام گیا اور ان کا کام کر دیا اور میں نے جمعہ (یعنی پنجشنبہ کی شام) کی شب کو رمضان کا چاند دیکھا۔ پھر مہینے کے آخر میں مدینہ آیا۔ اور سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا اور چاند کا ذکر کیا کہ تم نے کب دیکھا؟ میں نے کہا کہ جمعہ کی شب کو۔ انہوں نے کہا کہ تم نے خود دیکھا؟ میں نے کہا ہاں اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اور لوگوں نے بھی، تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم نے تو ہفتہ کی شب کو دیکھا اور ہم پورے تیس روزے رکھیں گے یا چاند دیکھ لیں گے۔ تو میں نے کہا کہ آپ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کا (چاند) دیکھنا اور ان کا روزہ رکھنا کافی نہیں جانتے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم کیا ہے۔ اور یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ حدیث میں "نکسفی" کا لفظ ہے یا "نکسفی" کا۔

باب: عید کے مہینے (اجرو ثواب کے اعتبار سے) کم نہیں ہوتے۔

شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ خَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ إِنْ الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا *

576: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّلَاثَةِ وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِينَ *
باب إِنْ اللَّهُ مَدَّهُ (أَي: مَدَّ الْهَيْلَالَ لِرُؤْيِهِ)

577: عَنْ أَبِي الْخَثَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بَيْطْنَ نَخْلَةَ قَالَ تَرَاءَيْنَا الْهَيْلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْتَيْنِ قَالَ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهَيْلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْتَيْنِ فَقَالَ أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قَالَ فَقُلْنَا لَيْلَةٌ كَذًا وَكَذَا فَقَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِللَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ *
باب لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيُهُمْ

578: عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَفَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلْتُ عَلَيَّ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهَيْلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهَيْلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ؟ فَقُلْتُ رَأَيْتَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَأَى النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَكُنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالَ نَصُومُ حَتَّى نَكْمُلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوْ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيِهِ مُعَاوِيَةَ وَصَامَهُ؟ فَقَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَشَكَتُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى فِي نَكْتَفِي أَوْ تَكْتَفِي

باب شَهْرًا عَيْدٌ لَا يَنْقُصَانِ

579: سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیدوں کے دو ماہ ناقص نہیں ہوتے ایک رمضان شریف اور دوسرا ذی الحجہ۔

باب: روزہ کیلئے سحری کا بیان۔

580: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

باب: سحری میں تاخیر کا بیان۔

581: سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کیساتھ سحری کی، پھر صبح کی نماز کیلئے کھڑے ہوئے۔ میں (راوی) نے کہا کہ (سحری اور نماز) دونوں کے درمیان کتنی دیر ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ پچاس آیات کے موافق۔ (سحری سے فراغت اور نماز کی تکبیر کے درمیان تقریباً دس منٹ کا فاصلہ تھا)۔

باب: اس فجر کا بیان جو روزے دار پر کھانا حرام کر دیتی ہے۔

582: سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہیں سحری سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور آسمان کی لمبی سفیدی دھوکا میں نہ ڈال دے جب تک کہ وہ اس طرح چوڑی نہ ہو جائے۔ اور (راوی حدیث) تمہارے اپنے ہاتھوں کو اس طرح (دائیں بائیں) پھیلا کر دکھایا۔

باب: اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿حَتَّىٰ يَبْيُتِنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ کے بارے میں۔

583: سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اتاری کہ ”کھاؤ اور

پو یہاں تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہ ہو جائے“ [البقرہ: 178] تو آدمی جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو دھاگے اپنے پیر میں باندھ لیتا، ایک سفید اور دوسرا سیاہ اور کھاتا پیتا رہتا یہاں تک کہ اس کو دیکھنے میں کالے اور سفید کا فرق معلوم ہونے لگتا۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد ”فجر سے“ کا لفظ اتارا، تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ دھاگوں سے مراد رات اور دن ہے۔

باب: بیشک بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں، پس تم کھاؤ اور پو۔

584: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن

تھے۔ ایک سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اور دوسرے سیدنا ابن امّ کتوم رضی اللہ عنہ جو کہ نایاب تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں، پس تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن امّ کتوم اذان دیں۔ راوی نے کہا کہ ان دونوں کی اذان میں کچھ (زیادہ) دیر نہ ہوتی تھی اتنا ہی وقت تھا کہ یہ اتارے اور وہ چڑھے۔

باب: اس آدمی کے روزے کا بیان جس نے جنابت کی حالت میں صبح کی۔

۵۷۹ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ شَهْرًا عِيدًا لَا يَنْقُضَانِ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ *
باب فِي السُّحُورِ فِي الصَّوْمِ

۵۸۰ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً *
باب فِي تَأْخِيرِ السُّحُورِ

۵۸۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ خَمْسِينَ آيَةً *

باب صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِي يُحَرِّمُ الْأَكْلَ عَلَى الصَّائِمِ

۵۸۲ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُغْرِكُكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأَفْقِ الْمُسْتَطِيلِ هَكَذَا حَتَّى يَسْتَظِيرَ هَكَذَا وَحِكَاةُ حَمَّادٍ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا *

باب فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ {حَتَّىٰ يَبْيُتِنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ}

۵۸۳ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَبْيُتِنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدَهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْأَبْيَضَ فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتَّىٰ يَبْيُتِنَ لَهُ رِبْتُهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ (مِنَ الْفَجْرِ) فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي بِذَلِكَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ *

باب إِنْ بَلَائًا يُؤَدِّنُ لَيْلًا؛ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا

۵۸۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَدِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ بَلَائًا يُؤَدِّنُ لَيْلًا فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يُؤَدِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ يَتَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَرْتَفِقَ هَذَا *

باب صَوْمٍ مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ

585: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ اور اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کو بغیر احتلام کے، جماع کی وجہ سے صبح ہو جاتی تھی اور پھر آپ ﷺ روزہ رکھتے تھے۔

586: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دروازے کی اوٹ سے سنتی تھیں۔ غرض اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے نماز کا وقت آ جاتا ہے اور میں جہنی ہوتا ہوں، تو کیا میں روزہ رکھوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے بھی نماز کا وقت آ جاتا ہے اور میں جہنی ہوتا ہوں، پھر میں روزہ رکھتا ہوں۔ اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اور ہم برابر نہیں ہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں امید رکھتا ہوں کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ ان چیزوں کا جاننے والا ہوں جن سے بچنا ضروری ہے۔ (غرض اس سائل کو یہ یمنان ہوا کہ شاید یہ حکم آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے مگر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ حکم مجھے اور تم سب کو برابر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کی حالت میں تکلیف شرعی اور لوزام عبدیت سے باہر نہیں ہو سکتا اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ ”میں امید رکھتا ہوں“ یہ کمال عبدیت ہے ورنہ حقیقت میں نبی ﷺ کا مرتبہ ایسا ہی ہے کہ سارے جہاں سے علم واتی ہیں۔)

باب: اس روزہ دار کا بیان جو بھول کر کھالی لے۔

587: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو روزہ دار بھول کر کھالے یا پالی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کر لے۔ اس لئے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلا پلا دیا۔

باب: روزہ دار کو جب کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

588: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کسی روزہ دار کو کھانے کیلئے بلایا جائے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

باب: جو شخص رمضان میں اپنی عورت سے جماع کر بیٹھے، اس کے کفارہ کا بیان۔

589: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ہلاک ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تجھے کسی چیز نے ہلاک کیا؟ اس نے کہا کہ میں رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا۔

۵۸۵ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا زَوْجِي النَّبِيِّ ﷺ أَتَهُمَا قَالَتَا إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيُصْبِحُ جُنْبًا مِنْ جَمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُومُ *

۵۸۶ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفِيهِ وَهِيَ تَسْمَعُ

مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُذَرِكُنِي الصَّلَاةَ وَأَنَا جُنْبٌ أَفَأَصُومُ؟ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا تُذَرِكُنِي الصَّلَاةَ وَأَنَا جُنْبٌ فَأَصُومُ فَقَالَ لَسْتُ مَثَلًا يَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ

أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَلْفِي *

باب فِي الصَّائِمِ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ نَاسِيًا

۵۸۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ

وَسَقَاهُ *

باب فِي الصَّائِمِ يُذْغَى لِلطَّعَامِ فَلْيَقُلْ: إِنِّي

صَائِمٌ

۵۸۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ *

باب كَفَّارَةٌ مَنْ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ

۵۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ يَا

آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو مہینے کے روزے لگاتا رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) پھر وہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ نبی ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جا یہ مسکینوں کو صدقہ دے دے۔ اس نے کہا کہ مدینہ کے دونوں کنکرلی کالے پتھروں والی زمینوں کے درمیان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی مسکین ہے؟ بلکہ اس علاقہ میں کوئی گھر والا مجھ سے بڑھ کر محتاج نہیں تو نبی ﷺ انس پڑے (قرابت شوم و فدا بگترم در گرد سرت گرم) یہاں تک کہ آپ ﷺ کے مبارک دانت ظاہر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو لے اور اپنے گھر والوں کو کھلا۔

590: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میں جل گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیوں؟ اس نے کہا کہ میں رمضان شریف میں دن کے وقت اپنی عورت سے جماع کر بیٹھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ دے، صدقہ دے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ موجود نہیں ہے۔ اتنے میں آپ ﷺ کے پاس دو ٹوکرے (غلہ یا کھجور) کھانے کے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لے یہ صدقہ کر دے۔

باب: روزہ دار کے بوسہ دینے (کے جواز) کے متعلق۔

591: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی ازواج کو) بوسہ دیتے اور مباشرت کر لیتے (یعنی ساتھ چمنا لیتے) تھے۔ لیکن آپ ﷺ تم سب سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے۔

باب: جب رات آجائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کر لے

592: سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے مہینے میں سفر میں تھے۔ پھر جب آفتاب غروب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے فلاں! اترو اور ہمارے لئے ستو گھول دو۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ابھی تو دن ہے (یعنی ان صحابی کو یہ خیال ہوا کہ جب غروب کے بعد جو سرخی ہے وہ جاتی ہے جب رات آتی ہے حالانکہ یہ غلط ہے) آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ اترو (یعنی اونٹ پر سے) اور ہمارے لئے ستو گھولو۔ پھر وہ اترے اور ستو گھول کر آپ ﷺ کے پاس لائے اور آپ ﷺ نے نوش فرمائے اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ جب سورج اس طرف غروب ہو جائے (یعنی مغرب میں) اور اس طرف (یعنی مشرق سے) رات آجائے تو

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتَقُ رِقَبَةً؟ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِينَ مَسْكِينًا؟ قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْرَقٍ فِيهِ ثَمَرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ أَفْقَرُ مَنْ؟ فَمَا بَسَنَ لِابْنَتِهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِمَّا فَضَحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْبَابُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاطْعِمَهُ أَهْلَكَ *

۵۹۰. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْتَرْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ؟ قَالَ وَطِنْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَجَاءَهُ عِرْقَانٌ فِيهِمَا طَعَامٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ *

باب فِي الْقَبِيلَةِ لِلصَّائِمِ

۵۹۱. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَكِنَّهُ أَهْلَكَكُمْ لِإِزْبِهِ *

باب إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَعَرَبَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

۵۹۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجِدْخَ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجِدْخَ لَنَا قَالَ فَانْزَلَ فَجِدْخَ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا

روزہ دار کو روزہ کھول لینا چاہیے۔

باب: افطار میں جلدی کرنے کا بیان۔

593: سیدنا اہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے جب تک افطاری میں جلدی کریں گے۔

594: ابو عطیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اور مسروق رضی اللہ عنہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور مسروق نے ان سے کہا کہ

اے ام المومنین! رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے دو شخص ایسے ہیں جو سبکی اور بھلائی میں کمی نہیں کرتے، ان میں سے ایک تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور

اول وقت ہی نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں دیر کرتے ہیں۔ ام

المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ کون ہیں جو اول افطار کرتے ہیں

اور اول وقت نماز پڑھتے ہیں؟ تو ہم نے کہا کہ وہ عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ ہیں

تو ام المومنین نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

باب: صوم وصال (یعنی پے در پے روزے رکھنے) سے ممانعت۔

595: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال سے منع

کیا تو ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ تو وصال کر لیتے

ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون میرے برابر ہے؟ میں تو رات کو رہتا

ہوں کہ مجھے میرا پروردگار کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ پھر بھی لوگ وصال سے باز نہ

آئے، (یہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی کمال محبت اور اطاعت تھی اور انہوں

نے اس نبی کو براہ شفقت سمجھا) تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ایک روز وصال

کیا، پھر دوسرے روز (بھی وصال کیا) پھر انہوں نے چاند دیکھ لیا تو آپ ﷺ

نے فرمایا کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں زیادہ وصال کرتا (اور آپ ﷺ کا یہ فرمانا زجر

و توبخ کی راہ سے تھا، جب وہ لوگ وصال سے باز نہ رہے)۔

باب: سفر میں روزہ اور افطار (دونوں کی اجازت)۔

596: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں

سفر کیا اور روزہ رکھا یہاں تک کہ عسفان کے مقام پر پہنچے۔ پھر آپ ﷺ نے

ایک پیالہ مگکویا، اس میں پینے کی کوئی چیز تھی تو آپ ﷺ نے اس کو دن میں پیا

تا کہ سب لوگ دیکھیں۔ مکہ میں پہنچنے تک افطار کرتے رہے۔ سیدنا ابن عباس

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا، پس جس کا

جی چاہے وہ روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے افطار کرے۔

597: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح

مکہ کے سال رمضان میں مکہ کی طرف نکلے اور روزہ رکھا، یہاں تک کہ جب

فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

باب فِي تَجْزِيلِ الْفِطْرِ

۵۹۳ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ *

۵۹۴ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَجُلَانِ مِنْ

أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَاهُمَا لَا

يَأْتُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ

وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ فَقَالَتْ مَنْ يُعَجِّلُ

الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

فَقَالَتْ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَصْنَعُ *

باب التَّهْنِي عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

۵۹۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ

رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْكُمْ مِثْلِي إِنْ سِئِ

أَبَيْتَ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْفِيحُنِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهَوْا عَنِ

الْوِصَالِ وَاصِلٌ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهَيْلَالَ

فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهَيْلَالَ لَرَدَدْتُمْ كَمَا لَمْ تَنْكَلْ لَهُمْ حِينَ

أَبَوْا أَنْ يَنْتَهَوْا *

باب الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي سَفَرٍ

۵۹۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَافَرَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ

حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَشْرَبَهُ

نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ *

۵۹۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ غَامَ الْفَتْحِ

(مقام) کراخ عمیم تک پہنچے اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا اور اس کو بلند کیا، یہاں تک کہ لوگوں نے ان کی طرف دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے پی لیا۔ (اس کے بعد لوگوں نے بھی پی لیا) اس کے بعد آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ بعض لوگ ابھی تک روزہ رکھے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہی نافرمان ہیں وہی نافرمان ہیں۔

باب: سفر میں روزہ رکھنا سبکی نہیں۔

598: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے کہ ایک شخص پر لوگوں کی بھیڑ دیکھی اور لوگ اس پر سایہ کئے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ایک روزہ دار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا سبکی نہیں ہے۔

باب: (سفر میں) روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

599: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کی سولہ تاریخ کو جہاد کیا تو کوئی ہم میں سے روزہ دار تھا، اور کوئی افطار کئے ہوئے (بے روزہ دار) تھا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تھا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر۔

باب: اس افطار کرنے والے کے اجر کا بیان جو سفر میں کام کرے۔

600: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے ہم میں سے کوئی روزہ دار تھا اور کوئی بے روزہ دار۔ سخت گرمی کے وقت ایک منزل میں اترے۔ اور ہم میں سے سب سے زیادہ سائے میں وہ تھا جس کے پاس چادر تھی اور کتے تو ایسے تھے کہ ہاتھ ہی سے دھوپ روکے ہوئے تھے۔ روزہ دار جتنے تھے، سب منزل پر جا کر پڑے اور جن لوگوں کا روزہ نہیں تھا انہوں نے کھڑے ہو کر خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ افطار کرنے والے آج بہت سا ثواب لے گئے۔

باب: دشمن کے مقابلہ میں طاقت حاصل کرنے کیلئے افطار (روزہ نہ رکھنے) کا بیان۔

601: قرعہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان پر لوگوں کا جو جم تھا۔ پھر جب بھیڑ چھٹ گئی تو میں نے کہا کہ میں آپ سے وہ بات نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے اور میں نے ان سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کا سفر کیا اور ہم روزہ دار تھے۔ پھر ایک منزل میں اترے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اب دشمن سے قریب ہو گئے ہو اور افطار میں تمہاری قوت بہت زیادہ ہوگی۔ پس روزہ

إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْعَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِدَحِجٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أَوْلَيْكَ الْغُصَاةُ أَوْلَيْكَ الْغُصَاةُ *

باب لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

598 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ؟ قَالُوا رَجُلٌ صَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ *

باب تَرَكُ الْعَيْبِ عَلَى الصَّائِمِ وَالْمُفْطِرِ

599 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِسِتِّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعْيبِ الصَّائِمَ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ *

باب أَجْرُ الْمُفْطِرِ فِي السَّفَرِ إِذَا تَوَلَّى الْعَمَلَ

600 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَتَزَلْنَا مَثْرَلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرْنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ فَسَقَطَ الصَّوْمُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَيْدِيَةَ وَسَقُوا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ *

باب الْفِطْرُ لِلْقُوَّةِ لِلِقَاءِ الْعَدُوِّ

601 عَنْ قُرْعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْتُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَنْ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صَائِمُونَ قَالَ فَتَزَلْنَا مَثْرَلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہ رکھنے کی فصحت مل گئی۔ تب بعض ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعض بے روزہ دار۔ پھر آگے کی منزل میں اترے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم صبح کو اپنے دشمن سے ملنے والے ہو اور افطار تمہاری قوت بڑھادے گا۔ پس تم سب افطار کرو۔ آپ ﷺ کا یہ فرمانا قطعی طور پر حکم تھا، پھر ہم سب لوگوں نے افطار کیا۔ اس کے بعد (یعنی دشمن سے مقابلہ کے بعد) ہم نے اپنے لشکر کو دیکھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں روزہ رکھتے تھے۔

باب: سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہے۔

602: سیدنا حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے آپ میں سفر کی حالت میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں، تو اگر میں (سفر میں) روزہ رکھوں تو کیا کچھ گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی طرف سے فصحت ہے۔ پس جس نے اس کو لیا، اس نے اچھا کیا اور جس نے روزہ رکھنا چاہا تو اس پر گناہ نہیں۔

603: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت گرمی کی حالت میں نکلے، یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی گرمی کی سختی کی وجہ سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھا اور ہم میں سے کوئی روزہ دار نہ تھا سوائے رسول اللہ ﷺ اور سیدنا عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے۔

باب: رمضان کے روزوں کی قضاء شعبان میں۔

604: سیدنا ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ کہتی تھیں کہ مجھ پر جو رمضان کے روزے قضا ہوتے تھے، تو میں ان کو قضا نہ کر سکتی تھی مگر شعبان میں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مشغول ہوتی تھی (اور فرصت نہ پاتی تھی)۔

باب: میت کے روزے کی قضاء۔

605: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر روزے (کی قضا) ہو تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھے۔

606: سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کیا کہ میں نے ایک لوٹھی خیرات میں اپنی ماں کو دی تھی اور اب میری ماں فوت ہو گئی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور پھر وہ لوٹھی میراث کی وجہ سے تیرے پاس آگئی۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری ماں پر ایک ماہ کے روزے (قضا) تھے، کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اس کی طرف سے

إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدْوِكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمَا مِنْ صَامٍ وَمِمَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مِثْلًا آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصْبِحُو عَدْوِكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطَرُوا وَكَانَتْ عَزْمَةً فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ *

باب التَّخْيِيرِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ

٦٠٢ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجِدُ بِي قُوَّةَ عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ *

٦٠٣ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِيْنَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ *

باب قِضَاءِ رَمَضَانَ فِي شَعْبَانَ

٦٠٤ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ الشُّغْلُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ *

باب قِضَاءِ الصِّيَامِ عَنِ الْمَيِّتِ

٦٠٥ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَوَيْتُهُ *

٦٠٦ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنِّي مَاتْتُ قَالَ فَقَالَ وَجِبَ أَجْرُكَ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّهَا صَوْمٌ شَهْرًا أَفَأَصُومُ

روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا کہ میری ماں نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے حج بھی کرو۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ﴾ کے متعلق۔
607: سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت ”جن لوگوں کو روزے کی طاقت نہیں ہے وہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دیں“ (البقرہ: 184) نازل ہوئی تو جو شخص روزہ چھوڑنا چاہتا تو چھوڑ کر فدیہ دے دیتا، حتیٰ کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی جس سے یہ منسوخ ہوگئی۔ (یعنی اگر استطاعت ہو تو پھر فدیہ دے کر افطار نہیں کر سکتا)۔

باب: دیگر مہینوں میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان۔

608: سیدنا عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ نبی ﷺ کسی ماہ کے پورے دنوں کے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتی کہ آپ ﷺ نے رمضان کے سو اسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ کوئی پورا مہینہ افطار کیا بلکہ ہر مہینے میں سے کچھ نہ کچھ روزے ضرور رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے (اللہ تعالیٰ کا سلام اور رحمت ان پر)۔

باب: اللہ کی راہ (جہاد) میں روزہ رکھنے کی فضیلت۔

609: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ (جہاد) میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ تک ڈور کرتا ہے۔

باب: ماہِ محرم کے روزے کی فضیلت۔

610: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے روزوں کے بعد سب روزوں میں سے افضل محرم کے روزے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نمازرات (تہجد) کی نماز ہے۔

باب: یومِ عاشورہ کے روزے کا بیان۔

611: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورے (دس محرم) کے دن روزہ رکھتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی اس (دن) کے روزے کا حکم فرمایا، یہاں تک کہ جب رمضان فرض ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو چاہے اس دن (عاشورہ) کا روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

باب: عاشورہ کے کون سے دن روزہ رکھے؟

612: حکم بن اعرج سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں سیدنا ابن

عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجْ قَطُّ
أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ حُجِّي عَنْهَا *

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى {وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ}
٦٠٧ عَنْ سَلْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ {وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ
مَسْكِينٍ} {البقرة: ١٨٤} كَانَ مِنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ
وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَسَنَخَتْهَا *

باب الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي الشُّهُورِ

٦٠٨ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُه
صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتَّى
يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

٦٠٩ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ
يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ
وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا *

باب فَضْلِ صِيَامِ الْمُحْرَمِ

٦١٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ
الْمُحْرَمِ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ *

باب صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

٦١١ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ
تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ
فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ *

باب أَيُّ يَوْمٍ يَصُومُ فِي عَاشُورَاءَ

٦١٢ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ اتَّهَمْتُ إِلَى ابْنِ

عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور وہ اپنی چادر پر زمزم کے کنارے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ پس میں نے کہا کہ مجھے عاشورہ کے روزے کے بارے میں بتائیے تو انہوں نے کہا کہ جب تم محرم کا چاند دیکھو تو تاریخیں گنتے رہو۔ پھر جب نو (9) تاریخ ہو تو اس دن روزہ رکھو۔ میں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

باب: عاشورہ کے دن کے روزے کی فضیلت۔

613: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم یہ روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ عظیم دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو (فرعون سے) نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا، اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کا روزہ رکھا اور ہم بھی رکھتے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے دوست اور قریب ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

614: عبید اللہ بن ابی یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ ان سے عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی دن روزہ رکھا ہو اور دنوں میں سے اس دن کی بزرگی ڈھونڈنے کو، سو اس دن کے اور کسی مہینے کا سو رمضان کے مہینے کے (یعنی دنوں میں عاشورہ کا دن اور مہینوں میں رمضان کو بزرگ جانتے ہیں)۔

باب: جس نے یوم عاشورہ کو کچھ کھالیا، وہ بقیہ دن (کھانے پینے سے) باز رہے۔

615: سیدہ رقیہ بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کی صبح کو مدینہ کے گرد انصار کی بستیوں میں حکم بھیجا کہ جس نے روزہ رکھا وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح سے افطار کیا ہو وہ باقی دن (روزہ) پورا کرے (یعنی اب کچھ نہ کھانے)۔ پھر اس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی اللہ چاہتا روزہ رکھواتے تھے اور مسجد میں چلے جاتے اور بچوں کیلئے روٹی کی گڑیاں بناتے تھے۔ پھر جب کوئی (بچہ) روٹی کیلئے رونے لگتا تھا تو اس کو وہی (گڑیا) کیلئے کو دیتے تھے یہاں تک کہ افطار کا وقت آ جاتا تھا۔

باب: شعبان کا روزہ۔

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُتَوَسِّدًا رِدَاءَهُ فِي زَمْرَمٍ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ؟ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هَلَالَ الْمُحْرَمِ فَأَعْدِدْ وَأَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ قَالَ نَعَمْ

باب فضل صيام يوم عاشوراء

٦١٣ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صَائِمًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ؟ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْمَهُ وَغَرَقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ شُكْرًا فَتَحَنَّنَ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَنَّنَ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ*

٦١٤ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْآيَامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا إِلَّا هَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي رَمَضَانَ*

باب من أكل يوم عاشوراء فليکف بقية يومه

٦١٥ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ بْنِ عَفْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أُرْسِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلَيْتِمُ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلَيْتِمُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ نَصُومُهُ وَنَصُومُ صِبْيَانِنَا الصَّغَارِ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَكَذَهَبَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ لِإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَغْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ*

باب صيام شعبان

616: سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے روزے رکھتے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزے رکھے اور اتنا افطار کرتے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت افطار کیا۔ اور میں نے ان کو جتنا شعبان میں روزے رکھتے دیکھا، اتنا اور کسی ماہ میں نہیں دیکھا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا پورا مہینہ روزے رکھتے تھے۔ آپ چند دنوں کے سوا پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے۔

باب: شعبان کے پہلے پندرہ دنوں میں روزہ رکھنے کے متعلق۔

617: سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یا کسی دوسرے سے فرمایا کہ کیا تم نے شعبان کے شروع میں کچھ روزے رکھے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم افطار کر لو تو دو دن روزہ رکھو۔ (یعنی جب رمضان کے مہینے سے فارغ ہو جاؤ تو دو روزے رکھنا)

باب: رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا۔

618: سیدنا ابوالیوب النضاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رمضان کے روزے رکھے اور اس کیساتھ شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ سارا سال روزہ رکھنے کی مثل ہے۔

باب: ذوالحجہ کے دس دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا بیان۔

619: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحجہ کے دس دنوں میں روزے سے نہیں دیکھا۔

باب: عرفہ کے دن کے روزے کا بیان۔

620: سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے روزہ رکھتے ہیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو گئے (اس لئے کہ یہ سوال بے موقع تھا اس کو لازم تھا کہ یوں پوچھتا کہ میں روزہ کیسے رکھوں) پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ دیکھا تو عرض کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے، اسلام کے دین ہونے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوئے اور ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ سے پناہ مانگتے ہیں۔ غصہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بار بار ان کلمات کو کہتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ تم گیا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔ پھر کہا کہ جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی طاقت کس کو ہے۔ پھر پوچھا کہ جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن

616: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرِ قَطٍ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا *

باب فِي صَوْمِ سُرِّرِ شَعْبَانَ

617: عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ لِآخَرَ أَصُمْتَ مِنْ سُرْرِ شَعْبَانَ؟ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ *

باب إِبْتِغَاءِ رَمَضَانَ بِصِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

618: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ *

باب تَرْكِ صِيَامِ أَيَّامِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

619: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطٍ *

باب صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

620: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلٌ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ؟ فَقَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَضِبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبِّنَا وَبِالْإِسْلَامِ دِينِنَا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا نُوذُّ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ؟ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ وَيُطْبِقُ

افطار کرے، وہ کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ روزہ داؤد علیہ السلام کا ہے۔ پھر پوچھا کہ جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں آرزو رکھتا ہوں کہ مجھے اتنی طاقت ہو (یعنی یہ بھی خوب ہے اگر طاقت ہو)۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر ماہ تین روزے اور رمضان کے روزے ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان تک، یہ ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنی ثواب میں)۔ اور عرفہ کے دن کا روزہ ایسا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور عاشورہ کے روزہ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال پہلے کا کفارہ ہو جائے۔

باب: میدان عرفات میں حاجیوں کو عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔
621: سیدہ اُمّ الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے پاس چند لوگوں نے عرفہ کے دن (عرفات میں) رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں اختلاف کیا۔ کسی نے کہا کہ آپ ﷺ روزے سے ہیں اور کسی نے کہا کہ نہیں۔ تب اُمّ الفضل نے دودھ کا ایک پیالہ آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور آپ ﷺ عرفات میں اپنے اونٹ پر ٹھہرے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے اسے پی لیا۔

باب: عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت۔
622: ابو عبیدہ مولیٰ ابن ازہر سے روایت ہے کہ میں عید میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کیساتھ حاضر ہوا، آپ آئے اور نماز پڑھی۔ پھر فارغ ہوئے اور لوگوں پر خطبہ پڑھا اور کہا کہ یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان (دونوں دنوں) میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ ایک دن رمضان کے بعد تمہارے افطار کا ہے اور دوسرا وہ دن جس میں اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

باب: ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی کراہت۔
623: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق (گیارہ بارہ تیرہ ذوالحجہ کے دن) کھانے پینے کے دن ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ..... اور اللہ تعالیٰ کو (گوشت) سے یاد کرنے کے۔

باب: بئیر کے دن کا روزہ۔
624: سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دو شبہ (بئیر) کے روزہ کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اسی دن پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی اتری۔

باب: صرف جمعہ کے دن کے روزہ کی ممانعت۔
625: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص

ذَلِكَ أَحَدًا؟ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمٌ ذَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طَوَّعْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ النَّبِيِّ ﷺ كُلَّهُ صِيَامٌ يَوْمٍ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامٌ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ

باب تَرَكَ صَوْمَ يَوْمٍ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ لِلْحَاجِّ
621: عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَغْضُهُمْ هُوَ صِيَامٌ وَقَالَ بَغْضُهُمْ لَيْسَ بِصِيَامٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدْحٍ لَسِينٍ وَهُوَ وَقَفَ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ لَشْرِبِهِ

باب التَّهْنِي عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ
622: عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمَ الْفِطْرِ كُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْآخِرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ لَسِكِكُمْ

باب كَرَاهِيَةِ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ
623: عَنْ نُبَيْشَةَ الْهَذَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامٌ أَكَلٍ وَشَرَبٍ (وَلَيْ فِي رِوَايَةٍ : وَذَكَرَ لِلَّهِ)

باب صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ
624: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وَلِدْتُ وَفِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ

باب كَرَاهِيَةِ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مُفْرَدًا
625: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

صرف جمعہ کے دن کا روزہ (خاص کر کے) نہ رکھے مگر یہ کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی روزہ رکھے۔

626: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص جمعہ کی رات کو سب راتوں میں جاگنے اور نماز کیساتھ خاص کرے اور نہ اس کے دن (یعنی جمعہ) کو سب دنوں میں سے روزے کیلئے خاص کرے مگر یہ کہ وہ ہمیشہ (کسی خاص تاریخ میں مثلاً ہر ماہ کی پہلی یا آخری تاریخ وغیرہ میں) روزہ رکھتا ہو اور اس میں جمعہ آجائے۔

باب: ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کا بیان۔

627: سیدہ محاذہ العدویہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر پوچھا کہ کن دنوں میں (روزے رکھتے تھے؟) انہوں نے کہا کہ کچھ پرواہ نہ کرتے کسی بھی دن روزہ رکھ لیتے تھے۔

باب: لگاتار روزہ رکھنے کی کراہت۔

628: سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ میں لگاتار (مستسل) روزے رکھتا ہوں اور ساری رات نماز پڑھتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو میرے پاس بھیجا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تم لگاتار روزے رکھتے ہو دو درمیان میں اظہار نہیں کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو، ایسا مت کرو۔ اس لئے کہ تمہاری آنکھوں کا بھی کچھ حصہ ہے اور تمہاری ذات کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بیوی کا بھی۔ پس تم روزہ رکھو اور اظہار بھی کرو اور نماز (نفل) بھی پڑھو اور نیند بھی کرو اور ہر دس دن میں ایک روزہ رکھ لیا کرو کہ تمہیں اس سے (باقی) نودن (روزہ رکھنے) کا ثواب بھی ملے گا۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے آپ میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو۔ میں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ان کا روزہ کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن اظہار کرتے تھے اور جب دشمن کے مقابل ہوتے تو بھی (جہاد سے) نہ بھاگتے تھے۔ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یہ دشمن سے نہ بھاگنا مجھے کہاں نصیب ہو سکتا ہے (یعنی یہ بڑی قوت و شجاعت کی بات ہے)۔

عطا (راوی حدیث) نے کہا کہ پھر میں نہیں جانتا کہ ہمیشہ روزوں کا ذکر کیسے آیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا (یعنی مطلق ثواب نہ پایا) جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا۔

باب: سب روزوں سے افضل روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ ایک دن

سَبَّحَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ وَمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ *

۶۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْتَصِمُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ *

باب صَوْمٌ لثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

۶۲۷ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟ قَالَتْ نَعَمْ فَفَلْتُ لَهَا مِنْ أَيِّ يَوْمٍ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ؟ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يَنْتَابِي مِنْ أَيِّ يَوْمٍ الشَّهْرِ يَصُومُ *

باب كَرَاهِيَةُ سَرْدِ الصِّيَامِ

۶۲۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَصُومُ سَرْدًا وَأَصَلِّي اللَّيْلَ فِيمَا أُرْسَلُ إِلَيَّ وَإِنَّمَا لَقِيْتُهُ فَقَالَ لَمْ أَخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تَفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ؟ فَلَا تَعْمَلْ فَإِنَّ لَعْنَتِكَ حَظًّا وَتَفْسِكَ حَظًّا وَلَا تَهْلِكْ حَظًّا صُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَتَمِّمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ بِمَا وَتِلْكَ أَجْرٌ تَسْمَعُ قَالَ إِنِّي أَجِدُنِي أَفْسَوِي مِنْ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْ وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدَ عليه السلام يَصُومُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ نَأَن يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ نَ لِي بِهِدِّ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَا أَذْرِي كَيْفَ كَرَّ صِيَامِ الْأَبَدِ فَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَامَ مِنْ صَامِ الْأَبَدِ لَا صَامَ مِنْ صَامِ الْأَبَدِ لَا صَامَ نَ صَامِ الْأَبَدِ *

باب أَفْضَلُ الصِّيَامِ صِيَامُ دَاوُدَ عليه السلام صَوْمُ يَوْمٍ وَ

روزہ اور ایک دن افطار۔

629: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزہ سیدنا داؤد علیہ السلام کا روزہ، اور سب سے پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی ہے۔ (سیدنا داؤد علیہ السلام آدھی رات تک سوتے تھے اور تہائی حصہ قیام کر کے (یعنی تہجد پڑھ کر) رات کے چھٹے حصہ میں پھر سوجاتے تھے۔ اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

باب: جس نے نقلی روزہ کی نیت سے صبح کی پھر افطار کر لیا۔

630: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ (کھانے کیلئے) ہے؟ ہم نے کہا کہ کچھ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا تب میں روزے سے ہوں۔ پھر آپ ﷺ ہمارے پاس کسی اور دن آئے تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے پاس ہدیہ میں جس آیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ اور میں صبح سے روزے سے تھا پھر آپ ﷺ نے کھایا۔

اعتکاف کے مسائل

باب: جو شخص اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہو وہ جائے اعتکاف میں کب داخل ہو؟

631: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے۔ اور ایک بار آپ ﷺ نے (مسجد میں) اپنا خیمہ لگانے کا حکم فرمایا۔ وہ لگا دیا گیا اور آپ ﷺ نے رمضان کے عشرہ اخیر میں اعتکاف کا ارادہ کیا تھا تو اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے لئے خیمہ لگانے کا کہا تو ان کیلئے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ پھر دوسری امہات المؤمنین نے کہا تو ان کے خیمے بھی لگا دیئے گئے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھ چکے تو سب خیموں کو دیکھا اور فرمایا کہ ان لوگوں نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ (اس میں بونے ریاپائی جاتی ہے) چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا خیمہ کھولنے کا حکم دیا تو اسے کھول دیا گیا اور آپ نے رمضان میں اعتکاف ترک کر دیا یہاں تک کہ پھر شوال کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا۔

باب: پہلے عشرے اور درمیانی عشرے کا اعتکاف۔

632: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا پھر درمیانی عشرہ میں ایک ترکی خیمہ میں کہ جس کے دروازے پر چٹائی لٹکی ہوئی تھی، اعتکاف کیا۔ (تیسرے عشرہ کے شروع میں) (سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے چٹائی کو پکڑ کر خیمے کے ایک کونے میں کر دیا اور پانسہ باہر نکال

إِطْفَارُ يَوْمٍ

۶۲۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَتِمُّ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَتِمُّ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا *

باب من يُصْبِحُ صَائِمًا مُتَطَوِّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ

۶۳۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَأَيُّ إِذَا صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْدَيْ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرَيْبِيهِ لَلَّذِي أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلْتُ *

كتاب الاعتكاف

باب متى يدخل من أراد الاعتكاف معتكفه

۶۳۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكِفَهُ وَإِنَّهُ أَمَرَ بِحَبَائِهِ فَضْرِبَ أَرَادَ الْاِعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَتْ زَيْنَبُ بِحَبَائِهَا فَضْرِبَ وَأَمَرَ غَيْرُهَا مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبَائِهَا فَضْرِبَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ نَظَرَ فَإِذَا الْأَخْيَبِيَّةُ فَقَالَ أَلْبِرُ يُرَدُّنَ؟ فَأَمَرَ بِحَبَائِهِ فَفَوَّضَ وَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ *

باب اعتكاف العشر الأول والعشر الأوسط

۶۳۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةِ تَوْكَيْةَ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ قَالَ فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَتَحَاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَلُّوا مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمَسُ

کر لوگوں سے مخاطب ہوئے تو لوگ آپ ﷺ کے قریب ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے رات (لیلۃ القدر) کی تلاش میں پہلے عشرہ میں اعکاف کیا، پھر درمیانی عشرہ میں اعکاف کیا، پھر میرے پاس کوئی (فرشتہ) آیا اور میری طرف یہ وحی کی گئی کہ (لیلۃ القدر) یہ رات آخری عشرہ میں ہے۔ تم میں سے جو شخص اعکاف کرنا چاہے تو وہ اعکاف کرے۔ چنانچہ لوگوں نے آپ ﷺ کیساتھ اعکاف کیا۔ آپ ﷺ فرمایا کہ مجھے دکھایا گیا کہ وہ طاق راتوں میں ہے اور میں اس کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پھر جب آپ ﷺ کو ایک سو سب کی صبح ہوئی اور اس رات آپ ﷺ صبح تک نماز پڑھتے رہے۔ اور بارش ہوئی تو مسجد چکی اور میں نے مٹی اور پانی کو دیکھا۔ پھر جب آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر نکلے تو آپ ﷺ کی پیشانی اور ناک کی چوٹی پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور وہ آخری عشرہ رمضان کی ایک سو سب رات تھی۔

باب: رمضان کے آخری عشرہ کا اعکاف۔

633: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہمیشہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعکاف فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وفات پائی۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے اعکاف کیا۔

باب: آخری عشرہ میں (عبادت و ریاضت میں) محنت و کوشش۔

634: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ ﷺ رات بھر جاگتے اور گھروالوں کو بھی جگاتے، (عبادت میں) نہایت کوشش کرتے تا اور کمر، ہمت باندھ لیتے تھے۔

باب: لیلۃ القدر اور اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرنے کا بیان۔

635: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں ڈھونڈو پھر اگر کوئی کمزوری دکھائے یا عاجز ہو جائے تو آخری سات راتوں میں ست نہ ہو۔

باب: لیلۃ القدر ایک سو سب رات ہو سکتی ہے۔

اس باب کے بارے میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 632)۔

باب: لیلۃ القدر تیس کی رات ہو سکتی ہے۔

636: سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی پھر بھلا دی گئی۔ اور میں نے (خواب میں)

هذه الليلة ثم اعتكفت العشر الأوسط ثم أتت فقبل لي فيها في العشر الأواخر فمن أحب منكم أن يعتكف فليعتكف فاعتكفت الناس معه قال وإني أريتها ليلة ولئو وإني أسجد صبيحتها في طين وماء فأصبح من ليلة إحدى وعشرين وقد قام إلى الصبح فمطرت السماء فوكفت المسجد فأبصرت الطين والماء فخرج حين فرغ من صلاة الصبح وجيئة وروثة أفه فيهما الطين والماء وإذا هي ليلة إحدى وعشرين من العشر الأواخر *

باب اعكاف العشر الأواخر من رمضان

٦٣٣ عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان حتى توفاه الله عز وجل ثم اعتكف أزواجه من بعده *

باب الاجتهاد في العشر الأواخر

٦٣٤ عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل العشر أحمي الليل وأيقظ أهله وجدً وشد المنزر *

باب في ليلة القدر وتحريرها في العشر الأواخر من رمضان

٦٣٥ عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتمسوها في العشر الأواخر يعني ليلة القدر فإن ضعف أحدكم أو عجز فلا يغلبن على التسع البواقي *

باب ليلة القدر ليلة إحدى وعشرين

قد تقدم حديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه في ذلك.

باب ليلة القدر ليلة ثلاث وعشرين

٦٣٦ عن عبد الله بن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أريت ليلة

دیکھا کہ اس رات کی صبح کو میں پانی اور کچھڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ راوی نے کہا کہ ہم پرتیسویں شب کو بارش برسی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھا کر پھرے (یعنی صبح کی) تو آپ ﷺ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور کچھڑ کا اثر تھا۔ اور سیدنا عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ تیسویں رات کو شب قدر رکھا کرتے تھے۔

باب: (لیلۃ القدر کو) 21 دیں، 23 دیں اور 25 ویں رات میں تلاش کرو۔

637: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، جس میں آپ ﷺ لیلۃ القدر کا عالم دیئے جانے سے قبل اسے ڈھونڈتے تھے۔ جب درمیانی عشرہ گزر گیا تو آپ ﷺ نے خیمہ کھولنے کا حکم دیا تو وہ کھول دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ کو معلوم کروا دیا گیا کہ یہ آخری عشرہ میں ہے تو آپ ﷺ نے خیمہ لگانے کا حکم کیا تو دوبارہ لگا دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ صحابہ کے پاس آئے تو فرمایا: اے لوگو! مجھے لیلۃ القدر کا علم دے دیا گیا تھا اور میں تمہیں بتانے کیلئے نکلا تھا کہ دو آدمی لڑتے ہوئے آئے جن کیساتھ شیطان بھی تھا، تو (اس کی تعین) مجھے بھلا دی گئی۔ اب تم اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو (آخری عشرے کی) نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس عدد کے بارے میں تم ہم سے زیادہ علم رکھتے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہاں! ہم اس کے تم سے زیادہ حقدار ہیں۔ راوی کہتے ہیں، میں نے کہا کہ نویں، ساتویں اور پانچویں سے کوئی راتیں مراد ہیں؟ (انہوں نے) کہا کہ جب ایک سو بیسویں رات گزر جائے کہ جس کے بعد پانچ سو بیسویں رات آتی ہے، یہی نویں سے مراد ہے۔ اور جب تیسویں گزر جائے تو اس کے بعد والی آتی ہے، یہی ساتویں سے مراد ہے اور جب پچیسویں رات گزر جائے تو جو اس کے بعد والی ہے، یہی مراد ہے پانچویں سے۔

باب: لیلۃ القدر ستائیسویں کی رات بھی ہو سکتی ہے۔

638: سیدنا زبیر بن حبیش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہارے بھائی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو سال بھر تک جاگے گا، اس کو شب قدر ملے گی تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، یہ کہنے سے ان کی غرض یہ تھی کہ لوگ ایک ہی رات پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں (بلکہ ہمیشہ عبادت میں مشغول رہیں) ورنہ وہ خوب جانتے تھے کہ وہ رمضان میں، آخری عشرہ میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے۔ پھر انہوں نے بغیر ان شاء اللہ کہے قسم اٹھا کر کہا کہ وہ ستائیسویں رات ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو

القدر ثُمَّ اُنْسِيَهَا وَاَرَانِي صَبَحَهَا اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ فَمَطَرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ وَإِنْ أُنْزِلَ الْمَاءُ وَالطِّينَ عَلَى جَنِبَيْهِ وَأَنْفِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَيْسٍ يَقُولُ ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ *
باب التَّمَسُّوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

٦٣٧ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تُبَانَ لَهُ فَلَمَّا انْقَضَتِ أَمْرًا بِالْبِنَاءِ فَقَوَّضَ ثُمَّ أُبَيِّنَتْ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ فَأَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَأَعِيدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا كَانَتْ أُبَيِّنْتُ لِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأَخْبِرْكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَفِقَانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَانْتَسَبَا فَانْتَسَبَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ التَّمَسُّوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَغْلَمُ بِالْعَدَدِ مَنَّا قَالَ أَجَلٌ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَآتَيْتِ تَلِيهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَآتَيْتِ تَلِيهَا السَّابِعَةُ فَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَآتَيْتِ تَلِيهَا الْخَامِسَةَ *

باب لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

٦٣٨ عَنْ زُرِّ بْنِ حَبِيشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمْ الْحَوْلَ يُصِبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَّا إِنَّهُ فَذَعَلَ عِلْمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَشِي أَلَّا لَيْلَةُ سَبْعٍ

منذرا تم یہ دعویٰ کس بنا پر کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ایک نشانی یا علامت کی وجہ سے جس کی خبر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے دی ہے، وہ یہ ہے کہ اس کی صبح کو آفتاب جو نکلتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی (مگر یہ علامت اس رات کے ختم ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہے)۔

حج کے مسائل

باب: حج زندگی میں (صرف) ایک بار فرض ہے۔

639: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر خطبہ پڑھا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض ہوا ہے، پس حج کرو۔ ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہر سال (حج کرنا ضروری ہے)؟ آپ ﷺ خاموش ہو رہے۔ اس شخص نے تین بار یہی عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا اور پھر تم سے نہ ہو سکتا۔ پس تم مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو کہ جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں۔ اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہیں کہ انہوں نے اپنے نبیوں سے بہت سوال کئے اور ان سے بہت اختلاف کرتے رہے۔ پس جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں تو اس میں سے جتنا ہو سکے عمل کرو اور جب کسی بات سے منع کروں تو اسکو چھوڑ دو۔

باب: حج اور عمرہ کا ثواب۔

640: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ کفارہ ہو جاتا ہے درمیان کے گناہوں کا اور مقبول حج کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

641: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اس گھر (بیت اللہ) میں آیا اور بیہودہ، شہوت رانی کی باتیں کیں اور نہ گناہ کیا، وہ ایسا پھرا کہ گویا اسے ماں نے ابھی جنا (یعنی گناہوں سے پاک ہو گیا)۔

باب: حج اکبر کے دن کے متعلق۔

642: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حج میں کہ جس میں رسول اللہ ﷺ نے ان کو حجۃ الوداع سے پہلے امیر بنا کر بھیجا تھا، مجھے اس جماعت میں روانہ کیا کہ جو فجر کے دن یہ پکارتے تھے کہ اس سال کے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا ہو کہ بیت اللہ کا طواف کرے۔ (جیسے ایام جاہلیت میں کرتے تھے)۔ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ نے کہا کہ عبدالرحمن کے بیٹے حمید بھی سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما کی اسی حدیث کے سبب سے یہ کہتے تھے کہ حج اکبر کا دن وہی فجر کا دن ہے۔

باب: عرفہ کے دن کی فضیلت۔

عَشْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ؟
أَلِ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا *

کتاب الحج

باب فَرَضُ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمْرِ

٦٣٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَاحْجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكْمَلُ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذُرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكٌ مَن كَانَ قَلْبُكُم بِكثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَلْيَابِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَذَعُوهُ *

باب نَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

٦٤٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَمْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ *

٦٤١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ *

باب فِي يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

٦٤٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي آمَرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُونَ فِي النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ غُرَبَانًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَكَانَ حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ *

باب فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۶۴۳ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ

باب مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ إِلَى سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ
 ۶۴۴ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَّمَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَثِيرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ) اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَغْشَاءِ السَّفَرِ وَكِبَابَةِ الْمَنْظَرِ وَسَوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آتِيُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ *

باب سَفَرِ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَجِّ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ
 ۶۴۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ أُخُوها أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا *

۶۴۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ *
 ۶۴۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِمَرْأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ لَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ

۶۴۳: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ صَدِيقَةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندوں کو آگ سے اتنا آزاد کرتا ہو جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں کے) قریب ہوتا ہے اور بندوں کا حال دیکھ کر فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادہ سے جمع ہوئے ہیں؟

باب: جب حج وغیرہ کے سفر میں سوار ہو تو کیا کہے؟

۶۴۴: سیدنا علی ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں سکھایا کہ رسول اللہ ﷺ کہیں سفر میں جانے کیلئے اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین بار اللہ اکبر فرماتے، پھر یہ دعا پڑھتے ”پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم اس کو دبانہ سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہیں [الزخرف: 13، 14]۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری مانگتے ہیں اور ایسے کام کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت کو ہم پر تھوڑا کر دے۔ اے اللہ تو میری سفر میں رفیق سفر اور گھر میں نگران ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور رنج و غم سے اور اپنے مال اور گھر والوں میں بڑے حال میں لوٹ کر آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (یہ تو جاتے وقت پڑھتے) اور جب لوٹ کر آتے تو بھی یہی دعا پڑھتے مگر اس میں اتنا زیادہ کرتے کہ ”ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، خاص اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اسی کی تعریف کرنے والے ہیں۔“

باب: عورت کا سفر حج ذی محرم کے ساتھ ہونا چاہیے۔

۶۴۵: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، اسے یہ جائز نہیں ہے کہ تین دن کا زیادہ کا سفر کرے مگر جب اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بیٹا ہو یا شوہر یا بھائی یا کوئی اور رشتہ دار جس سے پردہ نہ ہو۔

۶۴۶: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عورت کو ایک دن کا سفر (اکیلے) کرنے سے منع فرمایا مگر جب اس کیساتھ (اس کا شوہر یا کوئی اور محرم رشتہ دار موجود ہو۔

۶۴۷: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ اکیلا نہ ہو مگر اس صورت میں کہ اس کا محرم اس کیساتھ ہو۔ اور نہ عورت (اکیلے) سفر کرے مگر کسی محرم رشتہ دار کیساتھ۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری بیوی نے حج

کو جانے کا ارادہ کیا ہے اور میرا نام فلاں لشکر میں لکھا گیا ہے (یعنی مجاہدین میں میرا نام لکھا گیا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو جا اور اپنی بیوی کیساتھ حج ادا کر۔
باب: بچے کا حج اور اس کا اجر سے حج کرنے والے کیلئے ہے۔

648: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ کو اونٹوں پر سوار کچھ لوگ (مقام) روجاء میں ملے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا کہ مسلمان۔ تب ان لوگوں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ پھر ایک عورت نے ایک بچے کو ہاتھوں سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اس کا حج صحیح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں صحیح ہے اور اس کا ثواب تم کو ہے (یعنی ماں باپ کو)۔
باب: جو آدمی سوار نہ ہو سکتا ہو اس کی طرف سے حج کرنے کا بیان۔

649: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے پس ختم قبیلہ کی ایک عورت آئی اور وہ آپ ﷺ کو چمکنے لگی اور سیدنا فضل اس کی طرف دیکھنے لگے، تو وہ فضل کو دیکھنے لگی اور رسول اللہ ﷺ نے فضل رضی اللہ عنہما کا منہ دوسری طرف پھیر دیا۔
عرض اس عورت نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے، اور میرا باپ (اتنا) بوڑھا ہے کہ سواری پر سوار نہیں ہو سکتا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور یہ حجۃ الوداع کا ذکر ہے۔

باب: حائضہ اور نفاس والی کے احرام کا بیان۔

650: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اسماء بنت عمیس کو محمد بن ابی بکر کے پیدا ہونے کا نفاس ذوالحلیفہ کے سفر میں شروع ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہما کو حکم کیا کہ ان سے کہیں کہ نہائیں اور لبیک پکاریں۔

باب: حج اور عمرہ کے میقات کا بیان۔

651: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کیلئے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کیلئے جھہ اور اہل نجد کیلئے قرن المنازل اور اہل یمن کیلئے یلملم فرمایا۔ اور یہ سب میقاتیں ان لوگوں کیلئے بھی ہیں جو ان ملکوں میں رہتے ہیں اور ان کیلئے بھی جو اور ملکوں سے حج یا عمرہ کی نیت سے وہاں آئیں۔ پھر جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہوں یعنی مکہ سے قریب تو وہ وہیں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ اہل مکہ، مکہ سے ہی لبیک پکاریں۔

امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَةً وَإِنِّي اِخْتَبْتُ فِي عَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ الطَّلِقُ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ *

باب حَجِّ الصَّيِّ وَأَجْرُ مَنْ حَجَّ بِهِ

۶۴۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَسُولًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مِنَ الْقَوْمِ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلْهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ أَجْرٌ *

باب النُّحْ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ الرُّكُوبَ

۶۴۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَتَمِ تَسْتَفِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَيَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِّ الْأَخْرَى قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

باب فِي الْحَائِضِ وَالنَّفْسَاءِ إِذَا أَرَادَا الْإِحْرَامَ

۶۵۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقِيتُ نَفْسًا أَسْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجْرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ بِأَمْرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَهْلُ *

باب فِي الْمَوَاقِفِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۶۵۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْخَلِيفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ قَالَ فَهِنَّ لَهُنَّ وَلَمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ ذُوهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَا فَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُونَ مِنْهَا *

652: سیدنا ابو زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا (جب) ان سے احرام باندھنے کی جگہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا اور میرے خیال میں انہوں نے یہ فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ والوں کیلئے اہلال (احرام باندھنے کی جگہ) ذوالحلیفہ ہے اور دوسرا سترہ جحفہ ہے اور عراق والوں کیلئے احرام باندھنے کی جگہ ذات العرق ہے اور نجد والوں کیلئے قرن ہے اور یمن والوں کیلئے یلم ہے۔

باب: احرام باندھنے سے پہلے محرم کیلئے خوشبو۔

653: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے احرام کیلئے خوشبو لگائی، جب احرام باندھا (احرام باندھنے سے پہلے) اور ان کے حلال ہونے کیلئے طواف افاضہ سے پہلے۔

654: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ گویا میں مشک کی چمک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں دیکھتی ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت) احرام میں تھے۔

باب: کستوری سب سے اچھی خوشبو ہے۔

655: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اسرائیل کی ایک عورت کا ذکر کیا، جس نے اپنی انگلی میں مشک بھری تھی اور مشک تو بہت عمدہ خوشبو ہے۔

باب: عود اور کافور کا بیان۔

656: نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب خوشبو کی دھونی لیتے تو عود کی لیتے جس میں اور کچھ نہ ملا، یا کافور کی (دھونی) لیتے اور اس کے ساتھ عود ڈالتے اور پھر کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح خوشبو لیتے تھے۔

باب: ریحان (خوشبودار پھول) کے بارے میں۔

657: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو خوشبودار گھاس دی جائے یا خوشبودار پھول دیا جائے تو وہ اس کو روندہ کرے (بھی لینے سے انکار نہ کرے) اس لئے کہ اس کا کچھ بوجھ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے۔

باب: مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سے احرام باندھنا۔

658: سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ بیداء تمہارا وہی مقام ہے جہاں تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک نہیں پکاری مگر مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک سے۔

باب: جب سے سواری اٹھے، اس وقت سے تلبیہ پکارتا۔

652: عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُسْأَلُ عَنِ الْمَهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ أَحْسَبَةَ رَفَعَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقِ الْآخَرِ الْجُحْفَةُ وَمَهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عَرَقٍ وَمَهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَمَهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ *

باب الطَّيِّبِ لِلْمُحْرِمِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ

653: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدٍ لِحُرْمِهِ حِينَ أُحْرِمَ وَلِحَلِّهِ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ *

654: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطَّيِّبِ فِي مَفْرَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

باب الْمِسْكِ أَطْيَبُ الطَّيِّبِ

655: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَشَّتْ خَاتَمَهَا مِسْكَاً وَالْمِسْكَ أَطْيَبُ الطَّيِّبِ *

باب الْأَثْوَةِ وَالْكَافُورِ

656: عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا اسْتَجَمَرَا اسْتَجَمَرَا بِالْأَثْوَةِ غَيْرَ مَطْرَأَةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَثْوَةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَجَمِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب فِي الرَّيْحَانِ

657: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَضَ عَلَيْهِ رَيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرَّيْحِ *

باب الْإِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

658: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَيِّدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي ذَا الْحُلَيْفَةِ *

باب الْإِهْلَالِ حِينَ تَنَبَّعَتِ الرَّاحِلَةُ

659: سیدنا عبید بن جریج سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! میں نے تمہیں چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو تمہارے ساتھیوں میں سے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ اے جریج کے بیٹے! وہ کون سے کام ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اول یہ کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم کعبہ کے کونوں میں سے (طواف کے وقت) ہاتھ نہیں لگاتے ہو مگر دو کونوں کو جو یمن کی طرف ہیں۔ دوسرے یہ کہ تم سستی جو تے پہنتے ہو۔ تیسرے یہ کہ (زعفران و دوسرے وغیرہ سے داڑھی) رنگتے ہو۔ چوتھے یہ کہ جب تم مکہ میں ہوتے تھے، تو لوگوں نے چاند دیکھتے ہی لبیک پکارنا شروع کر دی تھی مگر آپ نے آٹھ ذی الحجہ کو پکاری۔ پس سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ (سنو!) ارکان تو میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوتے ہوں سوا ان کے جو یمن کی طرف ہیں اور سستی جو تے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ بھی ایسے جو تے پہنتے تھے جس میں بال نہ ہوں اور اسی میں وضو کرتے تھے (یعنی وضو کر کے گیلہ پیر میں اس کو پہن لیتے تھے) پس میں بھی اس کو دوست رکھتا ہوں کہ میں بھی اسی کو پہنوں۔ رہی زردی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ وہ بھی اس سے رنگتے تھے (یعنی بالوں کو یا کپڑوں کو) تو میں بھی پسند کرتا ہوں کہ اس سے رنگوں اور لبیک، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکارا ہو مگر جب اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوار کر کے اٹھی (یعنی مسجد ذوالحلیفہ کے پاس)۔

باب: حج کا تلبیہ مکہ سے پکارنے کا بیان۔

660: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوئے حج مفرد کو آئے، (شاید ان کا اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا احرام ایسا ہی ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو قارن تھے) اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عمرہ کے احرام کیساتھ آئیں، یہاں تک کہ جب (مقام) سرف میں پہنچے تو اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں۔ پھر جب ہم مکہ میں آئے اور کعبہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی، تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ جس کیساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے (یعنی حلال ہو جائے) تو ہم نے کہا کہ کیسا صل؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکمل حلال ہو جانا، تو پھر ہم نے احرام بالکل کھول دیا۔ راوی نے کہا کہ پھر ہم نے اپنی عورتوں سے جماع کیا، خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے اور اس وقت ہمارے اور عرفہ میں چار راتوں کا فرق باقی تھا۔ پھر تزویہ کے دن (یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ) کو (حج کیلئے) احرام باندھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

659: عَنْ عَبْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لَعَبَدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتَكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرِ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ رَأَيْتَكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتَكَ تَلْبَسُ الثَّعَالِ السُّبِّيَّةَ وَرَأَيْتَكَ تَصْشَعُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتَكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْهَيْلَالَ وَلَمْ تُهَلِّجْ أَلْتِ حَتَّى يَكُونَ يَوْمَ الْقَرْبِوَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَا الثَّعَالِ السُّبِّيَّةَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ الثَّعَالِ أَنِّي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَإِنَّا أَحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَا الصُّفْرَةَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْشَعُ بِهَا فَإِنَّا أَحِبُّ أَنْ أَصْشَعُ بِهَا وَأَمَا الْإِهْلَالَ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ حَتَّى تَلْبَسَ بِهِ رَاحِلَتَهُ *

باب في الإهلال بالحج من مكة

660: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَهْلِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجِّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرْفٍ عَزَّكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مَنَا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ لَقَلْنَا حِلٌّ مَاذَا؟ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَطَطَبْنَا بِالطَّيْبِ وَابْتَسْنَا نِيَابَتَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ الْقَرْبِوَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حَضَّتْ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ

کے پاس آئے تو انہیں روتے ہوئے پایا، تو پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں حاضہ ہو گئی ہوں اور لوگ احرام کھول چکے ہیں، اور میں نہ تو احرام کھول سکی، نہ طواف کر سکی، اب لوگ حج کو جا رہے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی سب بیٹیوں پر لکھ دی ہے، پس تم غسل کرو (یعنی احرام کیلئے) اور حج کا احرام باندھ لو تو انہوں نے ایسا ہی کیا اور قوف کی جگہوں میں وقوف کیا، یہاں تک کہ جب پاک ہوئیں تو بیت اللہ اور صفا و مرودہ کا طواف کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہو گئیں تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے دل میں ایک بات پاتی ہوں کہ میں نے طواف (یعنی طواف قدوم) نہیں کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عبدالرحمن بن عبدالمطلب! (بن ابی بکر ﷺ) ان کو تعظیم میں لے جا کر عمرہ کرا لاؤ۔ یہ معاملہ اس شب کو ہوا جب محصب میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

باب: تلبیہ کا بیان۔

661: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اونٹنی پر سوار ہوئے اور وہ آپ ﷺ کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک سیدی کھڑی ہو گئی، تب آپ ﷺ نے لیک فرمائی یعنی ”میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بیشک سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے، ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔“ انہوں نے کہا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس میں یہ کلمات زیادہ پڑھتے تھے کہ ”میں حاضر ہوں (تیری خدمت میں) میں حاضر ہوں، (تیری خدمت میں) میں حاضر ہوں اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے اور خیر تیرے ہی ہاتھوں میں ہے۔ میں حاضر ہوں اور تیری ہی طرف رغبت کرتا ہوں اور عمل تیرے ہی لئے ہے۔“

باب: حج اور عمرہ کے تلبیہ کا بیان۔

662: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے حج اور عمرہ (دونوں) کا احرام باندھا اور فرمایا ”لیک عمرة و حجا“ یعنی (اے اللہ) میں حاضر ہوں عمرہ اور حج کی نیت سے۔ حاضر ہوں عمرہ اور حج کی نیت سے۔

663: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، ابن

وَلَمْ أَخْلِلْ وَلَمْ أَطْفِ بِالنِّتِ وَالنَّاسُ يَذْمُونَ إِيَّاسِي الْحَجَّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى نَبَاتِ آدَمَ فَأَغْسِلِي نَمَّ أَهْلِي بِالْحَجِّ فَفَعَلْتَ وَوَقَفْتَ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهَرْتَ طَافْتَ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ نَمَّ قَالَ قَدْ خَلَلْتُ مِنْ حَجِّكَ وَعُمَرْتُكَ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطْفِ بِالنِّتِ حَتَّى حَجَجْتُ قَالَ فَادْهَبِي بِهَا يَا عَبْدَةَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرِيهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةُ النُّحْبَةِ *

باب التلبیة

٦٦١ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً عِنْدَ مُسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهْلًا فَقَالَ لَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَيْتَكَ لَيْتَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتَكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنُّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالُوا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ هَذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَزِيدُ مَعَ هَذَا لَيْتَكَ لَيْتَكَ لَيْتَكَ وَسَعْدَتِكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَيْتَكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْقَمَلُ *

باب فِي التَّلْبِيَةِ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ

٦٦٢ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا بِهِمَا جَمِيعًا لَيْتَكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَيْتَكَ عُمْرَةً وَحَجًّا *

٦٦٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُّهِنَّ ابْنُ

مریم ؑ ضرور لبیک پکاریں گے ”وَوَحَا“ گھائی میں۔ یا تو وہ حج کر رہے ہوں گے یا عمرہ کر رہے ہوں گے، یا پھر حج اور عمرہ دونوں ادا کر رہے ہوں گے۔
باب: صرف حج مفرد کے بیان میں۔

664: سیدنا ابن عمر ؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کیساتھ حج مفرد کی لبیک پکاری۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج مفرد کی لبیک پکاری۔

665: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج افرا کیا (یعنی صرف حج کیا)۔

باب: حج اور عمرہ کو ملانے (حج قرآن) کا بیان۔

666: سیدنا بکر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا انس ؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکارتے ہوئے سنا۔ بکر نے کہا کہ میں نے یہی حدیث سیدنا ابن عمر ؓ سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے صرف حج کی لبیک پکاری۔ پس میں سیدنا انس ؓ سے ملا اور ان سے کہا کہ سیدنا ابن عمر ؓ تو یوں کہتے ہیں تو سیدنا انس ؓ نے کہا کہ تم لوگ ہمیں بچ سمجھتے ہو، میں نے تجویبی سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے، لبیک ہے عمرہ کی اور حج کی۔

باب: حج تمتع کا بیان۔

667: سیدنا عمران بن حصین ؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کیساتھ حج تمتع کیا اور اسکے بارے میں قرآن نہیں اترا (یعنی اس سے نبی میں) جس شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

(مراد سیدنا عمر ؓ ہیں کہ وہ حج تمتع سے منع کرتے تھے)۔ [مقام غور ہے کہ سیدنا عمر ؓ جیسے صحابی کی بات جب آپ ﷺ کی بات کے خلاف تھی تو صحابہ کرام نے سیدنا عمر ؓ کی بات کا انکار کر دیا، اور آج ہم اور ہمارے علماء (منہ سے بھلے اقرار نہ کریں لیکن عملاً) اماموں کی بات کی وجہ سے آپ ﷺ کی بات (احادیث) چھوڑ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو سیدھا راستہ دکھائے آمین]

668: سیدنا عمران بن حصین ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا۔

669: سیدنا جابر بن عبد اللہ ؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے اور ہم حج کی لبیک پکارتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس احرام حج کو احرام عمرہ کر ڈالیں۔

باب: جس نے حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو۔

يَمَّ بَيْعَ الرُّوحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيْسَ بِنَهْمًا *

باب فِي الْفِرَادِ الْحَجِّ

٦٦ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْلْنَا مَعَ سُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ مَفْرَدًا * وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ عَوْنٍ أَرْسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهْلًا بِالْحَجِّ مَفْرَدًا *

٦٦ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ *

باب الْقِرَانَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

٦٦ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِي بِالْحَجِّ لِعُمْرَةٍ جَمِيعًا قَالَ بَكْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَبِي بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ مَا دُونَنَا إِلَّا صَيَاتِنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبِيكَ عُمْرَةً وَحَجًّا *

باب فِي مَنَعَةِ الْحَجِّ

٦٦ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَمَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَل فِيهِ الْقِرَانَ قَالَ رَجُلٌ بَرَأَيْهِ مَا شَاءَ *

٦٦: عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَمَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَعْنَا مَعَهُ *

٦٦: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَمَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكُنْ نَقُولُ لَبِيكَ بِالْحَجِّ أَمْرًا. رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً *

باب مَنْ أَخْرَمَ بِالْحَجِّ وَمَعَهُ الْهَدْيُ

670: موسیٰ بن نافع کہتے ہیں کہ میں حج کیساتھ عمرہ کا فائدہ اٹھانے (حج تمتع) کی غرض سے یوم ترویہ سے چار روز قبل مکہ آیا تو لوگوں نے مجھے کہا کہ تیرا حج تو اہل مکہ کا حج ہے۔ تب میں نے عطاء بن ابی رباح کے پاس آیا اور ان سے مسئلہ دریافت کیا تو عطاء نے کہا کہ مجھ سے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کیساتھ حج کیا جس سال آپ ﷺ کیساتھ ہدی تھی (یعنی حجتہ الوداع میں اس لئے کہ ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے ایک ہی حج کیا ہے) اور بعض لوگوں نے صفحہ حج مفرد کا احرام باندھا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم احرام کھول ڈالو اور بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا و مروہ کی سعی کرو اور بال کم کرنا اور حلال رہو، یہاں تک کہ جب ترویہ کا دن ہو (یعنی آٹھ ذوالحجہ) تو حج کی لپیک پکارو اور تم جو احرام لے کر آئے ہو اس کو حج تمتع کر ڈالو (یعنی اگر چہ وہ احرام حج کا ہے مگر عمرہ کر کے کھول لو اور پھر حج کر لینا تو یہ حج تمتع ہو جائے گا) لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اسے تمتع کیسے بنائیں، حالانکہ ہم نے حج کا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہی کرو جس کا میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔ اس لئے کہ میں اگر قربانی کو ساتھ نہ لاتا تو میں بھی ویسا ہی کرتا جیسا تم کو حکم دیتا ہوں مگر یہ کہ میرا احرام کھل نہیں سکتا جب تک کہ قربانی اپنے محل (یعنی ذبح خانہ) تک نہ پہنچ جائے۔ پھر لوگوں نے اسی طرح کیا (جیسا رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا)۔

باب: (عمرہ کا) احرام کھول دینے کا حکم منسوخ ہے اور حج عمرہ کو پورا کرنے کا حکم۔

671: سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور آپ ﷺ مکہ کی کنکر بلی زمین میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے (یعنی وہاں منزل کی ہوئی تھی) تو آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جس نیت سے نبی ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم قربانی ساتھ لائے ہو؟ میں نے کہا نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالو۔ پس میں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کی، پھر میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا (بیان کی محرم تھی) تو اس نے میرے سر میں کنگھی کی اور میرا سر دھو دیا۔ پھر میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں لوگوں کو یہی فتویٰ دینے لگا۔ (یعنی جو بغیر قربانی کے حج پر آئے تو وہ عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دے، پھر یوم الترویہ 8 ذوالحجہ کو دوبارہ حج کا احرام باندھے لیکن) ایک مرتبہ میں حج کے مقام پر کھڑا تھا کہ اچانک ایک شخص آیا، اس نے کہا کہ (تو تو احرام کھولنے کا فتویٰ دیتا ہے)

۶۷۰ عَنْ مُوسَى بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ مُتَمَتِّعًا بِعُمْرَةٍ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِأَرْبَعَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ النَّاسُ تَصِيرُ حَجَّتُكَ الْآنَ مَكِّيَّةً فَذَخَلْتُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ سَاقِ الْهَدْيِ مَعَهُ وَقَدَّ أَهْلُوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُوا مِنَ إِحْرَامِكُمْ فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَأَهْلُوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا إِلَيَّ قَدَمْتُمْ بِهَا مُتَمَّةً قَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتَمَّةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ قَالَ أَفْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سَفْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مَنَى حَرَامٍ (حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ) فَفَعَلُوا *

باب بَسْخِ التَّحْلِيلِ مِنَ الْإِحْرَامِ وَالْأَمْرِ بِالتَّمَامِ
۶۷۱ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسِيخٌ بِالنَّبْطَاءِ فَقَالَ بِمَ أَهَلَّتْ؟ قَالَ قُلْتُ أَهَلَّلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَفْتُ مِنْ هَدْيِي قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفَّ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ فَطُفَّ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أَفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَإِمَارَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَسَى

آپ جانتے ہیں کہ امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے قربانی کے حلقہ کیا کام شروع کر دیا۔ (یعنی عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا کہ عمرہ کر کے احرام کو کھولنا نہیں چاہیے) تو میں نے کہا اے لوگو! ہم نے جس کو اس مسئلے کا فتویٰ دیا ہے اس کو رک جانا چاہیے۔ کیونکہ امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے والے میں لہذا ان کی پیروی کرو۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے کہا، امیر المؤمنین آپ نے قربانی کے متعلق یہ کیا نیا مسئلہ بتایا ہے؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ اللہ کی کتاب قرآن مجید میں عمل کریں تو قرآن کہتا ہے: ﴿وَاتَمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ یعنی حج اور عمرہ کو اللہ کیلئے پورا کرو (یعنی احرام نہ کھولو) اور اگر آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت عمل کریں تو ان کا اپنا طریقہ یہ تھا کہ انہوں نے احرام اس وقت تک نہ کھولا جب تک قربانی نہ کر لی۔

672: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حج تمتع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کیلئے خاص تھا۔ (سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں)۔

باب: حج قرآن میں قربانی کرنا۔

673: نافع سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایام تہمت میں عمرے کو نکلے اور کہا کہ اگر میں بیت اللہ سے روکا گیا، تو ویسا ہی کریں گے جیسا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ میں کیا تھا۔ پھر عمرہ کا احرام کر کے نکل کر چلے یہاں تک کہ (مقام) بیداء پر پہنچے (جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لہیک اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم نے حجۃ الوداع میں سعی کی تھی) تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ دونوں سے اہلال کر سکتے ہیں تو میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ اور چلے یہاں تک کہ بیت اللہ پہنچ کر طواف کیساتھ سات چکر لگائے۔ اور سات بار صفا اور مردہ کے حج میں سعی کی، اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا اور اسی کو کافی سمجھا اور قربانی کی۔

باب: حج تمتع میں قربانی کا بیان۔

674: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج کیساتھ عمرہ ملا کر حج تمتع کیا اور قربانی کی اور قربانی کے جانور ذی الحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے اور شروع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کی لہیک پکاری پھر حج کی لہیک پکاری، اور اسی طرح لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حج کیساتھ عمرہ کا فائدہ اٹھایا اور لوگوں میں سے کسی کے پاس قربانی سعی کی وہ قربانی کے جانور اپنے ساتھ لائے تھے، اور کسی کے پاس قربانی نہیں تھی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پہنچے تو لوگوں سے فرمایا: جو قربانی لایا ہو وہ جن چیزوں سے احرام کی وجہ سے دور ہے، حج سے فارغ ہونے

شَانَ الشُّكِّ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَقْبَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَسُدِّ فِهَذَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فِيهِ فَسَأْتُمُوا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي أَخَذْتُمْ فِي شَانَ الشُّكِّ قَالَ إِنْ نَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ (وَأْتُمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ) وَإِنْ نَأْخُذُ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَحْرَ الْهَدْيِ *

672: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ الْمُتَمَتُّةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً *

باب الْهَدْيِ فِي الْقِرَانِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

673: عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَدَّقْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَأَهْلَ بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتَّى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ انْتَفَتَّ إِلَيَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ النَّبِيَّتُ طَافَ بِهِ سَبْعًا وَسَبْعِينَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَأَى أَنَّهُ مُجْزِعٌ عَنْهُ وَأَهْدَى *

باب الْهَدْيِ فِي الْمُتَمَتَّةِ

674: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلَ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ

تک کسی چیز سے بھی حلال نہ ہو۔ اور جو قربانی نہ لایا ہو تو وہ بیت اللہ کا طواف، اور صفا و مروہ کی سعی کر کے اپنے بال کتر ڈالے اور احرام کھول ڈالے۔ پھر (آٹھ ذوالحجہ کو) حج کی لیبک پکارے اور چاہیے کہ (حج کے بعد) قربانی کرے اور جس کو قربانی میسر نہ ہو تو وہ تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے جب اپنے گھر پہنچے تب رکھے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں آئے تو پہلے پہل حجر اسود کو بوسہ دیا پھر سات میں سے تین چکر دوڑ کر لگائے اور (جسے رمل کہتے ہیں) اور چار بار چل کر طواف کیا (جیسے عادت کے موافق چلتے ہیں) پھر جب طواف سے فارغ ہو چکے تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں ادا کیں۔ پھر سلام پھیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوئے اور صفا اور مروہ کے بیچ میں سات بار سعی کی اور پھر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا ان چیزوں میں سے جن کو بہ سبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا یہاں تک کہ حج سے بالکل فارغ ہو گئے اور اپنی قربانی یوم النحر یعنی ذوالحجہ کی دس تاریخ کو ذبح کی اور مکہ آ کر بیت اللہ کا طواف افاضہ کیا، پھر ہر چیز کو اپنے اوپر حلال کر لیا جن کو احرام میں حرام کیا تھا۔ اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے، انہوں نے بھی ویسا ہی کیا جیسا رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔

باب: (کسی عذر کی بنا پر) عمرہ چھوڑ کر حج کو اختیار کر لیا۔

675: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ حجۃ الوداع میں نکلے اور کسی نے عمرہ کا اور کسی نے حج کا احرام باندھا۔ جب مکہ آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور قربانی نہیں لایا، وہ احرام کھول ڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانی لایا ہے، وہ نہ کھولے جب تک قربانی ذبح نہ کر لے اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے وہ حج پورا کرے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں حاضر ہو گئی اور عرفہ کے دن تک حاضر رہی۔ اور میں صرف نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، تو آپ ﷺ نے مجھے عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھنے کا حکم دیا۔ کتنی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب حج کر چکے تو میرے ساتھ عبدالرحمن (بن ابی بکر رضی اللہ عنہ) کو بھیجا کہ میں تمہیں سے (احرام باندھ کر) عمرہ کر آؤں، وہ عمرہ جس کو میں نے پورا نہیں کیا تھا اور اس کا احرام کھولنے سے قبل حج کا احرام باندھ لیا تھا۔

باب: حج اور عمرہ میں شرط کرنا۔

676: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ضحاکہ رضی اللہ عنہما بیت زبیر بن عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ میں بھاری، بوجھل عورت ہوں اور میں نے حج کا ارادہ کیا ہے تو آپ ﷺ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟

أَهْدَى قَالَهُ لَا يَجِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَبْقِيَ حَجَّةً وَنَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطْفِ بِالنَّيْتِ وَبِالصَّغَا وَالْمَرْوَةِ وَيَقْصُرْ وَيَخْلِلْ ثُمَّ لِيَهْلِ بِالْحَجِّ وَيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرَّسْمَيْنِ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ عَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْرَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْرَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالنَّيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانصَرَفَ فَأَتَى الصَّغَا فَطَافَ بِالصَّغَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْرَافٍ ثُمَّ لَمْ يَخْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالنَّيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْدَى وَسَاقِ الْهَدْيِ مِنَ النَّاسِ *

باب فِي إِزْدَافِ الْحَجِّ عَلَى الْعُمْرَةِ

٦٧٥ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي عَامِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحَجٍّ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَخْلِلْ وَسَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَجِلُّ حَتَّى يَنْحَرَ هَدْيَهُ وَمَنْ أَهْلَ بِحَجٍّ فَلْيُهْدِ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَضَّتْ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَلْقِضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطُ وَأَهْلَ بِحَجٍّ وَالرَّكَّ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي بَعَثَ مَعِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَسْتَمِرَّ مِنَ التَّعْمِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ أَخْلِلْ مِنْهَا *

باب الْأَشْرَاطِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

٦٧٦ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ صَبَاغَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ قَبِيلَةٌ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ حج کا احرام باندھ لو اور یہ شرط کرو کہ اے اللہ! میرا احرام کھولنا وہیں ہے جہاں تو مجھے روک دے۔ (راوی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا کہ انہوں نے حج پالیا (احرام کھولنے کی ضرورت نہیں پڑی)۔

باب: جو اس حالت میں احرام باندھے کہ اس پر جبار و خوشبو کا اثر باقی ہو، اس کو کیا کرنا چاہئے؟۔

677: یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے عمرے کے (طریقے کے) متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ اتنے میں آپ ﷺ پر وحی اترنے لگی تو آپ ﷺ کو ایک کپڑا اور حادیا گیا۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے آرزو تھی کہ میں نبی ﷺ کو اس وقت دیکھوں جب آپ ﷺ پر وحی اترتی ہو۔ پھر کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ نبی ﷺ کو دیکھو جبکہ آپ ﷺ پر وحی اترتی ہو؟ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے کا کونرا ٹھاڈا اور میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس طرح ہانپتے اور خراٹے لیتے تھے راوی نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا جیسے جوان اونٹ ہانپتا ہو۔ پھر جب آپ ﷺ سے وحی تمام ہو چکی تو فرمایا کہ عمرہ کے بارے میں پوچھنے والا سائل کہاں ہے؟ (اور فرمایا کہ) اپنے کپڑے وغیرہ سے زردی کا یا فرمایا کہ خوشبو وغیرہ کا اثر دھو ڈالو اور اپنا کرتا تار ڈالو اور عمرہ میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔

باب: محرم کون سے لباس سے اجتناب کرے؟

678: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ محرم کپڑوں کی قسم میں سے کیا (کوئی کپڑے) پہننے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہ کرتے پہنو نہ عمامے باندھو، نہ پاجامے پہنو، نہ باران کوٹ اور ڈھواور نہ موزے پہنو مگر جو چہل نہ پائے وہ موزے اس صورت میں پہن لے کہ ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نڈالیے کپڑے پہنوس میں زعفران لگا ہوا "وس" میں رنگا ہوا ہو۔

679: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ پاجاما اس (محرم) کیلئے ہے جو تہبند نہ پائے اور موزہ اس (محرم) کیلئے ہے جو تین نہ پائے۔

باب: محرم کیلئے شکار کا بیان۔

680: سیدنا صعب بن جہام اللیشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

يَأْرِيدُ الْحَجَّ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ أَهْلِي بِالْحَجِّ شَرَطِي أَنْ مَحَلِّي حَيْثُ تَحْسِنِي قَالَ فَأَذْرَكَتْ *
باب من أحرَمَ وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ وَأَثَرُ الْخَلْقِ

٦٧٧ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَاءَ رَجُلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَعْفَرُ اللَّهِ عَلَيْهِ جَبَّةٌ وَعَلَيْهَا خَلْقٌ أَوْ قَالَ أَثَرُ صُفْرَةٍ أَلْ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي؟ قَالَ وَالزُّوْبِ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَسُتِرَ بِنُوبٍ كَانَ يَعْلى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ وَوَدِدْتُ أَنِّي أَرَى نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ لَنْ فَقَالَ أَيْسُرُكَ أَنْ نَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ؟ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ طَرَفَ النَّوْبِ فَتَنَظَّرَتْ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيظٌ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَغَطِيظِ الْبَكْرِ قَالَ فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ قَالَ بَيْنَ السَّائِلِ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ أَوْ أَلْ أَثَرَ الْخَلْقِ وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاصْنَعْ لِي لِعُمْرَتِكَ مَا آتَتْ صَانِعٌ فِي حَجَّتِكَ *

باب ما يختصب المَحْرَمُ مِنَ النَّبَاسِ

٦٧٨ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرَمُ مِنَ النَّبَاسِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبِرَاسَ وَلَا الْخِصْفَ إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ الثَّغْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَيَقْطَعَهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ النَّبَاسِ شَيْئًا مَسَّهُ الزُّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرُوسُ *
٦٧٩ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ السَّرَاوِيلَ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالْخِصْفَانَ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الثَّغْلَيْنِ بَعْدِي الْمُحْرَمُ *

باب فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرَمِ

٦٨٠ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَهَامَةَ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

رسول اللہ ﷺ کو ایک جنگلی گدھے کا گوشت ہدیہ دیا اور آپ ﷺ (مقام) ابوابیادوان میں تھے، تو آپ ﷺ نے واپس کر دیا۔ کہتے ہیں جب آپ ﷺ نے میرے چہرے پر ملال دیکھا تو فرمایا: ہم نے کسی اور وجہ سے واپس نہیں کیا، فقط اتنا ہے کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

681: طاؤس سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ زید بن اتم رضی اللہ عنہ آئے تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو یاد دلا کر کہا کہ تم نے شکار کے گوشت کی خبر میرے دی تھی جو نبی ﷺ کو ہدیہ دیا گیا تھا جبکہ آپ ﷺ احرام باندھے ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو ایک عضو شکار کے گوشت کا ہدیہ دیا گیا تو آپ ﷺ نے واپس کر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں، اس لئے ہم نہیں کھاتے۔

باب: محرم کیلئے شکار کے گوشت کا حکم ہے جسے کسی حلال آدمی نے شکار کیا ہو

682: سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ حج کیلئے نکلے اور ہم آپ ﷺ کیساتھ تھے۔ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا، جن میں ابو قتادہ بھی تھے کہ تم ساحل بحر کی راہ لو یہاں تک کہ مجھ سے ملو۔ پھر ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی۔ پھر جب وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف پھرے تو ان تمام لوگوں نے احرام باندھ لیا سوائے سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے کہ انہوں نے احرام نہیں باندھا۔ غرض وہ راہ میں چلے جاتے تھے کہ انہوں نے چند وحشی گدھوں کو دیکھا اور سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک گدھی کی کوئیخیں کاٹ ڈالیں۔ پھر ان کے سب ساتھی اترے اور اس کا گوشت کھایا۔ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے (شکار کا) گوشت کھایا اور ہم محرم تھے۔ کہتے ہیں پھر باقی کا گوشت ساتھ لے لیا اور جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے احرام باندھ لیا تھا، اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہم نے چند وحشی گدھے دیکھے اور ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر کے ان میں سے ایک کی کوئیخیں کاٹ ڈالیں تو ہم اترے اور ہم سب نے اس کا گوشت کھایا اور پھر خیال آیا کہ ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں اور احرام باندھے ہوئے ہیں؟ تو اس کا باقی گوشت ہم لیتے آئے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس کا حکم کیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ ابو قتادہ کہتے ہیں! تو انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پس اس کا جو گوشت باقی ہے وہ کھاؤ (اور کچھ حرج نہیں)۔

باب: محرم کو نئے جانور کو قتل کر سکتا ہے؟

683: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں

اللَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحَشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نُرِدْهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَمَا حُرْمٌ *

681: عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَدْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ إِلَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ؟ قَالَ قَالَ أَهْدِيَ لَهْ غَضُوٌّ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ إِلَّا حُرْمٌ *

باب فِي لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ يَصِيدُهُ الْخِلَالِ

682: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ فَصَرَفَ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْنِي قَالَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَمُوا كُلَّهُمْ إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرِمِ فَبَيَّنَّا لَهُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرًا وَحَشِيًّا فَحَمَلْنَا عَلَيْهِمَا أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَفَرَ مِنْهَا أَنَا فَتَرَلُّوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا قَالَ فَقَالُوا أَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحْرَمُونَ قَالَ فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَمْتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُنَا أَخْرَمْنَا وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يُحْرِمِ فَأَرَيْنَا حُمُرًا وَحَشِيًّا فَحَمَلْنَا عَلَيْهِمَا أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَفَرَ مِنْهَا أَنَا فَتَرَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَلَمَّا نَأْكُلُ لَحْمِ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرَمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمْرَةٌ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ؟ قَالَ قَالُوا لَا قَالَ فَكَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا *

باب مَا يُقْتَلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

683: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور موسیٰ ہیں کہ حرم کی حدود سے باہر اور حرم کی حدود کے اندر مارے جائیں۔ ان میں سانپ، چستبلا، کوا، چوہا، پاگل کتا اور ذیل شامل ہیں۔

684: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں کہ ان کو حرم میں اور احرام کی حالت میں قتل کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے، وہ جانور یہ ہیں: 1- چوہا، 2- بچھو، 3- کوا، 4- ذیل، 5- پاگل کتا۔

باب: محرم کیلئے بچھنے لگوانے کا بیان۔

685: سیدنا ابن محسینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مکہ کی راہ میں اپنے سر کے درمیانی حصہ میں بچھنے لگوائے اور آپ ﷺ احرام کی حالت میں تھے۔

باب: محرم انسان اپنی آنکھوں میں دوا ڈال سکتا ہے۔

686: نبی بن وہب کہتے ہیں کہ ہم ابان بن عثمان کے ساتھ نکلے اور جب (مقام) مل (جو کہ مکہ کی راہ میں مدینہ سے اٹھائیں میل پر ہے) میں پہنچے تو عمر بن عبداللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ اور جب روجاء (مقام) پر پہنچے اور درو شدید ہو گیا تو انہوں نے ابان بن عثمان سے (علاج کا) پوچھنے کیلئے آدمی بھیجا۔ انہوں نے کہا ایلوے کا لپ کرو، اس لئے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جب مرد کی آنکھیں دکھنے لگیں اور وہ احرام باندھے ہوئے ہو تو ان پر ایلوے کا لپ کرے۔

باب: محرم اپنے سر کو دھو سکتا ہے۔

687: سیدنا عبداللہ بن حنین نے سیدنا عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ان دونوں میں (مقام) ابواء میں تکرار ہوئی۔ (اس بات میں کہ) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محرم سر دھو سکتا ہے اور سیدنا مسور رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں (دھو سکتا) چنانچہ عبداللہ بن حنین نے کہا کہ مجھے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کیلئے بھیجا تو میں نے ان کو پایا کہ وہ کونوئیں کی دو لکڑیوں کے بیچ میں نہا رہے تھے اور وہ ایک کپڑے کی آڑ میں تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں عبداللہ بن حنین ہوں اور مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے تمہاری طرف یہ پوچھنے کیلئے بھیجا ہے کہ رسول اللہ ﷺ احرام میں سر کیسے دھوتے تھے۔ پس سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑے پر رکھے اور اسے تھوڑا سا جھکا دیا یہاں تک کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا۔ اور اس آدمی سے، جو ان کے سر پر پانی

اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُفْتَلَنُ فِي الْحَلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْفَرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحَدْيَا *

٦٨٤ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَرَابُ وَالْحَدَاةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

باب الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

٦٨٥ عَنْ ابْنِ بُحَيْتَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ *

باب مُدَاوَةَ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ

٦٨٦ عَنْ ثَيْبَةَ بِنِ وَهَبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلِّ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرُّوحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبَانَ بْنُ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ أَنْ اضْمُدَّهُمَا بِالصَّبْرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبْرِ *

باب غَسَلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ

٦٨٧ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَكْثَرًا اخْتَلَفَا بِأَبِوَاءٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمَسُورُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَسْأَلُهُ عَنِ ذَلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْسِلُ بَيْنَ الْفَرْتَيْنِ وَهُوَ يَسْتَبِرُ بِنُوبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَهُ عَلَى

ڈال رہا تھا، پانی ڈالنے کا حکم دیا تو اس نے آپ (کے سر) پر پانی ڈالا۔ پھر وہ اپنے سر کو ہلاتے تھے اور اپنے ہاتھ سے آگے اور پیچھے ملتے تھے۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی (سر دھوئے) دیکھا ہے۔

باب: محرم پر نذیہ کے بیان میں۔

688: سیدنا عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ میں سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کے پاس

مسجد میں بیٹھا تھا۔ میں اس آیت ﴿فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ﴾ کے متعلق پوچھا تو سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ میرے بارے میں

اتری تھی۔ (پھر سارا قصہ بیان کیا کہ) میرے سر میں تکلیف تھی تو مجھے نبی ﷺ

کے پاس اس حال میں لے جایا گیا کہ میرے سر سے میرے چہرے پر جوئیں گر

ری تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ گمان تک نہ تھا کہ تجھے اتنی تکلیف ہوگی۔

اچھا! تمہارے پاس بکری ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ تو یہ آیت نازل ہوئی

﴿فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ﴾ (یعنی حج کے موقع پر احرام کی

حالت میں اپنے بال اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک قربانی نہ کرو، البتہ کسی کو سر

میں تکلیف ہو تو وہ سر منڈوالے لیکن اس کے ساتھ کفارہ ادا کرے یا تو روزے

رکھے یا صدقہ یا قربانی کرے)۔ (آپ ﷺ نے) فرمایا کہ یا تو تین روزے

رکھتے ہوں گے یا چھ مساکین کو کھانا کھلانا ہوگا، یا نصف صاع (یعنی سوا کلو کھانا)

گندم وغیرہ فی کس چھ مساکین کو دی جی ہوگی۔ اور (کعب رضی اللہ عنہ نے) فرمایا کہ یہ

آیت نزول کے لحاظ سے تو میرے ساتھ خاص ہے لیکن عمل کے لحاظ سے تمام

لوگوں کیلئے عام ہے۔

باب: جو شخص احرام کی حالت میں فوت ہو جائے، اس کیساتھ کیا کیا جائے؟

689: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی

اونٹ سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی جس سے وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا کہ اس کو پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو اسی کے دو

کپڑوں (یعنی احرام کی چادروں) میں کفن دو اور اس کا سر نہ ڈھا پو، اس لئے کہ

اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اٹھائے گا۔

باب: ذی طوی میں رات گزارنا اور مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل

کرنا۔

690: نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں جاتے ہوئے ذی طوی

میں رات گزارتے، پھر صبح غسل کرتے اور پھر دن کے وقت مکہ میں داخل ہوتے

تھے اور ذکر کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

النَّوْبِ فَطَاطَاهُ حَتَّىٰ بَدَأَ لِي رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لِإِسْمَانَ
يَصُبُّ اصْتَبْ فَصَبَّ عَلَيَّ رَأْسَهُ ثُمَّ حَرَكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ
فَأَقْبَلَ بِيَهُمَا وَأَذْبَرَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتَهُ ﷺ يَفْعَلُ *

باب فِي الْفِدْيَةِ عَلَى الْمُحْرِمِ

٦٨٨ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ

الآيَةِ (فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ) فَقَالَ

كَعْبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَزَلَتْ فِي مَنْ كَانَ بِسِي أَدَى مِنْ

رَأْسِي فَخَمَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَقْمَلُ يَتَنَاوَرُ عَلَيَّ وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ

الْمُجْهَدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا أَرَى أَنْتَ جِدُّ شَاةٍ؟ فَقُلْتُ لَا

فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ

نُسْكَ) قَالَ صَوْمٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ

نِصْفَ صَاعٍ طَعَامًا لِكُلِّ مَسْكِينٍ قَالَ فَنَزَلَتْ لِي

خَاصَّةٌ وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةٌ *

باب فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ ، مَا يَفْعَلُ بِهِ ؟

٦٨٩ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَى رَجُلٌ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُلِّصَ فَمَاتَ

فَقَالَ اغْسِلُوهُ بَيَاءً وَسِدْرًا وَكَفِّنُوهُ لِي تَوْبَتِهِ

وَلَا يَحْمَرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّيًّا *

باب الْمَيْتِ بِذِي طَوًى وَالِاغْتِسَالِ قَبْلَ دُخُولِ

مَكَّةَ

٦٩٠ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا

يَقْدُمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَتَّغَسَّلَ

ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَعَلَّه *

باب: مکہ و مدینہ میں ایک راستے سے داخل ہوا اور دوسرے راستے سے نکلے۔

691: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ سے) نکلے تو شجرہ کی راہ سے نکلے اور معرس کی راہ سے داخل ہوتے (معرس مدینہ سے چھ میل پر ایک مقام ہے) اور جب مکہ میں داخل ہوتے تو اوپر کے ٹیلے سے داخل ہوتے اور جب نکلے تو نیچے کے ٹیلے سے نکلے۔

باب: حاجیوں کے مکہ مکرمہ میں اترنے کے بیان میں۔

692: سیدنا اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر رہائش فرمائیں گے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا عقل نے ہمارے لئے کوئی گھریا چارو پورا یا چھوڑی ہے؟ (کہ وہاں رہائش کریں گے) کیونکہ ابوطالب کے وارث تو عقل اور طالب ہوئے تھے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کسی چیز کے وارث نہیں ہوئے تھے۔ کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور عقل اور طالب مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ (اس وجہ سے مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے)۔

باب: طواف اور سعی میں رمل کرنا (یعنی تیز چلنا یا دوڑنا)۔

693: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ میں پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے، پھر چار بار چلتے، پھر دو رکعت نماز پڑھتے پھر صفا اور مروہ کی سعی کرتے۔

694: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حجر اسود تک تین چکروں میں دوڑتے ہوئے طواف کیا۔

695: سیدنا ابوالطفیل کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے طواف میں تین بار رمل کرنا اور چار بار چلنا سنت ہے؟ اس لئے کہ تمہارے لوگ کہتے ہیں کہ وہ سنت ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ سچے بھی جھوٹے بھی ہیں۔ میں نے پوچھا اس کا کیا مطلب کہ انہوں نے سچ بولا اور جھوٹ کہا؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا، کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بیت اللہ شریف کا طواف ضعف اور لاغری و کمزوری کے سبب نہیں کر سکتے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تین بار رمل کریں اور چار بار عادت کے موافق چلیں (غرض یہ ہے کہ انہوں نے اس فعل کو جو سنت مؤکدہ مقصودہ سمجھا، یہ ان کا جھوٹ تھا باقی بات سچ تھی) پھر میں نے کہا کہ میں صفا اور مروہ کے درمیان

باب دخول مكة والمدینة من طریق والخروج من طریق

٦٩١ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعْرَسِ وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ النَّبِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ النَّبِيَّةِ السُّفْلَى *
باب فِي التَّزْوِيلِ بِمَكَّةَ لِلْحَاجِّ

٦٩٢ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَزْوِلُ فِي ذَارِكِ بِمَكَّةَ؟ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلَ مِنْ رَبَاعٍ أَوْ دُورٍ؟ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرَثَ أَبِي طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرْتَهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيُّ شَيْئًا لِأَكْهَمَا كَانَا مُسْلِمِينَ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرِينَ *

باب الرَّمْلُ فِي الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ

٦٩٣ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ قَائِلَهُ يَقْدُمُ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بَانِيَتٍ ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةَ ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ *

٦٩٤ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجْرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى اتَّهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ *

٦٩٥ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّمْلَ بَانِيَتٍ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشْيِ أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ أَسُنَّةٌ هُوَ؟ فَإِنْ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَّبُوا قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَّبُوا؟ قَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَانِيَتٍ مِنَ الْهَزَالِ وَكَانُوا يَحْسُدُونَ قَالَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثًا وَيَمْشُوا أَرْبَعًا

میں سوار ہو کر سعی کرنے کے بارے میں بتائیے کہ کیا یہ سنت ہے؟ کیونکہ آپ کے لوگ اسے سنت کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی۔ میں نے کہا کہ اس کا کیا مطلب؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے تو لوگوں کی بھیڑ ایسی ہوئی کہ کنواری عورتیں تک باہر نکل آئیں اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد (ﷺ) ہیں یہ محمد (ﷺ) ہیں اور رسول اللہ ﷺ (کی خوش خلقی ایسی تھی کہ آپ ﷺ کے آگے لوگ مارے نہ جاتے تھے (یعنی ہٹو بچو، جیسے امراء نے دنیا کے واسطے ہوتی ہے، ویسی آپ ﷺ کیلئے نہ ہوتی تھی) پھر جب لوگوں کی بڑی بھیڑ ہوئی تو آپ ﷺ سوار ہو گئے اور پیدل سعی کرنا افضل ہے (یعنی اتنا جھوٹ ہوا کہ جو چیز بضرورت ہوتی تھی اس کو بلا ضرورت سنت کہا باقی سچ ہے کہ آپ ﷺ نے سوار ہو کر سعی کی)۔

باب: طواف کے دوران حجر اسود کا بوسہ۔

696: عبد اللہ بن سرجس کہتے ہیں کہ میں نے اصطلح (یعنی جس کے سر پر بال نہ ہوں، اس سے مراد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں) کو دیکھا (اس سے معلوم ہوا کہ کسی کا لقب اگر مشہور ہو جائے اور وہ اس سے بُرا نہ مانے تو اس لقب سے اسے یاد کرنا درست ہے اگرچہ دوسرا شخص بُرا مانے) اور وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے کہتے تھے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تھے تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا (اس قول سے بت پرستوں اور گور (قبر) پرستوں اور چلہ پرستوں کی نانی مرگئی جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مرادیں گے اس لئے کہ جب حجر اسود جو یمن اللہ ہے اس کا بوسہ بھی اتباع رسول کریم ﷺ کے سبب سے ہے نہ اس خیال سے کہ ضرر رساں یا نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزیں جن کا بوسہ کہیں ثابت نہیں بلکہ منع ہے اس خیال ناپاک کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا؟)۔

باب: طواف میں رکعتیں یمانیین (حجر اسود اور رکن یمانی) کا استلام۔

697: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود اور رکن یمانی کو استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے، تب سے میں نے (بھی ان کا استلام) نہیں چھوڑا نہ سختی میں نہ آرام میں (یعنی کتنی ہی بھیڑ بھاؤ ہو میں استلام نہیں چھوڑتا)۔

698: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکعتیں یمانیین (حجر اسود اور رکن یمانی) کے علاوہ استلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (یعنی دوسرے دوران رکن کا استلام نہیں کیا)۔

فَالْقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَّافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ زَاكِيًا أَسْتَأْتُهُ؟ فَإِنْ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَّبُوا قَالَ قُلْتُ وَمَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَّبُوا؟ قَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَرَجَ الْعَوَائِقُ مِنَ الْبُيُوتِ قَالَ وَكَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَشْيُ وَالسَّمْعِيُّ أَفْضَلُ *

باب تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَّافِ

٦٩٦ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ رَأَيْتُ الْأَصْلَحَ

يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقْبِلُ الْحَجَرَ

الْأَسْوَدَ وَيَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لِأَقْبِلُكَ وَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ

حَجَرٌ وَأَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَلْسِي رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ *

باب اسْتِئْثَانِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي الطَّوَّافِ

٦٩٧ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا تَرَكْتُ

اسْتِئْثَانَهُمَا مِنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ وَالْحَجَرِ مُذْ رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فِي شِدَّةِ

وَلَا رَخَاءٍ *

٦٩٨ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ أَرِ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ *

باب: سوار ہو کر طواف کرنا۔

699: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنی اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کیا اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے۔ (سوار اس لئے ہوئے) تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ اونچے ہو جائیں اور آپ ﷺ سے مسائل پوچھیں، اس لئے کہ لوگوں نے آپ ﷺ کو بہت گھیرا ہوا تھا۔

باب: عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کرنا۔

700: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اپنے بیمار ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب لوگوں کے پیچھے سے سوار ہو کر طواف کرو۔ پس انہوں نے کہا کہ میں طواف کرتی تھی اور آپ ﷺ بیت اللہ کی ایک طرف نماز پڑھ رہے تھے جس میں سورہ طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

باب: صفا و مرودہ کے درمیان طواف اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ کے بیان میں۔

701: عروہ کہتے ہیں کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اگر میں صفا و مرودہ کی سعی نہ کروں تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی حرج نہیں۔ انہوں نے پوچھا کیوں؟ عروہ نے کہا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صفا اور مرودہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، پھر جو کوئی حج یا عمرہ کرے اور ان کا طواف کرے تو گناہ نہیں [البقرہ: 158]۔ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر یہ بات ہوتی تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچھ گناہ نہیں۔ اور یہ بات تو انصار کے لوگوں کے بارے میں اتری کہ وہ لوگ جب لبیک پکارتے تو زمانہ جاہلیت میں مناتہ کے نام سے لبیک پکارا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں صفا اور مرودہ میں سعی کرنا درست نہیں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کو آئے تو انہوں نے اس بات کا ذکر کیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ پس مجھے اپنی جان کی قسم ہے اس کا حج پورا نہ ہوگا جو صفا اور مرودہ کی سعی نہ کرے گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کسی کا حج اور عمرہ پورا نہیں ہوتا، جب تک صفا اور مرودہ کا طواف (یعنی سعی) نہ کرے۔

باب: صفا و مرودہ کے درمیان سعی (سات چکر) صرف ایک بار ہے۔

702: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے صفا اور مرودہ کے درمیان صرف ایک دفعہ سعی کی ہے۔ (یعنی مکہ میں جاتے ہی طواف کے بعد۔ پھر طواف افاضہ کے وقت نہیں کی)۔

باب: اس آدی پر کیا لازم آتا ہے جو حج کا احرام باندھے اور مکہ مکرمہ میں

باب الطَّوَّافُ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۶۹۰ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِخْنَتِهِ لِأَن يَرَاهُ النَّاسُ يَشْتَرِفُونَ وَيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشَوُهُ *

باب الطَّوَّافِ رَاكِبًا لِعُذْرٍ

۷۰۰ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ شَكَّوتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لَشَكَّيْتُ فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَلْتِ رَاكِبَةً قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَيَّ حَتَّى يَنْتَبِئَ وَهُوَ يَقْرَأُ بِ [الطُّورِ وَكِتَابِ مَنْطُورٍ] بَاب الطَّوَّافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنَ

۷۰۱ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ؟ قُلْتُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ" الْآيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَلَاجُنَاحِ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا إِثْمًا أَنْزَلَ هَذَا فِي أَنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا إِذَا أَهْلُوا أَهْلُوا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَانزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ فَلَعَنَ مَنِي مَا أَنْتُمْ اللَّهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ * وَفِي رِوَايَةٍ: مَا أَنْتُمْ اللَّهُ حَجَّ مَنِي وَلَا عُمُرَتُهُ لَمْ يَطُفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ *

باب الطَّوَّافِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَاحِدًا

۷۰۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَّافًا وَاحِدًا *

باب مَا يَلْزَمُ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ مِنْ

طواف اور سعی کرنے کیلئے آئے۔

الطَّوَّافِ وَالسَّعِي

۷۰۳ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْضَلُحْ لِي أَنْ أَطُوفَ بِالنَّبِيِّ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ؟ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا تَطُفُ بِالنَّبِيِّ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالنَّبِيِّ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَأْخُذَ أَوْ يَقُولَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ كُنْتُ صَادِقًا؟ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: رَأَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالنَّبِيِّ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ *

703: ویرہ (یعنی ابن عبدالرحمن) کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ مجھے عرفات میں جانے سے پہلے طواف کرنا صحیح ہے؟ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہاں تو اس نے کہا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ تو کہتے ہیں کہ عرفات میں جانے سے پہلے طواف نہ کرو۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور عرفات میں جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا۔ تو اگر تو (اپنے ایمان میں) سچا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول لینا بہتر ہے یا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا؟ [مقامِ عمت ہے کہ سیدنا ابن عباس جیسے جلیل القدر فقیہ صحابی کی بات جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کے خلاف ہو تو ان کی بات کی طرف دیکھنے کی بھی اجازت نہیں ہے چہ جائیکہ آج کی طرح ائمہ یا بیرو مشرک یا تونوں پر بلا جوں جوں عمل کو دین سمجھ لیا جائے]۔ ایک دوسری روایت میں ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی۔

704: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ایک شخص عمرہ کیلئے آیا اور بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد صفا مروہ کی سعی سے پہلے اپنی بی بی سے صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے اور سات چکروں میں بیت اللہ کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا اور مروہ کے درمیان سات بار سعی کی اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اسوۂ حسنہ ہے۔

باب: کعبہ شریف میں داخل ہونے، اس میں نماز پڑھنے اور دعا مانگنے کا بیان

705: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج مکہ کے دن آئے اور کعبہ کے صحن میں اترے۔ اور (کعبہ کے کلید بردار) عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس کہلا بھیجا تو وہ چاہی لائے اور دروازہ کھولا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا بلال اور سیدنا اسامہ اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کرنے کا حکم دیا تو دروازہ بند کر دیا گیا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تھوڑی دیر ٹھہرے پھر دروازہ کھول دیا گیا تو میں سب لوگوں سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کعبہ کے باہر ملا اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔ پس میں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کہ کہاں؟ انہوں نے کہا کہ اپنے سامنے کے دوستوں کے درمیان۔ اور میں بھول گیا کہ پوچھوں کتنی رکعتیں پڑھیں؟

۷۰۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالنَّبِيِّ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَّامِي أَمْرًا؟ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالنَّبِيِّ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ *

باب في دخول الكعبة والصلاة فيها والدعاء

۷۰۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَزَلَّ بِنَاءُ الْكَعْبَةِ وَأُرْسِلَ إِلَيَّ عُثْمَانُ ابْنُ طَلْحَةَ فَبَاءَهُ بِالْمَفْطَحِ فَفَتَحَ الْبَابَ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَأَمَرَ بِالنَّبِيِّ فَأُغْلِقَ فَلَبِثُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَتَلَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا وَبِلَالٌ عَلَى إِبْرِهِ فَقُلْتُ لَيْلَالِ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ تَلْقَاءُ وَجْهِهِ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى *

706: ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ کیا تو نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے کہ تمہیں طواف کا حکم ہوا ہے اور کعبہ کے اندر جانے کا حکم نہیں ہوا۔ عطاء نے کہا کہ وہ اس کے اندر جانے سے منع نہیں کرتے، مگر میں نے ان کو سنا کہتے تھے کہ مجھے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تو اس میں ہر طرف دعا کی اور نماز نہیں پڑھی۔ پھر جب نکلے تو قبلہ کے آگے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کے کناروں کا کیا حکم ہے اور اس کے کونوں میں نماز کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ بیت اللہ شریف کے ہر طرف قبلہ ہے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان۔

707: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے گھر گئے تو انہوں نے سب لوگوں کا (حال) پوچھا یہاں تک کہ جب میری باری آئی تو میں نے کہا کہ میں محمد بن علی ہوں سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کا پوتا تو انہوں نے میری طرف (شفقت سے) ہاتھ بڑھایا اور میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے اوپر کاٹن کھولا، پھر نیچے کاٹن کھولا (یعنی شلو کے وغیرہ کے) اور پھر اپنی ہتھیلی میرے سینے پر دونوں چھاتوں کے درمیان میں رکھی، میں ان دونوں لوجوان لڑکا تھا۔ پھر کہا کہ شاباش خوش آمدید، اے میرے بھتیجے! مجھ سے جو چاہو پوچھو پھر میں نے ان سے پوچھا اور وہ نہ دینا تھے اور اتنے میں نماز کا وقت آ گیا تو وہ ایک چادر اوڑھ کر کھڑے ہوئے کہ جب اس کے دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر رکھتے تھے تو وہ اس چادر کے چھوٹے ہونے کے سبب سے نیچے گر جاتے تھے اور ان کی بڑی چادر ایک طرف تپائی پر رکھی ہوتی تھی۔ پھر انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی (یعنی امامت کی) پھر میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں خبر دیجئے (یعنی حجۃ الوداع سے) تو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے نو 9 کا اشارہ کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینہ منورہ میں رہے اور حج نہیں کیا پھر لوگوں میں دسویں سال اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانے والے ہیں تو مدینہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیروی چاہتے تھے اور ویسا ہی کام کریں (حج کرنے میں) جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کریں۔ غرض ہم لوگ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو جنا۔ اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ (نفاس کی حالت میں) اب کیا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غسل کر کے ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں دو رکعت پڑھیں اور قصوا اونٹنی پر سوار ہوئے، یہاں تک کہ

۷۰۶ عن ابن جریج قال قلت لعطاء سمعت ابن عباس يقول إنما أمرتم بالطواف ولم تؤمروا بذخوله؟ قال لم يكن ينهى عن دخوله ولكني سمعته يقول أخبرني أسامة بن زيد أن النبي صلى الله عليه وسلم لما دخل البيت دعا لى نواحيه كلها ولم يصل فيه حتى خرج فلما خرج ركع في قبل البيت ركعتين وقال هذه القبلة قلت له ما نواحيها ألي زواياها؟ قال بل في كل قبلة من البيت باب في حجة النبي صلى الله عليه وسلم

۷۰۷ عن جعفر بن محمد عن أبيه قال دخلنا على جابر ابن عبد الله رضى الله عنه فسأل عن القوم حتى انتهى إلي فقلت أنا محمد بن علي بن حسين فأهوى بيده إلي رأسي فنزع زري الأعلسى ثم نزع زري الأسفل ثم وضع كفه بين يدي وأبى يؤمذ غلام شاب فقال مرحبا بك يا ابن أخي سل عما شئت فسأله وهو أغمى وحصر وقت الصلاة فقام في ساجدة ملتحفا بها كلما وضعها على منكبيه رجع طرفاها إليه من صغرها ورداؤه إلى جنبه على المشجب فصلى بنا فقلت أخبرني عن حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بيده فعقدت فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم مكث تسع سنين لم يخج ثم أذن في الناس في العاصفة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حاج فقدم المدينة بشر كثير كلهم يلتمس أن ياتم برسول الله صلى الله عليه وسلم ويعمل مثل عمله فحرم معه حتى أتينا ذا الحليفة فولدت أسماء بنت عميس محمد بن أبي بكر فأرسلت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف أصنع؟ قال اغتسلي واستفري بنوب وأخومي فصلى رسول الله صلى

جب وہ آپ ﷺ کو لے کر سیدھی ہوئی (مقام) بیداء پر تو میں نے آگے کی طرف دیکھا کہ جہاں تک میری نظر گئی تھی اور پیدل لوگ ہی لوگ نظر آتے تھے اور اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف اور پیچھے بھی لوگوں کی ایسی ہی بھیڑ تھی اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے اور آپ ﷺ پرتو قرآن شریف اترتا تھا اور آپ ﷺ ہی اس کی حقیقت کو خوب جانتے تھے۔ اور جو کام آپ ﷺ نے کیا وہی ہم نے بھی کیا۔ پھر آپ ﷺ نے توحید کیساتھ لبیک پکاری اور لوگوں نے بھی وہی لبیک پکاری جو اب لوگ پکارتے ہیں (یعنی نبی ﷺ کی لبیک میں کچھ لفظ بڑھا کر پکارے اور آپ ﷺ نے ان کو روکا نہیں) اور پھر آپ ﷺ مسلسل لبیک ہی پکارتے ہی رہے۔ اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہیں رکھتے اور عمرہ کو پہچانتے ہی نہ تھے بلکہ ایام حج میں عمرہ بجالانا ایام جاہلیت سے برا جانتے تھے یہاں تک کہ جب ہم بیت اللہ میں آپ کیساتھ آئے تو آپ ﷺ نے رکن (یعنی حجر اسود) کو چھوا اور طواف میں تین بار مل گیا (یعنی اچھل اچھل کر چھوئے چھوئے ڈگ رکھ کر اور شانے اچھال اچھال کر چلے) اور چار بار عادت کے موافق چلتے ہوئے طواف پورا کیا۔ پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی کہ ”مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کرو“ اور مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان میں کیا پھر میرے باپ کہتے تھے اور میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ذکر کیا ہو (اپنی طرف سے) مگر نبی ﷺ سے ہی ذکر کیا ہوگا کہ آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں سورۃ ”اخلاص“ اور سورۃ ”کافرون“ پڑھیں۔ پھر حجر اسود کے پاس لوٹ کر گئے اور اس کو بوسہ دیا اور اس دروازہ سے نکلے جو صفا کی طرف ہے پھر جب صفا کے قریب پہنچے (صفا ایک پہاڑی کا نام ہے جو کعبہ کے دروازے سے بیس پچیس قدم پر ہے) تو یہ آیت پڑھی کہ ”صفا اور مردہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں“ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم شروع کرتے ہیں جس سے اللہ نے شروع کیا اور آپ ﷺ صفا پر چڑھے، یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی بڑائی کی بیان کی (یعنی لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا) اور کہا کہ ”کوئی معبود لائق عبادت نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا (یعنی دین کے پھیلانے کا اپنے نبی ﷺ کی مدد کا) اور اس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد کی اور اس اکیلے نے سب لشکروں کو شکست دی پھر اس کے بعد دعا کی، پھر ایسا ہی کہا، پھر دعا کی۔ غرض تین بار ایسا ہی کیا۔ پھر اترے اور مردہ کی طرف چلے، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کے قدم میدان کے بیچ میں اترے تو دوڑے یہاں تک کہ مردہ پر پہنچے۔ مردہ پر بھی ویسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر کیا تھا یعنی وہ کلمات کہے اور قبلہ رخ

اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ نَظَرْتُ إِلَى مَدَى بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهْلٌ بِالتَّوْحِيدِ لَيْتِكَ اللَّهُمَّ لَيْتِكَ لَيْتِكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتِكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهْلُ النَّاسِ بِهَذَا الَّذِي يَهْلُونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلِيئَتَهُ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَسْنَا نَتَّبِعُ إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّمْحَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ نَفَذَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَفَقْرًا (وَأَتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذِكْرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّمْحَيْنِ "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" وَ "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّمْحَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا ذَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأُ بِالصَّفَا فَرَمَلِي عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْبَيْتَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَلْجَزُ وَغَدَهُ وَتَمَصَّرَ عَبْدُهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ) ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انصَبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ السَّوَادِي

کھڑے ہو کر دعا کی یہاں تک کہ جب مردہ پر آخری چکر مکمل ہو گیا (یعنی سات چکر ہو چکے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے پہلے سے اپنا کام معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا (اور مکہ ہی میں خرید لیتا) اور اپنے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالتا۔ پس تم میں سے جس کے ساتھ قربانی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے (یعنی طواف وحشی ہو چکی اور عمرہ کے افعال پورے ہو گئے) اور اسکو عمرہ کر لے۔ (یہ سن کر) سراقہ بن جشم کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ حج کو عمرہ کر ڈالنا ہمارے اسی سال کیلئے خاص ہے یا ہمیشہ کیلئے اس کی اجازت ہے؟ تو آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالیں اور دوسرے ہاتھ فرمایا کہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اجازت ہے۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے اونٹ لے کر آئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ ان میں سے ہیں جنہوں نے احرام کھول ڈالا تھا اور وہ رنگین کپڑے پہنے ہوئی تھیں اور سر نہ لگائے ہوئے تھیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو انہوں نے کہا کہ میرے باپ نے اس کا حکم فرمایا ہے۔ راوی نے کہا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ عراق میں کہتے تھے کہ میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر اس احرام کے کھولنے کے سبب سے غصہ کرتا ہوں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ اور میں نے آپ ﷺ کو خبر دی کہ میں نے اس کو فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حج کہا (یعنی میں نے ہی ان کو احرام کھولنے کا حکم دیا ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے حج کا ارادہ کرتے ہوئے کیا نیت کی تھی؟ تو میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا کہ اے اللہ! میں اسی احرام باندھتا ہوں جس کا تیرے رسول ﷺ نے باندھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے ساتھ قربانی ہے (اس لئے میں نے احرام نہیں کھولا) اب تم بھی احرام نہ کھولو۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر وہ اونٹ جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے لائے تھے اور وہ جو نبی ﷺ اپنے ساتھ لائے تھے سب مل کر سوانٹ ہو گئے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کترائے مگر نبی ﷺ نے اور جن کے ساتھ قربانی تھی (محرم ہی رہے) پھر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنی ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ) تو سب لوگ منیٰ کو چلے اور حج کی لیبیک پکاری اور رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور فجر (پانچ نمازیں) پڑھیں۔ پھر تھوڑی دیر پھرے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور آپ ﷺ نے، وہ خیمہ جو بالوں کا بنا ہوا تھا (مقام) عمرہ میں لگانے کا حکم دیا۔ اور رسول اللہ ﷺ چلے اور قریش یقین کرتے تھے کہ آپ ﷺ مشعر الحرام میں وقوف کریں گے جیسے سب قریش کے لوگوں کی ایام جاہلیت میں عادت تھی۔ آپ ﷺ وہاں سے آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ

سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدْنَا مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ ففَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرَ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا غُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلِّ وَلْيَجْعَلْهَا غُمْرَةً فَفَاقَ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُحَشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَامًا هَذَا أَمْ لَا بَدَأَ؟ فَسَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلْتَ الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا يَلُ لَأَبَدٍ أَبَدٍ وَقَدِمَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ بِيَدِنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِمَّنْ حَلَّ وَلَبَسَتْ لِيَابَابًا صَبِيغًا وَانْتَحَلَتْ فَأَلْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي أَمْرَنِي بِهَذَا قَالَ فَكَانَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ قَدْ هَبَّتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرَّرًا عَلَى فَاطِمَةَ لِلَّذِي صَنَعْتَ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرْتَ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقْتَ صَدَقْتَ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلٌ بِمَا أَهْلٌ بِهِ رَسُولُكَ قَالَ فَإِنْ مَعِيَ الْهَدْيُ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلَّهُمْ وَقَصَرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ التَّزْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مَنَى فَأَهْلُوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ

عرفات پہنچے اور آپ ﷺ نے اپنا خیمہ نمرہ میں لگا ہوا پایا تو اس میں اترے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ ﷺ کے حکم سے قصواء اونٹنی تیار کی گئی اور آپ ﷺ وادی کے درمیان میں پہنچے اور آپ ﷺ نے لوگوں پر خطبہ پڑھا۔ فرمایا تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر (ایسے) حرام ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں ہے اور زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے دونوں پیروں کے نیچے رکھ دی گئی (یعنی ان چیزوں کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے خون بے اعتبار ہو گئے اور پہلا خون جو میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور اس کو ہڈیل نے قتل کر ڈالا (غرض میں اس کا بدلہ نہیں لیتا) اور اسی طرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چھوڑ دیا گیا (یعنی اس وقت کا چڑھا سود کوئی نہ لے) اور پہلے جو سود ہم اپنے یہاں کے سود میں سے چھوڑتے ہیں (اور طلب نہیں کرتے) وہ عباس رضی اللہ عنہم ہیں عبدالمطلب کا سود ہے اس لئے کہ وہ سب چھوڑ دیا گیا اور تم لوگ عورتوں کے بارہ میں اللہ سے ڈرو اس لئے کہ ان کو تم نے اللہ تعالیٰ کی امان سے لیا ہے اور تم نے ان کے ستر کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ (نکاح) سے حلال کیا ہے۔ اور تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں (یعنی تمہارے گھر میں) جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو پھر اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسا مارو کہ ان کو سخت چوٹ نہ لگے (یعنی ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹے، کوئی عضو ضائع نہ ہو، حسن صورت میں فرق نہ آئے کہ تمہاری بھیجتی اجڑ جائے) اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ ان کی روٹی اور ان کا کپڑا دستور کے موافق تمہارے ذمہ ہے اور میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے (وہ ہے) اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ اور تم سے (قیامت میں) میرے بارہ میں سوال ہوگا تو پھر تم کیا کہو گے؟ ان سب نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی۔ پھر آپ ﷺ اپنی انگشت شہادت (شہادت کی انگلی) آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور لوگوں کی طرف جھکاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ تین بار (یہی فرمایا اور نبوی اشارہ کیا) پھر اذان اور تکبیر ہوئی تو ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر اقامت کہی اور عصر پڑھائی اور ان دونوں کے درمیان میں کچھ نہیں پڑھا (یعنی سنت نفل وغیرہ) پھر رسول اللہ ﷺ سوار کر موقف میں آئے اونٹنی کا پیٹ پھروں کی طرف کر دیا اور گڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور غروب آفتاب تک وہیں ٹھہرے رہے۔ زردی تھوڑی تھوڑی جاتی رہی اور سورج کی نکلیا ڈوب گئی تب

بَقِيَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِبِمَرَّةٍ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقَفَتْ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقَبَّةَ قَدْ طُرِبَتْ لَهُ بِبِمَرَّةٍ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقِصْوَاءِ فَوَحَلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنَ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دِمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دِمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدِ فَفَقَلْتُهُ هَذَا بَطْنَ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رَبَا أَضَعُ رَبَانَا رَبَا عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمُنَّ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئَنَّ فُرُوجَكُمْ أَحَدًا تَكَرَّهْتُمْ فَإِنَّ فَعْلَنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرَحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَصْلُوا بَعْدَهُ إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ فَعَلُونَ؟ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَثْبِتْ وَتَصَحَّتْ فَقَالَ بِإِصْطِحِهِ السَّبَابَةَ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُحُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ لِلَّهِمَّ اشْهَدْ لَنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْنَى ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقِصْوَاءَ إِلَى الصَّخْرَاتِ وَجَعَلَ حَتْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ

(سوار ہوئے) سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو پیچھے بٹھا لیا اور واپس (مزدلفہ کی طرف) لوٹے اور قسواء کی مہار اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوہ کے آگے (اگلے حصے) مورک سے لگ گیا تھا (مورک وہ جگہ ہے جہاں سوار بعض وقت تھک کر اپنا پیرو جو لٹکا ہوا ہوتا ہے اس جگہ رکھتا ہے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کہ اے لوگو! آہستہ آہستہ آرام سے چلو اور جب کسی ریت کی ڈھیری پر آجاتے (جہاں بھیڑ کم پاتے) تو ذرا مہار ڈھیلی کر دیتے یہاں تک کہ اونٹنی چڑھ جاتی (آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو تکبیروں سے پھریں اور ان دونوں فرضوں کے بیچ میں نفل کچھ نہیں پڑھے) یعنی سنت وغیرہ نہیں پڑھی) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ رہے۔ (سجان اللہ کیسے کیسے خادم ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ دن رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے بیٹھنے، اٹھنے جانے، کھانے پینے پر نظر ہے اور نفل مبارک کی یادداشت و حفاظت ہے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے) یہاں تک کہ صبح ہوئی جب فجر ظاہر ہو گئی تو اذان اور تکبیر کیساتھ نماز فجر پڑھی پھر قسواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ مشعر الحرام میں آئے اور وہاں قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا اور اس کی توحید پکاری اور وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ بخوبی روشنی ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے طلوع آفتاب سے قبل لوٹے اور سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فضل رضی اللہ عنہ ایک نوجوان اچھے بالوں والا گورا چٹا خوبصورت جوان تھا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے تو عورتوں کا ایک ایسا گروہ چلا جاتا تھا کہ ایک اونٹ پر ایک عورت سوار تھی اور سب چلی جاتی تھیں اور سیدنا فضل رضی اللہ عنہ ان کی طرف دیکھنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ہاتھ رکھ دیا (اور زبان سے کچھ نہ فرمایا۔ سجان اللہ یہ اخلاق کی بات تھی اور نبی عن النکر کس خوبی سے ادا کیا) اور فضل رضی اللہ عنہ نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا اور دیکھنے لگے (یہ ان کے کمال اطمینان کی وجہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنا ہاتھ ادھر پھیر کر ان کے منہ پر رکھ دیا تو فضل دوسری طرف منہ پھیر کر پھر دیکھنے لگے یہاں تک کہ لٹن محسوس پہنچے تب اونٹنی کو ذرا تیز چلایا اور حج کی راہ لی جو جرہ کبریٰ پر جا نکلتی ہے، یہاں تک کہ اس جرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے (اور اس کو جرہ عقبہ کہتے ہیں) اور سات کنگریاں اس کو ماریں۔ ہر کنگری پر اللہ اکبر کہتے، ایسی کنگریاں جو چنگلی سے ماری جاتی ہیں (اور دانہ بالقا کے برابر ہوں) اور وادی کے بیچ میں کھڑے ہو کر ماریں (کہ منی، عرفات اور مزدلفہ وہی طرف اور مکہ بائیں طرف رہا) پھر نحر کی جگہ آئے اور تیسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر (یعنی قربان) کئے، باقی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دینے کے انہوں نے نحر

بذنیہ واستقبل القبلة فلم یزل واقفا حتی غربت الشمس وذہبت الصفرة قليلا حتى غاب القصر وأردف أسامة رضي الله عنه خلفه ودفع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد شق للفصواء الزمام حتى إن رأسها ليصيب مؤرك رحله ويقول بيده أيمتى أيها الناس السكينة السكينة كلما أتى حبلًا من الحبال أرخى لها قليلا حتى تصعد حتى أتى المزدلفة فصلى بها المغرب والعشاء بأذان واحد وإقامتين ولم يسبح بينهما شيئا ثم اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى طلع الفجر وصلى الفجر حين تبين له الصبح بأذان وإقامة ثم ركب الفصواء حتى أتى المشعر الحرام فاستقبل القبلة فنهاه وكبره وهللته ووحدته فلم يزل واقفا حتى أسفر جدا فدفع قبل أن تطلع الشمس وأردف الفضل بن عباس؟ وكان رجلا حسن الشعر أبيض وسيفا فلما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم موات به طعن يجرين فطلق الفضل رضي الله عنه ينظر إليهن فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على وجه الفضل رضي الله عنه فحوّل الفضل رضي الله عنه وجهه إلى الشق الآخر ينظر فحوّل رسول الله صلى الله عليه وسلم يده من الشق الآخر على وجه الفضل بصرف وجهه من الشق الآخر ينظر حتى أتى بطن محسر فحرك قليلا ثم سلك الطريق الواسطي التي تخرج على الجمرة الكبرى حتى أتى الجمرة التي عند الشجرة فوامها بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة منها مثل حصي الخلف رمى من بطن الوادي ثم انصرف إلى المنحر فمعر ثلاثا وستين بيده ثم أعطى عليا رضي

کئے۔ اور آپ ﷺ نے ان کو اپنی قربانی میں شریک کیا اور پھر ہراونٹ سے گوشت ایک ٹکڑا لینے کا حکم فرمایا۔ (آپ ﷺ کے حکم کے مطابق لے کر) ایک ہانڈی میں ڈالا اور پکایا گیا پھر آپ ﷺ نے اور سیدنا علیؑ دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور اس کا شور پایا۔ پھر آپ ﷺ سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف آئے اور طواف افاضہ کیا اور ظہر مکہ میں پڑھی۔ پھر بنی عبدالمطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زحزم پر پانی پلا رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانی بھرواے عبدالمطلب کی اولاد! اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ بھڑک کر کے تمہیں پانی نہ بھرنے دیں گے تو میں بھی تمہارا شریک ہو کر پانی بھرتا (یعنی جب آپ ﷺ بھرتے تو سنت ہو جاتا تو پھر ساری امت بھرنے لگتی اور ان کی سقایت جاتی رہتی) پھر ان لوگوں نے ایک ڈول آپ ﷺ کو دیا اور آپ ﷺ نے اس میں سے پیا۔

باب: منیٰ سے عرفات چلنے وقت تلبیہ اور تکبیر کا بیان۔

708: سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب ہم صبح کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ سے عرفات کی طرف چلے تو ہم میں سے کوئی لبیک پکارتا تھا اور کوئی تکبیر کہتا تھا۔

709: سیدنا محمد بن ابی بکر ثقفیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا انس بن مالکؓ سے پوچھا اور وہ دونوں منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے کہ تم لوگ آج کے دن نبی ﷺ کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ سیدنا انسؓ نے کہا کہ کوئی ہم میں سے لا الہ الا اللہ کہتا تھا تو اس کو کوئی منع نہ کرتا تھا اور کوئی ہم میں سے اللہ اکبر کہتا تھا تو اس کو بھی کوئی منع نہ کرتا تھا۔

باب: عرفات میں وقوف اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿لَمَّ اٰفِضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ کے متعلق۔

710: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ قریش اور وہ لوگ جو قریش کے دین پر تھے، مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور اپنے کو حُصْن کہتے تھے (ابو ایہیم نے کہا ہے کہ یہ نام قریش کا ہے اور ان کی اولاد کا اور کنانہ اور جدیلہ قبیلوں کا اس لئے کہ وہ اپنے دین میں حُصْن رکھتے تھے یعنی تشدد و سختی کرتے تھے) اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے۔ پھر جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آئیں اور وہاں وقوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں۔ اور یہی مطلب ہے اس آیت کا کہ ”وہیں سے لوٹو جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں۔“

711: سیدنا جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ میرا ایک اونٹ کھو گیا، میں عرفہ

اللہ عنه فَنَحَرَ مَا غَيْرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مَنْ كُلُّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجَعَلَتْ فِي قَدْرِ قَطْبِيحَتٍ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْتَفُونَ عَلِيَّ زَمْزَمَ فَقَالَ انْرِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَى سِقَاتِكُمْ لَنَرَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاقَلُوهُ دَلُّوْا فَشَرِبَ مِنْهُ *

باب التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الدَّلْوِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ
٧٠٨ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَاتِ مَنَا الْمُكْبَرِ وَمَنَا الْمُكْبَرِ *

٧٠٩ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْتَفُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ كَانَ يُهَلُّ الْمُهَلُّ مَنَا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكْبَرُ الْمُكْبَرُ مَنَا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ *

باب فِي الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿ثُمَّ اٰفِضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾

٧١٠ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْحُصْنَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتَ قَيْفَ بَهَا ثُمَّ يَفِضُ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ثُمَّ اٰفِضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ (البقرة: ١٩٩) *

٧١١ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

کے دن اس کی تلاش میں نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ عرفات میں کھڑے ہیں تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ تو جس کے لوگ ہیں یہ یہاں تک کیسے آ گئے؟ (یعنی قریش تو مزدلفہ سے آگے نہیں آتے تھے) اور قریش جس میں شمار کئے جاتے تھے (جو لوگ مزدلفہ سے باہر نہ جاتے تھے)۔

باب: عرفات سے لوٹنے اور مزدلفہ میں نماز کا بیان۔

712: کریم سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب تم عرفہ کی شام رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے تو تم نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس گھاٹی تک آئے جہاں لوگ نماز مغرب کیلئے اونٹوں کو بٹھاتے ہیں، پس رسول اللہ ﷺ نے اونٹی کو بٹھایا اترے اور پیشاب کیا۔ اور پانی بہانے کا ذکر سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے نہیں کیا۔ پھر وضو کا پانی مانگا اور ہلکا سا وضو کیا، پورا نہیں (یعنی ایک ایک بار اعضاء دھوئے) اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! نماز؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پھر آپ ﷺ سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آئے اور مغرب کی تکبیر ہوئی اور لوگوں نے اونٹ بٹھائے اور کھولے نہیں یہاں تک کہ عشاء کی تکبیر ہوئی اور آپ ﷺ نے نماز عشاء پڑھائی پھر اونٹ کھول دیئے۔ میں نے کہا کہ پھر تم نے صبح کو کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ پھر سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور میں قریش کے پہلے چلنے والوں کے ساتھ پیدل چلا۔

باب: عرفہ سے واپسی میں چلنے کی کیفیت کا بیان۔

713: عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میرے سامنے کسی نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا (یا انہوں نے کہا کہ میں نے خود سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا) اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو عرفات سے اپنی اونٹی پر سوار کر لیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کیسے چلتے تھے؟ (یعنی اونٹی کو کس چال سے لئے جاتے تھے) تو انہوں نے کہا کہ بیٹھی (آہستگی سے) چال چلاتے تھے پھر جب ذرا کھلی جگہ پاتے یعنی جہاں بھیز کم ہوتی تو اس جگہ ذرا تیز کر دیتے۔

باب: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کا بیان۔

714: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھی اور ان دونوں (نمازوں) کے درمیان ایک رکعت بھی نہیں پڑھی اور مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح (مغرب اور عشاء) جمع کر کے پڑھتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے مل گئے۔

باب: مزدلفہ میں نماز مغرب اور عشاء (کی جماعت) ایک تکبیر سے

أَصْلَتْ بَعِيرًا لِي فَذَهَبَتْ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَاهُنَا؟ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ*

باب في الإفاحصة من عرفة، والصلاة بالمزدلفة

٧١٢ عن كريب أنه سأل أسامة بن زيد رضي الله عنه كيف صنعتم حين رددت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة؟ فقال جئنا الشعب الذي ينبغ الناس فيه للمغرب فأناخ رسول الله صلى الله عليه وسلم ناقته وبأل قال أهرق الماء ثم دعا بالوضوء فتوضأ وضوءاً ليس بالبالغ فقلت يا رسول الله الصلاة؟ فقال الصلاة أمانك فركب حتى جئنا المزدلفة فأقام المغرب ثم أناخ الناس في منازلهم ولم يحلوا حتى أقام العشاء الآخرة فصلى ثم حلوا قلت فكيف فعلتم حين أصبحتم؟ قال رددت الفضل بن عباس وانطلقت أنا في سابق قرين على رجلي*

باب صفة السير في الدفع من عرفة

٧١٣ عن عروة قال سئل أسامة رضي الله عنه وأنا شاهد (أو قال سألت أسامة بن زيد رضي الله عنه) وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أزدفة من عرفات قلت كيف كان يسير رسول الله صلى الله عليه وسلم حين أفاض من عرفة؟ قال كان يسير القنق فإذا وجد فجوة نصر*

باب في صلاة المغرب والعشاء بالمزدلفة

٧١٤ عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين المغرب والعشاء بجمع ليس بينهما سجدة وصلى المغرب ثلاث ركعات وصلى العشاء ركعتين فكان عبد الله يصلي بجمع كذلك حتى لحق بالله تعالى*

باب صلاة المغرب والعشاء بالمزدلفة بإقامة واحدة

715: سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیساتھ لوٹ کر مزدلفہ میں آئے تو وہاں انہوں نے ہمیں مغرب اور عشاء ایک تکبیر سے پڑھائی۔ پھر لوٹے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی مقام پر اسی طرح نماز پڑھائی تھی۔

باب: مزدلفہ میں صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنے کا بیان۔

716: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ نماز وقت پر ہی پڑھتے دیکھا مگر دو نمازیں۔ ایک مغرب و عشاء کہ مزدلفہ میں آپ ﷺ نے ملا کر پڑھیں اور (دوسری) اس کی صبح کو نماز فجر اپنے (مقروف) وقت سے پہلے پڑھی۔

باب: بھاری عورت کیلئے مزدلفہ سے رات کے وقت واپسی کی اجازت۔

717: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اُمّ المؤمنین سوہہ رضی اللہ عنہا نے مزدلفہ کی رات رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ آپ سے پہلے منیٰ کو لوٹ جائیں اور لوگوں کی بھیڑ بھاڑ سے آگے نکل جائیں اور وہ ذرا فریب (یعنی بھاری) عورت تھیں۔ راوی نے کہا کہ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لوٹنے سے قبل روانہ ہو گئیں اور ہم لوگ رکے رہے یہاں تک کہ ہم نے صبح کی اور نبی ﷺ کیساتھ لوٹے (اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) اگر میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لیتی جیسے سوہہ رضی اللہ عنہا نے لی تھی اور آپ ﷺ کی اجازت سے چلی جاتی تو خوب تھا اور اس سے بہتر تھا جس کے سبب سے میں خوش ہو رہی تھی۔

باب: وقت سے پہلے عورتوں کو مزدلفہ سے جانے کی اجازت۔

718: سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبد اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا اور وہ مزدلفہ دار کے پاس ٹھہری ہوئی تھیں کہ کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ تو انہوں نے تھوڑی دیر نماز پڑھی پھر مجھ سے کہا کہ اے میرے بیٹے! کیا چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا کہ میرے ساتھ روانہ ہو۔ پس ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے جمرہ کو نکلگیاں مار لیں پھر اپنی جائے قیام پر نماز پڑھی۔ میں نے کہا کہ ہم بہت صبح سویرے روانہ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اے میرے بیٹے! کچھ حرج نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے عورتوں کو صبح سویرے روانہ ہونے کی اجازت دی ہے۔

باب: ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کر دینے کا حکم۔

719: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ

۷۱۵ عن سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ قال ألقنا مع ابن عمر حتى أتيتا جمعاً فصلى بنا المغرب والعشاء بإقامة واحدة ثم انصرف فقال هكذا صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا المكان

باب التلخيص بصلوة الصبح بالمزدلفة

۷۱۶ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى صلاة إلا لميقاتها إلا صلاتين صلاة المغرب والعشاء بجمع وصلى الفجر يومئذ قبل ميقاتها

باب الإفاضة من جمع بئيل للمرأة القبيلة

۷۱۷ عن عائشة رضی اللہ عنہا قال قلت استأذنت سوذة رضی اللہ عنہا رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة المزدلفة تذفق قبله وقبل خطمة الناس وكانت امرأة لبيطة (يقول القاسم والبيطة القبيلة) قال فأذن لها فخرجت قبل ذفقه وحسننا حتى أصبختنا فذفقتا بذفقه ولأن أكون استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما استأذنت سوذة رضی اللہ عنہا فأكون أذفقت بآذنه أحب إلي من مفروح به

باب تقديم الظعن من مزدلفة

۷۱۸ عن عبد الله مولى أسماء قال قالت لسي أسماء رضی اللہ عنہا وهي عند دار المزدلفة هل غاب القمر؟ قلت لا فعلت ساعة ثم قالت يا بني هل غاب القمر؟ قلت نعم قالت ارحل بي فارحنا حتى رمت الحجرة ثم صلت لي منزلةا فقلت لها أي هتاف لقد غلستنا قالت كلاً أي نبي إن الشبي صلى الله عليه وسلم أذن للظعن

باب تقديم الظعنة من مزدلفة

۷۱۹ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بعثني رسول

سے سامان کیساتھ (یا یوں کہا کہ ضعیفوں کے ہمراہ) رات کو ہی بھیج دیا۔

720: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ (ان کے والد) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ساتھ کہ ضعیف لوگوں کو آگے بھیج دیتے تھے کہ وہ اشعر الحرام میں، جو کہ مزدلفہ میں ہے، رات کو وقوف کر لیں اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہیں جب تک چاہیں۔ پھر امام کے وقوف کرنے سے پہلے لوٹ جائیں۔ سو ان میں سے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت مٹی بھیج جاتا تھا اور کوئی اس کے بعد پہنچتا۔ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ضعیفوں کو اس کی اجازت دی ہے۔

باب: حجرہ عقبہ کی ری تک حاجی کا تلبیہ کہنا۔

721: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا فضل (بن عباس) رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ سے اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھالیا تھا۔ (راوی نے) کہا کہ مجھے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہیں سیدنا فضل رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ عقبہ کی ری تک لبیک پکارتے رہے۔

722: عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب مزدلفہ سے لوٹے تو لبیک پکاری، تو لوگوں نے کہا کہ شاید یہ گاؤں کا کوئی آدمی ہے؟ (یعنی جواب لبیک پکارتا ہے) تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا لوگ بھول گئے (یعنی سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یا گمراہ ہو گئے؟ میں نے خود ان سے سنا ہے جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہ وہ اس جگہ میں لبیک پکارتے تھے۔

باب: بطن الوادی سے حجرہ عقبہ کو نکلنا یا مارنے اور ہر نکلنے کیساتھ تکبیر کہنے کا بیان۔

723: اعمش سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف سے خطبہ میں کہتے ہوئے سنا: قرآن شریف کی وہی ترتیب رکھو کہ جو جبریل علیہ السلام نے لکھی ہے۔ وہ سورت پہلے ہو جس میں بقرہ کا ذکر ہے پھر وہ سورت جس میں نساء کا ذکر ہے۔ پھر وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر ہے۔ اعمش نے کہا کہ پھر میں ابراہیم سے ملا تو ان کو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے اس کو برا بھلا کہا اور پھر کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن یزید نے روایت کی کہ وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کیساتھ تھے اور وہ حجرہ عقبہ پر آئے اور بطن الوادی میں، حجرہ کو سامنے رکھتے ہوئے کھڑے ہوئے اور اس کو سات نکلنیاں نالہ کے پیچھے سے ماریں اور ہر نکلنے پر اللہ اکبر کہتے تھے۔ (راوی نے) کہا کہ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن! (یہ کنیت ہے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی) لوگ تو اوپر سے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النقیلِ أَوْ قَالَ فِي الضَّعْفَةِ مِنْ جَمْعِ بَلْبِلٍ ۷۲۰ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقْدُمُ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ فَيَقْفُونَ عِنْدَ الْمُشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا بَدَأَ لَهُمْ ثُمَّ يَذْفُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَذْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدُمُ مِنِّي لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدُمُ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا قَدَّمُوا رَمَوْا الْحُمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ أَرْحُصُ فِي أَوْلَيْكَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم *

باب تَلْبِيَةِ الْحَاجِّ حَتَّى يَرْمِيَ حُمْرَةَ الْعَقْبَةِ ۷۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَزَلْ يَلْبِي حَتَّى رَمَى حُمْرَةَ الْعَقْبَةِ *

۷۲۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا حِينَ أَقَاضَ مِنْ جَمْعٍ لَقِيَ أَعْرَابِيًّا هَذَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَسَى النَّاسِ أَمْ صَلَوَا؟ سَمِعْتُ الَّذِي أُنزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَكَانِ لَيْلِكَ اللَّهُمَّ لَيْلِكَ *

باب رَمَى حُمْرَةَ الْعَقْبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَالْتَكْبِيرُ مَعَ كُلِّ حِصَاةٍ

۷۲۳ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلْفُوا الْقُرْآنَ كَمَا أَلَّفَهُ جِبْرِيلُ السُّورَةَ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا الْبَقَرَةَ وَالسُّورَةَ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا النَّسَاءَ وَالسُّورَةَ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا آلَ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ فَسَبَّهْتُ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَتَى حُمْرَةَ الْعَقْبَةِ فَاسْتَطْعَنَ الْوَادِيَّ فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حِصَاةٍ يُكْبِرُ مَعَ كُلِّ حِصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّاسَ يَرْمُونَهَا مِنْ

کھڑے ہو کر نکلیاں مارتے ہیں، تو انہوں نے کہا کہ اس معبود کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، یہ جگہ اس کی ہے جس پر سورہ بقرہ اتری ہے (یعنی رسول اللہ ﷺ نے یہیں سے نکلیاں ماری تھیں)۔

باب: قربانی کے دن سواری پر سوار ہو کر جمرہ عقبہ کو نکلیاں مارنا۔
724: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ وہ جمرہ عقبہ کو قربانی کے دن اپنی اونٹنی پر سے نکل مارتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھ سے اپنے حج کے مناسک سیکھ لو، اس لئے کہ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد حج کروں۔

باب: جمرہ کیلئے نکلنے والوں کا حجم (یعنی نکلی کتنی بڑی ہو)؟
725: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے جمرہ کو وہ نکلیاں ماریں جو چٹکی سے پھینکی جاتی ہیں۔
باب: رمی کا وقت۔

726: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نحر کے دن چاشت کے وقت جمرہ کو نکلیاں ماریں اور بعد کے دنوں میں جب آفتاب ڈھل گیا۔
باب: جمرہ کو نکلیاں مارنے کی تعداد طاق ہونی چاہئے۔

727: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ استنجا کیلئے ڈھیلے لینا طاق ہیں اور جمرہ کی نکلیاں طاق ہیں اور صفا اور مردہ کی سعی طاق ہے اور کعبہ کا طواف طاق ہے (یعنی آخری تینوں سات سات ہیں) اور ضرور ہے کہ جو استنجا کیلئے پھر لے تو طاق لے (یعنی تین یا پانچ جس میں طہارت خوب ہو جائے۔ یعنی اگر طہارت چار میں ہو جائے تو بھی ایک اور لے تاکہ طاق ہو جائیں اور بعض بے وقوف فقہاء نے جو یہ لکھا ہے کہ ڈھیلے کے تین طہارت کے وقت تین بار ٹھوک لے کر تیغ سے باز رہے، یہ بدعت، بے اصل اور لغو حرکت ہے اور طاق ڈھیلے لینا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے)۔

باب: حج میں نبی ﷺ کا ہال منڈوانا۔
728: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈوایا۔

باب: سر منڈوانے اور (ہال) کتروانے کے بیان میں۔
729: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے"۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہال کتروانے والوں کو بھی؟ پھر فرمایا کہ "اے اللہ! سر منڈوانے

لَوْ قَالُوا فَقَالَ هَذَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ *

باب رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
724: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ لِنَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَذْرِي لِقَلْبِي لَا أُحِجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ *

باب قَدَّرَ حَصَى الْجِمَارِ
725: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَلِئُ حَصَى الْخَذْفِ *

باب وَقَّتِ الرُّمِي
726: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ *

باب رَمَى الْجِمَارِ تَوًّا
727: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الِاسْتِجْمَارُ تَوًّا وَرَمَى الْجِمَارِ

تَوًّا وَالسَّمْعِيُّ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوًّا وَالطَّوَافُ تَوًّا وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بَتَوًّا

باب خَلَقَ النَّبِيُّ فِي حَجَّتِهِ
728: عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

باب فِي الْعِلَاقِ وَالْقَصِيرِ
729: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ

والوں کو بخش دے۔“ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کتر وانے والوں کو بھی (یعنی ان کی مغفرت کی بھی دعا کیجئے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”اے اللہ! سرمنڈوانے والوں کو بخش دے۔“ پھر لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کتر وانے والوں کی (مغفرت کی بھی دعا کیجئے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کتر وانے والوں کی (بھی مغفرت فرما)۔

باب: (پہلے) کنگریاں مارنا، پھر قربانی کرنا، پھر بال منڈوانے اور بال منڈواتے وقت ابتداء وہی طرف سے کرنا۔

730: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجرہ عقبہ کی رمی کی پھر قربانی کے اونٹوں کے پاس آئے، نحر کیا۔ اور حجام بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے سر کی طرف اشارہ فرمایا۔ پس حجام نے وہی طرف موٹو دی تو آپ ﷺ نے وہ بال ان لوگوں میں تقسیم کر دیئے جو آپ ﷺ کے نزدیک تھے پھر فرمایا کہ اب دوسری جانب موٹو! پس پوچھا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ پھر وہ بال ان کو عتایت فرمائے۔

باب: جس نے قربانی سے پہلے بال منڈوانے یا کنگریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی، اس کے متعلق۔

731: سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے تھے اور لوگ آپ ﷺ سے مسائل پوچھنے لگے۔ پس ایک نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے نہ جانا کہ رمی نحر سے پہلے ضروری ہے اور میں نے رمی سے پہلے نحر کر لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں اب رمی کر لو اور دوسرے نے کہا کہ میں نے نہ جانا کہ قربانی سر منڈوانے سے پہلے کرنی چاہیے اور میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب نحر کر لو اور کچھ حرج نہیں۔ (راوی) نے کہا کہ میں نے سنا کہ اس دن جس نے بھی آپ ﷺ سے کوئی ایسا کام کہ جسے انسان بھول جاتا ہے اور آگے پیچھے کر لیتا ہے، اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کچھ حرج نہیں۔

732: سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ ﷺ حجرہ عقبہ کے پاس کھڑے ہوئے تھے کہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے کنگریاں مارنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب کنگریاں مار لو اور کچھ حرج نہیں اور دوسرا شخص آیا اور عرض کیا کہ میں نے رمی سے پہلے ذبح کر لیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کچھ حرج نہیں۔ اور تیسرا شخص آیا اور

لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُقَصِّرِينَ *

باب الرَّمْيِ ثُمَّ النَّحْرُ ثُمَّ الْحَلْقُ وَالْبِدَايَةُ بِالْحَلْقِ بِالْجَنَابِ الْأَيْمَنِ

٧٣٠ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبَيْدَنِ فَتَحَرَّهَا وَانْحَجَمَ جَالِسًا وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ فَحَلَقَ شَقَّهُ الْأَيْمَنَ فَكَسَمَهُ لِيَمَنِ يَلِيهِ ثُمَّ قَالَ اخْلِقِ الشَّقَّ الْأَخْرَ فَقَالَ أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ *

باب مَنْ حَلَقَ قَبْلَ النَّحْرِ أَوْ نَحَرَ قَبْلَ الرَّمْيِ

٧٣١ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَتَحَرَّتُ قَبْلَ الرَّمْيِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ إِنِّي لَمْ أَشْعُرُ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ النَّحْرَ؟ فَيَقُولُ النَّحْرُ وَلَا حَرَجَ قَالَ لَمَّا سَمِعْتَهُ يُسْأَلُ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْضِ وَأَشْبَاهِهَا إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَلُّوا ذَلِكَ وَلَا حَرَجَ *

٧٣٢ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَقَفَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ

عرض کیا کہ میں نے رمی سے پہلے بیت اللہ کا طواف اقامہ کر لیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کچھ حرج نہیں۔ راوی نے کہا کہ اس دن نبی ﷺ سے جو چیز چھپی گئی کہ آگے پیچھے ہو گئی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب کر لو اور کچھ حرج نہیں ہے۔

باب: قربانی کے گلے میں ہار ڈالنے اور اس کی کوہان کو چیر (کر نشان بنا) نے کا بیان۔

733: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی منگوائی اور آپ نے اس کی کوہان کے دائیں پہلو میں اشعار کیا (برجھی وغیرہ سے زخم کر کے خون نکالنا تاکہ قربانی کے جانور کی نشانی ہو جائے) پھر اس خون کو ہاتھ سے مل دیا اور اونٹنی کے گلے میں دو جوتیوں کو لٹکا دیا۔ پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ جب وہ میدان میں سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ ﷺ نے حج کا تلبیہ پڑھا۔ (تلبیہ "لیک اللہم لیک" کو کہتے ہیں)۔

باب: قربانی کا جانور بھیجا اور اس کو ہار پہنانا جب کہ آدمی خود حلال ہو (یعنی احرام میں نہ ہو بلکہ گھر میں موجود ہو)۔

734: عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ابن زیاد نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس نے (بغیر حج و عمرہ کے گھر میں رہتے ہوئے) قربانی بھیجی، اس پر وہ چیزیں جو حاجی پر حرام ہوتی ہیں جب تک کہ قربانی ذبح نہ ہو جائے حرام ہو گئیں اور میں نے قربانی روانہ کی ہے پس جو حکم جو مجھے بتا دیجئے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جس طرح کہا دیا نہیں ہے۔ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار بٹے ہیں اور آپ ﷺ نے ان کے گلے میں ڈال کر میرے والد کیساتھ قربانی روانہ کر دی اور اس کے ذبح تک کوئی چیز آپ ﷺ پر حرام نہ ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر حلال کی تھی۔

735: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ بیت اللہ کو بکریاں بھیجیں اور ان کے گلے میں ہار ڈالا۔

باب: قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا۔

736: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ کھینچتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا۔ اس نے عرض کیا کہ یہ قربانی کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا۔ اور دوسری یا تیسری بار فرمایا کہ تیرے لئے قربانی ہو۔

قَالَ اِزْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَنَاهُ آخِرُ فَقَالَ إِنِّي أَفْضْتُ إِلَيَّ أُنَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ اِزْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ لَمَّا رَأَيْتَهُ سُنِّلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلُوا وَلَا حَرَجَ*

باب تَقْلِيدِ الْهَدْيِ وَإِشْعَارِهِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

٧٣٣ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِبَدِيِّ الْخَلِيفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَّتِ اللَّئِمَّ، وَقَلَّبَهَا تَعْلِينَ، ثُمَّ رَكِبَ وَاحِلَتَهُ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ؛ أَهْلَ بِالْحَجِّ *

باب الْبَيْتِ بِالْهَدْيِ وَتَقْلِيدِهَا وَهُوَ حَلَالٌ

٧٣٤ عَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ زَيْدٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرَمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثَ بِهَدْيِي فَأَكْتَبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكَ قَالَتْ عُمَرُو قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا قَتَلْتُ فَلَا هَدْيَ هَدْيٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ثُمَّ قَلَّبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي لَمَّا نَحَرْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءَ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ

٧٣٥ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ إِتْمًا فَقَلَّبَهَا

باب رُكُوبِ الْبَيْدَةِ

٧٣٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَيْدَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَيْدَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَتِلْكَ فِي النَّبَاةِ أَوْ فِي النَّالَةِ *

737: ابو زبیر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے قربانی کے جانور پر سواری کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تھا، تو انہوں نے کہا کہ جب تمہیں ضرورت ہو (اور سواری نہ ملے) اس پر اس طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ دو۔

باب: جو قربانی کا جانور (منیٰ میں) بچنے سے پہلے تھک جائے، اس کا بیان۔

738: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے ذؤیب ابو قبیصہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ قربانی کے اونٹ روانہ کرتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ اگر کوئی ان میں سے تھک جائے اور مرنے کا ڈر ہو تو اسکو نخر کر دینا اور اس کی جو تیاں خون میں ڈبو کر اسکے کوہان میں (چھاپا) مار دینا اور نہ تم کھانا اور نہ تمہارا کوئی رفیق اس میں سے کھائے۔

باب: قربانی کے جانور میں شرت کا بیان۔

739: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر نکلے تو آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے سات سات آدمی اونٹ اور گائے میں شریک ہو جائیں۔

باب: گائے کی قربانی۔

740: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

باب: اونٹ کو کھڑا کر کے، ہاتھ پاؤں باندھ کر نخر کرنا چاہیے۔

741: زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر نخر کر رہا ہے تو کہا کہ اس کو اٹھا کر، کھڑا کر کے پیر باندھ کر نخر کرو۔ یہی تمہارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

باب: قربانی کا گوشت اور اس کی مجلس اور اس کے چمڑے کو خیرات کرنا چاہیے۔

742: امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں آپ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں پر کھڑا ہوں اور ان کا گوشت، کھالیں اور جمولیں خیرات کر دوں اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دوں۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قصاب کی مزدوری ہم اپنے پاس سے دیں گے۔

باب: قربانی کے دن واپسی کا طواف۔

743: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے

۷۳۷ عن أبي الزبير قال سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنه سئل عن ركوب الهدي؟ فقال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اركبها بالمعروف إذا ألحمت إليها حتى تجد ظهرًا *

باب ما عطف من الهدي قبل محله

۷۳۸ عن ابن عباس رضي الله عنه أن ذؤيبًا أبا قبيصة رضي الله عنه حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يبعث معه بالبدن ثم يقول إن عطف منها شيء فغشيت عليه موتًا فالحرها ثم اغمس نعلها في دمها ثم اضرب به صفحتها ولا تظلمها أنت ولا أحد من أهل رفقتك *

باب الاشتراك في الهدي

۷۳۹ عن جابر رضي الله عنه قال خرجنا مع رسول الله ﷺ مهلين بالحج فأمرنا رسول الله ﷺ أن نشترك في الإبل والبقر كل سبعة مئاة في بدنة *

باب الهدي من البقر

۷۴۰ عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال ذبح رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عائشة بقرة يوم النحر *

باب نحر البدن قيامًا مقيدة

۷۴۱ عن زياد بن جبير أن ابن عمر رضي الله عنه أتى على رجل وهو ينحر بدنته باركة فقال ابتعها قيامًا مقيدة سنة نبيكم صلى الله عليه وسلم *

باب الصدقة بلحوم الهدي وجلالها وجلودها

۷۴۲ عن علي رضي الله عنه قال أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أقوم على بدنته وأن أصدق بلحمها وجلودها وأجلعها وأن لا أعطي الجزاء منها قال تعن نطعم من عندنا *

باب طواف الإفاضة يوم النحر

۷۴۳ عن ابن عمر رضي الله عنه أن رسول الله

دن طوافِ افاضہ کیا اور پھر واپس آ کر ظہر کی نماز میں پڑھی۔ نافع نے کہا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما قربانی کے دن طوافِ افاضہ کر کے لوٹتے تھے اور نمازِ ظہر میں پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

باب: جس نے بیت اللہ کا طواف کیا وہ حلال ہو گیا۔

744: ابن جریج سے روایت ہے کہ انہیں عطاء نے خبر دی کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فتویٰ دیتے تھے کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کیا وہ حلال ہو گیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنی عمرہ کرنے والا ہو) میں نے عطاء سے کہا کہ وہ یہ بات کہاں سے لیتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ اس آیت سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”پھر جگہ اس قربانی کے پہنچنے کی بیت اللہ تک ہے“ [الحج: 33] تو میں نے کہا کہ یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے تو انہوں نے کہا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول یہ ہے (کہ محل اس کا) بیت اللہ ہے خواہ بعد عرفات کے ہو یا اس سے پہلے۔ اور وہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک سے نکالتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جزدہ الوداع میں لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دیتے تھے۔

باب: حج قرآن کرنے والے کو حج اور عمرہ (دونوں) کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے۔

745: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ (مقام) سف میں حاضر ہو گئیں اور عرفہ میں پاک ہوئیں (یعنی وقوف کیلئے غسل کیا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں صفا اور مردہ کا طواف، حج اور عمرہ دونوں کیلئے کافی ہے۔

باب: حج اور عمرہ کا احرام باندھنے والا احرام کب کھولے گا؟

746: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے۔ ہم میں سے کچھ لوگوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا، کچھ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور کچھ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا۔ اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا۔ (چنانچہ) جس نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ (طواف کرتے ہی) حلال ہو گیا لیکن جس نے حج کا یا حج اور عمرہ (دونوں) کا احرام باندھا تھا وہ یوم النحر (قربانی کے دن) تک حلال نہیں ہوئے۔

باب: یوم النحر (بارہویں ذوالحجہ) کو وادیِ مہب میں اترا تو اس میں نماز ادا کرنا۔

747: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما طرح میں اترا کرتے تھے۔

﴿أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنَى قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنَى وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ﴾

باب من طاف بالبيت؛ فقد حل

٧٤٤ عن ابن جريج أخبرني عطاء قال كان ابن عباس رضي الله عنه يقول لا يطوف بالبيت حاج ولا غير حاج إلا حل قلت لعطاء من أين يقول ذلك؟ قال من قول الله تعالى (ثم محلها إلى البيت العتيق) قال قلت فإن ذلك بعد المَعْرَفِ فقال كان ابن عباس يقول هو بعد المَعْرَفِ وَقَبْلَهُ وَكَانَ يَأْخُذُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

باب يَخْفِي الْقَارَنَ طَوَافَ وَاحِدٍ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

٧٤٥ عن عائشة رضي الله عنها أنها حاضنت بسرف فتطهرت بعرفة فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم يحزى عنك طوافك بالصفاء والمروة عن حجتك وعمرتك *

باب متى يحل من أحرم بحج وعمرة

٧٤٦ عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فمنا من أهل بعثرة ومنا من أهل بحج وعمرة ومنا من أهل بالحج وأهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج فأما من أهل بعثرة فحل وأما من أهل بحج أو جمع الحج والعمرة فلم يحلوا حتى كان يوم النحر *

باب لزوم المحصّب يوم التفرغ والصلاة به

٧٤٧ عن ابن عمر رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر رضي الله عنهما كانوا يتزولون الأبطح *

748: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابراہیم (محبب) میں اترنا کوئی سنت (مؤکدہ) نہیں اور رسول اللہ ﷺ تو صرف اس لئے وہاں اترے تھے کہ وہاں سے نکلنا آسان تھا جب آپ ﷺ (منیٰ سے مکہ کی طرف) نکلے۔

749: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم منیٰ میں تھے رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: کل ہم خیف بنی کنانہ میں اترنے والے ہیں، جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی۔ اور یہ کہ قریش اور بنی کنانہ نے قسم کھائی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سے (یعنی ان کے قبیلوں سے) اس وقت تک نکاح نہ کریں گے، نہ خرید و فروخت کریں جب تک یہ رسول اللہ ﷺ کو ان کے سپرد نہ کر دیں اور مراد خیف بنی کنانہ سے صحب ہے۔

باب: زمرم پلانے والوں کیلئے منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہنے کی اجازت کا بیان۔

750: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہیں اس لئے کہ ان کو زمرم پلانے کی خدمت تھی، تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

751: بکر بن عبد اللہ مزنی کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کعبہ کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا کہ ایک گاؤں کا آدمی آیا اور اس نے کہا کہ کیا سبب ہے کہ میں تمہارے چچا کی اولاد کو دیکھتا ہوں کہ وہ شہد کا شربت اور دودھ پلاتے ہیں اور تم کھجور کا شربت پلاتے ہو، تم نے محتاجی کے سبب سے اسے اختیار کیا ہے یا بخلی کی وجہ سے؟ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ الحمد للہ! نہ ہمیں محتاجی ہے نہ بخلی۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر تشریف لائے اور ان کے چچے اسامہ رضی اللہ عنہ تھے۔ اور آپ ﷺ نے پانی مانگا تو ہم ایک پیالہ میں کھجور کا شربت لائے۔ اور آپ ﷺ نے پیا اور اس میں سے جو پچا وہ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو پلایا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے خوب اچھا کام کیا اور ایسا ہی کیا کرو۔ پس جس کا حکم رسول اللہ ﷺ دے چکے ہیں اس کو بدلتا نہیں چاہتے۔

باب: حج اور عمرہ مکمل کرنے کے بعد "مہاجر" کا مکہ میں رہنا۔

752: عبد الرحمن بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے سنا وہ اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ تم نے مکہ میں رہائش کے بارے میں کیا سنا ہے؟ تو سائب بن یزید نے کہا کہ میں نے علاء رضی اللہ عنہ (یا کہا کہ علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ) سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہاجر حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد تین روز تک مکہ میں ٹھہرے (مراد یہ تھی

۷۴۸ عن عائشة رضي الله عنها قالت لزلزل الأبطح ليس بسنة وإنما نزله رسول الله صلى الله عليه وسلم لأنه كان أضحح لخروجه إذا خرج *

۷۴۹ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال لنا رسول الله ﷺ ونحن بمنى نحن نازلون غذا بخيف بني كنانة حيث تقاسموا على الكفر وذلك إن قرينا وبني كنانة تحالفت على بني هاشم وبني المطلب أن لا يسأحوهم ولا يسأحوهم حتى يسلموا إليهم رسول الله ﷺ يعني بذلك المحصب باب في البيوتة ليالي منى بمكة لأهل السفاية

۷۵۰ عن ابن عمر رضي الله عنه أن العباس رضي الله عنه بن عبد المطلب استأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبيت بمكة ليالي منى من أجل سقائه فأذن له *

۷۵۱ عن بكر بن عبد الله المزني قال كنت جالسا مع ابن عباس رضي الله عنه عند الكعبة فأتاه أعرابي فقال ما لي أرى بني عمكم يسقون العسل واللبن وأنتم تسقون النبيذ أمن حاجة بكم أم من بُخل؟ فقال ابن عباس رضي الله عنه الحمد لله ما بنا حاجة ولا بُخل قدم النبي صلى الله عليه وسلم على راحلته وخلفه أسامة رضي الله عنه فاستسقى فآتتاه بناء من نبيذ فشرب وسقى فضله أسامة رضي الله عنه وقال أحسنتم وأجملتم كذا فاستسقوا فلا تزيد تغير ما أمر به رسول الله ﷺ *

باب إقامة المهاجر بمكة بعد قضاء الحج والعمرة ۷۵۲ عن عبد الرحمن بن حميد قال سمعت عمر بن عبد العزيز يقول لجلساته ما سمعتم في سكتي مكة؟ فقال السائب ابن يزيد سمعت العلاء رضي الله عنه أو قال العلاء بن الحضرمي رضي الله عنه

کہ اس سے زیادہ نہ رہے)۔ [مکہ سے ہجرت کرنے والوں کے لئے ہجرت کرنے کے بعد مکہ میں اقامت کرنا یا مکہ کو وطن بنانا ممنوع کر دیا گیا تھا۔ البتہ حج اور عمرہ کے بعد تین دن کی اجازت اس حدیث میں ہے]۔

باب: طواف وداع کرنے سے پہلے کوئی (واپس) نہ چلے۔

753: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ ادھر ادھر چل پھر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص کوچ نہ کرے جب تک کہ چلتے وقت بیت اللہ کا طواف نہ کر لے۔

باب: طواف وداع سے پہلے جو عورت حیض والی ہوگی۔

754: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ام المؤمنین صفیہ بنت حبی رضی اللہ عنہا طواف افاضہ کے بعد حیض سے ہو گئیں۔ تو میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ (ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا) ہمیں مکہ میں روک دے گی؟ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! انہوں نے طواف افاضہ کر لیا تھا پھر بعد میں حیض سے ہوئیں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ (ہمارے ساتھ) واپس چلے۔

755: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگوں کو حکم کیا گیا ہے کہ آخر میں بیت اللہ کے پاس سے ہو کر (یعنی طواف کر کے) جائیں اور حائضہ پر تخفیف ہو گئی (یعنی طواف وداع کیلئے)۔

باب: حج کے مہینوں میں عمرہ کے مباح ہونے کا بیان۔

756: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) حج کے دنوں میں عمرہ کرنے کو زمین پر سب سے بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے مہینہ کو صفر کر دیا کرتے تھے۔ [اس لئے کہ تین مہینے مسلسل ماہ حرام آتے ہیں جو ذیقعدہ، ذی الحجہ اور محرم ہیں، تو وہ گھبراجاتے اور لوٹ مار نہ کر سکتے کیونکہ مشرکین مکہ بھی حرمت والے مہینوں کا احترام کرتے تھے۔ (افسوس کی بات یہ ہے کہ آج مسلمانوں کو یہ بھی علم نہیں کہ حرمت والے مہینے کون کون سے ہیں، ان کا احترام تو دور کی بات ہے) اس لئے یہ شرارت نکالی کہ محرم کی جگہ صفر کو لکھ دیا اور خوب لوٹ مار کی اور جب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کی طرح اس کا ادب کیا اور یہی نبی تھی جس کو قرآن میں اللہ تعالیٰ مشرکوں کی عادت فرماتا ہے] کہتے تھے کہ جب اونٹوں کی پٹھیں اچھی ہو جائیں، (یعنی جو حج کے سفر کے سبب لگ گئی ہیں اور زخمی ہو گئی ہیں) اور راستوں سے حاجیوں کے اونٹوں کے نشان قدم مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ تمام ہو جائے تب عمرہ کرنے والے کو عمرہ جائز ہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم چوتھی ذی الحجہ کو احرام باندھے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ فِضَاءِ لُسُكِهِ ثَلَاثًا *

باب لَا يَنْفِرُ أَحَدٌ حَتَّى يَطُوفَ بِأَبْنَيْتِ لِلْوَدَاعِ

٧٥٣ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِأَبْنَيْتِ *

باب الْمَرْأَةُ لَمَحِيضٍ قَبْلَ أَنْ تُودِعَ

٧٥٤ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُمَيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا كَرِهَتْ حَاضَتْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَابِسْتَا هِيَ؟ قَالَتْ لَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِأَبْنَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَلْفَتْرُ *

٧٥٥ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِأَبْنَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ *

باب فِي إِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ فِي شَهْرِ الْحَجِّ

٧٥٦ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوا

يُرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفَجْرِ الْفَجُورِ

فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحْرَمَ صَفْرًا وَيَقُولُونَ إِذَا

بَرَأَ الذَّبَرُ وَعَقَا الْأَنْزُ وَالسَّلْحَ صَفْرًا حَلَّتِ الْعُمْرَةُ

لَمَنْ اعْتَمَرَ لَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةِ مَهَلَيْنِ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ

ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ اس حج کے احرام کو عمرہ بنالیں (جیسے ابن قیم وغیرہ کا مذہب ہے) پس لوگوں کو یہ بڑی انوکھی بات لگی اور انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کیسے حلال ہوں؟ (یعنی پورے یا دوسرے کہ بعض چیز سے بچتے رہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پورے حلال ہو (یعنی کسی چیز سے پرہیز کی ضرورت نہیں)۔

باب: ماہ رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت۔

757: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انصار میں سے ایک عورت سے، جس کو اتم شان کہا جاتا تھا، فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ حج کو کیوں نہیں چلتی؟ تو اس نے کہا کہ ہمارے شوہر کے پاس دو ہی اونٹ تھے ایک پر وہ اور ان کا لڑکا حج کو گیا ہے اور دوسرے پر ہمارا غلام پانی لاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے (یا فرمایا کہ ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے)۔

باب: نبی ﷺ نے کتنے حج کئے؟

758: ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے؟ انہوں نے کہا کہ سترہ غزوات میں۔ اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوات کئے اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا جسے حجہ الوداع کہتے ہیں۔ (راوی حدیث) ابواسحاق نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دوسرا حج مکہ میں (ہجرت سے پہلے) کیا تھا۔

باب: نبی ﷺ نے کتنے عمرے کئے؟

759: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کئے اور جو حج کیا ساتھ کیا تھا، اس کے علاوہ سب ذوالقعدہ میں کئے۔ ایک عمرہ حدیبیہ سے یا حدیبیہ کے سال ذوالقعدہ میں، دوسرا اس کے بعد کے سال میں ذوالقعدہ میں، تیسرا عمرہ جوہرانہ سے، جہاں غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا تھا وہ بھی ذوالقعدہ میں کیا اور چوتھا عمرہ وہ حج کے ساتھ ہوا۔

760: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انیس سیدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے مردہ (پہاڑی) پر رسول اللہ ﷺ کے بال تیرکی بھال سے کترے۔ (یا یہ کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو مردہ پر دیکھا کہ آپ ﷺ تیرکی بھال سے بال کتر رہے ہیں)۔

باب: حیض والی عورت کی عمرہ کی قضاء کرے۔

761: اُمّ المؤمنین (عائشہ صدیقہ) رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ

يَجْعَلُهَا عُمْرَةً فَتَعَاظِمُ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ *
باب فضل العمرة في رمضان

٧٥٧ عن ابن عباس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لامرأة من الأنصار يقال لها أم سنان ما منعك أن تكوني حجاجت معنا قالت لأصحبان كانا لأبي فلان زوجها حج هو وابنته علي أحدهما وكان الآخر يسقي عليه غلامنا قال فعمرة في رمضان تقضي حججة (أو حجة تعمي) *

باب كم حج النبي صلى الله عليه وسلم

٧٥٨ عن أبي إسحق قال سألت زيد بن أرقم رضي الله عنه كم غزوات مع رسول الله ﷺ قال سبع عشرة قال وحديثي زيد بن أرقم رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوا سبع عشرة وأله حج بقعد ما هاجر حجة واحدة حجة الوداع قال أبو إسحق وبمكة أخرى *

باب كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم

٧٥٩ عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتمر أربع عمر كلهن في ذي القعدة إلا النبي مع حجته عمرة من الخديبية أو زمن الخديبية في ذي القعدة وعمرة من الغمام المقبل في ذي القعدة وعمرة من جفراة حيث قسم غنائم حنين في ذي القعدة وعمرة مع حجته

٧٦٠ عن ابن عباس رضي الله عنه أن معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه أخبره قال قصرت عن رسول الله ﷺ بمشقص وهو على العمرة (أو رأيتُه يقصر عنه بمشقص وهو على العمرة) *

باب قضاء الحائض العمرة

٧٦١ عن أم المؤمنين (عائشة) رضي الله عنها

یا رسول اللہ ﷺ! لوگ مکہ سے دو عبادتوں (یعنی حج اور عمرہ جداگانہ) کے ساتھ لوٹیں گے اور میں ایک عبادت کے ساتھ لوٹوں گی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ٹھہرو جب تم پاک ہوگی تو تمہیں کو جانا اور لیک پکارنا اور پھر ہم سے فلاں فلاں مقام میں ملنا۔ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کل کے روز۔ اور تمہارے اس عمرہ کا ثواب تمہاری تکلیف اور خرچ کے موافق ہے۔

باب: جب حج وغیرہ کے سفر سے لوٹے تو کیا کہے۔

762: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب لشکروں سے یا لشکروں کی چھوٹی جماعت سے یا حج و عمرہ سے لوٹتے تو جب کسی ٹیلہ پر یا اونچی کنکرلیلی زمین پر پہنچ جاتے، تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر کہتے کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی سلطنت ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور ہم لوٹنے والے، رجوع ہونے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی خاص حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور (کافروں کے) لشکروں کو اسی کیلئے ٹھکست دی۔

باب: حج اور عمرہ سے واپسی پر ذی الحلیفہ میں رات گزارنا اور نماز پڑھنا۔

763: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ کی کنکرلیلی زمین میں اپنا اونٹ بٹھایا تھا اور وہاں نماز پڑھی تھی اور (خود سیدنا) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح کیا کرتے تھے۔

764: نافع سے روایت ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب یا عمرہ سے واپس آتے تو ذوالحلیفہ کی کنکرلیلی زمین پر اپنا اونٹ بٹھادیتے جہاں نبی ﷺ نے اپنا اونٹ بٹھاتے تھے۔

765: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ آخربش ذوالحلیفہ میں بطن الوادی میں آرام فرماتے تھے کہ آپ ﷺ کے پالش (فرشو) آیا اور آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ بلحاء مبارکہ میں ہیں۔ موسیٰ راوی کا کہنا ہے کہ سالم نے ہماری سواری کو وہاں بٹھایا جہاں مسجد کے پاس سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بٹھایا کرتے تھے اور وہ نبی ﷺ کی رات گزارنے والی جگہ کو ظاہر کرتے تھے اور وہ جگہ اس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے نشیب میں بنی ہوئی ہے اور جگہ مسجد اور قبلہ کے درمیان میں ہے۔

باب: مکہ شریف، اس کے شکار، اس کے درخت اور اس کی گری پڑی چیز کی حرمت کے بیان میں۔

766: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول

قالت قلت يا رسول الله يصدر الناس بسكين وأصدر بسك واحد؟ قال نظري فإذا طهرت فأخرجني إلى التعميم فأهلي منه ثم ألقينا عند كذا وكذا (قال أظنه قال غدا) ولكنها على قدر نصبك (أو قال تفقك) *

باب ما يقال إذا قفل من سفر الحج وغيره

٧٦٢ عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قفل من الجبوش أو السرايا أو الحج أو العمرة إذا أوفى على ثيبة أو فذفد كثير ثلاثا ثم قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آيئون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده وكصر عبده وهزم الأحزاب وحده *

باب التغرير والصلاة بذي الحليفة إذا صدر من الحج والعمرة

٧٦٣ عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ أتاه بالطحاء التي بذي الحليفة فسلمي بها وكان عبد الله بن عمر يفعل ذلك *

٧٦٤ عن نافع أن عبد الله بن عمر رضي الله عنه كان إذا صدر من الحج أو العمرة أتاه بالطحاء التي بذي الحليفة التي كان ينبئ بها رسول الله صلى الله عليه وسلم

٧٦٥ عن ابن عمر رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم أتاه وهو في معمره من ذي الحليفة في بطن الوادي قيل إنك بطحاء مباركة قال موسى: ولقد أتاه بنا سالم بالمناخ من المسجد الذي كان عبد الله رضي الله عنه ينبئ به يتخري معمرس رسول الله ﷺ وهو أسفل من المسجد الذي بطن الوادي بينة وبين القبلة وسطا من ذلك باب في تغريم مكة وصيدها وحجرها ولقطنها

٧٦٦ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال لما فتح

اللہ ﷺ کو مکہ پر فتح دی تو آپ ﷺ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و شائے کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب قبل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے رسول ﷺ کو اور مومنوں کو اس پر مسلط فرمادیا۔ اور مجھ سے پہلے اس میں لڑنا کسی کو حلال نہیں ہوا اور میرے لئے دن کی ایک گھڑی کیلئے حلال کیا گیا۔ اور اب میرے بعد کبھی بھی کسی کیلئے حلال نہ ہوگا۔ پھر اس کا شکار نہ ہوگا جائے، اس کا کٹنا نہ توڑا جائے، اس کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ شخص اٹھائے جو تاتا پھرے کہ جس کی ہو، اسے دیدے۔ اور جس کا کوئی شخص قتل کر دیا گیا تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے خواہ فدیہ لے لے یعنی (خون بہا لے) اور خواہ قاتل کو قصاص میں مروا ڈالے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! سوائے اذخر کے (کہ اس کو حرام نہ کیجئے) کہ ہم اس کو اپنی قبروں میں ڈالتے ہیں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں (حجرت میں استعمال ہوتا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ خیر اذخر (یعنی گھاس کی اجازت ہے) تو زولو۔ پھر یمن کا ابو شاہ نامی ایک شخص اٹھا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے لکھ دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابو شاہ کو لکھ دو۔ ولید نے کہا کہ میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے لکھ دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ یہی خطبہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یعنی اس کو ابو شاہ نے نکھوایا کہ بڑے نفع کی بات تھی)۔

767: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا،

آپ ﷺ فرماتے تھے کہ کسی کو حلال نہیں کہ مکہ میں ہتھیار اٹھائے۔

باب: نبی ﷺ کا حج مکہ کے دن بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا۔

768: سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے (تھمبہ نے کہا کہ حج مکہ کے دن داخل ہوئے) اور

آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا (اور آپ ﷺ) بغیر احرام کے (داخل ہوئے تھے)۔

769: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سال مکہ فتح ہوا،

نبی ﷺ سر پر خود پہنے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔ پھر جب خود اتارا تو ایک شخص

نے آ کر کہا کہ ابن نخل کعبہ کے پردوں کو پکڑے (چھپا ہوا) ہے تو آپ ﷺ

نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو۔

باب: کعبہ کی حطیم اور اس کے دروازہ کے متعلق۔

770: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا حطیم کی دیوار بیت اللہ میں داخل ہے؟ تو آپ ﷺ نے

فرمایا کہ ہاں (اس سے امام ابو حنیفہ کا مذہب رد ہوا اور حطیم کے اندر طواف ناجائز

اللہ عز وجل علی رسول اللہ ﷺ مکة فقام فسي الناس فحمد الله وأثنى عليه ثم قال إن الله حَسَنٌ عَنِ مَكَّةَ الْقَيْلِ وَسَلَطَ عَلَيْهَا رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنِّهَا لَمْ تَحُلْ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنِّهَا أَحَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنِّهَا لَنْ تَحُلْ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يَنْفِرُ صَيْدُهَا وَلَا يَخْتَلِي شَوْكُهَا وَلَا تَحُلْ سَاقِطُهَا إِلَّا لِمَنْشَدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَيْلٌ فَهُوَ بِغَيْرِ التَّظْرِينِ إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَ فَقَالَ الْعَاصِمُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا الْإِذْحَرَ بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الْإِذْحَرَ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ كَتَبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ الْمُخْطَبَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۷۶۷ عن جابر رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل لأحدكم أن يحمل بمكة السلاح

باب دخول النبي صلى الله عليه وسلم مكة غير مخرم يوم الفتح

۷۶۸ عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل مكة (وقال قتيبة دخل يوم فتح مكة) وعليه عمامة سوداء بغير إحرام

۷۶۹ عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة عام الفتح وغلى رأسه مغطر فلما نزع جاءه رجل فقال ابن خططل متعلق بأشار الكعبة فقال اقلوه

باب في جذر الكعبة وبنائها

۷۷۰ عن عائشة رضي الله عنها قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجذرة أمن البيت هو؟ قال نعم قلت فلم لم يدخلوها في

ہوا اس لئے کہ وہ بیت اللہ میں داخل ہے) میں نے (پھر) عرض کیا کہ اس کو انہوں نے بیت اللہ میں کیوں نہ داخل کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا۔ (پھر) میں نے عرض کیا کہ اس کا دروازہ کیوں اتنا اونچا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تاکہ جس کو چاہیں اسے اس میں جانے دیں اور جس کو چاہیں نہ جانے دیں اور اگر تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہوتی اور مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ اس کو ناگوار سمجھیں گے تو میں ارادہ کرتا کہ حلیم کی دیواروں کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا اور اس کا دروازہ زمین کیساتھ لگا دیتا۔

باب: کعبہ شریف کے توڑنے اور اس کی بنیاد کے بیان میں۔

771: عطاء کہتے ہیں کہ جب یزید بن معاویہ کے دور میں اہل شام کی لڑائی میں جب کعبہ جل گیا اور اس کا جو حال ہوا سو ہوا، تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبہ شریف کو ویسا ہی رہنے دیا یہاں تک کہ لوگ موسم حج میں جمع ہوئے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا ارادہ تھا کہ لوگوں کو خانہ کعبہ دکھا کر انہیں اہل شام کی لڑائی پر جرأت دلائیں یا انہیں اہل شام کے خلاف لڑائی کیلئے تیار کریں۔ پھر جب لوگ جانے لگے تو انہوں نے کہا کہ اے لوگو! مجھے خانہ کعبہ کے بارے میں مشورہ دو کہ میں اسے توڑ کر نئے سرے سے بناؤں یا اس میں سے جو حصہ خراب ہو گیا ہے اسے درست کروں؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے ایک رائے سوچھی اور وہ یہ ہے کہ تم ان میں سے جو خراب ہو گیا ہے صرف اس کی مرمت کرو اور خانہ کعبہ کو ویسا ہی رہنے دو جیسا کہ ابتداء اسلام میں تھا اور انہی پتھروں کو رہنے دو جن پر لوگ مسلمان ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تھے۔ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم میں سے کسی کا گھر جل جائے تو اس کا دل کبھی راضی نہ ہوگا جب تک نیا نہ بنائے پھر تمہارے رب کا گھر تو اس سے کہیں افضل ہے، اس کا کیا حال ہے؟ اور میں اپنے رب سے تین بار استخارہ کرتا ہوں پھر اپنے کام کا مہم ارادہ کرتا ہوں پھر جب تین بار استخارہ کر چکے تو ان کی رائے میں آیا کہ خانہ کعبہ کو توڑ کر بنائیں اور لوگ خوف کرنے لگے کہ ایسا نہ ہو کہ جو شخص پہلے خانہ کعبہ کے اوپر توڑنے کو چڑھے اس پر کوئی بلائے آسانی نازل ہو جائے، (اس سے معلوم ہوا کہ مالک اس گھر کا اوپر ہے اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہی عقیدہ تھا) یہاں تک کہ ایک شخص چڑھا اور اس میں سے ایک پتھر گرا دیا۔ پھر جب لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کوئی بلا نہیں اتری تو ایک دوسرے پر گرنے لگے اور خانہ مبارک کو ڈھا کر زمین تک پہنچا دیا اور سیدنا ابن زبیر نے چند ستون کھڑے کر کے ان پر پردہ ڈال دیا (تاکہ لوگ اسی پردہ کی طرف نماز پڑھتے رہیں اور مقام کعبہ کو جاننے نہ رہیں

الْبَيْتِ؟ قَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَصَّرَتْ بِهِمُ التَّفَقُّةُ قُلْتُ لِمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفَعًا؟ قَالَ فَعَلَّ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيَدْخُلُوا مِنْ شَأْوَا وَيَمْتَنُوا مِنْ شَأْوَا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثَ عَهْدِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُكْسِرَ قُلُوبَهُمْ لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْحِجْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أَلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ *

باب في نفض الكعبة وبنائها

٧٧١ عن عطاء قال لما احترق البيت زمن يزيد بن معاوية حين غزاها أهل الشام فكان من أمره ما كان تركه ابن الزبير رضي الله عنه حتى قدم الناس الموسم يريد أن يجرئهم أو يعزبهم علسي أهل الشام فلما صدر الناس قال يا أيها الناس أشيروا علي في الكعبة أفضها ثم ابني بناءها أو أصلح ما وهى منها؟ قال ابن عباس رضي الله عنه فإني قد فرق لي رأي فيها أرى أن تصلح ما وهى منها وتدع بيتنا أسلم الناس عليه وأحجارا أسلم الناس عليها وبعث عليها النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابن الزبير رضي الله عنه لو كان أحدكم احترق بيته ما رضي حتى يجده فكيف بيت ربكم؟ إنسي مستحيز رأيي ثلاثا ثم عازم على أمري فلما مضى الثلاث أجمع رأيي على أن تنفضها فتحاناة الناس أن ينزل بأول الناس يصعد فيه أمر من السماء حتى صعد رجل فالتقى منه حجارة فلما تم يرة الناس أصابته شيء فتابوا فنقضوه حتى بلغوا به الأرض ففعل ابن الزبير رضي الله عنه أعمدة فستر عليها الستور حتى ارتفع بناؤه وقال ابن الزبير إنسي سمعت عائشة رضي الله عنها تقول إن النبي صلى

اور وہ پردے پڑے رہے) یہاں تک کہ اس کی دیواریں اونچی ہو گئیں اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے کہ وہ کہتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ نئے نئے کفر نہ چھوڑے ہوتے، اور میرے پاس بھی اتنا خرچ نہیں ہے کہ اس کو بنا سکوں ورنہ میں حسیم سے پانچ ہاتھ کعبہ میں داخل کر دیتا اور ایک دروازہ اس میں ایسا بنا دیتا کہ لوگ اس میں داخل ہوتے اور دوسرا ایسا بنا تا کہ لوگ اس سے باہر جاتے۔ پھر ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ بھی رکھتے ہیں کہ اسے صرف کریں اور لوگوں کا خوف بھی نہیں۔ راوی نے کہا کہ پھر ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی دیواریں حسیم کی جانب سے پانچ ہاتھ زیادہ کر دیں یہاں تک کہ وہاں پر ایک نبی (بنیاد) نکلی کہ لوگوں نے اسے اچھی طرح دیکھا (اور وہ بنیاد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی تھی) پھر اسی بنیاد پر سے دیوار اٹھانا شروع کی اور کعبہ کی لسانی اٹھارہ ذراع تھی۔ پھر جب اس میں زیادہ کیا تو چھوٹا نظر آنے لگا (یعنی چوڑان زیادہ ہو گئی اور لسان کم نظر آنے لگی) پس اس کی لسان میں بھی دس ذراع زیادہ کر دیے اور اس کے دو دروازے رکھے، ایک میں سے اندر جائیں اور دوسرے سے باہر آئیں۔ پھر جب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حجاج نے عبد الملک بن مروان کو یہ خبر لکھ بھیجی کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے جو بنیاد رکھی ہے وہ انہی بنیادوں پر رکھی ہے جس کو مکہ کے معتبر لوگ دیکھ چکے ہیں، (یعنی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بنیاد رکھی)۔ عبد الملک نے اس کو جواب لکھا کہ ہمیں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی تعمیر و تبدل سے کچھ کام نہیں، (تم ایسا کرو کہ) جو انہوں نے طول میں زیادہ کر دیا ہے وہ رہنے دو اور جو حسیم کی طرف سے زیادہ کیا ہے اس کو نکال ڈالو اور پھر حالت اولیٰ پر بنا دو اور وہ دروازہ بند کر دو جو کہ انہوں نے زیادہ کھولا ہے۔ غرض حجاج نے اسے توڑ کر بتائے (بنیاد) اولیٰ پر بنادیا۔

772: ابو قزعة سے روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اور اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو ہلاک کرے کہ وہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ باندھتا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم نے نانا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر اس میں حجر (حسیم) کا اضافہ کر دیتا اس لئے کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی عمارت میں کمی کر دی ہے۔ (یہ سن کر) حارث نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! ایسا نہ کہئے، اس لئے کہ میں نے بھی اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے سنا ہے کہ وہ یہ حدیث بیان کرتی تھیں تو عبد الملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرانے سے پہلے میں یہ حدیث سنتا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہی کی بنیاد کو قائم رکھتا۔

لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثَ عَهْدِهِمْ كَفَرُوا وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ الثَّقَةِ مَا يَقْوِي لِيَوْمِي عَلَى أَنَّهُ لَكُنْتُ أَذْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ أَذْرُعٍ لَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يُخْرُجُونَ مِنْهُ قَالَ فَأَنَا الْيَوْمَ أَحَدُ مَا أَلْفَيْتُ وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ إِلا فِرَادَ فِيهِ خَمْسَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ حَتَّى أُنْزِلَ مَا نَظَرَ النَّاسَ إِلَيْهِ فَتَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُولُ لُكْبَةِ ثَمَانِي عَشْرَةَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَتْ بِنَاؤُهُ فِي طُولِهِ عَشْرَ أَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ أَحَدَهُمَا يَدْخُلُ مِنْهُ وَالْآخَرَ يُخْرَجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلَى أَسْ نَظَرَ إِلَيْهِ الْمُذَلُّونَ مِنَ أَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدِ الْمَلِكِ إِذَا لَسْنَا مِنْ تَلَطُّحِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي شَيْءٍ أَمَا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَلْفَرَهُ وَأَمَا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرَدَّهُ إِلَى بِنَائِهِ وَسَدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَتَقَضَّ وَأَعَادَهُ إِلَى بِنَائِهِ*

۷۷۲ عَنْ أَبِي قَرْعَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بِنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَقُولُ سَمِعْتُهَا تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَوْلَا حَدِيثَانِ قَوْمِكَ بِالْحِجْرِ لَتَقَضَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى أُرِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَإِنِ قَوْمُكَ قَصَرُوا فِي الْبِنَاءِ لَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْبَةَ لَا تَقُلْ هَذَا يَا أُمِّرُ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنَا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تُحَدِّثُ هَذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ لَفَرَسْتُكَ عَلَى مَا بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ *

باب تَحْرِيمِ الْمَدِينَةِ وَصَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَالذَّعَاءَ لَهَا

۷۷۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّي حَرَمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدَّهَا بِمِثْلِي مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ *

۷۷۴ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَحْرَمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةَ أَنْ يَقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يَقْتُلَ صَيْدَهَا وَقَالَ الْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدْخُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَبْنِي أَحَدٌ عَلَى لَأْوَانِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا (أَوْ شَهِيدًا) يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۷۵ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكِبَ إِلَى قَصْرِه بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْطِبُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبَدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غَلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غَلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفْسِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ *

۷۷۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضَعْفِي مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبِرَّةِ *

۷۷۷ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ خَطْبَانَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقَرُوهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ قَالَ (وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قُرَابِ سَيْفِهِ) فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْتَأْنِ الْإِبِلَ وَأَنْشَاءَ مِنَ الْجَرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ حَرَمًا مَا بَيْنَ غَيْرِ أَيْسَى

باب: حرم مدینہ اور اس کے شکار اور درخت کی حرمت اور اس کیلئے دعا کا بیان۔

773: سیدنا عبداللہ بن زید بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کا حرم مقرر کیا (یعنی اس کی حرمت ظاہر کی ورنہ اس کی حرمت آسمان وزمین کے بننے کے دن سے تھی) اور اس کے لوگوں کیلئے دعا کی، اور میں مدینہ کو حرمت والا بنا تا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا کیا اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد کیلئے دعا کی، اس کی دوش جو ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کیلئے دعا کی تھی۔

774: فاتح ایران سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دونوں کا لے چھروں کے درمیان کی جگہ کو حرم مقرر کرتا ہوں کہ وہاں کا کانٹے وار درخت نہ کاٹا جائے اور نہ وہاں شکار مارا جائے۔ اور فرمایا کہ مدینہ ان کیلئے بہتر ہے کاش وہ اس کو سمجھتے (یہ خطاب ہے ان لوگوں کو جو مدینہ چھوڑ کر اور جگہ چلے جاتے ہیں یا تمام مسلمانوں کو) اور کوئی مدینہ کی سکونت اعراض کر کے نہیں چھوڑتا مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کوئی آدمی اس میں بھیج دیتا ہے اور نہیں کوئی صبر کرتا اس کی بھوک پیاس اور محنت و مشقت پر مگر میں قیامت کے دن اس کا شفیق یا گواہ ہوں گا۔

775: عامر بن سعد سے روایت ہے کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اپنے مکان کو چلے جو عقیق میں تھا کہ (راستے میں) ایک غلام کو دیکھا جو ایک درخت کاٹ رہا تھا یا پتے توڑ رہا تھا تو اس کا سامان چھین لیا۔ جب سیدنا سعد واپس آئے تو اس کے گھر والے آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ وہ اس کو پھیر دیجئے یا ہمیں عنایت کیجئے تو انہوں نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ کہ میں وہ چیز پھیر دوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطریق انعام عنایت کی ہے۔ اور انہوں نے اس کا سامان واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

776: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ میں مکہ سے دوگنی برکت دے۔

777: ابراہیم تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم پر سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور کہا کہ جو کوئی دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس (یعنی اہل بیت کے پاس) کتاب اللہ اور اس صحیفہ، راوی نے کہا کہ صحیفہ ان کی تلوار کے میان میں لٹکا ہوا تھا، کے سوا کوئی اور چیز ہے تو اس نے جھوٹ کہا اور اس صحیفہ میں آدمیوں کی عمروں (زکوٰۃ کے متعلقات) اور کچھ زخموں کا بیان ہے (یعنی قصاص اور دیوتوں کا بیان) اور اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ رسول

اللہ ﷻ نے فرمایا کہ مدینہ کا جبلِ عمر سے جبلِ ثور تک کا علاقہ حرم ہے۔ پس جو شخص مدینہ میں کوئی نئی بات یعنی بدعت نکالے یا نئی بات نکالنے والے کو یعنی بدعتی کو جگہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی بھی۔ اللہ تعالیٰ اس کا نہ کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ سنت۔ اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے کہ ادنیٰ مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اعتبار کیا جاتا ہے۔ اور جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند ٹھہرایا، یا اپنے آقاؤں کے سوا کسی دوسرے کا غلام اپنے آپ کو قرار دیا تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ کوئی سنت۔

☆ یہاں ”حدث“ سے مراد کوئی بھی جرم ہے اور اس میں یہ (بات یعنی بدعت) بھی شامل ہے۔

778: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہلا پھل آتا تو آپ ﷺ دعا کرتے کہ اے اللہ! ہمارے شہر میں اور ہمارے پھلوں میں اور ہمارے مدینہ میں اور ہمارے مد اور صاع میں برکت در برکت فرما۔ پھر وہ پھل، (مجلس میں) موجود بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔

باب: مدینہ طیبہ کی سکونت اور اس کی بھوک پر صبر کرنے کی ترغیب۔

779: ابوسعید مولیٰ مہری سے روایت ہے کہ وہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس حرہ کی راتوں میں آئے (یعنی جن دنوں مدینہ طیبہ میں ایک فتنہ مشہور ہوا تھا اور ظالموں نے مدینہ کو لوٹا تھا) اور ان سے مشورہ کیا کہ مدینہ سے کہیں اور چلے جائیں اور ان سے وہاں کی گرانی نرخ (مہنگائی) اور کثرت عیال کی شکایت کی اور خبر دی کہ مجھے مدینہ کی محنت اور بھوک پر صبر نہیں آسکتا تو سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیری خرابی ہو میں تجھے اس کا مشورہ نہیں دوں گا (کیونکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ کوئی شخص یہاں کی تکلیفوں پر صبر نہیں کرتا اور پھر مر جاتا ہے، مگر یہ کہ میں قیامت کے دن اس کا شفیق یا گواہ ہوں گا اگر وہ مسلمان ہو۔

780: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ہم مدینہ میں (ہجرت کر کے) آئے تو وہاں وہابی بخار پھیلا ہوا تھا۔ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئے پھر جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکھی تو دعا کی کہ اے اللہ! ہمارے مدینہ کو ہمارے لئے دوست کر دے جیسے تو نے مکہ کو دوست کیا تھا یا اس سے بھی زیادہ اور اس کو صحت کی جگہ بنا دے اور ہمیں

تُوْرَ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَىٰ مَحْدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذَمَّةَ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةً يَسْمَعِي بِهَا أَذْنَاهُمْ وَمَنْ ادَّعَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ اتَمَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

۷۷۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِأَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا وَفِي مَدَنَاتِنَا وَفِي صَاعِنَا بِرُكَّةٍ مَعَ بَرَكَةِ ثَمِّ يَغْطِيهِ أَصْغَرُ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ *

باب التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَالصَّبْرِ عَلَى

لأوائها

۷۷۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمُهْرِيِّ أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِيَأْتِيَ الْحِرَّةَ فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَشَكَا إِلَيْهِ اسْتِعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ وَأَخْبِرَهُ أَنَّ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَأَوَائِهَا فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ لَا آمُرُكَ بِذَلِكَ إِنْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأَوَائِهَا فَيَمُوتَ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا (أَوْ شَهِيدًا) يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا *

۷۸۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَجِيَةٌ فَاسْتَشَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاسْتَشَى بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوَى أَصْحَابِهِ قَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ

اس کے ”صاع“ اور ”مد“ میں برکت دے اور اس کے بخار کو ٹھنڈی طرف پھیر دے۔

باب: مدینہ طیبہ میں طاعون اور دجال نہیں آسکتا۔

781: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کے ناکوں پر فرشتے مقرر ہیں، اس میں طاعون اور دجال نہیں آسکتا۔

باب: مدینہ طیبہ اپنے ”میل“ کو نکال دے گا۔

782: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک وقت لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی اپنے پیچھے اور اپنے قربت والے کو پکارے گا کہ خوشحالی کے ملک میں خوشحالی کے ملک میں چلو، حالانکہ مدینہ ان کیلئے بہتر ہوگا کاش کہ وہ جانتے ہوتے۔ اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہو کر نہیں لکھتا مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر دوسرا شخص مدینہ میں بھیج دیتا ہے۔ آگاہ رہو کہ مدینہ لوہار کی بجلی کی مانند ہے کہ وہ میل کو نکال دیتا ہے اور قیمت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ اپنے شریر لوگوں کو نکال نہ دے گا جیسے کہ بجلی لوہے کی میل کو نکال دیتی ہے۔

783: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ جل جلالہ نے مدینہ کا نام طابہ (طیبہ) رکھا ہے۔

باب: جو اہل مدینہ کی برائی کے متعلق ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گھلا دیتا ہے۔

784: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اس شہر (یعنی مدینہ) والوں کی برائی کا ارادہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا گھلا دیتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

باب: شہروں کی فتح کے وقت مدینہ طیبہ میں رہنے کی ترغیب۔

785: سیدنا سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ مدینہ سے اپنے اونٹوں کو ہاتھتے ہوئے اپنے گھروالوں اور خدام کیساتھ نکلیں گے حالانکہ مدینہ ان کیلئے بہتر ہوگا، کاش وہ جانتے ہوتے۔ پھر شام فتح ہوگا اور مدینہ کی ایک قوم اپنے گھروالوں اور خدام کیساتھ، اونٹوں کو ہاتھتے ہوئے نکلے گی اور مدینہ ان کیلئے بہتر ہوگا، کاش وہ جانتے۔ پھر عراق فتح ہوگا اور مدینہ کی ایک قوم اپنے گھروالوں اور خدام کیساتھ اپنے اونٹوں کو ہاتھتے ہوئے نکلے گی حالانکہ مدینہ ان کے حق میں بہتر ہوگا، کاش وہ جانتے۔

باب: مدینہ طیبہ کے بارے میں، جب اس کے رہنے والے اس کو چھوڑ

وَصَحَفَهَا وَبَارَكْنَا فِي صَاعِهَا وَمُدَّهَا وَحَبُولِ حُمَاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ *

باب لا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ الطَّاعُونَ وَلَا الدُّجَالُ

781 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ الْقَابُ الْمَدِينَةُ فَلَا تَكْفُؤُا لَّا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدُّجَالُ *

باب الْمَدِينَةُ تَنْفِي حَبِئِهَا

782 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ زَمَانٌ يَدْعُو الرُّجُلَ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيْبَهُ هَلُمَّ إِلَى الرِّخَاءِ هَلُمَّ إِلَى الرِّخَاءِ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغِبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكَبِيرِ تَخْرُجُ الْخَبِيثَ لَا تَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّى تَنْفِي الْمَدِينَةَ شَرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ عَثَبَ الْحَدِيدِ *

783 عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ *

باب مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ

784 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ (يُرِيدُ الْمَدِينَةَ) أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ *

باب التَّرْغِيبُ فِي الْمَقَامِ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْأَنْصَارِ

785 عَنْ سَفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنَ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامَ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقَ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ *

دیں گے۔

786: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ لوگ مدینہ کو اس کے خیر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے اور اس میں کوئی نہ رہے گا سوائے درندوں اور پرندوں کے۔ پھر قبیلہ مزینہ سے دو چرواہے اپنی بکریوں کو پکارتے ہوئے مدینہ (جانے) کا ارادہ کرتے ہوئے نکلیں گے اور وہ مدینہ کو دیران پائیں گے یہاں تک کہ جب شعیبہ الوداع تک پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔

باب: (نبی ﷺ کی) قبر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

787: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان میں جنت کی کھاریوں میں سے ایک کھاری ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

باب: احد پہاڑ، ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔
788: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد (پہاڑ) کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں۔

باب: (ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف۔
789: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جائیں (سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف ایک میری یہ مسجد (یعنی جو مدینہ میں ہے مسجد نبوی ﷺ) اور مسجد الحرام اور مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس)۔

باب: حریم شریفین کی دونوں مساجد (کعبہ مکرمہ، مسجد نبوی) میں نماز کی فضیلت۔

790: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

باب: اس مسجد کا بیان جو تقویٰ کی بنیاد پر تعمیر کی گئی ہے۔

791: ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میرے پاس سے عبدالرحمن بن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے والد (سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کو کیسے سنا جو وہ اس مسجد کے متعلق فرماتے تھے کہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرے والد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں

باب فی المَدینَةِ حَیْنَ یَتْرُکُهَا أَهْلُهَا

۷۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ لَا يَفْشَاهَا إِلَّا الْعَوَالِي يُرِيدُ عَوَالِي السَّبَاعِ وَالطَّيْرِ ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنَ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْتَقَانِ بَيْنَهُمَا لِيَجِدَانَهَا وَخَشَا حَتَّى إِذَا بَلَغَا نَيْسَةَ الْوُدَاعِ خَرَا عَلَيَّ وَجُوهَهُمَا *

باب مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمَنْبَرِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ
۷۸۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْبَرِي عَلَيَّ حَوْضِي *

باب أَخَذَ جَبَلٌ يُجَبِّنَا وَتَجِبُهُ

۷۸۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلِي أَحَدٍ لِقَالَ أَحَدًا جَبَلٌ يُجَبِّنَا وَتَجِبُهُ

باب لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ

۷۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى *

باب فَضْلُ الصَّلَاةِ بِمَسْجِدِي الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ

۷۹۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ *

باب بَيَانُ الْمَسْجِدِ الَّذِي أَسَسَ عَلَى الثَّقَفِيِّ

۷۹۱ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قُلْتُ لِمَ كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أَسَسَ عَلَى الثَّقَفِيِّ؟ قَالَ قَالَ أَبِي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کی بیویوں میں سے کسی کے گھر میں داخل ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ کونسی مسجد ہے جسکے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک مٹھی کنکر لے کر زمین پر مارے اور فرمایا کہ وہ یہی تمہاری مدینہ کی مسجد ہے۔ (ابوسلمہ بن عبدالرحمن) میں نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی تمہارے والد ﷺ سے سنا ہے (کہ اس مسجد کا) ایسا ہی ذکر کیا کرتے تھے۔

باب: مسجد قباء کی فضیلت کے بیان میں۔

792: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قباء کو پیدل بھی اور سوار بھی تشریف لایا کرتے تھے اور اس میں دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

793: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ (ابن عمر) ہر ہفتہ کے دن (مسجد) قبا میں آتے تھے اور کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر ہفتہ کے دن قبا جاتے ہوئے دیکھا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُنْسَ عَلَيَّ التَّقْوَى قَالَ فَأَخَذَ كِفًّا مِنْ حَصْبَاءٍ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هَكَذَا يَذْكُرُهُ*

باب فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَفَضْلِهِ

٧٩٢ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ*

٧٩٣ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ كُلِّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ*

نکاح کے مسائل

باب: نکاح کرنے کی ترغیب میں۔

794: سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی میں چلا جاتا تھا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ملے اور ان سے کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے۔ پس سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! ہم تمہارا نکاح ایسی نوجوان لڑکی سے نہ کر دیں کہ وہ تمہیں تمہاری گزری ہوئی عمر میں سے کچھ یاد دلا دے؟ تو سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے جوانوں کے گروہ! جو تم میں سے گھر بسانے کی طاقت رکھتا ہو تو چاہیے کہ نکاح کرے، اس لئے کہ وہ آنکھوں کو خوب نیچا کر دیتا ہے اور فرج کو (زنا وغیرہ سے) بچا دیتا ہے اور جو (اس کی) طاقت نہ رکھتا ہو تو روزے رکھے کہ یہ اس کیلئے گویا خسی کرنا ہے۔

795: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیر عبادت کا حال پوچھا (یعنی جو عبادت آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کرتے تھے) اور پھر ان میں سے کسی نے کہا کہ میں کبھی عورتوں سے نکاح نہیں کروں گا کسی نے کہا کہ میں کبھی گوشت نہ کھاؤں گا۔ کسی نے کہا کہ میں کبھی پھونے پر نہ سوؤں گا۔ (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثناء بیان کی اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسا ایسا کہتے ہیں؟ (اور میرا تو یہ حال ہے کہ رات کو) میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور انظار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ پس جو میرے طریقہ سے بے رغبتی کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔

796: قاتح ایران سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے جب عورتوں سے الگ رہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمادیا۔ اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اجازت دیدیتے، تو ہم (سب) خسی ہو جاتے۔

باب: دنیا کی بہترین متاع، نیک صالحہ عورت (بیوی) ہے۔

797: سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: متاع دنیا کام نکالنے کی چیز ہے اور بہتر کام نکالنے کی چیز دنیا میں نیک عورت ہے۔

باب: دیدار عورت سے نکاح کرنے کے بیان میں۔

798: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب النکاح

باب الترغیب فی النکاح

۷۹۴ عن علقمة قال كنت أمتني مع عبد الله بن علي فلقية عثمان فقام معه يحدثه فقال له عثمان يا أبا عبد الرحمن ألا تزوجك جارية شابة لعلها تذكرك بعض ما مضى من زمانك قال فقال عبد الله رضي الله عنه لئن قلت ذلك لقد قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يا مغشور الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج فإنه أغصر للبصر وأخضر للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء *

۷۹۵ عن انس رضي الله عنه أن نفراً من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم سألوا أزواج النبي صلى الله عليه وسلم عن عمله في السر فقال بعضهم لا تزوج النساء وقال بعضهم لا أكل اللحم وقال بعضهم لا أنام على فراش فحمد الله وأثنى عليه فقال ما بال أقوام قالوا كذا وكذا؟ لكتبي أصلي وأنام وأصوم وأفطر وأزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني *

۷۹۶ عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال أراد عثمان بن مظعون رضي الله عنه أن يتبتل فنهاه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو أجاز له ذلك لا خصيتا *

باب خير متاع الدنيا المرأة الصالحة

۷۹۷ عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدنيا متاع وخير متاع الدنيا المرأة الصالحة *

باب في نكاح ذات الدين

۷۹۸ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى

نے فرمایا: عورت سے چار سب سے نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال کیلئے، اس کے حسب و نسب، اس کے جمال و خوبصورتی کیلئے اور دین کیلئے۔ پس تو دیندار (سے نکاح کر کے) کامیابی حاصل کر، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

باب: کنواری عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے بیان میں۔

799: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبد اللہ (جابر رضی اللہ عنہ کے والد) وفات پا گئے اور نو یا سات بیٹیاں (راوی کو شک ہے) چھوڑ گئے۔ تو میں نے شیب عورت (جو مطلقہ ہو یا جس کا خاندان فوت ہو چکا ہو) سے شادی کر لی۔ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اے جابر رضی اللہ عنہ! تو نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کنواری سے یا شیب عورت سے؟ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ شیب سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کنواری سے کیوں نہ کی کہ وہ تم سے کھلتی اور تم اس سے کھیلتے یا آپ ﷺ نے کہا کہ وہ تم سے ہنسی مذاق کرتی اور تم اس سے کیا کرتے؟ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میرے والد عبد اللہ رضی اللہ عنہ عیاشی اور نو یا سات بیٹیاں چھوڑ گئے، اور میں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ ان لڑکیوں میں سے کسی لڑکی لے آؤں۔ میں نے یہ اچھا سمجھا کہ (اپنے نکاح میں اور ان کی تربیت کیلئے) ایسی بیوی لاؤں جو ان کی عمرانی کرے۔ اور ان کی اصلاح کرے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے برکت کرے یا پھر کوئی اور بھلائی کی بات فرمائی۔

باب: اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ دے۔

800: عبد الرحمن بن شماسہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ اس وقت منبر پر کھڑے تھے کہ پشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مومن مومن کا بھائی ہے۔ پس کسی مومن کو جائز نہیں کہ کسی مومن کی بیع پر بیع کرے، اور نہ یہ جائز ہے کہ اپنے کسی بھائی کے پیغام (نکاح) پر پیغام دے، جب تک وہ چھوڑ نہ دے۔

باب: جو شادی کا ارادہ کرے تو عورت کو ایک نظر دیکھ لیتا چاہیے۔

801: سہدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے انصاری کی ایک عورت سے نکاح کیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس کو دیکھ بھی لیا تھا؟ اس لئے کہ انصاری کی آنکھوں میں کچھ عیب بھی ہوتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے دیکھ لیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کتنے مہر پر؟ اس نے عرض کیا کہ چار اوقیہ چاندی پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چار اوقیہ پر؟ گویا تم لوگ اس پہاڑ کے پہلو سے چاندی کھود لاتے ہو (یعنی جب تو اتنا زیادہ مہر

اللہ علیہ وسلم قَالَ لَنُكَحَ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِحَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاطْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ *

باب فِي نِكَاحِ الْبِكْرِ

٧٩٩ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنِ عِنْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلَكَ وَتَرَكَ سِتْعَ بَنَاتٍ أَوْ قَالَ سِتْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً نَيْبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ؟ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِكْرٌ أَمْ نَيْبٌ؟ قَالَ قُلْتُ بَلْ نَيْبٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلَا جَارِيَةٌ تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ أَوْ قَالَ تَضَاهِكُهَا وَتَضَاهِكُكَ قَالَ قُلْتُ لَهْ إِنَّ عِنْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلَكَ وَتَرَكَ سِتْعَ بَنَاتٍ أَوْ سِتْعَ بَنَاتٍ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ أَوْ أَجْبِتُهُنَّ بِمَخْلَعٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجِيءَ بِامْرَأَةٍ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُضِلُّهُنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْ قَالَ لِي خَيْرًا *

باب لَا يَخْطُبُ عَلَى حَظْبَةِ أُخِيهِ

٨٠٠ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَلَى الْمُنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَتَعَاطَى عَلَى بَيْعِ أُخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى حَظْبَةِ أُخِيهِ حَتَّى يَنْزُرَ *

باب النَّظَرُ إِلَى الْمَرْأَةِ لَمَنْ يُرِيدُ التَّزْوِيجَ

٨٠١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا؟ فَإِنْ فِي عْيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ عَلَى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا؟ قَالَ عَلَى أَرْبَعِ أَوْاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باندھتے ہو) اور ہمارے پاس تمہیں دینے کو کچھ نہیں ہے، مگر اب ہم تمہیں ایک لشکر کے ساتھ بھیج دیتے ہیں کہ اس میں تمہیں (غنیمت کا) حصہ ملے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر قبیلہ بنی عس کی طرف آپ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا تو اس کے ساتھ اسے بھی بھیج دیا۔

باب: بیوہ اور باکرہ سے نکاح میں اجازت لینی چاہیے۔

802: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ کا نکاح نہ ہو جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ ہو جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ (باکرہ سے) اجازت کیسے لی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا اذن یہ ہے کہ چپ رہے۔

803: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیوہ عورت اپنے نکاح میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اسکے نکاح میں اجازت لی جائے۔ اور اس کی اجازت چپ رہنا ہے۔

باب: نکاح کی شرائط کے بارے میں۔

804: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب شرطوں سے زیادہ پوری کرنے کی مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے یعنی نکاح کی شرطیں۔

باب: چھوٹی (بچی) کا نکاح۔

805: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا اور میں چھ برس کی تھی اور جب میری رخصتی ہوئی تو میں نو برس کی تھی۔ اور کہتی ہیں کہ پھر ہم مدینہ میں آئے تو وہاں مجھے ایک ماہ تک بخار رہا اور میرے بال کالوں تک ہو گئے (یعنی اس مرض میں جھڑ گئے تھے) تب ام رومان (یہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں) میرے پاس آئیں اور میں جمولے پر تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں اور انہوں نے مجھے پکارا تو میں ان کے پاس آئی اور میں نہ جانتی تھی کہ انہوں نے مجھے کیوں بلایا ہے۔ پس انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے دروازہ پر کھڑا کر دیا اور میں ماہہ کر رہی تھی (جیسے کسی کی سانس پھول جاتی ہے) یہاں تک کہ میری سانس پھولنا بند ہو گئی اور مجھے وہ ایک گھر میں لے گئیں اور وہاں انصار کی چند عورتیں تھیں اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ خیر و برکت دے اور تمہیں خیر میں سے حصہ ملے۔ (غرض) میری ماں نے مجھے ان کے سپرد کر دیا۔ اور انہوں نے میرا ردھو یا اور سنگار کیا اور مجھے کچھ خوف نہیں پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کے وقت آئے اور مجھے ان کے

عَلَى أَرْبَعِ أَرْبَاقٍ؟ كَأَلَمَّا تَنْحَثُونَ الْفِصَّةَ مِنْ عَرْضِ هَذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا لَطْفِيكَ وَلَكِنْ عَسَى أَنْ تَمُتَنَّ فِي بَعَثٍ نَصِبُ مِنْهُ قَالَ لَبِثَتْ بَعَثًا إِلَى بَنِي عَسٍ بَعَثَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فِيهِمْ *

باب اسْتِمَارِ الْأَيْمِ وَالْبِكْرِ فِي النِّكَاحِ

٨٠٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْكَحِ الْأَيْمَ حَتَّى تَسْتَأْمَرَ وَلَا تَنْكَحِ الْبِكْرَ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْهَبَا؟ قَالَ أَنْ تَنْكُتَ *

٨٠٣ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيْمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تَسْتَأْذِنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْهَبَا صُمَاتَهَا *

باب الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

٨٠٤ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحَلَّكُمْ بِهِ الْفُرُوجُ *

باب تَزْوِيجِ الصَّغِيرَةِ

٨٠٥ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِّ سِنِينَ وَبَنِي بِي وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ قَالَتْ فَكَيْفَ الْمَدِينَةَ فَوَعِدْتَنِي فَوَفَى فَوَفَى حَضْرِي جُمَيْمَةَ فَأَتَيْتِي أُمَّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أَرْجُوْحَةٍ وَمَعِيَ صَوَاحِبِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتَهَا وَمَا أَذْرِي مَا تَرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي فَأَوْقَفْتَنِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ هَذِهِ هَذِهِ حَتَّى ذَهَبَ نَفْسِي فَأَدْخَلْتَنِي بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَلَسْنَ عَلَيَّ الْخَيْبَرَ وَالْبُرَيْكَةَ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِنَّ فَنَلَسْنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْتَنِي فَلَمْ يُرْغِسِي إِلَّا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضِي فَأَسْلَمْتَنِي

سپر دکردیا۔

إِنَّهُ

باب عَنْقُ الْأُمَّةِ وَتَرْوِجُهَا

۸۰۶ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بَعَثَ فِرْكَبَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنَا وَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُفَاقِ خَيْبَرَ وَإِنْ رُكِبْتِي لَتَمَسُّ فِعْذُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْسُ الْبِزَارُ عَنْ فِعْذِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْنِي لِأُرَى يَبَاضُ فِعْذُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَيْرَتِ خَيْبَرَ إِنَّا إِذَا تَوَلَّيْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحَ الْمُنْذَرِينَ) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ قَالَ عَبْدُ الْغَرِيْبِزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخَمِيْسُ قَالَ وَأَصْبَحْنَا عَتُوًّا وَجَمَعَ السَّيِّئُ فِجَاءَهُ دَحِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْطِنِي جَارِيَةَ مِنَ السَّيِّئِ فَقَالَ أَذْهَبُ فَاخْذُ جَارِيَةَ فَأَخَذَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتِ حُيَيِّ فِجَاءَهُ وَرَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَغْطَيْتِ دَحِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتِ حُيَيِّ سَيِّدَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ أَدْعُوهُ بِهَا قَالَ فِجَاءَهُ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةَ مِنَ السَّيِّئِ غَيْرَهَا قَالَ وَأَعْتَقَهَا وَتَرَوُجَهَا فَقَالَ لَهُ نَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَرَوُجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزْتُهَا لَهُ أُمَّ سَلِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَاصْبَحَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ قَالَ وَبَسَطَ نَظْعًا قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْأَقِطِ

باب: لوطی کو آزاد کرنے اور اس سے شادی کرنے کا بیان۔

806: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر میں آئے تو ہم نے خیبر کے پاس صبح کی نماز ادا کر کے وہاں سے چلے گئے اور میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بھی سوار ہوئے اور سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بھی سوار ہوئے اور میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی سواری کو) خیبر میں داخل کر دیا اور میرا گھٹانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کو لگ رہا تھا (کیونکہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے چادر ہٹ گئی تھی، اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہستی (خیبر) میں داخل ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”اللہ اکبر خیرت خیبر“ کا نعرہ لگا یا یعنی اللہ سب سے بڑا ہے اور خیبر برباد ہو گیا۔ اور فرمایا جب ہم کسی قوم کے کھن (میدان) میں اترے (تو جس قوم کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا جا رہا ہے اس کی صبح بری ہوئی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (نعرے) تین مرتبہ لگائے۔ سیدنا انس نے کہا کہ قوم (یہود) اپنے کام کاج کیلئے جاری تھی۔ (وہ لشکر کو دیکھ کر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سن کر) کہنے لگے کہ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کے ساتھ پہنچ گئے ہیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے خیبر کو طاقت کے ساتھ فتح کیا اور قیدی ایک جگہ اکٹھے کئے گئے۔ پھر سیدنا حبیہ رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیدیوں میں سے مجھے کوئی لوطی دے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اور کوئی سی بھی لوطی لے لو۔ انہوں نے صفیر رضی اللہ عنہا (جو کہ قیدیوں میں تھیں) کو پسند کیا اور لے گئے، تو ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے وحیہ رضی اللہ عنہا کو صفیرہ بنت حیی ویدی جو کہ بتقرظہ اور بتونظیر کے سردار کی بیٹی ہے، وہ صفیرہ آپ کو ہی لائق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وحیہ رضی اللہ عنہا اور اس باندی کو بلاؤ۔ وہ صفیرہ رضی اللہ عنہا کو لائے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیرہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وحیہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا کہ صفیرہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی اور لوطی لے لو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے شادی کر لی۔ ثابت نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابو حمزہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (یعنی اُم المؤمنین صفیرہ رضی اللہ عنہا) کو حق مہر کتنا دیا تھا؟ تو انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ان کا مہر ان کی اپنی ذات تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آزاد کیا اور نکاح کر لیا (یہی آزادی ان کا حق مہر تھا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی سفر میں ہی تھے کہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے صفیرہ رضی اللہ عنہا کو بنایا سنوارا اور تیار کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا دیا۔ صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرس کی حالت میں کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہو تو وہ لے آئے۔ اور آپ

ﷺ نے دسترخوان بچھا دیا تو کوئی شخص نہیں لایا تو کوئی کھجور لایا اور کوئی گھی لے آیا۔ صحابہ کرام ﷺ نے ان تمام چیزوں کو ملا کر حمیس بنائی (اور کھائی) یہ نبی ﷺ کا دلیر تھا۔

807: سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنی لوٹری کو آزاد کرے اور پھر اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوہرا ثواب ہے۔

باب: نکاح شغار کے متعلق۔

808: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ اور شغار یہ تھا کہ ایک شخص اپنی بیٹی دوسرے کو اس اقرار کے ساتھ بیاہ دیتا تھا کہ وہ بھی اپنی بیٹی اسے بیاہ دے اور دونوں کے درمیان مہر مقرر نہ ہو۔

باب: نکاح متعہ کے متعلق۔

809: قیس کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ سے سنا ہے کہتے تھے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں تو ہم نے کہا کہ کیا ہم کسی نہ ہو جائیں؟ تو آپ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا پھر ہمیں اجازت دی کہ ایک کپڑے کے بدلے عین مدت تک عورت سے نکاح (یعنی متعہ) کر لیں پھر سیدنا عبد اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ "اے ایمان والو! امت حرام کرو پاک چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو، بیشک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا"۔ (المائدہ: 87)

810: سیدنا جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ ہم (عورتوں سے کئی دن کیلئے) ایک مٹھی کھجور اور آٹا دے کر رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکرؓ کے دور میں متعہ کر لیتے تھے یہاں تک کہ سیدنا عمرؓ نے عمر بن حریث کے قصہ میں اس سے منع کر دیا۔

باب: نکاح متعہ کے منسوخ ہونے اور اس کے حرام ہونے کے متعلق۔

811: سیدنا علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے متعہ سے گھر بیلو گدھوں کے گوشت کھانے سے بھی منع فرمایا۔ (یعنی جنگلی گدھا حرام نہیں ہے)۔

812: ربیع بن بسرہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ﷺ نے فرود فتح مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور کہا کہ ہم مکہ میں پندرہ یعنی رات اور دن ملا کر تیس دن ٹھہرے تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت

وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالثَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالثَّمَنِ فَحَاسُوا حِينَئِذٍ فَكَانَتْ وَليمة رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

807: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُعْتَقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يُزَوِّجُهَا لَهُ أَجْرَانِ *

باب نِكَاحِ الشَّغَارِ

808: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ * وَالشَّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ *

باب فِي نِكَاحِ الْمُتَعَةِ

809: عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَحْضِي؟ فَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَتَكَبَّحَ الْمَرْأَةَ بِالْثَوْبِ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ) (المائدة: 87) *

810: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبِيضَةِ مِنَ الثَّمَرِ وَالذَّقِيقِ الْأَثَمِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي شَأْنِ عُمَرُو بْنِ حَرْثٍ *

باب نَسْخِ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ وَتَحْرِيمِهَا

811: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ مُتَعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَةِ *

812: عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ مَكَّةَ قَالَ فَاقْتَمْنَا بِهَا خُمْسًا عَشْرَةَ لَيَالٍ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ

دی پس میں اور میری قوم کا ایک شخص دونوں نکلے اور میں اس سے خوبصورتی میں زیادہ تھا اور وہ بدصورتی کے قریب تھا اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس چادر تھی اور میری چادر پرانی تھی اور میرے ابن عم کی چادر نئی اور تازہ تھی۔ یہاں تک کہ جب ہم مکہ کے نیچے یا اوپر کی جانب میں پہنچے تو ہمیں ایک عورت ملی جیسے جوان اونٹنی ہوتی ہے، صراحی وار گردن والی (یعنی جوان خوبصورت عورت) پس ہم نے اس سے کہا کہ کیا تجھے شرم ہے کہ ہم میں سے کوئی تجھ سے متعہ کرے؟ اس نے کہا کہ تم لوگ کیا دو گے؟ تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر پھیلائی تو وہ دونوں کی طرف دیکھنے لگی۔ اور میرا رفیق اس کو گھورتا تھا (اور اس کے سر سے سرین تک گھورتا تھا) اور اس نے کہا کہ ان کی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور تازہ ہے۔ تو اس (عورت) نے دو یا تین بار یہ کہا کہ اس کی چادر میں کوئی مضائقہ نہیں۔ غرض میں نے اس سے متعہ کیا۔ پھر میں اس عورت کے پاس سے اس وقت تک نہیں نکلا جب تک رسول اللہ ﷺ نے متعہ کو حرام نہیں کر دیا۔

813: سیدنا سہرہ جنسی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، اور اب اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت کے دن تک کیلئے حرام کر دیا ہے، پس جس کے پاس ان میں سے کوئی (یعنی متعہ والی عورت) ہو تو چاہیے کہ اس کو چھوڑ دے اور جو چیز تم انہیں دے چکے ہو واپس نہ لو۔

باب: محرم کا نکاح کرنا اور پیغام نکاح دینا صحیح ہے۔

814: نسیم بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ نے اپنے بیٹے طلحہ بن عمر کا نکاح شبیبہ بن جبیر کی بیٹی سے کرنے کا ارادہ کیا۔ پس انہوں نے ابان بن عثمان کے پاس جو کہ اس وقت امیر حج تھے، قاصد بھیجا کہ وہ بھی (نکاح کے موقع پر) آئیں۔ پس ابان (آئے) اور کہا کہ میں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ محرم (جس نے حج و عمرے کا احرام باندھا ہو وہ) نہ تو اپنا نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے۔

815: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور آپ ﷺ محرم تھے (یعنی حرم میں تھے)۔

816: سیدنا یزید بن اصم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے ام المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے خود بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا اور میمونہ رضی اللہ عنہا میری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں

فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُتَعَةِ النِّسَاءِ فَخَرَجْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَلِيَ عَلَيْهِ فَضَّلٌ فِي الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الدُّعَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مَنَا بُرْدٌ فَبُرِدِي خَلِقٌ وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَبُرْدٌ جَدِيدٌ غَضٌّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ أَوْ بِأَعْلَاهَا فَتَلَقْنَا نَفَاةً مِثْلَ الْبُكْرَةِ الْغَنَطُطَةَ فَقُلْنَا هَلْ لَكَ أَنْ يَسْتَمْتِعَ مِنْكَ أَحَدُنَا؟ قَالَتْ وَمَاذَا تَبْدُلَانِ؟ فَتَشَرَّ كُلُّ وَاحِدٍ مَنَا بُرْدَةً فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ وَبَرَاهَا صَاحِبِي تَنْظُرُ إِلَى عَطْفِهَا فَقَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذَا خَلِقٌ وَبُرْدِي جَدِيدٌ غَضٌّ فَتَقُولُ بُرْدُ هَذَا لَا بَأْسَ بِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعَتْ مِنْهَا فَلَمْ أُخْرَجْ حَتَّى حَرَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

813: عَنْ سَيِّرَةِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِيِ اسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا

باب التَّهْمِي عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَحَطْبِهِ

814: عَنْ نُسَيْبِ بْنِ وَهَبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَحْضُرُ ذَلِكَ وَهُوَ أَمِيرُ الْحَجِّ فَقَالَ أَبَانَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ *

815: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ *

816: عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْأَصَمِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ وَكَانَتْ خَالَتِي وَخَالَةَ

کی خالہ تھیں۔

باب: کسی عورت اور اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

817: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عورتوں کو نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے اور وہ (عورتیں) عورت اور اس کی پھوپھی اور عورت اور اس کی خالہ ہیں۔

باب: نبی کی ازواج مطہرات کے حق مہر کا بیان۔

818: ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی (ازواج مطہرات) کا مہر کتنا رکھا تھا؟ تو انہوں نے کہا آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ (انہوں نے) پوچھا کہ تمہیں نش کی مقدار معلوم ہے؟ ابوسلمہ کہتے ہیں، میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ نصف اوقیہ ہے۔ یہ کل پانچ صد درہم بنتے ہیں اور یہی رسول اللہ ﷺ کا اپنی ازواج مطہرات کے لئے مہر تھا۔

باب: کھجور کی گٹھلی برابر سونے پر نکاح۔

819: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زروی کا اثر دیکھا تو فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی بھر سونے کے مہر پر نکاح کیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، ولیمہ کرو اگر چہ ایک بکری کا ہو۔

باب: تعلیم قرآن پر نکاح دینے کا بیان۔

820: سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اس لئے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی ذات آپ ﷺ کو ہبہ کر دوں، (اس میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے کہ "اگر کوئی مومنہ عورت اپنی جان نبی ﷺ کو بخش دے اگر نبی اس سے نکاح کا ارادہ کریں اور یہ حکم خاص آپ ﷺ کو ہے نہ کہ اور مومنوں کو" اور اس سے خاص آپ ﷺ کیلئے ہی ہبہ کا جواز ثابت ہوا۔ (احزاب: ۵۰) پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف خوب نیچے سے اوپر تک نگاہ کی اور پھر سر مبارک جھکا لیا پس جب اس عورت نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کے بارہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ اور ایک صحابی اٹھے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو مجھ سے اس کا عقد کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

ابن عباس *

باب تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَئِهَا

۸۱۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةُ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَئِهَا *

باب صَدَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَزْوَاجِهِ

۸۱۸ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ كَانَ صَدَاقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثَلَاثِي عَشْرَةَ أَوْقِيَةً وَثَلَاثًا قَالَتْ أَتُنَدِرِي مَا التَّرُّ؟ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفَ أَوْقِيَةٍ فَلَيْلِكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَهَذَا صَدَاقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَزْوَاجِهِ *

باب التَّكَاحِ عَلَى وَزْنِ نِوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ

۸۱۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثْرَ صَفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نِوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ تَبَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلَمْ وَلَوْ بِشَاةٍ *

باب التَّزْوِيجِ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ

۸۲۰ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لَكَ نَفْسِي فَظَنَرْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ لَهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تُكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْهَا فَقَالَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَأَنْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا؟ فَذَهَبَ ثُمَّ

تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس جا کر دیکھو شاید کچھ مل جائے، پھر وہ گئے اور لوٹ آئے اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں پایا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ جا دیکھ اگر چلو ہے کا چھلہ ہو، وہ پھر گئے اور لوٹ آئے اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم یا رسول اللہ ﷺ! ایک لوہے کا چھلہ بھی نہیں ہے، مگر یہ میری تہیند ہے اس میں سے آدھی اس عورت کو دے دوں گا۔ راوی سیدنا اہل بیت علیہم السلام نے کہا کہ اس غریب کے پاس اوپر والی چادر بھی نہ تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری تہیند سے تمہارا کیا کام نکلے گا؟ اگر تم نے اس کو پہنا تو اس میں سے اس پر کچھ نہ ہوگا اور اگر اس نے پہنا تو تجھ پر کچھ نہ ہوگا۔ پھر وہ شخص (ماپوس ہو کر) بیٹھ گیا، یہاں تک کہ جب دیر تک بیٹھا رہا تو کھڑا ہوا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے جب اسے پیٹھ موڑ کر جاتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے بلانے کا حکم دیا جب وہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں اور اس نے سورتوں کو گن کر بتا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ تو ان کو (منہ) زبانی پڑھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چائیں نے اسے تیرا مملوک کر دیا (یعنی نکاح کر دیا) اس قرآن کے عوض میں جو تجھے یاد ہے (یعنی یہ سورتیں اسے یاد کرادینا، یہی تیرا مہر ہے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے قول ﴿تُرْجِي مِنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ﴾ کے متعلق۔
821: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ان عورتوں پر بہت غیرت کرتی تھی جو رسول اللہ ﷺ کو اپنی جان بہہ کر دیتی تھیں۔ اور میں کہتی تھی کہ عورت اپنی جان کو کیسے بہہ کرتی ہوگی؟ پھر جب یہ آیت اتری کہ ”اے نبی (ﷺ)! جس کو آپ چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو آپ چاہیں اپنے پاس جگہ دیں اور جس کو علیحدہ کیا ہے اس کو بلا لیں“ تو میں نے نبی ﷺ سے کہا کہ اللہ کی قسم میں دیکھتی ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی آرزو کے موافق جلد حکم فرمادیتا ہے۔

باب: ماہِ شَواَل میں شادی و نکاح کا بیان۔
822: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا اور ماہِ شَواَل میں ہی میری رخصتی ہوئی اور کوئی عورت رسول اللہ کے پاس مجھ سے بڑھ کر بیاری تھی۔ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دوست رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں کی رخصتی ماہِ شَواَل میں ہو۔
باب: نکاح میں ولیہ کا بیان۔

رَجِعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجِعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِذَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ يَا زَارِكُ؟ إِنْ لَبِستَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِستَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَضْرَبَهُ فِدْعِي فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا عَدَدَهُمَا فَقَالَ تَفْسِرُوهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مَلَكَتْهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ *

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿تُرْجِي مِنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ

{.....} الْآيَةِ

٨٢١ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُغَارُ عَلَى اللَّائِي وَهِنَّ أُنْفُسُهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ أَوْتَهَبُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي تَرْجِيٍّ مِنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُرْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ اتَّقَيْتُ مِمَّنْ عَزَلْتُ {الاحزاب: ٥١} قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى رَيْكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ *

باب التَّرْوِيَجِ فِي سُؤَالِ

٨٢٢ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تُرْوِي جَنَسِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي سُؤَالٍ وَبَنِي بِي فِي سُؤَالٍ فَسَأَيْتُ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَنْظَسِي عِنْدَهُ مِنِّي؟ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِي سُؤَالِ *

باب الْوَالِيْمَةِ فِي النِّكَاحِ

۸۲۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَا مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أَكْثَرَ أَوْ أَفْضَلَ مِمَّا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ بِمَا أَوْلَمَ؟ قَالَ أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتَّى تَرَكَوهُ *

۸۲۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَا فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمَّ سَلِيمٍ حَيْسًا فَجَعَلْتُهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تَقْرُؤُكَ السَّلَامَ وَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِثْلُ قَلِيلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تَقْرُؤُكَ السَّلَامَ وَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِثْلُ قَلِيلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَعَةً ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْخُلِي لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقَيْتَ وَسَمِي رَجُلًا قَالَ فَذَعُونِ مَنْ سَمِي وَمَنْ لَقَيْتَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَدَدَ كَمْ كَانُوا؟ قَالَ زُهَاءٌ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ هَاتِ الْقَوْرَ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةَ وَالْحُجْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقُوا عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَيَأْكُلُوا كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلَّهُمْ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْزُقْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَذْرِي حِينَ وَصَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ لِي بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُؤْتِيَةً وَجَهَّهَا إِلَى الْحَائِطِ فَتَقَلُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ

823: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا سے (نکاح کے موقع پر) جیسا بہتر اور فراموشی سے دیکھ کر کیا، کسی اور زوجہ سے (نکاح) پر نہیں کیا۔ پس ثابت بنانی نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز کا دیکھ کر کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت روٹی کھلائی تھی، حتیٰ کہ لوگ سیر ہو کر چلے گئے اور کھانا بچ گیا۔

824: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور اپنی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے اور میری ماں اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کچھ حیس میں بنایا اور اس کو ایک طباق میں رکھ کر کہا کہ اے انس! اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا (اس سے ثابت ہوا کہ نئے دولہا کے پاس کھانا بھیجتا جس سے دیکھ میں مدد ہو مستحب ہے) اور عرض کرنا کہ یہ میری ماں نے آپ جاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہی کی خدمت میں بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے اور عرض کرتی ہے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی خدمت میں ہماری طرف سے یہ بہت چھوٹا سا ہدیہ ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور میں نے عرض کیا کہ میری ماں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجھے بھیجا ہے اور سلام کہا ہے اور عرض کرتی ہیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بہت چھوٹا ہدیہ ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رکھ دو اور جاؤ فلاں فلاں شخص کو ہمارے پاس بلاؤ اور جو تمہیں مل جائے اور کئی شخصوں کے نام لئے۔ پس میں ان کو بھی لایا جن کا نام لیا اور ان کو بھی جو مجھے مل گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پھر وہ سب لوگ کتنی میں کتنے تھے؟ انہوں نے کہا کہ تین سو کے قریب تھے اور مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس! وہ طباق لاؤ پھر وہ لوگ اندر آئے یہاں تک کہ صفہ چوتراہ اور حجرہ بھر گیا (صفہ وہ جگہ جو باہر بیٹھے کی بنائی جائے جسے دیوان خانہ کہتے ہیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس دس آدمی حلقہ باندھتے جائیں (یعنی جب وہ کھا لیں پھر دوسرے دس بیٹھیں) اور چاہئے کہ ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے (یعنی کھانے کی چوٹی نہ توڑے کہ برکت وہیں سے نازل ہوتی ہے) پھر ان لوگوں نے یہاں تک کھایا کہ سب سیر ہو گئے اور ایک گروہ کھا کر جاتا تھا تو دوسرا آتا تھا یہاں تک کہ سب لوگ کھا چکے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ انس اس (برتن) کو اٹھا لے اور میں نے اس برتن کو اٹھایا تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا تب اس میں کھانا زیادہ تھا۔ اور بعض لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بیٹھے باتیں کرنا شروع ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ (یعنی اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا)

دیوار کی طرف منہ پھیرے بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان لوگوں کا بیٹھنا رسول اللہ ﷺ کو ناگوار گزر رہا تھا تو آپ ﷺ باہر نکلے اور اپنی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو سلام کرتے ہوئے لوٹ کر آئے۔ پھر جب ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہم نبی ﷺ پر بوجھ بنے ہوئے ہیں، تو جلدی سے دروازے پر گئے اور سب کے سب باہر نکل گئے اور رسول اللہ ﷺ آئے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے پردہ ڈال دیا اور اندر داخل ہوئے اور میں حجرے میں بیٹھا ہوا تھا پھر تھوڑی دیر ہوئی ہوگی کہ آپ ﷺ میری طرف نکلے اور یہ آیتیں آپ ﷺ پر نازل ہوئی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے باہر نکل کر لوگوں پر پڑھیں کہ ”اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی ﷺ کے گھروں میں نہ جایا کرو کھانے کیلئے ایسے وقت میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو بلکہ جب بلایا جائے (تو) جاؤ اور جب (کھانا) کھا چکو تو نکل کھڑے ہو، وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو۔ نبی (ﷺ) کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی ہے۔ وہ تو لحاظ کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (بیان) حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا.....“ آخر آیت تک۔ (الاحزاب: 53)۔ (راوی حدیث) جعد نے کہا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سب سے پہلے یہ آیتیں میں نے سنی ہیں اور مجھے پہنچی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات پردہ میں رہنے لگیں۔

باب: نکاح کی دعوتِ ولیمہ کو قبول کرنے کے بیان میں۔

825: نافع سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ جب کوئی اپنے بھائی کو بلائے تو چاہیے کہ اس کی دعوت کو قبول کرے (دعوت) شادی کی ہو یا اسی کی طرح کی کوئی اور دعوت ہو۔

826: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو دعوت دی جائے تو چاہیے کہ قبول کر لے اگر روزے سے ہو تو دعا کرے اور اگر روزے سے نہ ہو تو کھائے۔

827: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدترین کھانا اس ویسے کا کھانا ہے کہ جس میں جو آنا چاہتا ہے، اس کو روکا جاتا ہے اور جو نہیں آتا اس کو کھاتے پھرتے ہیں۔ اور جو دعوت میں نہ آیا تو اس نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

باب: ہمبستری کے وقت کیا کہا جائے؟

828: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی تم میں سے ارادۂ جماع کے وقت ”بِسْمِ اللّٰهِ مَا رَزَقْتَنَا“ کہہ لے تو اگر اللہ نے ان کی تقدیر میں لڑکا رکھا ہے تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچائے گا اور اس کے

اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ تَقَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَرَاخِي السَّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسْرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاطِرِينَ إِنَاءَهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ (الاحزاب: ۵۳) * قَالَ الْجَعْدُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا أَخَذْتُ النَّاسَ عَهْدًا بِهَذِهِ الْآيَاتِ وَحَجَّيْنِ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب في إجابة الدعوة في النكاح

۸۲۵ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ *

۸۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجِبْ فَإِنْ كَانَ صَانِمًا فَلْيَصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطَرًا فَلْيَطْعَمْ *

۸۲۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُتَمَعُّهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مِنْ بَابِهَا وَمَنْ لَمْ يَجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

باب مَا يَقُولُ عِنْدَ الْجِمَاعِ

۸۲۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنَّبْنَا الشَّيْطَانَ

معنی یہ ہیں کہ میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے یا اللہ! بچا ہم کو شیطان سے اور دُرور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو تو ہمیں عنایت فرمائے گا۔

باب: اللہ تعالیٰ کے قول ”تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں“ کے متعلق۔

829: ابن المنکدر سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہودی لوگوں کا قول تھا کہ جو مرد جماع کرے اپنی عورت سے قبل میں پیچھے ہو کر تولز کا بھیگا پیدا ہوتا ہے، (کہ ایک چیز کو دود دیکھتا ہے) اس پر یہ آیت اتری کہ ”عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، پس اپنی کھیتی میں جس طرف سے چاہو آؤ“ (البقرہ: ۲۲۳) (یعنی آؤ کھیتی میں اور کونوں میں نہ جاؤ اور کھیتی وہی ہے جہاں بیج ڈالے تو اُگے نہ وہ جگہ جہاں بیج ضائع ہو)۔

باب: اس عورت کے بارے میں جو اپنے خاندان کے بستر پر آنے سے رکتی ہے۔

830: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد اپنی عورت کو اپنے بچھونے پر بلائے اور وہ نہ آئے، تو مرد اس پر رات بھر غصے رہے، تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

باب: عورت کے ہمبستری والے راز اور بھید کو ظاہر کرنے کے متعلق۔

831: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ بُرا لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اور عورت اس کے پاس آئے (یعنی صحبت کریں) اور پھر اس کا بھید ظاہر کر دے۔

باب: اللہ تعالیٰ انسان کے عمل پر پردہ ڈال دے تو انسان کے لئے اپنی طرف سے پردہ کھول دینے کی ممانعت۔

832: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میری تمام امت معاف کی ہوئی ہے مگر ظاہر کرنے والے اور ظاہر کرنا یہ ہے کہ کوئی شخص رات کوئی (برا) عمل کرتا ہے، جب صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس (اس برے کام) پر پردہ ڈال دیا ہوتا ہے لیکن وہ خود کہتا ہے کہ اے فلاں! آج رات میں نے فلاں (برا) عمل کیا ہے، حالانکہ اس نے رات کو برا عمل کیا تھا (اور) اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا تھا۔ رات کو رب پردہ ڈالتا ہے اور صبح کو یہ (شخص) اللہ تعالیٰ کے پردے کو ہٹا دیتا ہے۔

باب: عورت اور لونڈی سے عزل (یعنی صحبت کے وقت انزال باہر کرنے) کے متعلق۔

833: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل

وَجَنَبَ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْنَا فَإِنَّهُ إِنْ يَفْدَرُ يَتَّهَمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا *

باب في قوله تعالى: { نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ }
829 عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ ذُبْرَهَا فِي قَبْلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَتَزَلَّتْ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَيُّ شَيْئُمْ) - (البقرة: 223) *

باب في المرأة تمتنع من فرائض زوجها
830 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ قَاتَ غَضَبَانِ عَلَيْهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَضْحِكَ *

باب في نشر سر المرأة
831 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَيُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا *
باب ستر الله العمل على العبد وكشفه عن نفسه

832 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُنْثَى مُعَافَى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنْ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَغْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يَضْحِكُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: يَا فُلَانٌ قَدْ عَمَلْتَ الْبَارِحَةَ كَذًّا وَكَذًّا وَقَدْ بَاتَ يَسْتَرُهُ رَبُّهُ فَيَبِينُ يَسْتَرُهُ رَبُّهُ وَيَضْحِكُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ *

باب في العزل عن المرأة والأمة

833 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ کیوں کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کسی وقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے جو کہ بچے کو دودھ پلاتی ہے، وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور اس کے حاملہ ہونے کو ناپسند کرتا ہے اور کسی کے پاس ایک لوطی ہوتی ہے، وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اسے حمل ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح نہ کرو؟ اس لئے کہ حمل ہونا نہ ہونا تقدیر سے ہے۔ ابن عون نے کہا کہ میں نے یہ روایت حسن سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اس میں جھڑکتا (ڈانٹ پلاتا) ہے عزل کرنے سے۔

834: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے استفسار کرتے ہوئے عرض کیا کہ میرے پاس ایک لوطی ہے جس سے میں عزل کرتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کو پیدا کرنے کا ارادہ کرے تو یہ (عزل) اسے روک نہیں سکتا۔ (کچھ ہی دن بعد) وہ آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں نے جس لوطی کا آپ ﷺ سے ذکر کیا تھا وہ حاملہ ہوگئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

باب: غیلہ (دودھ پلاتے وقت عورت سے صحبت کرنے) کے متعلق۔

835: سیدنا عکاشہ کی بہن سیدہ جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئی، تو آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ میں نے چاہا کہ غیلہ سے منع کروں، پھر میں نے دیکھا کہ روم اور فارس کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا۔ پھر صحابہ نے آپ ﷺ سے عزل کے متعلق پوچھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ”واؤ“ خفی ہے۔ (یعنی بچے کو مخفی طور پر زندہ دگر کر دینا ہے)۔

باب: حاملہ لوطیوں سے ہمبستری کے متعلق۔

836: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک خیمہ کے دروازے پر سے گزرے اور وہاں ایک عورت کو دیکھا جس کا زمانہ ولادت قریب تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ شاید وہ شخص (جس کے پاس یہ ہے) اس سے جماع کا ارادہ رکھتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ”جی ہاں“۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے چاہا کہ اس کو ایسی لعنت کروں جو قبر تک اس کے ساتھ رہے، وہ کیونکر اس لڑکے کا وارث ہو سکتا ہے، حالانکہ وہ اس کیلئے حلال نہیں۔ اور اس لڑکے کو غلام کیسے بنائے گا حالانکہ وہ اس کیلئے حلال نہیں۔

837: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن ایک لشکر اور اس کی طرف روانہ کیا۔ ان کا دشمن سے مقابلہ ہوا تو وہ

ذَكَرَ الْعَزْلَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا ذَاكُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرَضِعُ فَيَصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأُمَّةُ فَيَصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَانَ هَذَا رَجُزًا*

834: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً لِي وَأَنَا أَغْزِلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَنْ يَمْتَنِعَ شَيْئًا أَرَادَهُ اللَّهُ قَالَ فَجَاءَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا عِنْدَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ*

باب فِي الْغَيْلَةِ

835: عَنْ جَدَامَةَ بِنْتِ وَهَبٍ أُخْتِ عَكَاشَةَ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْهِي عَنِ الْغَيْلَةِ فَتَنْظُرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَنْظُرُونَ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا نَمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ

باب رَطَاءِ الْحَبَالِيِّ مِنَ السَّبْيِ

836: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى بِامْرَأَةٍ مُجَبَّحٍ عَلَى بَابٍ فَسَطَّطَ فَقَالَ لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَلِمَ بِهَا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرُهُ كَيْفَ يُوْرَثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَعْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ*

837: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ بَجَيْشًا إِلَى أَوْطَاسَ

ان سے لڑے اور ان پر غالب آگئے اور ان کی عورتیں قید کر لائے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ ﷺ نے ان سے صحبت کرنے کو اس وجہ سے بھلا جانا کہ ان کے شوہر مشرکین موجود تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ”حرام ہیں شوہروں والیاں مگر جو تمہاری ملک میں آگئیں“ (النساء: 24) یعنی جب ان کی عدت گزر جائے تو وہ تمہارے لئے حلال ہیں۔

باب: عورتوں کے درمیان (رات گزارنے میں) باری مقرر کرنا۔

838: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی نو بیویاں تھیں اور آپ ﷺ

جب ان میں باری کرتے تھے تو پہلی بیوی کے پاس نو بیویاں دن تشریف لاتے تھے (اس لئے) بیویوں کا قاعدہ تھا کہ جس گھر میں آپ ﷺ ہوتے تھے اس گھر میں جمع ہو جاتی تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے اور اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا تو انہوں (عائشہ) نے عرض کی کہ یہ زینب ہیں پس تو آپ ﷺ نے ہاتھ کھینچ لیا اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ اور زینب رضی اللہ عنہما کے بیچ میں ٹکرائے گئے، یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں اور نماز کی تکبیر ہو گئی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے قریب سے گزرے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نماز کو نکلنے اور ان کے منہ میں خاک ڈالنے۔ نبی ﷺ نکلے اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اب نبی ﷺ نماز پڑھ چکے ہیں تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان کو بہت سخت کہا اور کہا کہ تو ایسا کرتی ہے (یعنی نبی ﷺ کے آگے جینتی اور آواز بلند کرتی ہے)؟

باب: باکرہ اور شیبہ عورت کے پاس رات گزارنے کے متعلق فرق کا بیان۔

839: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ ﷺ تین روزان کے پاس رہے اور پھر فرمایا کہ تم اپنے شوہر کے پاس کچھ حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ تمہارے پاس رہوں اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہا تو اپنی سب عورتوں کے پاس ایک ایک ہفتہ رہوں گا (اور پھر ان سب کے بعد تمہاری باری آئے گی)۔

840: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب باکرہ سے نکاح کرے

اور پہلے اس سے اس کے نکاح میں شیبہ ہو، تو اس باکرہ کے پاس سات روز تک رہے (اور بعد اس کے پھر باری مقرر کرے) اور جب شیبہ سے نکاح کرے جبکہ اس پہلے سے اس کے پاس باکرہ ہو تو اس کے پاس تین دن رہے۔ خالد (راوی حدیث) نے کہا کہا کہ اگر میں اس روایت کو مرفوع کہوں تو بھی صحیح ہوگا مگر انس

فَلَقُوا عَدُوًّا فَنَقَلُوهُمْ فَنظَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَابًا لَّفَكَانَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَحَوُّجُوا مِنْ غَشِيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) (النساء : ۲۴) أَيْ فَبَيْنَ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ *

باب فِي الْقِسْمِ بَيْنَ النِّسَاءِ

۸۳۸ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ نِسْوَةٍ فَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَتَّبِعُهُنَّ إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ فَكَانَ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ يَا نَبِيَّهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَاءَتْ زَيْنَبُ فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ هَذِهِ زَيْنَبُ فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَتَقَاتَلْنَا حَتَّى اسْتَحْيَيْنَا وَأَقَامَتِ الصَّلَاةَ فَمَرُّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى ذَلِكَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَاحْتِ فِي أَفْوَاهِهِنَّ الثَّرَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ فَيَجِيءُ أَبُو بَكْرٍ فَيَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ لِي فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ أَنْصَتِينَ هَذَا *

باب الْمَقَامِ عِنْدَ الْبِكْرِ وَالشِّبِّ

۸۳۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَاتٌ إِنْ شِئْتَ سَمِعْتُ لَكَ وَإِنْ سَمِعْتُ لَكَ سَمِعْتُ لِسَائِي

۸۴۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الشِّبِّ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الشِّبِّ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا * قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتَ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذَلِكَ *

ﷺ نے یہ الفاظ کہے تھے کہا کہ سنت اسی طرح ہے۔

باب: ایک عورت کا اپنی باری دوسری عورت کو بہہ کرنا۔

841: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے سوہہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی عورت کو ایسا نہیں دیکھا کہ میں اس کے جسم میں ہونے کی آرزو کرتی، وہ تیز مزاج کی عورت تھیں۔ پھر جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی۔ پس رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دو دن رہتے، ایک دن ان کی اپنی باری کا اور ایک سوہہ رضی اللہ عنہا کی باری کا۔

باب: بعض عورتوں کے درمیان باری مقرر نہ کرنے کے متعلق۔

842: عطاء کہتے ہیں کہ ہم سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ سرف میں اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ پر حاضر ہوئے تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: خیال رکھو کہ یہ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب تم ان کا جنازہ مبارک اٹھانا تو ہلانا جلاتا نہیں اور بہت نرمی سے لے چلانا۔ اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نوازواج مطہرات تھیں جن میں سے آٹھ کیلئے باری مقرر تھی اور ایک کیلئے نہیں۔ عطاء نے کہا کہ جن کیلئے باری مقرر نہیں تھی وہ اُمّ المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ (یہ راوی کا وہم ہے، صحیح یہ ہے کہ اُمّ المؤمنین سوہہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہہ کر دی تھی، جیسے اس سے اوپر والی روایت میں ہے)۔

باب: جو کسی عورت کو دیکھے (اور اس کا نفس اس کی طرف مائل ہو) تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے تو اس کی رغبت ختم ہو جائے گی۔

843: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسی اجنبی عورت کو دیکھا۔ آپ ﷺ اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور وہ اس وقت چمڑے کو (رنگنے کیلئے) رگڑ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے اپنی ضرورت (جماع) پوری کی اور پھر باہر تشریف لے آئے اور فرمایا: بیشک عورت شیطان کی صورت میں آتی اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔ (یعنی اسے دیکھ کر شیطان کی خیالات بھڑکتے ہیں) پھر جب تم میں سے کوئی کسی (اجنبی) عورت کو دیکھے (اس پر شیطان کی خیالات آئیں) تو اس کو اپنی بیوی کے پاس آنا چاہئے، اس عمل سے اس کے دل کے خیالات فاسدہ کو ختم ہو جائیں گے۔

باب: عورتوں سے نرمی اور ان سے خیر خواہی کرنے کا بیان۔

844: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کیلئے ضروری ہے

باب هِبَةُ الْمَرْأَةِ يَوْمَهَا لِلْآخَرَى

٨٤١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مَسَاحِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنْ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبُرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جَعَلْتَ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَائِشَةَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ *

باب فِي تَرْكِ الْقَسَمِ لِبَعْضِ النِّسَاءِ

٧٤٢ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرَفٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعَشَهَا فَلَا تُزَعْرَعُوا وَلَا تُزَلِّزُوا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْعَ فَكَانَ يَقْسِمُ لِمَنْ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ * قَالَ عَطَاءُ أَلَيْ لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَسِيٍّ بْنِ أَخْطَبٍ *

باب مَنْ رَأَى امْرَأَةً فَلَيَّاتِ أَهْلَهُ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ

٨٤٣ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً، فَآتَى امْرَأَتَهُ رَيْتَبَ وَهِيَ تَمَسُّ مِئْبَةَ لَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبَلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدَكُمْ امْرَأَةً فَلَيَّاتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ *

باب فِي مُدَارَةِ النِّسَاءِ وَالْوَصِيَّةِ بِهِنَّ

٨٤٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَبِإِذَا شَهِدَ

کہ جب کوئی امر پیش آئے تو اچھی بات کہے یا چپ رہے اور عورتوں سے خیر خواہی کرو، اس لئے کہ وہ پہلی سے پیدا کی گئی ہے اور پہلی میں اونچی پہلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے۔ پھر اگر تو اسے سیدھا کرنے لگا تو توڑ دے گا اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی، عورتوں کی خیر خواہی کرو۔

باب: کوئی مومن (خاوند) کسی مومن عورت (بیوی) سے دشمنی نہ رکھے۔
845: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن مرد کسی مومن عورت سے سخت بغض نہ رکھے، کہ اگر اس میں ایک عادت ناپسند ہو گی تو دوسری پسند بھی ہوگی یا "غیرہ" کا لفظ ارشاد کچھ فرمایا۔

باب: اگر حواء نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند کی (کبھی) خیانت نہ کرتی۔
846: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر بنو اسرائیل نہ ہوتے تو (کبھی) کوئی کھانا اور گوشت خراب نہ ہوتا۔ اور اگر حواء نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے شوہر کی کبھی خیانت نہ کرتی۔

باب: جو (لبے) سفر سے آئے تو گھر میں جلدی داخل ہونے کی کوشش نہ کرے تاکہ (اس کی) عورت بالوں (وغیرہ) کو سنوار لے۔

847: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پھر جب لوٹ آ رہے تھے تو میں اپنے اونٹ کو جو کہ بڑا ست تھا، جلدی جلدی چلا رہا تھا کہ ایک سوار میرے پیچھے سے آیا اور میرے اونٹ کو اپنی چھڑی سے ایک کو نچا دیا، جوان کے پاس تھی اور میرا اونٹ ایسے چلنے لگا کہ کہ جیسے تم کوئی بہت اچھا اونٹ دیکھتے ہو۔ میں نے پھر کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے جابر! تمہیں کیا جلدی ہے؟ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ باکرہ سے یا شیبہ سے؟ میں نے کہا شیبہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ باکرہ سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ پھر جب ہم مدینہ آئے اور گھر داخل ہونے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ رات آجائے یعنی عشاء کا وقت، تاکہ پریشان بالوں والی سر میں کنگھی (وغیرہ) کر لے اور جس کا شوہر باہر گیا ہوا ہو وہ زیر ناف بال صاف کر لے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب گھر جاؤ تو سمجھ داری سے کام لینا۔ (یہ نہ ہو کہ عورت ایام حیض میں ہو اور تم اتنے دنوں بعد آئے ہو اور صبر نہ کر سکو)۔

أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لَيْسَكُنْتَ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنْ أَعْوَجَ شَيْءٌ فِي الضِّلَعِ أَغْلَاهُ إِنْ ذَهَبَتْ نَقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا *

باب لَا يَفْرُكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً

845 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْرُكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ *

باب لَوْ لَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْتَى زَوْجِهَا

846 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْتَبِ الطَّعَامُ وَلَمْ يَخْتَبِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْتَى زَوْجِهَا الدَّهْرُ بَابٌ مَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَا يَعْجَلُ بِالذُّخُولِ إِلَى أَهْلِهِ كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعْتَةُ

847 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرِي لِي قَطُوفٌ فَلَنَحْفِي رَاكِبٌ خَلْفِي فَخَسَّ بَعِيرِي بَعْتَزَةً كَانَتْ مَعَهُ فَأَتَلِقُ بَعِيرِي كَأَجُودٍ مَا أَنتَ رَاءَ مِنَ الْإِبِلِ فَانْتَفَتْ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجَلُكَ يَا جَابِرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٌ بَعْرَسٌ فَقَالَ أَبْكَرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ نَيْبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ نَيْبًا قَالَ هَلَّا جَارِيَةٌ ثَلَاعُهَا وَثَلَاعُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَهْمَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعْتَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُعْبِيَةَ قَالَ وَقَالَ إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ *

کتاب الطلاق

باب فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ

۸۴۸ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرْجِعَهَا ثُمَّ يُنْهَلِهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُنْهَلِهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا فَلَنْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلِّقَ لَهَا النِّسَاءَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ أَمَا أَلْتِ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْجِعَهَا ثُمَّ يُنْهَلِهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُنْهَلِهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا وَأَمَا أَلْتِ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتِ وَرَبِّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَاتَتْ مِنْكَ *

۸۴۹ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَكَّنْتُ عَشْرِينَ سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا إِلَهُمْ أَنْ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَ أَنْ يُرْجِعَهَا فَجَعَلْتُ لَا إِلَهُمُ مِنْهُمْ وَلَا أَعْرِفُ الْمُحَدِّثَ حَتَّى لَقَيْتُ أَبَا غَلَابٍ يُونُسَ بْنَ جُنَيْبٍ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا بَيْتٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَ أَنْ يُرْجِعَهَا قَالَ قُلْتُ أَلْفَحِصْتِ عَلَيْهِ قَالَ قَمَةً أَوْ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَقَّقَ *

باب الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۸۵۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَتْنَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ

طلاق کے مسائل

باب: مرد حیض کی حالت میں اپنی عورت کو طلاق نہ دے۔

848: نافع سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا اور یہ کہا کہ اسے ایک حیض تک مہلت دو۔ پھر مہلت دو کہ (وہ اس حیض سے) پاک ہو جائے، پھر (اگر طلاق دینا چاہے تو) جماع کرنے سے پہلے طلاق دے۔ اور یہ وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ راوی (نافع) نے کہا کہ پھر جب سیدنا ابن عمر سے ایسے آدمی کے بارہ میں پوچھا جاتا کہ جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہو، تو وہ یہی کہتے کہ اگر تو نے ایک یا دو طلاقیں (یعنی رجعی ہے) دی ہیں تو اس بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ پھر اسے ایک حیض اور حیض سے پاکیزگی حاصل کرنے کی مہلت دے، اور پھر اسے (پاکیزگی کی حالت میں) جماع کرنے سے پہلے طلاق دے۔ اور اگر تم نے اسے تین طلاق (یعنی طلاق بائنہ جس میں رجوع نہیں) دی ہے تو تم نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے معاملہ میں اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کا ارتکاب کیا ہے اور تمہاری بیوی تم سے (مطلقہ) بائندہ ہوگئی۔

849: ابن سیرین کہتے ہیں کہ بیس برس تک مجھ سے ایک شخص جس کو میں متہم نہیں جانتا تھا روایت کرتا تھا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی عورت کو تین طلاق حالت حیض میں دیں تھیں اور ان کو رجوع کرنے کا حکم ہوا تھا۔ میں اس کی اس روایت کو متہم نہ کرتا تھا اور نہ حدیث کو بخوبی جانتا تھا (کہ صحیح کیا ہے) یہاں تک کہ میں ابو غلاب یونس بن جبیر باہلی سے ملا اور وہ کہے آدمی تھے۔ پس انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تھی تو مجھے رجعت کا حکم دیا گیا۔ راوی نے کہا پھر میں نے پوچھا کہ وہ طلاق بھی ان پر شامی گئی تھی؟ (یعنی اگر وہ طلاق دو تو وہ ملا کرتین پوری ہو جائیں) انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں کیا اگر وہ عاجز ہو گیا یا اجس ہو گیا (یہ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو خود کہا) یعنی اگر اس طلاق کو نہ گنوں تو حماقت ہے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں تین طلاق کا بیان۔

850: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اور سیدنا ابوبکر کے دور خلافت اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی (پہلے) دو برس تک ایسے تھا کہ جب کوئی یکبارگی تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی شامی جاتی

تھی۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کی اس بات میں جس میں انہیں مہلت ملی ہے، پس اگر ہم اس کو جاری کر دیں تو مناسب ہے۔ پھر انہوں نے جاری کر دیا (یعنی یہ حکم دیدیا کہ جو کوئی یکبارگی تین طلاق دے تو تینوں واقع ہو جائیں گی)۔

باب: کسی آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی، وہ عورت دوسرے سے شادی کر لیتی ہے اور اس دوسرے نے دخول نہیں کیا، تو ایسی حالت میں یہ عورت پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں ہے۔ ❁

851: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ القرضی نے اپنی بیوی کو طلاق بت (یعنی بائعہ غیر رجعی طلاق) دے دی، تو اس نے (یعنی ان کی بیوی نے) عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر استخار کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رفاعہ رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھی کہ اس نے مجھے تین میں سے آخری طلاق دے دی تو میں نے عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔ اور اپنی چادر کا ایک پلو پکڑ کر کہنے لگی کہ اللہ کی قسم ان کے پاس تو کپڑے اس پلو کی طرح ہی ہے۔ راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس کی بات سن کر) مسکرا دیئے اور فرمایا کہ شاید تم پھر رفاعہ رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹنا چاہتی ہو، نہیں ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تمہاری لذت نہ چکھے اور تم اس کی لذت نہ چکھو (یعنی جماع نہ کر لو)۔ (اس وقت) سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور خالد بن سعید بن عامر رضی اللہ عنہ حجرے کے دروازے پر اجازت کے منتظر تھے۔ راوی کہتا ہے کہ خالد رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آواز دی کہ آپ اس عورت کو ڈانتے کیوں نہیں ہو کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا کہہ رہی ہے؟

باب: (کسی چیز کو) حرام کہنے اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ (التحریم: 1) کے متعلق، اور اس میں اختلاف کا بیان۔

852: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب کوئی اپنی بیوی کو کہے تو مجھ پر حرام ہے، تو یہ قسم ہے اس میں کفارہ دینا ضروری ہے اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ بیٹک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ میں بہتر نمونہ ہے۔

853: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرا کرتے اور ان کے پاس شہدیا کرتے تھے۔ پس اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے اور اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسا کیا کہ جس کے پاس بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ الشَّاسَ قَدْ اسْتَجْبَلُوا فِي أَمْرِ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَسَاءَةٌ فَلَسُوْا أَنْصَتِيَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْنَاهُ عَلَيْهِمْ *

باب فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ فَتَزْوُجُ غَيْرَهُ وَلَا يَدْخُلُ بِهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى الْأَوَّلِ

۸۵۱ عن عائشة رضي الله عنها أن رفاعة القرظي رضي الله عنه طلق امرأته فبت طلاقها فتزوجت بعده عند الرخمين بن الزبير فبجأت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إنها كانت تحت رفاعة فلطقتنا آخر ثلاث تطليقات فتزوجت بعده عند الرخمين بن الزبير وإله والله ما معه إلا مثل الهدية وأخذت بهديه من جلبابها قال قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ضاحكا فقال لملك لؤيدين أن ترجعي إلى رفاعة لا حتى يذوق غسيلك وتذوق غسيلة وأبو بكر الصديق جالس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وخالد بن سعيد بن العاص جالس بباب الخجزة لم يؤذن له قال لطفك خالد ينادي أبا بكر ألا ترجع هذه عما تنجزه به عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟

باب فِي الْحَرَامِ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ (التحریم: 1) وَالْإِخْتِلَافُ فِيهِ

۸۵۲ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال إذا حرم الرجل عليه امرأته فهو يمين يكفرها وقال (لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة) *

۸۵۳ عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يمكث عند زينب بنت جحش فيشرب عندها غسلًا قالت فتواطيت أنا وحفصة أن آتينا ما دخل

تشریف لائیں، وہ آپ ﷺ سے عرض کرے کہ میں آپ کے پاس سے مغفیر کی بدبو پاتی ہوں، کیا آپ نے مغفیر کھایا ہے؟ (یہ ایک قسم کا گوند ہے جس کی بو ناپسندیدہ تھی)۔ نبی ﷺ جب ایک کے پاس آئے تو اس نے آپ ﷺ سے یہی کہا، تو آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ میں نے تو زنب کے پاس شہد بیا ہے اور اب کبھی نہ پیوں گا۔ پھر یہ آیت اتری کہ ”اے نبی (ﷺ)! آپ ﷺ اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے حلال کیا ہے..... اگر وہ دونوں توبہ کریں، یعنی اُمّ المؤمنین عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ ”نبی نے ایک بات سے اپنی ایک بیوی سے کبی“ (التحریم: 1-3) تو اس بات سے وہی بات مراد ہے جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں نے شہد بیا ہے۔

854

اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو شیرینی اور شہد بہت پسند تھا اور (آپ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ) جب آپ ﷺ نماز عصر پڑھ چکتے تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس آتے اور ہر ایک سے قریب ہوتے۔ پس ایک دن حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور وہاں اور دونوں سے زیادہ ٹھہرے تو میرے اس کا سبب دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان کی قوم کی ایک عورت کے پاس سے ان کے پاس شہد کی ایک کبی ہدیہ میں آئی تھی، اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو شہد کا شربت پلایا ہے۔ پس میں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم ان سے ایک تدبیر کریں گی۔ میں نے سودہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا اور ان سے کہا کہ جب نبی ﷺ تمہارے پاس آئیں اور تم سے قریب ہوں تو تم کہنا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے مغفیر کھایا ہے؟ آپ ﷺ کہیں گے نہیں، تو تم آپ ﷺ سے کہنا کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ آپ ﷺ کو اس بات سے بہت نفرت تھی کہ آپ سے بدبو آئے پھر نبی ﷺ تم سے کہیں گے کہ مجھے حفصہ نے شہد پلایا ہے، تب تم آپ ﷺ سے کہنا کہ شاید اس کی کبھی نے عرظ کے درخت سے رس چوس لیا ہے (عرظ اسی درخت کا نام ہے جس کی گوند مغفیر ہے)۔ اور میں بھی ان سے ایسا ہی کہوں گی او ر اے صفیہ (رضی اللہ عنہا) تم بھی آپ ﷺ سے ایسا ہی کہنا۔ پھر جب آپ ﷺ سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو سودہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قسم ہے جس اللہ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں قریب تھی کہ نبی ﷺ سے باہر نکل کر وہی بات کہوں جو تم نے (اے عائشہ) مجھ سے کہی تھی اور نبی ﷺ دروازے پر تھے اور میرا کہنے میں اس طرح جلدی کرنا تمہارے ڈر سے تھا، پھر جب رسول اللہ ﷺ نزدیک ہوئے تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ ﷺ نے مغفیر کھایا ہے؟

عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغْفِيرٍ أَكَلْتُ مَغْفِيرًا فَدَخَلَ عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُوذَ لَهُ فَنَزَلَ (لَمْ تُحَرِّمْ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ) إِنِّي قَوْلُهُ (إِنْ تَوْبَا) لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ (وَإِذَا أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا) لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا *

۸۵۴ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَيَّ نِسَاءَهُ فَيَدْتُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَيَّ حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عِكَةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَبَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَتَحْتَالَنَ لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُودَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ مِنِّي فَقَوْلِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغْفِيرًا فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا فَقَوْلِي لَهُ مَا هَذِهِ الرَّيْحُ؟ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنْدُ عَلَيْهِ أَنْ تَوْجَدَ مِنْهُ الرَّيْحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ سَقَبْتَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٍ فَقَوْلِي لِي جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْفَرْطُ وَسَأَقُولُ ذَلِكَ لَهُ وَقَوْلِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ سُودَةَ قَالَتْ تَقُولُ سُودَةُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَذَبْتَ أَنْ أَبَادْتَهُ بِالَّذِي قُلْتَ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقَا مِنْكَ فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ

آپ ﷺ نے فرمایا نہیں پھر انہوں نے کہا کہ یہ بدبو کس کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ مکھی نے عرفقہ کا رس چوس لیا ہے (اس لئے اس کی بو شہد میں آگئی ہے) پھر جب میرے پاس آئے تو میں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے بھی آپ ﷺ سے یہی کہا پھر صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انہوں نے بھی ایسا ہی کہا، تو جب دوبارہ حصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اس میں سے آپ کیلئے شہد لاؤں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سبحان اللہ! ہم نے رسول اللہ ﷺ کو شہد پینے سے روک دیا، تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ چپ رہو۔

باب: مرد کا اپنی بیوی کو اختیار دینا۔

855: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت چاہی اور لوگوں کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے دروازے پر جمع ہیں اور کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوئی۔ راوی نے کہا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت مل گئی تو اندر چلے گئے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت چاہی تو انہیں بھی اجازت مل گئی اور نبی ﷺ کو پایا کہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے گرد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں کہ غمگین چپکے بیٹھی ہوئی ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں ضرور کوئی ایسی بات کہوں کہ نبی ﷺ کو ہنساؤں۔ پس انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کاش آپ دیکھتے کہ خارجہ کی بیٹی کو (یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں) کہ اس نے مجھ سے خرچ مانگا تو میں اس کے پاس کھڑا ہو کر اس کا گلا گھونٹنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے اور فرمایا کہ یہ سب بھی میرے گرد ہیں جیسا کہ تم ویکھتے ہو اور مجھ سے خرچ مانگ رہی ہیں۔ پس سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عائشہ رضی اللہ عنہا کا گلا گھونٹنے لگے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حصہ رضی اللہ عنہا کا اور دونوں (اپنی اپنی بیٹیوں سے) کہتے تھے کہ تم رسول اللہ ﷺ سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے؟ اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ کی قسم ہم کبھی رسول اللہ ﷺ سے ایسی چیز نہ مانگیں گی جو آپ ﷺ کے پاس نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ ان سے ایک ماہ یا اسی دن جدار ہے پھر آپ ﷺ پر یہ آیت اتری کہ ”اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں سے کہہ دو..... سے..... اجر عظیم ہے“ تک (احزاب: 28, 29)۔ پس رسول اللہ ﷺ پہلے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے فرمایا کہ اے عائشہ! میں تم پر ایک چیز پیش کر رہا ہوں ہوں اور چاہتا ہوں کہ تم

اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَكَلْتُ مَعَاظِرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرَّيْحُ؟ قَالَ سَقَيْتِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلَهُ الْعَرُفُطُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ صَفِيَّةٌ فَقَالَتْ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ حَفْصَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَسْقِيكَ؟ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةٌ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ لَقَدْ حَرَمْتَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُبِي *

باب تَخْيِيرُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ

۸۵۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِيَابِهِ لَمْ يُؤْذَنَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَمْرُ فَاَسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاءُهُ وَاجْمًا سَاكِنًا قَالَ فَقَالَ لِأَقُولُنَّ شَيْئًا أَضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلْتَنِي الثَّقَفَةَ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَّاتُ عَنْقَهَا فَضَحِكُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ حَوْلِي كَمَا تَرَى يَسْأَلَنِي الثَّقَفَةَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ عَنْقَهَا فَقَامَ عَمْرُ إِلَى حَفْصَةَ يَجَأُ عَنْقَهَا كَلَاهُمَا يَقُولُ تَسْأَلُنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ فَقُلْنَ وَاللهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ لَمْ اعْتَزَلْنَهُنَّ شَهْرًا أَوْ تِسْعًا وَعَشْرِينَ لَمْ تَنْزَلْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ (بَا إِلَيْهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكُمْ) حَتَّى بَلَغَ (لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ) أَجْرًا عَظِيمًا) قَالَ قَبْدًا بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنْ سِي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا أَحِبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَشِيرِي أَبِيكَ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ

اس میں جلدی نہ کرو جب تک اپنے ماں باپ سے مشورہ نہ لے لو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیا بات ہے؟ پھر آپ ﷺ نے ان پر یہ آیت پڑھی تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں آپ ﷺ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ لوں؟ بلکہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کرتی ہوں۔ اور میں آپ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ آپ اپنی ازواج میں سے کسی کو میرے اس جواب کی خبر نہ دیں جو میں نے دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے جو بیوی مجھ سے پوچھے گی میں اسے فوراً خبر کر دوں گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچی اور سنی کرنے والا نہیں بلکہ آسانی سے سکھانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

856: مسروق کہتے ہیں کہ مجھے کچھ خوف نہیں اگر میں اختیار دوں اپنی بیوی کو ایک بار یا سو بار یا ہزار بار جب وہ مجھے پسند کر چکی ہے اور میں نے اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا تو کیا یہ طلاق ہوگئی؟ (یعنی نہیں ہوئی)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ﴾ کے متعلق۔

857: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں ایک سال تک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے پوچھنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن ان کے رعب کی وجہ سے نہ پوچھ سکا، یہاں تک کہ وہ جو کچھ اور میں بھی ان کے ساتھ نکلا۔ پھر جب واپسی میں تھے کہ سیدنا عمر ایک بار پیلو کے درختوں کی طرف کسی حاجت کو جھکے اور میں ان کیلئے ٹھہرا رہا، یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو میں ان کے ساتھ چلا۔ اور میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! وہ دونوں عورتیں کون ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ پر آپ کی ازواج میں سے زور ڈالا، تو انہوں نے کہا کہ وہ حصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ اللہ کی قسم میں آپ سے اس بارے میں ایک سال سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن آپ کی بیعت سے نہ پوچھ سکا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ نہیں ایسا مت کرو، جو بات تمہیں خیال آئے کہ مجھے معلوم ہے اس کو تم مجھ سے دریافت کر لو، اگر میں جانتا ہوں تو تمہیں بتا دوں گا۔ کہتے ہیں پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم پہلے جاہلیت میں گرفتار تھے اور عورتوں کو کچھ اہمیت نہیں دیتے تھے، یہاں تک کہ اللہ نے ان کے ادائے حقوق میں اتارا جو کہ اتارا اور ان کیلئے باری مقرر کی جو مقرر کی۔ چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ میں کسی کام میں مشورہ کر رہا تھا کہ میری بیوی نے کہا کہ تم اس طرح کرتے تو خوب ہوتا، تو میں نے اس سے کہا کہ تجھے میرے کام میں کیا دخل؟ جس کا میں ارادہ کرتا ہوں تجھے

فَلَا عَلَيْهَا آيَةٌ قَالَتْ أَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَشْتَبِرُ أَبُوِي بَلْ أَحْتَارُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالذَّارِ الْآخِرَةَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخَيِّرَ امْرَأَةً مِنْ نَسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتَ قَالَ لَا تَسْأَلْنِي امْرَأَةً مِنْهُنَّ إِلَّا أَخَيَّرْتُهَا إِنْ اللَّهُ لَمْ يَتَعَسَى مَعْتَنَا وَلَا مُتَعَتْنَا وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مَيَسِّرًا *

۸۵۶ عن مسروق قال ما أبالي خيَّرتُ امْرَأَتِي وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً أَوْ أَلْفًا بَعْدَ أَنْ تَخَيَّرْتَنِي وَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ قَدْ خَيَّرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا *

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : { وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ }

۸۵۷ عن عبد الله بن عباس رضي الله عنه قال مكنتُ سنةً وأنا أريدُ أن أسألَ عمرَ بن الخطابِ عن آيةٍ فما استطعُ أن أسألهُ هيبةً له حتى خرجَ حاجًا فخرجتُ معه فلما رجعَ فكنا ببعضِ الطَّريقِ عدلًا إلى الأراكِ لحاجةٍ له فوقفْتُ له حتى فرغَ ثمَّ سرتُ معه فقلتُ يا أميرَ المؤمنين من اللتان تظَاهرتا على رسولِ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أزواجهِ فقالَ تلكَ حفصةُ وعائشةُ قالَ فقلتُ له واللهِ إن كنتُ لأريدُ أن أسألكَ عن هذا منذُ سنةٍ فما استطعُ هيبةً لك قالَ فلا تفعلُ ما ظننتُ أن عندي من علمٍ فسألني عنه فإن كنتُ أعلمُهُ أخبرتكُ قالَ وقالَ عمرُ واللهِ إن كنتُ في الجاهليةِ ما نعدُّ للنساءِ أمرًا حتى أنزلَ اللهُ تَعَالَى فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قالَ فبينما أنا في أمرِ الأمْرةِ إذ قالتُ لسيِّ امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ لَهَا وَمَا لَكَ أَلْتِ وَلِمَا هَاهُنَا وَمَا تَكَلَّفُكَ فِي أمرِ أريدُهُ فَقَالَتْ لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُزَاجِعَ أَلْتِ وَإِنْ اتَّكَلْتُ لَتَزَاجِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَطَّلَ يَوْمَهُ غَضَبَانِ قالَ عمرُ فَاقْضُ رِذَائِي

اس سے کیا سروکار؟ تو اس نے مجھ سے کہا کہ اے ابن خطاب! تعجب ہے تم تو چاہتے ہو کہ کوئی تمہیں جواب ہی نہ دے حالانکہ تمہاری صاحبزادی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہے، یہاں تک کہ وہ دن بھر غصہ رہتے۔ ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں اپنی چادر لے کر گھر سے نکلا اور حصہ پر داخل ہوا اور اس سے کہا کہ اے میری پیاری بیٹی! تو رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہے یہاں تک کہ وہ دن بھر غصہ میں رہتے ہیں؟ تو حصہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو ان کو جواب دیتی ہوں پس میں نے اس سے کہا کہ تو جان لے میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے ڈراتا ہوں اے میری بیٹی! تم اس بیوی کے دھوکے میں مت رہو جو اپنے حسن، اور رسول اللہ ﷺ کی محبت پر ناز کرتی ہیں (یعنی اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا)۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس قرابت کے سبب جو مجھے ان کے ساتھ تھی داخل ہوا اور میں نے ان سے بات کی۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا کہ اے ابن خطاب! تم پر تعجب ہے کہ تم ہر چیز میں دخل دیتے ہو یہاں تک کہ تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کی ازواج کے معاملہ میں بھی دخل دو۔ مجھے ان کی اس بات سے بہت صدمہ پہنچا جس نے مجھے اس فصاحت سے باز رکھا جو میں کرنا چاہتا تھا۔ اور میں ان کے پاس سے چلا آیا۔ انصار میں سے میرا ایک دوست تھا کہ جب میں غائب ہوتا تو وہ مجھے (رسول اللہ ﷺ کی مجلس اور احادیث کی) خبر دیتا اور جب وہ غائب ہوتا تو میں اس کو خبر دیتا تھا اور ہم ان دنوں غسان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا خوف رکھتے تھے اور ہم میں چرچا تھا کہ وہ ہماری طرف آنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ہمارے سینے اس کے خیال سے بھرے ہوئے تھے۔ اس دوران میرے دوست نے آ کر دروازہ بجایا اور کہا کہ کھولو کھولو! میں نے کہا کہ کیا غسانی آگئے؟ اس نے کہا کہ نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پریشانی کی ایک بات ہے، کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات سے جدا ہو گئے ہیں۔ پس میں نے کہا کہ حصہ اور عائشہ کی ناک خاک آلو ہو۔ پھر میں نے اپنے کپڑے لئے اور نکلا یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ ایک بالا خانے میں تھے کہ اس کے اوپر کھجور کی ایک جڑ سے چڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کا ایک سیاہ فام غلام اس بیڑھی کے سرے پر تھا۔ پس میں نے کہا کہ یہ عمر ہے میرے لئے اجازت دی گئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں نے یہ سب قصہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا اور جب میں اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات پر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور آپ ﷺ ایک چٹائی پر تھے کہ ان کے اور چٹائی کے بیچ میں اور کوئی بچھونا نہ تھا اور آپ ﷺ کے سر کے نیچے جڑے کا ایک

ثُمَّ أَخْرَجُ مَكَانِي حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا بِنْتَهُ إِنَّكَ تَرَا جِئِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَنْظُرَ يَوْمَهُ غَضَبَانِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللَّهِ إِنَّا لَتَرَا جِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَيُّ أَحْذَرِكُ عَقُوبَةَ اللَّهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ يَا بِنْتَهُ لَا تَفْرُكِي هَذِهِ النَّسِيَّ قَدْ أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هَا تُمُ خَرَجْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَيَّ أُمَّ سَلَمَةَ لَقَرَاتِبِي مِنْهَا فَكَلِمَتُهَا فَقَالَتْ لِي أُمَّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِي أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَرْوَاجِهِ؟ قَالَ فَأَخَذْتَنِي أَخْذًا كَسَرْتَنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أُجِدُّ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدَهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَبْتُ أَنَابِي بِالْخَبِيرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا أَنَابِي بِالْخَبِيرِ وَكُنْتُ حِينَئِذٍ تَخَوُّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ذَكَرْنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدْ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَأَتَى صَاحِبِي الْأَنْصَارِيَّ يَدُقُّ الْأَبَابَ وَقَالَ افْتَحِ افْتَحِ فَقُلْتُ جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ اعْتَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْوَاجَهُ فَقُلْتُ رَغِمَ أُنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ ثُمَّ أَخْضَدْتُ نَوْبِي فَأَخْرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُوبَةٍ لَهُ يُرْتَقَى إِلَيْهَا بِعَجَلَةٍ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ فَأَذِنَ لِي قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمَّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَهُ لَعَلِّي حَصِيرٌ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وَسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْفٌ وَإِنْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَطًا مَضُورًا وَعِنْدَ

تکلیف تھا جس میں کھجور کا چھلکا بھرا ہوا تھا۔ اور آپ ﷺ کے پیروں کی طرف سلم کے کچھ پتے ڈھیر تھے (جس سے چڑے کو رکھتے ہیں) اور آپ ﷺ کے سرہانے ایک کچا چڑا لٹکا ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو پر چٹائی کا اثر اور نشان دیکھا تو رونے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تجھے کس بات نے رلایا؟ میں نے کہہ کر اے اللہ کے رسول ﷺ! بیشک کسری اور قیصر عیش میں ہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہو کہ ان کیلئے دنیا ہو اور تمہارے لئے آخرت۔

عدت کے مسائل

باب: حاملہ عورت اپنے خاوند کی وفات کے (تھوڑے عرصے) کے بعد بچہ جنے (تو اس کی عدت کا بیان)۔

858: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم الزہری کو لکھا کہ وہ سمیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں اور ان سے ان کی حدیث کے بارہ میں پوچھیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا جب انہوں نے آپ ﷺ سے فتویٰ طلب کیا تھا؟ تو عمر بن عبد اللہ نے ان کو لکھا کہ سمیعہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی ہے کہ وہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں جو قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھے اور غزوة بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ حیزہ الوداع میں انہوں نے وفات پائی تو یہ حاملہ تھیں۔ پھر ان کی وفات کے کچھ ہی دیر بعد وضع حمل (یعنی ولادت) ہو گئی۔ اور جب اپنے نفاس سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے منگی کا پیغام دینے والوں کے لئے بناؤ سنگار کیا۔ ابوالسائب جو قبیلہ بنی عبدالدار سے تعلق رکھتے تھے، ان کے پاس آئے اور کہا کہ کیا سبب ہے کہ میں تمہیں سنگار کر کے ہوئے دیکھتا ہوں؟ شاید تم نکاح کا ارادہ رکھتی ہو؟ اور اللہ کی قسم تم نکاح نہیں کر سکتیں جب تک تم پر چار مہینے اور دس دن نہ گزر جائیں۔ سمیعہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب انہوں نے مجھ سے یوں کہا تو میں اپنی چادر اوڑھ کر شام کو نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے پوچھا، تو آپ ﷺ نے مجھے فتویٰ دیا کہ میری عدت اسی وقت اپنی پوری ہو چکی تھی جب میں نے وضع حمل کیا اور اگر میں چاہوں تو مجھے نکاح کی اجازت دی۔ ابن شہاب نے کہا کہ میں اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں جانتا کہ کوئی عورت بعد وضع کے اسی وقت نکاح کرے اگرچہ وہ ابھی خون نفاس میں ہو مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اس کا شوہر اس سے صحبت نہ کرے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے۔

باب: مطلقہ عورت اپنے باغ کی کھجوروں کو توڑنے کیلئے (باہر) جاسکتی

رَأْسُهُ أَهْبًا مُعَلَّقَةً فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْخَصْرِ فِي جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كَسْرِي وَقَبْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمَا السُّدْيَا وَلَكَ الْآخِرَةُ *

کتاب العدة

باب فِي الْحَامِلِ تَضَعُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا

۸۵۸ عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن أباہ كُتِبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ بِأَمْرِهِ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سَمِيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ اسْتَفْتَيْتُهُ فَكُتِبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سَمِيْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهُوَ فِي بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ فَتَوَفَّيْتُ عَنْهَا فِي حِجَّةِ الْوُدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَتَشَبَّ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نَفْسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخَطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّائِبِ بْنُ بَعْلَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكَ مُتَجَمِّلَةً؟ لَعَلَّكَ تَرْجِينَ النِّكَاحَ؟ إِنَّكَ وَاللَّهِ مَا أَتَيْتِ بِنِكَاحٍ حَتَّى تَمُرَ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سَمِيْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ فَيَا بِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَقْبَنِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمْرِي بِالنِّزْوَجِ إِنْ بَدَأَ لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَنْزَوِجَ حِينَ وَضَعْتَ وَإِنْ كَانَتْ فِي دِمَاحِ غَيْرِ أَهْلٍ لَا يَقْرُبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ *

باب فِي الْمَطْلُوقَةِ تَخْرُجُ لِجِدَادِ نَحْلِهَا

859: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہو گئی اور انہوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لیں، تو ایک شخص نے ان کے باہر نکلنے پر انہیں جھڑکا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں تم جاؤ اور اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لو۔ اس لئے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو (تو اوروں کا بھلا ہو) یا اور کوئی نیکی کرو (کہ تمہارا بھلا ہو)۔

باب: مطلقہ عورت اپنے اوپر کسی ڈر کی وجہ سے اپنے گھر سے جاسکتی ہے۔

860: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دیدی ہیں اور مجھے اپنے ساتھ سختی اور بد مزاجی کا خوف ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ کسی اور گھر میں چلی جائیں۔ (راوی نے کہا کہ) وہ دوسری جگہ چلی گئیں۔

861: ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے اس کو خبر دی کہ وہ ابوعمر بن حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھیں اور ابوعمر نے انہیں تین طلاقوں میں سے تیسری بھی دے دی۔ پھر وہ گمان کرتی تھی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تھی اور اس گھر سے نکلنے کے بارے میں فتویٰ پوچھا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس منتقل ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس مردان نے اس بات کی تصدیق کرنے سے انکار کیا کہ مطلقہ عورت (خاندان کے) گھر سے نکل سکتی ہے۔ اور عروہ نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی فاطمہ کی بات کا انکار کر دیا۔ (مطلقہ عورت اپنے خاندان کے گھر سے باہر نہ نکلے)۔

باب: مطلقہ عورت عدت کے بعد شادی کر سکتی ہے۔

862: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاق دے دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اسے گھر دلویا اور نہ

خرج۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے خبر دینا۔ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔

اور انہیں سیدنا معاویہ، ابوجہم اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے (شادی کے لئے) پیغام بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ تو مفلس ہے کہ اس کے پاس مال نہیں اور ابوجہم عورتوں کو بہت مارنے والا ہے مگر اسامہ۔ پس انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسامہ اسامہ (یعنی اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری تجھے بہتر ہے۔ پھر میں نے ان سے نکاح کر لیا اور عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔ (یعنی ہماری شادی کی کامیابی پر)۔

باب: میت پر عدت کے دوران سوگ اور (آنکھوں میں) سرمہ نہ لگانے

۸۵۹ عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ طَلَّقْتُ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجِدُ نَخْلَهَا فَرَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَنِي فَعَجِدِي نَخْلَكَ فَإِنَّكَ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا *

باب فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقةِ مِنْ بَيْتِهَا إِذَا خَافَتْ عَلَى نَفْسِهَا

۸۶۰ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُفْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ فَأَمْرَهَا فَتَحَوَّلَتْ *

۸۶۱ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُصْمِرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَرَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَسْتَفِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمْرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومِ الْأَعْمَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَبَى مَرُوانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقةِ مِنْ بَيْتِهَا وَقَالَ غُرُوةُ بْنُ عَائِشَةَ أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهِذَا الْإِسْتِادِ مِثْلَهُ مَعَ قَوْلِ غُرُوةَ إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْكَرَتْ ﷺ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ *

باب فِي تَزْوِيجِ الْمُطَلَّقةِ بَعْدَ عِدَّتِهَا

۸۶۲ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَكْنِي وَلَا نَفَقَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ إِذَا حَلَلْتَ فَأَذِينِي فَأَذِنْتُهُ فَحَطَبْتُهَا مُعَاوِيَةَ وَأَبُو جَهْمٍ وَأَسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَمَا مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَجُلٌ تَرَبُّبٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَجُلٌ صَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ وَلَكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَتْ يَبْدُهَا هَكَذَا أُسَامَةُ أُسَامَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَاعَةَ اللَّهِ وَطَاعَةَ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَكَ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَأَخْبَطْتُ *

باب فِي الْإِحْدَادِ فِي الْعِدَّةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَتَرْكِ

کے متعلق۔

863: حمید بن نافع زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انیس (حمید کو) ان تین احادیث کی خبر دی۔ کہتے ہیں کہ زینب نے کہا کہ اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے باپ ابوسفیان رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو میں ان کے پاس گئی۔ اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جو زور و خلوق تھی (ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے) یا کوئی اور خوشبو تھی اور ایک لڑکی کو (اپنے ہاتھوں سے) لگائی اور پھر ہاتھ اپنے گالوں پر پھیر لئے اور کہا کہ اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی حاجت نہیں تھی مگر (یہ صرف عام عورتوں کی تعلیم کیلئے تھی) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ منبر پر فرما رہے تھے کہ اس شخص کو حلال نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو کہ وہ کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر یہ کہ عورت اپنے شوہر کیلئے چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔ زینب نے کہا کہ پھر میں زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب ان کے بھائی فوت ہوئے، تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور لگائی، پھر کہا کہ اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی حاجت نہیں تھی مگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ منبر پر فرما رہے تھے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو اس کو یہ درست نہیں ہے کہ کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سو اس عورت کے جس کا خاندان فوت ہو جائے کہ وہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے اپنی ماں اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری بیٹی کا خاندان فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں، تو کیا اس کے سر پر لگاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر اس عورت نے دو یا تین بار پوچھا تو آپ ﷺ نے ہر بار فرمایا کہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ اب تو عدت کے چار مہینے اور دس دن ہی ہیں جاہلیت میں تو عورت پورے ایک برس بعد بیٹنی پھینکتی تھی۔ (راوی حدیث) حمید کہتے ہیں کہ میں نے زینب رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ سال بھر بیٹنی پھینکتی تھی؟ تو زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ (جاہلیت کے زمانے میں) جب عورت کا خاندان فوت ہو جاتا تو وہ ایک گھونسلے میں گھس جاتی (یعنی چھوٹے سے اور بد صورت گھر میں)، بڑے سے بڑا کپڑا پہنتی، نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ اور، یہاں تک کہ ایک سال گزر جاتا۔ پھر ایک جانور اس کے پاس لاتے گدھایا بکری یا چڑیا جس سے وہ اپنی عدت توڑتی (اس جانور کو اپنی کھال پر لڑکتی یا اپنا ہاتھ اس پر پھیرتی) ایسا بہت کم ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا (اکثر مر جاتا کچھ شیطان کا اثر ہو گا یا اس کے

الکحل

۸۶۳ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ : قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَطِيبُ فِيهِ صُفْرَةَ خَلْقٍ أَوْ غَيْرَهُ فَدَهَنْتُ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَتِهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَتْبَرِ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ تُوْمُنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحَدُّ عَلَى مِثِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا * قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حِينَ تُوُفِّيَ أُخُوها فَدَعَتْ يَطِيبُ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَتْبَرِ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ تُوْمُنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحَدُّ عَلَى مِثِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا * قَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ اسْتَنْكَتْ عَيْتَهَا أَفَتُكْحَلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرْتِنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّهَا هِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ قُلْتُ لَزَيْنَبُ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حَفْشًا وَوَلَيْسَتْ شَرًّا لِبَيْتِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طَيِّبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتِي بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَمْتَضُّ بِهِ فَقَلَمًا فَتَمْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ

بدن پر میلی کھلی ایک گھونسلے میں رہنے سے زہر دار مادہ چڑھ جاتا ہوگا جو جانور پر اثر کرتا ہوگا) پھر وہ باہر نکلتی اور ایک بیگنی اس کو دیتے، اس کو پھینک کر پھر جو چاہتی خوشبو وغیرہ لگاتی۔

باب: عدت گزارنے والی عورت کو خوشبو اور رنگین کپڑا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

864: سیدہ امّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہیں کر سکتی، البتہ بیوی اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرے گی۔ اور (اس عدت کی مدت میں) رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے مگر ”عصب“ کا کپڑا اور سرمہ نہ لگائے اور خوشبو کو ہاتھ تک نہ لگائے مگر جب (حیض سے) پاک ہو تو ایک پھایا قبط یا اظفار (ایک قسم کی خوشبو) کا استعمال کر سکتی ہے۔

لعان کے مسائل

باب: اس آدمی کے متعلق جو اپنی عورت کے پاس (غیر) مرد کو پائے۔

865: سیدنا اہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عومیر عجلانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم! بھلا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو کیا اس کو مار ڈالے؟ (اگر وہ مار ڈالے) تو پھر تم (اس مرد) کو (قصاص میں) مار ڈالو گے یا وہ کیا کرے؟ تو یہ مسئلہ میرے لئے رسول اللہ ﷺ سے پوچھو۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے اس قسم کے سوالوں کو ناپسند کیا اور ان کی بُرائی بیان کی۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے جو رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ ان کو شاق گزارا۔ جب وہ اپنے لوگوں میں لوٹ کر آئے تو عومیر ان کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے عاصم! رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے عومیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تو میرے پاس اچھی چیز نہیں لایا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو تیرا (یہ) مسئلہ پوچھنا ناگوار ہوا۔ عومیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو باز نہ آؤں گا جب تک یہ مسئلہ آپ ﷺ سے نہ پوچھوں گا پھر عومیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس تمام لوگوں (مخمل) میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیا فرماتے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو دیکھے تو (کیا) اس کو مار ڈالے؟ پھر آپ اس (مرد) کو (قصاص میں) مار ڈالیں گے یا وہ کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم اترتا جو اور اپنی بیوی کو لے کر آ۔ سیدنا اہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا جب وہ فارغ ہوئے تو عومیر نے کہا کہ یا رسول اللہ

تَخْرُجُ فَنُطْعِي بَعْرَةَ فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرْاجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طَيْبٍ أَوْ غَيْرِهِ *

باب تَرَكَ الطَّيْبَ وَالصَّبَاغَ لِلْمَرْأَةِ الْحَادَّةِ

۸۶۴ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحْدُ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَلَا تُكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طَيْبًا إِلَّا إِذَا طَهَّرَتْ لُبْدَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ *

کتاب اللعان

باب فِي الَّذِي يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا

۸۶۵ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُوَيْرًا الْعَجَلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلْتُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَلَّ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَفَكَرَهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهَى حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلْتُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَادْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَلَاعَنَّا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ

ﷺ! اگر میں اب اس عورت کو رکھوں تو میں جھوٹا ہوں پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو تین طلاق دیدیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ اس کو (اس بات کا) حکم کرتے۔ ابن شہاب نے کہا کہ پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ٹھہر گیا۔

866: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھوں تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک چار گواہ نہ لائوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں بیشک۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہرگز نہیں، قسم اس اللہ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں تو اس علاج تکوار سے جلد ہی کر دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے سردار کیا کہتے ہیں؟ وہ بڑے غیرت دار ہیں اور میں ان سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت رکھتا ہے۔

867: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ مصعب بن زبیر کی خلافت میں میرے سے لعان کرنے والوں کا مسئلہ پوچھا گیا تو میں حیران ہوا کہ کیا جواب دوں تو میں مکہ میں واقع سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مکان کی طرف چلا اور ان کے غلام سے کہا کہ میری عرض کرو۔ اس نے کہا کہ وہ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) آرام کرتے ہیں انہوں نے میری آواز سنی تو کہا کہ کیا جبیر کا بیٹا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا کہ اندر آ جا، اللہ کی قسم تم کسی کام سے آئے ہو گے۔ میں اندر گیا تو وہ ایک کبل بچھائے بیٹھے تھے اور ایک ٹکڑے پر ٹیک لگائے تھے جو جوہور کی چھال سے بھرا ہوا تھا میں نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن! لعان کرنے والوں میں جدائی کی جائے گی؟ انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ! بیشک جدائی کی جائے گی اور سب سے پہلے اس باب میں فلاں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا جو فلاں کا بیٹا تھا۔ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیا سمجھتے ہیں اگر ہم میں سے کوئی اپنی عورت کو برکام کراتے دیکھے تو کیا کرے اگر منہ سے نکالے تو میری بات اگر چپ رہے تو ایسی بری بات سے کیونکر چپ رہے؟ رسول اللہ ﷺ نے سن کر چپ ہو رہے اور جواب نہیں دیا پھر وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جو بات میں نے آپ ﷺ سے پوچھی تھی میں خود اس میں پڑ گیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں سورہ نور میں ”اور وہ لوگ جو اپنی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں.....“ آخر تک آپ ﷺ نے یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں اور اس کو نصیحت کی اور سمجھایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے (یعنی اگر تو جھوٹ طوفان باندھتا ہے تو اب بھی بول دے حد قذف کے اسی کوڑے پڑ جائیں گے مگر یہ جہنم میں جلنے سے آسان ہے) وہ بولا قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچائی کے ساتھ بھیجا کہ میں نے عورت پر طوفان نہیں جوڑا۔ پھر آپ

عَوَيْمَرَ كَذَبَتْ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكُهَا فَطَلَقَهَا ثَلَاثًا قِيلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَكَانَتْ سِنَّةَ الْمُتَلَاعِنِينَ *

۸۶۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَسْأَلْهُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لِأَعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَكَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي *

۸۶۷. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنِينَ فِي امْرَأَةٍ مُضْمَبٍ أَبْفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مَكَّةَ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِي قَالَ إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ صَوْتِي قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلْ فَوَاللَّهِ مَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةً فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بِرُذَعَةَ مَتْوَسِدَةً وَسَادَةً حَشَوَهَا لَيْفٌ قُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَبْفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنْ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَا حِشَّةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْنِي فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَا فَقَالَ إِنْ أَلْسَدِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ أَثْبَيْتَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ) فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعظُهُ وَذِكْرُهُ وَأَحْسِرُهُ أَنْ عَذَابِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعظَهَا وَذَكَرَهَا

ﷺ نے اس عورت کو بلایا اور اس کو ڈرایا اور سمجھایا اور فرمایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے سہل ہے وہ بولی کہ قسم کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے کہ میرا خاوند جھوٹ بولتا ہے تب آپ ﷺ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ نے نام کی یقیناً وہ سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو پھر عورت کو بلایا اور اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی یقیناً مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا کہ اس عورت پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر مرد سچا ہو۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ان دونوں میں جدائی کر دی۔

868: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والوں کو فرمایا کہ تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے اور تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ آپ ﷺ نے خاوند سے فرمایا کہ اب تیرا عورت پر کوئی بس نہیں کیونکہ وہ تجھ سے ہمیشہ کیلئے جدا ہوگئی۔ مرد بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا مال، جو اس نے لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مال تجھے نہیں ملے گا کیونکہ اگر تو سچا ہے تو اس مال کا بدلہ ہے جو اس کی شوگاہ تجھ پر حلال ہوگی اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال اور دور ہو گیا (یعنی بلکہ تیرے اوپر جھوٹ کا اور وبال ہوا)۔

869: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں لعان کیا تو پھر آپ ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی کر دی اور بچے کا نسب ماں سے لگا دیا۔

870: محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور میں یہ سمجھتا تھا کہ انہیں معلوم ہے پس انہوں نے کہا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نسبت کی زنا کی اپنی بیوی کو شریک بن سحما سے اور ہلال بن امیہ براء بن مالک رضی اللہ عنہ کا مادری بھائی تھا اور اس نے اسلام میں سب سے پہلے لعان کیا راوی نے کہا کہ پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اس عورت کو دیکھتے رہو اگر اس کا بچہ سفید رنگ کا سیدھے بالوں والا، لال آنکھوں والا پیدا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور جو سرگین آنکھوں والا، گھونگر یا لے بالوں والا، چلی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحما کا ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی کہ اس عورت کا لڑکا سرگین آنکھ، گھونگر یا لے بال، چلی پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔

باب: بچے کا انکار اور ”رگ“ کے گھسنے کے متعلق۔

871: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی فزارہ میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میری بیوی کے ایک کالا بچہ پیدا ہوا ہے (تو

وَأَخْبَرَهَا أَنْ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الآخِرَةِ قَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ قَبْدًا بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنْ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ نَشَى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنْ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا *

۸۶۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنِينَ حَسَابُكُمْمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمْمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا *

۸۶۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا لَا عَنِ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِأُمِّهِ *

۸۷۰: عَنْ مُحَمَّدٍ (وَهُوَ ابْنُ سِيرِينَ) قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنَا أَرَى أَنْ عِنْدَهُ مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ إِنَّ هَلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ وَكَانَ أَخَا الْبُرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَا عَنَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَلَاعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضٌ سَبَطًا قَضِيَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهَلَالَ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلٌ جَعْدًا حَمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ قَالَ فَأَبْيَضَتْ أَلْهًا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلٌ جَعْدًا حَمَشَ السَّاقَيْنِ *

باب فِي إِنْكَارِ الْوَلَدِ وَتَرْوِجِ الْعَرْقِ

۸۷۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

وہ میرا معلوم نہیں ہوتا کیونکہ میں کالائیں ہوں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کا رنگ کیا ہے؟ وہ بولا کہ لال ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں کوئی خاکی بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں خاکی بھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر یہ رنگ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا کسی رگ نے گھسیٹ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے بچے میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ گھسیٹ لیا ہوگا۔

باب: بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا۔

872: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے

کہا کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زعمہ رضی اللہ عنہ دونوں نے ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا کیا سیدنا سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ لڑکا میرے بھائی کا بچہ ہے کہ میرے بھائی کا نام عقبہ بن ابی وقاص ہے اور انہوں نے مجھ سے کہہ رکھا تھا کہ یہ میرا فرزند ہے اور آپ ﷺ اس میں شبہات ملاحظہ فرمائیں اور عبد بن زعمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ لڑکا میرا بھائی ہے میرے باپ کے فراش پر اس کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے پس رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا کہ وہ عقبہ کیساتھ بخوبی مشابہت کھتا ہے اور فرمایا کہ اے عبد! لڑکا اسی کا ہے جس کے فراش پر پیدا ہوا اور زانی کو بے نصیبی اور مردی ہے یا پتھر۔ اور اے سودہ (رضی اللہ عنہا) زمعلی بیٹی! تم اس سے پردہ کر دو پھر اُمّ المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔

باب: قیافہ شناس کی بات بچے کے متعلق قابل قبول ہے۔

873: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ خوش تھے اور فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تو نے نہ دیکھا کہ مجز مذہبی میرے پاس آیا اور اسامہ اور زید دونوں کو دیکھا اور یہ دونوں ایک چادر اس طرح اوڑھے تھے کہ ان کا سر ڈھپا ہوا تھا اور پیر کھلے تھے تو اس نے کہا کہ یہ پیر ایک دوسرے کے جزد ہیں (یعنی ایک باپ کے ہیں دوسرے بیٹے کے)۔

إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا سَوَدًّا وَإِنِّي لَأَكْرَهُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْزُقٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَّى هُوَ قَالَ لَعَلَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَكُونُ نَزْعُهُ عِرْقٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّهُ يَكُونُ نَزْعُهُ عِرْقٌ لَهُ *

باب الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

۸۷۲ عَنْ عَائِشَةَ أَلَمَّا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُثْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدَ إِبْسِي أَنَّهُ ابْنُهُ انظُرْ إِلَيَّ شِبْهَهُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَوُلِدَ عَلَيَّ فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَتَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ شِبْهَهُ فَرَأَى شِبْهًا بَيْنًا بَعْتَبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجَبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ *

باب قَبُولُ قَوْلِ الْقَافَّةِ فِي الْوَلَدِ

۸۷۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيَّ أَنْ مُجَزًّا الْمُدَلِجِي دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أَسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَعْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَعْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ *

دودھ پلانے کے مسائل

کتاب الرضاع

باب يَحْرُمُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

۸۷۴ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَلْهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْلَا لَعَمَّ حَفْصَةَ مِنَ الرُّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لَعَمَّهَا مِنَ الرُّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ الرُّضَاعَةَ تُحْرِمُ مَا تُحْرِمُ الْوِلَادَةَ *

باب تَحْرِيمِ الرُّضَاعَةِ مِنْ مَاءِ الْفَحْلِ

۸۷۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرُّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّ عَمِّي مِنَ الرُّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ عَمُّكَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعُنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ إِنَّهُ عَمُّكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ *

باب تَحْرِيمِ ابْنَةِ الْأَخِ مِنَ الرُّضَاعَةِ

۸۷۶ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا؟ فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أُخِي مِنَ الرُّضَاعَةِ *

باب تَحْرِيمِ الرَّبِيبَةِ وَأُخْتِ الْمَرْأَةِ

باب: دودھ سے بھی ویسے ہی حرمت ثابت ہوتی ہے جیسے ولادت سے۔

874: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف فرما تھے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کوئی شخص آپ کے گھر پر اندر آنے کی اجازت مانگتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ (رضی اللہ عنہا) کا رضاعی چچا ہے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر فلاں شخص (اپنے رضاعی چچا) زندہ ہوتا تو کیا میرے گھر آسکتا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، رضاعت سے بھی ویسے ہی حرمت ثابت ہوتی ہے جیسی ولادت سے۔

باب: دودھ کی حرمت آدمی کے پانی سے ہوتی ہے۔

875: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرا رضاعی چچا آیا اور مجھ سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی، تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں نبی ﷺ سے اس کے متعلق مشورہ نہ لے لوں۔ جب رسول اللہ ﷺ آئے تو میں نے عرض کیا کہ میرے رضاعی چچا نے میرے پاس آنے کی مانگی تھی لیکن میں نے انکار کر دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا چچا تمہارے پاس آسکتا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے دودھ عورت نے پلایا تھا نہ کہ کسی مرد نے (یعنی دودھ عورت پلانے اور حقوق مرد کو بھی مل جائیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے پاس آسکتا ہے۔

باب: رضاعی (دودھ کی) بیٹی کی حرمت۔

876: امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو کیا ہے کہ (خاندان) قریش میں (نکاح) شوق سے کرتے ہیں لیکن ہمیں چھوڑ دیتے ہیں؟ (یعنی ہمارے پاس رشتے موجود ہیں لیکن آپ ﷺ لیتے ہی نہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی رشتہ ہے؟ میں نے کہا ہاں، (سید اشہد) حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے (جو کہ نبی ﷺ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی چچا زاد بہن تھی)، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں، کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ (وجہ یہ تھی کہ نبی ﷺ اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ دونوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا تھا)۔

باب: ریبہ اور بیوی کی بہن کی حرمت کے متعلق۔

877: اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ میری بہن، بنت ابی سفیان کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں کیا کروں؟ میں نے کہا کہ آپ ان سے نکاح کر لیں۔ (اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت یہ مسئلہ نہیں معلوم تھا کہ دو بہنوں کا ایک ساتھ نکاح میں رکھنا منع ہے) تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ امر گوارا ہے؟ میں نے کہا کہ میں اکیلی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نہیں ہوں اور پسند کرتی ہوں کہ جو خیر میں میرے ساتھ شریک ہو وہ میری بہن ہی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے خیر پہنچی ہے کہ آپ نے درہ بنت ابی کو پیغام (نکاح) دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُمّ سلمہ کی لڑکی؟ میں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میری گود میں پرورش پانے والی نہ بھی ہوتی جب بھی وہ مجھ پر حلال نہ ہوتی۔ اس لئے کہ وہ رضاعت سے میری سبھی ہے مجھے اور اس کے باپ (سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ) کو تو یہی نے دودھ پلایا ہے۔ پس تم لوگ مجھے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا پیغام نہ دیا کرو۔

باب: ایک دوبار (دودھ) چوسنے کے متعلق۔

878: سیدہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک گاؤں کا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ اس نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ایک بیوی تھی اور میں نے اس پر دوسری عورت سے نکاح کر لیا میری پہلی بیوی یہ کہتی ہے کہ میں نے اس پر دوسری عورت کو ایک یا دوبار دودھ چوسایا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار یا دوبار چوسانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

باب: پانچ بار دودھ پینے کے متعلق۔

879: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا پہلے قرآن میں یہ حکم اترا تھا کہ دس بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ پھر یہ منسوخ ہو گیا اور یہ نازل ہوا کہ پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کا سبب ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔

باب: برے آدمی کے دودھ پینے کے متعلق۔

880: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہما ان کے اہل خانہ ان کے گھر میں رہتے تھے اور کھیل کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (یعنی ابو حذیفہ کی بیوی) اور عرض کیا کہ سالم حد بلوغ کو پہنچ گیا اور مردوں کی باتیں سمجھنے لگا ہے اور وہ ہمارے گھر میں آتا ہے اور

۸۷۷ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ لِي أُخْتِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ فَقَالَ أَفْعَلُ مَاذَا؟ قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ أَوْ تُحَيِّنُ ذَلِكَ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيةٍ وَأَحَبُّ مِنْ شُرْكَيْ فِي الْخَيْرِ أُخْتِي قَالَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنِّي أَخْبَرْتُ أُمَّكَ تَخْطُبُ ذُرَّةَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ أَنَّهُا لَمْ تَكُنْ رِيبَتِي لِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أُخْتِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَاهَا ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَرْضَعُنَّ عَلَيَّ بِنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ *

باب فِي الْمَصَّةِ وَالْمَصِّينِ

۸۷۸ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ أَغْرَابِيُّ عَلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كَانْتُ لِي امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى فَرَضَعْتُ امْرَأَتِي الْأُولَى إِنَّهَا أَرْضَعَتْ امْرَأَتِي الْخُدْنِي رَضَعَةً أَوْ رَضَعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْرَمُ الْإِمْلَاجَةَ وَالْإِمْلَاجَتَانَ *

باب فِي خَمْسِ رَضَعَاتٍ

۸۷۹ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَتْ فِيمَا أُنزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحْرَمُنَّ ثُمَّ لَسَخْنَ بِخَمْسِ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ •

باب فِي رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ

۸۸۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ قَالَتْ تَعْنِي ابْنَةُ سَهْلِ بْنِ النَّبِيِّ رضي الله عنه فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ

دودھ پلانے کے مسائل

میں خیال کرتی ہوں کہ ابوحنیفہ کے دل میں اس بارہ میں ناپسندیدگی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو کہ تم اس پر حرام ہو جاؤ اس سے وہ ناگواری جو ابوحنیفہ کے دل میں ہے، جاتی رہے گی۔ پھر وہ دوبارہ آئیں اور عرض کیا کہ میں نے اس کو دودھ پلا دیا تھا جس سے ابوحنیفہ ﷺ کی ناگواری جاتی رہی۔

881: سیدہ زینب بنت اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما کہتی تھیں کہ نبی ﷺ کی تمام ازواج اس سے انکار کرتی تھیں کہ کوئی ان کے گھر میں اس طرح کا دودھ پی کر آئے۔ (یعنی بڑی عمر میں اس کو دودھ پلا دیا جائے جیسے بچہ کی حدیث میں گزرا)۔ اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کو کہتی تھیں کہ ہم تو یہی جانتی ہیں کہ یہ سالم کیلئے نبی ﷺ کی خاص رخصت تھی اور نبی ﷺ ہمارے سامنے ایسا دودھ پلا کر کسی کو نہیں لائے اور نہ ہم اس کو جائز خیال کرتی ہیں۔

باب: دودھ پینا وہ معتبر ہے جو بھوک کے وقت میں ہو (یعنی ایام رضاعت دو سال میں ہو)۔

882: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور اس وقت میرے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کو سخت ناگواری گزرا اور آپ ﷺ کے چہرہ پر میں نے غصہ دیکھا، تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ذرا غور کیا کرو دودھ کے بھائیوں میں، اس لئے کہ دودھ پینا وہی معتبر ہے جو بھوک کے وقت میں ہو (یعنی ایام رضاعت میں یعنی دو برس کے اندر)۔ (یا اس کا مطلب یہ ہے کہ رضاعت تب ثابت ہوگی جب بچہ اتنا دودھ پیئے کہ بھوک مٹ جائے۔ ایک دو گھونٹ پینے سے رضاعت حاصل نہ ہوگی۔ واللہ اعلم)۔

عَلَيْتَا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حُدَيْفَةَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُدَيْفَةَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُدَيْفَةَ *

881 عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ أَيْ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُذْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا بِتِلْكَ الرُّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهِ مَا تَرَى هَذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرُّضَاعَةِ وَلَا رَأَيْنَا *

باب إِنَّمَا الرُّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

882 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَأَشْتَدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَحْسَى مِنَ الرُّضَاعَةِ قَالَتْ فَقَالَ الظُّرْنُ إِخْوَتُكُمْ مِنَ الرُّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرُّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ *

کتاب النفقات

باب فِي الْاِبْتِذَاءِ بِالْاَهْلِ وَذَوِي الْقُرْبَةِ
 ۸۸۳ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ
 بَنِي عَذْرَةَ عَيْدًا لَهُ عَنْ ذُبُرٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ
 ﷺ فَقَالَ اَلَيْكَ مَا لَ غَيْرُهُ؟ فَقَالَ لَا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ
 مِنِّي؟ فَاشْتَرَاهُ نَعِيمٌ بِنِ عُبَيْدِ اللهِ الْعَدَوِيِّ بِمِثْلِ مِائَةِ
 دِرْهَمٍ فَبَعَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَقَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
 اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلْاهْلِكَ
 فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قُرْبَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ
 عَنْ ذِي قُرْبَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ قَبْسِنَ
 يَذِيكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ *

باب فِي نَفَقَةِ الْمَمَالِكِ وَانَّمْ مِنْ حَسَنِ عَنْهُمْ فَوْتَهُمْ
 ۸۸۴ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ
 عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِذْ جَاءَهُ قَهْرْمَانٌ لَمْ يَدْخُلَا
 فَقَالَ اَعْطَيْتَ الرُّقِيْقَ فَوْتَهُمْ؟ قَالَ لَا قَالَ فَاَنْطَلِقْ
 فَاَعْطِهِمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَفَى بِالْمَرْءِ اِيْمًا اَنْ يَحْسِبَ عَمَّنْ يَمْلِكُ فَوْتَهُ *

باب فضل النفقة على العيال والأهل

۸۸۵ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارًا
 يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِيْنَارًا يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى ذَاتِهِ فِي
 سَبِيْلِ اللهِ وَدِيْنَارًا يُنْفِقُهُ عَلَى اَصْحَابِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ
 قَالَ أَبُو قَلَابَةَ وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ وَآيُ
 رَجُلٍ اَعْظَمَ اَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صَغَارٍ
 يُعْفُهُمْ اَوْ يُنْفِقُهُمُ اللهُ بِهِ وَيُعْجِبُهُمْ *

۸۸۶ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ الْمُسْلِمِ اِذَا اَنْفَقَ
 عَلَى اَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً *
 باب لِلْمَرْأَةِ اَنْ تُنْفِقَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا بِالْمَعْرُوفِ

اپنے اور اہل و عیال پر خرچہ کرنے کے مسائل

باب: اپنے نفس، اہل و عیال اور قرابت والوں سے ابتدا کرنے کے متعلق
 883: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنو عذرہ کے ایک شخص نے اپنا غلام آزاد کیا
 مدبر بنا دیا (یعنی کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے)۔ اس کی خبر رسول اللہ
ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے پاس اس کے سوا اور مال ہے؟
 اس نے کہا کہ نہیں۔ تب آپ ﷺ نے (اعلان) فرمایا کہ اس کو مجھ سے کون
 خریدتا ہے؟ تو نعیم بن عبد اللہ العدوی نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا اور درہم
 نبی ﷺ کو لاکر دیے۔ آپ ﷺ نے غلام کے مالک کو اسے دیتے ہوئے فرمایا
 کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو۔ پھر اگر بچے تو اپنے گھر والوں پر، پھر بچے تو اپنے
 تاتے والوں پر، پھر بچے تو ادھر ادھر اور آپ ﷺ آگے اور دائیں اور بائیں
 اشارہ کرتے تھے۔ (یعنی صدقہ کر دے)۔

باب: غلاموں کے خرچہ کے متعلق اور جو ان کے خرچہ کو روکتا ہے، اس کا بیان
 884: خیشمہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس
 بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کا داروغہ آیا، تو انہوں نے پوچھا کہ تم نے غلاموں کو خرچ
 دیدیا؟ اس نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کہ جاؤ اور ان کا خرچ دیدو اس لئے کہ
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جس کا خرچ اس
 کے ذمہ اس کا خرچ روک دے۔

باب: اہل و عیال پر خرچہ کرنے کی فضیلت۔

885: سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہتر
 اشرافی؟ جس کو آدمی خرچ کرتا ہے وہ (اشرافی) ہے جسے اپنے گھر والوں پر خرچ
 کرتا ہے (اس لئے کہ بعض ان میں سے ایسے ہیں جن کا نفقہ فرض ہے جیسے صغیر
 اولاد) اور اسی طرح وہ اشرافی جس کو اپنے جانور پر فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے
 (یعنی جہاد میں) اور وہ اشرافی جس کو اپنے رفیقوں پر اللہ کی راہ میں خرچ کرتا
 ہے۔ ابو قلابہ نے کہا کہ (آپ نے) عیال سے شروع کیا پھر ابو قلابہ نے کہا کہ
 اس سے بڑھ کر کس کا ثواب ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے یا اللہ
 تعالیٰ ان کو اس کے سب سے (کسی کے آگے) ہاتھ پھیلانے سے بچا دے یا نفع
 دے اور ان کو فنی کر دے۔

886: سیدنا ابو سعید البدری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ
 آپ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور اس میں
 ثواب کی امید رکھتا ہے، تو وہ اس کیلئے صدقہ ہے۔

باب: عورت کا حق یہ ہے کہ وہ اپنے خاندان کے مال سے معروف طریق پر

اسکے اہل و عیال پر خرچ کرے۔

- 887: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہند (ابوسفیان کی بیوی) نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم پوری زمین کی پیٹھ پر کوئی ایسے گھر والے نہ تھے، جن کے متعلق مجھے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کر دے، سوائے آپ کے گھر والوں کے (لیکن اب) پوری زمین کی پشت پر ایسے گھر والے نہیں ہیں جن کا عزت والا ہو جانا مجھے زیادہ پسند ہو، سوائے آپ ﷺ کے گھر والوں کے۔ نبی ﷺ نے فرمایا! ہاں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ پھر ہندہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کبجوس آدنی ہیں۔ اگر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے کچھ اس کے اہل و عیال پر خرچ کروں تو مجھ پر گناہ تو نہیں ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر اچھے طریقے کیساتھ (فضول خرچی سے بچ کر اس کے اہل و عیال پر) خرچ کرے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔

باب: مطلقہ ثلاث (تین طلاق والی) کا تان و نفقہ (طلاق دینے والے خاوند پر) نہیں۔

- 888: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کو تین طلاق دی گئی ہوں اس کیلئے نہ گھر ہے اور نہ نفقہ۔

- 889: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہنا خوب نہیں ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کے لئے نہ مکان ہے اور نہ نفقہ۔

- 890: ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے ساتھ بڑی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور شعی بھی ہمارے ساتھ تھے تو شعی نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ اسے گھر دلویا اور نہ خرچ۔ (یہ سن کر) اسود نے ایک مٹھی کنکر لے کر شعی کی طرف پھینکی اور کہا کہ افسوس تم اسے روایت کرتے ہو؟ اور حالانکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کو ایک عورت کے قول سے نہیں چھوڑ سکتے معلوم نہیں شاید وہ بھول گئی یا یاد رکھا۔ (مطلقہ ثلاثہ کو) گھر دینا چاہیے اور خرچہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مت نکالوان کوان کے گھروں سے مگر جب وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں (یعنی زنا)۔“ (الطلاق: 1)

عَلَى عِيَالِهِ

887 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ حَبَاءً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُذِلَّهُمُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ وَمَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ حَبَاءً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُعْزَهُمُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَبَا سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلٌ مُنْسَكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أَتْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بغيرِ إِذْنِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ تَنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوفِ *

باب فِي الْمُطَلَّقةِ ثَلَاثًا لَا نَفَقَةَ لَهَا

888 عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّقةِ ثَلَاثًا قَالَتْ لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ *

889 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذَكَّرَ هَذَا تَعْنِي قَوْلَهَا لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ *

890 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصِي فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ

وَتِلْكَ تُحَدِّثُ بِمَثَلِ هَذَا؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَمْرٌ لَا تُتْرَكُ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا تَذَرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ قَالَ

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يُخْرِجُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ) (الطلاق: 1)

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يُخْرِجُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ) (الطلاق: 1)

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يُخْرِجُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ) (الطلاق: 1)

غلاموں کو آزاد کرنے کے مسائل

باب: جو ایک مومن غلام آزاد کرے، اس کی فضیلت۔

891: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، فرماتے تھے کہ جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو غلام کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے آزاد کر دیتا ہے یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی غلام کی شرمگاہ کے بدلے۔

باب: اولاد کا والد کو آزاد کرنا کیسا ہے؟

892: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر اس صورت میں کہ باپ کو کسی کا غلام دیکھے اور پھر خرید کر آزاد کر دے۔

باب: (مشترک غلام کا ایک مالک اگر اپنا حصہ آزاد کرتا ہے تو.....)

893: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی شخص کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے، پھر اس کا مال بھی اتنا ہو کہ غلام کی انصاف والی قیمت مقرر کر کے اس غلام میں شریک حصہ داروں کے حصے ادا کر کے تو غلام اس کے حق میں آزاد ہو جائیگا (اگر اتنا مال نہ ہو تو) اس کا اپنا حصہ آزاد ہو جائیگا۔

باب: سابقہ باب اور کوشش کا بیان۔

894: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا حصہ غلام میں آزاد کر دے، اس کا چھڑانا (یعنی دوسرے حصہ کا بھی آزاد کرنا) بھی اسی کے مال سے ہوگا اگر مالدار ہو اگر مالدار نہ ہو تو غلام محنت مزدوری کرے اور اس پر جبر نہ کریں۔

باب: (غلام) آزاد کرنے میں قرضہ ڈالنا۔

895: سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس ان کے سوا اور کوئی مال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلایا اور ان کی تین ٹکڑیاں کیں۔ اس کے بعد قرضہ ڈالا اور دو کو آزاد کر دیا اور باقی چار کو غلامی پر باقی رکھا اور آپ ﷺ نے میت کے حق میں سخت بات ارشاد فرمائی۔

باب: ولاء اس کیلئے ہے جس نے آزاد کیا۔

896: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بربرہ میرے پاس آئی اور کہا کہ میرے مالکوں نے میرے ساتھ نواوقیہ پر مکاتبت کی ہے، ہر برس میں ایک اوقیہ۔ پس تم میری مدد کرو۔ میں نے کہا کہ اگر تمہارے مالک راضی ہوں تو میں یہ ساری رقم یکمشت دیدیتی ہوں اور تمہیں آزاد کر دیتی ہوں، لیکن

کتاب العتق

باب فضل من أعتق رقبة مؤمنة

891: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يَغْتِقَ فُرْجَهُ بِفَرْجِهِ *

باب فِي عِتْقِ الْوَالِدِ الْوَالِدَ

892: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَالِدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ *

باب مَنْ أَعْتَقَ شَرِيكًا لَهُ فِي عَبْدٍ

893: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَرِيكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَتَلَعُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شَرِيكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ *

باب مِنْهُ، وَذَكَرُوا السَّمَايَةَ

894: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَفِصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَّصَهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنَّ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْمِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْتَقٍ عَلَيْهِ *

باب الْفِرْعَةَ فِي الْعَتَقِ

895: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطِّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَاهُمْ أَوْلَادًا ثُمَّ أَفْرَعُ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرْقَى أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا *

باب الْوَلَاءِ لِمَنْ أَعْتَقَ

896: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلِي كَاتِبُونِي عَلَيَّ بِسَعِ أَوَالِي فِي بَسْعِ سَيْنٍ فِي كُلِّ سِنَةٍ أَوْ قِيَّةً فَأَعِينِي فَقُلْتُ لَهَا إِنْ شَاءَ أَهْلُكَ أَنْ أَعْتَبَهَا لَهُمْ

تمہاری ولاء میں لوں گی۔ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر اپنے مالکوں سے کیا تو انہوں نے نہ مانا اور یہ کہا کہ ولاء ہم لیں گے۔ پھر بریرہ میرے پاس آئی اور یہ بیان کیا تو میں نے اس کو جھڑکا، اس نے کہا اللہ کی قسم یہ نہ ہوگا۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا اور مجھ سے پوچھا، تو میرے سبب حال بیان کرنے پر آپ ﷺ نے فرمایا: تو خرید لے اور آزاد کر دے اور ولاء کی شرط انہی کیلئے کر لے کیونکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا۔ میں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے شام کو خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جیسے اس کو لائق ہے، پھر اس کے بعد فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ وہ شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے وہ باطل ہے اگرچہ سوا شرط کی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب زیادہ حقدار ہے اور اللہ کی شرط مضبوط ہے۔ تم میں سے بعض لوگوں کا یہ حال ہے کہ دوسرے سے کہتے ہیں کہ تم (غلام یا باندی کو) آزاد کرو اور ولاء ہم لیں گے حالانکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا۔

باب: پہلے باب سے متعلق، اور آزاد شدہ لونڈی کو اپنے خاندان کے متعلق اختیار۔

897: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ بریرہ کی وجہ سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ اس کو اپنے خاندان کے مقدمہ میں اختیار ملا، جب وہ آزاد ہوئی۔ دوسری یہ کہ اس کو (صدقہ کا) گوشت ملا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور ہڈیاں میں گوشت آگ پر چڑھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے کھانا مانگا تو روٹی اور گھر کا کچھ سالن سامنے لایا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ چولہے پر ہڈیاں میں گوشت نہیں چڑھا رکھا تھا؟ لوگوں نے کہا کہ بیشک یا رسول اللہ ﷺ! مکروہ گوشت صدقہ کا تھا جو بریرہ کو ملا تھا اور ہمیں برا معلوم ہوا کہ اس میں سے آپ کو کھلا دیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اس کیلئے صدقہ تھا اور اسکی طرف سے ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ تیسری یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کے بارے میں فرمایا کہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

باب: ولاء کی بیع اور اس کا ہیہ کرنا منع ہے۔

898: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کی بیع اور ہیہ سے منع کیا ہے۔

باب: جو شخص اپنی نسبت اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف کرے (اس پر وعید) کے متعلق۔

899: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

عَدَّةً وَاحِدَةً وَأَعْظَمَكَ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَقَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَهْلِيهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَأَتَيْتِي فَذَكَرْتُ ذَلِكَ قَالَتْ فَأَتَيْتُهَا فَقَالَتْ لَا هَالِكُ إِذَا قَالَتْ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَغْنِيهَا وَاشْتَرِي لِي الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ - لَفَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَشِيَةً فَحَمَدَ اللَّهُ وَأَثَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهَوِيَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْلَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُونَ أَحَدُهُمْ أَعْتَقَ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِي إِذَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

باب منه، وَتَخْيِيرِ الْمُعْتَقَةِ فِي زَوْجِهَا

897: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ثَلَاثُ سَنِينَ خَيْرْتُ عَلَى زَوْجِهَا حِينَ عَقَقْتُ وَأَهْدَيْتُ لَهَا لَحْمًا فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ عَلَى الثَّارِ فَدَعَا بَطْنَامَ فَسَأَنِي بِخَيْرٍ وَأَدَمَ مِنْ أَدَمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرِ بُرْمَةَ عَلَى الثَّارِ فِيهَا لَحْمٌ؟ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَكَرِهْنَا أَنْ نَطْعَمَكَ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا إِمَّا الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ *

باب التَّهْنِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْتِهِ

898: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْتِهِ

بَاب مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا غَيْرَ مَوَالِيهِ

899: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

نے فرمایا: جو شخص کسی کو اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر مولیٰ بنائے، اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں لعنت ہے اور قیامت کے دن اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا۔
فی نفل۔

باب: مالک جب اپنے غلام کو مارے تو اسے آزاد کر دے۔

900: سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو پیٹ رہا تھا کہ اتنے میں میں نے پیچھے سے ایک آواز سنی، کہ ابو مسعود! جان لو بیشک اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے حتیٰ تو اس غلام پر رکھتا ہے۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اودھ اللہ کیلئے (یعنی بلا کسی قیمت و شرط) آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلادیتی یا تجھ سے لگ جاتی۔

901: زاذان سے روایت ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور اسکی پیٹھ پر نشان دیکھا تو پوچھا کہ کیا میں نے تجھے تکلیف دی؟ اس نے کہا نہیں۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تو آزاد ہے۔ پھر زمین پر سے کوئی چیز اٹھائی اور کہا کہ اس کے آزاد کرنے میں مجھے اتنا بھی ثواب نہیں ملا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص غلام کو بن کئے حد لگا دے (یعنی ناحق مارے) یا طمانچہ لگائے تو اس کا کفارہ (یعنی اتار، جرمانہ) یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

902: سیدنا سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی لونڈی کو ایک آدمی نے طمانچہ مارا تو سیدنا سوید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ منہ پر مارنا حرام ہے؟ اور مجھے دیکھ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم سات بھائیوں کے پاس صرف ایک خادم تھا، بھائیوں میں سے ایک نے اسے طمانچہ مارا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے آزاد کرنے کا حکم دیا۔

باب: جو شخص اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے، اس کی سزا کا بیان
903: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی تہمت لگائے تو اس پر قیامت کے دن حد قذف لگے گی مگر جب کہ وہ سچا ہو (تو پھر سزا نہیں ملے گی)۔

باب: غلاموں پر طعام اور لباس کے معاملہ میں احسان کرنا اور ان کو ان کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہ دینا۔

904: معرور بن سوید کہتے ہیں کہ ہم سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس (مقام) ربڑہ میں گئے وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ان کا غلام بھی ویسی ہی چادر پہنے ہوئے تھا، تو ہم نے کہا کہ اے ابو ذر! اگر تم یہ دونوں چادریں لے

اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ
مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابٌ وَلَا صَرْفٌ*

باب إِذَا ضَرَبَ مَمْلُوكًا؛ أَحْتَقَهُ

۹۰۰. عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي
صَوْتًا أَظْلَمُ أَبَا مَسْعُودٍ لَلَّهِ أَفْذُرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ
فَاتَّقَفْتُ لِإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ خُرٌّ لَوْجُهُ اللَّهُ فَقَالَ أَمَا لَوْ
لَمْ تَفْعَلْ لَفَفَحْتِكَ الثَّارُ أَوْ لَمَسْتِكَ الثَّارُ*

۹۰۱. عَنْ زَادَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا
بِغُلَامٍ لَهُ فَرَأَى بَطْنَهُ أَثْرًا فَقَالَ لَهُ أَوْجَعْتِكَ؟ قَالَ لَا
قَالَ فَأَلْتِ عَتِيقٌ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ
مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِينُ هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ
حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ*

۹۰۲. عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ مِقْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جَارِيَةً
لَهُ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ فَقَالَ لَهُ سُؤَيْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا
عَلِمْتِ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتِي وَإِنِّي
لَسَائِبُ إِخْوَةَ لِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَا لَنَا خَادِمٌ غَيْرُ وَاحِدٍ فَمَعَدْنَا أَحَدًا فَلَطَمْتُهُ فَأَمَرَكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْتِقَهُ*

باب التَّلْطِيطِ عَلَى مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكًا بِالرُّمِيِّ

۹۰۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو
الْقَاسِمِ ﷺ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكًا بِالرُّمِيِّ يَقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ*

باب الإِحْسَانِ إِلَى الْمَمْلُوكِينَ فِي الطَّعَامِ وَاللِّبَاسِ
وَلَا يَكْفُلُونَ مَا لَا يَطِيقُونَ

۹۰۴. عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُؤَيْدٍ قَالَ مَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالرَّبِذَةِ وَعَلَيْهِ بُرَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِطْلَةٌ
فَقُلْنَا يَا أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ جَمَعْتَ بَيْنَهُمَا

لیتے تو ایک جبہ ہو جاتا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ میں اور میرے ایک بھائی میں لڑائی ہوئی، اس کی ماں عجمی تھی تو میں نے اس کو ماں کی گالی دی۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کر دی۔ جب میں آپ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو ذر! تجھ میں جاہلیت ہے (یعنی جاہلیت کے زمانے کا اثر باقی ہے جس زمانے میں لوگ اپنے ماں باپ سے فخر کرتے تھے اور دوسرے کے ماں باپ کو حقیر سمجھتے تھے)۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! جو کوئی لوگوں کو گالی دے گا تو لوگ اس کے ماں باپ کو گالی دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو ذر! تجھ میں جاہلیت ہے (یعنی اگر اس نے تجھے برا کہا تھا تو اس کا بدلہ یہ تھا کہ تو بھی اس کو برا کہے نہ کہ اس کے ماں باپ کو) وہ تمہارے بھائی ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ غلام تھا مگر سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اس کو بھائی کہا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کو بھائی کہا) اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے (یعنی تمہاری ملک میں) تم ان کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور ان کو ان کی سکت سے زیادہ تکلیف مت دو اگر ایسا کام لو تو تم ان کی مدد کرو۔

905: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سے کسی کیلئے اس کا خادم کھانا تیار کرے، پھر لے کر آئے اور وہ کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں اٹھا چکا ہو، تو اس کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھلاؤ اور کھائے اور اگر کھانا تھوڑا ہو تو لقمہ یاد دو لقمے اس کے ہاتھ میں دے دو۔

باب: غلام کا اجر و ثواب جب کہ وہ اپنے سردار سے خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت بھی اچھی طرح بجالائے۔

906: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک غلام جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے، تو اس کو دو ہر ایار و گنا ثواب ہوگا (یہ نسبت آزاد شخص کے)۔

907: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صلح غلام کے لئے دو ہر ثواب ہے (ایک تو اپنے مالک کی خیر خواہی کا دوسرے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا)۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے کہ اگر جہاد، حج اور ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنا نہ ہوتا، تو میں یہ خواہش کرتا کہ غلام ہو کر مروں۔ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کی صحبت اور خدمت کی وجہ سے ان کے فوت ہونے تک (کوئی نقلی) حج نہیں کیا۔

باب: (مالک کی موت کے بعد) مدبر غلام کی فروخت کے متعلق، جب اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو۔

اس باب کے متعلق میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کتاب الفقہات کے شروع میں گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث نمبر 883)۔

كَانَتْ خُلَّةَ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ مَنْ إِخْوَانِي كَلَامَ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةَ فَعِيرَتْهُ بِأَنَّهُ فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ أَمْرٌؤُ فَبِكَ جَاهِلِيَّةٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ الرَّجَالَ سَبَّ آبَاءَهُ وَأُمَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ أَمْرٌؤُ فَبِكَ جَاهِلِيَّةٍ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَاطْمَعُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَالْيَسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تَكْلَفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَفْتُمُوهُمْ فَاغْيَبُوهُمْ*

۹۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمَهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَسْرَةً وَذُخَانَهُ فَلَقَعْدَهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَصِغْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ قَالَ دَاوُدُ (هُوَ ابْنُ قَيْسٍ) يَعْنِي لِقْمَةً أَوْ لِقْمَتَيْنِ*

باب ثَوَابِ الْعَبْدِ وَأَجْرُهُ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ

۹۰۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ*

۹۰۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَخْبَيْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ قَالَ وَبَلَّغْنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يُحْجُ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ لِصَحْبِهَا*

باب فِي بَيْعِ الْمُدَبِّرِ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فِيهِ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي أَوَّلِ كِتَابِ الْفُقَهَاتِ -

خرید و فروخت کے مسائل

کتاب البیوع

باب بَيْعِ الطَّعَامِ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ

۹۰۸ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غَلَامَةً بِصَاعٍ قَمْحٍ فَقَالَ بَعُهُ ثُمَّ اشْتَرَى بِهٍ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضُ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ؟ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ وَكَانَ طَعَامَنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارَعَ *
باب التَّهْمِي عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَ

۹۰۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مِنَ ابْتِغَاءِ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلُهُ *
۹۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ أَخَلَّتْ بَيْعَ الرِّبَا؟ فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخَلَّتْ بَيْعَ الصَّكَّاءِ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ قَالَ فَخَطَبَ مَرْوَانَ النَّاسَ فَنَهَى عَنْ بَيْعِهَا قَالَ سَلِيمَانُ فَتَطَرْتُ إِلَى حَرَسٍ يَأْخُذُونَهَا مِنْ أَيْدِي النَّاسِ *

باب نَقْلِ الطَّعَامِ إِذَا بَيْعَ جِزَافًا

۹۱۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ وَكُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّمَّانِ جِزَافًا فَهَاتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَبْعُهُ حَتَّى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ *

باب بَيْعِ الطَّعَامِ الْمَكْتَلِ بِالْجِزَافِ

۹۱۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَزَابَةِ؟ أَنْ يَبْعَ تَمْرًا حَانِطَهُ إِنْ كَانَتْ تَخْلَا بِتَمْرٍ كَسِيلًا وَإِنْ

باب: اناج اناج کے بدلے (ایک جنس سے) برابر برابر وزن سے ہو۔

908: سیدنا معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کا ایک صاع دے کر بھیجا اور کہا کہ اس کو بیچ کر جو لے آ۔ وہ غلام نے لے گیا اور ایک صاع اور کچھ زیادہ ”جو“ لے آیا۔ جب معمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو خبر کی تو معمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ جا اور واپس کر دے۔ اور مت لے مگر برابر برابر۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اناج، اناج کے بدلے برابر برابر بیچو اور ان دنوں ہمارا اناج جو تھا لوگوں نے کہا جو اور گیہوں میں تو فرق ہے (اس لئے کی بیشی جائز ہے)، تو انہوں نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں دونوں ایک جنس کا حکم نہ رکھتے ہوں۔

باب: قبضہ کر لینے سے پہلے گندم کی بیع منع ہے۔

909: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اناج خریدے پھر اس کو (اس وقت تک) نہ بیچے جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ہر چیز کو اسی پر خیال کرتا ہوں۔

910: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (مدینہ کے عامل) مروان بن الحکم سے کہا کہ تو نے سو کی بیع کو درست کر دیا؟ مروان نے کہا کہ کیوں میں نے کیا کیا؟ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو نے سند (رسید) کی بیع جائز رکھی، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اناج کی بیع کرنے سے منع کیا جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے۔ تب مروان نے لوگوں سے خطاب کیا اور ان کو سند (رسید) بیع سے منع کر دیا۔ (راوی حدیث) سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے چونکہ اوروں کو دیکھا کہ وہ ان سندوں کو لوگوں سے چھین رہے تھے۔

باب: ڈھیر کے مال کو خریدنے کے بعد (آگے بیچنے کیلئے) اس کی جگہ

تبدیل کرنے کے متعلق۔

911: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ بیچے، جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لے۔ اور ہم اناج کو سواروں سے ڈھیر لگا کر خرید کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس ڈھیر کو اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

باب: ماپے ہوئے اناج کو ڈھیر کے ساتھ بیچنے کے متعلق۔

912: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابہ سے منع کیا، اور وہ یہ ہے کہ اپنے باغ کا پھل اگر کھجور ہو تو خشک کھجور کے بدلے ناپ کر بیچے اور جو انور ہو تو سوکھے انور کے بدلے ناپ کر بیچے اور کھیت ہو تو سوکھے اناج

کے بدلے ماپ کر بیچے۔ آپ ﷺ نے ان سب سے منع فرمایا (کیونکہ سب میں کمی بیشی کا احتمال ہے)۔

باب: کھجور کی بیج برابر برابری حساب سے۔

913: سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نبی عدی میں سے ایک شخص کو خیر کا عامل بنایا تو وہ جنیب (ایک عمدہ قسم کی) کھجور لے کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا خیر میں سب کھجور ایسی ہی ہوتی ہے؟ وہ بولا نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ ﷺ! ہم یہ کھجور (ملی جلی) کھجور کے دو صاع دے کر ایک صاع خریدتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا مت کرو بلکہ برابر برابر لو، یا ایک کوچ کر اس کی قیمت کے بدلے دوسری خرید لو اور ایسے ہی اگر تول کر بیچو تو بھی برابر برابر فروخت کرو۔

باب: کھجور کا ڈھیر (وزن غیر معلوم) کو معلوم الوزن کھجور کے بدلے بیچنے کے متعلق۔

914: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کا وہ ڈھیر جس کا وزن معلوم نہ ہو ماپ کر ہوائی ہوئی معلوم وزن کھجور کے ساتھ بیچنے سے منع فرمایا۔

باب: پکنے سے پہلے پھل کو نہ بیچا جائے۔

915: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کو پکنے سے پہلے (یعنی جب تک آفت وغیرہ سے پاک نہ ہو جائیں) منع کیا (یا یہ کہا کہ) ہمیں منع کیا پھلوں کے بیچنے سے جب تک وہ (کسی آفت وغیرہ سے) پاک نہ ہو جائیں۔

916: ابوالختری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کھجور کے درختوں کی بیج (یعنی ان کے پھلوں کو بیچنے) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی بیج سے (اس وقت تک) منع کیا ہے جب تک کہ وہ کھائے جانے یا کھلائے جانے اور کاٹ کر رکھنے کے لائق نہ ہو۔ (راوی کہتے ہیں میں نے) کہا کہ "یوزن" سے کیا مراد ہے؟ تو ان کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ کاٹ کر محفوظ رکھنے کے قابل ہو جائے۔

باب: پھل کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے کی ممانعت۔

917: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کھجور کو اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا جب تک وہ لال یا زرد نہ ہو جائے (کیونکہ جب سرخی یا زردی اس میں آ جاتی ہے تو سلامتی کا یقین ہو جاتا ہے) اور اسی طرح بالی (ش) جب تک سفید نہ ہو جائے اور آفت سے محفوظ ہو جائے بیچنے سے منع فرمایا۔ بیچنے

كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبْعَهُ بَرِيْبٌ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبْعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ *

باب بیع التمر مثلاً بمثل

913 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَحَابِسِي عَدِيَّ الْأَنْصَارِيِّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرِ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكُلْتُ تَمْرَ خَيْبَرٍ هَكَذَا؟ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنْ لَمْ تَشْرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مَثَلًا بِمِثْلِ أَوْ يَبْعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِمَنْهٍ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ *

باب بیع الصبرة من التمر

914 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصَّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتِهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ *

باب لا يُبَاعُ التَّمْرُ حَتَّى يُطَيَّبَ

915 عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يُطَيَّبَ *

916 عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ؟ قَالَ قُلْتُ مَا يُوزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُحَزَّرَ *

باب النهي عن بيع التمر حتى يندو صلاحه

917 عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَزْهُوَ وَعَنِ السُّبُلِ حَتَّى يَبْيَضَ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةُ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَّ *

والے کو بیچنے سے اور خریدنے والے کو خریدنے سے منع فرمایا۔

باب: بیع مزایہ کی ممانعت۔

918: بشیر بن یسار مولیٰ بنی حارثہ سے روایت ہے کہ سیدنا رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہما ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزایہ سے منع کیا (یعنی درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا) مگر عریا والوں کو اس کی اجازت دی۔ (اس سے مراد وہ غریب لوگ ہیں جنہیں کوئی باغ والا ایک درخت دے دے کہ اس کا پھل آپ استعمال کر لیں)۔

باب: عریا کی بیع اس کے اندازہ سے جائز ہے۔

919: سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ (جس کی تعریف اوپر بیان ہوئی) میں اس بات کی رخصت دی کہ ایک گھر کے لوگ اندازے سے خشک کھجور دیں اور اس کے بدلے درخت پر موجود کھجور کھانے کو خرید لیں۔

باب: عریا کی بیع کتنی مقدار تک جائز ہے۔

920: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عریا میں اندازے سے بیع کی اجازت دی بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق تک (راوی حدیث داؤد کو خشک ہے کہ کیا کہا پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم)۔

باب: پھل کی بیع میں آفت آجائے تو کیا کیا جائے؟

921: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچے پھر اس پر کوئی آفت آجائے (جس سے پھل تلف ہو جائیں) تو اب تجھے اس سے کچھ بھی لینا حلال نہیں۔ تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال لے گا، کیا ناحق لے گا۔

باب: پچھلے باب سے متعلق اور (آفت کے وقت) قرض خواہوں کو اتنا لینا چاہیے جتنا (مقرض) کے پاس ہو۔

922: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں درخت پر (لگا ہوا) میوہ خریدا جو قدرتی آفت سے تلف ہو گیا اور اس پر قرض بہت زیادہ ہو گیا (میوہ کے تلف ہو جانے کی وجہ سے) تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو صدقہ دو۔ لوگوں نے اسے صدقہ دیا لیکن اس سے بھی اس کا قرض پورا نہیں ہوا۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا کہ بس اب جو مل گیا سولے لو اور اب کچھ نہیں ملے گا۔

باب: جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس درخت پر پھل موجود ہو (تو وہ پھل کس کو ملے گا خریدنے والے کو یا بیچنے والے کو؟)۔

باب بَيْعِ الْمَرْابَةِ

918 عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَرْابَةِ النَّصْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ *

باب بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا

919 عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَةِ بِأَخْذِهَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رَطْبًا *

باب فِي قَدْرِ مَا يَجُوزُ بَيْعُهُ مِنَ الْعَرَايَا

920 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا فِيمَا ذُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ يَشْكُ دَاوُدُ قَالَ خَمْسَةَ أَوْ ذُونَ خَمْسَةَ *

باب الْجَانِحَةُ فِي بَيْعِ النَّصْرِ

921 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَعْتَ مِنْ أَحْيِكَ تَمْرًا فَأَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا يَمُ تَأْخُذُ مَالِ أَحْيِكَ بغيرِ حَقِّ

باب مِنْهُ، وَأَخْذُ الْمَرْمَاءِ مَا وَجَدُوا

922 عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ ذَنْبُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ ذَنْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ خَدُوا مَا وَجَدْتُمْ وَتَبَسَّوْا لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ *

باب مَنْ بَاعَ تَخَلَّأَ فِيهَا تَمْرًا

923: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص کھجور کے درخت کو تاہیر کے بعد خریدے تو اس کا پھل بائع کو ملے گا مگر جب مشتری پھل کی شرط کر لے اور جو شخص غلام خریدے تو اس کا مال بائع کا ہوگا مگر جب مشتری شرط کر لے۔ (بائع بیچنے والا اور مشتری خریدنے والا ہوتا ہے)۔

باب: بیع مخاہرہ اور محاقلہ کے بیان میں۔

924: زید بن ابی ایسہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو الولید کی نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور وہ عطاء بن ابی رباح کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ اور مخاہرہ سے منع کیا اور کھجور کے درخت بھی اس وقت تک خریدنے سے منع کیا، جب تک ان کے پھل سرخ یا زرد نہ ہو جائیں یا کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔ اور محاقلہ یہ ہے کہ کھڑا کھیت معین اناج کے بدلے بیجا جائے۔ اور مزہبہ یہ ہے کہ کھجور کے درخت کا پھل خشک کھجور کے چند ٹوک کے بدلے بیجا جائے اور مخاہرہ یہ ہے کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار یا اس کی مثل پر زمین دے (جس کو ہمارے ملک میں بٹائی کہتے ہیں)۔ زید نے کہا کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا کہ کیا تم نے یہ حدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے کہ وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

باب: کئی سالوں کے لئے بیع منع ہے۔

925: ابو زبیر اور سعید بن میناء سے روایت ہے کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزہبہ سے اور معاومہ سے اور مخاہرہ سے منع فرمایا ہے۔ (راویوں میں سے ایک نے کہا کہ معاومہ سے مراد یہ ہے کہ اپنے درخت کا پھل کئی سال کے لئے بیچ دیا جائے) اور آپ نے استثنا کرنے سے منع کیا (یعنی ایک مہول مقدار نکال لینے سے جیسے یوں کہے کہ میں نے تیرے ہاتھ یہ غلہ بیجا مگر تھوڑا اس میں سے نکال لوں گا یا یہ باغ بیجا مگر اس میں سے بعض درخت نہیں بیچے کیونکہ اس صورت میں بیع باطل ہو جائے گی اور جو استثناء معلوم ہو جیسے یوں کہے کہ یہ ڈھیر غلہ کا بیجا مگر اس میں سے چوتھائی نکال لوں گا تو بالاتفاق صحیح ہے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عریا کی اجازت دی۔

926: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال کیلئے بیع کرنے سے (یعنی درخت کو یا زمین کو) بیع کرنے سے منع کیا ہے اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ پھل کی کئی سال کی بیع سے منع کیا۔

باب: دو غلاموں کے بدلہ میں ایک غلام کی بیع جائز ہے۔

923: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ابْتَاعَ تَخْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَ فَمَرَّتْهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُتَبَاعُ وَمَنْ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالَهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُتَبَاعُ *

باب: بَيْعُ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

924: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَأَنْ تُشْتَرَى التَّخْلُ حَتَّى تُشَقَّ وَالْإِشْقَاءُ أَنْ يَحْمَرَ أَوْ يَصْفَرَ أَوْ يُوَكَّلَ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِنَ الطَّعَامِ مَعْلُومٍ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ التَّخْلُ بِأَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْمُخَابَرَةُ الثُّلُثُ وَالرُّبْعُ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَذْكُرُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ *

باب: بَيْعُ الْمُعَاوَمَةِ

925: عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالْمُخَابَرَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السَّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ وَعَنِ النَّبِيِّ وَرَخِصَ فِي الْعَرَايَا *

926: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السَّنِينَ * وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: عَنْ بَيْعِ النَّمْرِ سِنِينَ *
باب: بَيْعُ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

927: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک غلام آیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کی۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے۔ پھر اس کا مالک اسکو لینے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو میرے ہاتھ بیچ ڈال پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوکالے غلام دیکر اس کو خرید لیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے بیعت نہ لیتے جب تک یہ پوچھ نہ لینے کہ وہ غلام ہے (یا آزاد)؟۔

باب: بیع مصراة کی ممانعت کا بیان۔ (مصراة سے مراد دودھ والا جانور ہے جس کا دودھ کچھ وقت تک روک لیا گیا ہوتا کہ دودھ زیادہ نظر آئے)۔

928: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دودھ چڑھی ہوئی کبری خریدے تو اس کو تین روز تک اختیار ہے چاہے تو اس کو رکھ لے یا واپس کر دے اور اس کے ساتھ بھجور کا ایک صاع بھی دے۔

باب: جس کا کھانا حرام ہے اس کی بیع حرام ہے۔

929: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خیر پینے کی سیدنا سرہ رضی اللہ عنہ نے شراب پینی ہے تو انہوں نے کہا سرہ رضی اللہ عنہ پر اللہ کی مار! کیا اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر لعنت کی (اس وجہ سے کہ) ان پر چربی کا کھانا حرام ہوا تو انہوں نے اسے کچھلایا اور بیچ دیا

باب: شراب کی بیع حرام ہے۔

930: عبدالرحمن بن وعلد السبی (جو مصر کے رہنے والے تھے) سے روایت

ہے کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انکو کے شیرہ کے بارے میں پوچھا تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے شراب کی ایک مشک تھم میں لایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام کر دیا ہے تو اس نے کہا کہ نہیں۔ تب اس نے دوسرے سے کان میں بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے کیا بات کی؟ اس نے کہا کہ میں نے اس کو بیچنے کا کہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس (اللہ) نے اس کا پینا حرام کیا ہے اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کر دیا ہے۔ (یہ سن کر) اس شخص نے مشک کا منہ کھول دیا اور اس میں جو کچھ تھا سب بہ گیا۔

باب: مردار، ہتوں اور خزیروں کی بیع حرام ہے۔

931: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سال مکہ فتح ہوا،

انہوں نے مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سوراہتوں کی بیع کو حرام کر دیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مردار کی چربی کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ یہ کشتیوں میں لگائی جاتی ہے اور کھالوں میں ملی جاتی ہے اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں۔ آپ

927: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عَبْدُ قَبِيْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَكَمْ يَخْمُرُ أَلَّهُ عَبْدَ قَبِيْعٍ سَيِّدُهُ بِرِيْدِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْهِ فَأَشْتَرَاهُ بِعَيْنَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَبِيْعْ أَحَدًا بَعْدَ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعْبَدُ هُوَ؟ *

باب التَّهْوِي عَنْ بَيْعِ الْمَصْرَاةِ

928: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ شَاةَ مَصْرَاةٍ فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ *

باب تَحْرِيْمِ بَيْعِ مَا حُرِّمَ أَكْلُهُ

929: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَلَغَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتِلَ اللَّهُ سَمُرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعْنُ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ فَحَمَلُوْهَا فَبَاَعُوْهَا *

باب تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْخَمْرِ

930: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ السَّبْيِيِّ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَلَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعَصَّرُ مِنَ الْعَنْبِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ رَجُلًا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا؟ قَالَ لَا فَسَارَ إِسْنَانًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِ سَارَرْتَهُ؟ فَقَالَ أَمْرَتُهُ بَيْعُهَا فَقَالَ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شَرِبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهَا *

باب تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ وَالْخَنَازِيرِ

931: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ غَامُ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخَنَازِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفْنُ وَيُدْهَنُ

ﷺ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے۔ پھر اسی وقت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ کرے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا (یعنی اس کا کھانا) تو انہوں نے اس کو پگھلایا پھر بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

باب: کتے کی قیمت، رنڈی (فلنسٹار، ہیر اور ہیر وٹن اور چکلے والے اور چکلے والی وغیرہ سب) کی خرچی اور نجومی کی مٹھائی لینا منع ہے۔

932: سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی بیج، کسی رنڈی فاحشہ کی خرچی اور نجومی کی مٹھائی سے منع کیا۔

باب: بلی کی قیمت لینا منع ہے۔

933: ابو زبیر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے کتے کی قیمت اور اور بلی کی قیمت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے سختی سے منع کیا۔

باب: پھینے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔

934: سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتے کی قیمت خبیث ہے اور رنڈی کی خرچی خبیث ہے اور پھینے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔

باب: پھینے لگانے والی کی اجرت کے جائز ہونے کا بیان۔

935: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو بنی بیاضہ کے ایک غلام نے پھینے لگائے، پھر نبی ﷺ نے اس کو اس کی اجرت دی۔ اور اس کے مالک سے سفارش کی کہ وہ اس کے ٹکس میں تخفیف کرے۔ اگر (سینگی لگانے والے کی اجرت) حرام ہوتی تو آپ ﷺ اس کو مزدوری ہرگز نہ دیتے۔

936: حمید کہتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پھینے لگانے والے کی کمائی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطیبہ سے پھینے لگوائے پھر آپ ﷺ نے ان کو دو صاع اناج دیئے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے فرمایا کہ اس سے محصول کم لیں۔ (یعنی جو خراج اس سے لیتے تھے) اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ دواؤں میں جن سے تم علاج کرتے ہو، افضل دوا پھینے لگانا ہے یا یہ فرمایا: تمہاری بہترین دواؤں میں سے ہے۔

باب: بیج ”حَبْلُ الْحَبَلَةِ“ کے متعلق۔

937: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جاہلیت کے لوگ اونٹ کا گوشت جبل الجبلہ تک بیچتے تھے۔ اور جبل الجبلہ یہ ہے کہ اونٹنی جنے پھر اس کا بچہ (اونٹنی) حاملہ ہو اور وہ جنے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

باب: بیج ”مَامَسَهُ“ اور ”مَانَبَذَهُ“ منع ہے۔

بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؛ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتِلِ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شَحْمَهَا أَجْمَلُوهَا ثُمَّ بَاعُوهَا فَأَكَلُوا مِنْهَا *

باب التَّهْيِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَخُلْوَانِ الْكَاهِنِ

932 عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَخُلْوَانِ الْكَاهِنِ *

باب التَّهْيِ عَنْ ثَمَنِ السُّورِ

933 عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسُّورِ؟ قَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ *

باب كَسْبِ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ

934 عَنْ زَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنِ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ *

باب إِبَاحَةِ أَجْرَةِ الْحَجَّامِ

935 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ حَجَّامٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ لَبِيٍّ بِيَاضَةَ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ أَجْرَهُ وَكَلَّمَ سَيِّدَةً فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيَّتِهِ وَلَوْ كَانَ سَخْتًا لَمْ يَعْطِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

936 عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّامَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاَجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحَجَّامَةَ أَوْ هُوَ مِنْ أَفْضَلِ دَوَائِكُمْ *

باب بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ

937 عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَبَايَعُونَ لَحْمَ الْجُرُورِ إِلَى حَبْلِ الْحَبَلَةِ وَحَبْلِ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ الثَّقَلَةُ ثُمَّ تَحْمِلُ النَّبِيَّ لِيَنْجَسَ فَتَهَابَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ *

938: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو قسم کی بیع اور دو قسم کے لباس سے منع فرمایا۔ بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع کیا۔ اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کا کپڑا اپنے ہاتھ سے چھوئے رات یا دن کو اور نہ الٹے مگر اسی لئے یعنی بیع کیلئے۔ اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کے کپڑے کی طرف پھینک دے، اور دوسرا اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دے اور یہی ان کی بیع ہو۔ بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے اظہار کے۔

باب: کنکری کی بیع (جتنی چیزوں کو کنکری لگے) اور دھوکے کی بیع کے متعلق

939: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

باب: نجش (چڑھتی کی) بیع منع ہے۔

940: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش (یعنی بغیر لینے کے ارادے کے صرف بھاؤ بڑھانے کے لئے زیادہ قیمت لگانے) سے منع فرمایا۔

باب: بھائی کے سودے پر سودا کرنا منع ہے۔

اس باب کے بارے میں حدیث عقبہ کتاب الزکاح میں گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 800)۔

باب: مال (بازار میں آنے سے پہلے) راستہ میں جا کر لینا منع ہے۔

941: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سودا بیچنے والوں سے (آگے جا کر مت ملو) (جب تک وہ بازار میں نہ آئیں اور مال والوں کو بازار کا بھاؤ معلوم نہ ہو) اگر کوئی آگے جا کر ملے اور مال خرید لے اور پھر مال کا مالک بازار میں آئے (اور بھاؤ کے دریافت میں معلوم ہو کہ اس کو نقصان ہوا ہے)، تو اس کو اختیار ہے (چاہے تو بیع فسخ کر سکتا ہے)۔

باب: شہر والا، باہر (سے آنے) والے کا مال نہ بیچے۔

942: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں سے (جو مال لے کر آئیں) آگے جا کر ملاقات کرنے سے اور شہری کو باہر (سے آنے) والے کا مال بیچنے سے منع کیا۔ طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ شہری کو دیہاتی کی بیع سے کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا کہ شہر والے کو نہیں چاہیے کہ باہر (سے آنے) والے کا (مال بکوانے میں) دلال بنے (بلکہ اس کو خود بیچنے دے)۔

باب: ذخیرہ اندوزی کرنا (کہ مزید قیمت چڑھے) منع ہے۔

943: سیدنا معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

باب التَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

۹۳۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَلِبَسَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لِمَسُّ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَفْلِيهِ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَبْذُرَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ ثَوْبَهُ وَيَبْذُرَ الْآخَرُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ *

باب بَيْعِ الْفَرَرِ وَالْخِصَاةِ

۹۳۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ بَيْعِ الْخِصَاةِ وَعَنِ بَيْعِ الْفَرَرِ *

باب التَّهْيِ عَنِ النَّجْشِ

۹۴۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ *

باب بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

فِيهِ حَدِيثُ عُقْبَةَ ، وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي كِتَابِ التَّكَاحِ -

باب التَّهْيِ عَنِ تَلْقَى السَّلْعِ

۹۴۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُوا الْجَلْبَ فَمَنْ تَلْقَاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا آتَى سَيْدَهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ *

باب لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

۹۴۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتْلَقَى الرَّحْبَانُ

وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ طَاوُسٌ: فَقُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ

مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا *

باب التَّهْيِ عَنِ الْخُكْرَةِ

جو کوئی ذخیرہ اندوزی کرے وہ گنہگار ہے۔ لوگوں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ تم تو خود ذخیرہ اندوزی کرتے ہو، تو انہوں نے کہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جنہوں نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ بھی ذخیرہ اندوزی کیا کرتے تھے۔ (اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کسی ایسی چیز کی ذخیرہ اندوزی نہیں کرتے تھے جس کی لوگوں کو اشد ضرورت ہو بلکہ وہ زیتون کے تیل کی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے اور یہ جائز ہے)۔

باب: بیع خیار۔ (سودا منسوخ کرنے کا اختیار کب تک ہے)۔

944: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: کہ جب دو آدمی خرید و فروخت کریں تو ہر ایک کو جدا ہونے سے پہلے (معاملہ توڑ ڈالنے کا) اختیار ہے جب تک ایک جگہ رہیں۔ یا ایک دوسرے کو (معاملہ کے نافذ کرنے کا اور بیع کے پورا کرنے کا) اختیار دے۔ اب اگر ایک نے دوسرے کو اختیار دیا (اور کہا کہ وہ بیع کو نافذ کر دے) پھر دونوں نے اس پر بیع کر لی، تو بیع لازم ہوگی۔ اور جو دونوں بیع کے بعد جدا ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا، تب بھی بیع لازم ہوگی۔

باب: اسی سے متعلق اور خرید و فروخت میں سچائی اور حقیقت حال کے بیان کے متعلق۔

945: سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: بائع اور مشتری دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں (سودا ختم کر دینے کا) اختیار ہے۔ پھر اگر وہ دونوں بیع بولیں گے اور بیان کر دیں گے (جو کچھ عیب ہے چیز میں یا قیمت میں) تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے اور (عیب کو) چھپائیں گے تو ان کی بیع کی برکت مٹا دی جائے گی۔ (ان کی تجارت کو کبھی فروغ نہ ہوگا۔ حقیقت میں، تجارت ہو یا زراعت یا ملازمت، ایمان داری اور راست بازی وہ چیز ہے جس کی وجہ بدولت ہر کام میں دن گئی اور رات چوٹی ترقی ہوتی ہے جبکہ اس کے برعکس نقصان ہی نقصان ہے)۔

باب: جو لوگوں سے بیع میں دھوکا کھا جاتا ہے، اس کا بیان۔

946: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص

نے ذکر کیا کہ اسے بیوع میں فریب دیا جاتا ہے، تو آپ نے اس کو فرمایا کہ جب تو بیع کیا کرے تو کہہ دیا کہ فریب نہیں ہے (یعنی مجھ سے فریب نہ کرو یا اگر تو فریب کرے گا تو وہ مجھ پر لازم نہ ہوگا) پھر جب وہ بیع کرتا تو یہی کہتا (مگر "لا خلیۃ" کے بدلے اس کی زبان سے "لا خیابۃ" نکلتا کیونکہ وہ "لام" نہیں بول سکتا تھا)۔

باب: (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ) جو شخص دھوکہ دے اس کا میرے ساتھ کوئی

۹۴۳ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اخْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ فَقِيلَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ فَإِنَّكَ تَخْتَكِرُ قَالَ سَعِيدٌ إِنَّ مَعْمَرًا الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَخْتَكِرُ *

باب بیع الخیار

۹۴۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَاعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَاعًا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَاعَا وَلَمْ يَفْرُقْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ *

باب منه، وَالصَّدَقُ فِي الْبَيْعِ وَالْبَيَانُ

۹۴۵ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ

يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ

كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بُرُوكُهُ بَيْعِهِمَا *

باب من يُخَدَعُ فِي الْبَيْعِ

۹۴۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخَدَعُ فِي

الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خَلَابَةَ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خَلَابَةَ *

تعلق نہیں۔

947: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے راستے میں اناج کا ایک ڈھیر دیکھا تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالا تو انگلیوں پر تری آگئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے اناج کے مالک یہ کیا ہے؟ وہ بولا یا رسول اللہ ﷺ! یہ بارش سے بھیگ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تو نے اس بھیگے ہوئے اناج کو اوپر کیوں نہ رکھا کہ لوگ دیکھ لیتے؟ جو شخص دھوکہ دے وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔

باب: سونے کی بیخ چاندی کے ساتھ جائز ہے۔

948: مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوا آیا کہ سونے کے بدلے روپوں کو کون بیچتا ہے؟ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ نے کہا اور وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اپنا سونا مجھے دے پھر پھر کر آنا۔ جب ہمارا نوکر آئے گا تو تیری قیمت دیدیں گے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہرگز نہیں، تو اس کے روپے اسی وقت دیدے یا اس کا سونا واپس کر دے۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: کہ چاندی کو سونے کے بدلے بیچنا سود ہے مگر (یہ کہ) دست بدست (ہو) اور گندم کا گندم کے بدلے بیچنا سود ہے مگر (یہ کہ) دست بدست (ہو) اور ”جو“ کا ”جو“ کے بدلے بیچنا سود ہے مگر (یہ کہ) دست بدست (ہو) اور کھجور کا کھجور کے بدلے بیچنا سود ہے مگر (یہ کہ) دست بدست (ہو)۔

باب: سونے کی بیخ سونے کی ساتھ، چاندی کی بیخ چاندی کی ساتھ، گندم کی بیخ گندم کی ساتھ اور ہر اس چیز کی بیخ جس میں سود ہو برابر برابر اور دست بدست جائز ہے۔

949: سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے میں، چاندی کو چاندی کے بدلے میں، گندم کو گندم کے بدلے میں، ”جو“ کو ”جو“ کے بدلے میں، کھجور کو کھجور کے بدلے میں اور نمک کو نمک کے بدلے میں برابر برابر ٹھیک ٹھیک دست بدست (ہو تو جائز ہے) پھر جب قسم بدل جائے (مثلاً گندم کے بدلے جو) تو جس طرح چاہے (کم و بیش) بیچو مگر دست بدست ہونا ضروری ہے۔

باب: سونے کی بیخ چاندی کی ساتھ ادھار منع ہے۔

950: ابو المنہال کہتے ہیں کہ میرے ایک شریک نے چاندی حج کے موسم تک ادھار بیچی اور میرے پاس آ کر بتایا، تو میں نے کہا یہ تو درست نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے بازار میں بیچی ہے اور کسی نے منع نہیں کیا۔ پھر میں سیدنا

باب مَن غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي

۹۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صَبْرَةَ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ بَدَهُ فِيهَا فَتَأَلَّتْ أَصَابِعُهُ بَدَلًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَمَا يَرَاهُ النَّاسُ؟ مَن غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي *

باب الصَّرْفِ وَبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ نَقْدًا

۹۴۸ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانَ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَن يَصْطَرِفُ الذَّرَاهِمَ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرْنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ اتَّسْنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا لِنُعْطِيكَ وَرَقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِنِ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرَقَهُ أَوْ لَتُرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ *

باب بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالتَّمْرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالشَّعِيرِ مَا فِيهِ الرِّبَا سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ يَدًا يَدًا

۹۴۹ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالتَّمْرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالشَّعِيرِ سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ يَدًا يَدًا فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا يَدًا *

باب التَّهْيِئَةِ عَنِ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ نَسِيَةً

۹۵۰ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيكَ لِي وَرَقًا نَسِيَةً إِلَى الْمَوْسِمِ أَوْ إِلَى الْحَجِّ فَبَاءَ إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا أَمْرٌ لَا يَصْلُحُ قَالَ قَدْ بَعْتُهُ فِي السُّوقِ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ہم ایسی بیچ کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دست بدست (نقد) ہو تو قباحت نہیں اور اگر ادھار ہو تو سود ہے۔ تم سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جا کہ ان کی سوداگری مجھ سے زیادہ ہے (تو وہ اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہوں گے) میں ان کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

باب: ایک دینار کو دو دینار کے بدلے اور ایک درہم کو دو درہم کے بدلے نہ بیچو۔

951: سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دینار کو دو دینار کے بدلے مت بیچو اور نہ ایک درہم کو دو درہم کے بدلے بیچو۔

باب: جس ہار میں سونا اور تمکینے ہوں اس کو (اسی حالت میں) سونے کے بدلے بیچنے کے متعلق۔

952: سیدنا فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہار لایا گیا کہ اس میں تمکینے تھے اور سونا بھی تھا، وہ لوٹ (غنیمت) کا مال تھا جو بک رہا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سونا الگ کرنے کا حکم دیا تو اس کا سونا جدا کیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب سونے کو سونے کے بدلے برابر تول کر بیچو۔

باب: نقد کی بیچ میں بھی سود ثابت ہوتا ہے۔

953: سیدنا عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے پوچھا کہ تم جو بیع صرف کے بارے میں کہتے ہو تو کیا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اللہ تعالیٰ کے کلام پاک میں پایا ہے؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہرگز نہیں میں ایسا کچھ نہیں کہتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی (اس حکم کو) نہیں جانتا لیکن سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! کہ ادھار میں سود ہے۔ (لیکن حدیث اسامہ بن زید بعض علماء کے نزدیک منسوخ الحکم ہے اور بعض نے کہا کہ اس کی تاویل ہوگی اور وہ یہ کہ ان اموال پر محمول ہیں جو سودی نہیں وغیرہ۔ یا یہ حدیث مجمل ہے)۔

954: ابو نصرہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (بیع) صرف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس میں کوئی قباحت نہیں

فَلَمْ يَنْكُرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدًا فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَتَحَنَّنَ بَيْعَ هَذَا الْبَيْعِ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَمَا كَانَ نَيْسَةً فَهُوَ رَبًّا وَأَنْتَ زَيْدُ ابْنِ أَرْقَمٍ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ تِجَارَةً مِنِّي فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ *

باب لَا تَبِيعُوا الدِّيْنَارَ بِالدِّيْنَارَيْنِ وَالدَّرْهَمَ

بِالدَّرْهَمَيْنِ

۹۵۱ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الدِّيْنَارَ بِالدِّيْنَارَيْنِ وَلَا الدَّرْهَمَ بِالدَّرْهَمَيْنِ *

باب بَيْعِ الْفَلَادَةِ وَفِيهَا ذَهَبٌ وَخُرُزٌ بِذَهَبٍ

۹۵۲ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِفَلَادَةٍ فِيهَا خُرُزٌ وَذَهَبٌ وَهِيَ مِنَ الْمَعَانِمِ تَبَاعُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ الَّذِي فِي الْفَلَادَةِ فَنَزَعَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَرَبًّا بوزن *

باب إِنْبَاتِ الرَّبَا فِي بَيْعِ النَّقْدِ

۹۵۳ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ فِي الصَّرْفِ أَشَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ شَيْئًا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَلِمًا لَا أَقُولُ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَأَمَّا كِتَابُ اللَّهِ فَلَا أَعْلَمُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّمَا الرَّبَا فِي النَّيْسَةِ *

۹۵۴ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الصَّرْفِ فَلَمْ

دیکھی (اگرچہ کسی بیشی ہو بشرطیکہ نقد و نقد ہو) پھر میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے (بیع) صرف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جو زیادہ ہو وہ سود ہے میں نے سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم کے کہنے کی وجہ سے اس کا انکار کیا تو انہوں نے کہا کہ میں تجھ سے نہیں بیان کروں گا مگر (صرف) وہ جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ ایک کھجور والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صاع عمدہ کھجور لے کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجور بھی اسی قسم کی تھی۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کھجور کہاں سے لایا؟ وہ بولا کہ میں دو صاع کھجور لے کر گیا اور ان کے بدلے ان کھجوروں کا ایک صاع خریدا ہے کیونکہ اس کا نرخ بازار میں ایسا ہے اور اس کا نرخ ایسا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری خرابی ہو، تو نے سود دیا۔ جب تو ایسا کرنا چاہے تو اپنی کھجور کسی اور شے کے بدلے بیچ ڈال، پھر اس شے کے بدلے کھجور تو چاہے خرید لے۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں جب کھجور کے بدلے کھجور دی جائے، اس میں سود ہو تو چاندی جب چاندی کے بدلے دی جائے (کم یا زیادہ) تو اس میں سود ضرور ہو گا (اگرچہ نقد و نقد ہو) ابونضر نے کہا کہ اس کے بعد پھر میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اس سے منع کیا (شاید ان کو سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچ گئی ہو) اور میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس نہیں گیا، لیکن مجھ سے ابوالصہبائے نے بیان کیا کہ انہوں نے اس کے بارے میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مکہ میں پوچھا تو انہوں نے مکروہ کہا۔

باب: سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت ہے۔

955: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اور سود کھلانے والے، سود لکھنے والے اور سود کے گواہوں سب پر لعنت فرمائی ہے۔ اور فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔

باب: واضح حلال کو لینا چاہئے اور مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

956: سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور سیدنا نعمان نے اپنی انگلیوں سے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کیا (یعنی یہ بتانے کیلئے کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے) کہ یقیناً حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے لیکن حلال و حرام کے درمیان ایسی چیزیں ہیں جو دونوں سے ملتی ہیں، یعنی ان میں شبہ ہے۔ اور ان کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ تو جو شبہات سے بچا، وہ اپنے دین اور او کو سلامت لے گیا اور جو شبہات میں پڑا، وہ آ فرحرام میں بھی پڑا اس چرواہے کی طرح جو جما (یعنی روکی ہوئی زمین) چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے۔ قریب ہے کہ اسکے جانور جما

یوتیا بہ بأسا فإني لفاعد عند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه فسألته عن الصرف فقال ما زاد فهو ربا فألكرت ذلك لقولهما فقال لا أحدثك إلا ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءه صاحب نخله بصاع من تمر طيب وكان تمر النبي صلى الله عليه وسلم هذا اللون فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ألي لك هذا؟ قال الطلقت بصاعين فاشتريت به هذا الصاع فإن سفر هذا في السوق كذا وسفر هذا كذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وتلك أرتبت إذا أزدت ذلك فبغ تمرك بسلفه ثم اشتر بسلفك أي تمر شئت قال أبو سعيد رضي الله عنه فالتمر بالتمر أحق أن يكون ربا أم الفضة بالفضة قال فأتيت ابن عمر رضي الله عنه بعد فتناني ولم أت ابن عباس رضي الله عنه قال فحدثني أبو الصهباء أنه سأل ابن عباس رضي الله عنه عن بركة فكرهه *

باب لعن أكل الربا وموكله

955: عن جابر رضي الله عنه قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم أكل الربا وموكله وكتابه وشاهديه وقال هم سواء *

باب أخذ الحلال البين وترك الشبهات

956: عن الثعمان بن بشير رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وأهوى الثعمان بإصبعه إلى أذنيه إن الحلال بين وإن الحرام بين وبينهما مثبهات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لديبه وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى يوشك أن يرتع فيه ألا وإن لكل ملك حمى ألا وإن حمى الله محارمه ألا وإن

کو بھی چڑ جائیں گے۔ خبردار! ہر بادشاہ کے لئے چراگاہ یا حدود ہوتی ہیں اور آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کی رودی ہوئی چیز اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔ جان رکھو بیشک بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جو وہ بگڑ گیا تو سارا بدن بگڑ گیا اور یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔

باب: جس نے کسی کا قرض دینا ہو اور اس سے بہتر دیدے اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا بھیگی کرے۔

957: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تھا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنی سے ادا بھیگی کا کہا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو سزا دینے کا قصد کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً جس کا حق ہے اس کو کچھ کہنا جائز ہے (یہ اخلاق دلیل ہیں نبوت کے)۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو ایک اونٹ خرید کر دو۔ انہوں نے کہا ہمیں تو اس کے اونٹ سے بہتر ملتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہی خرید کر دو کیونکہ تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو قرض کو اچھی طرح ادا کریں

باب: بیع میں قسم اٹھانے کی ممانعت۔

958: سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم بیع میں بہت زیادہ قسم کھانے سے بچو اس لئے کہ وہ مال کی نکاسی کرتی ہے پھر (برکت کو) مٹا دیتی ہے۔

959: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا نہ ان کو دیکھے گا، نہ ان کو گناہ سے پاک کرے گا اور ان کیلئے بڑے درد کا عذاب ہے۔ ایک تو وہ شخص جو جنگل میں حاجت سے زیادہ پانی رکھتا ہو اور مسافر کو اس پانی سے روکتا ہو، دوسرا وہ شخص جس نے کسی کے ہاتھ کوئی مال عصر کے بعد بیچا اور قسم کھائی کہ میں نے اتنے پیسوں کا لیا ہے اور خریدار نے اس کی بات کو سچ سمجھا، حالانکہ اس نے اتنے پیسوں کا نہیں لیا تھا (یعنی جھوٹی قسم کھائی اور عصر کے بعد کی بات اس وجہ سے کہ وہ متبرک وقت ہے فرشتوں کے جمع ہونے کا یا وہ اصل وقت ہے خرید و فروخت کا) اور تیسرا وہ شخص جس نے امام سے دنیا کی طمع کیلئے بیعت کی۔ پھر اگر امام نے اس کو دنیا کا کچھ مال دیا تو اس نے اپنی بیعت پوری کی اور اگر نہ دیا تو پوری نہ کی (تو اس شخص نے بیعت کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیا اور وہ اس کے عہد کے بھروسے پر رہے اور یہ دنیا کی فکر میں تھا اسے عہد کی پرواہ نہ تھی)۔

باب: اونٹ بیچتے وقت اس پر سوار ہونے کا استثناء کرنا جائز ہے۔

960: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے (راستے میں) طے اور میری سواری پانی کا

فِي الْجَسَدِ مُضَغَةٌ إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ *

باب من استلف شيئاً، فقصى خيراً منه وخيركم أحسنكم قضاءً

۹۵۷ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال كان لرجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم حق فأغلظ له فهم به أصحاب النبي ﷺ فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن لصاحب الحق مقالاً فقال لهم اشتروا له سناً فأعطوه إياه فقالوا إنا لا نجد إلا سناً هو خير من سته قال فاشتروها فأعطوه إياه فإن من خيركم أو خيركم أحسنكم قضاءً *

باب النهي عن الحلف في البيع

۹۵۸ عن أبي قتادة الأنصاري رضي الله عنه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إياكم وكثرة الحلف في البيع فإنه ينفق ثم ينفق *

۹۵۹ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا يكلّمهن الله ولا ينظر إليهن ولا يزكّيهن ولهن عذاب أليم رجل على فضل ماء بالفلاة يمتعه من ابن السبيل ورجل بايع رجلاً بسلعة بعد العصر فحلف له بالله لأخذها بكذا وكذا فصدقه وهو على غير ذلك ورجل بايع إماماً لا يبايعه إلا لذنياً فإن أعطاه منها وفي وإن لم يعطه منها لم يف *

باب بيع البعير واستثناء حملاته

۹۶۰ عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلاحق

ایک اونٹ تھا جو تھک چکا تھا اور بالکل نہ چل سکتا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بیمار ہے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ پیچھے بٹے اور اونٹ کو ڈانٹا اور اس کیلئے دعا کی، تو پھر وہ ہمیشہ سب اونٹوں کے آگے ہی چلتا رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب تیرا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے اچھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھ بیچتا ہے؟ مجھے شرم آئی اور ہمارے پاس پانی لانے کیلئے اور کوئی اونٹ بھی نہ تھا، آخر میں نے کہا کہ ہاں بیچتا ہوں۔ پھر میں نے اس اونٹ کو آپ ﷺ کے ہاتھ اس شرط سے بیچ ڈالا کہ میں مدینے تک اس پر سواری کرونگا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری نئی شادی ہوئی ہے، مجھے (لوگوں سے پہلے مدینہ جانے کی) اجازت دیجئے۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ میں لوگوں سے آگے بڑھ کر مدینہ آ پہنچا۔ وہاں میرے ماموں ملے اور اونٹ کا حال پوچھا، تو میں نے سب حال بیان کیا۔ انہوں نے مجھے ملامت کی (کہ تیرے پاس ایک ہی اونٹ تھا اور گھروالے بہت ہیں، اسکو بھی تو بیچ ڈالا اور اسکو یہ معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو سیدنا جابر کا فائدہ منظور ہے) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب میں نے آپ ﷺ سے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا نکاحی؟ میں نے کہا کہ نکاحی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کنواری سے کیوں نہ کی کہ وہ تجھ سے کھیتی اور تو اس سے کھیلتا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا پ میری کئی چھوٹی چھوٹی بہنیں چھوڑ کر فوت ہو گیا یا شہید ہو گیا ہے تو مجھے برا معلوم ہوا کہ میں شادی کر کے ان کے برابر ایک اور لڑکی لاؤں جو نہ انکو اب سکھائے اور نہ ان کو دباے، اس لئے میں نے ایک نکاحی سے شادی کی تاکہ انکو دباے اور تیز سکھائے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو میں صبح ہی اونٹ آپ کی خدمت میں لے گیا تو آپ ﷺ نے اسکی قیمت مجھے دی اور اونٹ بھی لوٹا دیا۔

باب: قرض میں سے کچھ معاف کر دینا۔

961: سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ابن ابی حدرد سے مسجد میں اپنے قرض کا تقاضہ کیا تو دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے سنا اور آپ ﷺ گھر میں تھے۔ آپ ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور باہر نکل کر ان کے پاس آئے اور پکارا کہ اے کعب بن مالک! وہ بولے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ آدھا قرضہ معاف کر دے تو سیدنا کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے معاف کیا۔ تب آپ ﷺ نے ابن ابی حدرد

بني وَنَحْيِي نَاضِحٌ لِي قَدْ أَغْيَا وَلَا يَكَادُ يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي مَا لَبِعِيرُكَ؟ قَالَ قُلْتُ غَلِيلٌ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَامَهَا يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرُكَ؟ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَسُكَ قَالَ أَفَتَبِعِيهِ؟ فَاسْتَحَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتَهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنْ لِي فَغَارَ ظَهْرُهُ حَتَّى أُنْبِغَ الْمَدِينَةَ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَسْرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ فَلَقَبَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي فِيهِ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُ مَا تَزَوَّجْتُ أَبِكْرًا أَمْ نَيْبًا؟ فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ نَيْبًا قَالَ أَفَلَا تَزَوَّجْتُ بَكْرًا ثَلَاثًا عَلَيْكَ وَثَلَاثًا عَلَيْهَا؟ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوَفِّي وَالِدِي أَوْ اسْتَشْهَدْ وَلِي أَخَوَاتٍ صَغَارَ فِكْرَهُنَّ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومَ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ نَيْبًا لِقَوْمٍ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ عَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَخْطَأَنِي فَمَنَّهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ *

باب في الوضوع من الدين

961: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَزْرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سَجْفَ حُجْرَتِهِ وَكَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ يَدَهُ أَنْ ضَعِ الشُّطْرَ

سے فرمایا کہ اٹھ اور اس کا قرضہ ادا کر دے۔

باب: طاقتور کا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے اور حوالہ کا بیان۔

962: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مالدار ہو (یعنی اتنا کہ قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو) اس کا قرض کے ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کوئی مالدار پر لگا دیا جائے تو اس کا پیچھا کرے۔ (یعنی مالدار قرض دینے کا ذمہ اٹھالے تو قبول کر لینا چاہیے اور اس سے تقاضا کرنا چاہیے)۔

باب: تنگ دست کو مہلت دینے اور معاف کر دینے کے متعلق۔

963: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ایک شخص فوت ہو گیا، تو وہ جنت میں گیا تو اس سے پوچھا گیا کہ تو کیا عمل کرتا تھا؟ پس اس نے خود یاد کیا یا یاد دلا یا گیا تو اس نے کہا کہ میں (دنیا میں) لوگوں کو مال بیچتا تھا تو مفلس کو مہلت دیتا تھا اور اسکے ہاتھ میں درگزر کرتا تھا (اس کے نقصان یا عیب سے اور قبول کر لیتا تھا) اس وجہ سے اس کی بخشش ہو گئی۔ سیدنا ابوسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے بھی یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

964: عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ انکے والد سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک قرضدار سے قرض کا مطالبہ کیا تو وہ چھپ گیا۔ پھر اسکو پایا تو وہ بولا کہ میں نادار ہوں۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم؟ اس نے کہا اللہ کی قسم۔ تب سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: جس شخص کو پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے، تو وہ نادار کو مہلت دے یا اسکو (قرض) معاف کر دے

باب: جو شخص مفلس کے پاس بیعتہ اپنا مال موجود پائے (تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہے)۔

965: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مفلس (یعنی دیوالیہ) ہو جائے پھر دوسرا شخص اپنا اسباب اس کے پاس پائے، تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

باب: بیع اور رہن کے بارے میں۔

966: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ایک یہودی سے محدود مدت تک ادھار تاج خرید اور اپنی لوہے کی زرہ اسکے پاس گروی کر دی۔

باب: سچوں میں سلف کرنا (یعنی ادھار بیع کرنا)۔

967: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف

مِنْ ذِيكَ قَالَ كَتَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ فَعَلْتُ *
باب فِي مَطْلُ الْغَنِيِّ ظَلَمٌ وَالْحَوَالَةُ
۹۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظَلَمٌ وَإِذَا أُلْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَبْتَغِ *

باب فِي الْإِطْرَارِ الْمَغْسِرِ وَالْتِجَاوُزِ

۹۶۳ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ؟ قَالَ فِيمَا ذَكَرَ وَإِنَّمَا ذَكَرَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَبِيعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أَنْظِرُ الْمَغْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السُّكَّةِ أَوْ فِي التَّقْدِ فَفَعَّرَ لَهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ *

۹۶۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ طَلَبَ غَرِيمًا لَهُ فِتْوَارَى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ إِنِّي مُعْسِرٌ فَقَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَبِأَيِّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ سِرَّةٍ أَنْ يُنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيَنْفَسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ *

باب مَنْ أَدْرَكَ مَا لَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ مُفْلِسٍ

۹۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُلْفَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهُ سَلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا *

باب الْبَيْعِ وَالرَّهْنِ

۹۶۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهْنَةً دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ *

باب السَّلْفِ فِي الصَّارِ

۹۶۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ

لائے اور لوگ پھلوں میں ایک سال اور دو سال کے لئے سلف کرتے تھے (یعنی ادھاری بیچ کرتے تھے) تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور میں سلف کرے تو مقرر ماپ میں یا مقرر تول میں ایک مقررہ میعاد تک سلف کرے۔

باب: شفعہ کا بیان۔

968: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا ہر اس مشترک مال میں حکم کیا جو بنا نہ ہو (وہ زمین ہو یا باغ۔ ایک شریک کو درست نہیں کہ دوسرے شریک کو اطلاع دیے بغیر اپنا حصہ بیچ ڈالے پھر دوسرے شریک کو اختیار ہے چاہے لے اور چاہے نہ لے۔ اب اگر بغیر اطلاع کے بیچ ڈالے۔ تو وہ شریک زیادہ حق دار ہے (غیر شخص سے اسی دام کو خود لے سکتا ہے)۔

باب: ہمسائے کی دیوار میں لکڑی (شہتیر، گاڈ وغیرہ) رکھنا۔

969: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گارنے (گاڈ، شہتیر رکھنے) سے منع نہ کرے (کیونکہ یہ مروت کے خلاف ہے اور اپنا کوئی نقصان نہیں بلکہ ہر ہمسایہ ادھر چھت ڈالے تو دیوار کی حفاظت ہے)۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (لوگوں سے) کہتے تھے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم اس حدیث سے دل چراتے ہو، اللہ کی قسم میں اس کو تم لوگوں میں بیان کروں گا۔

باب: جو آدمی بالشت جتنی زمین بطور ظلم لے لیتا ہے تو (قیامت میں)

سات زمینیں گلے کا ہار ہوں گی۔

970: سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اروی بنت اوسین نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر دعویٰ کیا کہ انہوں نے میری کچھ زمین لے لی ہے۔ اور ان سے مروان بن حکم کے پاس مقدمہ پیش کیا تو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بھلا میں اس کی زمین لوں گا اور میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں۔ مروان نے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے کیا سن چکے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین ظلم سے اڑالے، تو اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین تک کا طوق پہنا دے گا۔ مروان نے کہا کہ اب میں تم سے کوئی دلیل نہیں مانگوں گا۔ اس کے بعد سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ اگر اروی جھوٹی ہے تو اس کی آنکھ اندھی کر دے اور اسی کی زمین میں اس کو مار۔ راوی نے کہا کہ اروی نہیں مری یہاں تک کہ اندھی ہوگی اور ایک روز وہ اپنی زمین میں جا رہی تھی کہ گڑھے میں گری اور مر گئی۔

باب: جب راستہ کے بارے میں اختلاف ہو تو سات ہاتھ چوڑاں رکھ لو۔

971: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب راستے کے متعلق تمہارا اختلاف ہو جائے تو اس کی چوڑاں سات ہاتھ رکھ لو۔

الْمَدِينَةِ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ
فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي ثَمَرٍ فَلْيَسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ
وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ *

باب فِي الشَّفْعَةِ

٩٦٨ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّفْعَةِ فِي كُلِّ شَرِيكَةٍ لَمْ
تُقَسِّمَ رُبْعَهُ أَوْ خَالَطَ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذَنَ
شَرِيكُهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ
يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *

باب غَرَزِ الخَشَبِ فِي جِدَارِ العَجَارِ

٩٦٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْتَنِعُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ
يَغْرَزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا لِي أَرَأَيْتُمْ عَنْهَا مَغْرَضِينَ وَاللَّهِ
لَأُرْمِينَ بِهَا بَيْنَ أُمَّتِكُمْ *

باب مَنْ ظَلَمَ مِنَ الأَرْضِ شَيْئًا طَوَّقَ مِنْ سَبْعِ

أَرْضِينَ

٩٧٠ عَنْ غُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَرْوَى
بِنْتَ أُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَخَاصَمَتْهُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ
الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا كُنْتُ أَخَذُ مِنْ
أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ؟ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ إِلَى سَبْعِ
أَرْضِينَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَعْدَ هَذَا فَقَالَ
اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَادِبَةً لَعَنَ بَصَرَهَا وَأَقْبَلَهَا فِي
أَرْضِهَا لِمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا ثُمَّ نَبَسَا هِيَ
تَمْسِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ *

باب إِذَا اخْتَلَفَ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ

٩٧١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

قَالَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعٍ

کھیتی باڑی کے مسائل

باب: زمین کو کرایہ پر دینے کی ممانعت میں۔

972: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین خالی ہو تو وہ اس میں کاشتکاری کرے۔ اگر خود نہ کرے تو اور کسی کو دے (بطور رعایت بلا کرایہ) کہ وہ اس میں کاشتکاری کرے۔

باب: گندم (مقررہ) کے ساتھ زمین کرایہ پر دینا۔

973: سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں محافلہ کیا کرتے تھے۔ زمین کو ٹکٹ، ربیع پیداوار اور معین اناج پر کرایہ دیتے ایک روز ہمارے پاس میرے چچاؤں میں سے ایک آیا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کام سے منع کیا جس میں ہمارا فائدہ تھا، لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں ہمیں زیادہ فائدہ ہے، ہمیں محافلہ سے یعنی زمین کو ٹکٹ یا ربیع پیداوار پر یا معین مقدار پر کرایہ پر چلانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور حکم فرمایا ہے کہ زمین کا مالک خود اس میں کھیتی کرے یا دوسرے کو کھیتی کیلئے دیدے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر یا کسی اور طرح پر دینا دیا جانا ہے۔

باب: سونے اور چاندی کے بدلے میں زمین کرایہ پر دینا۔

974: سیدنا حنظلہ بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دینے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نہر کے کناروں پر اور نالیوں کے سروں پر پیداوار پر زمین کرایہ پر چلاتے تھے تو بعض اوقات ایک چیز تلف ہو جاتی اور دوسری بچ جاتی اور کبھی یہ تلف ہو جاتی اور وہ بچ جاتی، تو لوگوں کو کچھ کرایہ نہ ملتا مگر وہی جو بچ رہتا، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ لیکن اگر کرایہ کے بدلے کوئی معین چیز (جیسے روپیہ اشرفی غلہ وغیرہ) جسکی ذمہ داری ہو سکے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

باب: ٹھیکہ پر زمین دینا۔

975: سیدنا عبد اللہ بن سائب کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے مزاعت (بٹائی) کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاعت سے منع کیا اور مؤاجرة (یعنی روپے اشرفی پر کرایہ چلانے کا) حکم فرمایا اور فرمایا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

باب: (کسی کو) زمین مفت دے دینا۔

976: طاؤس سے روایت ہے کہ وہ مخابرہ کرتے تھے تو عمرو (طاؤس سے)

کتاب المزارعة

باب التَّهْيُ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ

۹۷۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِهْهَا *

باب كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالطَّعَامِ

۹۷۳ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتُكْرَهُهَا بِالثَلْثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى فَجَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ غُمُومِي فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةً لِلَّهِ وَرَسُولِهِ أَلْفَعْنَا لَنَا نَهَانَا أَنْ نُحَاقِلَ بِالْأَرْضِ فَتُكْرَهُهَا عَلَى الثَّلْثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى وَأَمَرَ رَبُّ الْأَرْضِ أَنْ يُزْرِعَهَا أَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوَى ذَلِكَ *

باب كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

۹۷۴ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِمَّا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَادْيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْحِذَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزُّرْعِ فَتِهْلُكَ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلُكَ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِلذَلِكَ زُجْرَةٌ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ *

باب الْمُؤَاجِرَةِ

۹۷۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجِرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا *

باب فِي مَنَحِ الْأَرْضِ

۹۷۶ عَنْ طَاوُسِ أَلَّهَ كَانَ يُخَابِرُ قَالَ قَالَ عَمْرُو فُقُلْتُ

کہتے ہیں کہ میں نے ان (طاؤس) سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! اگر تم بخاریہ کو چھوڑ دو تو بہتر ہے، کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بخاریہ کو بھائی کر دینے) سے منع کیا ہے تو طاؤس نے کہا کہ اے عمر! مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو صحابہ میں زیادہ جاننے والا تھا یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بخاریہ سے منع نہیں کیا بلکہ یوں فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت زمین دیدے تو معین اجرت کرایہ لے کر دینے سے بہتر ہے۔

باب: پانی پلانے اور زمین کا معاملہ کھیتی اور پھل کی مقدار کے بدلے۔
977: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو (خیبر والوں کے) حوالے اس شرط پر کیا کہ جو پھل یا اناج پیدا ہو وہ آدھا ہمارا ہے اور آدھا تمہارا تو آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو ہر سال سو سو دیتے، (جن میں) اسی (80) وسق کھجور کے اور بیس (20) سو کے۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور اموال خیبر کو تقسیم کیا تو نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو اختیار دیا کہ یا تو تم بھی زمین اور پانی کا حصہ لے لو یا اپنے وسق لیتی رہو تو وہ مختلف ہو گئیں، بعضوں نے زمین اور پانی لیا اور بعضوں نے وسق لینا منظور کیا۔ اُمّ المؤمنین عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما نے زمین اور پانی لینے والوں میں سے تھیں۔

باب: جس نے درخت لگایا (اس کا ثواب)۔

978: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی کھائے، تو لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو چوری ہو جائے گا اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو روندے کھا جائیں، اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو پرندے کھا جائیں، اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا اور اس پھل کو کوئی کم نہ کرے گا، مگر صدقہ کا ثواب اس کو ملتا رہیگا۔

باب: ضرورت سے زیادہ پانی بیچنے کے متعلق۔

979: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضرورت سے زائد پانی بیچنے سے منع فرمایا۔

باب: ضرورت سے زیادہ پانی اور گھاس روکنے کے بارے میں۔

980: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زائد پانی اس بجز سے نہ روکا جائے کہ اس کی بجز سے گھاس بھی روکی جائے۔

لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ تَرَسْتَ هَذِهِ الْمُخَابِرَةَ فَإِنَّهُمْ يُرْعَمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابِرَةِ فَقَالَ أَيُّ عَمْرُو أَخْبَرَنِي أَغْلَمْتُهُمْ بِذَلِكَ يُعْنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا إِذَا قَالَ يَمْتَحُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا *

باب الْمَسَافَاةِ وَمُعَامَلَةِ الْأَرْضِ بِجُزْءٍ مِنَ الثَّمَرِ

وَالزَّرْعِ

977 عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أُعْطِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ بَشَطِرٍ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ سِتَّةِ مِائَةٍ وَسِتِّ ثَمَانِينَ وَسَقًا مِنْ ثَمَرٍ وَعَشْرِينَ وَسَقًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عَمْرُو قَسَمَ خَيْرَ خَيْرِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْطَعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ أَوْ يَضْمَنَ لَهُنَّ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَاسْتَخْلَفْنَ فَمَنْهَنَّ مِنَ اخْتِارِ الْأَرْضِ وَالْمَاءِ وَمَنْهَنَّ مِنَ اخْتِارِ الْأَوْسَاقِ كُلِّ عَامٍ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنْ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ *

باب فِيمَنْ غَرَسَ غَرْسًا

978 عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرُسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا سُوقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَ السَّبْغُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَزْوُوهَ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ *

باب بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

979 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ *

باب مَنَعَ فَضْلَ الْمَاءِ وَالْكَالِ

980 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْتَمُوا فَضْلَ الْمَاءِ لَتَمْتَمُوا بِهِ الْكَلَالُ *

وصیت، صدقہ اور ہبہ وغیرہ کے متعلق۔

باب: اس شخص کو وصیت کا شوق دلانا جسکے پاس وصیت کے قابل کوئی چیز ہو
981: سالم، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو، جس کے پاس
وصیت کرنے کے قابل کوئی چیز ہو، لائق نہیں کہ وہ تین راتیں گزارے مگر اس کی
وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ
میں نے جب سے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے مجھ پر ایک رات بھی
ایسی نہیں گزری کہ میرے پاس میری وصیت نہ ہو۔

باب: ایک تہائی سے زیادہ وصیت نہ کی جائے۔

982: فاتح ایران سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں میری عیادت کی جس میں میں ایسے درمیں مبتلا تھا کہ
موت کے قریب ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے جیسا درد
ہے آپ جانتے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں اور میرا وارث سوا ایک بیٹی کے اور
کوئی نہیں ہے، کیا میں دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
”نہیں۔“ میں نے عرض کیا آدھا مال خیرات کر دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ نہیں۔ ایک تہائی خیرات کرو اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ اگر تو اپنے وارثوں کو
مالدار چھوڑ جائے تو اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑ کر جائے کہ وہ لوگوں
کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تو جو کچھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے خرچ
کرے گا تو اس کا ثواب تجھے ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے کا بھی جو تو اپنی بیوی
کے منہ میں ڈالے۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اپنے اصحاب سے
پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو پیچھے رہے گا (یعنی زندہ رہے گا)
اور ایسا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشی منظور ہو، تو تیرا درجہ بڑھے گا اور
بلند ہوگا اور شاید تو زندہ رہے، یہاں تک کہ تجھ سے بعض لوگوں کو فائدہ ہو اور بعض
لوگوں کو نقصان۔ یا اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور ان کو ان کی
ایڑیوں پر مت پھیر لیکن پچارہ سعد بن خولہ! راوی نے کہا کہ ان کیلئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے رنج کا اظہار کیا کہ وہ مکہ میں ہی فوت ہو گئے تھے۔

983: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کاش لوگ ایک تہائی سے کم کر کے
چوتھائی کی وصیت کیا کریں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہائی کی رخصت فرمائی
اور فرمایا کہ تہائی بھی بہت (زیادہ) ہے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کرنا۔

984: طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے

کتاب الوصایا والصدقة والنحل والعمری

باب الْحَثُّ عَلَى الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَهُ مَا يُوصِي فِيهِ

981: عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ بَيْتٌ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَرِصَّتْهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّةٌ *

باب الْوَصِيَّةِ بِالثُلُثِ لَا تُجَاوِزُ

982: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ مِنْ وَجَعِ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْنِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِيئِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَصَدِّقُ بِنَّتِي مَالِي؟ قَالَ لَا قَالَ قُلْتُ أَفَأَصَدِّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ لَا الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتَ تَنْفِقُ نَفَقَةَ تَبْتَعِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَتْ بِهَا حَتَّى اللَّقْمَةَ تَجْعَلَهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلُ عَمَلًا تَبْتَعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَرْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخْلَفُ حَتَّى بَلَكَ أَقْوَامٌ وَيَضْرِبُكَ آخِرُونَ اللَّهُمَّ أَمْنٌ لِأَصْحَابِي هَجْرَتَهُمْ وَلَا تُرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ رَأَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوفِّيَ بِمَكَّةَ *

983: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثُّلُثِ إِلَى الرَّبِيعِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ *

باب وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابِ اللَّهِ
984: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصْرَفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ

پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے (مال وغیرہ کے بارے میں) وصیت کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا کہ پھر مسلمانوں پر کیوں وصیت فرض ہوئی؟ یا ان کو وصیت کا حکم کیوں ہوا؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی۔

985: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ کوئی درہم و دینار چھوڑا نہ بکری یا اونٹ اور نہ (کسی مال کیلئے) وصیت کی۔

986: اسود بن یزید کہتے ہیں کہ لوگوں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وصی تھے، تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے ان کو وصی بنایا؟ میں آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھی یا آپ ﷺ میری گود میں تھے کہ اتنے میں آپ ﷺ نے طشت منگوا یا پھر آپ ﷺ میری گود میں گر پڑے اور مجھے خبر نہیں ہوئی کہ آپ ﷺ وفات پا چکے ہیں پھر (علی رضی اللہ عنہ کو) کس وقت وصیت کی۔

باب: نبی ﷺ کی وصیت کہ مشرکوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دو اور سفیروں کیساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

987: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جمعرات کا دن، کیا ہے جمعرات کا دن؟ پھر روئے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہوئیں۔ میں نے کہا کہ اے ابن عباس! جمعرات کے دن سے کیا غرض ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر بیماری کی شدت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس (دوات اور تختی) لاؤ کہ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ۔ (یہ سن کر) لوگ (کاغذ قلم کے متعلق) جھگڑنے لگے اور پیغمبر کے پاس جھگڑا نہیں چاہیے تھا۔ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟ کیا آپ ﷺ سے بھی انصاف ہو سکتا ہے؟ پھر سمجھ لو آپ ﷺ سے اچھی طرح سے سمجھ لو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس سے ہٹ جاؤ کہ میں جس کام میں مصروف ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس میں تم مشغول ہو (جھگڑے اور اختلاف میں) میں تم کو تین باتوں کی وصیت کرتا ہوں ایک تو یہ کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا۔ دوسری جو سفارتیں آئیں ان کی خاطر اسی طرح کرنا جیسے میں کیا کرتا تھا۔ (تاکہ اور تو میں خوش ہوں اور ان کو اسلام کی طرف رغبت ہو) اور تیسری بات سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہیں کہی یا سعید نے کہا کہ میں بھول گیا۔

باب: صدقہ واپس لینے کی ممانعت (ہے)۔

988: امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک عمدہ

بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلَمْ كُتِبْ عَلَيَّ الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةَ أَوْ فَلَمْ أَمُرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

985 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةَ وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ *

986 عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ فَقُلْتُ كُنْتُ مُسْنِدَةً إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حَجْرِي فِدَعَا بِالطُّسْتِ فَلَقَدْ أَخْنَثَ فِي حَجْرِي وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ مَاتَ فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ *

باب وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِخْرَاجِ الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَبِإِجَارَةِ الْوَفْدِ

987 عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمَ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى

حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ الْخَمِيسَ فَقُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمَ الْخَمِيسِ؟ قَالَ اسْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَهُ فَقَالَ التُّوْبِيُّ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضَلُّوا

بَعْدِي فَتَنَازَعُوا وَمَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُعٍ وَقَالُوا مَا شَأْنُهُ؟ أَهْجَرَ؟ اسْتَفْهَمُوهُ قَالَ دَعَوْنِي فَأَلَدِي أَنَا فِيهِ

خَيْرٌ أَوْ صِيكُمُ بِنَلَاتٍ أَخْرَجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ

وَسَكَتَ عَنِ النَّالَةِ أَوْ قَالَهَا فَأَلْسَيْتُهَا *

باب النَّهْيُ أَنْ يُعَوَّذَ فِي الصَّدَقَةِ

988 عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا اور جس کو دیا تھا اس نے اس کو تباہ کر دیا میں سمجھا کہ یہ اس کو اب ستے داموں بیچ ڈالے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو مت خرید اور اپنے صدقے کو مت پھیر۔ اس لئے کہ صدقے میں لوٹنے والا اس طرح ہے جیسے کتاب جوتے کر کے پھر اسکو کھا جاتا ہے۔

989: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ہبہ کو لوٹانے والا اس طرح ہے جیسے کتابتے کر کے پھر اپنی تے کو کھا جاتا ہے۔

باب: جس نے اپنی ساری اولاد میں سے ایک کو کچھ عطیہ دیا۔

990: سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ عنہ نے اپنا کچھ مال مجھے ہبہ کیا۔ میری ماں عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا بولی کہ میں اس پر اس وقت خوش ہوں گی کہ تو اس (مال کے ہبہ کرنے) پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ کر دے۔ میرے والد بشیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس مال پر گواہ بنانے کیلئے گئے تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تو نے اپنی سب اولاد کو ایسا ہی (مال) دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو۔ پھر میرے والد واپس آئے اور وہ ہبہ واپس لیا۔ (ہبہ کا معنی تحفہ ہے)۔

991: سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ عنہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس اٹھا کر لے گئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! گواہ رہیے کہ میں نے (اپنے بیٹے) نعمان کو فلاں فلاں چیز اپنے مال میں سے ہبہ کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا سب بیٹوں کو تو نے ایسا ہی دیا ہے جیسا نعمان کو دیا ہے؟ میرے والد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تو مجھ کو گواہ نہ کر اور کسی کو کر لے۔ اس کے بعد فرمایا کہ کیا تجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ سب تیرے ساتھ نیکی کرنے میں برابر ہوں؟ میرے والد نے کہا کہ ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تو ایسا مت کر (یعنی ایک کو دے اور باقی کو نہ دے)۔

باب: جو آدمی کسی کو اس کی زندگی تک کسی چیز کا عطیہ دیتا ہے۔

992: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کو اس کی زندگی تک اور اس کے ورثا کو کوئی چیز (ہبہ) اور یوں کہے کہ یہ میں نے تجھے دیا اور تیرے بعد تیرے وارثوں کو جب تک ان میں سے کوئی باقی رہے، تو وہ اسی کا ہوگا جس کو عمری دیا گیا۔ اور دینے والے کو واپس نہ سے گی اس لئے کہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث ہوگی۔

993: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مالوں کو رو کر رکھو اور ان کو مت بگاڑو کیونکہ جو کوئی عمری دے وہ اسی کا ہوگا جسکو دیا جائے، وہ زندہ ہو یا مردہ اور (اسکے مرنے کے بعد) اسکے وارثوں کا ہے

حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ عَتِيقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَصَاعَهُ صَاحِبُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَانِعُهُ بَرُخْصٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتِعُهُ وَلَا تُعَدُّ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَانِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْبِهِ *

۹۸۹ عن ابن عباس عن رسول الله ﷺ قال العائد في هبته كالكلب بقيء ثم يعود في قئيه * باب من نحل بعض ولده دون سائر بنيه

۹۹۰ عن الثعمان بن بشير رضي الله عنه قال تصدق عليّ أبي ببعض ماله فقالت أمي عمرة بنت رواحة لا أَرْضِي حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلِقَ أَبِي إِلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ لِشَهِدَهُ عَلَيَّ صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَعَلْتِ هَذَا بَوْلِدِكَ كُلِّهِمْ؟ قَالَ لَا قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِي فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ *

۹۹۱ عن الثعمان بن بشير رضي الله عنه قال انطلق بي أبي يحملني إلى رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْهَدْ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ الثَّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَالِي فَقَالَ أَكَلَّ نَيْسَكَ قَدْ نَحَلْتُ مِثْلَ مَا نَحَلْتُ الثَّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَأَشْهَدْ عَلَيَّ هَذَا غَيْرِي ثُمَّ قَالَ أَيَسْرُوكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذَا *

باب في الرجل يعمر رجلاً غمري

۹۹۲ عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه أن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا غَمْرِي لَهُ وَلَعَقِيهِ فَقَالَ قَدْ أَغْضَيْتُكُمَا وَعَقِبُكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَأَبْهَمَ لِمَنْ أَغْضَيْتُمَا وَعَقِبَهُ وَإِلَيْهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَغْضَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ *

۹۹۳ عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُواهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ غَمْرِي فِيهِ لِلَّذِي أَعْمَرَهَا حَيًّا وَمَيِّتًا وَلَعَقِيهِ *

وراثت کے مسائل

باب: مسلمان، کافر کا اور کافر، مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔
994: سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ مسلمان کافر کا وارث بنتا ہے اور نہ کافر مسلمان کا وارث بنتا ہے۔

باب: حصہ داروں کو ان کے حصے دے دو۔
995: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حصہ داروں کو ان کے حصے دے دو۔ پھر جو بیچ وہ اس شخص کا ہے جو سب سے زیادہ میت سے نزدیک ہو۔ (یعنی عصب)۔

باب: کلالہ (جس میت کا نہ باپ ہو اور نہ اولاد) کے ورثے کا بیان۔
996: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں بیمار تھا اور بے ہوش۔ آپ ﷺ نے وضو کیا تو لوگوں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا، مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا ترکہ؟ (ترکہ تو کلالہ کا ہوگا)۔ (کلالہ کی مختلف تشریحات کی گئی ہیں اور جمہور کے نزدیک کلالہ سے مراد وہ میت ہے جس کے نہ تو والدین ہوں اور نہ اولاد)۔ تب (کلالہ کی) میراث کی آیت نازل ہوئی۔ (راوی شجاع) کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن المنکدر سے پوچھا کہ کیا یہ آیت ”فتویٰ پوچھتے ہیں مجھ سے کہہ دو اللہ فتویٰ دیتا ہے تم سچ کلالہ کے“ (النساء: 176) نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے کہا یہی آیت نازل ہوئی تھی۔

997: معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا تو رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ پھر کہا کہ میں اپنے بعد کوئی ایسا اہم مسئلہ نہیں چھوڑتا جیسے کلالہ کا مسئلہ۔ اور میں نے کوئی مسئلہ ایسا بار بار نہیں پوچھا جتنا کلالہ کا۔ اور آپ ﷺ نے بھی مجھ سے ایسی سختی کسی بات میں نہیں کی جتنی کلالہ کے مسئلہ میں کی۔ یہاں تک کہ اپنی انگلی مبارک میرے سینے میں چھو کر فرمایا کہ اے عمر! تجھ کو وہ آیت کافی نہیں ہے جو گری کے موسم میں سورہ نساء کے اخیر میں اتری تھی۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں زندہ رہا تو کلالہ کے بارے میں ایسا حکم (صاف صاف) دوں گا کہ اس کے موافق ہر شخص فیصلہ کرے جو قرآن پڑھتا ہے اور جو نہیں پڑھتا۔

باب: اس بارے میں کہ کلالہ والی آیت سب سے آخر میں اتری۔
998: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری سورت جو پوری اتری وہ سورہ توبہ ہے اور آخری آیت جو اتری وہ کلالہ کی آیت ہے۔
باب: جس نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

کتاب الفرائض

باب لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ
۹۹۴ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ *

باب أَلْحَقُوا الْفَرَايِضَ بِأَهْلِهَا

۹۹۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحَقُوا الْفَرَايِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَايِضُ فَلْأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ *
باب مِيرَاثِ الْكَلَالَةِ

۹۹۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَوَضَّأَ فَصَبَّأَ عَلَيَّ مِنْ وَضْوَنِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ فَتَرَلْتُ آيَةَ الْمِيرَاثِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكَدِّرِ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) (النساء: ۱۷۶) قَالَ هَكَذَا أُنزِلَتْ *

۹۹۷ عَنْ مَعْدَانَ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا أَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمُّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تُكْفِيكَ آيَةُ الصَّنِيفِ النَّبِيِّ فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ وَإِنِّي إِنِ اعْتَشْتُ أَقْضِي فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ *

باب آخِرِ آيَةِ نَزَلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ

۹۹۸ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ آخِرَ سُورَةِ الْأَنْزَلَتْ تَامَةً سُورَةُ التَّوْبَةِ وَأَنَّ آخِرَ آيَةِ الْأَنْزَلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ *

999: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے کہ کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جو اس کے قرضہ کو کافی ہو؟ اگر لوگ کہتے ہیں کہ ہاں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے اور نہیں تو لوگوں سے فرمادیتے کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فتوحات کا دروازہ کھول دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مومنوں کا خود ان کی جانوں سے زیادہ نزدیک ہوں (یہ انتہائی محبت ہے کہ خود ان سے زیادہ انکے دوست ہوئے) اب جو کوئی قرضدار مرے تو قرض کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ اسکے وارثوں کا ہے۔

وقف کے مسائل

باب: اصل (زمین، باغ وغیرہ) کو اپنے پاس رکھنا اور اس کے غلہ

(آمدن) کو صدقہ کرنا۔

1000: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی تو وہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے کو آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے خیبر میں ایک زمین ملی ہے اور ایسا عمدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت کو روک رکھے (یعنی اصل زمین کو) اور اس کا صدقہ کر دو (یعنی اسکی پیداوار کا) پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس شرط پر صدقہ کیا کہ اصل زمین نہ بیچی جائے، نہ خریدی جائے، نہ وہ کسی کی میراث میں آئے اور نہ ہبہ کی جائے۔ اور اس کو صدقہ کیا فقیریوں اور رشتہ داروں اور غلاموں میں (یعنی ان کی آزادی میں مدد دینے کیلئے) اور مسافروں اور ناتوان لوگوں میں یا سہمان کی مہمانی میں اور جو کوئی اس کا انتظام کرے، وہ اس میں سے دستور کے موافق کھائے یا کسی دوست کو کھلائے لیکن مال اکٹھا نہ کرے (یعنی روپیہ جوڑنے کی نیت سے اس میں تصرف نہ کرے)۔

باب: موت کے بعد کس چیز کا ثواب انسان کو ملتا رہتا ہے؟

1001: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ کا۔ دوسرے اس علم کا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور تیسرے نیک بخت اولاد کا جو اس کیلئے دعاء کرے۔

باب: اس شخص کی طرف سے صدقہ (کرنا) جو فوت ہو گیا اور اس نے کوئی وصیت بھی نہیں کی۔

اس باب کے بارے میں اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 532)۔

باب مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

۹۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدِّينُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ مِنْ قِضَاءٍ؟ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ صَلَّى عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوْفِيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْعَسِي قِضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ *

کتاب الوقف

باب الْوَقْفِ لِلْأَصْلِ وَالصَّدَقَةِ بِالْعَلَّةِ

۱۰۰۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمُرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أَصَبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَلْفُسٌ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهَا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَا يَبِيعُ أَصْلَهَا وَلَا يُبْتَاعُ وَلَا يُورَثُ وَلَا يُوهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهَا عُمَرَ فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالصَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ *

باب مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ تَوَابُهُ بَعْدَهُ

۱۰۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

باب الصَّدَقَةُ عَمَّنْ مَاتَ وَلَمْ يُوَصِّ

فِيهِ حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي سِي

كِتَابِ الزَّكَاةِ [الحدیث: ۵۳۲]

نذر (ماننے) کے مسائل

باب: جو چیز اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہو، اس کو پورا کرنا چاہیے۔

1002: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے طائف سے لوٹنے کے بعد ہجرانہ مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے جاہلیت میں ایک دن مسجد حرام میں اعکاف کرنے کی نذر کی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جا اور ایک دن کا اعکاف کر۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمس میں سے ایک لوٹری ان کو عنایت کی تھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب قیدیوں کو آزاد کر دیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی آوازیں سنیں، وہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کیا (کہہ رہے) ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کو آزاد کر دیا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بیٹے سے) کہا کہ اے عبد اللہ! اس لوٹری کے پاس جا اور اس کو بھی چھوڑ دے۔

باب: نذر پوری کرنے کا حکم۔

1003: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہ میری ماں پر نذر تھی اور وہ اس کے ادا کرنے سے پہلے ہی فوت ہوگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی طرف سے تو ادا کر دے۔

باب: جس نے نذر ماننی کہ وہ کعبہ شریف پیدل چل کر جائے گا، اس کے متعلق۔

1004: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری بہن نے نذر ماننی کہ بیت اللہ تک ننگے پاؤں پیدل جائے گی، تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کا کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو جائے۔

1005: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے درمیان (ان پر) ٹیک لگائے جا رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر ماننی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اپنے نفس کو عذاب میں مبتلا کرنے سے بے پرواہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سوار ہونے کا حکم کیا۔

باب: نذر ماننے کی ممانعت اور یہ کہ نذر کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتی۔

1006: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی کوئی آنے

کتاب النذور

باب الوفاء بالنذر إذا كان في طاعة الله

۱۰۰۲ عن ابن عمر رضي الله عنه أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه سأل رسول الله ﷺ وهو بالجعرانة بعد أن رجع من الطائف فقال يا رسول الله إني نذرت في الجاهلية أن أعتكف يوماً في المسجد الحرام فكيف أتوي؟ قال أذهب فاعتكف يوماً قال وكان رسول الله ﷺ قد أعطاه جارية من الخمس فلما أعتق رسول الله ﷺ سبأيا الناس سمع عمر بن الخطاب رضي الله عنه أصواتهم يقولون أعتقنا رسول الله ﷺ فقال ما هذا؟ فقالوا أعتق رسول الله ﷺ سبأيا الناس فقال عمر يا عبد الله أذهب إلى تلك الجارية فحل سبيلها *

باب الأمر ببقاء النذر

۱۰۰۳ عن ابن عباس رضي الله عنه أنه قال استفتى سعد بن عبادة رضي الله عنه رسول الله ﷺ في نذر كان على أمه توفيت قبل أن تقضيه قال رسول الله ﷺ صلى الله عليه وسلم فأقضه عنها *

باب فمن نذر أن يمشي إلى الكعبة

۱۰۰۴ عن عتبة بن عامر رضي الله عنه أنه قال نذرت أخي أن يمشي إلى بيت الله حافية فأمرني أن أستفتي لها رسول الله ﷺ صلى الله عليه وسلم فاستفتيته فقال لتمس وتركب *

۱۰۰۵ عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى شيخاً يهادى بين ابنته فقال ما بال هذا؟ قالوا نذر أن يمشي قال إن الله عز وجل عن تعذيب هذا نفسه لغني وأمره أن يركب *

باب التهي عن النذر وأنه لا يرد شيئاً

۱۰۰۶ عن ابن عمر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن النذر وقال إنه لا

والی بلا نہیں کرتی اور تقدیر نہیں بدلتی) یہ صرف بلکہ بخیل سے مال نکلوانے کا ذریعہ ہے (یعنی بخیل یوں تو خیرات نہیں کرتا اور جب آفت آتی ہے تو نذر ہی کے بہانے روپیہ دیتا ہے اور مسکینوں کو فائدہ ہوتا ہے)۔

1007: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر کسی ایسی چیز کو آدمی سے نزدیک نہیں کرتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھی لیکن نذر تقدیر کے موافق ہوتی ہے۔ نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے وہ مال نکلتا ہے جس کو وہ نکالنا نہیں چاہتا۔

باب: جو نذر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں ہو اور جس چیز کا وہ مالک نہیں، اس کو پورا نہ کیا جائے۔

1008: سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ثقیف اور بنی عقیل ایک دوسرے کے حلیف تھے۔ ثقیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے دو شخصوں کو قید کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بنی عقیل میں سے ایک شخص کو گرفتار کر لیا اور عشاء (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذنی) کو بھی اس کے ساتھ پکڑا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور وہ بندھا ہوا تھا۔ اس نے کہا یا محمد! یا محمد! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور پوچھا کہ کیا کہتا ہے؟ وہ بولا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کس قصور میں پکڑا اور حاجیوں کی اونٹنیوں پر سبقت لے جانے والی (یعنی عشاء کو) کس قصور میں پکڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا قصور ہے اور میں نے تجھے تیرے دوست ثقیف کے قصور کے بدلے میں پکڑا ہے۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے تو اس نے پھر پکارا یا محمد، یا محمد! اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رحمدل اور مہربان تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر اس کی طرف لوٹے اور پوچھا کہ کیا کہتا ہے؟ وہ بولا کہ میں مسلمان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات اگر تو اس وقت کہتا جب تو اپنے کام کا مختار تھا (یعنی گرفتار نہیں ہوا تھا) تو بالکل نجات پاتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے تو اس نے پھر پکارا یا محمد، یا محمد! (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آئے اور پوچھا کہ کیا کہتا ہے؟ وہ بولا کہ میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیے اور میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لے (یعنی کھانا پانی اس کو دیا)۔ پھر وہ ان دو شخصوں کے بدلے چھوڑا گیا جن کو ثقیف نے قید کر لیا تھا۔ راوی نے کہا کہ انصاری کی ایک عورت قید ہو گئی اور عشاء بھی قید ہو گئی۔ پھر وہ عورت بندھی ہوئی تھی اور کافر اپنے گھروں کے سامنے اپنے جانوروں کو آرام دے رہے تھے کہ اس نے اپنے آپ کو بندھنوں سے آزاد کر لیا اور اونٹوں کے پاس آئی، جس اونٹ کے پاس جاتی وہ آواز کرتا تو وہ اس کو چھوڑ دیتی، یہاں تک کہ عشاء کے پاس آئی تو اس نے آواز نہیں کی اور وہ بڑی مسکین (شریف) اذنی تھی۔ عورت نے اس کی

يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَحِيلِ *

۱۰۰۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنْ النَّذْرُ لَا يَقْرُبُ مِنْ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا نَمَّ يَكُنِ اللَّهُ قَدْرَهُ لَهُ وَلَكِنَّ النَّذْرَ يُؤَافِقُ الْقَدْرَ فَيُخْرَجُ بِذَلِكَ مِنَ الْبَحِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَحِيلُ يُرِيدُ أَنْ يُخْرَجَ *
باب لَا وِفَاءَ لِلنَّذْرِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ

۱۰۰۸ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ ثَقِيفٌ خُلَفَاءَ لِبَنِي عَقِيلٍ فَأَسْرَتِ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْرَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَقِيلٍ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْوَتَاقِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا سَأَلْتُكَ؟ فَقَالَ بِمَ أَخَذْتَنِي؟ وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ؟ فَقَالَ إِعْظَامًا لِذَلِكَ أَخَذْتَنِي بِحَجْرَةِ خُلَفَائِكَ ثَقِيفٌ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَقِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا سَأَلْتُكَ؟ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفَلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا سَأَلْتُكَ؟ قَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَاطْعَمْنِي وَظَمَانٌ فَاسْكِنْنِي قَالَ هَذِهِ حَاجَتُكَ فَغَدِي بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَأَسْرَتِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَصِيبَتِ الْعَضَاءَ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَتَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيدُونَ نَعْمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ يَسُوبِهِمْ فَأَنْفَلَتْ ذَلِكَ لَيْلَةً مِنَ الْوَتَاقِ فَكَانَتِ الْإِبِلُ فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَعَا فَتَنَرُّكُهُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَيْهِ

پیٹھ پر بیٹھ کر اس کو ڈانٹا تو وہ چلی۔ کافروں کو خبر ہو گئی تو وہ عضاء کے پیچھے چلے (اپنی اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر) لیکن عضاء نے ان کو تھکا دیا (یعنی کوئی پکڑ نہ سکا کہ عضاء اتنی تیز رو تھی) اس عورت نے نذرمانی کہ اے اللہ! اگر عضاء مجھے بچالے جائے تو میں اس کی قربانی کروں گی۔ جب وہ عورت مدینہ میں آئی اور لوگوں نے دیکھا تو کہا کہ یہ تو عضاء رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ہے۔ وہ عورت بولی کہ میں نے نذر کی ہے کہ اگر عضاء پر اللہ تعالیٰ مجھے نجات دے تو اس کو نحر کروں گی۔ یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے بیان کیا، تو آپ ﷺ نے (تجب سے) فرمایا کہ سبحان اللہ! اس عورت نے عضاء کو کیا برباد دیا (یعنی عضاء نے تو اس کی جان بچائی اور وہ عضاء کی جان لینا چاہتی ہے) اس نے نذرمانی کہ اگر اللہ تعالیٰ عضاء کی پیٹھ پر اس کو نجات دے تو وہ عضاء ہی کی قربانی کرے گی۔ جو نذر گناہ کیلئے کی جائے وہ پوری نہ کی جائے اور نہ وہ نذر پوری کی جائے جس کا انسان مالک نہیں۔

باب: نذر کے کفارہ میں۔

1009: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ (یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا لباس پہنانا یا غلام آزاد کرنا یا تین دن کے روزے رکھنا)۔

قسم کے مسائل

باب: باپ (دادا) کی قسم اٹھانے کی ممانعت۔

1010: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا میں نے (باپ دادا) کی قسم نہیں کھائی ہے، نہ اپنی طرف سے نہ دوسرے کی طرف سے (حکایت کرتے ہوئے)۔

1011: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قسم کھانا چاہے وہ کوئی قسم نہ کھائے سوائے اللہ تعالیٰ کی قسم کے۔ اور قریش اپنے باپ دادا کی قسم کھایا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ۔

باب: طانعت (بت اور جوئے معبودوں) کی قسم کی ممانعت۔

1012: سیدنا عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مت قسم کھاؤ بتوں کی اور نہ اپنے باپ داداؤں کی۔

باب: جو "لات"، "عزى"، "معدنہ" کی قسم کھائے اس کو "لا الہ الا اللہ" کہنا چاہیے

إِذَا دَنَّتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَنَزَعَتْهُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَيْهِ
الْمُضْتَبَاءُ فَلَمْ تَرْغُ قَالَ وَنَاقَةٌ مُنَوِّقَةٌ فَفَعَدَتْ فِي
عَجْرِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَأَطْلَقَتْ وَتَذَرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا
فَأَعَجَزَتْهُمْ قَالَ وَتَذَرَتْ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا
تَنْحَرَتْهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَأَاهَا النَّاسُ فَقَالُوا
الْعُضْبَاءُ نَاقَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ إِنَّهَا تَذَرَتْ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا تَنْحَرَتْهَا
فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ
لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ بِسَمَاءِ جَزَلَتْهَا تَذَرَتْ لِلَّهِ إِنْ
نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا تَنْحَرَتْهَا لَا وَلَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةٍ
وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ *

باب فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ

۱۰۰۹ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ
كَفَّارَةُ اليمينِ *

كتاب الايمان

باب التَّهْمِي أَنْ يَخْلِفَ بَابِيهِ

۱۰۱۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ يَنْهَأَكُمْ أَنْ تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فَوَاللَّهِ مَا خَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا آفِرًا *

۱۰۱۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ خَالِفًا فَلَا
يَخْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَخْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ
لَا تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ *

باب التَّهْمِي عَنْ الْخَلْفِ بِالطَّوَاغِي

۱۰۱۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْلِفُوا
بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ *

باب مَنْ خَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى؛ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

1013: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے اپنی قسم میں یہ کہے کہ لات کی قسم! تو اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہے۔ اور جو کوئی کسی دوسرے سے کہے کہ آؤ جواہ کھلیں تو وہ صدقہ کرے۔ ایک روایت میں "لات" کے ساتھ "عزئی" کا بھی ذکر ہے۔

باب: قسم میں "ان شاء اللہ" کہنا مستحب ہے۔

1014: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نبی سلیمان بن داؤد علیہا السلام نے کہا کہ میں آج رات ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا (ایک روایت میں نوے ہیں، ایک میں تنانوے اور ایک میں سو) ہر ایک ان میں سے ایک لڑکا جنے گی، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی یا فرشتے نے کہا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ کہو۔ لیکن انہوں نے نہیں کہا، وہ بھول گئے۔ پھر کسی عورت نے بچہ نہ جنا سوائے ایک کے اور وہ بھی آدھا بچہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو ان کی بات رز نہ جاتی اور ان کا مطلب پورا ہو جاتا۔

باب: قسم کا مطلب قسم اٹھوانے والے کی نیت کے موافق ہو۔

1015: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم کا مطلب قسم کھلانے والے کی نیت کے موافق ہوگا۔

باب: جو اپنی (جھوٹی) قسم کے ذریعہ مسلمان کا حق مارتا ہے، اس کے لئے جہنم واجب ہے۔

1016: سیدنا ابوامامہ (یعنی حارثی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسلمان کا حق (مال ہو یا غیر مال جیسے مردے کی کھال گوبر وغیرہ یا اور قسم کے حقوق جیسے حق شفعہ حق شرب حد تک بیوی کے پاس رہنے کی باری وغیرہ) قسم کھا کر مارے تو اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے جہنم کو واجب کر دیا اور اس پر جنت کو حرام کر دیا۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ! اگر وہ ذرا سی چیز ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر چہ بیلو کی ایک ٹہنی ہی ہو۔

1017: سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت موت سے ایک شخص اور کندہ کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ حضرت موت والے نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس شخص نے میری زمین دبا لی ہے جو میرے باپ کی تھی۔ کندہ والے نے کہا کہ وہ میری زمین ہے، میرے قبضہ میں ہے، میں اس میں کھیتی کرتا ہوں، اس کا کچھ حق نہیں ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حضرت موت والے سے فرمایا کہ تیرے پاس گواہ ہیں؟ وہ بولا کہ نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو پھر اس سے قسم لے لو۔ وہ بولا یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو فاجر ہے قسم کھانے

۱۰۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ فَلَيْقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أَقَامَرُكَ فَلْيَصِدَّقْ * وَفِي رَوَايَةٍ: مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعَزَى *

باب استحباب الشيا في اليمين

۱۰۱۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَبِيُّ اللَّهِ لِأَطْوَفَيْنِ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلَّهُنَّ نَأْبِي بَعْلَامٍ يُقَاتِلُنَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَوْ الْمَلِكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ قَلَمَ بَأْتِ وَاحِدَةً مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةً جَاءَتْ بِسِقِّ غَلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْتِمْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ *

باب يمين الخالف على نية المستخلف

۱۰۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَخْلَفِ *

باب من اقتطع حق امرئ مسلم بيمينه وجبت له التار

۱۰۱۶ عَنْ أَبِي أَنَاةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (بمعنى الحارثي) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقْطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ التَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا قَالَ وَإِنْ قَضِيًا مِنْ أَرَاكَ *

۱۰۱۷ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتٍ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ هَذَا قَدْ عَلَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي لِي يَدِي أَرْضُهَا نَيْسَ لِي فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ؟ أَلَاكَ بَيْتَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَاكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

قسم کے مسائل

میں اس کو ذر نہیں اور وہ کسی بات کی پروا نہیں کرتا، وہ قسم کھا سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے اس سے یہی ممکن ہے۔ جب وہ قسم کھانے چلا، رسول اللہ ﷺ نے اسے جاتے ہوئے فرمایا: دیکھو! اگر اس نے دوسرے کا مال ناحق اڑا لینے کو قسم کھائی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے گا۔

باب: جو قسم اٹھائے اور پھر دیکھے کہ قسم کے خلاف (کرنے) میں بہتری ہے تو وہ کفارہ دے اور وہ کام کرے جس میں بہتری ہے۔

1018: سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس چند شعریوں کے ساتھ آپ ﷺ سے سواری مانگنے کیلئے آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور نہ میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کوئی سواری ہے۔ پھر ہم ٹھہرے رہے جتنی دیر کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس اونٹ آئے، تو آپ ﷺ نے سفید کو بان کے تین اونٹ ہمیں دینے کا حکم کیا۔ جب ہم چلے تو ہم نے یا بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں برکت نہ دے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور سواری مانگی تو آپ ﷺ نے قسم کھائی کہ ہمیں سواری نہ ملے گی، پھر آپ ﷺ نے ہمیں سواری دی۔ پھر لوگوں نے آ کر رسول اللہ ﷺ سے کہا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں سوار نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے سوار کیا اور میں تو اگر اللہ چاہے تو کسی بات کی قسم نہ کھاؤں گا مگر پھر اس سے بہتر دوسرا کام دیکھوں گا تو اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور وہ کام کروں گا جو بہتر ہے۔

1019: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کو رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس دیر ہو گئی، پھر وہ اپنے گھر گیا تو بچوں کو دیکھا کہ وہ سو گئے ہیں۔ اس کی عورت کھانا لائی تو اس نے قسم کھالی کہ میں اپنے بچوں کی وجہ سے نہ کھاؤں گا پھر اس کو کھانا مناسب معلوم ہوا اور اس نے کھالیا۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی بات کی قسم کھائے لیکن پھر دوسری بات اس سے بہتر سمجھے تو وہ کرے اور قسم کا کفارہ دیدے۔

باب: قسم کے کفارہ میں۔

1020: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ کہ تم میں سے کوئی اپنے گھر والوں کے بارے میں (نقصان دے قسم پر) اصرار کرے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کی بات ہے کہ وہ کفارہ قسم ادا کر کے اپنی قسم توڑ لے۔ (یعنی اسے اپنی قسم پر باقی رہنے کی بجائے قسم توڑ کر کفارہ قسم ادا کرنا چاہئے)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ فَانْطَلِقْ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَذْبَرَ أَمَا لَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لِيَلْقِينَ اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ عَنْهُ مُعْرَضٌ *

باب مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفُرْ وَلِيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

۱۰۱۸ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى بَابِلَ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدِ غُرِّ الذَّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَأَتَوهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ أَرَى خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

۱۰۱۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَوَجَدَ الصَّبِيَّةَ قَدْ نَامُوا فَأَتَاهُ أَهْلُهُ بِطَعَامِهِ فَحَلَفَ لَا يَأْكُلُ مِنْ أَجْلِ صَبِيَّتِهِ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَأَكَلَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِهَا وَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ *

باب فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ

۱۰۲۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَلْجَأَ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أَثَمَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ *

خون کی حرمت اور قصاص و دیت کے مسائل

باب: خون، اموال اور عزت کی حرمت کا بیان۔

1021: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بیشک زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اس دن تھا جب اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بنائے تھے۔ سال بارہ مہینے کا ہے اور اس میں چار مہینے حرمت والے ہیں (یعنی ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں)۔ تین مہینے تو لگاتار ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا رجب، (قبیلہ) مضر کا مہینہ جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان میں ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے، یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے کا نام کچھ اور رکھیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ مہینہ ذوالحجہ کا نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ یہ ذوالحجہ کا مہینہ ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر چپ ہو رہے، یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس شہر کا کچھ اور نام رکھیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ (البلد) مکہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے، یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کا نام کوئی اور رکھیں گے۔ (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک یہ یوم النحر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری جائیں اور تمہارے مال (راوی کہتا ہے میرا خیال ہے کہ بھی کہا) اور تمہاری آبروئیں (عزتیں) تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے یہ دن حرام ہے اس شہر میں، اس مہینے میں۔ (جس کی حرمت میں کسی کو شک نہیں ایسے ہی مسلمان کی جان، عزت اور دولت بھی حرام ہے اور اس کا بلا وجہ شرعی لے لینا درست نہیں ہے) اور عقرب تم اپنے پروردگار سے ملو گے، تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔ پھر تم میرے بعد کا فرمایا گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو (یعنی آپس میں لڑنے لگو اور ایک دوسرے کو مارو۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نصیحت اور بہت بڑی اور عمدہ نصیحت تھی۔ افسوس کہ مسلمانوں نے تھوڑے دنوں تک اس پر عمل کیا آخر آفت میں گرفتار ہوئے اور عقبی جد اتاہ کیا)۔ جو (اس وقت، اس مجمع میں) حاضر ہے وہ یہ حکم غائب (جو حاضر نہیں ہے) کو پہنچا دے۔ کیونکہ بعض وہ (غائب) شخص جس کو (حاضر شخص) یہ بات پہنچائے گا (اب) سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوگا۔ پھر فرمایا کہ

کتاب تحریم الدماء و ذکر القصاص والدمیة

باب تحریم الدماء والأموال والأعراض

۱۰۲۱ عن أبي بكره رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إن الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله السماوات والأرض السنة اثنا عشر شهرا منها أربعة حرم ثلاثة متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرّم ورجب شهر مضر الذي بين جمادى وشعبان ثم قال أي شهر هذا؟ قلنا الله ورسوله أعلم قال فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه قال أليس ذا الحجة؟ قلنا بلى قال فأي بلد هذا؟ قلنا الله ورسوله أعلم قال فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه قال أليس يوم النحر؟ قلنا بلى يا رسول الله قال فإن دماءكم وأموالكم قال محمد وأحبه قال وأعراضكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا وستلقون ربكم فيسألکم عن أعمالکم فلا ترجعنّ بعدي كفارا أو ضلّلا يضرّهم بغضکم رقاب بغض أوليبلغ الشاهد الغائب فلعلّ بعض من يبلغه يكون أوعى له من بعض من سمعه ثم قال ألا هل بلغت؟ *

دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا۔

باب: قیامت کے دن سب پہلے (ناحق) خون کا فیصلہ ہوگا۔

1022: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کہ قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون (قتل) کا فیصلہ کیا جائے گا۔

باب: کوئی چیز مسلمان کے خون (بہانے) کو حلال کرتی ہے؟

1023: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مسلمان جو یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں

اس کا پیغمبر ہوں، (اس کو) مارنا درست نہیں مگر تین میں سے کسی ایک بات پر۔

1- اس کا نکاح ہو چکا ہو اور وہ زنا کرے۔ یا 2- جان کے بدلے جان (یعنی کسی

کا خون کرے)۔ یا 3- جو اپنے دین سے پھر جائے اور مسلمانوں کی جماعت

سے الگ ہو جائے۔

باب: اس آدمی کے بارے میں (کیا حکم ہے) جو اسلام سے منہ ہو گیا اور

قتل کیا اور لڑائی کی۔

1024: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) عکل کے

آٹھ آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے اسلام پر بیعت

کی۔ پھر ان کو (مدینہ کی) ہوانا متوافق ہو گئی اور ان کے بدن بیمار ہو گئے۔ انہوں

نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم ہمارے

چرواہے کے ساتھ اونٹوں میں نہیں چلے جاتے کہ (وہاں) ان کا دودھ اور

پیشاب پیو؟ انہوں نے کہا کہ اچھا۔ پھر وہ نکلے اور اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پیا

اور ٹھیک ہو گئے، تو انہوں نے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ بھگا لے گئے۔ یہ خبر

رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کے پیچھے جماعت بھیجی۔ وہ گرفتار کر

کے لائے گئے تو آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور آنکھیں سلائی

سے پھوڑ دی گئیں پھر دھوپ میں ڈال دیئے گئے یہاں تک کہ مر گئے۔

باب: اس آدمی کا گناہ جس نے قتل کی رسم ڈالی۔

1025: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کہ جب کوئی خون (قتل) ظلم سے ہوتا ہے تو آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے

(قابیل) پر اس کے خون کا ایک حصہ پڑتا ہے (یعنی گناہ کا) کیونکہ اس نے سب

سے پہلے قتل کی راہ نکالی۔

باب: جس نے جس چیز سے اپنے آپ کو ہلاک کیا (تو وہ) اسی طریقہ کے

ساتھ جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔

1026: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص

باب أَوَّلُ مَا يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ

۱۰۲۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا

يُقْضَى نَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ *

باب مَا يَحِلُّ دَمَ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ

۱۰۲۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ

دَمُ أَعْرَبِيٍّ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذِي ثَلَاثُ النَّيْبِ الزَّانِي وَالنَّفْسُ

بِالنَّفْسِ وَالنَّارُكَ لِدِينِهِ الْمُفَارِقِ لِلْجَمَاعَةِ *

باب الْحُكْمُ فِيمَنْ يَرْتَدُّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَيَقْتُلُ وَيُحَارِبُ

۱۰۲۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ تَفَرَّ

مِنْ عَكْلٍ ثَمَانِيَةَ قَدُمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا

الْأَرْضَ وَسَقَمَتِ أَحْسَابُهُمْ فَشَكُّوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَخْرُجُونَ مَعِ

رَاعِيْنَا فِي إِبِلِهِ فَتَصِيْبُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا؟ فَقَالُوا

بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَصَحُّوا

فَقَتَلُوا الرَّاعِيَّ وَطَرَدُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأَذْرَكُوا

فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَّعَتْ أُنْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ

وَسَمِرَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَبَدُوا فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا *

باب إِنْهُم مِّن سَنِّ الْقَتْلِ

۱۰۲۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْ

نَفْسَ ظَلَمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّن

دَمِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ *

باب مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بَشِيئَةً؛ عَذَّبَ بِهِ فِي النَّارِ

۱۰۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اپنے آپ کو لوہے کے ہتھیار سے مار لے، تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا (اور) اس کو اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ، مارتا رہے گا اور جو شخص زہر پی کر اپنی جان لے، تو وہ اسی زہر کو جہنم کی آگ میں پیتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہے گا اور جو شخص اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالے، تو وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں گرا کر رہے گا اور ہمیشہ اس کا یہی حال رہے گا (کہ اونچے مقام سے نیچے گرے گا)۔

1027: سیدنا اہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکوں کا جنگ میں سامنا ہوا تو وہ لڑے۔ پھر جب آپ ﷺ اپنے لشکر کی طرف بھٹے اور وہ لوگ اپنے لشکر کی طرف گئے، تو آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص تھا (اس کا نام قزمان تھا اور وہ منافقوں میں سے تھا) وہ کسی اکا دکا کافر کو نہ چھوڑتا بلکہ اس کا پیچھا کر کے تلوار سے مار ڈالتا (یعنی جس کافر سے بھڑتا اس کو قتل کر دیتا)، تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ جس طرح یہ شخص آج ہمارے کام آیا ایسا کوئی نہ آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو جہنمی ہے۔ ایک شخص ہم میں سے بولا کہ میں اس کے ساتھ رہوں گا (اور اس کی خبر رکھوں گا کہ وہ جہنم میں جائے گا کونسا کام کرتا ہے کیونکہ ظاہر میں تو بہت عمدہ کام کر رہا تھا)۔ پھر وہ شخص اس کے ساتھ نکلا اور جہاں وہ ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتا اور جہاں وہ دوڑ کر چلتا یہ بھی اس کے ساتھ دوڑ کر جاتا۔ آخر وہ شخص (یعنی قزمان) سخت زخمی ہوا اور (زخموں کی تکلیف پر صبر نہ کر سکا) جلدی مرجانا چاہا اور تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور اس کی نوک اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان میں، پھر اس پر زور ڈال دیا اور اپنے آپ کو مار ڈالا۔ تب وہ شخص (جو اس کے ساتھ گیا تھا) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا ہوا؟ وہ شخص بولا کہ آپ ﷺ نے ابھی جس شخص کو جہنمی فرمایا تھا اور لوگوں نے اس پر تعجب کیا تھا تو میں نے کہا تھا کہ میں تمہارے واسطے اس کی خبر رکھوں گا۔ پھر میں اس کی تلاش میں نکلا وہ سخت زخمی ہوا اور جلدی مرنے کے لئے اس نے تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور اس کی نوک اپنی دونوں چھاتیوں کے بیچ میں، پھر اس پر زور ڈال دیا یہاں تک کہ اپنے آپ کو مار ڈالا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ آدمی لوگوں کے نزدیک جنتیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور ایک شخص لوگوں کے نزدیک جہنمیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ (انجام کے لحاظ سے) جنتی ہوتا ہے۔

باب: جس نے کسی کو پتھر کے ساتھ قتل کیا (تو بدلے میں) وہ بھی اسی طرح

قتل کیا جائے گا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ شَرِبَ سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّأُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا *

۱۰۲۷ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيُّ هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتُلُوا مَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالِ الْآخِرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ لَهُمْ شَادَةَ وَلَا فَاذَةَ إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالُوا مَا أَجْزَأَنَا الْيَوْمَ أَحَدًا كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ أَبَدًا قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كَلْمًا وَقَفَّ وَقَفَّ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذَبَابَةٌ بَيْنَ تَلْدِيئِهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ أَنَا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ حَتَّى جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذَبَابَةٌ بَيْنَ تَلْدِيئِهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلًا -

خَلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

باب مَنْ قَتَلَ بِحَجَرٍ؛ قَتَلَ بِسَهْلِهِ

1028: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لوٹری کا سر دو پتھروں میں پکلا ہوا ملا تو اس سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا؟ فلاں نے، فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا، تو اس نے اپنے سر سے (ہاں میں) اشارہ کیا۔ وہ یہودی پکڑا گیا تو اس نے اقرار کر لیا تب رسول اللہ ﷺ نے اس کا سر بھی پتھر سے کچلنے کا حکم دیا۔

باب: جس نے کسی آدمی کے ہاتھ پر دانت گاڑ دیے اور (کھینچنے سے) کاٹنے والے کے دانت گر پڑے۔

1029: سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ پر (دانتوں سے) کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا، تو اس (کاٹنے والے) کے سامنے کے دانت گر پڑے۔ (پھر جس کے دانت نکل پڑے تھے) اس نے رسول اللہ ﷺ سے فریاد کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو کیا چاہتا ہے؟ کیا یہ چاہتا ہے کہ میں اس کو حکم دوں کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے اور پھر تو اس کو چبا ڈالے جیسے اونٹ چبا ڈالتا ہے۔ اچھا تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے کہ چبائے پھر تم اپنا ہاتھ کھینچ لینا (یعنی اگر تیرا جی چاہے تو اس طرح قصاص ہو سکتا ہے کہ تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے پھر کھینچ لے یا تو اس کے بھی دانت ٹوٹ جائیں گے یا تیرا ہاتھ زخمی ہوگا)۔

باب: زخم کا بھی قصاص ہے مگر یہ کہ دیت لینے پر راضی ہوں۔

1030: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ربیع رضی اللہ عنہ کی بہن اُم حارثہ رضی اللہ عنہا (جو سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں) نے ایک آدمی کو زخمی کر دیا (اس کا دانت توڑ ڈالا تھا) پھر انہوں نے یہ جھگڑا (مقدمہ) رسول اللہ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قصاص لیا جائے گا قصاص لیا جائے گا۔ اُم حارثہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا فلاں (عورت) سے قصاص لیا جائے گا؟ (یعنی اُم حارثہ سے) اللہ کی قسم اس سے قصاص نہ لیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! اُم ربیع! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم کرتی ہے۔ اُم ربیع نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم اس سے کبھی قصاص نہ لیا جائے گا۔ پھر اُم ربیع یہی کہتی رہی، یہاں تک کہ وہ (جس کا دانت ٹوٹا تھا اس کے کنبے والے) دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اس کے بھروسے پر تم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کو سچا کر دیتا (یعنی ان کی قسم پوری کر دیتا) ہے۔

باب: جس نے قتل کا اقرار کیا اور پھر وہ (قاتل قتل کیلئے مقتول کے) ولی کے سپرد کر دیا گیا اور اس (ولی) نے اسے معاف کر دیا۔

۱۰۲۸ عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن جاريةً وجد رأسها قد رُضَ بين حجرين فسألوها من صنع هذا بلك؟ فلان فلان حتى ذكروا يهوديًا فأومأت برأسها فأخذ اليهودي فأمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يرض رأسه بالحجارة *

باب من غصَّ يد رجلٍ فانتزع ثيابه

۱۰۲۹ عن عمران بن حصين رضي الله عنه أن رجلاً غصَّ يد رجلٍ فانتزع يده فسقطت ثيابه أو ثيابه فاستعدى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تأمرني؟ تأمرني أن أمره أن يدع يده في فمك تقضمها كما يقضم الفحل اذفع يدك حتى يعضها ثم التزمها *

باب الفِصَاصِ مِنَ الْجِرَاحِ إِلَّا أَنْ يَرْضَوْا بِالذِّبَةِ

۱۰۳۰ عن أنس رضي الله عنه أن أخت الربيع أم حارثة جرحت إنساناً فاختصموا إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفِصَاصُ الفِصَاصُ فَقَالَتْ أُمُّ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةٍ وَاللَّهِ لَا يَقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أُمَّ الرَّبِيعِ الْفِصَاصُ كِتَابُ اللَّهِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا يَقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَتْ حَتَّى قَبِلُوا الذِّبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِابْرَةِ *

باب من أقرَّ بالقتل فأسلم إلى الولي فغفا عنه

1031: علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ ان کے والد رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک شخص دوسرے کو تسمہ سے کھینچتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس کو قتل کیا ہے؟ وہ (پہلا شخص) بولا اگر یہ اقرار نہیں کرے گا تو میں اس پر گواہ لاؤں گا۔ تب وہ شخص بولا کہ بیشک میں نے اس کو قتل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے کیسے قتل کیا ہے؟ وہ بولا کہ میں اور وہ دونوں درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے کہ اتنے میں اس نے مجھے گالی دی اور مجھے غصہ دلایا تو میں نے کلباڑی اس کے سر پر ماری اور وہ مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے پاس کچھ مال ہے جو اپنی جان کے بدلے میں دے؟ وہ بولا میرے پاس کچھ نہیں سوائے اس چادر اور کلباڑی کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیری قوم کے لوگ تجھے چھڑائیں گے؟ اس نے کہا کہ ان کے پاس میری اتنی قدر نہیں ہے۔ تب آپ نے وہ تسمہ مقتول کے وارث کی طرف پھینک دیا اور فرمایا اسے لے جاؤ۔ وہ لے کر چل دیا۔ جب پیٹھ موڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ اس کو قتل کرے گا تو اس کے برابر ہی رہے گا (یعنی نہ اس کو کوئی درجہ ملے گا نہ اس کو کوئی مرتبہ حاصل ہوگا کیونکہ اس نے اپنا حق دنیا ہی میں وصول کر لیا)۔ یہ سن کر وہ لوٹا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر میں اس کو قتل کروں گا تو اس کے برابر ہوں گا اور میں نے تو اس کو آپ کے حکم سے پکڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو یہ نہیں چاہتا کہ وہ تیرا اور تیرے بھائی کا گناہ سمیٹ لے؟ وہ بولا ”جی ہاں کیوں نہیں“۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اسی طرح ہوگا۔ پھر اس نے اس کا تسمہ پھینک دیا اور اس کو چھوڑ دیا۔

باب: اس عورت کی دیت جس کے پیٹ پر مارا گیا جس کی وجہ سے (اس کے) پیٹ والا بچہ گر (کمر) گیا اور وہ عورت بھی مر گئی۔ اس (عورت) کی دیت اور اس کے بچے کی دیت۔

1032: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (قبیلہ) ہذیل کی دو عورتیں لڑ پڑیں۔ ایک نے دوسری کو پتھر سے مارا، تو وہ بھی مر گئی اور پیٹ والا بچہ بھی مر گیا۔ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے فیصلہ چاہا تو آپ نے فیصلہ کیا کہ اس کے بچے کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے اور عورت کی دیت مارنے والی کے کنبے والے دیں۔ اور اسکی (دیت میں) اس کی اولاد اور دیگر وراثہ وارث بنایا۔ سیدنا حمل بن نابغہ ہذیلی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس کا تادان کیونکر دیں جس نے نہ پیمانہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو آیا گیا (یعنی لغو ہے) رسول اللہ

۱۰۳۱ عن علقمة بن وائل أن أباه رضى الله عنه حذته قال إني لقاعد مع النبي صلى الله عليه وسلم إذ جاء رجل يقود آخر يسعة فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا قتل أخي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقتلته؟ فقال إله لو لم يعترف أقتم عليه البيعة قال نعم قتلته قال كيف قتلته؟ قال كنت أنا وهو نخطب من شجرة فسبني فأغضبني فضربته بالفأس على قرنيه فقتلته فقال لسه النبي صلى الله عليه وسلم هل لك من شيء تؤدبه عن نفسك؟ قال ما لي مال إلا كسائي وفأسي قال فترى قومك يشترؤنك؟ قال أنا أهون على قومي من ذلك فرمى إليه بسعته وقال ذونك صاحبك فأطلق به الرجل فلما ولئى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن قتله فهو مثله فرجع فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بلغني أنك قلت إن قتله فهو مثله وأخذته بأمرك؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما تريد أن يئوه بإئمك وإنم صاحبك؟ قال يا نبي الله لعله قال بلى قال فإن ذاك كذا قال فرمى بسعته وخلق سيلة*

باب دية المرأة يضرب بطنها فلقي جنيتها وتموت ودية الجنين

۱۰۳۲ عن أبي هريرة رضى الله عنه قال أقتلت امرأتان من هذيل فرمت إحداهما الأخرى بحجر فقتلتها وما في بطنها فأختصموا إلى رسول الله ﷺ فقصى رسول الله ﷺ أن دية جنيتها عرة أو وليدة وقضى بدية المرأة على عاقبتها ووزئتها ولذها ومن معهم فقال حمل بن التابعة الهذلي يا رسول الله ﷺ كيف أغرم من لا شرب ولا أكل ولا تعلق ولا استهل فمثل ذلك يطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما هذا من إخوان

ﷺ نے فرمایا کہ ایسی قافیہ دار عبارت بولنے کی وجہ سے یہ کابھائی کا بھائی ہے۔

باب: وہ نقصان جس کی دیت نہیں ہوتی۔

1033: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ کنوئیں کا زخم لغو ہے اور کان کا زخم لغو ہے اور جانور کا زخم لغو ہے اور معدنیاتی کان یا دھینڈے میں پانچواں حصہ (بطور زکوٰۃ) ہے۔ (رکازہ خزائن ہے جو زمین میں دفن شدہ ملے)۔

قسم دلانے کے مسائل

باب: قسم کون اٹھائے۔

1034: سیدنا سہل بن ابی حمزہ اپنی قوم کے بڑے لوگوں سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن ہبل اور حبیصہ رضی اللہ عنہما دونوں کسی تکلیف کی وجہ سے خیبر گئے حبیصہ رضی اللہ عنہ نے آ کر بتایا کہ عبداللہ بن ہبل رضی اللہ عنہ مارے گئے اور ان کی نعش چشمہ یا کنواں میں پھینک دی گئی ہے۔ وہ یہود کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ کی قسم تم نے ان کو قتل کیا ہے۔ یہودیوں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم نے انہیں قتل نہیں کیا۔ پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے بیان کیا۔ پھر حبیصہ اور ان کا بھائی حویصہ جو ان سے بڑا تھا اور عبدالرحمن بن ہبل تینوں (رسول اللہ ﷺ کے پاس) آئے۔ حبیصہ نے بات کرنا چاہا کہ وہی (عبداللہ بن ہبل رضی اللہ عنہ کے ساتھ) خیبر کو گئے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے حبیصہ سے فرمایا کہ بڑے کی بڑائی کر اور بڑے کو کہنے دے۔ پھر حویصہ رضی اللہ عنہ نے بات کی اور پھر حبیصہ نے بات کی۔ رسول اللہ ﷺ نے حبیصہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یا تو یہود تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا جنگ کریں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہود کو اس بارے میں لکھا تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ اللہ کی قسم ہم نے اس کو قتل نہیں کیا تب رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، حبیصہ اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم قسم کھاتے ہو کہ اپنے ساتھی کا قصاص لو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر یہود تمہارے لئے قسم کھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مسلمان نہیں (ان کی) قسم کا کیا اعتبار۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور سوا دت ان کے پاس بھیجی یہاں تک کہ ان کے گھر میں پہنچا دیئے گئے۔ سیدنا ہبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

باب: جاہلیت کے مسئلہ قسامت کو بحال رکھنا۔

1035: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسامت کو اسی طور پر باقی رکھا جیسے جاہلیت کے زمانہ میں تھی۔

الْكُفَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ *

باب الْجُبَارِ الَّذِي لَا دِيَةَ لَهُ

۱۰۳۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْبُرُّ جَرْحُهَا جِبَارٌ وَالْمَعْدُنُ جَرْحُهَا جِبَارٌ وَالْمَعْمَاءُ جَرْحُهَا جِبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ *

كتاب القسامة

باب مَنْ يَخْلِفُ فِيهَا

۱۰۳۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَضَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدِ أَصَابِهِمْ فَأَتَى مُحَيِّصَةَ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطَرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ قَبْرِ يَهُودٍ فَقَالَ أَتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حَوَيْصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لَيْكَلَمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُحَيِّصَةَ كَبْرٌ كَبِيرٌ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمْ حَوَيْصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَتْ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِمَّا أَنْ يَذُوبَا صَاحِبِكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ فَكُتِبُوا إِلَى اللَّهِ وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَوَيْصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ أَنْتُمْ خَلْفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَخَلَّفْ لَكُمْ يَهُودٌ قَالُوا نَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكِبْتَنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ *

باب إِقْرَارِ الْقِسَامَةِ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ

۱۰۳۵ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أقرَّ الْقِسَامَةَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ *

حدود کے مسائل زانی کی حد

باب: غیر شادی شدہ اور شادی شدہ کی حد زنا۔

1036: سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سختی معلوم ہوتی اور چہرہ مبارک پر مٹی کا رنگ آ جاتا۔ کہتے ہیں کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ہی سختی معلوم ہوئی۔ جب وحی موقوف ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے سیکھ لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے راستہ کر دیا۔ اگر شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے اور غیر شادی شدہ، غیر شادی شدہ سے زنا کرے تو شادی شدہ کو سو (100) کوڑے لگا کر سنگسار کر دیں اور غیر شادی شدہ کو سو (100) کوڑے لگا کر ایک سال تک وطن سے باہر نکال دیں۔

باب: زنا کے معاملہ میں شادی شدہ کو رجم کرنا۔

1037: سیدنا عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھ کر فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب اتاری، اسی کتاب میں رجم کی آیت بھی تھی (لیکن اس کی تلاوت موقوف ہوگئی اور حکم باقی ہے)، ہم نے اس آیت کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رجم کیا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رجم کیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ جب زیادہ مدت گزرے گی تو کوئی یہ نہ کہنے لگے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا۔ پھر گمراہ ہو جائے اس فرض کو چھوڑ کر جس کو اللہ تعالیٰ نے اتارا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس شخص پر جو شادی شدہ ہو کر زنا کرے مردہ ہو یا عورت رجم حق ہے۔ (اور یہ صورت میں ہی ہے کہ) جب گواہ قائم ہوں زنا پر یا حمل ہو یا (زانی) خود اقرار کرے۔ (رجم، آدھا زمین میں گاڑ کر اوپر سے پتھر مار مار کر ختم کر دینے کو کہتے ہیں)۔

باب: جس نے اپنے اوپر زنا کا اقرار کر لیا۔

1038: سیدنا جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھوٹے قد کا آدمی جس کے بال پراگندہ اور جسم مضبوط تھا، اس پر چادر تھی اور اس نے زنا کیا تھا، لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار اس کی بات کو نالا پھر حکم کیا تو وہ سنگسار کیا گیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہم اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو تم میں سے کوئی نہ کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی

کتاب الحدود

حد الزنی

باب حَدُّ الْبِكْرِ وَالْتَيْبِ فِي الزَّوْنِي

۱۰۳۶ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِلذَّكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ قَالَ فَأُنزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَقِيَنِي كَذَلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْتَيْبِ بِالْبِكْرِ وَالْبِكْرِ بِالْبِكْرِ جُلْدُ مِائَةِ ثُمَّ رَجِمَ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرِ جُلْدُ مِائَةِ ثُمَّ نَفِيَّ سَنَةً *

باب رَجْمِ الْتَيْبِ فِي الزَّوْنِي

۱۰۳۷ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ قَالَ غَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَيَّ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ قُرْآنًا وَوَعْدًا وَعَقْلَانَا فَرَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجِمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى قَبِلُوا بِسْرِكِ فَرِيضَةَ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَيَّ مَنْ زَانَى إِذَا أَحْصَيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَيْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ *

باب حَدُّ مَنْ اعْتَرَفَ عَلَيَّ نَفْسَهُ بِالزَّوْنِي

۱۰۳۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيرٍ أَضَعْتُ ذِي عَصَلَاتٍ عَلَيْهِ إِزَارًا وَقَدْ زَانَى فَرُدُّهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فُرِجِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَا تَفَرَّقْنَا غَايِبِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلَّفَ

طرح آواز کرتا ہے اور کسی عورت کو تھوڑا دودھ دیتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ میرے قابو میں ایسے شخص کو دے گا تو میں اس کو ایسی سخت سزا دوں گا جو دوسروں کے لئے نصیحت ہو۔ راوی نے کہا کہ میں نے یہ حدیث سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے چار بار اس کی بات کو نالا۔ اور ایک روایت میں دو دفعہ یا تین دفعہ کا ذکر ہے۔

باب: زنا کا اقراری چار دفعہ اقرار کرے۔ اور جس کو رجم کرنا ہے (اس کیلئے) گڑھا کھودنا اور زنا سے حاملہ عورت کی سزا میں وضع حمل تک تاخیر اور جس کو رجم کیا گیا اس کی نماز جنازہ کا بیان۔

1039: سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے کہ زنا کر بیٹھا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ مجھے پاک کریں۔ آپ ﷺ نے ان کو پھیر دیا۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو وہ پھر آئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو پھیر دیا اور ان کی قوم کے پاس کسی کو بھیجا اور دریافت کرایا کہ ان کی عقل میں کچھ فٹور ہے؟ اور تم نے کوئی بات دیکھی؟ انہوں نے کہا کہ ہم تو کچھ فٹور نہیں جانتے اور جہاں تک ہم سمجھتے ہیں ان کی عقل اچھی ہے۔ پھر تیسری بار ماعز رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کی قوم کے پاس پھر بھیجا (اور یہی دریافت کرایا) تو انہوں نے کہا کہ ان کو کوئی بیماری نہیں ہے اور نہ ان کی عقل میں کچھ فٹور ہے۔ جب وہ چوتھی بار آئے (اور انہوں نے یہی کہا کہ میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کیجئے حالانکہ توبہ سے بھی پاکی ہو سکتی تھی مگر ماعز رضی اللہ عنہ کو شک ہوا کہ شاید توبہ قبول نہ ہو، تو آپ ﷺ نے ان کے لئے ایک گڑھا کھدوایا پھر وہ آپ ﷺ کے علم پر رجم کئے گئے۔ راوی کہتا ہے (اس کے بعد) غامدیہ کی عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کیجئے۔ آپ ﷺ نے اس کو پھیر دیا۔ جب دوسرا دن ہوا تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے کیوں لوٹاتے ہیں؟ شاید آپ ایسے لوٹانا چاہتے ہیں جیسے ماعز رضی اللہ عنہ کو لوٹایا تھا۔ اللہ کی قسم میں تو حاملہ ہوں (تو اب زنا میں کیا شک ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا اگر تو نہیں لوٹی (اور توبہ کر کے پاک ہونا نہیں چاہتی بلکہ دنیا کی سزا ہی چاہتی ہے) تو جا، جتنے کے بعد آنا۔ جب ولادت ہوگی تو بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائی اور کہا: لیجئے یہ بچہ پیدا ہو گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا جا اس کو دودھ پلا جب اس کا دودھ چھٹے۔ (شافعی اور احمد اور اہل حق کا یہی قول ہے کہ عورت کو رجم نہ کریں گے جتنے کے بعد بھی جب تک دودھ کا بندوبست نہ ہو اور نہ

أَحَدُكُمْ يَنْبُ نَيْبُ نَيْبِ النَّيْسِ يَمْتَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُفْبَةَ إِنْ
اللَّهُ لَا يُمْكِنِي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا أَوْ
نَكْلَةً قَالَ فَحَدَّثَهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَدَّةَ أَرْبَعِ
مَرَّاتٍ * وَفِي رِوَايَةٍ : فَرْدَةٌ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

باب تَرْدِيدِ الْمُقْرِ بِالزَّنَى أَرْبَعِ مَرَّاتٍ، وَالْحَفْرِ
لِلْمَرْجُومِ، وَتَأْخِيرِ الْحَامِلِ حَتَّى تَضَعُ، وَالصَّلَاةَ عَلَى
الْمَرْجُومِ

۱۰۳۹ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكِ
الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ
نَفْسِي وَزَيْتِي وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ
مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَيْتُ فَرَدَّهُ
الثَّانِيَةَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
قَوْمِهِ فَقَالَ اتَّعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا؟ يُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا؟
فَقَالُوا مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِي الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَ فِيمَا
نَرَى فَأَتَاهُ الثَّلَاثَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ
فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ
حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ
زَيْتُ فَطَهِّرْنِي وَإِنَّ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَرُدُّنِي؟ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ
مَاعِزًا؟ فَوَالَ اللَّهُ إِنِّي لَجُنْبَلَى قَالَ إِمَّا لَا فَادْهَبِي حَتَّى
تَلِدِي فَلَمَّا وُلِدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي حِرْقَةٍ قَالَتْ هَذَا

دودھ چھٹنے تک انتظار کریں گے اور امام ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک جھٹنے ہی رجم کریں گے) جب اس کا دودھ چھٹا تو وہ بچے کو لے کر آئی اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا اور عرض کرنے لگی کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور یہ کھانا کھانے لگا ہے۔ آپ ﷺ نے وہ بچہ ایک مسلمان کو پرورش کے لئے دیدیا۔ پھر آپ کے حکم سے ایک گڑھا کھودا گیا اس کے سینے تک اور لوگوں کو اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا تو خون اڑ کر سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کے منہ پر گر گیا۔ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے اس کو بُرا کہا اور یہ بُرا کہا رسول اللہ ﷺ نے سن لیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ خبردار اے خالد (ایمانت کہو) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر (ناجائز) محصول (نیکس) لینے والا (جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور حقوق العباد میں گرفتار ہوتا ہے اور مسکینوں کو ستاتا ہے) بھی ایسی توبہ کرے تو اس کا گناہ بھی بخش دیا جائے (حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ایسا شخص جنت میں نہ جائے گا) پھر آپ ﷺ نے حکم کیا تو اس پر نماز پڑھی گئی اور وہ دفن کی گئی۔

باب: زنا میں ذمی یہود پر بھی رجم ہے۔

1040: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ یہود کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا کہ تورات میں زنا کی کیا سزا ہے؟ انہوں نے کہا ہم دونوں کا منہ کالا کر کے (گدھوں پر) اس طرح سوار کرتے ہیں کہ ان کا منہ (گدھوں) کی دم کی طرف ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا تو اگر تم حج کہتے ہو تو تورات لاؤ۔ وہ لے کر آئے اور پڑھنے لگے، جب رجم کی آیت آئی تو جو شخص پڑھ رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ اس آیت پر رکھ دیا اور آگے اور پیچھے کا مضمون پڑھ دیا۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (یہودیوں کے عالم جو مسلمان ہو گئے تھے) وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ اس شخص سے کہئے کہ اپنا ہاتھ اٹھائے۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت ہاتھ کے نیچے تھی۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے وہ دونوں رجم کئے گئے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ان کو رجم کیا میں نے دیکھا کہ مرد اپنی آڑ سے عورت کو پتھروں سے بچا رہا تھا۔ (یعنی پتھر اپنے اوپر لیتا محبت سے)۔

باب: لونڈی کو مارنا جب کہ وہ زنا کرے۔

1041: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا

قَدْ وَلَدْتُهُ قَالَ اَذْهَبِي فَاَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فْطَمْتَهُ اَنْتَهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةٌ خُبِرَ فَقَالَتْ هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فْطَمْتَهُ وَقَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيُّ اِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَخُفِرَ لَهَا اِلَى صَدْرِهَا وَاَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيُقْبَلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَصَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ اِيَّاهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغَفِرَ لَهُ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفِنَتْ *

باب رَجْمُ الْيَهُودِ أَهْلِ الذَّمَّةِ فِي الرِّجْمِ

١٠٤٠ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً قَدْ زَنَا فَاَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَ يَهُودٍ فَقَالَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ عَلَى مَنْ زَنَى؟ قَالُوا سَوْدٌ وَوُجُوهُهُمَا وَنَحْمَلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وَجُوهِهُمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالُوا فَاتُّوا بِالتَّوْرَةِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَجَاءُوا بِهَا فَقَرَأَهَا حَتَّى اِذَا مَرُّوا بِآيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا فَاِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَفِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ *

باب جَلْدُ الْأُمَّةِ إِذَا زَنَتْ

١٠٤١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

زنا، چوری اور شراب کی حدود

زید رضی اللہ عنہ کے اتنی جرأت کون کر سکتا ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چیتے ہیں۔ آخر وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی اور سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی سفارش کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ (غصے کی وجہ سے) بدل گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کی حد میں سفارش کرتا ہے؟ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لئے معافی کی دعا کیجئے۔ جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسے اس کو شایان ہے، پھر اس کے بعد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کو اسی بات نے تباہ کیا کہ جب ان میں عزت دار آدمی چوری کرتا تھا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے اور جب غریب (نا تو اس) چوری کرتا تھا تو اس پر حد قائم کرتے تھے۔ اور میں تو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر فاطمہ (رضی اللہ عنہا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی چوری کرے، تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ (ہاتھ کٹنے کے) بعد اس عورت نے اچھی توبہ کی اور نکاح کر لیا اور وہ میرے پاس آتی تھی تو میں اس کے مطلب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا کرتی تھی۔

شراب کی حد کا بیان

باب: شراب پینے میں کتنے کوڑے حد ہے؟

1047: حسین بن مندر ابو ساسان کہتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ ولید بن عقبہ کو لایا گیا کہ انہوں نے صبح کی دو رکعتیں پڑھی تھیں پھر کہا کہ میں زیادہ کرتا ہوں تمہارے لئے۔ تو دو آدمیوں نے ولید پر گواہی دی جن میں سے ایک حمران تھا کہ اس نے شراب پی ہے۔ دوسرے نے یہ گواہی دی کہ وہ میرے سامنے (شراب کی) قے کر رہا تھا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اس نے شراب نہ پی ہوئی، تو شراب کی قے کیوں کرتا؟ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اٹھو اس کو حد لگاؤ (یہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عزت اور عظمت بڑھانے کے لئے حکم دیا اور امام کو یہ امر جائز ہے)۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے حسن! اٹھ اور اس کو کوڑے لگا۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عثمان خلافت کا سرد لے چکے ہیں تو گرم بھی انہی پر رکھو۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس بات پر حسن رضی اللہ عنہ سے غصہ ہوئے اور کہا کہ اے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ! اٹھ اور ولید کو کوڑے لگا۔ (انہوں نے) کوڑے لگائے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ گتے جاتے تھے۔ جب چالیس کوڑے لگائے، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بس ٹھہر جا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس لگائے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسی

اللہ علیہ وسلم؟ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَأْتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَتْلُونَ وَجَهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ؟ فَقَالَ لَهُ أَسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَطَبَ فَأَنْتَى عَلَى اللَّهِ تَعَالَى بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنِّي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَطَعْتَ يَدَهَا * قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنْتَ تَوْبَتُهَا بَعْدَ وَتَرَوُجَتِ وَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَارْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ *

حد الخمر

باب كم يجلد في شرب الخمر

1047: عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ أَبِي سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنِّي بِالْوَلِيدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَرِيدُكُمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا حُمْرَانُ أَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ آخَرُ أَنَّهُ زَاوُ يَتَّقِي فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ نَمَّ يَتَّقِي حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ عَلِيُّ قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَّ حَارَهَا مِنْ تَوَلَّى قَارَهَا فَكَأَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهُ وَعَلِيُّ يَبْعُدُ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ فَقَالَ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلُّ سَنَةٍ

کوڑے لگائے اور سب سنت ہیں اور میرے نزدیک (یہ چالیس لگانا) زیادہ بہتر ہے۔

1048: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر میں کسی پر حد قائم کروں اور وہ مر جائے، تو مجھے کچھ خیال نہ ہوگا مگر شراب کی حد میں۔ اگر کوئی مر جائے تو اس کی دیت دلاؤں گا، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیان نہیں فرمایا۔ (یعنی اسی (80) کوڑے لگانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں ہے)۔

باب: تعذیر کے کوڑے کتنے ہیں؟

1049: سیدنا ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارا جائے مگر اللہ کی حدوں میں سے کسی حد میں۔

باب: جو حد کو پہنچا، پھر سزا مل گئی، تو یہ اس کیلئے کفارہ ہے۔

1050: سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مردوں سے بھی ایسے ہی عہد لیا جیسے عورتوں سے لیا تھا، ان باتوں پر کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، چوری نہ کریں گے، زنا نہ کریں گے، اپنی اولاد کو نہ ماریں گے، ایک دوسرے پر طوفان نہ جوڑیں گے۔ پھر جو کوئی تم میں سے عہد کو پورا کرے، اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو تم میں سے کوئی حد کا کام کرے اور اس کو حد لگا دی جائے، تو وہی گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جس کے گناہ پر اللہ تعالیٰ پردہ ڈال دے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ (تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ) چاہے تو اس کو عذاب کرے اور چاہے تو بخش دے۔

فیصلے اور گواہی کے بیان میں۔

باب: فیصلہ ظاہری بات پر ہوگا اور دلیل دینے میں چرب زبانی سے کام لینے کی وعید۔

1051: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنے والے کا شور اپنے حجرے کے دروازے پر سنا، تو باہر نکلے اور فرمایا کہ میں بشر (انسان) ہوں اور میرے پاس کوئی مقدمہ والا آتا ہے اور ممکن ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے سے بہتر بات کرتا ہو، اور میں سمجھوں کہ یہ سچا ہے اور اس کے موافق فیصلہ کر دوں تو جس کو میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں وہ انکارے گا ایک ٹکڑا ہے، وہ چاہے اس کو لے لے یا چھوڑ دے۔

باب: بڑے لڑاکے، جھگڑالو کے بیان میں۔

1052: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ *

۱۰۴۸ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنْتُ أَقِيمُ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتُ فِيهِ فَأَجِدُ مِنْهُ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لَأَنَّهُ إِنْ مَاتَ وَدَيْتُهُ لَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَه *

باب جَلْدُ التَّعْزِيرِ

۱۰۴۹ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ *

باب مَنْ أَصَابَ حَدًّا، فَعُوقِبَ بِهِ؛ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ

۱۰۵۰ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا تُشْرَكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرَقَ وَلَا تُزْنَى وَلَا تُقْتَلَ أَوْلَادُنَا وَلَا يُعْضَنَ بَعْضُنَا بَعْضًا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ آتَى مِنْكُمْ حَدًّا فَأَقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ *

كتاب القضاء والشهادات

باب الْحُكْمُ بِالظَّاهِرِ وَاللَّحْنُ بِالْحُجَّةِ

۱۰۵۱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ حَلْبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ أَنْ يَكُونَ أُنْبَغُ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذْرِهَا *

باب فِي الْأَلْدِ الْخَصْمِ

۱۰۵۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

فرمایا: سب مردوں میں بُر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مرد ہے جو بزرگ کا جھگڑالو ہو۔

باب: مدعی علیہ پر قسم کے ساتھ فیصلہ۔

1053: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو وہ کچھ دلا دیا جائے جس کا وہ دعویٰ کریں، تو بعض دوسروں کی جان اور مال لے لیں گے۔ لیکن مدعی علیہ کو قسم کھانا چاہیے۔

باب: قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ۔

1054: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کیا۔ (یہ اس صورت میں ہے جب دو گواہ نہ ہوں۔ ایک گواہ ہو تو مدعی ساتھ قسم کھائے)۔

باب: فیصلہ کرنے والا غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

1055: سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکرہ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے عبید اللہ بن ابی بکرہ جو کہ بھستان کے قاضی تھے کو لکھوایا اور میں نے لکھا کہ تم دو آدمیوں کے درمیان تم اس وقت فیصلہ مت کرو جب تم غصے میں ہو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی آدمی دو شخصوں کے درمیان اس وقت فیصلہ نہ کرے، جب وہ غصے کی حالت میں ہو۔

باب: جب حاکم (قاضی وغیرہ) سوچ کر کوشش سے فیصلہ کرے، پھر صحیح فیصلہ کرے یا غلطی کرے (تو اس کا حکم)۔

1056: سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب حاکم سوچ کر کوشش سے فیصلہ کرے پھر صحیح کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور جو سوچ کر فیصلہ دے اور غلطی کر بیٹھے تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔

باب: فیصلہ دینے میں فیصلہ دینے والوں میں اختلاف۔

1057: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو عورتیں اپنے اپنے بچے لئے جا رہی تھیں کہ اتنے میں بھیر یا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا۔ ایک نے دوسری سے کہا کہ تیرا بیٹا لے گیا۔ اور دوسری نے کہا کہ تیرا بیٹا لے گیا ہے۔ آخر دونوں اپنا فیصلہ کرانے کو سیدنا داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں۔ انہوں نے بچی بڑی عورت کو دلا دیا (اس وجہ سے کہ بچہ اس کے مشابہ ہوگا یا ان کی شریعت میں ایسی صورت میں بڑے کو ترجیح ہوگی یا بچہ اس کے ہاتھ میں ہو گا)۔ پھر وہ دونوں سیدنا سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے سب حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ چھری لاؤ ہم سچے کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو

اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَشَدَّ الْاَلْخَصْمَ *

باب القَضَاءُ بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ

۱۰۵۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادْعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ *

باب القَضَاءُ بِالْيَمِينِ وَالشَّاهِدِ

۱۰۵۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ شَاهِدٍ *
باب لَا يَقْضِي الْقَاضِيُ وَهُوَ غَضَبَانُ

۱۰۵۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِسَجِسْتَانَ أَنْ لَا تُحْكَمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضَبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُحْكَمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ *
باب إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

۱۰۵۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ *

باب اخْتِلَافَ الْمُجْتَهِدِينَ فِي الْحُكْمِ

۱۰۵۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْتَاهُمَا جَاءَ الذَّبُّ فَذَهَبَ بَابِنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بَابِنِكَ أَأَنْتِ وَقَالَتْ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بَابِنِكَ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكَتْبِيِّ فَخَرَجْنَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ

دیدیں گے (اس سے بچنے کا کاٹنا مقصود نہ تھا بلکہ حقیقی ماں کا دریافت کرنا منظور تھا) تو چھوٹی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے ایسا مت کروہ بڑی کا بیٹا ہے۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے وہ بچہ چھوٹی کو دلا دیا (تو سیدنا سلیمان علیہ السلام نے سیدنا داؤد علیہ السلام کے خلاف حکم دیا، اس لئے کہ دونوں مجتہد تھے اور پیغمبر بھی تھے اور مجتہد کو دوسرے مجتہد کا خلاف درست ہے۔ مسائل اجتہادی میں کوئی حکم توڑنا درست نہیں مگر شاید سیدنا داؤد علیہ السلام نے اس فیصلہ کو قطع نہ کیا ہوگا یا صرف بطور فتویٰ کے ہوگا) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس حدیث میں میں نے اسی دن سکین کا لفظ سنا ہے جو چھری کو کہتے ہیں ورنہ ہم تو مدیہ کہا کرتے تھے۔

باب: حاکم (قاضی وغیرہ) بھگڑا کر نیوالوں کے درمیان اصلاح کرائے
1058: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین خریدی، پھر جس نے زمین خریدی تھی اس نے سونے کا ایک مٹکا (برتن) اس میں پایا۔ خریدنے والا (بیچنے والے سے) کہنے لگا کہ تو اپنا سونالے لے، میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا۔ اور بیچنے والے نے کہا کہ میں نے تیرے ہاتھ زمین اور جو کچھ اس میں تھا بیچا تھا (تو سونا بھی تیرا ہے۔ سبحان اللہ بائع اور مشتری دونوں کیسے خوش نیت اور ایماندار تھے) راوی کہتا ہے کہ پھر دونوں نے ایک شخص سے فیصلہ چاہا، وہ بولا کہ تمہاری اولاد ہے؟ ایک نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے۔ اس نے کہا کہ اچھا اس کے لڑکے کا نکاح اس کی لڑکی سے کر دو اور اس سونے کو دونوں پر خرچ کرو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھی دو۔ (غرض صلح کرادی اور یہ مستحب ہے تاکہ دونوں خوش رہیں)۔

باب: بہترین گواہ۔

1059: سیدنا زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کہ میں تم کو بتلاؤں کہ بہتر گواہ کون ہے؟ جو گواہی کے لئے بلائے جانے سے پہلے اپنی گواہی ادا کر دے۔

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرْتَاهُ فَقَالَ اتَّوْبِي بِالسَّكِينِ أَشْفَقُهُ
 بَيْنَكُمَا فَقَالَتْ الصُّغْرَى لَا يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا
 فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى * قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسَّكِينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمِنَدِي مَا كُنَّا
 نَقُولُ إِلَّا الْمَدْيَةَ *

باب الْحَاكِمِ يَصْلُحُ بَيْنَ الْخُصْمِ

۱۰۵۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ
 رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي
 عَقَارِهِ جَوْهَةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ
 خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَتَّبِعْ
 مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي شَرَى الْأَرْضَ إِنَّمَا بَعْتُكَ
 الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا قَالَ فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي
 تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَذ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ
 وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ
 وَأَنْفِقُوا عَلَى الْفُسْكَمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا *

باب خَيْرُ الشَّهَدَاءِ

۱۰۵۹ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجَعْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ
 الشَّهَدَاءِ؟ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا *

گری پڑی چیز کے مسائل

باب: گری پڑی چیز کے بارے میں حکم۔

1060: سیدنا زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سونا یا چاندی کے لفظ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بندھن اور اس کی تھیلی کی پہچان رکھ، پھر سال بھر تک لوگوں میں مشہور کر، اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کو خرچ کر ڈال، لیکن وہ تیرے پاس امانت رہے گا اور صرف کرنے کے بعد جب اس کا مالک کسی دن بھی آئے تو اس کو ادا کرنا ہوگا۔ اور آپ ﷺ سے اس اونٹ کے بارے میں پوچھا گیا جو بھولا بھلا ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے اس سے کیا کام ہے؟ اس کا پاؤں اس کے ساتھ ہے، مکینزہ ہے، پانی پیتا ہے، درخت کے پتے کھاتا ہے، یہاں تک کہ اس کو اس کا مالک پالیتا ہے اور آپ ﷺ سے گندہ بکری کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو لے لے کیونکہ بکری تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے۔

باب: حاجی کی گری پڑی چیز۔

1061: سیدنا عبدالرحمن بن عثمان التیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز لینے سے منع کیا۔

باب: جس نے گندہ چیز رکھ لی، وہ گمراہ ہے۔

1062: سیدنا زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے گری پڑی چیز مشہوری کے بغیر رکھ لی، وہ گمراہ ہے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ گری پڑی چیز کی پہچان کرانا اور بتلانا ضروری ہے)

باب: لوگوں کی اجازت کے بغیر انکے جانوروں کا دودھ دھونے کی ممانعت

1063: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی دوسرے کے جانور کا دودھ نہ نکالے مگر اس کی اجازت سے۔ کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی گھنٹی میں کوئی آئے اور اس کا خزانہ توڑ کر اس کے کھانے کا غلہ نکال لے جائے؟ اسی طرح جانوروں کے تھن ان کے کھانے کے خزانے ہیں۔ تو کوئی کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دھوئے (مگر جو بھوک کی وجہ سے مر رہا ہو، وہ بقدر ضرورت لے لے)۔

کتاب اللقطہ

باب الْحُكْمُ فِي اللَّقْطَةِ

۱۰۶۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سُبُلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْطَةِ الذَّهَبِ أَوْ الْوَرِقِ؟ فَقَالَ اعْرِفْ وَكَأَنَّهَا وَعِفْصَها ثُمَّ عَرَفْها سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْها وَتَتَكُنْ وَدَيْعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ طَالِبُها يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّها إِلَيْهِ وَسَأَلَهُ عَنْ صَلَاةِ الْإِبِلِ؟ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِها؟ ذَعْبُها فَإِنْ مَعَهَا حِدَاءُها وَسِقَاءُها تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَها رُثْيًا وَسَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ؟ فَقَالَ خُذْها فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّئِبِ *

باب فِي لِقْطَةِ الْحَاجِّ

۱۰۶۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَفَّانِ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لِقْطَةِ الْحَاجِّ *

باب مَنْ أَوَى الصَّالَةَ؛ فَهُوَ ضَالٌّ

۱۰۶۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَوَى صَّالَةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يَعْرِفْها *

باب التَّهْيِ عَنْ حَلْبِ مَوَاشِي النَّاسِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

۱۰۶۳ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبُنْ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَيْحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتِيَ مَشْرُوبَهُ فَتُكْسِرَ خِرَازِنَهُ فَيَنْتَقِلَ طَعَامُهُ إِنَّمَا تَحْزَنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعَمْتَهُمْ فَلَا يَحْلُبُنْ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ *

مہمان نوازی کے مسائل

باب: جو میزبانی نہیں کرتا اس کے لئے حکم۔

1064: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں بھیجتے ہیں پھر ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں اور وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے، تو کا کیا خیال ہے؟ (یعنی انہیں کیا کرنا چاہئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کسی قوم کے پاس اترو، پھر وہ تمہارے واسطے وہ سامان کر دیں جو مہمان کے لئے چاہئے، تو تم قبول کرو اگر وہ نہ کریں، تو ان سے مہمانی کا حق جتنا مہمان کو چاہئے، لے لو۔

باب: مہمانی دینے کا حکم۔

1065: سیدنا ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہمانی تین دن تک ہے اور مہمان نوازی میں تکلف ایک دن ایک رات تک چاہئے اور کسی مسلمان کو درست نہیں کہ اپنے بھائی کے پاس ٹھہرا رہے، یہاں تک کہ اس کو گناہ میں ڈالے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو کس طرح گناہ میں ڈالے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے پاس ٹھہرا رہے اور اس کے پاس کھلانے کے لئے کچھ نہ ہو۔

باب: ضرورت سے زائد مالوں کے ذریعہ (ضرورت مند کیساتھ) ہمدردی کرنا۔

1066: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک شخص اونٹنی پر سوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زائد سواری ہو، وہ اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس سفر خرچ (اپنی ضرورت سے) زائد ہو، وہ اس کو دیدے جس کے پاس سفر خرچ نہیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی قسم کے مال بیان کئے، یہاں تک کہ ہم یہ سمجھ گئے کہ ہم سے کسی کا اس مال میں کوئی حق نہیں ہے جو اس کی ضرورت سے زائد ہو۔

باب: سفر میں (زادراہ) کم پڑ جائے تو باقی ماندہ چیزوں کو اٹھا کر لینے اور ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا حکم۔

1067: ایاس بن سلمہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی کیلئے نکلے، وہاں ہمیں (کھانے اور پینے کی) تکلیف ہوئی (یعنی کمی واقع ہو گئی) یہاں تک کہ ہم نے سواری کے اونٹوں کو بچھڑانے کا قصد کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ہم نے اپنے اپنے سفر خرچ کو جمع کیا اور ایک چمڑا بچھایا، اس پر سب لوگوں کے زادراہ اکٹھے ہوئے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس کے ناپنے کیلئے لبا ہوا، تو اس کو اتار پایا کہ جتنی جگہ

کتاب الضیافة

باب الْحُكْمِ فِيمَنْ مَتَعَ الضَّيْفَةَ

۱۰۶۴ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعُنَا فَنَتَوَلَّى بِقَوْمٍ فَلَا يَفْرُقُونَنَا فَمَا تَرَى؟ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَتَّبِعِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَتَّبِعِي لَهُمْ *

باب الْأَمْرِ بِالضَّيْفَةِ

۱۰۶۵ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّيْفَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَانِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَجِلُّ لِلرَّجُلِ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْتِمَهُ؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُؤْتِمُهُ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ بِقَرِيْبِهِ بِهِ *

باب فِي الْمَوَاسَاةِ بِفُضُولِ الْمَالِ

۱۰۶۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَ فَجَعَلْتُ يَصْرِفُ بَصْرَهُ بَيْنَنَا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مَتًا فِي فَضْلٍ *

باب الْأَمْرِ بِجَمْعِ الْأَزْوَادِ إِذَا قَلَّتْ وَالْمَوَاسَاةِ فِيهَا

۱۰۶۷ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ حَتَّى هَمَمْنَا أَنْ نَتَحَرَّ بِغَضِّ ظَهْرِنَا فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَجَمَعْنَا مَزَادَنَا فَسَطْنَا لَهُ نَطْعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النَّطْعِ قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِأَحْزَرَةٍ كُنْتُ هُوَ؟ فَحَزَرْتُهُ كَرِيْضَةً الْعَنْزِ وَنَحْنُ أَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً

میں بکری بیٹھتی ہے اور ہم (لشکر کے) چودہ سو آدمی تھے۔ پھر ہم لوگوں نے خوب پیٹ بھر بھر کھایا اور اس کے بعد اپنے اپنے توشہ دان کو بھر لیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وضو کا پانی ہے؟ ایک شخص ڈول میں ذرا سا پانی لے کر آیا، تو آپ ﷺ نے اس کو ایک گڑھے میں ڈال دیا اور ہم سب چودہ سو آدمیوں نے اسی پانی سے وضو کیا، خوب بہاتے جاتے تھے۔ اس کے بعد آٹھ آدمی اور آئے اور انہوں نے کہا کہ وضو کا پانی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وضو کا پانی گر چکا۔

جہاد کے مسائل

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ کے متعلق اور شہداء کی روحوں کا بیان۔

1068: مسروق کہتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت ”ان لوگوں کو مردہ مت سمجھو جو اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں“ کے بارے میں پوچھا، تو سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہم نے اس آیت کے بارے میں (رسول اللہ ﷺ سے) پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ شہیدوں کی روحوں سبز پرندوں کے قالب میں قدیلوں کے اندر ہیں، جو عرش مبارک سے لٹک رہی ہیں اور جہاں چاہتے ہیں جنت میں چگتے پھرتے ہیں، پھر اپنی قدیلوں میں آ رہتے ہیں۔ ایک دفعہ ان کے پروردگار نے ان کو دیکھا اور فرمایا کہ تم کچھ چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ اب ہم کیا چاہیں گی؟ ہم تو جنت میں جہاں چاہتی ہیں چلتی پھرتی ہیں تو پروردگار جل و علانے تین دفعہ پوچھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ بغیر مانگے ہماری رہائی نہیں (یعنی پروردگار جل جلالہ برابر پوچھے جاتا ہے) تو انہوں نے کہا کہ اے ہمارے پروردگار! ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے بدنوں میں پھیر دے (یعنی دنیا کے بدنوں میں) تاکہ ہم دوبارہ تیری راہ میں مارے جائیں۔ جب ان کے رب نے دیکھا کہ اب ان کو کوئی خواہش نہیں، تو ان کو چھوڑ دیا۔

باب: بیشک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔

1069: سیدنا ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس اپنے والد کے دشمن کے سامنے (یعنی میدان جہاد میں) یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ یہ سن کر ایک غریب اور میلے سے کپڑوں والا شخص اٹھا اور کہنے لگا کہ اے ابو موسیٰ تم نے (خود) رسول اللہ ﷺ کو ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ (سیدنا ابو موسیٰ نے) کہا: ہاں۔ راوی کہتا ہے، یہ سن کر وہ اپنے دوستوں کی طرف گیا اور کہا کہ میں تم کو سلام کرتا ہوں اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا پھر تلوار لے کر دشمن کی

قَالَ فَكَلْنَا حَتَّى شَبَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرْبًا فَقَالَ لِيُيُّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ وَضوءٍ؟ قَالَ فَبَاءَ رَجُلٌ يَدَاوَةَ لَهُ فِيهَا نُطْفَةٌ فَأَلْرَعَهَا فِي قَدَحٍ فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهُ دَغْفِقَةً أَرْبَعِ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوا هَلْ مِنْ طَهْوٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِغِ الْوَضوءِ *

کتاب الجہاد

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى { وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا } وَذَكَرَ أَرْوَاحَ الشَّهَدَاءِ

١٠٦٨ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ { وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ } (آل عمران: ١٦٩) قَالَ أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ أَرْوَاهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضِرَ لَهَا قَنَادِيلٌ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ نَسْرُخُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اطَّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا؟ قَالُوا أَيْ شَيْءٍ نَشْتَهُي وَنَحْنُ نَسْرُخُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَّلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ كَرِيذٌ أَنْ تُرَوِّدَ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ فَرُكُوا *

باب إن أبواب الجنة تحت ظللال السيوف

١٠٦٩ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إن أبواب الجنة تحت ظللال السيوف فقام رجل رث الهيئة فقال يا أبا موسى رضى الله عنه آلت سمعت رسول الله ﷺ يقول بهذا؟ قال نعم قال فرجع إلى أصحابه فقال أفرأيت عليكم السلام ثم كسر جفن سيفه فآلقاه ثم مضى

طرف گیا اور اپنی تلوار سے دشمن کو مارتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔
باب: جہاد کی ترغیب اور اس کی فضیلت۔

1070: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر اس کا ضامن ہے جو اس کی راہ میں نکلے اور نہ نکلے مگر جہاد کے لئے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو اور اس کے پیغمبروں کو سچ جانتا ہو۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ) ایسا شخص میری حفاظت میں ہے یا تو میں اس کو جنت میں لے جاؤں گا یا اس کو اس کے گھر کی طرف ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ پھیر دوں گا۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ کوئی ذمہ ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگے، مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آئے گا جیسا دنیا میں ہوا تھا، اس کا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں کبھی بھی کسی لشکر سے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے پیچھے نہ رہتا۔ لیکن میرے پاس (سوار یوں وغیرہ کی) اتنی گنجائش نہیں ہے اور نہ مسلمانوں کے پاس (سوار یوں وغیرہ کی) وسعت ہے اور میرے جانے کی صورت میں مسلمانوں کو پیچھے رہنا دشوار ہوگا۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں پھر مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں۔

باب: بندے کی درجات کی بلندی جہاد سے ہے۔

1071: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوسعید! جو اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہوا، اس کے لئے جنت واجب ہے یہ سن کر سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے تعجب کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! پھر فرمائیے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو جنت میں سو درجے ملیں گے اور ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کونسا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

باب: لوگوں میں افضل وہ مجاہد ہے، جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔

1072: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ کون شخص افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جو اللہ

بِسَبِيلِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضْرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ *

باب التَّوَعُّبِ فِي الْجِهَادِ وَفَضْلِهِ

۱۰۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَإِيمَانًا بِي وَتَضَدِّيقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أَذْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَيَّ مَنْكِبَهُ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلِمَةٍ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كَلِمَةٍ لَوْثُهُ لَوْ نَ ذَمَّ وَرِيحُهُ رِيحُ مَنْكِبِكَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَشُقُّ عَلَيَّ الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْرَوُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنْ أَغْرَوُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَقْتُلُ ثُمَّ أَغْرَوُ فَأَقْتُلُ ثُمَّ أَغْرَوُ فَأَقْتُلُ *

باب رَفَعِ دَرَجَاتِ الْعَبْدِ بِالْجِهَادِ

۱۰۷۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَحَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَعَدَّهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلٌ ثُمَّ قَالَ وَأَخْرَجِي يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

باب أَفْضَلُ النَّاسِ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ

وَمَالِهِ

۱۰۷۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ

تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرتا ہے۔ اس نے کبھی پھر کوئی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے۔

باب: جو اس حال میں فوت ہو جائے کہ نہ تو جہاد میں شریک ہو اور نہ کبھی دل میں خیال پیدا ہوا۔

1073: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فوت ہو جائے اور نہ جہاد کیا ہو اور نہ جہاد کرنے کی نیت کی ہو تو وہ منافقت کی ایک خصلت پر فوت ہوا۔ عبد اللہ بن سہم (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے متعلق ہے۔ (یہ ابن مبارک کا سو قف ہے۔ علامہ البانی نے لکھا ہے کہ اسے آپ ﷺ کے زمانے کے ساتھ خاص کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے)۔

باب: سمندری جہاد کی فضیلت میں۔

1074: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان جو کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، کے پاس جاتے تھے (کیونکہ وہ آپ ﷺ کی محرم تھیں یعنی رضاعی خالہ یا آپ ﷺ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلاتی تھیں۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے، تو انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور سر کی جوئیں دیکھنے لگیں۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ پھر آپ ﷺ ہنستے ہوئے جاگے، تو ام حرام نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے اس سمندر کے بیچ میں سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں یا بادشاہوں کی طرح تخت پر۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کرے۔ آپ ﷺ نے دعا کی پھر سر رکھا اور سوراہے اور پھر ہنستے ہوئے جاگے۔ میں نے پوچھا کہ آپ ﷺ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لئے جاتے تھے اور بیان کیا جس طرح اوپر گزرا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں کرے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی۔ پھر ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سمندر میں (جزیرہ قبرص فتح کرنے کے لئے) سوار ہوئیں (جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا) اور جب دریا سے

النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شَعْبٍ مِنْ الشَّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ *
باب مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُغْزِ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ

۱۰۷۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُغْزِ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شِعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ فَتَرَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب فضل الجهاد في البحر

۱۰۷۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ أُمَّ حَرَامَ بِنْتِ مَلْحَانَ فَتَطْعَمُهُ وَكَانَتْ أُمَّ حَرَامٍ تَحْتَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَقْلِي مَنْ رَأْسِهِ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْتَكِبُونَ نَجْحَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسْرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْرَةِ يَشْكُ آيَهُمَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبْتَ أُمَّ حَرَامَ بِنْتِ مَلْحَانَ الْبَحْرِ فِي زَمَنٍ مُعَاوَنَةً فَصُرِعَتْ عَنْ ذَاتِهَا حِينَ عَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ *

نکلے لگیں تو جانور سے گر کر شہید ہو گئیں۔

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت۔

1075: سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ کی راہ میں ایک دن رات پہرہ چوکی دینا، ایک مہینہ بھر روزے رکھنے اور عبادت کرنے سے افضل ہے اور اگر اسی دوران فوت ہو جائے گا تو اس کا یہ کام برابر جاری رہے گا (یعنی اس کا ثواب مرنے کے بعد بھی موقوف نہ ہوگا بڑھتا ہی چلا جائے گا یہ اس عمل سے خاص ہے) اور اس کا رزق جاری ہو جائے گا (جو شہیدوں کو ملتا ہے) اور وہ فتنہ والوں سے بچ جائے گا۔ (یعنی قبر میں فرشتوں والی آزمائش یا عذاب قبر سے یا دم مرگ شیطان کے دوسے سے)۔

باب: صبح یا شام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلنا، دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

1076: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ

میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کے قول ﴿اجْعَلْتُمْ سَفَايَةَ الْحَاجِّ﴾ کے متعلق۔

1077: سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر

کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص بولا: مجھے مسلمان ہونے پر کسی عمل کی پرواہ نہیں، جب میں حاجیوں کو پانی پلاؤں۔ دوسرا بولا کہ مجھے اسلام کے بعد کسی عمل کی کیا پرواہ ہے کہ میں مسجد حرام کی حرمت کروں۔ تیسرا بولا کہ ان چیزوں سے تو جہاد افضل ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن اپنی آوازیں بلند نہ کرو لیکن میں جمعہ کی نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو جس میں تم نے اختلاف کیا پوچھوں گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ”کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد کرنا اس شخص کے اعمال جیسا خیال کیا ہے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟“ (التوبہ: 19) آخر آیت تک۔

باب: شہادت کی طلب کی ترغیب میں۔

1078: سیدنا سہل بن خنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو

شخص اللہ سے سچائی کے ساتھ شہادت مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کا درجہ دے گا اگر چہ وہ اپنے بچھونے پر ہی فوت ہو۔

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت کی فضیلت۔

1079: سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: جو شخص جنت میں چلا جائے گا، پھر اس کو دنیا میں آنے کی آرزو نہ رہے گی

باب فَضْلُ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۰۷۵ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطٌ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَسَدِي عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأَجْرِي عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفُتَانَ *

باب غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا

وَمَا فِيهَا

۱۰۷۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿اجْعَلْتُمْ سَفَايَةَ الْحَاجِّ﴾

۱۰۷۷ عَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مَا أَبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَسْقِي الْحَاجَّ وَقَالَ آخَرُ مَا أَبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَوَجَرَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَكِنْ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ دَخَلْتَ فَاسْتَفْتَيْتَهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اجْعَلْتُمْ سَفَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا *

باب التَّرغِيبُ فِي طَلْبِ الشَّهَادَةِ

۱۰۷۸ عَنْ سَهْلِ بْنِ خُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ

مَنَازِلَ الشَّهَادَةِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ *

باب فَضْلُ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

۱۰۷۹ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ

اگرچہ اس کو ساری زمین کی چیزیں دی جائیں، لیکن شہید پھر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی آرزو کرے گا اس وجہ سے کہ جو انعام و اکرام (شہادت کی وجہ سے) دیکھے گا۔ (یعنی اس کو بار بار حاصل کرنا چاہے گا)۔

باب: عملوں کا دار و مدار نیت پر ہے۔

1080: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے، تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کیلئے ہی ہے اور جس نے ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت سے نکاح کیلئے کی، تو اس کی ہجرت اسی کیلئے جس مقصد کے لئے اس نے ہجرت کی ہے۔

باب: شہداء سے اللہ تعالیٰ راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی۔

1081: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ آدمی بھیجیں جو ہمیں قرآن و سنت سکھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ستر آدمی انصار میں سے بھیجے ان کو قراء (قاری حافظ لوگ) کہا جاتا تھا اور ان میں میرے ماموں حرام رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ (قراء) قرآن پڑھتے تھے اور اکٹھے بیٹھ کر رات کو ایک دوسرے کو پڑھاتے اور پڑھتے تھے اور دن کو پانی لاکر مسجد میں رکھ دیتے اور لکڑیاں (جنگل سے) لاکر بیچتے تھے اور (اس قیمت کا) کھانا خریدتے اور اہل صفہ کو کھلاتے تھے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لوگوں کے پاس بھیج دیا (جو تعلیم کے لئے کچھ آدمی مانگتے تھے)۔ لیکن انہوں نے ان قراء کو اس سے پہلے کہ وہ اس علاقے میں جاتے (جس میں ان کو بلایا گیا تھا) شہید کر دیا۔ ان قراء نے کہا ”اللھم بلغ عنا نبینا“ الخ یعنی اے اللہ ہماری طرف سے ہمارے نبی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم اللہ کو مل گئے ہیں اور ہم اللہ سے راضی ہو گئے اور اللہ ہم سے راضی ہو گیا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے ماموں حرام رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کافر آیا اور اس نے پیچھے سے ایک نیزہ مارا اور پار کر دیا تو سیدنا حرام رضی اللہ عنہ نے کہا ”فزت ورب الكعبة“ یعنی کعبہ کے رب کی قسم میں تو کامیاب ہو گیا۔ پھر (جب یہ واقعہ ہو چکا تو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے (مسلمان) بھائی شہید ہو گئے ہیں اور انھوں نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ ہم اللہ کو مل گئے ہم اللہ سے راضی ہو گئے اور وہ ہم سے راضی ہو گیا۔

باب: شہداء پانچ قسم کے ہیں۔

1082: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا کہ اس نے راستے میں ایک کانٹے دار شاخ دیکھی تو (راستے سے) ہٹا دی۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ دیتے ہوئے اس کو بخش دیا۔ اور

باب فضل الرباط فی سبیل اللہ

۱۰۷۵ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأَجْرِي عَلَيْهِ وَرَقَبُهُ وَأَمِنَ الْقَتْلَانِ *

باب غدوة فی سبیل اللہ أو روضة خیر من الدنیا وما فیہا

۱۰۷۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

باب فی قولہ تعالیٰ {اجعلکم سقایة الحاج}

۱۰۷۷ عَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مَا أَبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ آخَرُ مَا أَبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَوَجَّهَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. وَلَكِنْ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ دَخَلْتَ فَاسْتَفْتَيْتَهُ لِمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ {اجْعَلْتُمْ سَقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ} الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا *

باب الترغيب في طلب الشهادة

۱۰۷۸ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشَّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ *

باب فضل الشهادة في سبيل اللہ تعالیٰ

۱۰۷۹ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَحِبُّ أَنْ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ شہید پانچ ہیں۔ جو طاعون (و بالبعنی جو مرض عام ہو جائے اس زمانہ میں طاعون تے دوست سے ہوتا ہے) سے فوت ہو جائے جو پیٹ کے عارضے سے مرے (جیسے اسہال یا چیخ یا استسقا سے) اور جو پانی میں ڈوب کر مرے اور جو دب کر مرے اور جو اللہ کی راہ میں مارا جائے۔

باب: طاعون (کی موت) ہر مسلمان کے لئے شہادت کی موت ہے۔
1083: سیدہ حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں کہ مجھ سے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یحییٰ بن ابی عمرہ کس عارضے میں فوت ہوئے؟ میں نے کہا کہ طاعون سے فوت ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔

باب: قرض کے سوا شہید کا ہر گناہ کر دیا جاتا ہے۔
1084: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قرض کے سوا شہید کا ہر گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

1085: سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم میں (خطبہ پڑھنے کو) کھڑے ہوئے اور ان سے بیان کیا کہ تمام اعمال میں افضل (عمل) اللہ کی راہ میں جہاد اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاؤں، تو میرے گناہ مجھ سے مٹا دیئے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگر تو اللہ کی راہ میں مارا جائے، صبر کے ساتھ اور تیری نیت اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو اور تو (دشمن کے) سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے کیا کہا؟ وہ بولا کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاؤں تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگر تو صبر کے ساتھ مارا جائے، خالص نیت سے اور تیرا منہ سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر قرض معاف نہ ہوگا، کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے اس بات کو بیان کیا ہے۔

باب: جو مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو گیا، وہ شہید ہے۔
1086: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص میرا مال (تحت) لینے کو آئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا مال اس کو نہ دے۔ پھر اس نے کہا کہ اگر وہ مجھ سے لڑے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تو بھی اس سے لڑ۔ پھر اس نے کہا کہ اگر وہ مجھ کو مار ڈالے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو شہید ہے۔ پھر اس نے کہا کہ اگر میں اس کو مار ڈالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ وَقَالَ الشَّهَادَةُ حَفْصَةَ الْمُطْفُونِ وَالْمَيْتُونَ وَالْعَرَقُ وَصَاحِبُ الْهَذْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

باب الطاعون شهادة لكل مسلم
١٠٨٣ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَ مَاتَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرَةَ؟ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُونِ قَالَتْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ *

باب يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ
١٠٨٤ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ *

١٠٨٥ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تُكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُخْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرٌ مُذْبِرٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتُ؟ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتُكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُخْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرٌ مُذْبِرٌ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي ذَلِكَ *

باب مَنْ قُتِلَ ذُوْنَ مَالِهِ؛ فَهُوَ شَهِيدٌ
١٠٨٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي؟ قَالَ فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ قَاتَلَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ قَاتَلْتَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتَهُ؟ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ *

باب: اللہ تعالیٰ کے قول ﴿رَجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾ کے متعلق۔

1087: ثابت کہتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے بچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا ہے (یعنی ان کا نام بھی انس تھا)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ اور یہ امر ان پر بہت مشکل گزارا اور انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی لڑائی میں غائب رہا اب اگر اللہ تعالیٰ دوسری کسی لڑائی میں مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دے، تو اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں اور اس کے سوا کچھ اور کہنے سے ڈرے (یعنی کچھ اور دعویٰ کرنے سے کہ میں ایسا کروں گا ویسا کروں گا کیونکہ شاید نہ ہو سکے اور جھوٹے ہوں)۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد کی لڑائی میں گئے۔ راوی کہتا ہے کہ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان کے سامنے آئے (اور بخاری کی روایت میں ہے کہ نکست خورد ہو کر)، تو انس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اے ابو عمرو (یہ کنیت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ہے) کہاں جاتے ہو؟ پھر (ان کا جواب سنے بغیر خود ہی) کہا میں تو احد پہاڑ کے پیچھے سے جنت کی خوشبو پارہا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر وہ کافروں سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے (لڑائی کے بعد) دیکھا تو ان کے بدن پر اسی (80) سے زائد تلوار، برجمی اور تیر کے زخم تھے۔ ان کی بہن یعنی میری چھوٹی بہن بنت نضر نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کو نہیں پہچانا مگر ان کی انگلیوں کی پوریں دیکھ کر (کیونکہ سارا بدن زخموں سے چور چور ہو گیا تھا)۔ اور یہ آیت ”وہ مرد جنہوں نے اپنا اقرار اللہ تعالیٰ سے پورا کیا..... بعض تو اپنا کام کر چکے اور بعض انتظار کر رہے ہیں اور نہیں بدلا انہوں نے کچھ بھی بدلنا“ نازل ہوئی۔ صحابہ کہتے تھے کہ یہ آیت اٹکے اور اٹکے ساتھیوں کے بارے میں اتری۔

باب: جو شخص اس لئے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو

1088: سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آدمی لوٹ کے لئے لڑتا ہے اور آدمی نام کے لئے لڑتا ہے اور آدمی اپنا مرتبہ دکھانے کو لڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا کونسا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس لئے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو، وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے۔

باب: جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لئے لڑے۔

1089: سیدنا سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ لوگ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے جدا ہوئے تو نائل، جو کہ اہل شام میں سے تھا (نائل بن قیس خراسی یہ فلسطین کا رہنے والا تھا اور تابعی ہے اس کا باپ صحابی تھا) نے کہا کہ اے شیخ! مجھ سے

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى {رَجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ}

۱۰۸۷ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمِّي الَّذِي سَمَّيْتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا قَالَ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ أَوْلُ مَشْهَدَ شَهْدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّبَتْ عَنْهُ وَإِنْ أَرَانِي اللَّهَ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَانِي اللَّهَ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ أَنَسُ يَا أَبَا عَصْرٍ أَيْنَ فَقَالَ وَأَهَا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجْدُهُ ذُونَ أُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَوَجَدَ فِي جَسَدِهِ بَضْعَ وَتَمَائُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمِيَةٍ قَالَ فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِي الرُّبَيْعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَحْسَى إِلَّا بَيَانَهُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ {رَجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا} (الاحزاب: ۲۳) قَالَ فَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهُا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ *

باب مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعَلِيَا

۱۰۸۸ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَعْتَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيَذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيَرَى مَكَائِهِ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ أَغْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

باب مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمَّةِ

۱۰۸۹ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ نَائِلُ أَهْلِ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ

اسی حدیث بیان کر دو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ قیامت میں پہلے جس کا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو شہید ہو گیا تھا۔ جب اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت اس کو بتلائے گا اور وہ پہچانے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے اس کے لئے کیا عمل کیا ہے؟ وہ بولے گا کہ میں تیری راہ میں لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے جھوٹ کہا۔ تو اس لئے لڑا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں۔ اور تجھے بہادر کہا گیا۔ پھر حکم ہوگا اور اس کو اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک شخص ہوگا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں دکھلائے گا، وہ شخص پہچان لے گا تب کہا جائے گا کہ تو نے اس کے لئے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا کہ میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹ بولتا ہے تو نے اس لئے علم پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن تو نے اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں، دنیا میں تجھ کو عالم اور قاری کہا گیا۔ پھر حکم ہوگا اور اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کا مال دیا تھا، وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں دکھلائے گا اور وہ پہچان لے گا، تو اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے اس کے لئے کیا عمل کئے؟ وہ کہے گا کہ میں نے تیرے لئے مال خرچ کرنے کی کوئی راہ ایسی نہیں چھوڑی جس میں تو خرچ کرنا پسند کرتا تھا مگر میں نے اس میں خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے، تو نے اس لئے خرچ کیا کہ لوگ تجھے سخی کہیں، تو لوگوں نے تجھے دنیا میں سخی کہہ دیا پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

باب: (اللہ کی راہ میں) شہید کئے جانے پر بہت زیادہ ثواب۔

1090: سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی عیسیٰ (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے) کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ ﷺ اس کے بندے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں۔ پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا، یہاں تک کہ مارا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے عمل تھوڑا کیا اور ثواب بہت پایا۔

باب: جو جہاد کرے پھر نقصان اٹھائے یا غنیمت حاصل کرے۔

1091: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے، پھر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے، تو اس کو آخرت کے ثواب میں سے دو تہائی دنیا میں مل گیا اور جو لشکر یا فوج

مَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نَعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَيَّ وَجْهِي حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نَعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَيَّ وَجْهِي حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهَا فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نَعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أُنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَيَّ وَجْهِي ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ *

باب كثرة الأجر على القتل

١٠٩٠ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ قَبِيلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ تَيْمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ هَذَا سَيِّئًا وَأَجْرٌ كَثِيرًا *

باب من غزا فأصيب أو غنم

١٠٩١ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَارِيسَةٍ أَوْ سَرِيَةٍ تَغْزُو فَتَغْتَنِمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا

کا کھڑا خالی ہاتھ آئے اور نقصان اٹھائے (یعنی زخمی ہو جائے یا مارا جائے)، تو اس کو آخرت میں پورا ثواب ملے گا۔

باب: اس آدمی کا ثواب، جس نے غازی کا ساز و سامان تیار کر کے دیا۔

1092: سیدنا زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے کسی غازی کا اللہ کی راہ میں سامان کر دیا، اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھربار کی خبر رکھی، اس نے بھی جہاد کیا (یعنی اس نے جہاد کا ثواب کمایا)۔

باب: جس نے سامان جہاد اکٹھا کیا، پھر بیمار ہو گیا، تو اس کو چاہیے کہ وہ سامان اس آدمی کے حوالہ کرے جو جہاد کا ارادہ رکھتا ہو۔

1093: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک جوان نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں کے پاس جاؤ اس نے جہاد کا سامان کیا تھا مگر وہ شخص بیمار ہو گیا۔ وہ اس شخص کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ سامان مجھے دیدے۔ اس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے کہا کہ اے فلائی! وہ سب سامان اس کو دیدے اور کوئی چیز مت رکھ اللہ کی قسم کوئی چیز نہ رکھ کیونکہ تیرے لئے اس میں برکت ہوگی۔

باب: مجاہدین کی عورتوں کی عزت و حرمت اور جو مجاہد کے پیچھے اس کے گھر میں خلیفہ بنتا ہے، پھر اس کی خیانت کرتا ہے (اس کا گناہ)۔

1094: سیدنا سلیمان بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی حرمت اور جو جس گھر میں رہ کر کسی مجاہد کے گھربار کی خبر گیری کرے، پھر اس میں خیانت کرے، تو وہ قیامت کے دن کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس کے عمل میں سے جو چاہے لے لے۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کہ ”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا.....“ کے متعلق۔

1095: سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، کوئی ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے (یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہوں گے (یعنی غالب اور حق پر ہوں گے)۔

1096: سیدنا عبدالرحمن بن شامہ مہری کہتے ہیں کہ میں مسلمہ بن مخلد کے

فَلْتَلِي أُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَةٍ تُخَفِقُ وَتَصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ *

باب أُجْرُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيَا

۱۰۹۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِلسِي أَهْلُهُ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا *

باب فِيمَنْ تَجَهَّزَ فَمَرَضَ؛ فَلْيَدْفَعْهُ إِلَى مَنْ يَغْرُو

۱۰۹۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قَسِيًّا مِنْ أَسْلَمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُرِيدُ الْغُرُوَّ وَلَيْسَ مَعِيَ مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ أَنْتَ فَلَا تَأْتِيهِ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرَضَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَغْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ وَلَا تَحْسَبِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللَّهِ لَا تَحْسَبِي مِنْهُ شَيْئًا فَيَارِكَ لَكَ فِيهِ *

باب حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ وَمَنْ يَخْلَفُ الْمُجَاهِدَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ

۱۰۹۴ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلَفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ؟ *

باب فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)

۱۰۹۵ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ *

۱۰۹۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ

پاس بیٹھا تھا اور ان کے پاس سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین مخلوق پر اور وہ بدتر ہوں گے جاہلیت والوں سے۔ اللہ تعالیٰ سے جس بات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو دیدے گا۔ وہ اسی حال میں تھے کہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ آئے تو مسلمہ نے ان سے کہا کہ اے عقبہ! تم نے سنا کہ عبداللہ کیا کہتے ہیں؟ عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، لیکن میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میری امت کا ایک گروہ یا ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر لڑتی رہے گی، اور اپنے دشمن پر غالب رہے گی جو کونسی ان کی مخالفت کرے گا ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیشک (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا) پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس میں مشک کی سی بو ہوگی اور ریشم کی طرح بدن پر لگے گی، وہ کبھی ٹھس کو نہ چھوڑے گی جس کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا مگر اس کو موت آجائے گی۔ اس کے بعد سب بُرے (کافر) لوگ رہ جائیں گے، انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

1097: فاتح ایران سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ مغرب والے (یعنی عرب یا شام والے) حق پر غالب رہیں گے، یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔

باب: (ان) دو آدمیوں کے بارے میں کہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا (لیکن) دونوں جنت میں جائیں گے۔

1098: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل دونوں کو دیکھ کر ہنستا ہے کہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا، پھر دونوں جنت میں گئے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیسے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہوئے شہید ہوا۔ اب جس نے اس کو شہید کیا تھا، وہ مسلمان ہوا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑا اور شہید ہوا۔

باب: جو کافر کو قتل کرے، پھر نیکی پر قائم رہے، (تو) وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔

1099: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں جہنم میں اس طرح اکٹھا نہ ہوں گے کہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچا دے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کافر کو قتل کرے، پھر نیکی پر قائم رہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری دینے کی فضیلت۔

كُنْتُ عِنْدَ مُسْلِمَةَ بِنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللَّهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَيَتِمَّا هُمْ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ لَهُ مُسْلِمَةُ يَا عُقْبَةُ اسْمِعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ؟ فَقَالَ عُقْبَةُ هُوَ أَعْلَمُ وَأَنَا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ عَصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُفَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ فَاهْرَبِينَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَجَلٌ لَكُمْ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ فَلَا تَشْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مَنَاقِلَ حَبَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا قَبِضَتْهُ ثُمَّ يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ *

۱۰۹۷ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ أَهْلُ الْعَرَبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

باب فِي رَجُلَيْنِ يُقْتَلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ ۱۰۹۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُ اللَّهُ لِرَجُلَيْنِ يُقْتَلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهِمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْتَلُ هَذَا قَبْلَ هَذَا قَبْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْآخَرَ فَيَهْدِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَسْتَشْهَدُ *

باب مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ ۱۰۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَظُرُّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قِيلَ مَنْ هُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ *

باب فَضْلُ مَنْ حَمَلَ عَلَى نَاقَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

1100: سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ایک اونٹنی نکیل سمیت لایا اور کہنے لگا کہ یہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بدلے تجھے قیامت کے دن نکیل پڑی ہوئی سات سواونٹنیاں ملیں گی۔

1101: سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا (سواری کا) جانور جاتا رہا، اب مجھے سواری دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس سواری نہیں ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ! میں اسے وہ شخص بتلا دوں جو سواری دے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی نیکی کی راہ بتائے، اس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ کے متعلق۔

1102: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر اللہ تعالیٰ کے فرمان ”کافروں کے لئے زور کی تیاری کرو حتیٰ طاقت ہو“ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سنا۔ آپ فرما رہے تھے ”خبردار رہو کہ زور سے مراد تیر اندازی ہے، خبردار رہو کہ زور سے مراد تیر اندازی ہے (پھر) خبردار رہو کہ زور سے مراد تیر اندازی ہے“۔

باب: تیر اندازی (نشانہ بازی) کی ترغیب کے بیان میں۔

1103: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ (چند روز میں) عنقریب کئی ملک تمہارے ہاتھ پر فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہو جائے گا پھر کوئی تم میں سے اپنے تیروں کا کھیل نہ چھوڑے (یعنی نشانہ بازی سیکھے: پستول سے، کلاشکوف سے، راکٹ اور میزائل وغیرہ سے)۔

1104: سیدنا عبدالرحمن بن شماسہ سے روایت ہے کہ فقیم لُحی نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس بڑھاپے میں تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو، تم پر مشکل ہوتا ہوگا۔ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات نہ سنی ہوتی، تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ حارث نے کہا کہ میں نے ابن شماسہ سے پوچھا کہ وہ کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی نشانہ بازی سیکھے کر چھوڑ دے، وہ ہم میں سے نہیں ہے یا گنہگار ہے۔

باب: قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی میں خیر برکت موجود ہے۔

1105: سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

۱۱۰۰ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ *

۱۱۰۱ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَبْدِعُ بِي فَأَحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَذْلُهُ عَلَيَّ مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَلَّ عَلَيَّ خَيْرٌ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ *

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾

۱۱۰۲ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ (وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِيَّ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِيَّ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِيَّ *

باب الْحَثُّ عَلَى الرَّمِيِّ

۱۱۰۳ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرْضُونَ وَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ *

۱۱۰۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ لُقَيْمًا اللَّحْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْفَرَضَيْنِ وَأَنْتَ كَبِيرٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ؟ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُغَايِبِهِ قَالَ الْحَارِثُ قُلْتُ لَابْنِ شِمَاسَةَ وَمَا ذَلِكَ؟ قَالَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمِيَّ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى *

باب الْخَيْلِ فِي تَوْاصِيهَا الْخَيْرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۱۱۰۵ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

دیکھا، آپ ﷺ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور فرماتے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک برکت بندھی ہوئی ہے یعنی ثواب اور نعمت (دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی)۔

1106: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے۔

باب: اشکل گھوڑے کی کراہیت میں۔

1107: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اشکل گھوڑے کو بُرا جانتے تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اشکل گھوڑا وہ ہے جس کا داہنا پاؤں اور بائیں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بائیں پاؤں سفید ہو۔ (اور اہل لغت کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ اشکل اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفیدی والے ہوں اور پر سفیدی نہ ہو)۔

باب: گھوڑ دوڑ اور گھوڑوں کو مضمر کرنا۔

1108: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان تسمیر شدہ گھوڑوں کی حنیا سے ثنیۃ الوداع تک دوڑ کرائی (ان دونوں مقاموں میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعض نے کہا کہ چھ یا سات میل کا) اور غیر تسمیر شدہ گھوڑوں کو دوڑ ثنیۃ سے بنی زریقی کی مسجد تک مقرر کر کے اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں تھے جنہوں نے گھوڑ سواری میں مقابلہ کیا تھا۔

باب: ان لوگوں کے متعلق جو عذر کی وجہ سے (جہاد سے) پیچھے رہ گئے اور اللہ تعالیٰ کے قول کے ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ...﴾ کے متعلق۔

1109: ابواسحاق کہتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اس آیت ”گھر بیٹھنے والے اور لڑنے والے مسلمان برابر نہیں ہیں (یعنی لڑنے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے)“ کے بارے میں کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زید کو حکم دیا وہ ایک بڑی لے کر آئے اور اس پر یہ آیت لکھی۔ تب سیدنا عبداللہ بن اُمّ کثوم نے اپنی ناپیتائی کی شکایت کی (یعنی میں اندھا ہوں اس لئے جہاد میں نہیں جاسکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا) اس وقت یہ الفاظ اترے ”وہ لوگ جو معذور نہیں ہیں“ (اور معذور تو درجہ میں مجاہدین کے برابر ہوں گے)۔

باب: جس کو بیماری نے جہاد سے روک رکھا۔

1110: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک لڑائی میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مدینہ میں چند لوگ ایسے ہیں جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں (یعنی ان کو وہی ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے) (یہ وہ لوگ ہیں) جو بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آسکے۔

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِاصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَغْفُودَةٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالنِّعْمَةُ *

۱۱۰۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبِرْكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ *

باب كَرَاهِيَةِ الشُّكَالِ فِي الْخَيْلِ

۱۱۰۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشُّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ * وَفِي رِوَايَةٍ: وَالشُّكَالُ أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيَمْنَى تَبَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْبُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيَمْنَى وَرِجْلِهِ الْبُسْرَى *

باب الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرُهَا

۱۱۰۸ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقَى بِالْخَيْلِ النَّبِيَّ قَدْ أَضْمَرَتْ مِنَ الْخَفِيَاءِ وَكَانَ أَمْدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَاقَى بَيْنَ الْخَيْلِ النَّبِيَّ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَاقَى بِهَا *

باب فِي أَهْلِ التَّخْلَفِ بِالْعُذْرِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى {لَا

يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ.....} الْآيَةَ

۱۱۰۹ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ يَكْتُبُهَا فَشَكَاَ إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْشُومٍ ضَرَارَتَهُ فَتَرَلْتُ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولِي الضَّرَرِ) (النساء: ۹۵) *

باب مَنْ حَسِبَهُ الْمَرَضُ عَنِ الْعَزْوِ

۱۱۱۰ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَا سَرَّكُم مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَاذِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَسِبَهُمُ الْمَرَضُ *

سیر و سیاحت اور لشکر کشی

باب: جیوش اور سرایا کے امراء کو وصیت جو ان کے مناسب ہو۔

1111: سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو لشکر پر یا سر یہ پر امیر مقرر کرتے (سر یہ کہتے ہیں چھوٹے ٹکڑے کو اور بعضوں نے کہا کہ سر یہ میں چار سوار ہوتے ہیں جو رات کو چھپ کر جاتے ہیں)، تو خاص اس کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم کرتے اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو بھلائی کرنے کا حکم کرتے، پھر فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کے راستے میں جہاد کرو۔ اور اس سے لڑو جس نے اللہ کو نہیں مانا اور لوٹ کے مال (یعنی مالِ غنیمت) میں چوری نہ کرو اور معاہدہ نہ توڑو اور مشکہ نہ کرو (یعنی ہاتھ پاؤں ناک کان نہ کاٹو) اور بچوں کو مت مارو (جو نابالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب تو مشرکوں میں سے اپنے دشمن سے ملے، تو ان کو تین باتوں کی طرف بلا، پھر ان تین باتوں میں سے جو بھی مان لیں، تم بھی قبول کرو اور ان (کو مارنے اور لوٹنے) سے باز رہو۔ پھر ان کو اسلام کی طرف بلاؤ (یہ تین میں سے ایک بات ہوئی) اگر وہ مان لیں، تو قبول کرو اور انہیں مارنے سے باز رہو۔ پھر ان کو اپنے ملک سے نکل کر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں آنے کیلئے بلا اور ان سے کہہ دو کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو جو مہاجرین کیلئے ہو گا وہ ان کیلئے بھی ہو گا اور جو مہاجرین پر ہے وہ ان پر بھی ہو گا (یعنی فتح اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہوں گے)۔ اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کریں، تو ان سے کہہ دو کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوں گے اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ ان پر بھی چلے گا اور ان کو مالِ غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملے گا، مگر اس صورت میں کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر (کافروں سے) لڑیں۔ اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں، تو ان سے جزیہ (محصول نکس) مانگو۔ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو مان لو اور ان سے باز رہو۔ اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں، تو اللہ سے مدد مانگو اور ان سے لڑائی کرو۔ اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے میں لو اور وہ تجھ سے اللہ یا اس کے رسول کی پناہ مانگیں، تو اللہ اور رسول کی پناہ نہ دو لیکن اپنی اور اپنے دوستوں کی پناہ دے دو۔ اس لئے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے دوستوں کی پناہ ٹوٹ جائے تو اس سے بہتر ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹے۔ اور جب تم کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے یہ چاہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر تم ان کو باہر نکالو، تو ان کو اللہ کے حکم پر مت نکالو بلکہ اپنے حکم پر باہر نکالو۔ اس لئے کہ تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں۔ عبدالرحمن بن مہدی (راوی حدیث) نے کہا کہ یوں ہی کہا یا اس کے ہم معنی۔

کتاب السیر

باب فی الأمراء علی الجیوش والسرایا والوصیة
لہم بما یتبعی

۱۱۱۱ عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْرَوْا بِاسْمِ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ فَاتْلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْرَوْا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْدُرُوا وَلَا تَمْلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِذَا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ حِصَالٍ أَوْ خِلَالَ فَاتَّبِعْهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُنَّ وَكُفَّ عَنْهُنَّ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُنَّ وَكُفَّ عَنْهُنَّ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحْوُلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَسْيَةِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلِّمُهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُنَّ وَكُفَّ عَنْهُنَّ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَقَاتَلَهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكَ أَنْ تُخَفِّرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخَفِّرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ فَلَا تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَنْزِي أُنْصِيبُ حُكْمَ اللهِ فِيهِمْ أَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ (يعني ابن مہدی) هَذَا أَوْ نَحْوَهُ

باب: گورنروں کو آسانی کرنے کے بارے میں۔

1112: سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا، تو کہا کہ آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو۔

باب: لشکروں یا قاصدوں کے متعلق اور جہاد پر جانے والے کا وہ نائب بنے جو جہاد پر نہیں جاسکا۔

1113: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحيان کی طرف ایک قاصد بھیجا اور فرمایا کہ (ہر گھر سے) دو مردوں میں سے ایک مرد نکلے۔ پھر گھر میں رہنے والوں سے کہا کہ جو نکلنے والے کے گھر بار اور مال کی خبر گیری رکھے، اس کو مجاہد کا آدھا ثواب ملے گا۔

باب: چھوٹوں بڑوں کے مابین حد بندی کہ کون جہاد میں جاسکتا ہے اور کون نہیں۔

1114: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن پیش ہوا اور میں چودہ برس کا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منظور کیا (یعنی لڑنے والوں میں شامل نہ کیا) پھر میں خندق کے دن پیش ہوا جب میں پندرہ برس کا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور کر لیا۔ نافع نے کہا کہ میں نے یہ حدیث سیدنا عمر بن عبدالعزیز کے پاس آ کر ان سے بیان کی اور وہ ان دنوں خلیفہ تھے، تو انہوں نے کہا کہ یہی بائع اور نابائع کی حد ہے اور اپنے عاملوں کو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اس کا حصہ لگاویں اور جو پندرہ سے کم ہو اس کو بال بچوں میں شریک کریں۔

باب: دشمن کی زمین میں قرآن کے ساتھ سفر کرنے کی ممانعت۔

1115: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ڈر سے قرآن ساتھ لے کر دشمن کی سر زمین کی طرف سفر کرنے سے منع کرتے تھے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ لگ جائے (اور وہ بے ادبی کریں)۔

باب: اچھے اور قحط کے موسم میں سفر کے متعلق ہدایات اور راستہ پر رات گزارنے کے متعلق۔

1116: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم چارہ اور پانی کے دنوں میں سفر کرو (یعنی اچھے موسم میں، جب جانوروں کو پانی اور چارہ وافر ملے) تو اونٹوں کو زمین سے ان کا حصہ لینے دو اور جب قحط میں سفر کرو، تو جلدی چلے جاؤ ان پر (تا کہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جائیں) اور جب تم رات کو اترو تو راہ سے بچ کر اترو (یعنی پڑاؤ کرو) کیونکہ رات کے وقت راستے

باب فِي أَمْرِ الْبُغُوثِ بِالْتَّبَسِيرِ

1112 عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسْرًا وَلَا تَعَسْرًا وَيَسْرًا وَلَا تَعَسْرًا وَقَطَاوَعًا وَلَا تَخْتَلَفَا *

باب فِي الْبُغُوثِ وَبَيَابَةِ الْخَارِجِ عَنِ الْقَاعِدِ

1113 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ لِيَخْرُجَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيْكُمْ خَلْفَ الْخَارِجِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بَخِيرٌ كَانَ لَهُ مِثْلُ نَصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ *
باب الْحَدُّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فِيمَنْ يُجَازِلُ لِلْقِتَالِ وَمَنْ لَا يُجَازِلُ

1114 عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَرَضَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدُّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَالَهُ أَنْ يَفْرَضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ
باب التَّهْيِئَةِ أَنْ يُسَافِرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

1115 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافِرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ *

باب فِي السَّفَرِ فِي الْخُصْبِ وَالْجَذْبِ وَالتَّغْرِيسِ عَلَى الطَّرِيقِ

1116 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخُصْبِ فَأَعْظُوا الْإِبِلَ حَظَهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِغُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ

کیڑوں کلوڑوں کے ٹھکانے ہوتے ہیں۔

باب: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

1117: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے تمہارے ایک کو (یعنی مسافر کو) سونے اور کھانے پینے سے روکتا ہے (یعنی وقت پر یہ چیزیں نہیں ملتیں اکثر تکلیف ہو جاتی ہے)۔ سو جب تم میں سے کوئی اپنا کام سفر میں پورا کر لے تو وہ اپنے گھر کو جلد چلا آئے۔

باب: سفر سے آ کر رات کے وقت گھر آنے کی کراہت۔

1118: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کو اپنے گھر میں آنے سے، گھر والوں کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا ان کا قصور ڈھونڈنے کو آنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں ایک تو گمان بد ہے جو شریعت میں منع ہے دوسرے عورت کی دل بھنی کا باعث ہے اور اس میں سیکڑوں خرابیاں ہیں تیسرے اللہ نہ کرے اگر کچھ ہو تو اپنی جان کا خوف ہے)۔

1119: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ صبح یا شام کو آتے (تا کہ عورت کو آراستہ ہونے کا موقع ملے)۔

باب: جنگ شروع کرنے اور دشمن پر حملہ کرنے سے پہلے اسلام کی دعوت پیش کرنا۔

1120: ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے نافع سے یہ پوچھنے کے لئے کہ لڑائی سے پہلے کافروں کو دین کی دعوت دینا ضروری ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا (جب کافروں کو دین کی دعوت نہیں پہنچی تھی) اور رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تھے اور ان کے جانور پانی پی رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کیا اور باقی کو قید کیا اور اسی دن ام المؤمنین جویریہ یا البتہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کو پکڑا۔ نافع نے کہا کہ یہ حدیث مجھ سے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں شامل تھے۔

باب: بادشاہوں کی طرف نبی ﷺ کے خطوط، جن میں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے۔

1121: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکھا، ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے اور یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی تھی۔

بِالْبَيْلِ *

بَابُ السَّفَرِ قِطْعَةً مِنَ الْعَذَابِ

1117 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدَكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ *
بَابُ كَرَاهِيَةِ الطَّرِيقِ لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ لَيْلًا

1118 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ غَيْرَهُمْ *

1119 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غَدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً *

بَابُ فِي الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ وَالْإِغَارَةِ عَلَى الْعَدُوِّ
1120 عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ؟ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِذَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُضْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مَقَاتِلَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيَى أَحْسَبُهُ قَالَ جَوْبَرِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَوْ قَالَ ابْنَةُ ابْنَةِ الْحَارِثِ * وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْحَيْشِ *

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُلُوكِ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

1121 عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

رسول اللہ ﷺ کا خط جو آپ ﷺ نے ہرقل کو اسلام لانے کیلئے لکھا تھا۔

کتاب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلٍ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ

1122: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے بالمشافہ بیان کیا کہ میں اس مدت میں جو میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان ٹھہری تھی (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت) ملک شام میں تھا کہ ہرقل شاہ روم کی طرف رسول اللہ ﷺ کا خط لایا گیا جو کہ حدیبیہ کی لے کر آئے تھے۔ انہوں نے بصرہ کے رئیس کو دیا اور بصری کے رئیس نے ہرقل کو دیا۔ ہرقل نے پوچھا کہ یہاں اس شخص کی قوم کا کوئی آدمی ہے جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ ابوسفیان نے کہا کہ میں قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے پاس پہنچے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا کہ تم میں سے رشتہ میں اس شخص سے، جو اپنے آپ کو پیغمبر کہتا ہے، زیادہ نزدیک کون ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ میں ہوں (یہ ہرقل نے اس لئے دریافت کیا کہ جو نسب میں زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسروں کے آپ ﷺ کا حال زیادہ جانتا ہوگا) پھر مجھے ہرقل کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ترجمان کو بلوایا (جو دوسرے ملک کے لوگوں کی زبان بادشاہ کو سمجھاتا ہے) اور اس سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ کہ میں اس شخص (یعنی ابوسفیان) سے اس شخص کا حال پوچھوں گا جو اپنے آپ کو پیغمبر کہتا ہے، پھر اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اس کا جھوٹ بیان کر دینا۔ ابوسفیان نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میری طرف جھوٹ کی نسبت کی جائے گی (اور میری ذلت ہوگی) تو میں جھوٹ بولتا (کیونکہ مجھے آپ ﷺ سے عداوت تھی)۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھ کہ اس شخص (یعنی محمد ﷺ) کا حسب و نسب (یعنی خاندان) کیسا ہے؟۔ ابوسفیان نے کہا کہ ان کا حسب تو ہم میں بہت عمدہ ہے۔ ہرقل نے پوچھا کہ کیا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کہ دعویٰ (نبوت) سے پہلے کبھی تم نے ان کو جھوٹ بولتے ہوئے سنا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ ہرقل نے کہا کہ اچھا! ان کی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے ہیں یا غریب لوگ؟ میں نے کہا کہ غریب لوگ کرتے ہیں۔ ہرقل نے کہا کہ ان کے تابعدار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا کہ بڑھتے جاتے ہیں ہرقل نے کہا کہ ان کے تابعداروں میں سے کوئی ان کے دین میں آ کر اور پھر اس دین کو راجا جان کر پھر؟ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کہ تم نے ان سے لڑائی بھی کی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ ہرقل

۱۱۲۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ مِنْ فِيهِ إِلَيَّ فِيهِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَبَيْتَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ هِرَقْلُ يَعْنِي عَظِيمَ الرُّومِ قَالَ وَكَانَ دَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ بِهِ فَدَلَعَهُ إِلَيَّ عَظِيمَ بَصْرِي فَدَلَعَهُ عَظِيمَ بَصْرِي إِلَيَّ هِرَقْلُ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتْ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلٍ فَاجْلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَاجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَاجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِنَزْجَمَانِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَأَلْتُ هَذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَإِنَّمِ اللهُ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْتَرَ عَلَيَّ الْكُذِبُ لَكَذَّبْتُ ثُمَّ قَالَ لِنَزْجَمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فَبِكُمْ؟ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضَعْفَافُهُمْ؟ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضَعْفَافُهُمْ قَالَ أَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ

نے کہا کہ ان کی تم سے کیسے لڑائی ہوئی ہے (یعنی کون غالب رہتا ہے)؟ میں نے کہا کہ ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر ہوتی ہے (جیسے کنوئیں سے ڈول پانی کھینچنے میں ایک ادھر آتا ہے اور ایک ادھر اور اسی طرح لڑائی میں کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی انکی فتح ہوتی ہے) وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں ہم ان کا نقصان کرتے ہیں۔ ہر قل نے کہا کہ وہ معاہدہ کو توڑتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ ہاں اب ایک مدت کے لئے ہمارے اور ان کے درمیان اقرار ہوا ہے، دیکھئے اب وہ اس میں کیا کرتے ہیں؟ (یعنی آئندہ شاید عہد شکنی کریں) ابوسفیان نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے سوائے اس بات کے اور کسی بات میں اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہیں ملا (تو اس میں میں نے عداوت کی راہ سے اتنا بڑھا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت اب ٹھہری ہے شاید اس میں وہ دعا کریں) ہر قل نے کہا کہ ان سے پہلے بھی (ان کی قوم یا ملک میں) کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ تب ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ تم اس شخص سے یعنی ابوسفیان سے کہو کہ میں نے تجھ سے ان کا حسب و نسب پوچھا تو تو نے کہا کہ ان کا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ ہے وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندانوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ تو نے کہا نہیں، یہ اس لئے میں نے پوچھا کہ اگر ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا، تو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے بزرگوں کی سلطنت چاہتے ہیں۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کی بیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب لوگ؟ تو تو نے کہا کہ غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبروں کی بیروی غریب لوگ ہی کرتے ہیں۔ (کیونکہ بڑے آدمیوں کو کسی کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبوں کو نہیں آتی) اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ نبوت کے دعویٰ سے پہلے تم نے کبھی ان کا جھوٹ دیکھا ہے؟ تو نے کہا کہ نہیں اس سے میں نے یہ نکالا کہ یہ ممکن نہیں کہ لوگوں سے تو جھوٹ نہ بولے اور اللہ پر جھوٹ باندھنے لگے۔ (جھوٹا دعویٰ کر کے) اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد پھر اس کو بُرا سمجھ کر پھر جاتا ہے؟ تو نے کہا نہیں اور ایمان جب دل میں سما جاتا ہے تو ایسے ہی ہوتا ہے۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کے بیروکار بڑھ رہے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں؟ تو نے کہا کہ وہ بڑھتے جاتے ہیں اور یہی ایمان کا حال ہے اس وقت تک کہ پورا ہو (پھر کمال کے بعد اگر گھٹے تو قیامت نہیں) اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ تم ان سے لڑتے ہو؟ تو نے کہا کہ ہم لڑتے ہیں اور ہمارے ان کی لڑائی برابر ہے ڈول کی طرح کبھی ادھر اور کبھی ادھر۔ تم ان کا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہیں

هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطَةٌ لَهُ؟ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قَاتَلْتُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سَجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَيُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ لَا وَتَحْنُ مِنْهُ فِي مَدَّةٍ لَا تَذَرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أَمَكْتَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخُلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لَتَرْجُمَانِهِ قُلْ لِي إِي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسْبِهِ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ بِكُمْ ذُرٌّ حَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرَّسُلُ بُعِثَ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ؟ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا قُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مَلِكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ آتِبَاعِهِ أَضَعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ؟ قُلْتُ بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتِبَاعُ الرَّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدْعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ سَخَطَةٌ لَهُ؟ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بِشَاوَةَ الْقُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَمُوتَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَجَالًا يَبَالُ مِنْكُمْ وَتَتَأَلَوْنَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرَّسُلُ بُتِلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ

اور اسی طرح آزمائش ہوتی ہے پیغمبروں کی (تا کہ ان کو صبر و تکلیف کا اجر ملے اور ان کے پیروکاروں کے درجے بڑھیں)، پھر آخر میں وہی غالب آتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ وہ وہ دعا کرتے ہیں؟ تو نے کہا کہ وہ دعا نہیں کرتے اور پیغمبروں کا یہی حال ہے وہ دعا (یعنی عہد شکنی) نہیں کرتے اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ تو نے کہا کہ نہیں۔ یہ میں نے اس لئے پوچھا کہ اگر ان سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اس شخص نے بھی اس کی پیروی کی ہے پھر ہرقل نے کہا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم کرتے ہیں؟ میں نے کہا کہ وہ نماز پڑھنے کا، زکوٰۃ دینے، رشتہ داروں سے اچھے سلوک کرنے اور بُری باتوں سے بچنے کا حکم کرتے ہیں۔ ہرقل نے کہا کہ اگر ان کا یہی حال ہے جو تم نے بیان کیا تو بیشک وہ پیغمبر ہیں اور (پہلی کتابیں پڑھنے کی وجہ سے) میں جانتا تھا کہ یہ پیغمبر پیدا ہوں گے لیکن مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے اور اگر میں یہ سمجھتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤنگا، تو میں ان سے ملنا پسند کرتا۔ (بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کسی طرح بھی محنت مشقت اٹھا کر ملتا) اور جو میں ان کے پاس ہوتا، تو ان کے پاؤں دھوتا اور یقیناً ان کی حکومت یہاں تک آجائے گی جہاں اب میرے دونوں پاؤں ہیں۔ پھر ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوا لیا اور اسکو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا کہ:

”شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے ہرقل کی طرف جو کہ روم کا رئیس ہے۔ سلام اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تجھے دعوتِ اسلام کی طرف بلاتا ہوں کہ مسلمان ہو جائے تو سلامت رہے گا (یعنی تیری حکومت اور جان اور عزت سب سلامت اور محفوظ رہے گی) مسلمان ہو جا، اللہ تجھے دہرا ثواب دے گا۔ اگر تو نہ مانے گا، تو اتر سینیں کا وبال بھی تجھ پر ہوگا۔ اے اہل کتاب! ان لو ایک بات کہ جو سیدھی اور صاف ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور ہم ایک دوسرے کو اللہ کے علاوہ رب نہ بنائیں۔ اگر اہل کتاب پھر جائیں تو تم کہو یقیناً ہم تو مسلمان (فرمانبردار) ہیں“۔ (آل عمران: 64)

پھر جب ہرقل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو، لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور بک بک بہت ہوئی اور ہم باہر نکال دیئے گئے۔ ابوسفیان نے کہا کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابوکبیر کے بیٹے (محمد ﷺ) کا درجہ بہت بڑھ گیا، ان سے نبیِ اصغر کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ اس دن سے مجھے یقین تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا میاب اور غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ

يَعْدِرُ؟ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ لَا يَعْدِرُ وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ لَا تَعْدِرُ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدًا قَبْلَهُ؟ فَرَعَمْتُ أَنْ
لَا قُلْتُ لَوْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدًا قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ
أَنْتُمْ يَقُولُ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ
يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّلَةِ وَالْعَقَابِ قَالِ إِنَّ
يَكُنْ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ
خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَلَسِي
أَخْلَصُ إِلَيْهِ لِأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَفَسَلْتُ
عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيْ قَالِ ثُمَّ دَعَا
بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا
فِيهِ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلٍ عَظِيمِ الرُّومِ
سَلَامٌ عَلَيَّ مِنْ اتَّبَعِ الْهُدَى أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ
بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمَ تَسْلِمًا وَأَسْلِمَ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ
مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرْبَسِيِّينَ وَ (يَا
أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ
لَا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا
بِأَنَّا مُسْلِمُونَ) (آل عمران: 64) فَلَمَّا فَسَّرَ مِنْ
قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّعْطُ
وَأَمَرَ بِنَا فَأَخْرَجَنَا قَالِ قُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا
لَقَدْ أَمَرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُكَ مَلِكُ بَنِي
الْأَصْفَرِ قَالِ لِمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ
سَيَطْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ *

تعالیٰ نے مجھے بھی مسلمان کر دیا۔

باب: اللہ تعالیٰ کی طرف نبی ﷺ کی دعوت اور منافقوں کی تکالیف پر صبر۔

1123: سیدنا اسماء بن زید رضی اللہ عنہما وہی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے

پر سوار ہوئے، جس کی کاٹھی کے نیچے (شہر) فدک کی (بچی ہوئی) چادر پڑی تھی

اور اسماء بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ آپ ﷺ بنی حارث بن خزرج کے

محلہ میں، سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو تشریف لے جا رہے تھے۔ اور یہ

واقعہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے۔ راتے میں مسلمانوں، بتوں کے پجاری

مشرکوں اور یہود پر مشتمل ایک ملی جلس پر سے گزرے، جس میں عبداللہ بن ابی

ابن سلول (مشہور منافق) بھی تھا۔ (اس وقت تک عبداللہ بن ابی طاہر میں بھی

مسلمان نہیں ہوا تھا)۔ اس مجلس میں سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ (مشہور صحابی)

بھی موجود تھے۔ جب گدھے کے پاؤں کی گرد مجلس والوں پر پڑنے لگی (یعنی

سواری قریب آئی) تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک چادر سے ڈھک لی اور کہا

کہ ہم پر گرد مت اڑاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے سلام کیا اور پھر ٹھہر گئے اور سواری

سے اتر کر ان کو قرآن پڑھ کر سنانے لگے اور (ان مجلس والوں کو) اللہ کی طرف

بلا لیا۔ اس وقت عبداللہ بن ابی نے کہا اے شخص! اگر یہ سچ ہے تو بھی ہمیں ہماری

مجلسوں میں مت سنا۔ اپنے گھر کو جا، وہاں جو تیرے پاس آئے اس کو یہ قصے سنا۔

سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! نہیں بلکہ آپ ہماری

ہر ایک مجلس میں ضرور آیا کیجئے، ہمیں یہ بہت اچھا لگتا ہے۔ اس بات پر

مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں گالی گلوچ ہونے لگی اور قریب تھا کہ لڑائی

شروع ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ ان سب کو چپ کرانے لگے (آخر کار وہ سب

خاموش ہو گئے) پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

کے ہاں گئے اور ان سے فرمایا اے سعد! تو نے ابو حباب کی باتیں نہیں سنیں؟ ابو

حباب سے عبداللہ بن ابی مراد ہے؟ اس نے ایسا ایسا کہا ہے۔ سیدنا سعد بن عبادہ

رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ سے معاف کر دیجئے اور اس سے

درگزر فرمائیے اور تم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ پر کتاب نازل کی ہے کہ

اللہ کی جانب سے جو کچھ آپ ﷺ پر اترا ہے وہ برحق اور سچ ہے۔ (وجہ یہ ہے

کہ) اس بستی کے لوگوں نے (آپ ﷺ کے آنے سے پہلے) یہ فیصلہ کیا تھا

کہ عبداللہ بن ابی کو سرداری کا تاج پہنائیں گے اور اس کو اپنا والی اور رئیس بنا لیں

گئے۔ پس جب اللہ نے یہ بات (عبداللہ بن ابی کا سردار ہونا) نہ چاہی بوجہ اس

حق کے جو آپ ﷺ کو عطا کیا ہے، تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ حسد میں مبتلا ہو گیا

ہے اس لئے اس نے (آپ ﷺ سے) ایسے بُرے کلمات کہے ہیں۔ آپ

باب فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى اللَّهِ

وَصَبْرِهِ عَلَى أَدَى الْمُنَافِقِينَ

۱۱۲۳ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ

قَطِيفَةٌ فِدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أَسْمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَهُوَ يَمُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي بَنِي

الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ

بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ

عَبْدَةَ الْأَوْثَانَ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا

عَشَيْتِ الْمَجْلِسِ عَجَاجَةٌ الذَّائِبَةُ خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

أَبِي أَنْفُةٍ بَرْدَانَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تَغْبِرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ

إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

أَبِيهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا

فَلَا تُؤَدِّنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَسَنُ

جَاءَكَ مِمَّا فَاقَصُصَ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اغْتَشْنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ

قَالَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى

هَمُّوا أَنْ يَتَوَاتَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُحَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ ذَائِبَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَى

سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَبِي سَعْدُ أَلَمْ

تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حَبَابٍ؟ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اغْفُ عَنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي

أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ أَنْ يَتَوَجَّهُوا

فِي عَصَبِهِ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ السُّدِيِّ

أَعْطَاكَ شَرِقٌ بِذَلِكَ فَلَيْكَ فَعَلَّ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا

ﷺ نے اس کا قصور معاف کر دیا۔

باب: دعوہ کی بازی کی ممانعت۔

1124: سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دعا باز کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا، جو اس کی دعا بازی کے موافق بلند کیا جائیگا اور کوئی دعا باز اس سے بڑھ کر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کر دعا بازی کرے۔

باب: وعدے کی پاسداری۔

1125: سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بدر میں صرف اسی وجہ سے شریک نہ کہ میں اپنے والد حذیل کے ساتھ نکلا (یہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام ہے اور بعض لوگوں نے حسل کہا ہے اور یمان ان کا لقب ہے اور اسی سے مشہور ہیں) تو ہمیں قریش کے کافروں نے پکڑ لیا اور کہا کہ تم محمد ﷺ کے پاس جانا چاہتے ہو؟ پس ہم نے کہا کہ ہم ان کے پاس نہیں جانا چاہتے بلکہ ہم تو صرف مدینہ جانا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے ہم سے اللہ کا نام لے کر عہد اور قرار لیا کہ ہم مدینہ کو جا سکیں گے اور محمد ﷺ کے ساتھ ہو کر نہیں لڑیں گے۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ سب قصہ بیان کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم مدینہ کو چلے جاؤ کہ ہم ان کا معاہدہ پورا کریں گے اور ان پر اللہ سے مدد چاہیں گے۔

باب: دشمن کے ساتھ آنا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرنا لیکن جب آنا

سامنا ہو، تو صبر کرنا چاہیے۔

1126: ابو النضر سیدنا عبد اللہ بن ابی ادنی جو کہ قبیلہ السلم سے تعلق رکھتے تھے اور نبی ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، کی کتاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمر بن عبد اللہ کو کہ جب وہ حروریہ کی طرف (لڑائی) کے لئے نکلے تو لکھا اور وہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے عمل کی خبر دینا چاہتے تھے کہ جن دنوں رسول ﷺ دشمن سے لڑائی کی حالت میں تھے تو آپ ﷺ نے زوال آفتاب تک انتظار کیا اور پھر لوگوں (صحابہ کرام) میں کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! دشمن سے (لڑائی) ملاقات کی آرزو مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی آرزو کرو۔ (لیکن) جب آنا سامنا ہو جائے تو صبر سے کام لو اور جان رکھو کہ جنت کمواریوں کے سائے تلے ہے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور یوں دعا فرمائی کہ اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے اور جتنوں کو بھگانے والے، ان کو بھگا دے اور ان پر ہماری مدد فرما۔

باب: دشمن کے خلاف دعا۔

اس باب میں سیدنا عبد اللہ بن ابی ادنی کی حدیث ہے جو اوپر والے باب میں

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب التَّوْبَةِ عَنِ الْعُدُوِّ

۱۱۲۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ عُذْرِهِ أَوْ لَا غَادِرٌ أَكْبَرُ عُذْرًا مِنْ أَمِيرٍ عَامَّةٍ

باب الوفاء بالعهد

۱۱۲۵ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَعْنَى أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَآخِذْنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا تُرِيدُهُ مَا تُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ فَآخِذُوا مِنَّا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نَقَاتِلَ مَعَهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخِزْتَاهُ الْحَبْرَ فَقَالَ الصِّرَافُ لَقِي لُهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَتَسْتَعِينُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ *

باب تَرْكُ تَمَتُّي لِقَاءِ الْعُدُوِّ وَالصَّبْرُ إِذَا لَقُوا

۱۱۲۶ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنِ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حِينَ سَهَّ إِلَى الْحَزْرَوِيَّةِ يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لِي بَعْضَ أَيَّامِهِ أَنِّي لَقِي فِيهَا الْعُدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتَّى إِذَا مَالَتْ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَمْتُوا لِقَاءَ الْعُدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ فَإِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُنْجِي السَّعَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَالصِّرَافُ عَلَيْهِمْ *

باب الدُّعَاءِ عَلَى الْعُدُوِّ

فِيهِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ

گزر چکی ہے۔

1127: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن یہ فریاد کر رہے تھے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو زمین میں کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہے گا۔ (یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔ پوری حدیث میں ہے کہ اگر آج مسلمان مغلوب ہو گئے تو اہل توحید مٹ جائیں گے)۔

باب: لڑائی مکروہ حیلہ ہے۔

1128: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑائی مکروہ حیلہ ہے۔ (یعنی اپنے پیچھاؤ اور دشمن کو نقصان پہنچانے کے لئے حیلہ اور مکر و فریب کرنا جائز ہے)

باب: جہاد میں مشرکین سے مدد لینا (کیسا ہے؟)۔

1129: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی طرف نکلے۔ جب (مقام) حرة البورہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) میں پہنچے، تو ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، جس کی بہادری اور اصالت کا شہرہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو اس نے کہا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلوں اور جو ملے اس میں حصہ پاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو لوٹ جا، میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جب شجرہ (مقام) پہنچے تو وہ شخص پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور وہی کہا جو پہلے کہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا اور فرمایا کہ لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ پھر وہ لوٹ گیا اس کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مقام) بیداء میں ملا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا کہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین رکھتا ہے؟ اب وہ شخص بولا کہ ہاں میں یقین رکھتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر چل۔

باب: غازیوں کے ساتھ عورتوں کے جانے میں کوئی حرج نہیں۔

1130: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ان کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حنین کے دن ایک خنجر لیا، وہ ان کے پاس تھا کہ سیدنا ابولطعمہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہ ام سلیم ہے اور ان کے پاس ایک خنجر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ام سلیم سے) پوچھا کہ یہ خنجر کیسا ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی مشرک میرے قریب آیا تو میں اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر ام سلیم رضی

تقدّم في الباب قبله۔

1127: عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول يوم أحد اللهم إني إن نشأ لا تعبد في الأرض *

باب الحرب خدعة

1128: عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحرب خدعة *

باب الاستعانة بالمشركين في الغزو

1129: عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل بدر فلما كان بحرة البورة أذركه رجل فذكان يذكر منه جرأة ونجدة ففرح أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حين رأوه فلما أذركه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم جئت لتبعك وأصيب معك قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تؤمن بالله ورسوله؟ قال لا قال فارجع فلن أستعين بمشرك قالت ثم مضى حتى إذا كنا بالشجرة أذركه الرجل فقال له كما قال أول مرة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم كما قال أول مرة قال فارجع فلن أستعين بمشرك قال ثم رجع فأذركه بالبدياء فقال له كما قال أول مرة تؤمن بالله ورسوله؟ قال نعم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فأنطلق *

باب في خروج النساء مع الغزاة

1130: عن أنس رضي الله عنه أن أم سليم رضي الله عنها اتخذت يوم حنين خنجرًا فكان معها فرأها أبو طلحة رضي الله عنه فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه أم سليم رضي الله عنها معها خنجر فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذا الخنجر قالت اتخذته إن ذك مني

اللہ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے سوا طلقاء (یعنی اہل مکہ) کو مار ڈالنے، انہوں نے آپ ﷺ سے شکست پائی (اس وجہ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے مسلمان نہیں ہوئے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے امّ سلیم! (کافروں کے شر کو) اللہ تعالیٰ بہت بہترین انداز سے کافی ہو گیا (اب تیرے خنجر باندھنے کی ضرورت نہیں)۔

1131: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ احد کے دن لوگ شکست خوردہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے ڈھال بن کر کھڑے ہوئے تھے اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بڑے ماہر تیر انداز تھے، ان کی اس دن دو یا تین کمائیں ٹوٹ گئیں۔ جب کوئی شخص تیروں کا ترش لے کر نکلتا، آپ ﷺ اس سے فرماتے کہ یہ تیر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کیلئے رکھ دو۔ آپ ﷺ گردن اٹھا کر کافروں کو دیکھتے، تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ ﷺ گردن مت اٹھائیے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے۔ میرا سینہ آپ ﷺ کے سینے کے آگے ہے (یعنی ابو طلحہ نے اپنا سینہ آگے کیا تھا کہ اگر کوئی تیر وغیرہ آئے تو مجھے لگے)۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے امّ المؤمنین عائشہ بنت ابی بکر اور امّ سلیم رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ دونوں کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں (جیسے کام کے وقت کوئی اٹھاتا ہے) اور میں ان کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا، وہ دونوں اپنی پیچھے پر مشکیں لاتی تھیں، پھر اس کا پانی لوگوں کو پلا دیتیں، پھر جاتیں اور پھر کر لاتیں اور لوگوں کو پلا دیتیں۔ اور سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو تین بار اوگھ کی وجہ سے تلوار گر پڑی۔

1132: سیدہ امّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئی، مردوں کے ٹھہرنے کی جگہ میں رہتی اور ان کا کھانا پکاتی، زخمیوں کی دوا کرتی اور بیماروں کی خدمت کرتی۔

باب: جہاد میں عورتوں اور بچوں کا قتل ممنوع ہے۔

1133: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک عورت ایک لڑائی میں پائی گئی جس کو مار ڈالا گیا تھا، تو آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے مارنے سے منع فرمایا۔

باب: رات کے وقت حملہ میں دشمن کے بیوی بچوں کے مارے جانے کے متعلق۔

1134: سیدنا صعب بن جشمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد اور ان کی عورتوں کے بارے میں سوال ہوا، جب رات کے

أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَوْتُ بِهِ بَطْنُهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتُلُ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلُقَاءِ الْهَزْمُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلِيمِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنُ*

۱۱۳۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ الْهَزْمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوَّبٌ عَلَيْهِ بِحِجْفَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ التَّرْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةَ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْشُرْهَا لِي يَا طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَيَشْرَفُ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ يَا أَبِي أَلْتِ وَأُمِّي لَا تُشْرَفُ لَا يُصَلِّبُكَ سَهْمٌ مِنْ سَهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سَلِيمٍ وَالْهُمَا لَمْ يَشْرَتَا أَرَى خَدَمَ سَوْفَهُمَا تَقْلَانِ الْقُرْبَ عَلَيَّ مَثْوِيَهُمَا ثُمَّ تَفَرَّغَانِ فِي أَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ قَتْمَلَانِيَا ثُمَّ تَجِيَانِ تَفَرَّغَانِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السِّنْفُ مِنْ يَدِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا مَرَّيْنِ وَإِنَّمَا ثَلَاثًا مِنَ الثُّعَاسِ*

۱۱۳۲ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةِ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلَفَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجُرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى*

باب التَّهْيِئَةِ عَنِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فِي الْغَزْوِ
۱۱۳۳ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَجِدْتُ امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي فَهَيَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ
باب مَا أُصِيبَ مِنْ ذَرَارِي الْعَدُوِّ فِي الْيَاتِ

۱۱۳۴ عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جِشْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سِئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيِّنُونَ

چھاپے میں مارے جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ انہی میں داخل ہیں۔

باب: دشمن کے کھجور کے درختوں کو کاٹنے اور جلانے کا بیان۔

1135: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت کچھ کٹوا دیئے اور کچھ جلوادے۔ اس موقع پر سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے یہ شعر کہے: بنی لوی (یعنی قریش) کے سرداروں اور شرفاء پر یہ آسان ہو گیا کہ یورہ کا تھلستان آگ کی لپیٹ میں ہے۔ اور اسی بارہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ”جو درخت تم نے کاٹے یا ان کو اپنی جڑوں پر کھڑا ہوا چھوڑ دیا، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اس لئے کہ گنہگاروں کو رسوا کرے“ (الحشر: 5)۔

باب: دشمن کی زمین سے کھانا (طعام) حاصل کرنا۔

1136: سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خیبر کے دن چربی کی ایک تھیلی پانی۔ میں اس پر لپکا۔ میں نے دل میں کہا کہ میں اس میں سے کچھ بھی کسی کو نہ دوں گا۔ کہتے ہیں میں نے پلٹ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے مسکرا رہے تھے۔

باب: مال غنیمت کا اس امت (محمدیہ ﷺ) کیلئے خصوصی طور پر حلال ہونا

1137: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے جہاد کیا تو اپنے لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھ وہ آدی نہ جائے جو نکاح کر چکا ہو اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے لیکن ابھی تک اس نے صحبت نہیں کی۔ اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ابھی صحبت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے جتنے کامیدوار ہو (اس لئے کہ ان لوگوں کو دل ان چیزوں میں لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے)۔ پھر اس پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے پاس پہنچا (جہاں جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر علیہ السلام نے سورج سے کہا کہ تو بھی تابعدار ہے اور میں بھی تابعدار ہوں اے اللہ! اس کو تھوڑی دیر میرے اوپر روک دے (تا کہ ہفتہ کی رات نہ آجائے کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تھا اور یہ لڑائی جحہ کے دن ہوئی تھی)۔ پھر سورج رک گیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح دی۔ پھر لوگوں نے مال غنیمت اکٹھا کیا اور آگ آسمان سے اس کے کھانے کو آئی، لیکن اس نے نہ کھایا۔ پیغمبر علیہ السلام نے کہا کہ تم میں سے کسی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے (لہذا یہ نذر قبول نہ ہوئی)۔ اس لئے تم میں سے ہر گروہ کا ایک آدمی مجھ سے بیعت کرے۔ پھر سب نے بیعت کی، تو ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگوں میں

فَيَصْبُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذُرَارِيَّتِهِمْ؟ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ *

باب قَطْعُ نَخِيلِ الْعَدُوِّ وَتَحْرِيقُهَا

1135 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ: وَهَانَ عَلَى سِرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ

حَرِيقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

وَفِي ذَلِكَ نَزَلَتْ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا) الْآيَةَ

باب أَخْذُ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

1136 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمِ يَوْمٍ خَيْرٍ قَالَ فَالْتَرَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَسَمًّا *

باب تَخْلِيلِ الْغَنَائِمِ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَاصَّةً

1137 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا بَنِي الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعَنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بَضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِي بِهَا وَلَكُنَّا بَيْنَ وَلَا آخِرُ قَدْ بَنَى بَنِيَانَا وَلَكُنَّا يَرْفَعُ سَفْفَهَا وَلَا آخِرُ قَدْ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظَرٌ وَوَلادَهَا قَالَ فَعَزَا فَاذَنِي لِلْقَرِيَةِ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيًّا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْسِبْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحِسِبْتَ عَلَيْهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا غَنَمُوا فَاقْلَبْتَ النَّارَ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيَبْغِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ قَبَايَعُهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ فَلْيَبْغِي قَبِيلَتِكَ قَبَايَعُهُ قَالَ فَلَصِقَتْ بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةِ

خیانت معلوم ہوتی ہے۔ تمہارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے۔ پھر اس قبیلے نے بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ بیٹنبر کے ہاتھ سے لگا اور چٹ گیا، تو بیٹنبر علیہ السلام نے کہا کہ تم نے خیانت کی ہے۔ پھر انہوں نے نبل کے سر کے برابر سونا نکال کر دیا۔ وہ بھی اس مال میں جو بلند زمین پر (جلانے کیلئے) رکھا گیا تھا رکھ دیا گیا۔ پھر آگ آئی اور اس کو کھا گئی۔ اور ہم سے پہلے کسی کیلئے مالی نعمت حلال نہیں تھا صرف ہمارے لئے حلال ہوا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری وضعی اور عاجزی دیکھی، تو ہمارے لئے مالِ نعمت کو حلال کر دیا۔

باب: انفال (مالِ نعمت) کے بارے میں۔

1138: سیدنا مصعب بن سعد اپنے والد سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میرے بارے میں چار آیتیں اتریں۔ ایک مرتبہ ایک تلوار مجھے مالِ نعمت میں ملی، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ مجھے عنایت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو رکھ دے۔ پھر میں کھڑا ہوا تو (وہی کہا) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو جہاں سے لیا ہے وہیں رکھ دے۔ پھر اٹھے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ تلوار مجھے دیدیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو رکھ دو۔ پھر (چوتھی مرتبہ) کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ تلوار مجھے مالِ نعمت کے طور پر دے دیجئے کیا میں اس شخص کی طرح رہوں گا جو نادار ہے؟ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو وہیں رکھ دے جہاں سے تو نے اس کو لیا ہے۔ تب یہ آیت اتری کہ ”اے محمد ﷺ آپ سے مالِ نعمت کے متعلق پوچھتے ہیں، تو آپ ﷺ (فرمادیجئے) کہ مالِ نعمت، اللہ اور اس کے رسول کیلئے ہیں“ (الانفال: 1)۔ (اس حدیث میں چار آیات میں سے صرف ایک آیت کا ذکر ہے)۔

باب: اصحاب سراپا (فوجی دستوں) کو مالِ نعمت میں حصہ (اور انعام) دینا
1139: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک چھوٹا لشکر بھیجا، میں بھی اس میں نکلا۔ وہاں ہمیں بہت سے اونٹ اور بکریاں مالی نعمت میں ملیں، تو ہم میں سے ہر ایک کے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور رسول اللہ نے ہمیں ایک ایک اونٹ مزید دیا۔

باب: مالِ نعمت میں سے خمس (پانچواں حصہ) نکالنا۔
1140: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی بعض لشکر والوں کو باقی تمام لشکروں کی نسبت زیادہ دیتے اور ان سب مالوں میں خمس واجب تھا۔

باب: کافر مقتول کا سامان (حرب) قاتل کو دینا چاہیے۔

فَقَالَ فَيَكُمُ الْغُلُولُ أَنتُمْ عَلَّيْتُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقْرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَجَلِ الْغَنَائِمَ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ بَأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجَزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا *

باب في الأنفال

1138 عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ أَصَبْتُ سِنْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَقَلْنِي فَقَالَ ضَعُهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعُهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُهُ فَقَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ نَقَلْنِي أَأَحْضَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعُهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ قَالَ فَتَرَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ (رِسَالُونَكَ عَنِ الْآنْفَالِ قُلِ الْآنْفَالُ لِلَّهِ وَالرُّسُولِ) (الأنفال: 1) *

باب تنقيل السرايا

1139 عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ فَخَرَجَتْ فِيهَا فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا قَبِلْتُ سَهْمَانًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَقَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا بَعِيرًا *

باب تخميس الأنفال

1140 عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُنْقَلُ بَعْضُ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لَأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسَمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمْسِ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كُلُّهُ *

باب إعطاء القتيل سلب المقتول

1141: سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی لڑائی میں نکلے۔ جب ہم لوگ دشمنوں سے لڑے، تو مسلمانوں کو (شروع میں) شکست ہوئی (یعنی کچھ مسلمان بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدان میں جمے رہے)۔ پھر میں نے ایک کافر کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر (اس کے مارنے کو) چڑھا تھا۔ میں گھوم کر اس کی طرف آیا اور اس کے کندھے اور گردن کے بیچ میں ایک ضرب لگائی۔ وہ میری طرف پلٹا اور مجھے ایسا دبا یا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی۔ اس کے بعد وہ خود مر گیا تب ہی مجھے چھوڑا۔ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسے بھاگ نکلے)، میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی کو مارا اور وہ گواہ رکھتا ہو تو اس (مقتول) کا سامان وہی لے۔ سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ میرا کھڑا ہوا اور کہا کہ میرا گواہ کون ہے؟ اس کے بعد میں بیٹھ گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا، تو میں پھر کھڑا ہوا اور کہا کہ میرے لئے گواہی کون دے گا؟ میں بیٹھ گیا۔ پھر تیسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا، تو میں پھر کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ابوقادہ! تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے سارا قصہ بیان کیا، تو ایک شخص بولا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوقادہ سچ کہتے ہیں اس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو ان کو راضی کر دیجئے کہ اپنا حق مجھے دیدیں۔ یہ سن کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم ایسا کبھی نہیں ہو گا اور (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ارادہ نہ کریں گے کہ) اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑتا ہے (اس کا) اسباب تجھے دلائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں (اس حدیث سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتویٰ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے فتوے کو سچ کہا) تو وہ سامان ابوقادہ رضی اللہ عنہ کو دیدے۔ پھر اس نے وہ سامان مجھے دیدیا۔ سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے (اس سامان میں سے) زرہ کو بیچا اور اس کے بدل بنو سلمہ کے محلے میں ایک باغ خریدا۔ اور یہ پہلا مال ہے جس کو میں نے اسلام کی حالت میں کمایا۔

باب: (دشمن کا) سامان بعض قاتلین کو اجتہاد کی بنا پر دینا۔

1142: سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا اپنے دائیں اور بائیں دیکھا تو میرے دونوں طرف انصار کے نوجوان اور کم عمر لڑکے نظر آئے۔ میں نے آرزو کی کہ کاش میں ان سے زور آور

۱۱۴۱ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا انْقَبْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوَازَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدْرَكَ إِلَيْهِ حَتَّى آتَيْتَهُ مِنْ وِرَائِهِ فَضْرَبْتَهُ عَلَى خَيْلٍ عَاتِقِهِ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمًّا وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحَقْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ؟ فَقُلْتُ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَبِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّلَاثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَمَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَلْبُ اللَّهِ ذَلِكَ الْقَبِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْ حَقِّهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا هَا لِلَّهِ إِذَا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَعْطَانِي قَالَ فَبِعْتُ الدَّرْعَ فَأَتَيْتُ بِهِ مَخْرُفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ فَإِنَّهُ لِأَوَّلِ مَا لَنَا ثَلَاثَةٌ فِي الْإِسْلَامِ *

باب إعطاء السلب بعض القاتلين بالاجتهاد

۱۱۴۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَقْفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ

جو انوں کے درمیان ہوتا (یعنی آرزو و اوجھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا)۔ اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے دبا یا اور کہا کہ اے چچا! تم ابو جہل کو بچا پانتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں اور اے میرے بھائی کے بیٹے! تیرا ابو جہل سے کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ ابو جہل رسول اللہ ﷺ کو برا کہتا ہے، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر میں ابو جہل کو پاؤں تو اس سے جدا نہ ہوں گا جب تک ہم دونوں میں سے وہ نہ مر جائے جس کی موت پہلے آئی ہو۔ سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اس کے ایسا کہنے سے تعجب ہوا۔ (کہ بچہ ہو کر ابو جہل جیسے قوی بیگل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے)۔ پھر دوسرے نے مجھے دبا یا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا۔ کہتے ہیں تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے ابو جہل کو دیکھا کہ وہ لوگوں میں پھر رہا ہے، میں نے ان دونوں لڑکوں سے کہا کہ یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں تم پوچھتے تھے۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں دوڑے اور تلواروں کے دار کئے یہاں تک کہ مار ڈالا۔ پھر دونوں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا، تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم میں سے کس نے اس کو مارا؟ ہر ایک بولنے لگا کہ میں نے مارا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لیں؟ وہ بولے نہیں۔ تب آپ ﷺ نے دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا کہ تم دونوں نے اسے مارا ہے۔ پھر اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کو دلا یا اور وہ دونوں لڑکے یہ تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عمرو بن جموح۔

باب: اجتہاد کی بنا پر قاتل کو (دشمن مقتول) کا سامان نہ دینا۔

1143: سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ (حمیر کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مارا اور اس کا سامان لینا چاہا لیکن سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (جو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) لشکر کے سردار تھے نے نہ دیا۔ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے یہ حال بیان کیا، تو آپ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم نے اس کو سامان کیوں نہ دیا؟ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ سامان بہت زیادہ تھا (تو میں نے وہ سب دینا مناسب نہ جانا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سامان اس کو دیدے۔ پھر سیدنا خالد رضی اللہ عنہ، سیدنا عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے، تو سیدنا عوف رضی اللہ عنہ نے ان کی چادر کھینچتے ہوئے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، آخروہی ہونا (یعنی سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کو شرمندہ کیا کہ آخرتہمیں سامان دینا پڑا) یہ بات رسول اللہ ﷺ نے سن لی اور غضبناک ہو کر فرمایا: اے خالد! اس کو مت دے اے خالد! اس کو مت دے۔ کیا تم میرے سرداروں کو

بِئْسَ مَا فِي شِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَهُمَا تَمَّتْ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعِ مِنْهُمَا فَعَمَّرَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمَّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أُخِي؟ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَفْسِي بِيَدِهِ لَئِن رَأَيْتُهُ لَا يَفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مَثًا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَعَمَّرَنِي الْآخَرَ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَتَشَبَّ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَى بَنِي هَذَا صَاحِبُكُمْ الَّذِي تَسْلَانُ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمْ قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟ قَالَا لَا فَتَنَظَرُ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كَلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى بَسَلِيهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرُّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

باب منع القتال السلب بالاجتهاد

۱۱۴۳ عن عوف بن مالك رضي الله عنه قال قتل رجل من حمير رجلاً من العدو فأراد سلبه فمنعه خالد بن الوليد رضي الله عنه وكان والياً عليهم فأبى رسول الله صلى الله عليه وسلم عوف بن مالك رضي الله عنه فأخبره فقال لخالد ما منعك أن تعطيه سلبه؟ قال استكثرت به يا رسول الله قال اذفعه إليه فمصر خالد بعوف فجز بردانه ثم قال هل أنجزت لك ما ذكرت لك من رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فسمعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستعصب فقال لا تعطه يا خالد لا تعطه يا خالد هل أنتم تاركون لي أمرائي؟ إنما

چھوڑنے والے ہو؟ تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اونٹ یا بکریاں چرا لے کر لیں، پھر ان کو چرا لیا اور ان کی پیاس کا وقت دیکھ کر حوض پر لایا، تو انہوں نے پینا شروع کیا۔ پھر صاف صاف پی گئیں اور تلخ ٹھٹھ چھوڑ دیا، تو صاف (یعنی اچھی باتیں) تو تمہارے لئے اور بُری باتیں سرداروں پر ہیں (یعنی بدنامی اور مواخذہ ان سے ہو)۔

باب: دشمن کا سامرا مال قاتل کو دینا چاہیے۔

1144: سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم غزوہ ہوازن (حنین) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے (جو آٹھ ہجری میں ہوا)۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کا ناشتہ کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار آیا۔ اونٹ کو بٹھا کر اس کی کمر پر سے ایک تسمہ نکالا اور اس سے باندھ دیا۔ پھر آ کر لوگوں کے ساتھ کھانا اور کھانے ادھر ادھر دیکھنے لگا (وہ کافروں کا جاسوس تھا)۔ اور ہم لوگ ان دنوں ناتواں تھے اور بعض پیدل بھی تھے (جن کے پاس سواری نہ تھی) اتنے میں یکا یک دوڑتا ہوا اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کا تسمہ کھول کر اس کو بیٹھ کر اور پھر اس پر بیٹھ کر کھڑا کیا، تو اونٹ اس کو لے کر بھاگا (اب کافروں کو خبر دینے کے لئے چلا)۔ ایک شخص نے خاک کی رنگ کی اونٹنی پر اس کا پیچھا کیا۔ سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں پیدل دوڑتا چلا گیا پہلے میں اونٹنی کی سرین کے پاس تھا (جو کہ اس جاسوس کے تعاقب میں جا رہی تھی) پھر میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کے سرین کے پاس آ گیا پھر اور آگے بڑھا، یہاں تک کہ اونٹ کی ٹکیل پکڑ کر اس کو بٹھلایا۔ جو کئی اونٹ نے اپنا گھنٹنا مین پر ٹیکا، میں نے تلوار سوئی اور اس مرد کے سر پر ایک وار کر کے اس کو گرادیا۔ پڑا پھر میں اونٹ کو کھینچتا ہوا، اس (جاسوس) کے سامان اور ہتھیار سمیت لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تھے جو آگے تشریف لائے تھے (میرے انتظار میں) مجھ سے ملے اور پوچھا کہ اس مرد کو کس نے مارا؟ لوگوں نے کہا کہ اکوع کے بیٹے نے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا سب سامان اکوع کے بیٹے کا ہے۔

باب: انعام اور قیدیوں کے بدلہ میں مسلمانوں کو چھڑانے کے متعلق۔

1145: سیدنا ایاس بن سلمہ اپنے والد سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے (قبیلہ) فزارہ سے جہاد کیا اور ہمارے سردار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے جنہیں ہمارا امیر رسول اللہ ﷺ نے بنایا تھا۔ جب ہمارے اور پانی کے درمیان میں ایک گھڑی کا فاصلہ رہ گیا (یعنی اس پانی سے جہاں قبیلہ فزارہ رہتے تھے)، تو ہم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے پچھلے رات کو اتر پڑے۔ پھر ہر طرف سے حملہ کرتے ہوئے پانی پر پہنچے۔ وہاں جو مارا گیا سو

مَنْ لَكُمْ وَمَنْ لَهُمْ كَمَنْ لِرَجُلٍ اسْتَرْعَى اِبِلًا اَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَفِيهَا فَاَوْرَدَهَا حَوْضًا فَتَسْرَعَتْ فِيهِ فَتَرَبَّتْ صَفْوَةٌ وَتَرَكَتْ كَذْرُوهُ فَصَفْوَةٌ لَكُمْ وَكَذْرُوهُ عَلَيْهِمْ *

باب في إعطاء جميع السلب للقاتل

١١٤٤ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَصَحَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاحَهُ ثُمَّ اتْرَعَ طَلْقًا مِنْ حَقَبِهِ فَقَبِدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَنَى جَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَبِدَهُ ثُمَّ أَنَاحَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَنَارَهُ فَأَشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلَ فَاتْبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ وَرِقَاءٍ قَالَ سَلْمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكَ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكَ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخَطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَحْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَنِيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَتَدْرَدَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَفْوَدُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلْبُهُ أَجْمَعُ *

باب في التفتيل وفداء المسلمین بالأسارى

١١٤٥ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا فِزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمْرُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَرَسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءُ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَى وَأَنْظَرُوا إِلَى غُنْقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِمُ السِّدْرَارِيُّ

مارا گیا اور کچھ قید ہوئے اور میں ایک گروہ کو تاک رہا تھا جس میں (کافروں کے) بچے اور عورتیں تھیں میں ڈرا کہ کہیں وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک نہ پہنچ جائیں، میں نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان میں ایک تیرا مارا، تو تیر کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئے۔ میں ان سب کو ہانکتا ہوا لایا۔ ان میں فزارہ کی ایک عورت تھی جو چڑا اپنے ہوئے تھی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی جو کہ عرب کی حسین ترین نوجوان لڑکی تھی۔ میں ان سب کو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لایا، تو انہوں نے وہ لڑکی مجھے انعام کے طور پر دے دی۔ جب ہم مدینہ پہنچے اور میں نے ابھی اس لڑکی کا کپڑا تک نہیں کھولا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بازار میں ملے اور فرمایا کہ اے سلمہ! وہ لڑکی مجھے دیدے۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم وہ مجھے بھلی لگی ہے اور میں نے ابھی تک اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر دوسرے دن مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں ملے اور فرمایا کہ اے سلمہ! وہ لڑکی مجھے دیدے اور تیرا باپ بہت اچھا تھا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ آپ کی ہے۔ اللہ کی قسم میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلے میں کئی مسلمانوں کو چھڑایا جو مکہ میں قید ہو گئے تھے۔

باب: جو بستی لڑائی سے فتح کی گئی اس میں حصے اور خمس ہے۔

1146: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے، تو اس میں تمہارا حصہ ہے اور جس بستی والوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو (مالی غنیمت کا) پانچواں حصہ اللہ کا اور رسول کا ہے اور باقی (چار حصے) تمہارے ہیں۔

باب: مال ”نے“ کیسے تقسیم ہوگا جب کہ لڑائی کی نوبت نہ آئی ہو۔

1147: سیدنا مالک بن اوس کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بلایا اور میں ان کے پاس دن چڑھے آیا اور وہ اپنے گھر میں (بغیر بستر کے) نگئی چار پائی پر بیٹھے تھے۔ اور ایک چڑھے کے تکیے پر تکیے لگائے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے مالک! تیری قوم کے کچھ لوگ دوڑ کر میرے پاس آئے تو میں نے ان کو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو ان سب میں بانٹ دے۔ میں نے کہا کہ کاش یہ کام آپ کسی اور سے لے لیتے۔ انہوں نے کہا کہ اے مالک! تو لے لے۔ اتنے میں یرفا (ان کا خدمتگار) آیا اور کہنے لگا کہ اے امیر المؤمنین! عثمان بن عفان، عبدالرحمن بن عوف، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم آئے ہیں کیا ان کو آنے دوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اچھا ان کو آنے دے۔ وہ آ گئے۔ پھر یرفا آیا اور کہنے لگا کہ عباس اور علی رضی اللہ عنہم آنا چاہتے ہیں، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کو بھی اجازت دیدے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! میرا اور اس

فَخَشِيتُ أَنْ يَسْبِقُونِي إِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِهِمْ
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ لَمَّا رَأَوْا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجَنَّتْ
بِهِمْ أَسْرَفُهُمْ وَفِيهِمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ عَلَيْهِا قَشْعٌ
مِنْ أَدَمَ قَالَ الْقَشْعُ النَّطْعُ مَعَهَا ابْنَةُ لَهَا مِنْ أَحْسَنَ
الْعَرَبِ فَسَفَّهَهُمْ حَتَّى آتَيْتُ بِهِمْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فَقَلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْتَنَاهَا فَفَدَمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا
كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلْمَةَ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْجَبْتَنِي وَمَا كَشَفْتُ
لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْعُدَى فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي يَا سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَوَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا
فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَفَدَى بِهَا
نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا أُسْرُوا بِمَكَّةَ *

باب السُّهُمَانَ وَالْخُمْسُ فِيمَا افْتَتَحَ مِنَ الْقُرَى بِقِتَالِ
۱۱۴۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا قَرْيَةً أَتَيْتُمُوهَا
وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةً غَصَبَتِ الْمَلَّةَ
وَرَسُولُهُ فَإِنَّ خُمْسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ *

باب فِيمَا يُصْرَفُ الْفَيْءُ إِذَا لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهِ بِقِتَالِ
۱۱۴۷ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أُرْسِلُ إِلَى عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجِئْتُهُ حِينَ تَغَالَى التَّهَارُ قَالَ
فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ مُفَضِّصًا إِلَى رُمَالِهِ
مُتَّكِنًا عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ
ذَفَّ أَهْلُ أَيْبَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرِضْخِ
فَخُذْهُ فَأَقْسِمُ بَيْنَهُمْ قَالَ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتُ بِهَذَا غَيْرِي
قَالَ خُذْهُ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَ یرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ
وَسَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَعَمْ

جھوٹے، گنہگار، دعا باز اور چور کا فیصلہ کر دیجئے۔ لوگوں نے کہا کہ ہاں اے امیر المؤمنین! ان کا فیصلہ کر دیجئے اور ان کو اس مسئلے سے راحت دیجئے۔ مالک بن اوس نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی سیدنا علیؑ اور سیدنا عباسؑ نے) سیدنا عثمان اور عبد الرحمن اور زبیر اور سعدؓ کو (اس لئے) آگے بھیجا تھا (کہ وہ سیدنا عمرؓ سے کہہ کر فیصلہ کروادیں)۔ سیدنا عمرؓ نے کہا کہ ٹھہرو! میں تم کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کے مال میں وارثوں کو کچھ نہیں ملتا اور جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے؟ سب نے کہا ہاں ہمیں معلوم ہے۔ پھر سیدنا عباسؑ اور سیدنا علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم دونوں کو اس اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے؟ ان دونوں نے کہا کہ بیشک ہم جانتے ہیں۔ سیدنا عمرؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اللہ نے گاؤں والوں کے مال میں سے جو دیا، وہ اللہ اور رسول ﷺ کا ہی ہے“ مجھے معلوم نہیں ہے کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی کہ نہیں پھر سیدنا عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے مال تم لوگوں کو بانٹ دیئے۔ اور اللہ کی قسم آپ ﷺ نے (مال کو) تم سے زیادہ نہیں سمجھا اور نہ یہ کیا کہ آپ ﷺ نے خود لیا ہو اور تمہیں نہ دیا ہو، یہاں تک کہ یہ مال رہ گیا۔ اس میں سے رسول اللہ ﷺ ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا، وہ بیت المال میں شریک ہوتا۔ پھر سیدنا عمرؓ نے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کی، جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کہ تم یہ سب جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! ہم جانتے ہیں۔ پھر سیدنا علیؑ اور عباسؑ کو بھی ایسی ہی قسم دی، تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ ہاں۔ پھر سیدنا عمرؓ نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی، تو سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا ولی ہوں، تو تم دونوں آئے۔ عباسؑ تو اپنے پیچھے کا ترزہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہ ﷺ سیدنا عباسؑ کے بھائی کے بیٹے تھے) اور علیؑ اپنی زوجہ مطہرہ کا حصہ ان کے والد ﷺ کے مال سے چاہتے تھے (یعنی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا جو سیدنا علیؑ کے لئے کی زوجہ تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی بیٹی تھیں) سیدنا ابو بکرؓ نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان دیشان ہے کہ ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا

فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا وَذَكَرَ كَلَامًا فَقَالَ الْقَوْمُ أَجَلُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَقْضِ بَيْنَهُمْ وَأَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ يُخَيِّلُ إِلَيَّ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قَدْ مَوَّعُوا لِدَلِكِ فَقَالَ عُمَرُ أَتَيْدَا أَتَشُدُّكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُ بِقَوْمِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَأَلَوْا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَتَشُدُّكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُ بِقَوْمِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ؟ قَالَا نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصَّ بِهَا أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ (مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَاللِّرَسُولِ) مَا أَذْرِي هَلْ قَرَأَ الْآيَةَ الَّتِي قِيلَ لَهَا أَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَتَعْلَمُونَ ذَلِكَ فَأَلَوْا نَعَمْ ثُمَّ تَشَدَّ عَبَّاسًا وَعَلِيًّا بِمِثْلِ مَا تَشَدَّ بِهِ الْقَوْمُ أَتَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا تَطَلُّبُ مِيرَاثِكَ مِنْ ابْنِ أُحِيكَ وَيَطَلُّبُ هَذَا مِيرَاثِ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نُورَثُ مَا

جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، تو تم ان کو جھوٹا، گنہگار، دغا باز اور چور سمجھو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے، نیک اور ہدایت پر تھے اور حق کے تابع تھے۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی ہوں اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا، تو تم نے مجھے بھی جھوٹا، گنہگار، دغا باز اور چور سمجھا جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا، نیکو کار اور حق پر ہوں، حق کا تابع ہوں۔ میں اس مال کا بھی ولی رہا۔ پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں ایک ہو اور تمہارا معاملہ بھی ایک ہے (یعنی اگرچہ تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے کہ قربت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں موجود ہے تم مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارے سپرد کر دو تو میں نے کہا کہ اچھا! اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو اس شرط پر دیدتا ہوں کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھ سے لیا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیوں ایسا ہی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر تم دونوں (اب) میرے پاس فیصلہ کرانے آئے ہو؟ نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ قیامت تک کرنے والا نہیں، البتہ اگر تم سے اس مال کا بندوبست نہیں ہوتا، تو پھر مجھے لوٹا دو۔

1148: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مالوں میں سے اپنا ترکہ مانگنے کو بھیجا جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں اور فدک میں دیئے تھے اور جو کچھ خیبر کے فہم میں سے بچتا تھا، تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اسی مال میں سے کھائے گی اور میں تو اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کو اس حال سے کچھ بھی نہیں بدلوں گا جس حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھا اور میں اس میں وہی کام کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ غرضیکہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو کچھ دینے سے انکار کیا، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غصہ آیا اور انہوں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نہ کی یہاں تک کہ ان کی وفات ہوئی۔ (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہ ترک ملاقات وہ نہیں جو شرع میں حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کے وقت سلام نہ کرے یا سلام کا جواب نہ دے)۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ مہینہ زندہ رہیں (بعض نے کہا کہ آٹھ مہینے یا تین مہینے یا دو مہینے یا ستر دن بہر حال رمضان کی تین تاریخ ۱۱ ہجری کو انہوں نے انتقال

ترکناہ صدقۃ قرأتناہ کاذبا ائما غادرا خانئا واللہ یعلم انہ لصادق بار راشد تابع للحق ثم ثوفی ابو بکر وانا ولی ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وولی ابي بکر فرأیتما نیا کاذبا ائما غادرا خانئا واللہ یعلم انی لصادق بار راشد تابع للحق قولیہا ثم جئنی انت و هذا وائتما جمیع و امرکما واحد فقلتما اذفعها الینا فقلت ان شئتم دفعها الیکما علی ان علیکما عہد اللہ ان تعملما فیہا بالذی کان یغزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذتماھا بذلک قال اکذک؟ قال نعم قال ثم جئتما نیا لاقضی بینکما ولا واللہ لا اقصی بینکما بعیر ذلک حتی تقوم الساعة فان عجزتما عنھا فرداھا الی *
الكاذب الاتم الغادر الخائن

۱۱۴۸ عن عائشة أن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسلت إلى أبي بكر الصديق رضي الله عنها تسأله ميراثها من رسول الله صلى الله عليه وسلم مما آفأ الله عليه بالمدينة وقدك وما بقي من خمس خيبر فقال أبو بكر إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تورث ما تركنا صدقة إنما يأكل آل محمد صلى الله عليه وسلم في هذا المال وإني والله لا أعير شيئا من صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خالها أسي كانت عليها في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا عملن فيها بما عمل به رسول الله صلى الله عليه وسلم فلأبي أبو بكر أن يدفع إلى فاطمة شيئا فوجدت فاطمة على أبي بكر في ذلك قال فهجرته فلم تكلمه حتى توفيت وعاشت بعد

(کیا) جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے شوہر سیدنا علیؑ نے ان کو رات کو ہی دفن کر دیا اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو اس کی خبر نہی (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو) اور ان پر سیدنا علیؑ نے نماز پڑھی۔ اور جب تک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زندہ تھیں اس وقت تک لوگ سیدنا علیؑ سے (بوجہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے) محبت کرتے تھے، جب وہ انتقال کر گئیں تو سیدنا علیؑ نے دیکھا کہ لوگ میری طرف سے پھر گئے ہیں، تب تو انہوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح کر لینا اور ان سے بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے گزر چکے تھے انہوں نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے بیعت نہ کی تھی۔ سیدنا علیؑ نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو بلایا اور یہ کہلا بھیجا کہ آپ اکیلے آئیے آپ کے ساتھ کوئی نہ آئے کیونکہ وہ سیدنا عمرؓ کا آنا ناپسند کرتے تھے۔ سیدنا عمرؓ نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ اللہ کی قسم! تم اکیلے ان کے نہ پاس جاؤ؟ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ وہ میرے ساتھ کیا کریں گے؟ اللہ کی قسم میں تو اکیلا جاؤں گا۔ آخر سیدنا ابوبکرؓ ان کے پاس گئے اور سیدنا علیؑ نے تشہد پڑھا (جیسے خطبہ کے شروع میں پڑھتے ہیں) پھر کہا کہ اے ابوبکرؓ! ہم نے آپ کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو دیا (یعنی خلافت) پہچان لیا ہے۔ اور ہم اس نعمت پر رشک نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی (یعنی خلافت اور حکومت)، لیکن آپ نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا؟ اور ہم سمجھتے تھے کہ اس میں ہمارا بھی حق ہے کیونکہ ہم رسول اللہ ﷺ سے قرابت رکھتے تھے۔ پھر سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے برابر باتیں کرتے رہے، یہاں تک کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی آنکھیں بھرا آئیں جب سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے گفتگو شروع کی، تو کہا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قرابت کا لحاظ مجھے اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان باتوں کی بابت (یعنی فدک اور نصیر اور خمس خیبر وغیرہ کا) اختلاف ہوا، تو میں نے حق کو نہیں چھوڑا اور میں نے وہ کوئی کام نہیں چھوڑا جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا، تو میں نے وہی کیا۔ سیدنا علیؑ نے سیدنا ابوبکرؓ سے کہا کہ اچھا آج دو پہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے۔ جب سیدنا ابوبکرؓ نے نماز سے فارغ ہوئے، تو منبر پر چڑھے اور خطبہ پڑھا اور سیدنا علیؑ کا قصہ بیان کیا اور ان کے دیر سے بیعت کرنا اور جو عذر انہوں نے بیان کیا تھا؟ وہ بھی کہا اور پھر مغفرت کی دعا کی۔ اور سیدنا علیؑ نے خطبہ پڑھا اور سیدنا ابوبکرؓ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر سے بیعت کرنا اس وجہ سے نہ تھا کہ مجھے سیدنا

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوْقِيَتْ ذَفَعَهَا رَوْحُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيِّ مِنَ النَّاسِ وَجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوْقِيَتْ اسْتَنْكَرَ عَلِيُّ وَجُوهَةَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالِحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايِعَ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ اتْنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَحَدٌ كَرَاهِيَةً مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحَدِّدْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَاهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي إِلَيَّ وَاللَّهِ لَا تَبْتَهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشْهَدُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَمَا أَغْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَافَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبَدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرَى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لِقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَبَا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَإِنِّي لَمْ آلْ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيُّ لِأَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَفِيَ عَلَيَّ الْمِنْبَرَ فَتَشْهَدُ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلَّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُدْرَهُ بِالَّذِي اعْتَدَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَعْفَرَ وَتَشْهَدُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّه لَمْ

ابو بکر رضی اللہ عنہ پر رشک ہے یا ان کی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکار ہے، بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت کے معاملہ میں ہمارا بھی حصہ ہے جو کہ اکیلے اکیلے بغیر صلاح کے یہ کام کر لیا گیا، اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج ہوا۔ یہ سن کر مسلمان خوش ہوئے اور سب نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نے ٹھیک کام کیا۔ اس روز سے جب انہوں نے صحیح معاملہ اختیار کیا مسلمان پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف مائل ہوئے۔

1149: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جو چھوڑ جاؤں تو میرے وارث ایک دینار بھی نہیں بانٹ سکتے اور اپنی عورتوں کے خرچ اور منتظم کی اجرت کے بعد جو بچے، وہ صدقہ ہے۔

باب: (مال غنیمت میں سے) گھڑ سوار اور پیدل فوج کے حصوں کے متعلق
1150: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال میں سے دو حصے گھوڑے کو دلائے اور پیدل آدمی کو ایک حصہ دلایا۔

باب: مال غنیمت میں عورتوں کا حصہ نہیں ہے یوں کچھ دے دینا چاہیے اور جہاد میں بچوں کے قتل کرنے کے متعلق۔

1151: یزید بن ہریرہ سے روایت ہے کہ نجدہ (حردوی خارجیوں کے سردار)

نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا اور پانچ باتیں پوچھیں۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر علم کے چھپانے کی بات نہ ہوتی، تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ حردو خارجی بدعتی لوگوں کا سردار تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شان میں فرمایا کہ وہ دین میں سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے)۔ نجدہ نے لکھا تھا کہ بعد حمد و صلوة۔ 1۔ بتاؤ کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے؟ 2۔ کیا ان کو (مال غنیمت میں سے) حصہ دیتے تھے؟ 3۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو بھی قتل کرتے تھے؟ 4۔ یتیم کی تیبی کب ختم ہوتی ہے؟ 5۔ جس کس کا حق ہے؟ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب لکھا کہ تو مجھ سے پوچھتا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے؟ تو بیشک ساتھ رکھتے تھے اور وہ زانیوں کی دوا کرتی تھیں اور ان کو کچھ انعام ملتا تھا، ان کا حصہ نہیں لگایا گیا۔ (ابو حنیفہ، ثوری، لیث، رشافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت اگر لڑے یا زانیوں کا علاج کرے تو اس کا حصہ لگایا جائے گا۔ اور مالک کے نزدیک اس کو انعام بھی نہ ملے گا اور یہ دونوں مذہب اس صحیح حدیث سے مردود ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کافروں کے) بچوں کو نہیں مارتے تھے۔ تو بھی بچوں کو مت مارنا (اسی طرح

يَحْمِلُهُ عَلَى الَّذِي ضَنَّ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا الْكَارِاَ لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيْبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا بِهِ فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسَا قَسْرًا بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبَتْ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ *

1149: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْتَسِمُ وَرَثَتِي دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَوْتِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ *

باب سُهْمَانِ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ

1150: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَّطَ فِيمَا فِي النَّفْلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجْلِ سَهْمًا *

باب لَا يُسَهَّمُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَيُحَذِّثُ وَيُقْتَلُ الْوَلْدَانُ فِي الْغَزْوِ

1151: عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَسْأَلُهُ عَنْ خُمْسِ خِلَالٍ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عَلِمْنَا مَا كَتَبَتْ إِلَيْهِ كَتَبَتْ إِلَيْهِ نَجْدَةُ أَمَا بَعْدَ فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يُضْرَبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ وَهَلْ كَانَ يُقْتَلُ الصَّبِيَّانِ؟ وَمَتَى يَنْقَضِي يَتِمُّ الْيَتِيمُ؟ وَعَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَتَبَتْ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْجُرْحَى وَيُحَذِّثُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ أَمَا بِسَهْمٍ فَلَمْ يُضْرَبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُقْتَلُ

عورتوں کو لیکن اگر سچے اور عورتیں لڑیں تو ان کا مارنا جائز ہے) اور تو نے مجھ سے پوچھا کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے، تو قسم میری عمر (دینے والے) کی کہ بعض آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی داڑھی نکل آتی ہے، پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے اور نہ دینے کا (وہ یتیم ہے یعنی اس کا حکم یتیموں کا سا ہے)۔ پھر جب اپنے فائدے کے لئے وہ اچھی باتیں کرنے لگے جیسے کہ لوگ کرتے ہیں، تو اس کی یتیمی جاتی رہتی ہے اور تو نے مجھ سے خنس کا پوچھا کہ کس کا حق ہے؟ تو ہم یہ کہتے تھے کہ خنس ہمارے لئے ہے لیکن ہماری قوم نے نہ مانا۔

باب: قیدیوں کے چھوڑ دینے اور ان پر احسان کرنے کے بارے میں۔
1152: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف کچھ سواری روانہ فرمائے، تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اعلال کو پکڑ لائے جو اہل یمامہ کا سردار تھا۔ پھر اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ نبی ﷺ نے اُس کے پاس جا کر کہا کہ اے ثمامہ! تیرا کیا خیال ہے؟ (کہ میں تیرے ساتھ کیا کروں گا) وہ بولا کہ اے محمد ﷺ! میرا خیال بہتر ہے، اگر آپ مجھے مار ڈالیں گے، تو ایسے شخص کو ماریں گے جو خون والا ہے (یعنی اس میں کوئی بھی قباحت نہیں کیونکہ میرا خون ضائع نہیں جائے گا بلکہ میرا بدلہ لینے والے موجود ہیں)۔ اور اگر آپ ﷺ احسان کر کے مجھے چھوڑ دیں گے، تو میں آپ ﷺ کا شکر گزار ہوں گا اور اگر آپ ﷺ مال و دولت چاہتے ہوں تو وہ بھی حاضر ہے، جتنا آپ چاہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ چلے گئے۔ دوسرے دن پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے ثمامہ! تیرا کیا خیال ہے؟ وہ بولا کہ میرا خیال وہی ہے جو میں عرض کر چکا کہ اگر آپ ﷺ احسان کر کے چھوڑ دیں گے، تو میں شکر گزار ہوں گا اور اگر قتل کرو گے تو ایسے شخص کو قتل کرو گے جس کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر مال چاہتے ہو تو مانگو، جو چاہو گے دیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے اس کو ویسا ہی بندھا رہنے دیا۔ پھر تیسرے دن پوچھا اے ثمامہ! تیرا کیا گمان ہے؟ وہ بولا کہ وہی جو میں عرض کر چکا کہ اگر آپ ﷺ احسان کر کے چھوڑ دیں گے، تو میں شکر گزار ہوں گا اور اگر قتل کرو گے تو ایسے شخص کو قتل کرو گے جس کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر مال چاہتے ہو تو مانگو، جو چاہو گے دیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ لوگوں نے قبیل حکم کر کے چھوڑ دیا۔ ثمامہ مسجد کے قریب ہی ایک نخلستان کی طرف گیا اور غسل کر کے مسجد میں آیا اور کہنے لگا کہ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور بیشک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اے محمد ﷺ! اللہ کی قسم مجھے تمام روئے زمین پر کسی کا منہ دیکھ کر اتنا غصہ نہیں آتا تھا جتنا آپ ﷺ کا منہ دیکھ کر آتا تھا، اب آج کے دن آپ ﷺ کا چہرہ سب سے زیادہ مجھ کو پسند ہے، اور

الصَّبِيَّانِ فَلَا تَقْتُلِ الصَّبِيَّانِ وَكُنْتُمْ تَسْأَلُنِي مَتَى يَنْقَضِي يَتِمُّ الْيَتِيمُ؟ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَنَتَّبِعُ لِحَيْثُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفٌ الْأَخْذُ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحٍ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيَتِيمُ وَكُنْتُمْ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ؟ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَلِكَ *

باب فِي تَرْكِ الْأَسَارَى وَالْمَنْ عَلَيْهِمْ

۱۱۵۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ أَعْلَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ؟ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دَمٍ وَإِنْ تَنْعِمَ تَنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ نَعُطُ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَفَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِّ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ؟ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تَنْعِمَ تَنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ نَعُطُ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَفَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِّ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ؟ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تَنْعِمَ تَنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ نَعُطُ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَقُوا ثَمَامَةَ فَأَنْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاعْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا

اللہ کی قسم آپ ﷺ کے دین سے زیادہ کوئی دین مجھے برا معلوم نہ ہوتا تھا اور اب آپ ﷺ کا دین مجھے سب سے بھلا معلوم ہوتا ہے اور اللہ کی قسم! میرے نزدیک آپ ﷺ کے شہر سے برا کوئی شہر نہ تھا اور اب آپ ﷺ کا شہر میرے نزدیک سب شہروں سے بہتر ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ کے سواروں نے مجھے گرفتار کیا، جب کہ میں عمرہ کے ارادہ سے جا رہا تھا، اب آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے مبارکباد دی اور عمرہ کرنے کی اجازت دی۔ جب وہ مکہ میں آئے تو کسی نے اس سے کہا کہ کیا تم بے دین ہو گئے ہو؟ وہ بولے نہیں اللہ کی قسم بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کا فرما نبردوار ہو گیا ہوں اور اللہ کی قسم تمہارے پاس یمامہ سے اس وقت گندم کا ایک دانہ بھی نہ آنے پائے گا، جب تک کہ نبی ﷺ اجازت نہ دیدیں۔

باب: مدینہ سے یہودیوں کو جلا وطن کرنا۔

1153: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو۔ ہم آپ ﷺ کے ساتھ گئے یہاں تک کہ یہود کے پاس پہنچے، تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کو پکارا اور فرمایا کہ اے یہود کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے کہا کہ اے ابوالقاسم رضی اللہ عنہ! آپ نے (اللہ تعالیٰ کا) پیغام پہنچا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہی چاہتا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے یہود مسلمان ہو جاؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ وہ کہنے لگے کہ اے ابوالقاسم رضی اللہ عنہ! آپ نے (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہی چاہتا ہوں (کہ تم اللہ تعالیٰ کے پیغام کے پہنچ جانے کا اقرار کرو) پھر آپ ﷺ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا کہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو اس ملک سے باہر نکال دوں، تو جو شخص اسے مال کو بیچ سکے، وہ بیچ ڈالے اور نہیں تو یہ سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے۔

باب: یہود و نصاریٰ کو جزیرہ العرب سے نکالنا۔

1154: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ البتہ میں یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ العرب سے نکال دوں گا یہاں تک کہ مسلمانوں کے علاوہ کسی کو نہیں رہنے دوں گا۔

باب: حرلی کا فرار اور عہد توڑنے والے کے متعلق حکم۔

1155: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو خندق کے دن ایک جو قریش کے ایک شخص ابن العرفہ (اس کی مال کا

إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَنْفَعُ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَاصْبِرْ دِينَكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَنْفَعُ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاصْبِرْ بَلَدَكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ وَأَنَا أُرِيدُ الْفُصْرَةَ كُلَّهَا إِلَيَّ وَإِنْ خَيْلِكَ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْفُصْرَةَ فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ أَصَبَوْتُ؟ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حَنْطَةٌ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب إخراج اليهود من المدينة

1153: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودٍ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جَنَّاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَدَاهَمُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودٍ اسْلَمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ اسْلَمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّلَاثَةُ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِبَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ *

باب إخراج اليهود والنصارى من جزيرة العرب

1154: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدْعَ إِلَّا مُسْلِمًا *

باب الحكم لمن حارب ونقض العهد

1155: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ خَنْدَقٍ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ

نام ہے) نے ایک تیر مارا جو ان کی اکل (ایک رگ) میں لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں سونا اور پیار کا رہنا درست ہے) تاکہ نزدیک سے ان کو پوچھ لیا کریں۔ جب آپ ﷺ خندق سے لوٹے اور ہتھیار رکھ کر غسل کیا تو پھر جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس اپنا سر غبار سے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہا کہ آپ ﷺ نے ہتھیار اتار ڈالے؟ اور ہم نے تو اللہ کی قسم ہتھیار نہیں رکھے۔ چلو ان کی طرف۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کدھر؟ انہوں نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان سے لڑے اور وہ آپ ﷺ کے فیصلہ پر راضی ہو کر قلعہ سے نیچے اترے اور آپ ﷺ نے ان کا فیصلہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ پر رکھا (کیونکہ وہ سیدنا سعد کے حلیف تھے)۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں یہ حکم کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے والے ہیں وہ تو مار دیئے جائیں اور بچے اور عورتیں قیدی بنائے جائیں اور ان کے مال تقسیم کر لئے جائیں۔ ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے سنا، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو نے بنی قریظہ کے بارے میں وہ حکم دیا جو اللہ عزوجل کا حکم تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ یوں فرمایا کہ بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا۔

ہجرت اور غزوات بیان میں

باب: نبی ﷺ کی ہجرت اور آپ ﷺ کی نشانیوں کے بیان میں۔

1156: ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابراہیم بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے باپ (عازب) کے مکان پر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدی اور بولے کہ تم اپنے بیٹے سے کہو کہ یہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ میرے مکان تک لے چلے۔ میرے والد نے مجھ سے کہا کہ کجاوہ اٹھا لے۔ میں نے اٹھا لیا اور میرے والد بھی سیدنا ابوبکر کے ساتھ اس کی قیمت لینے کو نکلے پھر میرے باپ نے کہا کہ اے ابوبکر! تم نے اس رات کو کیا کیا جس رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے (یعنی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی غرض سے چلے) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم ساری رات چلتے رہے یہاں تک کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا کہ راہ میں کوئی چلنے والا نہ رہا۔ ہمیں سامنے ایک بڑی چٹان دکھائی دی جس کا سایہ زمین پر تھا اور وہاں دھوپ نہ آئی تھی، ہم اس کے پاس اترے۔ میں پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ برابر کی تاکہ رسول اللہ ﷺ اس کے سایہ میں آرام فرمائیں، پھر میں نے وہاں کھلی (چادر) بچھائی اور اس کے بعد عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ سو جائیے، میں آپ

الْعَرِيفَةَ رَمَاهُ فِي الْأَخْحَلِ فَضْرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَهُودُهُ مِنْ قُرَيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السَّلَاحَ فَأَغْسَلَ فَأَنَاهُ جَبْرِيلُ وَهُوَ يَنْقُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السَّلَاحَ؟ وَاللَّهِ مَا وَضَعْتَاهُ اخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِنٌ؟ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلُّوا عَلَى خَنَازِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَلْسِنَةَ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَإِنِّي أَخُكِمُ فِيهِمْ أَنْ تَقْتُلَ الْمُقَاتِلَةَ وَأَنْ تُسَيِّ الدَّرِيَّةَ وَالنِّسَاءَ وَتُقَسِّمَ أَمْوَالَهُمْ * قَالَ هِشَامُ قَالَ أَبِي فَأَخْبَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتُ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ * وَفِي رِوَايَةٍ: حَكَمْتُ بِحُكْمِ اللَّهِ جَلَّ وَ قَالَ مَرَّةً: لَقَدْ حَكَمْتُ بِحُكْمِ الْمَلِكِ *

کتاب الہجرة والمغازي

باب فِي هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيَّامِهِ
1156: عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِلَيَّ فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنِّي رَحْلاً فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِيَ ابْنَتَكَ يَحْمِلُهُ مَعِيَ إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي أَبِي أَحْمِلُهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَحَّحْتُمَا لَيْلَةَ سَرِيَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَوْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّهَيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدَ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَأَبْتَسَ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِي مَكَانًا يَتَأَمُّ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى

ﷺ کے گرد سب طرف دشمن کا کھوج لیتا ہوں (کہ کوئی ہماری تلاش میں تو نہیں آیا)۔ پھر میں نے بکریوں کا ایک چرواہا دیکھا جو اپنی بکریاں لئے ہوئے اسی پتھر کی طرف اس ارادے سے جس ارادے سے ہم آئے تھے (یعنی اس کے سایہ میں ٹھہرنا اور آرام کرنا) آ رہا تھا۔ میں اس سے ملا اور پوچھا کہ اے لڑکے تو کس کا غلام ہے؟ وہ بولا کہ میں مدینہ (شہر یعنی مکہ) والوں میں سے ایک شخص کا غلام ہوں۔ میں نے کہا کہ تیری بکریاں دودھ دلی ہیں؟ وہ بولا ہاں۔ میں نے کہا کہ تو ہمیں دودھ دے گا؟ وہ بولا ہاں۔ پھر وہ ایک بکری کو لایا تو میں نے کہا کہ اس تھن بالوں، مٹی اور گرد و غبار سے صاف کر لے تاکہ یہ چیزیں دودھ میں نہ پڑیں۔ (راوی نے کہا کہ) میں نے براء بن عازب کو دیکھا کہ وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتے اور جھارتے تھے۔ خیر اس لڑکے نے لکڑی کے ایک پیالہ میں تھوڑا سا دودھ دھوا اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا، جس میں رسول اللہ ﷺ کے پینے اور وضو کے لئے پانی تھا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور مجھے آپ ﷺ کو نیند سے جگانا معلوم ہوا، لیکن میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ خود بخود جاگ اٹھے تھے۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا، پھر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ دودھ پیجئے۔ آپ ﷺ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا کوچ کا وقت نہیں آیا؟ میں نے کہا کہ آ گیا۔ پھر ہم زوال آفتاب کے بعد چلے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا (اور وہ اس وقت کا فر تھا) اور ہم تخت زمین پر تھے۔ کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم کو تو کافر دہانے پالیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مت فکر کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سراقہ پر بدعا کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا (حالانکہ وہاں کی زمین سخت تھی) وہ بولا کہ میں جانتا ہوں کہ تم دونوں نے میرے لئے بدعا کی ہے، اب میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تم دونوں کی تلاش میں جو آئے گا اس کو پھیر دوں گا تم میرے لئے دعا کرو (کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس عذاب سے چھڑا دے)۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، تو وہ چھٹ گیا اور لوٹ گیا۔ جو کوئی کافر اس کو ملتا وہ لہہ دیتا کہ ادھر میں سب دیکھ آیا ہوں غرض جو کوئی ملتا تو سراقہ اس کو پھیر دیتا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سراقہ نے اپنی بات پوری کی۔

باب: غزوہ بدر کے متعلق۔

1157: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو قافلہ ابو سفیان کے آنے کی خبر پہنچی، آپ ﷺ نے مشورہ کیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی، آپ ﷺ نے جواب نہ دیا پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی، لیکن آپ

اللہ علیہ وسلم فی ظلہا ثم بسطت علیہ فزوة ثم قلت ثم یا رسول اللہ وأنا أفض لك ما حولك فقام وخرجت أفض ما حولہ فإذا أنا براعی غنم مقبل بغمہ إلى الصخرة يريد منها الذي أردنا فلقى فقلت لمن أنت يا غلام فقال لرجل من أهل المدينة قلت أفي غنمك لبن قال نعم قلت أفنخلب لي قال نعم فأخذ شاة فقلت له أفض الصرغ من الشعر والشراب والقدى قال فرأيت البراء يضرب يده على الأخرى ينفض فحلب لي في فعب معه كئبه من لبن قال ومعي إداوة أرثوي فيها للنبي صلى الله عليه وسلم ليشرب منها وتتوصأ قال فأنت النبي صلى الله عليه وسلم وكوهن أن أوقطه من نومه فوافقته استفظ فصببت على اللبن من الماء حتى برد أسفله فقلت يا رسول الله اشرب من هذا اللبن قال فشرب حتى رصيت ثم قال ألم بأن للرحيل فقلت بلى قال فارتحلنا بعدما زالت الشمس واتبعنا سراقه بن مالك قال ونحن في جلد من الأرض فقلت يا رسول الله أينما فقال لا تحزن إن الله معنا فدعا عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فارتطمت فرسه إلى بطنها أرى فقال إني قد علمت أنكما قد دعوتما علي فاذعوا لي فالله لكما أن أزد عنكما الطلب فدعا الله فنجنا فزجع لا يلقى أحدا إلا قال قد كفيتكم ما هاهنا فلا يلقى أحدا إلا رده قال ووفى لنا *

باب في غزوة بدر

۱۱۵۷ عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم شاور حين بلغه إقبال أبي سفیان قال فتكلم أبو بكر فاعرض عنه ثم تكلم

ﷺ جب بھی مخاطب نہ ہوئے۔ آخر سیدنا سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس) اٹھے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہم (یعنی انصار) سے پوچھتے ہیں؟ تو قسم اللہ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر آپ ہم کو حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں، تو ہم ضرور ڈال دیں گے اور اگر آپ ﷺ حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو برک الغنماد تک بھگا دیں، (جو کہ مکہ سے بہت دور ایک مقام ہے) تو البتہ ہم ضرور بھگا دیں گے (یعنی ہم ہر طرح آپ ﷺ کے حکم کے تابع ہیں گو ہم نے آپ ﷺ سے یہ عہد نہ کیا ہو۔ آخر فرین ہے انصار کی جانثاری پر) تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے۔ وہاں قریش کے پانی پلانے والے ملے۔ ان میں بنی حجاج کا ایک کالا غلام بھی تھا، صحابہ نے اس کو پکڑا اور اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے متعلق پوچھنے لگے۔ وہ کہتا تھا کہ مجھے ابوسفیان کا تو علم نہیں، البتہ ابو جہل، متبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہیں۔ جب وہ یہ کہتا، تو اس کو مارتے اور جب وہ یہ کہتا کہ اچھا اچھا میں ابوسفیان کا حال بتاتا ہوں، تو اس کو چھوڑ دیتے۔ پھر اس سے پوچھتے تو وہ یہی کہتا کہ میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابو جہل، متبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں۔ پھر اس کو مارتے اور رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے یہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا کہ تم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ تم سے سچ بولتا ہے تو تم اسکو مارتے ہو اور جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو (یہ ایک معجزہ ہوا)۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے اور ہاتھ زمین پر رکھ کر نشاندہی کی۔ اور یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے۔ راوی نے کہا کہ پھر جہاں آپ ﷺ نے ہاتھ رکھا تھا، اس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر کافر اسی جگہ گرا (یہ دوسرا معجزہ ہوا)۔

1158: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسیہ (ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لائے وہ لوٹ کر آیا اور اس وقت میرے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی نہ تھا۔ راوی نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ کی کس بی بی کا انس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور فرمایا کہ ہمیں کام ہے، تو جس کی سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو۔ یہ سن کر چند آدمی آپ ﷺ سے اپنی سواریوں کی طرف جانے کی اجازت مانگنے لگے جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں صرف وہ لوگ جائیں جن کی سواریاں موجود ہوں۔ آخر آپ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ مشرکین سے

عُمُرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا نَسَا تَرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُحْبِطَهَا الْبَحْرَ لَأَحْبَطْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغَمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَذَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدٌ لَبِي الْمَحْجَاجِ فَأَخَذُوهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُولُ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعَتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ ضَرَبُوهُ فَقَالَ تَعَمُّ أَنَا أَخْبِرْتُمْ هَذَا أَبُو سُفْيَانَ فَإِذَا تَرَكُوهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ عَلِمَ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعَتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هَذَا أَيْضًا ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقْتُمْ وَتَتْرَكُوهُ إِذَا كَذَبْتُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرَعٌ فَلَانَ قَالَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَاهُنَا هَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعٍ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۵۸ عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال بعث رسول الله ﷺ بسيسة عتبا ينظر ما صنعت عير أبي سفيان فجاء وما في البيت أحد غيري وغير رسول الله ﷺ قال لا أدري ما استنى بعض نسائه قال فحدثته الحديث قال فخرج رسول الله ﷺ فتكلم فقال إن لنا طلبة فمن كان ظهره حاضرا فليركب معنا فحعل رجال يستأذنون في ظهرناهم في غلوا المدينة فقال لا إلا من كان ظهره حاضرا فانطلق رسول الله ﷺ وأصحابه حتى سبوا المشركين

پہلے بدر میں پہنچے اور مشرک بھی آگئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف نہ بڑھے جب تک میں اس کے آگے نہ ہوں۔ پھر مشرک قریب پہنچے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس جنت میں جانے کے لئے اٹھو جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ عمیر بن حمام انصاری نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! اس نے کہا واہ سبحان اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کیوں کہتا ہے؟ وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس امید پر کہا کہ میں بھی اہل جنت سے ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو جنتی ہے۔ یہ سن کر چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکال کر کھانے لگا پھر بولا کہ اگر میں اپنی کھجوریں کھانے تک جیوں تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور جنتی کھجوریں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور کافروں سے لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔

باب: فرشتوں کی امداد، قیدیوں کے فدیہ اور مال غنیمت کے حلال ہونے کے متعلق۔

1159: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کو دیکھا کہ وہ ایک ہزار تھے اور آپ ﷺ کے اصحاب تین سو انیس تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ پھیلائے اور اپنے پروردگار سے پکار پکار کر دعا کرنے لگے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے) یا اللہ! تو نے جو وعدہ مجھ سے کیا اس کو پورا کر، اے اللہ! تو مجھے دیدے جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا، اے اللہ! اگر تو مسلمانوں کی اس جماعت کو تباہ کر دے گا، تو پھر زمین میں تیری عبادت کوئی نہ کرے گا۔ پھر آپ ﷺ اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے برابر دعا کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی چادر مبارک کندھوں سے اتر گئی۔

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ کی چادر کندھوں پر ڈال دی پھر پیچھے سے لپٹ گئے اور کہا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! بس آپ ﷺ کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالیٰ اپنا وہ وعدہ پورا کرے گا جو اس نے آپ سے کیا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ”جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس نے تمہاری دعا قبول فرمائی اور فرمایا کہ میں تمہاری مدد ایک ہزار لاکھ فرشتوں سے کروں گا“ (الانفال: 9) پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی مدد فرشتوں سے کی۔ ابو زبیر (راوی حدیث) نے کہا کہ مجھ سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ اس روز ایک مسلمان ایک کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو کہ اس کے آگے تھا، اتنے میں اوپر سے کوڑے کی آواز سنائی دی وہ کہتا تھا کہ بڑھے اے حیروم (حیروم

إلى بذر وجاء المشركون فقال رسول الله ﷺ لا يقدم أحد منكم إلى شيء حتى أكون أنا ذؤابة فذنا المشركون فقال رسول الله ﷺ قوموا إلى الجنة عرضها السموات والأرض قال يقول عمير بن الحمام الأنصاري يا رسول الله جنة عرضها السموات والأرض قال نعم قال بسخ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يحملك على قولك بسخ قال لا والله يا رسول الله إلا رجاء أن أكون من أهلها قال فإلك من أهلها فأخرج تمرات من قرنه فجعل يأكل منهن ثم قال لن أنسا حيث حتى أكل تمراتي هذه إنها لحياة طويلة قال فرمى بما كان معه من التمر ثم قاتلهم حتى قتل *

باب في الإمداد بالملائكة وفداء الأسارى وتخليل الغنيمة

١١٥٩ عن عبد الله بن عباس رضي الله عنه قال حدثني عمر بن الخطاب قال لما كان يوم بدر نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى المشركين وهم ألف وأصحابه ثلاث مائة وتسعة عشر رجلاً فاستقبل نبي الله صلى الله عليه وسلم القبلة ثم مده يديه فجعل يهتف بربه اللهم أنجز لي ما وعدتني اللهم أت ما وعدتني اللهم إن تهلك هذه العصابة من أهل الإسلام لا تعبد في الأرض فما زال يهتف بربه ماداً يديه مستقبلاً القبلة حتى سقط رداؤه عن منكبيه فاتاه أبو بكر فاخذ رداءه فألقاه على منكبيه ثم التزمه من ورائه وقال يا نبي الله كفاك مناضدك ربك فإنه سينجز لك ما وعدك فأنزل الله عز وجل (إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممدكم بألف من الملائكة مردفين) (الأنفال: ٩) فأمده الله بالملائكة قال أبو زميل فحدثني ابن عباس قال بينما رجل من المسلمين يومئذ يشتد في أثر رجل من المشركين أمامه إذ

اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا) پھر جو دیکھا تو وہ کافر اس مسلمان کے سامنے چت گر پڑا۔ مسلمان نے جب اس کو دیکھا کہ اس کی ناک پر نشان تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا، جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے اور وہ (کوڑے کی وجہ سے) سبز ہو گیا تھا۔ پھر مسلمان انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے یہ تیسرے آسمان سے آئی ہوئی مدد تھی۔ آخر مسلمانوں نے اس دن ستر کافروں کو مارا اور ستر کو قید کیا۔ ابو زمیل نے کہا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب قیدی گرفتار ہو کر آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ ہماری برادری کے لوگ ہیں اور کنبے والے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ ان سے کچھ مال لے کر چھوڑ دیجئے جس سے مسلمانوں کو کافروں سے مقابلہ کرنے کی طاقت بھی ہو اور شاید اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اسلام کی ہدایت کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ! تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ ﷺ! میری رائے وہ نہیں ہے جو ابو بکر کی رائے ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں تاکہ ہم ان کو قتل کریں۔ عقیل کو علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیجئے، وہ ان کی گردن ماریں اور مجھے میرا فلان عزیز دیجئے کہ میں اس کی گردن ماروں، کیونکہ یہ لوگ کفر کے امام ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے پسند آئی اور میری رائے پسند نہیں آئی اور جب دوسرا دن ہوا اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا (تو دیکھا کہ) آپ ﷺ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہما دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بھی بتائیے کہ آپ اور آپ کے ساتھی کیوں رو رہے ہیں؟ اگر مجھے بھی رونا آئے گا تو روؤں گا ورنہ آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونا رونے کی صورت بناؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس وجہ سے روتا ہوں کہ جو تمہارے ساتھیوں کو فدیہ لینے سے میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا اس درخت سے بھی زیادہ نزدیک (رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک درخت تھا، اس کی طرف اشارہ کیا) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ”جی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زمین میں کافروں کا زور نہ توڑ دے“ (الانفال: 67-69)۔

باب: جنگ بدر کے مردار کافروں سے نبی ﷺ کی گفتگو جبکہ وہ مردہ تھے۔
1160: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یوں ہی پڑا رہنے دیا۔ پھر آپ ﷺ ان کے پاس

سَمِعَ ضَرْبَةَ السَّوْطِ بِالسَّوْطِ فَوَقَّهُ وَصَوَّتَ الْفَارِسَ يَقُولُ
أَقْدَمُ حَيْرُومٍ فَظَنَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَحَزَّ مُسْتَلْقِيًا
فَنظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خَطَمَ أَنْفَهُ وَشَقَّ وَجْهَهُ كَضَرْبَةِ
السَّوْطِ فَأَخْضَرَ ذَلِكَ أَجْمَعُ فَبَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ
بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّلَاثَةَ فَتَلَّوْا يَوْمَئِذٍ
سَبْعِينَ وَأَسْرَوْا سَبْعِينَ قَالَ أَبُو ذُنَيْبٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَلَمَّا أَسْرَوْا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ
وَعُمَرَ مَا تَوَوَّنَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا
نَبِيَّ اللَّهِ هُمْ بَنُو الْعَمِ وَالْعَمِيرَةُ أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ
فَدَيْتَهُ فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةٌ عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ
يَهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَرَى يَا ابْنَ
الْخَطَّابِ قُلْتَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى الَّذِي
رَأَى أَبُو بَكْرٍ وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ
أَعْنَاقَهُمْ فَيُمْكِنُ عَلَيْنَا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ
وَيُمْكِنُنِي مِنْ فُلَانٍ نَسِيًا لَعَمْرِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَإِنَّ
هَؤُلَاءِ أُمَّةٌ الْكُفْرَ وَصَنَادِيدُهُمَا فَهَوِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهْوُ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ
جُنْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ بِنِكَيَانِ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّ شَيْءٍ نَبَّيْتَنِي أَلْتَ
وَصَاحِبِكَ فَإِنَّ وَجَدْتُ بُكَاءَ بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ
بُكَاءَ تَبَايَعْتُ لِبَكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْكِي
لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابِكَ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ
عَرَضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٌ
قَرِيبَةٌ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ
لِنَبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُبْعَثَ فِي الْأَرْضِ) إِلَى
قَوْلِهِ (فَكُلُّوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا) (الأنفال: 67-69) فَاخْلُ اللَّهُ النَّيْمَةَ لَهُمْ *

باب كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ لِقَتْلِي بَدْرٍ بَعْدَ مَوْتِهِمْ
۱۱۶۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ قَتْلِي بَدْرٍ ثَلَاثًا

تشریف لائے اور ان کو آواز دیتے ہوئے فرمایا کہ اے ابو جہل بن ہشام، اے امیہ بن خلف، اے عقبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ! کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا؟ کیونکہ میں نے تو اپنے رب کا وعدہ سچا پایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا، تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا سنتے ہیں اور کب جواب دیتے ہیں؟ یہ تو مردار ہو کر سڑ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں اس کو تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سنتے ہو۔ البتہ یہ بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہیں کھینچ کر بدر کے کنوئیں میں ڈال دیا گیا۔ (یعنی وہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سن رہے تھے)۔

باب: غزوہ احد کا بیان۔

1161: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن (جب کافروں کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہو گئے) اکیلے رہ گئے سات آدمی انصار کے اور درقریش کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہ گئے تھے اور کافروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جوم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو کون پھرتا ہے؟ اس کو جنت ملے گی یا جنت میں میری رفاقت ملے گی۔ ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔ (کفار نے) پھر جوم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ان کو لوثا تا ہے؟ اس کو جنت ملے گی یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔ ایک اور انصاری آگے بڑھا اور لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔ پھر یہی حال رہا یہاں تک کہ ساتوں انصاری شہید ہو گئے۔ (سبحان اللہ انصاری کی جانثاری اور وفاداری کیسی تھی یہاں سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے) تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے اپنے اصحاب کے ساتھ انصاف نہ کیا (یا ہمارے اصحاب نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا) (پہلی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ انصاف نہ کیا یعنی قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہو گئے قریش کو بھی نکلنا تھا دوسری صورت میں یہ معنی ہوں گے ہمارے اصحاب جو جان بچا کر بھاگ گئے انہوں نے انصاف نہ کیا کہ ان کے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے آپ کو بچانے کی فکر میں رہے)۔

باب: احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا بیان۔

1162: سیدنا ابو حازم سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، جب ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن زخمی ہونے کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت ٹوٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر خود لوثا (تو سر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

ثُمَّ أَنَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا جَهْلٍ بِنِ
هَشَامٍ يَا أُمِّيَّةَ بْنَ خَلْفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ
رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ
وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
يَسْمَعُونَ وَأَنَّى يُجِيبُونَ وَقَدْ جِئْتُمَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا
يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُجِّبُوا فَأَلْقَوْا فِي
قَلْبِ بَدْرٍ *

باب فِي غَزْوَةِ أُحُدٍ

١١٦١ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي
سَبْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهَقُوهُ
قَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي
الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ
رَهَقُوهُ أَيْضًا فَقَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ
رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى
قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِيهِ مَنَا أَنْصَفْنَا
أَسْحَابَنَا *

باب جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ

١١٦٢ عَنْ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ
سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ وَهَشِمَتْ
الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ

خون دھوتی تھیں اور سیدنا علیؑ اس پر سے پانی ڈالتے تھے۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے خون اور زیادہ نکلتا ہے تو انہوں نے بورے کا ایک ٹکڑا جلا کر رکھ زخم پر بھر دی تب خون بند ہوا۔

1163: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دانت احد کے دن ٹوٹا اور سر پر زخم لگا۔ آپ ﷺ خون کو صاف کرتے جاتے اور فرماتے تھے کہ اس قوم کی فلاح کیسے ہوگی جس نے اپنے پیغمبر کو زخمی کیا اور اس کا دانت توڑا حالانکہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا تھا۔ اس وقت یہ آیت اتری کہ ”تمہارا کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ چاہے ان کو معاف کرے اور چاہے عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں“ (آل عمران: 128)۔

باب: نبی ﷺ کی طرف سے احد کے دن جبریل اور میکائیل علیہم السلام کا لڑنا۔

1164: فاتح ایران سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں طرف دو آدمیوں کو دیکھا، جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے (اور وہ آپ ﷺ کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے) اس سے پہلے اور اسکے بعد میں نے ان کو نہیں دیکھا وہ جبریل اور میکائیل علیہما السلام تھے (اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ان فرشتوں کے ساتھ عزت دی اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا صرف بدر میں لڑنا خاص نہ تھا)۔

باب: اللہ تعالیٰ کا غصہ اس پر بہت زیادہ ہوتا ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے قتل کیا ہو۔

1165: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا غصہ ان لوگوں پر بہت زیادہ ہوتا ہے جنہوں نے ایسا کیا اور آپ ﷺ اپنے دانت کی طرف اشارہ کرتے تھے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا غصہ اس شخص پر (بھی) بہت زیادہ ہوتا ہے جس کو رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کریں (یعنی جہاد میں جس کو ماریں کیونکہ اس مردود نے پیغمبر کو مارنے کا قصد کیا ہوگا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جن کو آپ ﷺ احداً یقصاص میں ماریں)۔

باب: آپ ﷺ کی قوم سے آپ ﷺ کو جو تکلیف پہنچی اس کا بیان۔

1166: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر احد کے دن سے بھی زیادہ سخت دن کوئی گزرا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تیری قوم سے بہت آفت اٹھائی ہے (یعنی قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت رنج مجھے عقبہ کے دن ہوا جب میں نے عبدیالیل کے بیٹے پر اپنے آپ کو پیش کیا (یعنی اس

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً خَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا نَسِمَ الْأَصْفَقَةَ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمَ *

۱۱۶۳ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَرَتْ رَبَاعِيَّتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشَجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَّتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) (آل عمران: ۱۲۸) *

باب قتال جبریل ومیکائیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم أحد

۱۱۶۴ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيَاضٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ يَعْنِي جَبْرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ *

باب اشتد غضبُ الله على من قتلَهُ رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا هَذَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَّتِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى رَجُلٍ يَفْتُلُهُ رَسُولُ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ *

باب ما لقي النبی ﷺ من أذى قومه
۱۱۶۶ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ

سے مسلمان ہونے کو کہا) اس نے میرا کہنا نہ مانا۔ میں چلا اور میرے چہرے پر (بہت زیادہ) رنج و غم تھا۔ پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی یکساں رنج میں چلتا گیا) مگر جب (مقام) قرن الثعالب میں پہنچا۔ میں نے اپنا سراٹھایا اور دیکھا تو ایک بادل کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا ہوا ہے اور اس میں جبرئیل علیہ السلام تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہ نے آپ کی قوم کا کہنا اور جو انہوں نے آپ کو جواب دیا سن لیا ہے۔ اور پہاڑوں کے فرشتے کو اس لئے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ جو چاہیں اس کو حکم کریں۔ پھر اس فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام کیا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا کہنا سن لیا ہے اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ آپ جو حکم دیں میں کروں۔ پھر آپ جو چاہیں کہیں؟ اگر آپ کہیں تو میں دونوں پہاڑ (یعنی ابونتیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان پر ملا دوں (اور ان کو پکھل دوں)؟۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (میں یہ نہیں چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے گا جو خاص اسی کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے (سخان اللہ کیا شفقت تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت پر۔ وہ رنج دیتے اور آپ ان کی تکلیف گوارا کرتے)۔

1167: سیدنا جناب بن سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کسی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی زخمی ہو گئی اور خون نکل آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے تو مگر ایک انگلی جس میں سے خون نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے یہ تکلیف ہوئی (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنی سی تکلیف بے حقیقت ہے)۔

1168: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اپنے دوستوں سمیت بیٹھا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی ذبح کی گئی تھی۔ ابو جہل نے کہا کہ تم میں سے کون جا کر اس کی بچہ دانی لاتا ہے اور اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان میں رکھ دیتا ہے جب کہ وہ سجدے میں جائے؟ یہ سن کر ان کا بد بخت شقی (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اٹھا اور لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں کے بیچ میں وہ بچہ دانی رکھ دی۔ پھر ان لوگوں نے نبی شروع کی اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے کے اوپر گرنے لگے میں کھڑا ہوا دیکھتا تھا، مجھے اگر زور ہوتا (یعنی میرے مددگار لوگ ہوتے)، تو میں اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ سے پھینک دیتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے ہی میں رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر نہیں اٹھایا، یہاں تک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر کی تو وہ آئیں

منہم یوم العقبة إذ عرضت نفسي على ابن عبد
باليل بن عبد كلال فلم يجني الي ما أردت
فانظلفت وأنا مهموم على وجهي فلم أستفق إلا
بقرن الثعالب فرفعت رأسي فإذا أنا بسحابة قد
انظنتني فظنرت فإذا فيها جبريل فناداني فقال إن
الله عز وجل قد سمع قول قومك لك وما ردوا
عليك وقد بعث إليك ملك الجبال لتأمره بما
شئت فيهم قال فناداني ملك الجبال وسلم علي ثم
قال يا محمد إن الله قد سمع قول قومك لك وأنا
ملك الجبال وقد بعثني ربك إليك لتأمرني بأمرك
فما شئت إن شئت أن أطبق عليهم الأخشبين فقال
لله رسول الله صلى الله عليه وسلم بل أرجو أن
يخرج الله من أصلاهم من بعد الله وحده لا
يشرك به شيئاً

1167 عن جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ قال
دمیت اصبغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
بعض تلك المشاهد فقال: هل أنت إلا اصبغ دمی
وفي سبیل اللہ ما لقیتم

1168 عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال بینما
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند البیت
وأبو جهل وأصحاب له جلوس وقد لحرت جزور
بالانس فقال أبو جهل أیکم یقوم الی سلا جزور
بني فلان فیأخذہ فیضعه فی کفنی محمد إذا سجد
فأبعت أشقی القوم فأخذہ فلما سجد النبي صلی
الله علیہ وسلم وضعه بین کفیه قال فاستضحکوا
وجعل بعضهم یمیل علی بعض وأنا قائم أنظر لؤ
کانت لی متعة طرحته عن ظهر رسول الله صلی
الله علیہ وسلم والنبي صلی الله علیہ وسلم ساجد
ما یرفع رأسه حتی انطلق إنسان فأخبر فاطمة

اور اس وقت وہ لڑکی تھیں اور اس کو آپ ﷺ کی پیٹھ سے اتارا اور پھر ان لوگوں کی طرف آئیں اور ان کو بُرا کہا۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے، تو بلند آواز سے ان پر بددعا کی۔ اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ جب آپ ﷺ دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے اور جب اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! قریش کو سزا دے۔ تین بار آپ ﷺ نے فرمایا اور وہ لوگ آپ ﷺ کی آوازیں کر آپ ﷺ کی بددعا سے ڈر گئے اور ان کی ہنسی جاتی رہی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! تو ابو جہل بن ہشام، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو بُرا بنا کر دے اور ساتویں کا نام مجھے یاد نہیں رہا (بخاری کی روایت میں اس کا نام شمارہ بن ولید مذکور ہے)۔ پھر قسم اس کی جس نے محمد ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا کہ میں نے ان سب لوگوں کو جن کا نام آپ ﷺ نے لیا تھا، بدر کے دن مقتول پڑے ہوئے دیکھا کہ ان کی لاشیں گھسیٹ گھسیٹ کر بدر کے کونوں میں ڈالی گئیں (جیسے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے ہیں) ابو اسحاق نے کہا کہ ولید بن عقبہ کا نام اس حدیث میں غلط ہے۔

باب: انبیاء علیہم السلام کا اپنی قوم کی تکلیف پر صبر کرنا۔

1169: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ گویا کہ میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں، کہ آپ ﷺ ایک پیغمبر کا حال بیان کر رہے تھے کہ ان کی قوم نے ان کو مارا تھا اور وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ اے اللہ! میری قوم کو بخش دے وہ نادان ہیں۔ (سبحان اللہ نبوت کے حوصلے کا کیا کہنا)۔

باب: ابو جہل کا قتل۔

1170: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو جہل کی خبر کون لاتا ہے؟ یہ سن کر سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے تو دیکھا کہ عفراء کے بیٹوں نے اسے ایسا مارا تھا کہ وہ زمین پر گر رہا تھا (یعنی قریب المرگ تھا) سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑی اور کہا کہ تو ابو جہل ہے؟ وہ بولا کہ کیا تم نے اس شخص (ابو جہل) سے زیادہ مرتے والے شخص کو قتل کیا ہے؟ (یعنی مجھ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجے کا نہیں) یا اس نے کہا کسی بڑے آدمی کو اس کی قوم نے قتل کیا ہے جو مجھ سے بڑا ہو؟ (یعنی اگر تم نے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہیں) ابو جہل نے کہا کہ ابو جہل نے کہا کہ کاش کاشکار کے سوا اور کوئی مجھے مارتا۔

باب: کعب بن اشرف کے قتل کا واقعہ۔

فحاءت وهي جويرية فطرحته عنه ثم اقبلت عليهم
تشتهمهم فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم
صلاته رفع صوته ثم دعا عليهم وكان اذا دعا
تلافا واذا سال سال ثلاثا ثم قال اللهم عليك
بقریش ثلاث مرات فلما سمعوا صوته ذهب عنهم
الصحك وخافوا ذعوتهم ثم قال اللهم عليك بابي
جهل بن هشام وعقبه بن ربیعة وشيبة بن ربیعة
والوليد بن عقبه وأمية بن خلف وعقبه بن ابي
معيط وذكر السباع ولم احفظه فوالذي بعث
محمدًا صلى الله عليه وسلم بالحق لقد رأيت
الذين سمى صرعى يوم بدر ثم سحوا إلى القلب
قنب بدر قال أبو إسحق الوليد بن عقبه غلط في
هذا الحديث *

باب صبر الأنبياء على أذى قومهم

1169 عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه
قال كآني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
يحكي نبيًا من الأنبياء ضربته فومته وهو يمسح الدم
عن وجهه ويقول رب اغفر لقومي فإنهم لا
يعلمون *

باب قتل أبي جهل

1170 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من ينظر لنا ما
صنع أبو جهل فإطلق ابن مسعود فوجدته قد ضربته
ابنا عفراء حتى برد قال فأخذ بلحيتيه فقال أنت أبو
جهل فقال وهل فوق رجل قتلتموه أو قال قتله
قومه قال وقال أبو مجلز قال أبو جهل فلو غير
أكار قتلني *

باب قتل كعب بن الأشرف

1171: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کعب بن اشرف (کے قتل) کا کون ذمہ لیتا ہے؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی تکلیف دی ہے۔ سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے کہ میں اسے مار ڈالوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، تو انہوں نے عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں کچھ بات بناؤں (جھوٹ بولوں)۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے اختیار ہے۔ چنانچہ سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ پاس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم سے صدقہ مانگا ہے اور اس نے تو ہمیں تنگ کر رکھا ہے۔ کعب نے کہا کہ ابھی کیا ہے، اللہ کی قسم آگے چل کر تم کو بہت تکلیف ہوگی۔ وہ بولے کہ خیر اب تو ہم اس کا اتباع کر چکے ہیں اب ایک دم چھوڑنا تو اچھا نہیں لگتا، مگر دیکھ رہے ہیں کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ خیر میں تیرے پاس کچھ قرض لینے آیا ہوں۔ کعب بن اشرف نے کہا کہ میرے پاس کچھ گروی رکھ دو۔ انہوں نے کہا کہ تم کیا چیز گروی رکھنا چاہتے ہو؟ کعب نے کہا تم میرے پاس اپنی عورتوں کو گروی رکھ دو۔ انہوں نے جواب دیا ہم تیرے پاس عورتوں کو کیسے گروی رکھ دیں؟ کیونکہ تو عرب کا بے انتہا خوبصورت ہے۔ کعب بولا کہ اپنے بیٹوں کو میرے پاس گروی رکھ دو۔ وہ بولے بھلا ہم انہیں کیونکر گروی رکھ دیں؟ کل کو انہیں طعنہ دیا جائے گا کہ فلاں دو سق کھجور کے عوض گروی رکھا گیا تھا۔ لیکن ہم تیرے پاس ہتھیار رکھ دیں گے اس نے کہا تنگ ہے۔ پس انہوں نے کعب سے وعدہ کیا کہ وہ حادثہ، ابی عیسٰ بن جبر اور عباد بن بشر کو بھی ساتھ لائے گا۔ راوی نے کہا کہ وہ رات کو آئے اور کعب کو بلایا۔ وہ قلعہ سے نیچے اتر کر ان کے پاس آئے لگا۔ اس کی بیوی نے پوچھا کہ تم اس وقت کہاں جا رہے ہو؟ کعب نے جواب دیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور میرا بھائی ابونا کلمہ مجھے بلارہے ہیں (ڈرنے کی کوئی بات نہیں) عورت بولی کہ اس آواز سے تو گویا خون ٹپک رہا ہے۔ کعب نے کہا یہ صرف میرا دوست محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ (اور میرا دوہدہ شریک بھائی ابونا کلمہ ہے اور عزت والے آدمی کو تو اگر رات کے وقت نیزہ مارنے کیلئے بھی بلایا جائے تو وہ فوراً منظور کر لے۔ ادھر سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ (دو اور آدمیوں کو ساتھ لائے تھے)۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب کعب بن اشرف آئے گا، تو میں اس کے بال پکڑ کر سونگھوں گا، جب تم دیکھو کہ میں نے اس کے سر کو مضبوط پکڑ لیا ہے، تو تم جلدی سے اسے مار دیتا۔ جب کعب ان کے پاس چادر سے سر لپیٹے ہوئے آیا اور خوشبو کی مہک اس میں پھیل رہی تھی، تب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے پاس سے کیسی بہترین خوشبو آ رہی ہے۔ کعب نے جواب دیا کہ ہاں! میری بیوی عرب

۱۱۷۱ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَا أَدْنُ لِي فَلَأُقِلُّ قَالَ قُلْ فَإِنَّهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ آزَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَثَانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمُتُنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَتَكَرَّرَ أَنْ نَدْعُهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيْ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ آرَدْتُ أَنْ تُسَلِّفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرَاهِنِي قَالَ مَا تَرِيدُ قَالَ تَرَاهِنِي نِسَاءَكُمْ قَالَ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَرَاهِنُكَ نِسَاءَنَا قَالَ لَهُ تَرَاهِنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رَهْنٌ فِي وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلَكِنْ تَرَاهِنُكَ اللَّامَةُ بَعْنِي السَّلَاحُ قَالَ فَتَنَعَمُ وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَيْسَى بْنِ جَبْرِ وَعَبَادِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لِيَلَا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سَفِيَانُ قَالَ غَيْرَ عَمْرٍو قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّكَ صَوْتُ دَمٍ قَالَ إِنَّمَا هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيْعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دَعَانِي إِلَى طَعْنَةٍ لِيَلَا لِأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمَكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطَّيِّبِ قَالَ

کی سب سے زیادہ معطر رہنے والی عورت ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا مجھے اپنا سر سوگھنے کی اجازت دیتے ہو؟ اس نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے سوگھا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے پھر (دوبارہ سوگھنے کی) اجازت ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے۔ چنانچہ جب سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسے مضبوط پکڑ لیا، تب انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس کو مارو، چنانچہ انہوں نے کعب بن اشرف کو مار ڈالا۔

باب: غزوہ رقائق کا بیان۔

1172: سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک لڑائی میں نکلے اور ہم چھ آدمیوں کے پاس صرف ایک اونٹ تھا۔ ہم باری باری اس پر سوار ہوتے تھے۔ ہمارے قدم چھلنی ہو گئے تھے اور میرے دونوں پیر پھٹ گئے اور ناخن بھی گر پڑے، تو ہم نے اپنے پیروں پر پٹیاں باندھ لیں، اس لڑائی کا نام ذات الرقاق بھی اسی وجہ سے رکھا گیا (یعنی پٹیوں دھبیوں والی لڑائی) کیونکہ ہم پاؤں پھٹ جانے کی وجہ سے ان پر پٹیاں باندھتے تھے۔ ابو بردہ (راوی) نے کہا کہ یہ حدیث ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سنائی پھر (ریا کاری کے خوف سے) بیان نہیں کرتے تھے۔ اور ابواسامہ نے کہا کہ برید کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے یہ زیادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ اس کی جزا دے۔

باب: غزوہ احزاب جو جنگ خندق کے نام سے مشہور ہے۔

1173: سیدنا ابراہیم التیمی اپنے والد (یزید بن شریک تیمی) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص بولا: اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہوتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتا اور لڑنے میں کوشش کرتا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو ایسا کرتا؟ (یعنی تیرا کہنا معتبر نہیں ہو سکتا۔ کرنا اور ہے اور کہنا اور ہے۔ صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس سے بڑھ کر نہ کر سکتا تھا) میں اپنے آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ ہم غزوہ احزاب کی رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی بھی خوب چمک رہی تھی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ہے جو جا کر کافروں کی خبر لائے؟ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔ یہ سن کر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسی نے جواب نہ دیا (کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ ایسی سردی میں رات کو خوف کی جگہ میں جائے اور خبر لائے حالانکہ صحابہ کی جانثاری اور ہمت مشہور ہے)۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ہے جو کافروں کی خبر میرے پاس لائے؟ اور اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب کرے گا۔ کسی نے جواب نہ دیا سب خاموش رہے۔

نَعَمْ تَحْتِي فُلَانَةٌ هِيَ أَعْظَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ فَتَأْذُنُ لِي أَنْ أَشْمَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشَمْتُ فَتَنَاوَلْتُ فَشَمْتُ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أَغْوِدَ قَالَ فَاسْتَمَكَنْ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ دُونَكُمْ قَالَ فَتَقْتَلُوهُ*

باب غزوة الرقاق

۱۱۷۲ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةٌ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ فَتَقَبْتُ أَقْدَامَنَا فَتَقَبْتُ قَدَمَيْي وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي فَكُنَّا نُلْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخَرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةُ ذَاتِ الرَّقَاقِ لِمَا كُنَّا نَعْصَبُ عَلَى أَرْجُلِنَا مِنَ الْخَرَقِ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ كَأَنَّ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ قَالَ أَبُو أَسَامَةَ وَرَأَيْتِي غَيْرَ بُرَيْدٍ وَاللَّهِ يُجْزِي بِهِ *

باب في غزوة الأحزاب، وهي الخندق

۱۱۷۳ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ فَقَالَ حَذِيفَةُ أَلَيْتُ كُنْتُ تَفْعَلُ ذَلِكَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ وَأَخَذْتُنَا رِيحٌ شَدِيدَةٌ وَقُرُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَيْرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَنَّا فَلَمْ يُجِبْنِي مِمَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَيْرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَنَّا فَلَمْ يُجِبْنِي مِمَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا

آخر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے حذیفہ! اٹھ اور کافروں کی خبر لا۔ اب کوئی چارہ نہ تھا کیونکہ آپ ﷺ نے میرا نام لے کر جانے کا حکم دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جا اور کافروں کی خبر لے کر آ اور ان کو مجھ پر مت اکسانا۔ (یعنی کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے ان کو مجھ پر غصہ آئے اور وہ تجھے ماریں یا لڑائی پر مستعد ہوں)۔ جب میں آپ ﷺ کے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنی سردی بالکل کافور ہوگی بلکہ گرمی معلوم ہوتی تھی یہ آپ ﷺ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پہلے تو نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کرے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہاں تک کہ میں نے ان کے پاس پہنچ کر دیکھا کہ ابوسفیان اپنی کمر کو آگ سے سینک رہا ہے، تو میں نے تیر مکان پر چڑھایا اور مارنے کا قصد کیا۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ پیدا ہو۔ اگر میں مار دیتا تو بیشک ابوسفیان کو مار لیتا۔ آخر میں لوٹا پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہوں۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور سب حال کہہ دیا، اس وقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپ ﷺ کا ایک بڑا معجزہ تھا) آپ ﷺ نے مجھے اپنا ایک فاضل کمر اؤڑھا دیا، جس کو اؤڑھ کر آپ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے۔ میں اس کو اؤڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اٹھ اے بہت زیادہ سونے والے!

1174: سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ احزاب کے دن ہمارے ساتھ مٹی ڈھوتے تھے (جب مدینہ کے گرد خندق کھودی گئی) اور مٹی نے آپ ﷺ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا لیا تھا۔ آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے: قسم اللہ تعالیٰ کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے۔ تو ہم پر اپنی رحمت کو اتار ان لوگوں (یعنی مکہ والوں) نے ہمارا کہنا نہ مانا (یعنی ایمان نہ لائے) اور ایک روایت میں ہے کہ سرداروں نے ہمارا کہنا نہ مانا۔ جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہیں (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم ان کے شریک نہیں ہوتے اور یہ آپ ﷺ بلند آواز سے فرماتے تھے۔

1175: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب خندق کے دن یہ رجز پڑھ رہے تھے کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ سے اسلام پر یا جہاد پر بیعت کی ہے (اس وقت تک) جب تک ہم زندہ رہیں اور رسول اللہ ﷺ یہ رجز پڑھ رہے تھے: اے اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے پس تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔

بِخَيْرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتَا فَلَمْ يُعِجِبْهُمَا أَحَدٌ فَقَالَ قَوْمٌ يَا حَذِيفَةُ فَأَتَيْنَا بِخَيْرِ الْقَوْمِ فَلَمْ أَحْجِدْ بُدًّا إِذْ دَعَانِي بِاسْمِي أَنْ أَقَوْمٌ قَالَ أَذْهَبُ فَأَتَيْتُ بِخَيْرِ الْقَوْمِ وَلَا تَدْعُرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَثَيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّما أَمْشِي فِي حَمَامٍ حَسَى أَنْسُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سَفْيَانَ يُصَلِّي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كِبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَدْعُرْهُمْ عَلَيَّ وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي سَهْمِ الْحَمَامِ فَلَمَّا آتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَيْرِ الْقَوْمِ وَفَرَعْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِ عِبَادَةٍ كَأَنَّكَ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ قَوْمٌ يَا نُؤْمَانُ

۱۱۷۴: عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يُنْقَلُ مَعَنَا الشَّرَابُ وَلَقَدْ وَارَى الشَّرَابُ بِيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَوْ لَا أَتَيْتُ مَا أَهْتَدَيْتُنَا - وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّتُنَا - فَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنْ الْأَمْلَى قَدْ أَبْوَأَ عَلَيْنَا - قَالَ وَرَبِّمَا قَالَ: - إِنْ الْأَمْلَى قَدْ أَبْوَأَ عَلَيْنَا - إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةَ آبَيْنَا - وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ *

۱۱۷۵: عَنِ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقُولُونَ: يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا - عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا أَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَصَادَ وَالشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ - فَاعْفُ رَحْمَةً لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ *

باب: بنی قریظہ کا بیان۔

1176: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ اہزاب سے لوٹے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کی کہ کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے محلہ میں۔ بعض لوگ ڈرے کہ ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جائے۔ انہوں نے وہاں پہنچنے سے پہلے نماز پڑھ لی اور بعض نے کہا کہ ہم نہیں پڑھیں گے مگر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اگرچہ نماز قضا ہو جائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں گروہوں میں سے کسی گروہ پر نفا نہیں ہوئے۔

باب: غزوہ ذی قرد کا بیان۔

1177: سیدنا ایاس بن سلمہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد (سیدنا سلمہ بن اکوع) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں پہنچے اور ہم چودہ سو آدمی تھے (یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو ہیں) اور وہاں پچاس بکریاں تھیں جن کو کنوئیں کا پانی سیر نہ کر سکتا تھا (یعنی ایسا کم پانی تھا)۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ کر یا تو دعا کی یا کنوئیں میں دہن مبارک ڈالا، تو وہ اسی وقت ابل آیا۔ پھر ہم نے خود بھی پانی پیا اور جانوروں کو بھی پانی پلایا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیعت کے لئے درخت کی جڑ میں بلایا۔ (اسی درخت کو شجرہ رضوان کہتے ہیں اور اسی درخت کا ذکر قرآن پاک میں ہے) میں نے سب سے پہلے لوگوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت لیتے رہے، یہاں تک کہ آدھے آدمی بیعت کر چکے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سلمہ! بیعت کر۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو اول ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر دوبارہ ہی کسی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہتا (بے ہتھیار دیکھا) تو ایک بڑی سی ڈھال یا چھوٹی سی ڈھال دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت لینے لگے، یہاں تک کہ لوگ ختم ہونے لگے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سلمہ! مجھ سے بیعت نہیں کرتا؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اول لوگوں میں بیعت کر چکا ہوں پھر درمیان کے لوگوں میں بھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر سہمی۔ غرض میں نے تیسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سلمہ! تیسری وہ بڑی یا چھوٹی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا چچا عامر مجھے ملا اور وہ نہتا تھا، تو میں نے وہ اس کو دیدی۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیسری مثال اس اگلے شخص کی سی ہے جس نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! مجھے ایسا دوست دے جس کو میں اپنی جان

باب ذکر بنی قریظہ

۱۱۷۶ عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه قال نادى فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ منصرف عن الأحزاب أن لا يصلين أحد الظهراً إلا في بني قريظة فتخوف الناس فوث الوقت فصلوا ذون بني قريظة وقال آخرون لا نصلي إلا حيث أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وإن فاتنا الوقت قال فما عتف واحداً من الفريقين *

باب في غزوة ذي قرد

۱۱۷۷ عن إياس بن سلمة رضي الله عنه قال حدثني أبي قال قدمنا الحديبية مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن أربع عشرة مائة وعليها خمسون شاة لا تزويها قال ففعد رسول الله صلى الله عليه وسلم على حيا الرميحة فإما دعا وإما بصق فيها قال فجاشت فسقتنا واستقتنا قال ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعانا للبيعة فسي أصل الشجرة قال فبايعته أول الناس ثم بايع وبايع حتى إذا كان في وسط من الناس قال بايع يا سلمة قال قلت قد بايعتكم يا رسول الله في أول الناس قال وأيضاً قال وزاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عزلاً يعني ليس معه سلاح قال فأعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم حنفة أو ذرقه ثم بايع حتى إذا كان في آخر الناس قال ألا تبايعني يا سلمة قال قلت قد بايعتكم يا رسول الله فسي أول الناس وفي وسط الناس قال وأيضاً قال فبايعته الثالثة ثم قال لي يا سلمة أين حجفتك أو ذرقتك التي أعطيتك قال قلت يا رسول الله لقيني عمسي عامر عزلاً فأعطيتني إياها قال فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال إنك كالأذي قال الأول اللهم اني حيا هو أحب إلي من نفسي ثم إن

سے زیادہ چاہوں۔ پھر مشرکوں نے صلح کے پیغام بھیجے، یہاں تک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسری طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی۔ سلمہ نے کہا کہ میں طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا، ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا اسی کی پیٹھ کھجاتا اور اس کی دیکھ بھال کرتا اور انہی کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ اور میں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کر کے اپنا گھر بار، دھن دولت سب کچھ چھوڑ دیا تھا۔ جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ہم میں سے ہر ایک دوسرے سے ملنے لگا، تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے نیچے سے کاٹنے صاف کئے اور جڑ کے پاس لیٹ گیا کہ اتنے میں مکہ کے چار آدمی مشرکوں میں سے آئے اور رسول اللہ ﷺ کو برا کہنے لگے۔ مجھے غصہ آیا اور (مصلحت کی بناء پر) میں دوسرے درخت کے نیچے چلا گیا انہوں نے اپنے ہتھیار لٹکائے اور لیٹ رہے۔ وہ اسی حال میں تھے کہ یکا یک وادی کے نشیب سے کسی نے آواز دی کہ دوڑو اے مہاجرین ابن زبیم (صحابی) مارے گئے۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سوتی اور ان چاروں آدمیوں پر حملہ کیا جو سو رہے تھے۔ ان کے ہتھیار میں نے لے لئے اور ایک گٹھایا کر ایک ہاتھ میں رکھے، پھر کہا کہ قسم اس کی جس نے محمد ﷺ کو عزت دی، تم میں سے جس نے سراٹھایا، میں اس کا وہ عضو کہ جس میں اس کی ہیں (یعنی سر) تن سے جدا کر دوں گا۔ پھر میں ان کو ہانکتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا اور میرا چچا عمر عملاً (جو کہ قریش کی ایک شاخ ہے) میں سے ایک شخص کو لایا جس کو کمرز کہتے تھے۔ وہ اس کو ایسے گھوڑے پر کھینچتا ہوا لایا جس پر جھول پڑی تھی مشرکین کے ستر آدمیوں کے ساتھ۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو، مشرکوں کی طرف سے عہد شکنی شروع ہونے دو، پھر دوبارہ بھی انہی کی طرف سے ہونے دو (یعنی ہم اگر ان لوگوں کو ماریں تو صلح کے بعد ہماری طرف سے عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہیں پہلے کافروں کی طرف سے عہد شکنی ایک بار نہیں دوبارہ ہوتی ہمیں بدلہ لینا نہیں)۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ”اس اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے (لڑائی سے) روکا مکہ کی سرحد میں جب تم کو ان پر فتح دے چکا تھا.....“ (پوری آیت)۔ (الف: 24) پھر ہم مدینہ کو لوٹے راستے میں ایک منزل پر تارے جہاں ہمارے اور بنی لحيان کے مشرکوں کے بیچ میں ایک پہاڑ تھا رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے لئے دعا کی جو رات کو اس پہاڑ پر چڑھ جائے اور آپ ﷺ کے اصحاب کا کا پیرہہ دے۔ میں رات کو اس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑھا (اور پیرہہ دیتا رہا) پھر ہم مدینہ میں پہنچے، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنیاں اپنے غلام رباح کو دیں اور میں بھی

الْمُشْرِكِينَ رَأَسَلْنَا الصَّلْحَ حَتَّى مَشَى بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَكُنْتُ نَبِيْعًا لَطْلَحَةَ بْنِ غَيْبِدِ اللّٰهُ اَسْمِي فَرَسُهُ وَاَحْسُهُ وَاَخْدَمُهُ وَاَكَلُ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ اَهْلِي وَمَالِي مَهْجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا لَحْنُ وَاَهْلُ مَكَّةَ وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اَثْبَتْ شَجْرَةً فَكَسَحَتْ شَوْكَهَا فَاصْطَلَحْتُ فِي اَصْلِهَا قَالَ فَاَتَانِي اُرَيْعَةَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوا يَقُوْنَ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْغَضْتَهُمْ فَتَحَوَّلْتُ اِلَى شَجْرَةٍ اُخْرَى وَعَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ وَاصْطَبَحُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ اِذْ نَادَى مُنَادٌ مِنْ اَسْفَلِ الْوَادِي يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ قَاتِلِ ابْنَ زَيْنِمٍ قَالَ فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَيَّ اَوْلِيْكَ الْاُرَيْعَةَ وَهُمْ رُفُوْدٌ فَاَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهُ ضِعْفًا فِي يَدِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَا يَرْفَعُ اَحَدٌ مِنْكُمْ رَاسَهُ اِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عِيْنَاهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ اَسْوَفَهُمْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَاءَ عَمِي عَامِرٌ بَرَجَلٍ مِنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهُ مَكْرَزٌ يَقُوْدُهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ فَرَسٍ مُّجْتَفٍ فِي سَبْعِيْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَنَظَرُ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوْهُمْ يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُوْرِ وَنَهَاهُ فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِطَنْ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَطْفَرْتُمْ عَلَيْهِمْ) الْاَيَةَ كُلَّهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَتَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لَحِيَانَ جَبَلٍ وَهُمْ الْمُشْرِكُوْنَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَفِيَ هَذَا الْجَبَلُ اللَّيْلَةَ كَاَنَّهُ طَلِيْعَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَقِيْتُ

اس کے ساتھ تھا اور میں اس کے ساتھ طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا لئے ہوئے انہیں پانی پلانے کے لئے ندی پر لانے کیلئے نکلا۔ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن فزاری (مشرک) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا اور سب کو ہانک لے گیا اور چرواہے کو مار ڈالا۔ میں نے کہا کہ اے رباح! تو یہ گھوڑا لے اور طلحہ کے پاس پہنچا دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر کہ کافروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹیاں لوٹ لیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ پھر میں ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے میں نے تین بار آواز دی کہ یا صبا حاہ، یا صبا حاہ (یہ الفاظ حملہ کے وقت اپنے لوگوں کو اکٹھا کرنے کیلئے بولے جاتے تھے)۔ اس کے بعد میں ان لٹیروں کے پیچھے تیر مارتا اور رجز پڑھتا ہوا روانہ ہوا۔ (رجز یہ تھا) میں اکوچ کا بیٹا ہوں اور آج کینوں کی تباہی کا دن ہے۔ پھر میں کسی کے قریب ہوتا اور ایک تیر اس کی کاٹھی میں مارتا جو (کاٹھی کو چیر کر) اس کے کاندھے تک پہنچ جاتا اور کہتا: یہ لے اور میں اکوچ کا بیٹا ہوں اور آج کینوں کی تباہی کا دن ہے۔ پھر اللہ کی قسم میں ان کو برابر تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا رہا۔ جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹتا، تو میں درخت کے نیچے آ کر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا اور ایک تیر مار کر سوار یا گھوڑے کو زخمی کر دیتا تھا، یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے تنگ راستے میں گھے، تو میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں سے پھر مارتا شروع کر دیے اور برابر ان کا پیچھا کرتا رہا، یہاں تک کہ کوئی اونٹ جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا تھا، نہ بچا جو میرے پیچھے نہ رہ گیا ہو اور لٹیروں نے اس کو نہ چھوڑ دیا ہو (تو سب اونٹ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے چھین لئے)۔ سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں ان کے پیچھے تیر مارتا ہوا چلا، یہاں تک کہ انہوں نے تیس سے زیادہ چادریں اور نیزے اپنے آپ کو ہلکا کرنے کے لئے پھینک دیئے۔ اور جو چیز وہ پھینکتے اس پر میں پتھر کا ایک نشان رکھ دیتا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کو پہچان لیں (کہ یہ غنیمت کا مال ہے اور اسے اٹھالیں)، یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی میں آئے اور وہاں ان کو بدر فزاری کا بیٹا ملا اور وہ سب دو پہر کا کھانا کھانے بیٹھے گئے۔ اور میں ایک چھوٹی ٹیکری کی چوٹی پر بیٹھ گیا۔ فزاری نے کہا کہ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ وہ بولے کہ اس نے تو شخص نے ہمیں تنگ کر چھوڑا ہے۔ اللہ کی قسم اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے، بار بار تیر مارے جاتا ہے یہاں تک کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا سب چھین لیا۔ فزاری نے کہا کہ تم میں سے چار آدمی اس کو جا کر مار لیں۔ یہ سن کر چار آدمی میری طرف پہاڑ پر چڑھے، جب وہ اتنی دور آ گئے کہ میری بات سن سکیں، تو میں نے کہا کہ تم مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ میں سلمہ ہوں، اکوچ کا بیٹا (اکوچ ان کے دادا تھے

تِلْكَ اللَّيْلَةُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ مَعَ رِيَاحِ غَلَامٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَعْمَةَ وَخَرَجَتْ مَعَهُ بَقْرَسٌ طَلْحَةَ أُنْدَبِيَّةٍ مَعَ الظَّهْرِيِّ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَيَّ ظَهْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْفَقَهُ أَجْمَعٌ وَقَتْلَ زَاعِيَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَبِّاحُ خُذْ هَذَا الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلَيَّ سَرَّحِي قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلَى أَكْمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَدَابَّتْ ثَلَاثًا يَا صَبَّاحَا ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أُرْمِيهِمْ بِالْتَبِيلِ وَأَرْجِزُ أَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ فَالْحَقُّ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصَلْتُ سَهْمًا فِي رَحْلِهِ حَتَّى خَلَصْتُ نَصْلَ السَّهْمِ إِلَى كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ أُرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ فَإِذَا رَجَعْتُ إِلَيَّ فَرَسٌ أَتَيْتُ شَجْرَةً فَجَلَسْتُ فِي أَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ حَتَّى إِذَا تَضَائِقُ الْجَبَلِ فَدَخَلُوا فِي تَضَائِقِهِ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ أُرْدِيهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ لَمَّا زِلْتُ كَذَلِكَ أَلْبَعُهُمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَقْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَخَلَوُا بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أُرْمِيهِمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُمْحًا يَسْتَحْقُونَ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ أَرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى أَتَوْا مُتَضَائِقًا مِنْ ثَبِيَّةٍ فَإِذَا هُمْ قَدْ أَنَا هُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرِ الْفَزَارِيُّ فَجَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِي يَتَفَدَّوْنَ وَجَلَسْتُ عَلَى رَأْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى قَالُوا لَقِينَا مِنْ هَذَا الْبُرْحِ وَاللَّهِ مَا فَارَقْنَا مُنْذُ

لیکن اپنے آپ کو بوجہ شہرت کے دادا کی طرف منسوب کیا) قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو بزرگی دی کہ میں تم میں سے جس کو چاہوں گا (تیرے) مار ڈالوں گا اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا۔ ان میں سے ایک شخص بولا کہ یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ پھر وہ سب لوگ اور میں وہاں سے چلا نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے سوار نظر آئے جو درختوں میں گھس رہے تھے سب سے آگے سیدنا اخرم اسدی تھے۔ ان کے پیچھے سیدنا ابوقادہ ان کے پیچھے مقداد بن اسود کنندیؓ تھے۔ انہوں نے سیدنا اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی۔ یہ دیکھ کر وہ لہیرے بھاگے۔ میں نے کہا کہ اے اخرم جب تک رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب نہ آجائیں تم ان سے بچے رہنا ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں مار ڈالیں۔ انہوں نے کہا کہ اے سلمہ! اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کا اور آخرت کے دن کا یقین ہے اور تو جانتا ہے کہ جنت اور جہنم حق ہیں، تو مجھ کو شہادت سے مت روک (یعنی بہت ہوگا تو یہی کہ میں ان لوگوں کے ہاتھ سے شہید ہوں گا تو اس سے بہتر کیا ہے؟) میں نے ان کو چھوڑ دیا ان کا مقابلہ عبدالرحمن فراری سے ہوا۔ اخرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا اور عبدالرحمن نے بڑھی سے اخرم کو شہید کر دیا۔ اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا کہ اتنے میں سیدنا ابوقادہؓ، رسول اللہ ﷺ کے شہسوار آن پہنچے اور انہوں نے عبدالرحمن کو بر جھما مار کر قتل کر دیا۔ تو قسم اس کی جس نے محمد ﷺ کو بزرگی دی کہ میں ان کے پیچھے گیا۔ میں اپنے پاؤں سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے نبی ﷺ کا کوئی صحابی دکھلائی دیا نہ ان کا غبار، یہاں تک کہ وہ لہیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھاٹی میں پہنچے جہاں پانی تھا اور اس کا نام ذی قرد تھا۔ وہ پیاسے تھے اور پانی پینے کو اترے۔ پھر مجھے دیکھا کہ میں ان کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا، تو آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا کہ وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے۔ اب وہ کسی گھاٹی کی طرف دوڑتے تو میں بھی دوڑا اور ان میں سے کسی کو پا کر ایک تیراس کے شانے کی ہڈی میں مارا اور میں نے کہا کہ یہ لے اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور یہ دن کینوں کی تباہی کا دن ہے۔ وہ بولا اس کی ماں اس پر روئے (اللہ کرے اکوع کا بیٹا مرے) کیا وہی اکوع ہے جو کعبیرے ساتھ تھا؟ میں نے کہا کہ ہاں اے اپنی جان کے دشمن! وہی اکوع ہے جو کعبیرے ساتھ تھا۔ سلمہ ابن اکوعؓ نے کہا کہ ان لہیروں کے دو گھوڑے (دوڑتے دوڑتے تھک گئے تو) انہوں نے ان کو چھوڑ دیا۔ تو میں ان گھوڑوں کو ہانکتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گھاٹی میں لایا۔ وہاں مجھے عامرؓ ملے۔ جن کے پاس ایک برتن میں دودھ اور ایک میں پانی تھا۔ میں نے وضو کیا اور دودھ پیا (اللہ اکبر! سلمہ ابن اکوعؓ کی ہمت کہ صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو

غلس یرمينا حتى التزع كل شيء في ايدينا قسنا
فَلَيْقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ أَرْبَعَةٌ قَالَ فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ
أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ قَالَ فَلَمَّا أَمْكُنُونِي مِنَ الْكَلَامِ قَالَ
قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُونِي قَالُوا لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ أَنَا
سَلْمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَتْ وَجْهَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَذْرِكُكُمْ وَلَا
يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيَذْرِكُنِي قَالَ أَخَذَهُمْ أَنَا أَطْنُ
قَالَ فَرَجَعُوا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ
قَالَ لِإِذَا أَوْلَهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ عَلَى ابْنِهِ أَبُو قَتَادَةَ
الْأَنْصَارِيُّ وَعَلَى ابْنِهِ الْمُقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكَنْدِيُّ
قَالَ فَاحْذَرْتُ بَعْتَانَ الْأَخْرَمِ قَالَ فَوَلُّوا مُدْبِرِينَ قُلْتُ
يَا أَخْرَمُ احْذَرْنَاهُمْ لَا يَقْتَطِعُوكَ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ قَالَ يَا سَلْمَةُ إِنْ
كُنْتُ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ
وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَخَلَيْتُهُ
فَالْتَفَى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ فَعَقَرَ بَعْدَ الرَّحْمَنِ
فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلَى فَرَسِهِ
وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّحْمَنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمَتْ وَجْهَهُ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَبْتَهُمْ أَغْدُو عَلَى
رَجُلِي حَتَّى مَا أَرَى وَرَأَيْتُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غَبَارِهِمْ شَيْئًا حَتَّى يَغْدُوا
قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى شَعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ ذُو
قَرْدٍ لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ فَتَطَرَّوْا إِلَيَّ أَغْدُو
وَرَاءَهُمْ فَخَلَيْتُهُمْ عَنْهُ بَعْنِي أَجَلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا
مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَيَخْرُجُونَ قَيْتَدُونَ فِي لَيْلَةٍ قَالَ
فَأَغْدُو فَأَلْحَقْ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصْحَكُهُ بِسَهْمٍ فِي نَفْسِ
كَسْفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمِ يَوْمٌ

گئی گھوڑے تھک گئے، اونٹ تھک گئے، لوگ مر گئے مال رہ گئے لیکن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نہ تھکے اور دن بھر میں کچھ کھایا اور نہ کچھ پیا۔ یہ اللہ جل جلالہ کی خاص مدد تھی جو اس کی راہ میں ہمت و استقامت کے ساتھ چلنے والوں کو ملتی ہے) پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے لیروں کو بھگا یا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے سارے اونٹ لے لئے ہیں اور وہ سب چیزیں (بھی) جو میں نے مشرکوں سے چھینی تھیں اور وہ نیزے اور چادریں۔ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں میں سے ایک اونٹ نمر (ذبح) کیا جو میں نے چھینے تھے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے اس کی تلی اور کوبان کا گوشت بھون رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے لشکر میں سے سو آدمی لینے کی اجازت دیجئے میں ان لیروں کا پیچھا کرتا ہوں اور ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہے گا جو (اپنی قوم کو) جا کر خبر دے سکے یہ سن کر آپ ﷺ نے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھیوں آگ کی روشنی میں ظاہر ہو گئیں اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے سلمہ تو یہ کر سکتا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو بزرگی دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو اب غطفان کی سرحد میں پہنچ گئے اور وہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے۔ اتنے میں غطفان میں سے ایک شخص آیا اور وہ بولا کہ فلاں شخص نے ان کے لئے ایک اونٹ کاٹا تھا اور وہ اس کی کھال نکال رہے تھے کہ اتنے میں ان کو گرد معلوم ہوئی، تو وہ کہنے لگے کہ لوگ آگے اور وہاں سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ صبح کے وقت آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن ہمارے سواروں میں بہتر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہیں اور پیادوں (پیدل فوج) میں سب سے بڑھ کر سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہیں۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو حصے دیئے ایک حصہ سوار کا اور ایک پیادے (پیدل) کا اور دونوں میرے لئے جمع کر دیئے۔ پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے مدینہ کو لوٹتے وقت مجھے اپنے ساتھ عضباء پر بٹھالیا۔ ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو دؤڑ نے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہنے لگا کہ کوئی ہے جو مدینہ کو مجھ سے آگے دوڑ جائے اور بار بار یہی کہتا تھا۔ جب میں نے اس کا کہنا سنا تو اس سے کہا کہ تو بزرگ کی بزرگی کا خیال نہیں کرتا۔ اور بزرگ سے نہیں ڈرتا؟ اس نے کہا نہیں البتہ رسول اللہ ﷺ کی بزرگی کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں مجھے چھوڑ دیجئے میں اس مرد سے دوڑ میں آگے بڑھوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اگر تیرا جی چاہے۔ تب میں نے کہا کہ میں تیری طرف آتا ہوں اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کر کے کود پڑا پھر میں دوڑا اور جب ایک یا دو

الرُّضْعَ قَالَ يَا فِكْلَنَةُ أُمَّهُ أَكُوْعُهُ بُكْرَةٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ
يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَكُوْعُكَ بُكْرَةٌ قَالَ وَأَزْدُونَ فَرَسَيْنِ
عَلَى نَيْبَةٍ قَالَ فَجَنَّتْ بَيْنَهُمَا أَسُوفُهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ
فِيهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ
وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّاهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَا أَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ
اسْتَنْقَذَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رَمَحٍ وَبُرْدَةٍ وَإِذَا بِلَالٌ
نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا
هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
كِبْدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَسِي
فَأَنْتَخِبْ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَاتَّبِعِ الْقَوْمَ فَلَا يَتَّقِي
مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَّتْ تَوَاجِدُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ
فَقَالَ يَا سَلْمَةَ أَمْرًا لَكَ كُنْتُ فَاعْلَمْ قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي
أَكْرَمَكُمُ فَقَالَ إِنَّهُمْ الْآنَ لَيَقْرُونَ فِي أَرْضِ غَطَفَانَ
قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ
جَزُورًا فَلَمَّا كَسَفُوا جِلْدَهَا رَأَوْا عُبَارًا فَقَالُوا أَتَاكُمْ
الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَيْرٌ فَرَسَانَا الْيَوْمَ أَبُو
قَتَادَةَ وَخَيْرٌ رَجَالِنَا سَلْمَةُ قَالَ ثُمَّ أُعْطَانِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمِ الْفَارِسِ
وَسَهْمِ الرَّجُلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرْدَفَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِزَاءَةً عَلَيَّ
الْمَضْبَاءَ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ
قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْتَقْبَلُ هَذَا قَالَ
فَجَعَلَ يَقُولُ أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ
فَجَعَلَ يُعِيدُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا

چڑھا دیا رہ گئے تو میں نے اپنا سانس بحال کیا پھر اس کے پیچھے دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھا باقی رہ گئے تو پھر جو دوڑا تو اس سے مل گیا یہاں تک کہ میں نے اس کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک گھونسا مارا اور کہا کہ اللہ کی قسم اب میں آگے بڑھا۔ پھر اس سے آگے مدینہ کو پہنچا (تو معلوم ہوا کہ بغیر کسی لالچ و انعام کے مقابلہ بازی درست ہے اور انعام وغیرہ کی شکل میں اختلاف ہے۔ اکثر انعام وغیرہ کی شکل میں دھوکے بازی، سٹے بازی وغیرہ کا معمول بن چکا ہے) پھر اللہ کی قسم ہم صرف تین رات ٹھہرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیمہ کی طرف نکلے اور میرے چچا عامر رضی اللہ عنہ نے رجز پڑھنا شروع کیا۔ ”اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہیں ہوئے تو ہمارے پاؤں کو جمائے رکھ اگر ہم کافروں سے ملیں اور اپنی رحمت اور تسکین ہمارے اوپر اتار۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ عامر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو بخشنے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے لئے خاص طور پر استغفار کرتے، تو وہ ضرور شہید ہوتا۔ سیدنا عامر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ اپنے اونٹ پر تھے کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ ﷺ نے ہمیں عامر سے فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا؟ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر جب ہم خیمہ میں آئے تو اس کا بادشاہ مرحب تلوار لہراتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑھ رہا تھا کہ ”خیمہ کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں، پورا ہتھیار بند بہادر، آزمودہ کار، جب لڑائیاں شعلے اڑاتی ہوئی آئیں“ یہ سن کر میرے چچا عامر اس سے مقابلے کو نکلے اور انہوں نے یہ رجز پڑھا کہ ”میں عامر ہوں پورا ہتھیار بند، لڑائی میں گھنے والا“ پھر دونوں کا ایک ایک وار ہوا تو مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈھال پر پڑی اور عامر رضی اللہ عنہ نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو ان کی تلوار انہی کو آگئی اور شہرگ کٹی گئی اور وہ اسی سے شہید ہو گئے۔ سلمہ نے کہا کہ پھر میں نکلا اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کو دکھا کر وہ کہہ رہے ہیں کہ عامر رضی اللہ عنہ کا عمل لغو ہو گیا اس نے اپنے آپ کو مار ڈالا۔ یہ سن کر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس روتا ہوا آیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! عامر رضی اللہ عنہ کا عمل لغو ہو گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون کہتا ہے؟ میں نے کہا کہ آپ ﷺ کے بعض اصحاب کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کہا جھوٹ کہا، نہیں! بلکہ اس کو دوہرا ثواب ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس کو دوست رکھتے ہیں (ابن ہشام کی

تُكْرِمُ كَرِيمًا وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي وَأُمِّي دَرَزْنِي فَلَأَسَابِقَ الرَّجُلُ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ أَذْهَبُ إِلَيْكَ وَتَنْتِمْ رَجُلِي فَطَفَّرَتْ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَسْتَجْتَبِي نَفْسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِفْرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ قَالَ فَأَصْرَكُهُ بَيْنَ كَفْهِهِ قَالَ قُلْتُ قَدْ سِيفَتْ وَاللَّهِ قَالَ أَنَا أَطْلُقُ قَالَ فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا لَيْشَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّي يَوْمَ تَجِزُّ بِالْقَوْمِ تَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْتَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا وَكُنْ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَعْنَيْتَا فَبِتِ الْأَقْدَامُ إِنْ لَاقَيْتَا وَأَثْرُنُ سَكِينَتُهُ عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا قَالَ أَنَا عَامِرٌ قَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ بِيَخْضِهِ إِلَّا اسْتَشْهَدَ قَالَ فَتَادَى عَمْرُ بْنُ النُّخْطَابِ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْلَا مَا مَثَعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ لَلْمَا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ بِيَخْضِرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُولُ قَدْ عَلِمْتَ خَيْبَرُ أَلْسِي مَرْحَبٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطَلٌ مَرْحَبٌ إِذَا الْخُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلْهَبُ قَالَ وَهَزَّ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ خَيْبَرُ أَلْسِي عَامِرٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطَلٌ مُعَامِرٌ قَالَ فَاسْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي ثُرْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ بِسُفْلٍ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَفَطَعَ أَكْحَلَهُ فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَخَرَجَتْ فَإِذَا نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ بَطَلٌ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ فَكَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھوں پر فتح دے گا اور وہ بھاگنے والا نہیں ہے۔) سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو کھینچتا ہوا لایا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور وہ اسی وقت ٹھیک ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا دیا۔ مرحب وہی رجز پڑھتے ہوئے ”خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں، پورا ہتھیار بند، بہادر، آزمودہ کار، جب لڑائیاں شعلے اڑاتی ہوئی آئیں“ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں کہا کہ ”میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا، مثل اس شیر کے جو جنگلوں میں ہوتا ہے، نہایت ڈراؤنی صورت (کہ اس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو) میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے سندرہ دیتا ہوں (سندرہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنی وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہیں اور میں ان کا کام ہی تمام کر دیتا ہوں)“ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور اسے جہنم رسید کر دیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں پر فتح دی۔

باب: حدیبیہ کا واقعہ اور قریش سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح کا بیان۔

1178: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے قریب (وہاں جانے سے) روکے گئے اور مکہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر صلح کی کہ (آئندہ سال) آئیں اور تین دن تک مکہ میں رہیں اور ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر لائیں اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو (مشرکوں کا ساتھ قبول کر کے) رہ جائے تو اس کو منع نہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اچھا اس شرط کو لکھو کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا، تو مشرک بولے کہ اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی کر لیتے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے بلکہ یہ لکھنے کہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ مٹانے کے لئے کہا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو نہ مٹاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ بتاؤ۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بتادی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مٹا دیا اور ابن عبد اللہ لکھ دیا (جب دوسرا سال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے)۔ پھر تین روز تک مکہ معظمہ میں رہے۔ جب تیسرا دن ہوا، تو مشرکوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ تمہارے صاحب کی شرط کا آخری دن ہے اب ان سے جانے کو کہو، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکل

بظَلِّ عَمَلٍ غَامِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ قَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ أَرْمَدٌ فَقَالَ لِأَعْظَمِينَ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَجِئْتُ بِهِ أَفْوَدُهُ وَهُوَ أَرْمَدٌ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَّ فِي عَيْنَيْهِ قَبْرًا وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ خَيْرٌ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَظَلِّ مُجْرَبٍ إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلْهَبُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَةٌ كَلَيْتُ غَابَاتِ كَرِيهِهِ الْمُنْتَظَرَةَ أَوْ فِيهِمْ بَانْصَاعِ كَيْلِ السُّنْدَرَةِ قَالَ فَضْرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ *

باب قصۃ الحدیبیة و صلح النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع قریش

۱۱۷۸ عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال لما أُخْصِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ النَّبْتِ صَالِحُهُ أَهْلَ مَكَّةَ عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِخِلَابَانِ السَّلَاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلَا يَخْرُجُ بِأَحَدٍ مَعَهُ مِنْ أَهْلِهَا وَلَا يَمْتَنِعُ أَحَدًا يَمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ اكْتُبِ الشَّرْطَ يَتَنَسَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ تَابَعْنَاكَ وَلَكِنْ اكْتُبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللَّهِ لَا أَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْنِي مَكَانَهَا فَأَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا وَكَتَبَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا أَنْ كَانَ يَوْمَ الثَّلَاثِ قَالُوا لِعَلِيٍّ هَذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأَمَرَهُ فَيَخْرُجُ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ *

آئے۔

1179: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ﴾ (الفاتحہ: 5-1) آخر تک تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوٹ کر آ رہے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بہت غم اور رنج تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں قربانی کے جانوروں کو ذبح و نحر کر دیا تھا (کیونکہ کافروں نے مکہ میں آنے نہ دیا)، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اوپر ایک آیت اتری ہے جو مجھے ساری دنیا سے زیادہ پسند ہے۔

باب: غزوہ خیبر کا بیان۔

1180: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح دی، تو ہم نے سونا اور چاندی نہیں لوٹا (یعنی چاندی اور سونا ہاتھ نہیں آیا) بلکہ ہم نے اسباب، اناج اور کپڑوں کے مال غنیمت حاصل کیا۔ پھر ہم وادی کی طرف چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام تھا (جس کا نام مدغم تھا) جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جذام میں سے ایک شخص جس کا نام رفاعہ بن زید تھا، نے بہہ کیا تھا اور وہ بنی ضیب میں سے تھا۔ جب ہم وادی میں اترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام کھڑا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاوہ کھول رہا تھا کہ اتنے میں ایک (غیبی) تیراں لوگا جس میں اس کی موت تھی۔ ہم لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مبارک ہو وہ شہید ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہیں قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ وہ چار اس پر آگ کی طرح سلگ رہی ہے جو اس نے مال غنیمت میں سے خیبر کے دن لے لی تھی اور اس وقت تک غنیمت کی تقسیم نہیں ہوئی تھی۔ یہ سن کر لوگ ڈر گئے اور ایک شخص ایک تمسہ یاد تو لے کر آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خیبر کے دن ان کو پایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمسہ یا تمسے آگ کے ہیں (یعنی اگر تو ان کو واپس نہ کرتا تو یہ تمسہ انگارہ ہو کر قیامت کے دن تجھ پر پلٹتا یا تجھے ان تمسوں کی وجہ سے عذاب ہوتا)۔

باب: فتح کے بعد مہاجرین کا انصار کو عطیہ میں دی ہوئی چیزیں واپس کرنا۔

1181: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو خالی ہاتھ آئے تھے اور انصار کے پاس زمین تھی اور درخت تھے (یعنی کھیت بھی تھی اور باغ بھی)، تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال اس طور سے بانٹ دیا کہ آدھا میوہ ہر سال ان کو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے۔ سیدنا انس بن مالک کی والدہ جن کا نام ام سلیم تھا اور وہ عبد اللہ بن ابی طلحہ کی ماں بھی تھیں جو سیدنا انس کے ماری بھائی تھے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا کھجور کا ایک درخت دیا تو

۱۱۷۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ) إِلَى قَوْلِهِ (فَوْزًا عَظِيمًا) مَرَجَعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنَ وَالْكَآبَةَ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ فَقَالَ لَقَدْ أُتِرْتُ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ السُّدُيَا جَمِيعًا *

باب غزاة خيبر

۱۱۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلَمْ نَعْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وِرْقًا وَعِنَّمَا الْمَتَاعُ وَالطَّعَامُ وَالنَّيَابُ ثُمَّ الْتَقَيْنَا إِلَى الْوَادِي وَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ لَهُ وَهَبَهُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُدَامٍ يُدْعَى رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ مِنْ بَنِي الطَّيِّبِ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْوَادِي قَامَ عَبْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلِّ رَحْلِهِ فَرُمِيَ بِسَهْمٍ فَكَانَ فِيهِ حَقْفَةٌ فَقُلْنَا هَيْبًا لَهُ الشَّهَادَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهُبُ عَلَيْهِ نَارًا أَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصَبِّهَا الْمَقَاسِمُ قَالَ فَفَزِعَ النَّاسُ فَجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ *

باب رَدُّ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى الْأَنْصَارِ الْمَتَاعِ بَعْدَ الْفَتْحِ عَلَيْهِمُ

۱۱۸۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيْسَ بَأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أُعْطَوْهُمْ أَنْصَافَ ثَمَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلِّ عَامٍ وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَثُونَةَ وَكَانَتْ أُمَّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهِيَ تُدْعَى أُمَّ سَلِيمٍ وَكَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ كَانَ أَخًا لِأَنَسِ لَأُمَّهُ وَكَانَتْ أُعْطَتْ أُمَّ أَنَسِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَدَاقًا لَهَا فَأَعْطَاهَا

رسول اللہ ﷺ نے وہ درخت اپنی آزاد کردہ باندی اُمّ ایمن کو دے دیا جو کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ (اس سے معلوم ہوا کہ اُمّ سلیم نے وہ درخت آپ ﷺ کو ہبہ کے طور پر دیا تھا اور وہ صرف میوہ کھانے کو دیتیں تو آپ ﷺ اُمّ ایمن کو کس طرح دیتے) ابن شہاب نے کہا کہ مجھے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ پھر جب رسول اللہ ﷺ خیبر کی لڑائی سے فارغ ہو کر مدینہ لوٹے، تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں بھی لوٹا دیں اور رسول اللہ ﷺ نے بھی میری ماں کو ان کا باغیچہ لوٹا دیا۔ اور اُمّ ایمن کو اس کی جگہ اپنے باغ سے دیدیا ابن شہاب نے کہا کہ اُمّ ایمن جو اسامہ بن زید کی والدہ تھیں وہ عبد اللہ بن عبد المطلب کی (جو رسول اللہ ﷺ کے والد تھے) لاکڑی تھیں اور وہ حبشہ کی تھیں۔ جب آمنہ نے رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کے والد کی وفات کے بعد جنا، تو وہ آپ ﷺ کی پرورش کرتی تھیں۔ آپ ﷺ نے بڑے ہو کر ان کو آزاد کر دیا پھر ان کا نکاح زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے بڑھا دیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے پانچ مہینے بعد فوت ہو گئیں۔

باب: فتح مکہ کے بیان میں اور مکہ میں داخلہ قتل کے ساتھ ہوا اور آپ

ﷺ کا مکہ والوں پر احسان۔

1182: سیدنا عبد اللہ بن رباح سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کئی جماعتیں سفر کر کے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس رمضان کے مہینہ میں گئیں۔ عبد اللہ بن رباح نے کہا کہ ہم ایک دوسرے کے لئے کھانا تیار کرتے یعنی ایک دوسرے کی دعوت کرتے تھے اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اکثر ہمیں اپنے مقام پر بلاتے۔ ایک دن میں نے کہا کہ میں بھی کھانا تیار کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤں، تو میں نے کھانے کا حکم دیا اور شام کو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ آج کی رات میرے یہاں دعوت ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو نے مجھ سے پہلے کہہ دیا (یعنی آج میں دعوت کرنے والا تھا)۔ میں نے کہا کہ ہاں۔ پھر میں نے ان سب کو بلایا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے انصار کے گروہ! میں تمہارے بارے میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں پھر انہوں نے فتہ مکہ کا ذکر کیا۔ اس کے بعد کہا کہ رسول اللہ ﷺ آئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے اور ایک جانب پر سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور دوسری جانب پر سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو (یعنی ایک کو دائیں طرف اور دوسرے کو بائیں طرف) اور سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح کو ان لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں، وہ گھائی کے اندر سے گئے اور رسول اللہ ﷺ ایک ٹکڑے میں تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا کیا ابو ہریرہ؟ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْ أَيْمَنُ مَوْلَانَهُ أَمْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا فَرَّغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ وَالْأَنْصَارِ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَاحِيَهُمْ الَّتِي كَانُوا مَتَّحُوهُمْ مِنْ نَصَارِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ أُمَّيَّ عَذَابُهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَانِطِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمَّ أَيْمَنَ أَمْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَتَاهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ أُمَّتَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ مَا تُوفِّيَ أَبِيهِ فَكَانَتْ أُمَّ أَيْمَنَ تُحَضِّنُهُ حَتَّى كَبُرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعْتَقَهَا ثُمَّ أَلَّكَهَا زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوَفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسَةِ أَشْهُرٍ *

باب فِي فَتْحِ مَكَّةَ، وَدُخُولِهَا بِالْفَتْحِ عَنَّا وَمَنَّهُ

عَلَيْهِمْ

۱۱۸۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَقَدَّتْ وَفُودًا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ يُصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْفَرُ أَنْ يَدْعُونَا إِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ أَلَا أَصْنَعُ طَعَامًا فَأُدْعَوُهُمْ إِلَى رَحْلِي فَأَمَرْتُ بِطَّعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَتَقْتَنِي قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلَى إِحْدَى الْمُجْتَبِينَ وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُجْتَبِيَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْخُسْرِ فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَيْبَةِ قَالَ فَنظَرَ فَرَأَى فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَأْتِيَنِي إِلَّا الْأَنْصَارِيُّ زَادَ غَيْرُ شَيْئَانِ فَقَالَ اهْتَفِ لِي

ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس انصاری کے علاوہ کوئی نہ آئے اور شیمان کے علاوہ دوسرے راوی نے یہ اضافہ کیا کہ انصار کو میرے لئے پکارو۔ کیونکہ آپ ﷺ کو انصار پر بہت اعتماد تھا اور ان کو مکہ والوں سے کوئی غرض بھی نہ تھی۔ آپ ﷺ نے ان کا رکھنا مناسب جانا۔ پھر وہ سب آپ ﷺ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے گروہ اور تابعدار کھٹے کئے اور کہا ہم ان کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ ملتا تو ہم بھی ان کے ساتھ ہیں اور جو آفت آئی تو ہم سے جو مانگا جائے گا ہم دیدیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو دیکھتے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا (یعنی مکہ کے لڑنے والے کافروں کو مارو اور ان میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑو) اور فرمایا کہ تم مجھ سے صفا پرلو۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم چلے ہم میں سے جو کوئی کسی (کافر) کو مارنا چاہتا وہ مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہ کرتا، یہاں تک کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قریش کا گروہ تباہ ہو گیا، اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر چلا جائے اس کو اسن ہے (یہ آپ ﷺ نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی درخواست پر اس کو عزت دینے کو فرمایا) انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کو) اپنے وطن کی محبت آگئی ہے اور اپنے کنبہ والوں پر نرم ہو گئے ہیں۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تو ہمیں معلوم ہو جاتا تھا اور جب تک وحی اترتی رہتی تھی کوئی آپ ﷺ کی طرف آنکھ نہ اٹھاتا تھا یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی۔ غرض جب وحی ختم ہو چکی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے انصار کے لوگو! انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم حاضر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے یہ کہا کہ اس شخص کو اپنے گاؤں کی محبت آگئی؟ انہوں نے کہا کہ بیشک یہ تو ہم نے کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے مجھے معلوم ہو گیا لیکن مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا۔ انصاری نے جیسے عیسیٰ ﷺ کو بڑھا دیا ویسے بڑھا نہ دینا) میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی، اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ اور مرنا بھی تمہارے ساتھ ہے۔ یہ سن کر انصار روتے ہوئے دوڑے اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم ہم نے جو کہا محض اللہ اور اس کے رسول کی حرص کر کے کہا (یعنی ہمارا مطلب تھا کہ آپ ﷺ ہمارا ساتھ نہ چھوڑیں اور ہمارے شہر ہی میں رہیں)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ اور رسول اللہ ﷺ تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔ پھر لوگ (جان بچانے کیلئے) ابوسفیان کے گھر کو چلے گئے اور لوگوں نے اپنے

بِالْأَنْصَارِ قَالَ فَاطْفَاوْا بِهِ وَوَبَّشْتِ قُرَيْشٌ أَوْتَابَا لَهَا وَأَتَابَعَا فَقَالُوا لَقَدْ كُنَّا قَدْ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أَصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سَلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْنَ إِلَى أَوْتَابِ قُرَيْشٍ وَاتَّبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ يَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ حَتَّى تَوَافُوْنِي بِالصَّفَا قَالَ فَاطْفَلْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مَّا أَنْ يَقْبَلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ أَبُو سَفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْحَتَ خَضْرَاءَ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشٍ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سَفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَا الرَّجُلُ فَأَذْرَكْتَهُ رَغْبَةً فِي قَرِيْبِهِ وَرَأْفَةً بِعَشِيْرَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوَحْيُ وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفَى عَلَيْنَا فَاِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يُرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا انْقَضِيَ الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُمْ أَمَا الرَّجُلُ فَأَذْرَكْتَهُ رَغْبَةً فِي قَرِيْبِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذَلِكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّيْكُمْ وَالْمَحَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتِ مَمَاتِكُمْ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَنْكُورًا وَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الصَّنَّ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْدِرَانِكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سَفْيَانَ وَأَعْلَقَ النَّاسُ أَوْتَابَهُمْ قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجْرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَأَتَى عَلِيَّ

دروازے بند کر لئے اور رسول اللہ ﷺ حجرِ اسود کے پاس تشریف لائے اور اس کو چوما، پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا (اگرچہ آپ ﷺ احرام سے نہ تھے کیونکہ آپ ﷺ کے سر پر خود تھا) پھر ایک بت کے پاس آئے جو کعبہ کی ایک طرف رکھا تھا اور لوگ اس کو پوجا کرتے تھے، آپ ﷺ کے ہاتھ میں کمان تھی اور آپ ﷺ اس کا کونا تھا مے ہوئے تھے جب بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں چھوٹے لگے اور فرمانے لگے کہ ”حق آگیا اور باطل مٹ گیا“ جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں ہاتھ اٹھائے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو دعا اللہ نے چاہی۔ (الاسرا: 81)۔

باب: کعبہ کے ارد گرد سے (موجود) بتوں کو نکالنا۔

1183: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور وہاں کعبہ کے گرد تین سوساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ انہیں اپنے ہاتھ میں موجود کھڑکی چھوتے اور فرماتے جاتے تھے کہ ”حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا اور جھوٹ مٹنے والا ہے“ (الاسرا: 81) اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا ہے (بلکہ دونوں اللہ جل جلالہ کے کام ہیں)۔ ابن ابی عمر نے اتنا زیادہ کیا کہ ”یوم فتح (مکہ) کے دن (ایسا کیا)۔“

باب: فتح کے بعد کوئی قریشی باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔

1184: سیدنا عبد اللہ بن مطیع اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے فتح مکہ کے دن نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قیامت تک باندھ کر قتل نہ کیا جائے گا۔

باب: فتح کے بعد اسلام، جہاد اور خیر (نیکی) پر بیعت۔

1185: سیدنا مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے بھائی ابومعید کو فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا اور میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس سے ہجرت پر بیعت لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی۔ میں نے کہا کہ پھر آپ ﷺ اس سے کس چیز پر بیعت لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام، جہاد اور نیکی پر۔ ابوعثمان نے کہا کہ میں ابومعید سے ملا اور ان سے مجاشع کا کہنا بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ مجاشع نے سچ کہا۔

باب: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت (جہاد باقی ہے)۔

1186: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد

صنم إلی جنبِ البیت كانوا یعبُدونہ قال وفي یسد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوسٌ وهو آخذٌ بسیة القوس فلما أتى علی الصنم جعل یطعنہ فسی عینہ ویقول (جاء الحق وزهق الباطل) فلما فرغ من طوافه أتى الصفا فعلا علیہ حتی نظر إلی البیت وزفیع یدیه فجعل یحمد اللہ ویذغو بما شاء أن یذغو *

باب إخراج الأصنام من حولِ الکعبة

۱۱۸۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةِ وَسِتُّونَ نُسْبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا) (جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ) (سبأ: ۴۹) * زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ *

باب لَا يُقْتَلُ قُرَيْشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ

۱۱۸۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطِيْعٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَيْشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ * باب الْمُبَاهَمَةُ بَعْدَ الْفَتْحِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ

۱۱۸۵ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبُدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ قَدْ مَضَتْ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا قُلْتُ فَبَايِ شَيْءٍ تَبَايَعُهُ قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ *

باب لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ

۱۱۸۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ

ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے اور جب تم سے جہاد کو نکلنے کے لئے کہا جائے تو نکلو۔

باب: جس پر ہجرت سخت محسوس ہو، اس کو عمل خیر (نیکی کرنے) کا حکم کرنا۔

1187: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی اپنا وطن چھوڑنا اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ ﷺ نے اس لئے فرمایا کہ کہیں اس سے نہ ہو سکے تو پھر ہجرت توڑنا پڑے)

تیرے پاس اونٹ ہیں؟ وہ بولا ہاں۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا کہ تو ان کی

زکوٰۃ دیتا ہے؟ وہ بولا کہ ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو سمندروں کے اس پار

سے عمل کرتا رہ، اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔

باب: ہجرت کے بعد پھر جنگل میں رہنے کی اجازت۔

1188: سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجاج کے پاس گئے،

تو وہ بولا کہ اے ابن الاکوع! تو مرتد ہو گیا ہے کہ پھر جنگل میں رہنے لگا ہے سیدنا

سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جنگل میں رہنے کی

اجازت دی تھی۔

باب: غزوہ حنین۔

1189: سیدنا کثیر بن عباس بن عبدالمطلب کہتے ہیں کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ

نے کہا کہ میں حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا اور میں اور

ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (آپ کے چچا زاد بھائی) دونوں آپ ﷺ

کے ساتھ لیٹے رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ﷺ ایک سفید نچر پر سوار

تھے جو فردہ بن نفاسہ جدامی نے آپ ﷺ کو بطور تحفہ دیا تھا (جس کو شہداء اور

دلدار بھی کہتے تھے)۔ جب مسلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا اور مسلمان پینچہ موڑ

کر بھاگے تو رسول اللہ ﷺ اپنے نچر کو کافروں کی طرف جانے کے لئے تیز کر

رہے تھے (یہ آپ ﷺ کی کمال شجاعت تھی کہ ایسے سخت وقت میں نچر پر سوار

ہوئے ورنہ گھوڑے بھی موجود تھے) سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ ﷺ

ابوسفیان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی رکاب تھا ہوں تھے۔ آخر رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ اے عباس! اصحابِ سرہ کو پکارو اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی آواز نہایت

بلند تھی (وہ رات کو اپنے غلاموں کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی)۔ سیدنا

عباس رضی اللہ عنہ کہا کہ میں نے اپنی انتہائی بلند آواز سے پکارا کہ اصحابِ سرہ کہاں

ہیں؟ یہ سنتے ہی اللہ کی قسم وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچوں کے پاس چلی آتی

الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٍ وَبَيْتِهِ إِذَا اسْتَفْرَمْتُمْ فَلانْفَرُوا *

باب الْأَمْرُ بِعَمَلِ الْخَيْرِ مِنَ اسْتِدْثَاتٍ عَلَيْهِ الْهِجْرَةُ

1187 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنْ شَأْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ

لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُوْتِي صَدَقَتَهَا قَالَ

نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ زَرَاءِ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَسْرِكَ

مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا *

باب مِنْ أَدْنَى لَهُ فِي الْبَدْوِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ

1188 عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ

عَلَى عَقْبِكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى لِي فِي الْبَدْوِ *

باب غَزْوَةُ حُنَيْنٍ

1189 عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ

قَالَ عَبَّاسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أُنَا وَأَبُو

سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّ نَفَارُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءُ أَهْدَاهَا لَهُ فَرَوْهُ

بْنُ لُقَاةَ الْجُدَامِيِّ فَلَمَّا اتَّقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ

وَأَمَى الْمُسْلِمُونَ مُذْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُكْحَضٍ بَغْلَتَهُ قَبْلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ وَأَنَا

أَخَذْتُ بِإِحْجَامِ بَغْلَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَكْفَمَهَا إِرَادَةً أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ أَخَذَ بِرُكَابِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ عَبَّاسٍ نَادَ أَصْحَابَ

السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَلَقْتُ بِأَعْلَى

صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ لَوَاللهِ لَكُنَّ

عَظْفَتُهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَظْفَةُ الْبَقْرِ عَلَى

ہے اور کہنے لگے کہ ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔ (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے اور نہ سب بھاگے تھے بلکہ بعض نو مسلم وغیرہ اچانک تیز تیروں کی پلہش سے لوٹے اور گریز ہو گئی۔ پھر اللہ نے مسلمانوں کے دل مضبوط کر دیئے) پھر وہ کافروں سے لڑنے لگے اور انصار کو یوں بلایا کہ اے انصار کے لوگو! اے انصار کے لوگو! پھر بنی حارث بن خزرج پر بلانا تمام ہوا (جو انصار کی ایک جماعت ہے) انہیں یکارا کہ اے بنی حارث بن خزرج! اے بنی حارث بن خزرج! رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر گردن کو لمبا کئے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے ان کی لڑائی کو دیکھا اور فرمایا کہ وقت تود کہ جوش کا ہے (یعنی اس وقت میں لڑائی خوب گرم گرمی سے ہو رہی ہے) پھر آپ ﷺ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کافروں کے منہ پر ماریں اور فرمایا کہ قسم ہے محمد ﷺ کے رب کی! کافروں نے شکست پائی۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں اللہ کی قسم آپ ﷺ نے کنکریاں ماریں، تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور ٹوٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

1190: سیدنا ابواسحق کہتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا براء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابوعمارہ رضی اللہ عنہ! حنین کے دن تم بھاگ گئے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے منہ نہیں موزا لیکن چند جلد باز اور بے ہتھیار لوگ قبیلہ ہوازن کی طرف گئے، وہ تیر انداز تھے اور انہوں نے تیروں کی ایک بو چھاڑی جیسے مٹی دل ہو، تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ابوسفیان بن حارث آپ ﷺ کے خچر کو چلاتے تھے۔ تو آپ ﷺ خچر پر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، اے اللہ! اپنی مدد تار۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم جب خونخوار لڑائی ہوتی، تو ہم اپنے آپ کو آپ ﷺ کی آڑ میں بچاتے اور ہم میں بہادر وہ تھے جو لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے برابر تھے۔

1191: سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے حنین کا جہاد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا۔ جب دشمن کا سامنا ہوا، تو میں آگے بڑھ کر ایک گھائی پر چڑھا۔ دشمنوں میں سے ایک شخص میرے سامنے آیا۔ میں نے اس پر تیر مارا تو وہ مجھ سے اوجھل ہو گیا اور مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ اس نے کیا کیا۔ میں نے لوگوں کو دیکھا تو وہ دوسری گھائی سے نمودار ہوئے اور ان کی اور نبی ﷺ کے صحابہ کی جنگ ہوئی، لیکن صحابہ پیچھے کو پلٹے۔ میں بھی شکست خوردہ ہو کر لوٹا اور میں دو چادریں پہنے ہوئے تھا، ایک تہہ بند باندھے ہوئے اور دوسری اوڑھے ہوئے

أَوْلَادَهَا فَقَالُوا يَا لَيْتَكَ يَا لَيْتَكَ قَالَ فَاقْتُلُوا وَالْكَفَّارَ
وَالدَّعْوَةَ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا
مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قَصُرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي
الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ
الْخَزْرَجِ يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَظَنَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَعْلَنَه
كَالْمُتَطَوِّلِ عَلَيْهِمْ إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حِينِ حِمِي الْوُطَيْسِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيَّاتٍ فَرَمَى
بِهِنَّ وَجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزْمُوا وَرَبُّ مُحَمَّدٍ قَالَ
فَذَهَبَتْ أَنْظُرٌ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْبَتِهِ فِيمَا أَرَى قَالَ
فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصِيَّاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى
حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا *

۱۱۹۰ عن أبي إسحق قال جاء رجل إلى البراء
رضي الله عنه فقال أنشتم ولستم يوم حنين يا أبا
عمارة فقال أشهد على نبي الله ﷺ ما ولى وكنته
انطلق أحمقاء من الناس وحسرت إلى هذا الحي من
هوازن وهم قوم رماة فرمهم برشق من نبل كأنها
رجل من جراد فأكسفوا فأقبل القوم إلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم وأبو سفيان بن الحارث
يقود به بعلنه فنزل ودعا واستنصر وهو يقول أنا
النبي لا كذب أنا ابن عبد المطلب اللهم نزل
نصرك قال البراء كئنا والله إذا أحمز الناس تقني به
وإن الشجاع منا للذي يُحادي به يعني النبي ﷺ *

۱۱۹۱ عن سلمة بن الأكوع رضي الله عنه قال
غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حنيناً
فلما واجهنا العدو تقدمت فأغلوا نية فاستقبلني
رجل من العدو فأرميه بسهم فتواري عني فما
درى ما صنع ونظرت إلى القوم فإذا هم قد طلغوا
من نية أخرى فالتفوا هم وصحابة النبي ﷺ فولى
صحابة النبي ﷺ وأزجع منهم وما علي بردتان متزراً
ياخذاهما مرتدياً بالأخرى فاستطلق إزارى
فجمعتهما جميعاً ومررت على رسول الله ﷺ

تھا۔ میری تہ بند کھل گئی تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور ٹکست پا کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اکوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹا۔ پھر دشمنوں نے رسول اللہ ﷺ کو گھیرا تو آپ ﷺ پھر پر سے اترے اور ایک مٹی خاک زمین سے اٹھائی اور ان کے منہ پر ماری اور فرمایا کہ بگڑ گئے منہ۔ پھر کوئی آدمی ان میں ایسا نہ رہا جس کی آنکھ میں اسی ایک مٹی کی وجہ سے خاک نہ بھر گئی ہو۔ آخر وہ بھاگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے مال مسلمانوں کو بانٹ دینے۔

باب: غزوہ طائف کے متعلق۔

1192: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف والوں کا محاصرہ کیا اور ان سے کچھ حاصل نہیں کیا (یعنی وہ زیر نہ ہوئے تھے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم لوٹ جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم بغیر فتح کے لوٹ جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا صبح کو لڑو۔ وہ لڑے اور زخمی ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم کل لوٹ جائیں گے، یہ تو ان کو اچھا معلوم ہوا۔ (اس پر) آپ ﷺ ہنسے۔

باب: نبی ﷺ کے غزوات کی تعداد۔

1193: سیدنا ابوالحسن سے روایت ہے کہ عبداللہ بن یزید نماز استسقاء کے لئے نکلے اور لوگوں کے ساتھ دو کتبیں پڑھیں، پھر پانی کے لئے دعا مانگی۔ کہتے ہیں کہ اس دن میں سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا اور میرے اور ان کے درمیان صرف ایک شخص تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ انیس۔ میں نے پوچھا کہ آپ کتنے غزوات میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک تھے؟ انہوں نے کہا کہ سترہ میں۔ میں نے کہا کہ پہلا جہاد کون سا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ذات العسیر یا ذات العسیر (جو ایک مقام کا نام ہے۔ سیرۃ ابن ہشام میں اس کو غزوہ العسیرہ لکھا ہے اس میں لڑائی نہ ہوئی اور رسول اللہ ﷺ شہیرہ تک جا کر مدینہ کو پلٹ آئے یہ واقعہ 2 ہجری میں ہوا اور ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ ودان ہوا مدینہ میں آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی)۔

1193: سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوات کئے اور ان میں سے آٹھ میں لڑے۔

مُنَهْرًا وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ رَأَى ابْنَ الْأَكْوَعِ فَرَعًا فَلَمَّا عَشُوا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبِضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وَجْهُهُمْ فَقَالَ شَهِتَ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا يَبْلُكُ الْقَبْضَةَ فَوَلَّوْا مُذْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ *

باب فِي غَزْوَةِ الطَّائِفِ

1192 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَبْلُ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَصْحَابُهُ تَرْجِعُ وَلَمْ تَفْتَحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُوا عَلَيَّ الْقِتَالِ فَعَدُّوا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جَرَّاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا قَالَ فَأَعْجِبَهُمْ ذَلِكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ *

باب عَدَدُ غَزَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

1193 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقَى قَالَ فَلَقِيْتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا أَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَالَ ذَاتَ الْعُسَيْرِ أَوْ الْعُسَيْرِ *

1193 م عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتِلٌ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ *

دروازے بند کر لئے اور رسول اللہ ﷺ حجرِ اسود کے پاس تشریف لائے اور اس کو چوما، پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا (اگرچہ آپ ﷺ احرام سے نہ تھے کیونکہ آپ ﷺ کے سر پر خود تھا) پھر ایک بت کے پاس آئے جو کعبہ کی ایک طرف رکھا تھا اور لوگ اس کو پوجا کرتے تھے، آپ ﷺ کے ہاتھ میں کمان تھی اور آپ ﷺ اس کا کونا تھامے ہوئے تھے جب بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں چھوٹے لگے اور فرمانے لگے کہ ”حق آگیا اور باطل مٹ گیا“ جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں ہاتھ اٹھائے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو دعا اللہ نے چاہی۔ (الاسراء: 81)۔

باب: کعبہ کے اردگرد سے (موجود) بتوں کو نکالنا۔

1183: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ انہیں اپنے ہاتھ میں موجود لکڑی چھوتے اور فرماتے جاتے تھے کہ ”حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا اور جھوٹ مٹنے والا ہے“ (الاسراء: 81) اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا ہے (بلکہ دونوں اللہ جل جلالہ کے کام ہیں)۔ ابن ابی عمر نے اتنا زیادہ کیا کہ ”یوم فتح (مکہ) کے دن (ایسا کیا)۔“

باب: فتح کے بعد کوئی قریشی باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔

1184: سیدنا عبد اللہ بن مطیع اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے فتح مکہ کے دن نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قیامت تک باندھ کر قتل نہ کیا جائے گا۔

باب: فتح کے بعد اسلام، جہاد اور خیر (نیکی) پر بیعت۔

1185: سیدنا مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے بھائی ابو سعید کو فتح (مکہ) کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا اور میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس سے ہجرت پر بیعت لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی۔ میں نے کہا کہ پھر آپ ﷺ اس سے کس چیز پر بیعت لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام، جہاد اور نیکی پر۔ ابو عثمان نے کہا کہ میں ابو سعید سے ملا اور ان سے مجاشع کا کہنا بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ مجاشع نے سچ کہا۔

باب: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت (جہاد) باقی ہے۔

1186: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد

صَمَّ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَمَاؤَا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّمِّ جَعَلَ يَطْعُنُهُ فَيَسِيهِ وَيَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ) فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُو *

باب إخراج الأصنام من حول الكعبة

١١٨٣ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةِ وَسِتُّونَ نَصْبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا) (جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ) (سبأ: ٤٩) * زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ *

باب لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صِرًا بَعْدَ الْفَتْحِ

١١٨٤ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطِيْعٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صِرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *
باب الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ الْفَتْحِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ

١١٨٥ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جِئْتُ بَاحِيَّ أَبِي مَعْبُدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَابِعُهُ عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ قَدْ مَضَتْ الْهَجْرَةُ بِأَهْلِهَا قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ تَابِعُهُ قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ *

باب لَا هَجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَرَبِيَّةٌ

١١٨٦ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ

حکومت کے بیان میں

باب: خلیفہ قریش سے ہونا چاہیے۔

1194: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کام یعنی خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی یہاں تک کہ دنیا میں دو ہی آدمی رہ جائیں۔

1195: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حکومت میں تمام لوگ قریش کے تابع ہیں اور مسلمان لوگ مسلمان قریش کے تابع ہیں اور کافر لوگ کافر قریش کے تابع ہیں (یعنی حکومت اور سرداری کے زیادہ اہل ہیں)۔

1196: سیدنا عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے غلام نافع کو یہ لکھ کر سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ مجھ سے وہ بات بیان کرو جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ کہتے ہیں انہوں نے جواب میں لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس جمعہ کی شام، جس دن ماعز اسلمی سنگسار کئے گئے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور وہ سب قریشی ہوں گے (شاید یہ واقعہ بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ ایک ہی وقت میں مسلمانوں کے بارہ خلیفہ بارہ کلویوں پر ہوں گے) اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کسری کے سفید محل کو فتح کرے گی (یہ معجزہ تھا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایسا ہی ہوا) اور میں نے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ قیامت سے پہلے جموں نے پیدا ہوں گے ان سے بچنا اور میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو دولت دے، تو پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے (ان کو آرام سے رکھے پھر فقیروں کو دے) اور میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کرنے والا ہوں (یعنی تمہارے پانی پلانے کے لئے وہاں بندوبست کروں گا اور تمہارے آنے کا منتظر ہوں گا)۔

باب: اپنے پیچھے خلیفہ مقرر کرنے اور نہ کرنے کا بیان۔

1197: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور انہوں نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے والد کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کریں گے؟ میں نے کہا کہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ میں نے قسم کھائی کہ میں ان سے اس کا ذکر کروں گا۔ پھر چپ رہا، دوسرے دن صبح کو بھی میں نے ان سے نہیں کہہ سکا، لیکن میرا حال ایسا تھا

کتاب الامارة

باب الخلفاء من قریش

۱۱۹۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ *

۱۱۹۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّانِ فَسَلِمَهُمْ تَبِعَ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافَرَهُمْ تَبِعَ لِكَافِرِهِمْ *

۱۱۹۶ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَنْ أَخْبِرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةً رَجِمَ الْأَسْلَمِيُّ يَقُولُ لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عُصِيَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَيْضُ بَيْتَ كَسْرَى أَوْ آلَ كَسْرَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا أُعْطِيَ اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَيَّ الْحَوْضُ *

باب الاستخلاف وتوكله

۱۱۹۷ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ أَعْلَمْتُ أَنَّ أَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلَفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِفَعْلٍ قَالَتْ إِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ فَحَلَفْتُ أَنِّي أَكَلِمُهُ فِي ذَلِكَ فَسَكَتُ حَتَّى عَدَوْتُ وَلَمْ أَكَلِمُهُ قَالَ فَكُنْتُ كَأَنَّمَا أَحْمِلُ

جیسے کوئی پہاڑ کو ہاتھ میں لئے ہو (قسم کا بوجھ تھا)۔ آخر میں لوٹ کر ان کے پاس گیا وہ مجھ سے لوگوں کا حال پوچھنے لگے تو میں بیان کرتا رہا، پھر میں نے کہا کہ میں نے لوگوں سے ایک بات سنی ہے اور قسم کھالی کہ آپ سے ضرور اس کا ذکر کروں گا، وہ سمجھتے ہیں کہ آپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے۔ اگر آپ کا اونٹوں کا یا بکریوں کا کوئی چرانے والا ہو، پھر وہ آپ کے پاس ان اونٹوں اور بکریوں کو چھوڑ کر چلا آئے تو آپ یہ سمجھیں گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے، اس صورت میں آدمیوں کا خیال تو اور بھی ضروری ہے۔ میرے اس کہنے سے ان کو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جھکائے رہے (فکر کیا کئے) پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کرے گا اور میں اگر خلیفہ مقرر نہ کروں، تو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کیا اور اگر خلیفہ مقرر کروں تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ مقرر کیا ہے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر اللہ کی قسم جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے برابر کسی کو نہیں کرنے والے اور وہ خلیفہ مقرر نہیں کریں گے۔

باب: جس سے پہلے بیعت کی اس کی بیعت پوری کرنے کا حکم۔

1198: ابو حازم کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس پانچ سال بیٹھتا رہا اور میں نے انہیں نبی ﷺ سے بیان کرتے سنا ہے کہ بنی اسرائیل کی حکومت/سیاست پیغمبر کیا کرتے تھے۔ جب ایک پیغمبر فوت ہوتا تو دوسرا پیغمبر اس کی جگہ ہو جاتا۔ اور شان یہ ہے کہ میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں ہے بلکہ خلیفہ ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ پھر آپ ﷺ ہمیں کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے پہلے بیعت کر لو، اسی کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق ادا کرو اور اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا اس کے متعلق جو اس نے ان کو دیا ہے۔

1199: سیدنا عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور وہاں سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے۔ میں بھی جا کر بیٹھ گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ایک جگہ اترے، تو کوئی اپنا خیمہ درست کرنے لگا، کوئی تیر مارنے لگا اور کوئی اپنے جانوروں میں تھا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے پکارنے والے نے نماز کے لئے پکار دی۔ ہم سب آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس پر اپنی امت کو وہ بہتر بات بتانا لازم نہ ہو جو اس کو معلوم ہو اور جو بری بات وہ جانتا ہو اس سے ڈرانا (لازم نہ ہو) اور تمہاری یہ امت، اس کے پہلے حصہ میں سلامتی

بِمِنبِي جَبَلًا حَتَّى رَجَعْتُ فَذَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْ خَالِ النَّاسِ وَأَنَا أَخْبِرُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ مَقَالَةً قَالَتْ أَنْ أَقُولَهَا لَكَ زَعَمُوا أَنْكَ غَيْرُ مُسْتَخْلَفٍ وَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي إِيْسَلُ أَوْ رَاعِي غَنَمٍ ثُمَّ جَاءَكَ وَتَرَكَهَا رَأَيْتَ أَنْ قَدْ ضَيَّعَ فِرْعَابِيَةَ النَّاسِ أَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهُ قَوْلِي فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ وَإِنِّي لَنْ لَا أَسْتَخْلَفُ فَإِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلَفْ وَإِنْ أَسْتَخْلَفُ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلْ بَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَإِنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلَفٍ*

باب الأمر بالوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول

1198 عَنْ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُونُ خَلَفَاءُ تُكْفَرُ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ فَوَا بِيْعَةَ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ وَأَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَهُمْ عَمَّا اسْتَرَعَاهُمْ*

1199 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْرَلًا فَمِنَّا مَنْ يُصَلِّحُ خَبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشْرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي

تھا۔ میری تہ بند کھل گئی تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور نکلتے پا کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹا۔ پھر دشمنوں نے رسول اللہ ﷺ کو گھیرا تو آپ ﷺ پھر پر سے اترے اور ایک مٹی خاک زمین سے اٹھائی اور ان کے منہ پر ماری اور فرمایا کہ بگڑ گئے منہ۔ پھر کوئی آدمی ان میں ایسا نہ رہا جس کی آنکھ میں اسی ایک مٹی کی وجہ سے خاک نہ بھر گئی ہو۔ آخر وہ بھاگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو نکلتے دی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے مال مسلمانوں کو بانٹ دیے۔

باب: غزوة طائف کے متعلق۔

1192: سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف والوں کا محاصرہ کیا اور ان سے کچھ حاصل نہیں کیا (یعنی وہ زیر نہ ہوئے تھے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم لوٹ جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم بغیر فتح کے لوٹ جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا صحیح کو لڑو۔ وہ لڑنے اور زخمی ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم کل لوٹ جائیں گے، یہ تو ان کو اچھا معلوم ہوا۔ (اس پر) آپ ﷺ ہنسے۔

باب: نبی ﷺ کے غزوات کی تعداد۔

1193: سیدنا ابوالخضر سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن یزید نماز استسقاء کے لئے نکلے اور لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں، پھر پانی کے لئے دعا مانگی۔ کہتے ہیں کہ اس دن میں سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا اور میرے اور ان کے درمیان صرف ایک شخص تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ انیس۔ میں نے پوچھا کہ آپ کتنے غزوات میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک تھے؟ انہوں نے کہا کہ سترہ میں۔ میں نے کہا کہ پہلا جہاد کون سا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ذات العسیر یا ذات العسیر (جو ایک مقام کا نام ہے۔ سیرۃ ابن ہشام میں اس کو غزوة العسیرہ لکھا ہے اس میں لڑائی نہ ہوئی اور رسول اللہ ﷺ شہرہ تک جا کر مدینہ کو پلٹ آئے یہ واقعہ 2 ہجری میں ہوا اور ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوة ودان ہوا مدینہ میں آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی)۔

1193: سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوات کئے اور ان میں سے آٹھ میں لڑے۔

مُنْهَرَمًا وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكْوَعِ فِرْعَا فَلَمَّا عَشُوا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَعْلَةِ ثُمَّ قَبِضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وَجُوهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا يَطْلُكُ الْقَبْضَةَ فَيُلَوِّأُ مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ *

باب فِي غَزْوَةِ الطَّائِفِ

1192 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَاصِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنْتَلِ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَنْتَحِمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُوا عَلَى الْفِتَالِ فَعَدُّوا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جَرَاخٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا قَافِلُونَ غَدَا قَالَ فَأَعْجِبَهُمْ ذَلِكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ *

باب عَدَدُ غَزَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ

1193 عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقَى قَالَ فَلَقِيْتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ لَيْسَ بِنَبِيِّ وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَلْتِ مَعَهُ قَالَ سِتْعَ عَشْرَةَ غَزَوَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِمَا أَوَّلُ غَزَوَةٍ غَزَاهَا قَالَ ذَاتَ الْعُسَيْرِ أَوْ الْعُسَيْرِ *

1193 م عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزَوَةً قَاتِلٍ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ *

رعیت کے حق ادا کئے، ان کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہیں؟) اور آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی حاکم ہے، اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔ غرضیکہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کا سوال ہوگا۔

باب: طلب حکومت اور اس پر حریص ہونے کی کراہت۔

1202: سیدنا عبدالرحمن بن سرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبدالرحمن! کسی عہدے اور حکومت کی درخواست مت کر، کیونکہ اگر درخواست سے تجھ کو (حکومت/عہدہ) ملا تو تو اسی کے سپرد کر دیا جائے گا اور جو بغیر سوال (درخواست) کے ملے، تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا۔

1203: سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! میں تجھے کمزور پاتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ مت کرو اور یتیم کے مال کی نگرانی مت کرو (کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیجا اٹھ جائے یا اپنی ضرورت میں آجائے اور مؤاخذہ میں گرفتار ہو)۔

1204: سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے گورنری (وغیرہ) نہیں دیتے؟ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے کندھے پر مارا اور فرمایا کہ اے ابوذر! تو کمزور ہے اور یہ امانت ہے (یعنی بندوں کے حقوق اور اللہ تعالیٰ کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں) اور قیامت کے دن اس عہدہ سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں ہوگا مگر جو اس کے حق ادا کرے اور سچائی سے کام لے۔

باب: (نبی ﷺ کا فرمان کہ) جو کوئی عہدے کی درخواست کرے ہم اس کو عہدہ نہیں دیتے۔

1205: سیدنا ابو بردہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو آدمی تھے ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف۔ دونوں نے نبی ﷺ سے عامل بنا کر بیجنے کی درخواست کی اور آپ ﷺ مسواک کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ (یا عبداللہ بن قیس)! تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! تم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا، انہوں نے مجھ سے اپنے دل کی بات نہیں کہی اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ کام (عہدہ خدمت) کی درخواست کریں

وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى نَيْتِ بَغْلِيهَا
وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ
سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ *

باب كراهية طلب الإمارة والحرص عليها

١٢٠٢ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنِ اعْطَيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتِ إِلَيْهَا وَإِنِ اعْطَيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَعْنَتِ عَلَيْهَا *

١٢٠٣ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أَحِبُّ لَكَ مَا أَحَبُّ لِنَفْسِي لَا تَأْمُرَنَّ عَلَيَّ اثْنَيْنِ وَلَا تَوْلَيْنَنَّ مَالَ يَتِيمٍ *

١٢٠٤ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ قَالَ فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَيَّ مِنْكِبِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَزِيٌّ وَتَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ لَهَا *

باب لَا تَسْتَعْمِلْ عَلَيَّ غَمَلْنَا مِنْ أَرَادَةٍ

١٢٠٥ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكَلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُكَ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ؟ قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطَّلَعَانِي عَلَيَّ مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا

گئے۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گویا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ نچلے ہونٹ پر ٹھہری ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس کو کبھی عمدہ نہیں دیتے جو عمدے کی درخواست کرے، لیکن اے ابوموسیٰ یا عبداللہ بن قیس! تم جاؤ۔ پس انہیں یمن کی طرف بھیجا۔ پھر ان کے پیچھے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا (تا کہ وہ بھی شریک رہیں)۔ جب سیدنا معاذ وہاں پہنچے تو سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اترو اور ایک گدہ ان کے لئے بچھایا۔ اتفاق سے وہاں ایک شخص قید میں جکڑا ہوا تھا، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ایک یہود مسلمان ہوا پھر کبخت یہودی ہو گیا۔ اپنا دین اختیار کر لیا۔ سیدنا معاذ نے کہا کہ جب تک اسے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے میں نہ بیٹھوں گا۔ تین بار یہی کہا پھر سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تو وہ قتل کیا گیا۔ اس کے بعد دونوں نے رات کی نماز کا ذکر کیا، تو سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو رات کو سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھے وہی ثواب ملے گا جو عبادت میں ملتا ہے۔

باب: امام (مسلمانوں کا حاکم) جب اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور انصاف کرے، تو اس کیلئے اجر ہے۔

1206: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام پر (ڈھال) ہے کہ اس کے پیچھے مسلمان (کافروں سے) لڑتے ہیں اور اس کی وجہ سے لوگ تکلیف (ظالموں اور لیروں) سے بچتے ہیں۔ پھر اگر وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم کرے اور انصاف کرے، تو اسکو ثواب ہوگا اور اگر اس کے خلاف حکم دے، تو اس پر وبال ہوگا۔

باب: جو حاکم بنا اور انصاف کیا اس کیلئے کیا کچھ ہے، اس کا بیان۔

1207: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس اس کی داہنی جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (یعنی بائیں ہاتھ میں جو داہنے سے قوت کم ہوتی ہے یہ بات اللہ تعالیٰ میں نہیں کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہے) اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہیں، جو فیصلہ کرتے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں اور عزیزوں میں انصاف کرتے ہیں اور جو کام ان کو دیا جائے، اس میں انصاف کرتے ہیں۔

باب: جو حاکم بے دہن سختی کرے یا نرمی۔

1208: سیدنا عبدالرحمن بن شماسہ کہتے ہیں کہ میں ام المومنین عائشہ صدیقہ

يَطْلُبَانِ الْعَمَلُ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكَ تَحْتَ شَفْتِهِ وَقَدْ قَلَصَتْ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمَلُ عَلَيَّ عَمَلْنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنْ أَذْهَبُ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتَبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ انزِلْ وَأَلْقِ لَهٗ وَسَادَةً وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوقِفٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السُّوءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَقَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فُقْتِلَ ثُمَّ تَذَاكُرًا الْقِيَامِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مُعَاذُ أَمَا أَكْ فَأَنَامُ وَأَقُومُ وَأَرْجُو فِي نَوْمِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمِي *

باب الإمام إذا أمر بتقوى الله وعدل كان له أجر

١٢٠٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِمَّا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنِ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرٌ وَإِنِ أَمَرَ بِعَيْبِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ *

باب ما لمن ولي شيئا فعدل فيه

١٢٠٧ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ابْنُ كُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ يُبَلِّغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَفْسُطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَسَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنِ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلْنَا يَدَيْهِ يَمِينِ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا *

باب من ولي شيئا فسق أو زلق

١٢٠٨ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ أَتَيْتُ

رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ پوچھنے کو آیا، تو انہوں نے کہا کہ تو کون سے لوگوں میں سے ہے؟ میں نے کہا کہ مصر والوں میں سے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے حاکم کا تمہاری اس لڑائی میں کیا حال ہے؟ (یعنی محمد بن ابی بکر کا جن کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے قیس بن سعد کو معزول کر کے مصر کا حاکم کیا تھا) میں نے کہا کہ ہم نے تو ان کی کوئی بات بُری نہیں دیکھی، ہم میں سے کسی کا اوٹ مر جاتا، تو اس کا اوٹ دیتے اور غلام فوت ہو جاتا تو، غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی، تو خرچ دیتے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور لاش مرداروں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول اللہ ﷺ نے اس حجرہ میں فرمایا کہ اے اللہ! جو کوئی میری امت کا حاکم ہو، پھر وہ ان پر سختی کرے، تو بھی اس پر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ ان پر نرمی کرے، تو بھی اس پر نرمی کر۔

باب: دین خیر خواہی کا نام ہے۔

1209: سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے کہا کہ کس کی خیر خواہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اور اس کی کتاب کی اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کے حاکموں کی اور سب مسلمانوں کی۔ (یعنی ہر مسلمان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اور اپنے حاکم کی فرمانبرداری کرے اور ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے حقوق ادا کرے)۔

1210: سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھنے، رکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

باب: جس نے رعیت کے ساتھ خیانت کی اور ان کے ساتھ خیر خواہی نہ کی۔

1211: سیدنا حسن کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد، سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی اس بیماری میں جس میں ان کا انتقال ہوا، عیادت کرنے آیا، تو سیدنا معقل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور اگر میں جانتا کہ میں ابھی زندہ رہوں گا، تو تجھ سے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ ایک رعیت دیدے، پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ اپنی رعیت کے حقوق میں خیانت کرتا ہو مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیگا۔

1212: حسن سے روایت ہے کہ سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ

عائشہ اسألها عن شيء فقالت ممن أنت؟ فقلت رجل من أهل مصر فقالت كيف كان صاحبكم لكم في غزائكم هذه؟ فقال ما تقننا منه شيئا إن كان يموت للرجل منا البعير فيعطيه البعير والعبد فيعطيه العبد ويحتاج إلى التفقة فيعطيه التفقة فقالت أما إله لا يمتعي الذي فعل في محمد بن أبي بكر رضي الله عنه أحي أن أخبرك ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في نبينا هذا اللهم من ولي من أمر أممي شيئا فشق علينا فاشقق عليه ومن ولي من أمر أممي شيئا فرقق بهم فارقق به *

باب الدين النصيحة

1209: عن تميم الداري رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدين النصيحة قلنا لمن قال لله ولكتابه ولرسوله ولأئمة المسلمين وعامتهم *

1210: عن جرير رضي الله عنه قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على إقام الصلاة وإيتاء الزكاة والنصح لكل مسلم *

باب من عثر رعيته ولم ينصح لهم

1211: عن الحسن قال عاد غيب الل بن زياد معقل بن يسار المزني رضي الله عنه في مرضه الذي مات فيه فقال معقل رضي الله عنه إنني محدثك حديثا سمعته من رسول الله ﷺ لو علمت أن لي حياة ما حدثتكم به إني سمعت رسول الله ﷺ يقول ما من عبد يستريحه الله رعية يموت يوم يموت وهو غاشٍ لرعيته إلا حرم الله عليه الجنة *

1212: عن الحسن أن عائذ بن عمرو رضي الله

ﷺ کے صحابی تھے وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ سب سے بڑا حرج وہاں ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو ایسا نہ ہونا۔ عبید اللہ نے کہا کہ بیٹھ جا تو محمد ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کی بھوسی ہے۔ سیدنا عائذہ نے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں بھی بھوسی ہے؟ بھوسی تو بعد الوالوں میں اور غیر لوگوں میں ہے۔

باب: امراء کی (مال غنیمت میں) خیانت کرنے اور اس کے گناہ کبیرہ

ہونے کا بیان۔

1213: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز (ہمیں

صحبت کرنے کو) کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے مال غنیمت میں خیانت کے متعلق بیان فرمایا اور اس کو بڑا گناہ بتلایا۔ پھر فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن ایسا نہ پاؤں کہ وہ آئے اور اس کی گردن پر ایک اونٹ بڑھا رہا ہو، وہ کہے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجئے اور میں کہوں کہ مجھے کچھ اختیار نہیں میں نے تمہیں اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یعنی میں اللہ کے حکم کے بغیر نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ شفاعت اور شاید پہلے آپ ﷺ غصہ سے ایسا فرمادیں، پھر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحد ہو) اور میں تم میں سے کسی کو ایسا نہ پاؤں کہ وہ اپنی گردن پر ایک گھوڑا لٹے ہوئے ہو جو پہنچاتا ہو اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجئے اور میں کہوں کہ مجھے کچھ اختیار نہیں میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا (یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا کہ خیانت کی سزا بہت بڑی ہے پھر تو نے خیانت کیوں کی) اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن ایسا نہ پاؤں کہ وہ اپنی گردن پر ایک بکری لٹے ہوئے آئے جو میں کر رہی ہو اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجئے۔ اور میں کہوں کہ مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ اور میں تم میں سے کسی کو ایسا نہ پاؤں کہ جو اپنی گردن پر آئے جو چلا رہی ہو (جس کا اس نے دنیا میں خون کیا ہو) پھر کہے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجئے اور میں کہوں کہ مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو ایسا نہ پاؤں کہ جو اپنی گردن پر کپڑے لٹے ہوئے آئے جو اس نے اوڑھے ہوئے ہوں (جن کو اس نے دنیا میں چرایا تھا) یا پر چیاں کاغذ کی جواز رہی ہوں (جس میں اس کے اوپر حقوق لکھے ہوں) یا اور چیزیں جو مل رہی ہوں (جن کو اس نے دنیا میں چرایا تھا) پھر کہے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجئے اور میں کہوں کہ مجھے کچھ اختیار نہیں

عنه وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَيُّ بَنِي أَبِي سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرَّعَاءِ الْخَطْمَةُ فَإِنَّكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ خِصَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ خِصَالَةٌ؟ إِنَّمَا كَانَتْ الْخِصَالَةُ بَعْدَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ

باب مَا جَاءَ فِي غُلُولِ الْأَمْوَالِ وَتَعْظِيمِ أَمْرِهِ

١٢١٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَامَ فِينَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ

الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ لَا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ

يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُعَاءٌ يَقُولُ يَا

رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ

أَبْلَغْتُكَ لَا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى

رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي

فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أَلْفَيْنَ

أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا نَفْسَاءٌ

يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا

قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى

رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيْحٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي

فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أَلْفَيْنَ

أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِضُ

فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ

ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا۔ اور میں تم میں سے کسی کو قیامت میں ایسا نہ پاؤں کہ وہ اپنی گردن پر سونا چاندی، پیسہ وغیرہ لئے ہوئے آئے اور کہے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجئے اور میں کہوں کہ مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی۔

باب: جو چیز امراء (مال غنیمت سے) چھپائیں وہ چوری ہے۔

1214: سیدنا عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ تم میں سے جس شخص کو ہم کسی عہدے پر مقرر کریں، پھر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی چیز چھپا رکھے، تو وہ غلول ہے اور قیامت کے دن اس کو لے کر آئے گا یہ سن کر ایک سانولا سا انصاری کھڑا ہوا گیا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اپنا عہدہ مجھ سے لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے کیا ہوا؟ وہ بولا کہ میں نے سنا کہ آپ ﷺ ایسا ایسا فرماتے تھے (یعنی ایک سوئی کا بھی مواخذہ ہوگا)، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ اب بھی ہم جس کو کسی عہدے پر مقرر کریں، تو وہ تھوڑی یا زیادہ سب چیزیں لے کر آئے۔ پھر جو اس کو طے وہ لے لے اور جو نہ طے اس سے باز رہے (اس صورت میں کوئی بھی مواخذہ نہیں ہے)۔

باب: امراء کے "تخفوں" کے بارے میں۔

1215: سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ اسد میں سے ایک شخص کو جسے ابن المنییہ کہتے تھے، بنی سلیم کے صدقات و زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کیا۔ جب وہ آیا، تو آپ ﷺ نے اس سے حساب لیا۔ وہ کہنے لگا کہ یہ تو آپ کا مال ہے اور یہ تحفہ ہے (جو لوگوں نے مجھے دیا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا کہ تیرا تحفہ تیرے پاس آجاتا، اگر تو سچا ہے؟۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ستائش کے بعد فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کو ان کاموں میں سے کسی کام پر مقرر کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیئے ہیں، پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ ملا ہے۔ بھلا وہ اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا کہ اس کا تحفہ اس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے؟ قسم اللہ کی کوئی تم میں سے کوئی چیز ناحق نہ لے گا مگر قیامت کے دن اس (چیز) کو (اپنی گردن پر) لادے ہوئے اللہ تعالیٰ سے طے گا، اور میں تم میں سے بچانوں گا جو کوئی اللہ تعالیٰ سے اونٹ اٹھائے ہوئے طے گا اور وہ بڑبڑا رہا ہوگا، یا گائے اٹھائے ہوئے اور وہ آواز کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے اور وہ چلاتی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دی

شَيْئًا قَدْ أَتَيْتَكَ لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَةٍ صَامِتٍ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْنِيَنِي فَأَقُولُ لَا أَطْلُكَ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتَيْتَكَ *

باب مَا كَتَمَ الْأَمْرَاءُ؛ فَهُوَ غُلُولٌ

۱۲۱۴ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اسْتَعْمَلْنَا مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمْنَا مَخِطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكُمْ قَالَ وَمَا لَكَ؟ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَا مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِيءْ بِقَلْبِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أَوْتِي مِنْهُ أَخَذَ وَمَا لَيْهِ عِنْدَ اللَّهِ *

باب فِي هَدَايَا الْأَمْرَاءِ

۱۲۱۵ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسَدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سَلِيمٍ يُدْعَى ابْنَ اللَّيْثِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبَهُ قَالَ هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَيْبِكَ وَأَمَلْتُ حَتَّى تَأْتِيكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟ ثُمَّ خَطَبْنَا فَحَمَدَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمَلْتُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَا يَبِي اللَّهُ فَإِنِّي يَقُولُ هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأَمَّهُ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا؟ وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدًا مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بَغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا غُرْفَةَ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءً أَوْ بَقْرَةً لَهَا خَوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعُرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ

اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا۔ (سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا۔
باب: درخت کے نیچے نبی ﷺ نے "نہ بھاگئے" پر بیعت لی تھی۔

1216: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے نیچے تھے اور وہ سرہ کا درخت تھا (سرہ ایک جنگلی درخت ہے جو ریگستان میں ہوتا ہے) اور ہم نے آپ ﷺ سے اس شرط پر بیعت کی کہ ہم نہ بھاگیں گے اور یہ بیعت نہیں کی کہ مر جائیں گے۔

1217: سیدنا سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اصحاب شجرہ کے بارے میں پوچھا کہ وہ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا کہ اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تب بھی (وہاں کا کواں) ہمیں کافی ہو جاتا (کیونکہ نبی ﷺ کی دعا سے اس کا پانی بہت بڑھ گیا تھا) ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

1218: سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تھے اور (قبیلہ) اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔
باب: موت پر بیعت لینا۔

1219: یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ سے کس چیز پر بیعت کی تھی تو انہوں نے کہا کہ موت پر بیعت کی تھی۔

باب: حسب طاعت (سمع و اطاعت) "سننے اور ماننے" پر بیعت کرنا۔
1220: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے بات سننے پر اور حکم ماننے پر بیعت کرتے تھے اور آپ ﷺ یہ فرماتے تھے کہ یہ بھی کہو کہ جتنا مجھ سے ہو سکے گا۔ (یہ آپ ﷺ کی اپنی امت پر شفقت تھی کہ جو کام نہ ہو سکے اس کے نہ کرنے پر وہ گنہگار نہ ہوں)۔

باب: سوائے صریح کفر کے باقی ہر معاملہ میں "سننے اور ماننے" پر بیعت کرنا۔

1221: جنادہ بن ابی امیہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی بیماری میں گئے۔ ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان کرو جس سے اللہ تعالیٰ فائدہ دیدے اور جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بلایا اور ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور آپ ﷺ نے جو عہد لے ان میں یہ بھی بتایا کہ ہم

حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ بَطْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتَ؟
بَصْرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أذُنِي

باب مَبَايَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ

الشَّجَرَةِ عَلَى تَرْكِ الْفِرَارِ

١٢١٦ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَع مِائَةً فَبَايَعْتَاهُ وَعَمَرُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ

وَقَالَ بَايَعْتَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَ وَكَمْ لِبَايَعِهِ عَلَى الْمَوْتِ*

١٢١٧ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ

بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ

فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةً أَلْفٍ لَكُنَّا مِائَةً أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ*

١٢١٨ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ

أَسْلَمَ لِمَنْ الْمُهَاجِرِينَ*

باب الْمَبَايَعَةِ عَلَى الْمَوْتِ

١٢١٩ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ*

باب الْمَبَايَعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

١٢٢٠ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

كُنَّا لِبَايَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُ*

باب النَّبِيَّةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ إِلَّا أَنْ يَرَوْا كُفْرًا

بِوَأَحَا

١٢٢١ عَنْ جِنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمِيَّةٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى

عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَرِيضٌ قُلْنَا

أَصْلَحَكَ اللَّهُ حَدَّثَ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ سَمْعَتَهُ مِنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتَاهُ مَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعْتَا

نے بیعت کی بات کے سننے پر اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی میں سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور یہ کہ ہم اس شخص کی خلافت میں جھگڑا نہ کریں گے جو اس کے لائق ہو مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھیں کہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت ہو۔

باب: ہجرت کر کے آنے والی مومنات سے بیعت کے وقت امتحان لینا۔
1222: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مسلمان عورتیں جب ہجرت کرتیں تو آپ ﷺ اس آیت کے موافق ان کا امتحان لیتے کہ ”اے نبی! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو آئیں اس بات پر کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ کریں گی اور چوری نہ کریں گی اور زنا نہ کریں گی..... آخر تک“ (الممتحنہ: 12) پھر جو کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنی بیعت ہو جاتی) اور رسول اللہ ﷺ سے جب وہ اپنی زبان سے اقرار کرتیں، تو فرماتے کہ جاؤ میں تم سے بیعت لے چکا۔ قسم اللہ تعالیٰ کی آپ ﷺ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا البتہ زبان سے آپ ﷺ ان سے بیعت لیتے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے کوئی اقرار نہیں لیا مگر جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور آپ ﷺ کی پھیلی کسی عورت کی پھیلی سے کبھی نہیں لگی بلکہ آپ ﷺ صرف زبان سے فرمادیتے اور جب وہ اقرار کر لیتیں، تو فرماتے کہ میں تم سے بیعت کر چکا۔
باب: حاکم کی اطاعت کرنا۔

1223: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جو کوئی حاکم کی اطاعت کرے (جس کو میں نے مقرر کیا)، تو اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔

باب: جو (حاکم) اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق عمل کرے، اس کی بات سننا اور اطاعت کرنی چاہیے۔

1224: یحییٰ بن حصین کی دادی اُمّ حصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جیزہ الوداع میں حج کیا، تو آپ ﷺ نے بہت سی باتیں فرمائیں۔ پھر میں نے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کٹنا، کالا غلام بھی امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تم کو چلانا چاہے، تو اس کی بات کو سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

باب: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت واجب نہیں ہے، اطاعت تو

عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَشَقَّتِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا تُنَارِعَ الْأَمْرَ أَهْلُهُ قَالَ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ *

باب امتحان المؤمنات إذا هاجرن عند المبيعة
۱۲۲۲ عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كانت المؤمنات إذا هاجرن إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يمتحنن بقول الله عز وجل (يا أيها النبي إذا جاءك المؤمنات يبغتنك على أن لا يشركن بالله شيئاً ولا يسرفن ولا يزينن) إلى آخر الآية قالت عائشة فمن أقر بهذا من المؤمنات فقد أقر بالمحنة وكان رسول الله ﷺ إذا أقرن بذلك من قولهن قال لهن رسول الله ﷺ اطلقن فقد بايعتكن ولا والله ما مسّت يد رسول الله ﷺ يد امرأة قط غير أنه يبايعهن بالكلام قالت عائشة والله ما أخذ رسول الله ﷺ على النساء قط إلا بما أمره الله تعالى وما مسّت كف رسول الله ﷺ كف امرأة قط وكان يقول لهن إذا أخذ عليهن قد بايعتكن كلاماً *

باب طاعة الإمام

۱۲۲۳ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أطاعني فقد أطاع الله ومن يعصني فقد عصى الله ومن يطع الأمير فقد أطاعني ومن يعص الأمير فقد عصاني *

باب السمع والطاعة لمن عمل بكتاب الله عز وجل

۱۲۲۴ عن يحيى بن حصين عن جدته أم الحصين قال سمعتها تقول حججت مع رسول الله ﷺ حجة الوداع قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قولاً كثيراً ثم سمعته يقول إن أمر عليكم عند محدث حسيها قالت أسود يهودكم بكتاب الله فاسمعوا له وأطيعوا *

باب لا طاعة في معصية الله إنما الطاعة في

نیکی میں ہوتی ہے۔

1225: امیر المؤمنین سیدنا علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک شخص کو حاکم (امیر) بنایا۔ اس نے آگ جلائی اور لوگوں سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ۔ بعض لوگوں نے چاہا کہ اس میں داخل ہو جائیں اور بعض نے کہا کہ ہم آگ سے بھاگ کر تو مسلمان ہوئے (اور جہنم سے ڈر کر کفر چھوڑا تو اب پھر آگ ہی میں گھسیں تو یہ ہم سے نہ ہوگا)۔ پھر اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا، تو آپ ﷺ نے ان لوگوں سے جنہوں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا یہ فرمایا کہ اگر تم داخل ہو جاؤ تو قیامت تک ہمیشہ اسی میں رہتے (کیونکہ یہ خودکشی ہے اور شریعت میں حرام ہے) اور جو لوگ داخل ہونے پر راضی نہ ہوئے، ان کی تعریف کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت اسی میں ہے جو جزایات ہے۔

باب: جب گناہ کا حکم کیا جائے، تو نہ سننا چاہیے اور نہ ماننا چاہیے۔

1226: سیدنا ابن عمرؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر (حاکم کی بات کا) سننا اور ماننا واجب ہے خواہ اس کو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب گناہ کا حکم کیا جائے، تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا چاہیے۔

باب: امراء کی اطاعت کرنی چاہیے اگرچہ انہوں نے حقوق کو روک رکھا ہو۔

1227: وائل الحضرمی کہتے ہیں کہ سلمہ بن زیدؓ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق نہ دیں، تو آپ ﷺ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اعراض فرمایا (یعنی جواب نہ دیا) پھر پوچھا، تو آپ ﷺ نے پھر جواب نہ دیا۔ پھر دوسری یا تیسری مرتبہ پوچھا، تو اشعث بن قیس نے سلمہؓ کو گھسیٹا اور کہا کہ سنو اور اطاعت کرو۔ ان پر ان کے اعمال کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اشعث بن قیس نے انہیں گھسیٹا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سنو اور اطاعت کرو۔ ان کے اعمال ان کے ساتھ ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ ہیں۔

باب: بہترین حاکم اور برے حاکم کی وضاحت و شناخت۔

1228: سیدنا عوف بن مالکؓ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہتر حاکم وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو اور وہ تمہیں چاہتے ہیں اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور تم ان کیلئے دعا کرتے ہو۔ اور تمہارے بُرے حاکم وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں، تم ان پر

الْمَعْرُوف

۱۲۲۵ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلَّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ *

باب إذا أمر بمعصية؛ فلا سمع ولا طاعة

۱۲۲۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةَ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

باب طاعة الأمراء وإن متعوا الحقوق

۱۲۲۷ عَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

سَأَلَ سَلْمَةَ بْنَ يَزِيدَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتِ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَتَمَتُّونَا حَقَّنَا فَمَا نَأْمُرُ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ* وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ *

باب في خيار الأئمة وشراهم

۱۲۲۸ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارٌ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارٌ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ يُبْغِضُونَهُمْ

لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایسے بُرے حاکموں کو کھوار سے دفع نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں جب تک کہ وہ تم میں نماز کو قائم کرتے رہیں۔ اور جب تم اپنے حاکموں کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات دیکھو، تو ان کے اس عمل کو بُرا جانو لیکن ان کی اطاعت سے باہر نہ ہو (یعنی بغاوت نہ کرو)۔

باب: امراء کے کردار کو بُرا کہنا اور جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں، ان کے ساتھ لڑائی نہ کرنا۔

1229: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور بُرے بھی۔ پھر جو کوئی بُرے کام کو بُرا جانے لے گا وہ گناہ سے بچا اور جس نے بُرا کہا وہ بھی بچا، لیکن جو راضی ہو اور اسی کی پیروی کی (وہ تباہ ہوا)۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم ان سے لڑیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ بُرا کہا یعنی دل میں بُرا کہا اور دل سے بُرا جانا۔ (گوربان سے نہ کہہ سکے)۔

باب: حق تلفی پر صبر کا حکم۔

1230: سیدنا اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے الگ ہو کر رسول اللہ ﷺ سے کہا کیا آپ مجھے بھی فلاں شخص کی طرح عامل (گورنر یا محصل) نہیں بنائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی تو صبر کرنا، یہاں تک کہ مجھ سے خوش کوثر پرلو۔

باب: فتنوں کے وقت جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم۔

1231: سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگ رسول اللہ ﷺ سے جھلی باتوں کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں بُری بات کے بارے میں اس ڈر سے پوچھتا تھا کہ کہیں بُرائی میں نہ پڑ جاؤں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم جاہلیت اور بُرائی میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھلائی دی (یعنی اسلام) اب اس کے بعد بھی کچھ بُرائی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ لیکن اس میں دھبہ ہوگا۔ میں نے کہا کہ وہ دھبہ کیسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت پر چلنے کی بجائے دوسرے راستے پر چلیں گے اور میری ہدایت و راہنمائی کی بجائے (کسی اور راستی پر چلیں گے)۔

ان میں اچھی باتیں بھی ہوں گی اور بُری بھی۔ میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد بُرائی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جنہم کے دروازے کی طرف لوگوں کو بلائیں گے۔ جو ان کی بات مانے گا، اس کو جنہم میں

وَيُضِلُّونَكُمْ وَيُضِلُّونَهُمْ وَيُلْعَنُونَكُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تَنَابِذُهُم بِالسِّنْفِ؟ فَقَالَ لَا مَا أَقَامُوا لِكُمْ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ وَلَايِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَاتَّكِرُوا عَمَلَهُ وَلَا تَتْرَعُوا يَدًا مِنْ طَاعَةٍ *

باب فِي الْإِنْتِكَارِ عَلَى الْأُمَرَاءِ وَتَرْكِ قَالِهِمْ مَا صَلُّوا
1229 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ لَمْ يَسْتَمْلِ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءُ فَتَضْرِبُونَ وَتَكْفُرُونَ فَمَنْ كَفَرَهُ فَقَدْ بَرَأَ وَمَنْ أُنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا نَقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ لَا مَا صَلُّوا أَيْ مَنْ كَفَرَهُ بِقَلْبِهِ وَأُنْكَرَ بِقَلْبِهِ

باب الْأُمْرُ بِالصَّبْرِ عِنْدَ الْآثَرَةِ

1230 عَنْ أُسَيْدِ بْنِ خَضِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فَلَانًا؟ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي آثَرَةَ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْخَوْضِ *

باب الْأُمْرُ بِالزُّومِ الْجَمَاعَةَ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ

1231 عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَخَالَفَ أَنْ يُذِرْكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٌّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ لَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ نَعَمْ وَلِيهِ دَعْنُ قُلْتُ وَمَا دَعْنَةُ؟ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَحُونَ بِغَيْرِ شَيْءٍ وَيَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هُدًى يَتَعَرَّفُونَ مِنْهُمْ وَيُنْكَرُونَ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ

ڈال دیں گے۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولیں گے (یعنی ہم میں سے ہی ہوں گے)۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر میں اس زمانہ کو پالوں تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کا ساتھ لازم پکڑ۔ کہا کہ اگر جماعت اور امام نہ ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو سب فرقوں کو چھوڑ دے اگرچہ تجھے درخت کی جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں اور مرتے دم تک اس حال پر رہ۔

نوٹ: اس حدیث میں ”..... کچھ بُرائی ہوگی“ سے مراد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ذمہ دار خارجی اور شیعہ لوگوں کی بُرائی ہے۔ پھر دھبہ سے مراد عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بعد اور بنو عباس کا دور ہے جس میں بدعات ہر طرف پھیل گئیں۔ اسکے بعد..... بُرائی ہوگی؟ سے مراد آج کل کا ”جمہوری دور“ ہے جس میں بے دینی پھیل گئی ہے اور حکمران عوام کو کھلے عام کفر کی طرف دھکیل رہے ہیں

باب: اس آدمی کے بارے میں جو اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے جدا ہوا۔

1232: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جائے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے پھر اسی حال میں فوت ہو جائے تو اس کی موت جاہلیت کی ہی ہوگی۔ اور جو شخص اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے (جس لڑائی کی صحت شریعت سے صاف ثابت نہ ہو)، عصیبت کیلئے غصے میں آئے؟ عصیبت کی دعوت دے؟ عصیبت کو ہوا دے؟ (اور اللہ کی رضامندی مقصود نہ ہو) پھر مارا جائے تو اس کا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا۔ اور جو شخص میری امت پر دست دراز کرے اور اچھے برے کی تمیز کئے بغیر قتل و غارت کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو اس کا عہد پورا نہ کرے، تو وہ مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور میں اس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا (یعنی وہ مسلمان نہیں ہے)۔

☆ دراصل ”عصیبت“ آدمی کے آبائی رشتہ داروں کو کہا جاتا ہے۔

1233: نافع کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مطیع کے پاس آئے، جب یزید بن معاویہ کے دور میں حرہ کا واقعہ ہوا (اس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ میں جو مدینہ سے ملا ہوا ایک مقام ہے، قتل ہوئے اور مدینہ والوں پر طرح طرح کے ظلم ہوئے) عبداللہ بن مطیع نے کہا کہ ابو عبدالرحمن (یہ سیدنا عبداللہ بن عمر کی کنیت ہے) کے لئے تکیہ یا گدہ بچھاؤ۔ انہوں نے کہا کہ میں تیرے پاس بیٹھنے کے لئے نہیں آیا بلکہ ایک حدیث تجھے سنائے تو آیا ہوں

شُر؟ قَالَ نَعَمْ دُعَاةَ عَلِيٍّ اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مِنْ اَجَابِهِمْ اِيَّهَا قَذُوهُ فِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ نَعَمْ هُمْ قَوْمٌ مِنْ جَلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِالسِّيْتَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَرَى اِنْ اَذْرَكْنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَاِمَامَهُمْ فَقُلْتُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةً وَلَا اِمَامًا؟ قَالَ لَاعْتَزَلَ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ نَعَصَّ عَلِيٌّ اَصْلَ شَجَرَةٍ حَتَّى يُذْرَكَ الْمَمُوتُ وَاَنْتَ عَلِيٌّ ذَلِكَ *

باب فِيمَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ

١٢٣٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ لَمَاتَ مَاتَ مِيتَةَ جَاهِلِيَّةٍ وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةِ عَمِيَّةٍ يَلْعَبُ لِعَصْبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةَ فَقَتِلَ فَقَتْلُهُ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَيَّ أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرِّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِيهَا وَلَا يَتَّقِي لَدِيَّ عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ *

١٢٣٣ عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ حِينَ كَانَ مِنَ أَسْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَادَةً فَقَالَ اِبْنِي لَمْ أَتِكَ لِأَجْلِسَ أَتَيْتَكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ سَمِعْتُ

جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنا ہاتھ اطاعت سے نکال لے، وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملے گا اور اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو شخص مرجائے اور اس نے کسی سے بیعت نہ کی ہو، تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔

باب: اس آدمی کے بارے میں جو امت کے اتفاق کو بگاڑے جبکہ امت متحد و متفق تھی۔

1234: سیدنا عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ فتنہ، رفسا و قریب ہیں۔ پھر جو کوئی اس امت کے اتفاق کو بگاڑنا چاہے وہ جو کوئی بھی ہو، اس کو قتل کر دو۔

باب: جو ہمارے اوپر ہتھیاراٹھائے، وہ ہم میں سے نہیں۔

1235: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہم پر ہتھیاراٹھائے، وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص ہمیں دھوکہ دے، وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کی رسی کو پکڑے رکھنے کا حکم اور تفرقہ بازی سے باز رہنے کے متعلق۔

1236: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین باتوں کو پسند کرتا ہے اور تین باتوں کو ناپسند۔ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اس کی رسی (کتاب و سنت) کو سب ل کر پکڑے رہو اور پھوٹ مت ڈالو اور اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے بے فائدہ بک بک کرنے کو، کثرت سوال کو (یعنی ان مسائل کا پوچھنا جن کی ضرورت نہ ہو یا ان باتوں کا جن کی حاجت نہ ہو یا جن کا پوچھنا دوسرے کو ناگوار گزرے) اور مال و دولت تباہ کرنے کو (ناپسند کرتا ہے جیسے بدعات میں، شراب نوشی، جوا، سگریٹ، پتنگ اور آتش بازی وغیرہ میں)۔

باب: بدعات والے کام مردود ہیں۔

1237: سعد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جس کے تین گھر ہیں اور اس نے ہر گھر میں ٹلٹ (تیسرے حصے) کی وصیت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مکان میں تین ٹلٹ اکٹھے کئے جائیں گے۔ پھر کہا کہ تم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسا کام کرے جس کے (کرنے کے) لئے ہمارا حکم نہ ہو (یعنی دین میں ایسا نیا عمل نکالے) تو وہ مردود ہے۔

باب: اس آدمی کے متعلق جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور خود (وہ کام)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حِجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ نَبِيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً *

باب فِيمَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ

١٢٣٤ عَنْ عُرْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَتَكُونُ هُنَا وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَفْرُقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَأَنَّكَ مِنْ كَأَنَّ *

باب مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ؛ فَلَيْسَ مِنَّا

١٢٣٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ غَشَانَا فَلَيْسَ مِنَّا *

باب الْأَمْرُ بِالْإِعْتِصَامِ بِحَبْلِ اللَّهِ وَتَرْكُ التَّفْرِيقِ

١٢٣٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفْرُقُوا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ *

باب رَدُّ الْمُخْدَنَاتِ مِنَ الْأُمُورِ

١٢٣٧ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ ثَلَاثَةُ مَسَاكِينٍ فَأَوْصَى بِنِثْلِ كُلِّ مَسْكِينٍ مِنْهَا قَالَ يُجْمَعُ ذَلِكَ كُلُّهُ فِي مَسْكِينٍ وَاحِدٍ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ *

باب فِي الَّذِي يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ

نہیں کرتا۔

1238: سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان سے کہا گیا کہ تم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے گفتگو نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا کہ تم کیا سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا میں تم کو سناؤں؟ اللہ کی قسم میں ان سے باتیں کر چکا جو مجھے اپنے اور ان کے درمیان کرتا تھیں، البتہ میں نے یہ نہیں چاہا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا پہلے میں ہی ہوں اور میں کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو یہ نہیں کہتا کہ وہ سب لوگوں میں بہتر ہے (یعنی خوشامد نہیں کرتا)۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا پھر وہ جہنم میں ڈالا جائے گا، تو اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آئیں گی وہ ان کو لے گدھے کی طرح جو جگی پیتا ہے، پھر لگائے گا اور جہنم والے اس کے پاس اکٹھے ہوں گے اور پوچھیں گے کہ اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو اچھی بات کا حکم نہیں کرتا تھا اور بُری بات سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں ایسا تو کرتا تھا لیکن دوسروں کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہیں کرتا تھا اور دوسروں کو بُری بات سے منع کرتا اور خود اس سے باز نہیں رہتا تھا۔

شکار اور ذبح کے مسائل

باب: تیر کے ساتھ شکار اور تیر مارنے وقت بسم اللہ کہنا۔

1239: سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو اپنا (شکاری) کتا چھوڑے، تو اللہ کا نام لے (کر چھوڑ) پھر اگر وہ تیرے شکار کو روک لے اور تو اس کو زندہ پائے، تو اس کو ذبح کر اور اگر مار ڈالے اور کھائے نہیں، تو تو اس کو کھالے اور اگر تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا ملے اور جانور مارا جا چکا ہو، تو اس کو مت کھا کیونکہ معلوم نہیں کس نے اس کو مارا۔ اور جو تو اللہ کا نام لے کر تیر مارے پھر اگر تیرا شکار (تیر کھا کر) ایک دن تک غائب رہے، اس کے بعد تو اس میں اپنے تیر کے سوا اور کسی مار کا نشان نہ پائے، تو اگر تیرا جی چاہے تو اسے کھالے اور اگر تو اس کو پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو مت کھا۔

باب: کمان کے ساتھ اور سدا کھائے ہوئے کتے اور غیر سدا کھائے ہوئے کتے کے شکار کے متعلق۔

1240: سیدنا ابوشلبہ حنسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اہل کتاب (یعنی یہود یا نصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں، ان کے برتنوں میں کھانا کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے، تو میں اپنی کمان سے، سکھائے ہوئے کتے اور اس کتے سے شکار کرتا ہوں جو سکھایا نہیں گیا، تو مجھ سے وہ طریقہ بیان کیجئے جو کہ حلال ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۳۸ عن أسامة بن زيد رضي الله عنه قال قيل له ألا تدخل على عثمان فكلتمه فقال أترؤن ألي لا أكلتمه إلا أسمعكم؟ والله لقد كلتمته فيما ينسي وبينه ما دون أن أفصح أمرا لا أحب أن أكون أول من فتحه ولا أقول لأحد يكون علي أميرا إله خير الناس بعد ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يؤتى بالرجل يوم القيامة فيلقى في النار فتدلق أفتاب بطنه فيدور بها كما يدور الحمار بالرحى فيجتمع إليه أهل النار فيقولون يا فلان ما لك؟ ألم تكن تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر؟ فيقول بلى قد كنت تأمر بالمعروف ولا آتية وأنهى عن المنكر وآتية *

کتاب الصيد والذبائح

باب الصيد بالسهم والسمية عند الرمي

۱۲۳۹ عن عدي بن حاتم رضي الله عنه قال قال لي رسول الله ﷺ إذا أرسلت كلبك فاذا ذكر اسم الله فإن أنسك عليك فاذا رخصه حيا فاذهبه وإن أذركه فذ قتل ولم يأكل منه فكله وإن وجدت مع كلبك كلبا غيره وقد قتل فلا تأكل لبايك لا تذيي أيهما قتله وإن زمت سهمك فاذا ذكر اسم الله فإن غاب عنك يوما فلم تجد فيه إلا أثر سهمك فكل إن شئت وإن وجدته غريبا في الماء فلا تأكل *

باب في الصيد بالقوس والكلب المعلم وغير المعلم

۱۲۴۰ عن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه قال أتيت رسول الله ﷺ فقلت يا رسول الله إنا بأرض قوم من أهل الكتاب نأكل في آبيهم وأرض صيد أصيد بقوسي وأصيد بكلبي المعلم أو بكلبي الذي ليس بمعلم فأخبرني ما الذي يجعل لنا من ذلك؟

نے فرمایا کہ تو نے جو کہا کہ میں اہل کتاب کے ملک میں ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں تو اگر تم کو اور برتن مل سکیں، تو ان کے برتنوں میں مت کھاؤ اور اگر اور برتن نہ ملیں تو ان کو دھو لو اور پھر ان میں کھاؤ۔ اور جو تو نے ذکر کیا ہے کہ تم شکار کی زمین میں رہتے ہو پس جس کو تیر پہنچے اور تو اس پر اللہ کا نام لے کر چھوڑے، تو اسے کھالے اور اگر تو اپنے شکاری کتے سے شکار کرے اور اس پر اللہ کا نام لے کر چھوڑا ہو تو کھالے اور اگر ایسے کتے کا شکار ہو جو شکاری نہ ہو اور تو اسے زندہ پا لے تو ذبح کر کے کھالے۔

باب: معروض کے شکار اور کتے کو چھوڑنے کے وقت بسم اللہ کہنے کے متعلق
1241: سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معروض کے شکار کے بارے میں پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لاش کی لوہے والی طرف لگے تو کھالے اور جب لکڑی والی طرف لگے اور مر جائے تو وہ وقید ہے (یعنی موتوڑہ ہے جو پتھر یا لکڑی سے مارا جائے اور وہ قرآن پاک میں حرام ہے) اس کو مت کھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اپنا کتا چھوڑے، تو کھالے لیکن اگر کتا شکار میں سے کھالے تو مت کھا کیونکہ اس نے اپنے لئے شکار کیا۔ میں نے کہا کہ اگر میں اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤں اور پیروں سے معلوم نہ ہو کہ کس کتے نے چلا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مت کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی اور دوسرے کتے پر نہیں کہی تھی۔

باب: جب شکاری سے شکار غائب ہو جائے، پھر وہ اسے پالے۔

1242: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پائے، تو اگر وہ بدبودار نہ ہو گیا ہو تو اس کو کھالے۔

باب: شکاری کتا اور جانوروں کی حفاظت کے لئے کتا پالنا جائز ہے۔

1243: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کتا پالے بشرطیکہ وہ شکاری نہ ہو اور نہ جانوروں کی حفاظت کے لئے ہو، تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کھتے جائیں گے۔ (ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ثواب کو کہا جاتا ہے)۔

1244: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (بلا ضرورت) کتا پالے مگر یہ کہ وہ روپڑ یا شکار یا کھیت کے لئے ہو تو (بصورت دیگر) اس کے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط (ثواب) کم ہوگا۔ زہری (راوی) نے کہا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے قول کا ذکر ہوا

قَالَ اَنَا مَا ذَكَرْتُ اَنَّكُمْ بَارِضٍ قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُونَ فِي اَنْبِيهِمْ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ اَنْبِيهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوها ثُمَّ كَلُّوا فِيهَا وَاَنَا مَا ذَكَرْتُ اَنَّكَ بَارِضٍ صَنِدٍ لِمَا اَصْنَبْتَ بِقَوْلِكَ فَاذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَاَمَا اَصْنَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَاَمَا اَصْنَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ لِمَا ذَرَسْتَ ذَكَرْتَهُ فَكُلْ *

باب الصئد بالمفروض والشمية عند إرسال الكلب
1241: عن عدي بن حاتم رضي الله عنه قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المفروض؟ فقال إذا أصاب بخذه فكل وإذا أصاب بغيره فقتل فإنه وقيد فلا تأكل وسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكلب؟ فقال إذا أرسلت كلبك وذكرت اسم الله فكل فإن أكل منه فلا تأكل فإنه إنما أمسك على نفسه قلت فإن وجدت مع كلبتي كلباً آخر فلا أذري أيهما أخذ؟ قال فلا تأكل فإنه سميت على كلبك ولم تسم على غيره *

باب إذا غاب عنه الصئد ثم وجدته

1242: عن أبي نعيلة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم في الذي يذرك صئده بعد ثلاث فكله ما لم ينعن *

باب إباحة الفناء كلب الصيد والماشية

1243: عن ابن عمر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أفتى كلباً إلا كلب صئد أو ماشية نقص من أجره كل يوم قيراطان *

1244: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتخذ كلباً إلا كلب ماشية أو صئد أو رزق النقص من أجره كل

کہ وہ کھیت کے کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں، تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر رحم کرے وہ کھیت والے تھے۔ (لیکن راوی زہری کا یہ اثر منقطع ہے کیونکہ مسلم میں ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں کھیتی کی حفاظت کے لئے کتار کھنے کی اجازت موجود ہے)۔

باب: کتوں کو مارنے کے متعلق۔

1245: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم کیا یہاں تک کہ عورت جنگل سے اپنا کتا لے کر (مدینہ میں) آتی تو ہم اس کو بھی مار ڈالتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل سے منع فرمایا اور کہا کہ اس سیاہ کتے کو مار ڈالو جس کی آنکھ پر دو سفید نقطے ہوں کیونکہ وہ شیطان ہوتا ہے۔

باب: کنکریاں پھینکنے سے منع کرنے کے متعلق۔

1246: سیدنا سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس ایک آدمی کو کنکریاں پھینکتے ہوئے دیکھا تو اسے منع کیا اور کہا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں پھینکنے سے منع کیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک اس سے نہ شکار ہوتا ہے، نہ دشمن مرتا ہے بلکہ (جب کسی کے گتے ہی تو) دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔ راوی نے کہا کہ پھر سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو کنکریاں پھینکتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ میں نے تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ تو پھر کنکریاں پھینکتے جاتا ہے، اب میں تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا۔ (خذف کنکری یا گتھلی یا ان کے مانند کوئی اور چیز دو انگلیوں کے درمیان میں رکھ کر یا انگلی اور انگوٹھے کے درمیان میں رکھ کر مارنے کو کہتے ہیں)۔

باب: جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت ہے۔

1247: ہشام بن زید بن انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں اپنے دادا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کیساتھ حکم بن ایوب کے گھر گیا اور وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا ہوا تھا اور اس پر تیر اندازی کر رہے تھے تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

1248: سیدنا سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما قریش کے چند جوانوں پر گزرے، انہوں نے ایک پرندہ باندھ کر اسے ہدف بنایا ہوا تھا اور اس کو تیر مار رہے تھے اور جس کا پرندہ تھا اس سے یہ معاہدہ تھا کہ جو تیر نشانہ پرندہ لگے اس تیر کو وہ لے لے۔ جب ان لوگوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو الگ ہو گئے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ جس نے یہ کیا ہے اس پر

يَوْمَ قِرَاطٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرَ لَابِنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ صَاحِبَ زُرْعٍ *

باب فِي قَتْلِ الْكِلَابِ

١٢٤٥ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّىٰ إِنَّ الْمَرْءَ تَقَدَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَتَقَلَّبَهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَيْمِ ذِي الثَّقَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ *

باب النَّهْيُ عَنِ الْخَذْفِ

١٢٤٦ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ قُرَيْبًا لَعَبَدَ اللَّهَ بْنَ مَغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَذَفَ قَالَ فَتَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَكْتَا عَدُوًّا وَلَكِنَّهَا تُكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ أَحَدُكَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ تَخَذَفَ لَا أَكَلِمَتِكَ أَبَدًا *

باب النَّهْيُ عَنِ الْبَهَائِمِ

١٢٤٧ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ فَقَالَ أَنَسُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصْبِرَ الْبَهَائِمِ *

١٢٤٨ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِفَتَيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلِّ خَاطِطَةٍ مِنْ تَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ

اللہ کی لعنت ہو۔ بیشک رسول اللہ ﷺ نے کسی جاندار چیز کو نشانہ بنانے والے پر لعنت کی ہے۔

باب: اچھے طریقے سے ذبح کرنے اور چھری تیز کرنے کے متعلق حکم۔

1249: سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو باتیں یاد رکھیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے حتیٰ کہ جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چھری سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے، وہ چھری کو تیز کر لے اور اپنے جانور کو آرام دے (اور یہی مستحب ہے کہ جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے سے پہلے کھینچ کر لے جائے)۔

باب: خون بہانے والی چیز سے ذبح کرنے کا حکم اور دانت اور ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت۔

1250: سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم کل دشمن سے لڑنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جلدی کریا ہو شکاری کر جو خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا جائے اس کو کھالے، سوا دانت اور ناخن کے۔ اور میں تجھ سے کہوں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ دانت بڑی ہے اور ناخن جمشویوں کی چھریاں ہیں۔ راوی نے کہا کہ ہمیں مال غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں، پھر ان میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا، ایک شخص نے اس کو تیر سے مارا تو وہ ٹھہر گیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان اونٹوں میں بھی بعض بگڑ جاتے ہیں اور بھاگ نکلتے ہیں جیسے جنگلی جانور بھاگتے ہیں۔ پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جائے تو اس کے ساتھ یہی کرو۔ (یعنی دور سے تیر سے نشانہ کرو)۔

فَعَلْ هَذَا؟ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا*

باب الأمرُ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَحَدِّ الشَّفْرَةِ

١٢٤٩ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَثَّانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَتَوَحَّدُوا أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِخْ ذَبِيحَتَهُ*

باب الذَّبْحِ بِمَا أَنَهَرَ الدَّمَ وَتَهَيَّأَ عَنِ السِّنِّ وَالظُّفْرِ

١٢٥٠ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْرَبُ الْمُدَى غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدَى؟ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْجَلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنَهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلَّ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ وَسَأَحَدُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةَ قَالَ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَعَنَمٍ فَتَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَنَمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوْبِدَ كَأَوْبِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا*

قربانی کے مسائل

باب: (جب ذوالحجہ کے شروع کے) دس دن آجائیں اور کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے مال اور تاجن نہ کائے۔

1251: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس ذبح کرنے کیلئے جانور ہو اور ذی الحجہ کا چاند نظر آجائے تو اپنے مال اور تاجن نہ کائے، جب تک قربانی نہ کرے۔

باب: اس وقت کا بیان جس میں قربانی ذبح کی جاسکتی ہے۔

1252: سیدنا جناب بن سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ عید الاضحیٰ میں شریک ہوا، آپ ﷺ نے ابھی کچھ بھی نہ کیا تھا سوائے اس کے کہ آپ ﷺ نے (عید کی) نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہوئے، سلام پھیرا کہ اچانک آپ ﷺ نے قربانی کی بکری دیکھی کہ وہ نماز سے پہلے ذبح کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے قربانی نماز عید سے پہلے کر لی تو اس قربانی کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی نہیں کی تو وہ اللہ کے نام کے ساتھ قربانی ذبح کر دے۔

باب: جس نے قربانی کا جانور نماز (عید) سے پہلے ذبح کر دیا، وہ اس کی قربانی نہیں۔

1253: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ (عید کی) نماز پڑھتے پھر (گھر کو) لوٹ کر قربانی کرتے ہیں۔ تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح کرے تو وہ گوشت ہے جس کو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کیا (اور وہ) قربانی نہ ہوگی۔ اور سیدنا ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ ذبح کر چکے تھے۔ وہ بولے کہ میرے پاس (ایک برس سے کم کا) ایک جذعہ ہے جو مسہ (ایک برس سے زیادہ عمر کے دونوں) سے بہتر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اس کو ذبح کر لے اور تیرے بعد کسی کو جائز نہیں ہے۔

باب: کس عمر کے جانور قربانی میں جائز ہیں؟

1254: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی میں مت ذبح کر مگر مسہ (جو ایک برس کا ہو کر دوسرے میں لگا ہو یعنی دو دن) البتہ جب تمہیں ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ قربان کر لو (جو چھ مہینہ کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو)۔

باب: جذعہ کی قربانی۔

1255: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں

کتاب الأضاحی

باب إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَزَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضْحِيَ، فَلَا يَمْسُ مِنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ

۱۲۵۱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ذَبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهْلَ هَلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضْحِيَ *
باب الْمَوْتِ الَّذِي يَذْبَحُ فِيهِ الْأَضْحِيَّةُ

۱۲۵۲ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحِيَّةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَسِمَ يَغْذُ أَنْ صَلَّى وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ فَإِذَا هُوَ بِسَرَى لَحْمٍ أَضْحِيٍّ لَقَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبْحٌ أَضْحِيَّتُهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ *

باب مَنْ ذَبَحَ الضَّحِيَّةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ لَمْ تَحِزْهُ

۱۲۵۳ عَنْ الْبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ أَوَّلَ مَا تَبَدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعُ لَنَتَحَرَّ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنْ الشُّسْكَ فِي شَيْءٍ وَكَانَ أَبُو بُرَيْدَةَ بْنُ نُبَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسْنَةٍ فَقَالَ أَذْبَحُهَا وَلَنْ تَحْزِيَ عَنِّي أَحَدٌ بِعَدْلِكَ *

باب مَا يَجُوزُ مِنَ الْأَضْحَامِ مِنَ السِّنِّ

۱۲۵۴ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسْنَةً إِلَّا أَنْ يَفْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّئَانِ *

باب الضَّحِيَّةِ بِالْجَذَعِ

۱۲۵۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قربانی کی بکریاں بائیس تو میرے حصہ میں ایک جذعہ (ایک برس کا بچہ) آیا۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اسی کی قربانی کر۔

باب: دو میزموں کی قربانی جو سفید و سیاہ سیگوں والے ہوں اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے اور بسم اللہ اور اللہ اکبر کہنے میں استحاب کا بیان۔

1256: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو میزموں کی قربانی کی جو سفید اور سیاہ، سیگ دار تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو اپنے دست مبارک سے ذبح کرتے ہوئے دیکھا اور یہ کہ (ذبح کے وقت) آپ ﷺ اپنا پاؤں ان کی طرف بر رکھے ہوئے تھے۔ اور یہ کہ آپ ﷺ نے (ذبح کے وقت) بسم اللہ اللہ اکبر کہا۔

باب: نبی ﷺ کا اپنی طرف سے اور اپنی آل اور اپنی امت کی طرف سے قربانی ذبح کرنا۔

1257: اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سیگوں والا میزہ حالانے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلنا ہو، سیاہی میں بیٹھنا ہو اور سیاہی میں دیکھنا ہو (یعنی پاؤں، پیٹ اور آنکھیں سیاہ ہوں)۔ پھر ایک ایسا میزہ حاقربانی کے لئے لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے عائشہ! چھری لا۔ پھر فرمایا کہ اس کو چھرے سے حیز کر لے۔ میں نے حیز کر دی۔ پھر آپ ﷺ نے چھری لی، میزہ سے کو پکڑا، اس کو لٹایا، پھر ذبح کرتے وقت فرمایا کہ بسم اللہ، اے اللہ! محمد (ﷺ) کی طرف سے اور محمد (ﷺ) کی آل کی طرف سے اور محمد (ﷺ) کی امت کی طرف سے اس کو قبول کر، پھر اس کی قربانی کی۔

باب: قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے کی ممانعت۔

1258: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عید کی نماز سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی۔ کہتے ہیں کہ پھر میں نے علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے ساتھ نماز (عید) پڑھی، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔ پھر لوگوں کو خطبہ سنایا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا ہے تو (تین دن کے بعد) مت کھاؤ (بلکہ تین دن تک کھاؤ اور خیرات بھی کرو)۔

باب: تین دن کے بعد قربانی کا گوشت (کھانے) کی اجازت اور ذمہ کرنے، سفر میں لے جانے اور صدقہ کرنے کے بیان میں۔

1259: عبد اللہ بن ابوبکر سیدنا عبد اللہ بن واقد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد

قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسَاءِ صَحَابَاتِهِ فَأَصَابَنِي جَذَعٌ فَلَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَصَابَنِي جَذَعٌ فَقَالَ ضَعْ بِهِ *

باب استحباب الضحیة بکنتین أفلحین أقرنین والذبح بالید والشمیة والتکبیر

۱۲۵۶ عن أنس رضي الله عنه قال حذى رسول الله صلى الله عليه وسلم بكنثين أفلحين أقرنين قال ورأته يذبحهما بيده ورأته واحدا فذمته علسي صفاحيما قال وسئى وكبر *

باب ذبح النبي صلى الله عليه وسلم الضحیة عنه وعن آله وأئمة

۱۲۵۷ عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بكنثي أقرن يظأ في سواد ويترك في سواد وينظر في سواد فأبى به ليحذى به فقال لها يا عائشة رضي الله عنها هل لي من الضحیة ثم قال اشحذیها بحجر ففعلت ثم أشحذها وأخذ الكنثي فأضحته ثم ذبحه ثم قال باسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن أمة محمد ثم حذى به *

باب النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلاث

۱۲۵۸ عن أبي عبد مؤثي ابن أرفر أنه شهد العيد مع عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال ثم صليت مع علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال فصلی لنا قبل الخطبة ثم خطب الناس فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهاكم أن تأكلوا لحوم لحومكم فوق ثلاث لئلا تأكلوا *

باب الإذن في لحوم الأضاحي بعد ثلاث وجواز الأذخار والتروؤ والصدقة

۱۲۵۹ عن عبد الله بن أبي بكر عن عبد الله بن واقد رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله

کھانے سے منع فرمایا ہے۔ عبد اللہ بن ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ عبد اللہ نے صحیح کہا، میں نے امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دیہات کے چند لوگ عید الاضحیٰ میں شریک ہونے کو آئے (اور وہ محتاج لوگ تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو اور باقی خیرات کر دو (تا کہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں اور ان کو بھی کھانے کو گوشت ملے)۔ اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ لوگ اپنی قربانیوں سے ٹھیکس بنا تے تھے (ان کی کھالوں کی) اور ان میں چربی پکھلاتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اب کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا ہے (اور اس سے نکلا کہ قربانی کا کوئی جزو تین دن سے زیادہ نہ رکھنا چاہیے)، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں ان محتاجوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو اس وقت آگے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔

باب: ”فرع“ اور ”عمیرہ“ کے بیان میں۔

1260: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ فرع جائز ہے اور نہ عمیرہ (جائز ہے)۔ ابن رافع نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ فرع اونٹنی کا پہلا بچہ ہے جس کو شرک ذبح کیا کرتے تھے۔

باب: اس کے متعلق جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

1261: ابوالطفیل عامر بن واہلہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو چھپا کر کیا بتلاتے تھے؟ یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور کہنے لگے کہ نبی ﷺ نے مجھے کوئی ایسی چیز نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو مگر آپ ﷺ نے مجھ سے چار باتیں فرمائیں۔ وہ شخص بولا کہ اے امیر المؤمنین! وہ کیا ہیں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: 1- اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے باپ پر لعنت کرے۔ 2- اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو اللہ کے سوا اور کسی کے لئے ذبح کرے۔ 3- اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو کسی بدعتی کو جگہ دے۔ 4- اور اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو زمین کے نشان کو بدل دے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ قَالَ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ ذَكَرْتُ أَهْلَ آيَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى زَمَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْخَرُوا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُونَ الْأَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَحْمِلُونَ فِيهَا الْوَذْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَٰلِكَ؟ قَالُوا نَهَيْتَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ فَقَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّفَاقَةِ الَّتِي دَفَّتْ فَكَلُّوا وَادْخَرُوا وَتَصَدَّقُوا

باب فِي الْفَرَعِ وَالْعَمِيرَةِ

١٢٦٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا فَرَعٌ وَلَا عَمِيرَةٌ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رَوَايَتِهِ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النَّسَاجِ كَانَ يَنْتَجِعُ لَهُمْ لِيَذْبَحُوهُ

باب فِي مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ

١٢٦١ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاهِلَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ فَفَضَّبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا بِكُمْ إِلَّا غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُخَدَّنًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ *

(پانی، شراب وغیرہ) پینے کے مسائل

باب: شراب کی حرمت۔

1262: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر

نشرلانے والی چیز خمر (شراب) ہے اور ہر خمر (شراب) حرام ہے۔

1263: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے بدر کے دن مالِ غنیمت میں

ایک اونٹنی ملی اور اسی دن ایک اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غص میں سے اور

دی۔ پھر جب میں نے چاہا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کروں جو کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے وعدہ کیا کہ

وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر اذخر لائیں اور سناروں کے ہاتھ بچیں اور

اس سے میں اپنی شادی کا ولیمہ کروں۔ میں اپنی دونوں اونٹیوں کا سامان پالان،

رکامیں اور رسیاں وغیرہ اکٹھا کر رہا تھا اور وہ دونوں اونٹیاں ایک انصاری کی

کوکھری کے بازو میں بیٹھی تھیں۔ جس وقت میں یہ سامان جو اکٹھا کر رہا تھا اکٹھا کر

کے لوٹا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دونوں اونٹیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں، ان کی

کوکھیں پھٹی ہوئی ہیں اور ان کے جگر نکال لئے گئے۔ مجھ سے یہ دیکھ کر نہ رہا گیا

اور میری آنکھیں تھم نہ سکیں (یعنی میں رونے لگا یہ رونا دنیا کے طمع سے نہ تھا بلکہ

سیدہ فاطمہ زہراء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں جو تقصیر ہوئی، اس خیال سے تھا)

میں نے پوچھا کہ یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب

نے اور وہ اس گھر میں انصاری کی ایک جماعت کے ساتھ ہیں جو شراب پی رہے

ہیں، ان کے سامنے اور ان کے ساتھیوں کے سامنے ایک گانے والی نے گانا گایا

تو گانے میں یہ کہا کہ اے حمزہ اٹھ ان موٹی اونٹیوں کو اسی وقت لے۔ حمزہ رضی اللہ عنہ

تلوار لے کر اٹھے اور ان کے کوہان کاٹ لئے اور کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور جگر

(کلجیہ) نکال لیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ نہ کر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس گیا، وہاں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھتے ہی

میرے چہرے سے رنج و مصیبت کو پہچان لیا اور فرمایا کہ تجھ کو کیا ہوا؟ میں نے

عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! آج کا سادن میں نے کبھی نہیں

دیکھا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری دونوں اونٹیوں پر ظلم کیا، ان کے کوہان کاٹ لئے،

کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور وہ اس گھر میں چند شرابیوں کے ساتھ ہیں۔ یہ سن کر رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوا کر اوڑھی اور پھر پیدل چلے، میں اور زید بن حارثہ

دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دروازے پر آئے

جہاں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ لوگوں نے اجازت دی۔

دیکھا تو وہ شراب پئے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو اس

کتابُ الأَشْرَبَةِ

باب تحْرِيمِ الخَمْرِ

۱۲۶۲ عن ابن عمر أن رسولَ الله صلى الله عليه وسلم قال كلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ *

۱۲۶۳ عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال كانت لي شرافة من نصبي من المنعم يوم بدر وكان رسول الله ﷺ أعطاني شرافة من الخمس يومئذ فلما أردت أن أتبي بفاطمة رضي الله عنها بنت رسول الله ﷺ وأعدت رجلاً صواغاً من بني قينقاع يرتحل معي فتأتي بأذخر أردت أن أبيعهُ من الصواغين فاستعين به في وليمة عرسي فبينا أنا أجمع لشارفي متاعاً من الأقباب والقنائر والحبال وشارفياً منّاخان إلى جنب حجرة رجل من الأنصار وجعت حين جمعت ما جمعت فإذا شارفياً قد اجتبت أسنمتها وبقرت خواصرهما وأخذ من أكبادهما فلم أملك عيني حين رأيت ذلك المنظر منهما قلت من فعل هذا؟ قالوا فعلة حمزة رضي الله عنه بن عبد المطلب وهو في هذا البيت في شرب من الأنصار عنقه قتيلاً وأصحابه فقالت في غنائها ألا يا حمز للشرف التواء فقام حمزة رضي الله عنه بالسيف فاجتنب أسنمتها وبقر خواصرهما وأخذ من أكبادهما فقال علي فأنطلقت حتى أدخل على رسول الله ﷺ وعنده زيد بن حارثة قال فعرف رسول الله ﷺ في وجهي الذي لقيت فقال رسول الله ﷺ ما لك؟ قلت يا رسول الله ﷺ والله ما رأيت كاليوم قط عدا حمزة رضي الله عنه على ناقتي فاجتنب أسنمتها وبقر خواصرهما وما هو ذا في بيت معهُ شربت قال فدعا رسول الله ﷺ بردانه فارتداه ثم أطلق يمشي وأبشته أنا وزيد بن حارثة حتى جاء الباب الذي فيه حمزة فاستأذن فأذنوا له فإذا هم شرب فطلق رسول الله ﷺ يلوم حمزة رضي الله عنه فيما فعل فإذا حمزة رضي الله عنه محمزة عينا فنظر

کام پر طاعت شروع کی اور سیدنا حمزہ کی آنکھیں (نشے کی وجہ سے) سرخ تھیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، پھر آپ ﷺ کے گھٹنوں کو دیکھا، پھر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکھا۔ پھر نگاہ بلند کی تو منہ کو دیکھا اور (نشے میں دھت ہونے کی وجہ سے) کہا کہ تم تو میرے باپ دادوں کے غلام ہو۔ تب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ وہ نشہ میں مست ہیں تو آپ ﷺ اٹنے پاؤں پھرے اور باہر نکلے۔ ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلے۔

باب: ہر نشہ دار بیچ حرام ہے۔

1264: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حیضان سے آیا (اور حیضان یعنی مین۔ ایک شہر کا نام ہے) اس نے مین کی اس شراب کے بارے میں پوچھا جو اس کے ملک میں پی جاتی تھی اور وہ مکی سے بنائی جاتی تھی اور اس کو حزر کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس میں نشہ ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بیچ نشہ کرے وہ حرام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ جو نشہ ہے اس کو (آخرت میں) اٹھایا جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اٹھایا نہیں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جہنمیوں کا پینے کا جام ہے۔ نکلنے والا خون اور پیپ۔

باب: جو شراب نشہ دار ہو وہ حرام ہے۔

1265: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے (ایک قسم کی) شراب کے بارے میں پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ شراب جس میں نشہ ہو، وہ حرام ہے۔

باب: جس نے دنیا میں شراب پی، وہ آخرت میں نہیں پی سکے گا مگر یہ کہ توبہ کر لے۔

1266: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پئے، وہ آخرت میں نہ پئے گا مگر جب وہ توبہ کر لے۔

باب: شراب، کھجور اور انگور سے بھی بنتی ہے۔

1267: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ شراب ان دو درختوں سے ہوتی ہے، ایک کھجور اور دوسرے انگور کے درخت سے۔

باب: شراب گدڑ (مکی کھجور) اور خشک کھجور سے۔

1268: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابو طلحہ، ابو جہانہ، معاذ بن جبل اور انصاری کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا: ایک نئی خبر ہے کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ پھر ہم نے اسی دن

حمزہ رضی اللہ عنہ ابی رسول اللہ ﷺ ثم صعد النظر ابی ركبته ثم صعد النظر فنظر ابی سرته ثم صعد النظر فنظر ابی وجهه فقال حمزة رضی اللہ عنہ وهل اثم الا عبید لابی؟ فعرف رسول اللہ ﷺ انه نمل فنكص رسول اللہ ﷺ على عقبه القهقري وخرج وخرجنا معه *

باب كل مسكر حرام

1264 عن جابر رضی اللہ عنہ ان رجلاً لقم من حیضان وحیضان من الیمن فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شراب یشربونه بأرضهم من الذرة یقال له المیزر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم أو مسکر هو؟ قال نعم قال رسول اللہ ﷺ کل مسکر حرام ان علی اللہ عهداً لمن یشرب المسکر ان یسقیه من طینة الخبال قالوا یا رسول اللہ وما طینة الخبال؟ قال عرق اهل النار أو عصارة اهل النار *

باب كل شراب مسکر فهو حرام

1265 عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البع؟ فقال کل شراب مسکر فهو حرام *

باب من شرب الخمر فی الدنيا لم یشربها فی الآخرة إلا ان یتوب

1266 عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر لم یسقی فی الآخرة إلا ان یتوب *

باب الخمر من الثعلب والعب

1267 عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمر من هاتین الشجرتین الثعلب والعب *

باب الخمر من التمر والتمر

1268 عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال كنت استقي ابا طلحة وأبا جهملة ومعاذ بن جبل فی رهط من الأنصار فدخل علينا داعل فقال حدثت

شراب کو بہا دیا اور وہ شراب گدر (یعنی وہ کچھ مجبور جس کا رنگ سرخ یا زرد ہو چکا ہو لیکن ابھی کھانے کے قابل نہ ہو) اور خشک مجبور کی تھی۔ قواد نے کہا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب شراب حرام ہوئی تو اکثر شراب ان کی بھی تھی خلیط یعنی گدر اور خشک مجبور کو ملا کر (بنائی ہوئی)۔

باب: پانچ اشیاء کی شراب۔

1269: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر کہا کہ حمد و ثناء کے بعد! جان رکھو کہ جب شراب حرام ہوئی تھی تو پانچ چیزوں سے بنا کرتی تھی گندم، جو، کجور، انجور اور شہد سے۔ اور شراب وہ ہے جو عقل میں شور ڈالے (خواہ کسی چیز کی ہو۔ اس سے انام ابوحنیفہ کا قول رد ہو گیا کہ شراب انجور سے خاص ہے کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا اور تمام صحابہ نے قبول کیا کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع ہو گیا)۔ اے لوگو! میری خواہش تھی کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین چیزوں کا (یعنی) دادے کے ترکہ کا، کلالہ کے ترکہ کا اور سود کے چندا ابواب کا (مفصل) بیان فرماتے۔

باب: انجور اور کجور کی نیبہ بنانے کی ممانعت۔

1270: سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کجور اور انجور کو یا پکی اور پکی کجور کو ملا کر نیبہ بنانے سے منع فرمایا۔

1271: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص نیبہ (کجور یا انجور کا شربت) پئے تو صرف انجور کا پئے یا صرف کجور کا یا صرف گدر کجور کا (پئے)۔

باب: دہا اور حرفت (برتنوں) میں نیبہ بنانے کی ممانعت۔

1272: زاذان سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ مجھے پینے کی چیزوں میں سے ان چیزوں کے متعلق بتائیے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اپنی لغت میں بتا کر پھر اس کی ہماری لغت میں وضاحت کر دیجئے کیونکہ آپ کی زبان ہماری زبان سے ذرا ہٹ کر ہے، تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حتم یعنی ٹھلیا سے، دہا (کدو کا برتن) حرفت یعنی روحنی برتن اور سحر یعنی کجور کی کلاڑی کو کرید کر بنائے جانے والے برتنوں (میں نیبہ بنانے) سے منع فرمایا ہے۔ اور اس بات کا حکم دیا کہ نیبہ ٹھکوں میں بنایا جائے۔

باب: پتھر کے گڑے میں نیبہ بنانے کی اجازت۔

1273: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نیبہ

خَمْرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ فَأَخْفَانَا مَا يَوْمُنَدٍ وَالْهَاءُ لَخَلِيطِ الْبُسْرِ وَالشَّمْرِ * قَالَ قَادَةُ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ حُرِّمَتِ الخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَةً خَمُورَهُمْ يَوْمُنَدٍ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالشَّمْرِ *

باب الخمر من خمسة أشياء

١٢٦٩ عن ابن عمر رضي الله عنه قال خطبنا عمر رضي الله عنه على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما بعد ألا وإن الخمر نزل تحريمها يوم نزل وهي من خمسة أشياء من العنطة والشعير والشمر والزبيب والقسل والخمر ما خامر الفضل وثلاثة أشياء وحدثنا أيها الناس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عهد إلينا فيها الجذ والكلالة وأنواب من أبواب الربا *

باب التهي أن يتبد الزبيب والشمر

١٢٧٠ عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه نهى أن يتبد الخمر والزبيب جميعا ونهى أن يتبد الرطب والزبيب جميعا *

١٢٧١ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من شرب النبيذ منكم فليشربته زيبا فردا أو تمرا فردا أو سورا فردا *

باب التهي عن الاتجاد في الثباء والمزفت

١٢٧٢ عن زاذان قال قلت لابن عمر رضي الله عنه حدثني بما نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم من الأشرية بلعك وقسرة لي بلعظمان لكم لقسرة سوى لفتنا فقال نهى رسول الله ﷺ عن المنضم وهي الحجرة وعن الثباء وهي القرعة وعن المزفت وهو المقمر وعن القير وهي الثغلة لتسح تسحا وتنفق نفرا وأمر أن يتبد في الأستية *

باب إباحة الاتجاد في نور الحجارة

١٢٧٣ عن جابر رضي الله عنه قال كان يتبد

ایک مشک میں بنایا جاتا تھا اور جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے گھڑے میں بناتے۔ بعض نے کہا کہ میں نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ گھڑا بَرَام یعنی پتھر کا تھا۔
باب: ہر قسم کے برتنوں میں نیبذ بنانے کی رخصت اور ہر نشے والی چیز پینے کی ممانعت۔

1274: سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں برتنوں سے منع کیا تھا، لیکن برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

باب: (ہر قسم کے) مکے کو استعمال کرنے کی رخصت سوائے روغنی مکے کے۔

1275: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کچھ برتنوں میں نیبذ بنانے سے منع فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ تمام لوگوں کو وہ برتن میسر نہیں ہو سکتے جن میں نیبذ بنانے کی اجازت ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے سوائے حرمت یعنی روغنی مکے کے باقی تمام برتنوں میں نیبذ بنانے کی اجازت دیدی۔

باب: نیبذ استعمال کرنے کی میعاد۔

1276: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے اول رات میں نیبذ بھگو دیتے آپ ﷺ اس کو صبح کو پیتے، پھر دوسری رات کو، پھر صبح کو، پھر تیسری رات کو، پھر صبح سے عصر تک۔ اس کے بعد جو چھتا تو آپ ﷺ خادم کو بلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا۔

1277: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک مشک میں نیبذ بھگو تے اور گانٹھ لگا دیتے۔ اس میں سوراخ تھا۔ صبح کو ہم بھگو تے اور رات کو آپ ﷺ پیتے اور رات کو بھگو تے اور آپ ﷺ صبح کو پیتے۔

باب: شراب سے سرکہ بنانے کے متعلق۔

1278: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے شراب سے سرکہ بنانے کے متعلق پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔

باب: شراب سے دوا کرنا۔

1279: وائل حضری سے روایت ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے شراب کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اس کے بنانے سے منع کیا (یا ناپسند کیا)۔ وہ بولا کہ میں دوا کے لئے بناتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً بُدِلَ لَهُ فِي نَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَأَنَا أَسْمَعُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بَرَامٍ؟ قَالَ مِنْ بَرَامٍ
باب الرُّخْصَةِ فِي الْإِسْتِثْنَادِ فِي الظُّرُوفِ كُلِّهَا وَالتَّهْنِئَةِ
عَنْ شَرِبِ كُلِّ مُسْكِرٍ

١٢٧٤ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ الظُّرُوفَ أَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ *
باب الرُّخْصَةِ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزْتَمَةِ

١٢٧٥ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّبِيدِ فِي الْأَوْعِيَةِ قَالُوا لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَأَرَخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزْتَمَةِ *

باب بَيَانِ مَدَّةِ الْإِسْتِثْنَادِ

١٢٧٦ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَبَدُّ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَاللَّيْلَةَ الْبَاقِيَةَ تَجَسَّى وَالْقَدَّ وَاللَّيْلَةَ الْآخَرَى وَالْقَدَّ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصَبَّ *

١٢٧٧ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُبَدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُسَوِّى أَعْلَاهُ وَهُوَ عَزْلَاءُ نُبَدُّهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنُبَدُّهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً *

باب الْخَمْرِ يُتَّخَذُ خَلًا

١٢٧٨ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ لِيُتَّخَذَ خَلًا فَقَالَ لَا *

باب التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ

١٢٧٩ عَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجَعْفَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ لِيُتَّخَذَ خَلًا فَقَالَ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ

باب: برتن کو ڈھانپنے کے متعلق۔

1280: سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ دودھ کا (مقام) شح سے لایا، جو ڈھانپا ہوا نہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں؟ (اگر ڈھانپنے کو کچھ نہ تھا تو) ایک آڑی لکڑی ہی اس پر رکھ لیتا۔ ابو حمید (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ ہمیں رات کے وقت مشکیزوں کو باندھنے اور دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا۔

باب: برتن کو ڈھانپنا اور مشک کا منہ بند کرو۔

1281: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات ہو جائے یا فرمایا کہ تم شام کرو تو اپنے بچوں کو (گھروں میں) روک لو کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب کچھ رات گزر جائے تو بچوں کو چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے دو وازے بند کر دو کیونکہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا۔ اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا بندھن باندھ دو اور اپنے برتنوں کو ڈھانک لو اللہ کا نام لے کر۔ (اگر برتن ڈھانکنے کیلئے اور کچھ نہ ملے سوا اس کہ) ان برتنوں کے اوپر کوئی چیز چڑائی میں رکھو (تو وہی رکھ دو) اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔

1282: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو، اس لئے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے۔ پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشک کھلی پاتی ہے، اس میں اتر جاتی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ لیث (راوی) نے کہا کہ ہمارے ہاں عجم میں ”کانون اول“ (یعنی دسمبر) میں لوگ اس سے بچتے ہیں۔

باب: شہد، نمید، دودھ اور پانی پینے کے متعلق۔

1283: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اس پیالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد، نمید، پانی اور دودھ پلایا ہے۔

1284: سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے (مشروں کی طرف سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بددعا کی تو اس کا گھوڑا (زمین میں) ڈھنسا گیا (یعنی زمین میں اسی کو پکڑ لیا)۔ وہ بولا کہ آپ میرے لئے دعا کیجئے میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے دعا کی (تو اس کو نجات ملی) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکریوں کے چرواہے کے قریب سے گزرے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا سا دودھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دوہا اور لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا، یہاں تک کہ

باب فِي تَحْمِيرِ الْإِنَاءِ

۱۲۸۰ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحٍ لَيْنٍ مِنَ التَّقِيحِ لَيْسَ مُخْمَرًا فَقَالَ لَا خَمْرَتهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ غَوْدًا قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّمَا أَمْرُنَا بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوَكَّمًا لَيْلًا وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تَعْلَقَ لَيْلًا *

باب غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السَّقَاءَ

۱۲۸۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكَلِّفُوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَشَرُّ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قَرَبِيَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرُوا آيَاتِيكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنْ تَعَرَّضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفُوا مَصَابِيحَكُمْ *

۱۲۸۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السَّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّعَةِ ثَلَاثَةَ نَزَلٍ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَطَاءٌ أَوْ سَقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ * وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا عَاجِمَ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذَلِكَ فِي كَانُونِ الْأَوَّلِ *

باب فِي شَرْبِ الْعَسَلِ وَالثَّبِيدِ وَاللَّبْنِ وَالْمَاءِ

۱۲۸۳ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ بِقَدَحِي هَذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلِ وَالثَّبِيدِ وَالْمَاءِ وَاللَّبْنِ *

۱۲۸۴ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْنَ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَاتَّبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْفَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاحَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي وَلَا أَضْرُكَ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ قَالَ فَعَطَشَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَرُّوا بِرَاعِي عَنَمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَتْ قَدَحًا فَحَلَبَتْ فِيهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں خوش ہو گیا۔

1285: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس رات بیت المقدس کی سیر کرائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو پیالے لائے گئے۔ ایک میں شراب تھی اور ایک میں دودھ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا۔ سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ شکر ہے اس اللہ کا جس نے آپکو فطرت کی ہدایت کی (یعنی اسلام کی اور استقامت کی)۔ اگر آپ شراب کو پیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

باب: پیالے میں پینا۔

1286: سیدنا اہل بن سعد رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سید کو اسے پیغام دینے کا حکم دیا، انہوں نے پیغام دیا، وہ آئی اور نبی ساعدہ کے قلعوں میں اترتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک عورت سر جھکائے ہوئے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بات کی تو وہ بولی کہ میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری پناہ مانگتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے مجھ سے اپنے آپ کو بچا لیا (یعنی اب میں تجھ سے کچھ نہیں کہوں گا)۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو جانتی ہے کہ یہ کون فرض ہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں میں نہیں جانتی۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو، وہ تجھ سے نکاح کی بات چیت کرنے کو تشریف لائے تھے۔ وہ بولی کہ میں بد قسمت تھی (جب تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معنی کرنے والے کو عورت کی طرف دیکھنا درست ہے) سیدنا اہل رضی اللہ عنہم نے کہا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن آ کر سقیفہ بنی ساعدہ میں اپنے ساتھیوں کے سمیت تشریف فرما ہوئے پھر اہل سے کہا کہ ہمیں پلاؤ۔ سیدنا اہل رضی اللہ عنہم نے کہا کہ میں نے یہ پیالا نکالا اور سب کو پلایا۔ ابو حازم نے کہا کہ سیدنا اہل نے وہ پیالا نکالا اور ہم نے بھی (برکت کیلئے) اس میں پیا پھر عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے (اپنے زمانہ خلافت میں) وہ پیالہ سیدنا اہل رضی اللہ عنہم سے مانگا تو انہوں نے ہبہ کر دیا۔

باب: مشکوں کو لٹنے کی ممانعت میں۔

1287: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو اٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ مشک کو اٹا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مشک کا منہ نیچے کر کے اس سے براہ راست پانی پیا جائے۔

باب: سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینے کی ممانعت۔

کُتِبَ مِنْ لَبِنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبْتُ حَتَّى رَضِيتُ *
۱۲۸۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى لَيْلَةَ أُسْرِي بِسَهْوٍ بِيَلْبَاءٍ بَقَدْحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبِنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّسْبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَمْرُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَاكَ لِلْفَطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ *

باب الشُّرْبِ فِي الْقَدْحِ

۱۲۸۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْقُرْبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَتَزَلَّتْ فِي أَجْمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُتَكِسَةٌ رَأْسُهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ أَعَذْتُكَ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مِنْ هَذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوا هَذَا؟ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَكَ لِيَخْطُبَكَ قَالَتْ أَنَا كُنْتُ أَشْفَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ قَالَ سَهْلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْتَفْنَا لِسَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَأَخْرَجَتْ لَهُمْ هَذَا الْقَدْحَ فَأَسْقَيْتَهُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَلِكَ الْقَدْحَ فَشَرِبْنَا فِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ بَعْدَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ *

باب التَّهْمِي عَنْ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ

۱۲۸۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا * وَلَيْسِي رِوَايَةٌ: وَاخْتِنَاتُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ *
باب التَّهْمِي عَنْ الشُّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

1288: سیدنا عبداللہ بن عکیم کہتے ہیں کہ ہم سیدنا حدیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدائن میں تھے کہ انہوں نے پانی مانگا۔ ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے آیا تو سیدنا حدیفہ رضی اللہ عنہ نے برتن پھینک دیا اور فرمایا کہ میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ میں نے اس کو کہا تھا کہ مجھے چاندی کے برتن میں نہ پلانا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور موٹا اور باریک ریشم نہ پہنو، کیونکہ یہ چیزیں (کفار) کے لئے دنیا میں اور ہم (مسلمانوں کے لئے) آخرت میں قیامت کے دن ہے۔ جو شخص چاندی کے برتنوں میں پیتا ہے تو وہ یقیناً اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔

1289: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاندی کے برتنوں میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے (وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے)۔

باب: جب پانی پی لے، تو دائیں طرف والا زیادہ مقدار ہے۔

1290: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں آئے اور پانی مانگا۔ ہم نے بکری کا دودھ دوہا، پھر اس میں اپنے اس کتوں سے پانی ملا یا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف بیٹھے تھے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سامنے اور دائیں طرف ایک اعرابی تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر ہو کر پیا لیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (باقی) اعرابی کو دیا اور سیدنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیا اور فرمایا کہ دائیں طرف والے مقدم ہیں دائیں طرف والے، پھر دائیں طرف والے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تو سنت ہے، سنت ہے، سنت ہے۔

باب: بڑوں کو (پہلے) دینے کیلئے چھوٹوں سے اجازت لینے کے متعلق۔

1291: سیدنا ہبل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑے لوگ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا کہ تو مجھ کو بڑے لوگوں کو پہلے دینے کی اجازت دیتا ہے؟ وہ بولا کہ نہیں اللہ کی قسم میں اپنا حصہ کسی دوسرے کو نہیں دینا چاہتا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کے ہاتھ میں دیدیا۔

باب: برتن میں سانس لینے کی ممانعت۔

۱۲۸۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى حُدَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَاءَهُ دَهْقَانَ بِشَرَابٍ فِي إِيَّاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي أَخْبَرْتُكُمْ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُهُ أَنْ لَا يَسْقِيَنِي فِيهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي إِيَّاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدَّبِيحَ وَالْحَرِيرَ فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۲۸۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ إِذَا يُعْزَجَرُ فِي بَطْنِهِ نَارٌ جَهَنَّمَ * وَفِي رَوَايَةٍ: أَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ *

باب إذا شرب فلا يمتن أحق

۱۲۹۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاءَةً ثُمَّ شَبَّهَ مِنْ مَاءِ بَنِي هَذِهِ قَالَ فَأَعْطَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَرْبِهِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُرِيهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيْمُنُونَ الْإِيْمُنُونَ الْإِيْمُنُونَ * قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ *

باب في استئذان الصغیر في إعطاء الشيوخ

۱۲۹۱ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاحٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أَوْثَرَ بِنَصِيبي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ *

باب التهيؤ عن النفس في الإيئاء

1292: سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن کے اندر ہی سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے وقت سانس لیتے تھے (ایک سانس میں نہیں پیتے تھے)۔

1293: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے تھے کہ ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بھگتی ہے یا بیماری سے تندرستی ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بھی پانی پینے میں تین بار سانس لیتا ہوں۔

باب: کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت۔

1294: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نہ پئے اور جو بھولے سے پی لے تو تھے کر ڈالے۔

باب: زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینے کی اجازت۔

1295: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیا اور کعبہ کے پاس پانی طلب فرمایا۔

کھانے کے مسائل

باب: کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کا بیان۔

1296: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے۔ ایک دفعہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے پر موجود تھے اور ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی جیسے کوئی اس کو ہانک رہا ہے اور اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک دیہاتی دوڑتا ہوا آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر فرمایا کہ شیطان اس کھانے پر قدرت پالیتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے اور وہ ایک لڑکی کو اس کھانے پر قدرت حاصل کرنے کو لایا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر اس دیہاتی کو اسی غرض سے لایا تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، شیطان کا ہاتھ اس لڑکی کا ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا۔

1297: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے، اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ جل جلالہ کا نام لیتا ہے، تو شیطان

۱۲۹۲ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ *
باب كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ

۱۲۹۳ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ إِنَّهُ أَرْوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ — قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا *
باب التَّهْمِيُّ عَنِ الشَّرْبِ فَأَنَامَا

۱۲۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبُ أَحَدٌ مِنْكُمْ فَأَنَامًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِ *
باب الرُّخْصَةُ فِي الشَّرْبِ فَأَنَامًا مِنْ زَمْزَمَ

۱۲۹۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ فَأَنَامًا وَاسْتَقَى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ *

کتاب الأَطْعَمَةِ

باب التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

۱۲۹۶ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تَذْفَعُ لَتَضَعُ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا ثُمَّ جَاءَ أُغْرَابِيُّ كَأَنَّهَا تَذْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذَكَّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهِذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذَتْ يَدَهَا فَجَاءَ بِهَذَا الْأُغْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا * وَفِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ وَأَكَلَ *

۱۲۹۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ

کھانے کے مسائل

(اپنے رفیقوں اور تابعداروں سے) کہتا ہے کہ نہ تمہارے یہاں رہنے کا ٹھکانہ ہے، نہ کھانا ہے اور جب گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رہنے کا ٹھکانہ تو مل گیا اور جب کھاتے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہارے رہنے کا ٹھکانہ بھی ہو اور کھانا بھی ملا۔

باب: دائیں ہاتھ سے کھانا۔

1298: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیے تو دائیں ہاتھ سے پیے، اسلئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

1299: سیدنا ایاس بن سلمہ بن کوع رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص نے بائیں

ہاتھ سے کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھا۔ وہ بولا کہ میرے

سے نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کرے تجھ سے نہ ہو سکے۔ اس نے

ایسا غرور کی راہ سے کیا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ وہ ساری زندگی اس ہاتھ کو منہ تک نہ

اٹھا سکا۔

باب: جو کھانے والے کے سامنے ہو اس سے کھانا چاہیے۔

1300: سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی گود

میں تھا (کیونکہ آپ ﷺ نے عمر کی والدہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے

نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھ پیالے میں سب طرف گھوم رہا تھا تو آپ ﷺ نے

فرمایا کہ اے لڑکے! اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو ادھر

سے کھا۔

باب: تین انگلیوں سے کھانا چاہیے۔

1301: سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں

سے کھاتے تھے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے ان کو چاٹ لیتے تھے۔

باب: جب کھانا کھالے، تو اپنا ہاتھ خود چالنے یا دوسرے کو چٹانے۔

1302: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب

کوئی تم میں سے کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ پونچھے جب تک اس کو خود

نہ چاٹ لے یا کسی کو چٹانے دے۔

باب: انگلیوں اور برتن کو چاٹنے کا بیان۔

1303: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں اور

برتن کو چاٹنے (صاف کرنے) کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ برکت

(کھانے کے کس لقمہ یا جزو میں) کس میں ہے۔

طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ وَإِذَا
دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ
الشَّيْطَانُ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ
طَعَامِهِ قَالَ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ *

باب الأكل باليمين

١٢٩٨ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ
فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ
الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ *

١٢٩٩ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلُّ بَيْمِنِكَ قَالَ
لَا اسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطِيعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ
فَمَا رَفَعَهَا إِلَيَّ فِيهِ *

باب الأكل مما يلي الأكل

١٣٠٠ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كُنْتُ فِي حَجْرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي يَا غُلَامُ
سَمَّ اللَّهُ وَكُلَّ بَيْمِنِكَ وَكُلَّ مِمَّا يَلِيكَ *

باب الأكل بثلاث أصابع

١٣٠١ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ
أَصَابِعٍ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا *

باب إذا أكل، فَلْيَلْعَقْ يَدَهُ أَوْ يَلْعَقْهَا

١٣٠٢ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ
طَعَامًا فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا *

باب لَعَقُ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ

١٣٠٣ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بَلْعَقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ
إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي آيَةِ الْبِرَكَةِ *

باب: جب لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھانے کا بیان۔

1304: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس اسکے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے، یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی حاضر رہتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے تو اس کو (گلنے والے) کچرے وغیرہ سے صاف کر کے جو کھالے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔ جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چالے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ برکت کون سے کھانے میں ہے۔

باب: کھانے اور پینے پر الحمد للہ کہنے کے بارے میں۔

1305: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہوتا ہے جب وہ کھا کر الحمد للہ پڑھے یا پی کر الحمد للہ پڑھے (یعنی صبح یا شام یا کسی اور وقت کے کھانے کے بعد)۔

باب: کھانے اور پینے کی نعمتوں کے بارے میں سوال کا بیان۔

1306: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ رات یا دن کو باہر نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو پوچھا کہ تمہیں اس وقت کوئی چیز گھر سے نکال لائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بھوک کے مارے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں، چلو۔ پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے دروازے پر آئے، وہ اپنے گھر میں نہیں تھا۔ اس کی عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اس نے خوش آمدید کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں شخص (اس کے خاوند کے متعلق فرمایا) کہاں گیا ہے؟ وہ بولی کہ ہمارے لئے بیٹھا پانی لینے گیا ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر سے اجنبی عورت سے بات کرنا اور اس کو جواب دینا درست ہے، اسی طرح عورت اس مرد کو گھر بلا سکتی ہے جس کے آنے سے خاوند راضی ہو) اتنے میں وہ انصاری مرد آ گیا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج کے دن کسی کے پاس ایسے مہمان نہیں ہیں جیسے میرے پاس ہیں۔ پھر گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لے کر آیا جس میں گدر، سوکھی اور تازہ کھجوریں تھیں اور کہنے لگا کہ اس میں سے کھائیے پھر اس نے چھری لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ والی بکری مت کانا۔ اس نے ایک بکری کاٹی اور سب نے اس کا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی پیا۔ جب کھانے پینے سے سیر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قیامت کے دن تم سے اس نعمت کے بارے

باب مَسْحُ اللَّفْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ وَأَكْلُهَا

۱۳۰۴ عن جابر رضى الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول إن الشيطان يحضر أحدكم عند كل شيء من شأنه حتى يحضره عند طعامه فإذا سقطت من أحدكم اللقمة فليمط ما كان بها من أذى ثم ليأكلها ولا يدعها للشيطان فإذا فرغ فليعق أصابعه فإنه لا يذري في أي طعامه تكون البركة *

باب في الحمد لله على الأكل والشرب

۱۳۰۵ عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله ليرضى عن العبد أن يأكل الأكلة فيحمده عليها أو يشرب الشربة فيحمده عليها *

باب السؤال عن نعيم الأكل والشرب

۱۳۰۶ عن أبي هريرة رضى الله عنه قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم أو ليلة فإذا هو بأبي بكر وعمر رضى الله عنهما فقال ما أخرجكما من بيوتكما هذه الساعة فلا الجوع يا رسول الله قال وأنا والذي نفسي بيده لأخرجني الذي أخرجكما قوموا فقاموا معي فأتى رجلاً من الأنصار فإذا هو ليس في بيته فلما رآته المرأة قالت مرحباً وأهلاً فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم أين فلان قالت ذهب يستعذب لنا من الماء إذ جاء الأنصاري فنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وصاحبه ثم قال الحمد لله ما أخذ اليوم أكرم أضيافاً مني قال فالتفت فجاءهم بمذق فيه بسر وتمر ورطب فقال كلوا من هذه وأخذ المذبة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم إياك والحلوب فذبح لهم فاكلوا من الشاة ومن ذلك المذق وشربوا فلما أن شبعوا ورؤوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر والذي نفسي بيده كئسان عن هذا

میں سوال ہوگا کہ تم اپنے گھروں سے بھوک کے مارے نکلے اور تمہیں لوٹے یہاں تک کہ تمہیں یہ نعمت ملی۔

باب: ہمسائے کی دعوت (طعام) قبول کرنے کا بیان۔

1307: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہمسایہ

عمدہ شور بنا جاتا تھا، وہ ایرانی تھا۔ اس نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شور بنا

بنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لئے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ کی بھی

دعوت ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو میں بھی نہیں آتا۔ پھر

وہ دوبارہ بلانے کو آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ کی بھی دعوت ہے؟ اس نے

کہا کہ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو میں بھی نہیں آتا۔ پھر سہ بارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

بلانے کے لئے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ کی بھی دعوت ہے؟ وہ بولا

ہاں۔ پھر دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آتم

المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) یہاں تک کہ اس کے مکان پر پہنچے۔

باب: جو آدمی کھانے کے لئے بلایا جائے اور اس کے پیچھے دوسرا آدمی بھی

چلا جائے (تو.....)۔

1308: سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار میں ایک آدمی جس کا

نام ابوشعیب تھا، جس کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا۔ اس انصاری نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر بھوک معلوم ہوئی تو اپنے

غلام سے کہا کہ ہم پانچ آدمیوں کے لئے کھانا تیار کر کے ان کے پاس آ کر دعوت دی اور

دعوت کرنا چاہتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ آدمیوں میں پانچویں ہوں گے۔ راوی

کہتا ہے کہ اس نے کھانا تیار کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر دعوت دی اور

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ میں پانچویں تھے۔ ان کے ساتھ ایک آدمی ہو گیا تو جب آپ

صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر پہنچے تو (صاحب خانہ سے) فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھ چلا

آیا ہے، اگر تو چاہے تو اس کو اجازت دے، ورنہ یہ لوٹ جائے گا۔ اس نے کہا کہ

نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بلکہ میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔

باب: مہمان کے معاملہ میں ایثار۔

1309: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس آیا اور کہا کہ مجھے (کھانے پینے کی) بڑی تکلیف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

کسی زوجہ مطہرہ کے پاس کہلا بھیجا، وہ بولیں کہ تم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

سچائی کیساتھ بھیجا ہے کہ میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے دوسری زوجہ کے پاس بھیجا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا، یہاں تک کہ سب

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے یہی جواب آیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا

التَّيْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ الْجُوعَ ثُمَّ
لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا التَّيْمِ *

باب إجابة دعوة الجار للطعام

١٣٠٧ عن أبي رضى الله عنه أن جارا لرسول
الله صلى الله عليه وسلم فارسيا كان طيب المرق
فصنع لرسول الله صلى الله عليه وسلم ثم جاء
يدعوه فقال وهذه لعائشة رضي الله عنها فقال لا
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا فعاد
يدعوه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا فقال لا قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ثم عاد يدعوه
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذه؟ قال
نعم في الثالثة فقاما يتدافعا حتى أتيا منزله *

باب من دعى إلى طعام فتبعه غيره

١٣٠٨ عن أبي مسعود الأنصاري رضي الله عنه
قال كان رجل من الأنصار يقال له أبو شعيب
وكان له غلام لحام فرأى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فعرّف في وجهه الجوع فقال لغلامه
وتحك اصنع لنا طعاما لحمسة نفر فأتني أريد أن
أدعو النبي صلى الله عليه وسلم خامس خمسة
قال فصنع ثم أتى النبي صلى الله عليه وسلم
فدعاه خامس خمسة وأبهم رجلا فلما بلغ الباب
قال النبي صلى الله عليه وسلم إن هذا أجمع فإن
شئت أن تأذن له وإن شئت رجعت قال لا بل أذن له
يا رسول الله صلى الله عليه وسلم *

باب في إيفار الضيف

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

١٣٠٩ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء
رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إني مَجْهُودٌ فَأرسل إلى بعض نسائه فقالت والذي
بعثك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلى أخرى
فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك لا
والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال من

کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کی رات کون اس کی مہمانی کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے، تب ایک انصاری اٹھا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں کرتا ہوں۔ پھر وہ اس کو اپنے ٹھکانے پر لے گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ وہ بولی کہ کچھ نہیں البتہ میرے بچوں کا کھانا ہے۔ انصاری نے کہا کہ بچوں سے کچھ بہانہ کر دے اور جب ہمارا مہمان اندر آئے اور دیکھنا جب ہم کھانے لگیں تو چراغ بجھا دینا۔ پس جب وہ کھانے لگا تو وہ اٹھی اور چراغ بجھا دیا (راوی) کہتا ہے وہ بیٹھے اور مہمان کھاتا رہا۔ اس نے ایسا ہی کیا اور میرا بیوی بھوکے بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھایا۔ جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے تعجب کیا جو تم نے رات کو اپنے مہمان کے ساتھ کیا (یعنی خوش ہوا)۔

باب: دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہے۔

1310: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے اور تین کا چار کو، کافی ہے۔

1311: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ایک کا کھانا دو کو کافی ہے، دو کا کھانا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ کو کافی ہے۔

باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

1312: سیدنا جابر اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

1313: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مہمان آیا اور وہ کافر تھا، آپ ﷺ نے اس کی ضیافت (مہمانی) کی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تو ایک بکری کا دودھ دوہا گیا، وہ پی گیا۔ پھر دوسری بکری کا (دوہا تو) وہ بھی پی گیا۔ پھر تیسری کا (دوہا تو) وہ بھی پی گیا، یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو ایک بکری کا دودھ دوہا گیا تو اس نے اس کا دودھ پیا پھر دوسری کا (دوہا تو) وہ پورا بھی نہ پی سکا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

باب: ”کدو“ کھانے کے بیان میں۔

1314: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک شخص نے دعوت کی تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا، شور با آیا جس میں کدو تھا، رسول اللہ ﷺ نے بڑے مزے سے کدو کھانا شروع کیا۔ جب میں نے یہ

يُضَيِّفُ هَذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَمَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِمَ زَمَرْتَهُ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوْتُ صِيَّانِي قَالَ فَعَلَّيْهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ صَنِيفًا فَأَطْفَأَ السَّرَاجَ وَأَرَبَهُ أَنَا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِيَأْكُلَ فَقَوْمِي إِلَى السَّرَاجِ حَتَّى تَطْفِئَهُ قَالَ فَفَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ *

باب طَعَامِ الْاِثْنَيْنِ كَافِيِ الثَّلَاثَةِ

۱۳۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِيِ الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِيِ الْاَرْبَعَةِ *

۱۳۱۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِيِ الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِيِ الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِيِ الثَّمَانِيَةَ *

باب الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعِي وَالكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَفْعَاءِ

۱۳۱۲ عَنْ جَابِرِ وَابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعِي وَالكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَفْعَاءِ *

۱۳۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفًا وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ حَلَابَهَا ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حَلَابَ سَبْعِ شِبَاهٍ ثُمَّ إِذْ أَصْبَحَ فَاسْتَلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حَلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرِي فَلَمْ يَسْتَمِمْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعِي وَالكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَفْعَاءِ *

باب فِي أَكْلِ اللَّبَاءِ

۱۳۱۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَأَنْطَلَقَتْ مَعَهُ فَجِيءَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا ذُبَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کھانے کے مسائل

دیکھا تو میں کدو کے کپڑے آپ ﷺ کی طرف ڈالتا تھا اور خود نہیں کھاتا تھا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس روز سے مجھے کدو پسند آ گیا۔

باب: سرکہ اچھا سالن ہے۔

1315: طلحہ بن نافع سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے مکان پر لے گئے۔ پھر روٹی کے چند کپڑے آپ ﷺ کے پاس لائے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سالن نہیں ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں مگر تھوڑا سا سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سرکہ اچھا سالن ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس روز سے مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی، جب سے میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا اور طلحہ نے کہا (جو اس حدیث کو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں) جب سے میں نے یہ حدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سنی، مجھے بھی سرکہ پسند ہے۔

باب: کھجور کھانے اور گھلیوں کو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکنے کے متعلق

1316: سیدنا عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس اترے اور ہم نے کھانا اور وطبہ پیش کیا۔ (وطبہ ایک کھانا ہے جو کھجور اور پیپر اور گھی کو ملا کر بنتا ہے) آپ ﷺ نے کھایا۔ پھر سوکھی کھجوریں لائی گئیں تو آپ ﷺ ان کو کھاتے اور گھلیاں اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان میں رکھ کر پھینکتے جاتے تھے۔ شعبہ نے کہا کہ مجھے یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے، گھلیاں دونوں انگلیوں میں رکھ کر ڈالنا (غرض یہ ہے کہ گھلیاں کھجور میں نہیں ملائے تھے بلکہ جدا رکھتے تھے) پھر پینے کے لئے کچھ آیا تو آپ ﷺ نے پیا اور بعد میں اپنے دائیں طرف جو بیٹھا تھا، اس کو دیا۔ پھر میرے والد نے آپ ﷺ کے جانور کی باگ تھامی اور عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا کیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ان کی روزی میں برکت دے، ان کو بخش دے اور ان پر رحم کر۔

باب: اقعاء کی حالت میں بیٹھ کر کھجور کھانا۔

1317: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں آئیں، آپ ﷺ ان کو بانٹنے لگے اور اسی طرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے (یعنی اکڑوں) اور اس میں سے جلدی جلدی کھا رہے تھے (شاید آپ ﷺ کو کوئی دوسرا کام درپیش ہوگا)۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ اقعاء کے طور پر بیٹھے کھجور کھا رہے تھے۔

باب: جس گھر میں کھجور نہیں، اس گھر والے بھوکے ہیں۔

1318: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

يَأْكُلُ مِنْ ذَلِكَ الدَّبَاءِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَلْقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُهُ قَالَ فَقَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَا زِلْتُ بَعْدَ يُعْجِبُنِي الدَّبَاءُ *

باب نغم الإدام الخلل

1315 عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَثَرَلِهِ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فَلَقَا مِنْ خُبْرٍ فَقَالَ مَا مِنْ أَدْمٍ؟ فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ فَإِنَّ الْخَلَّ نَغْمُ الْأَدْمِ قَالَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَا زِلْتُ أَحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتَهَا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أَحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتَهَا مِنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب فِي أَكْلِ التَّمْرِ وَإِقَاءِ التَّوَى بَيْنَ الإِصْبَعَيْنِ

1316 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي قَالَ فَفَرَّقْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَى بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي التَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَابَةَ وَالْوَسْطَى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ وَطْبِي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى إِقَاءَ التَّوَى بَيْنَ الإِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ تَوَلَّاهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ يَلْحَمُ ذَاتِهِ إِذْغَ اللَّهُ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ *

باب أَكْلُ التَّمْرِ مَقْعِيًا

1317 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُخْتَفِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا * وَفِي رَوَايَةٍ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا *

باب نَيْتٌ لَا تَمْرٌ فِيهِ جِنَاعٌ أَهْلُهُ

1318 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ

نے فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے بھوکے ہیں۔ دو بار یا تین بار یہی فرمایا۔

باب: اکٹھی دو دو کھجوریں کھانے کی ممانعت۔

1319: جبہ بن تخم کہتے ہیں کہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ میں کھجوریں کھلاتے اور ان دنوں لوگوں پر (کھانے کی) تکلیف تھی۔ ہم کھا رہے تھے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سامنے سے نکلے اور کہنے لگے کہ دو دو کھجوریں (ملا کر) مت کھاؤ۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مگر (اس وقت کھاؤ) جب اپنے بھائی سے اجازت لے لو۔ شعبہ نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں اجازت لینے کا قول سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

باب: گلڑی، کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا۔

1320: سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے ساتھ گلڑی کھاتے ہوئے دیکھا۔

باب: سیاہ پیلو کے متعلق۔

1321: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مقام) مر الظہر ان میں تھے اور کبکث (جنگلی درخت کا پھل) چن رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیاہ دیکھ کر چنو۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں (تب تو جنگل کا حال معلوم ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں، یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

باب: خرگوش کا گوشت کھانا۔

1322: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جارہے تھے کہ (مقام) مر الظہر ان میں ایک خرگوش دیکھا تو اس کا چیمچا کیا۔ پہلے لوگ اس پر دوڑے لیکن تھک گئے پھر میں دوڑا تو میں نے پکڑ لیا اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا پٹھا اور دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں۔ میں لے کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لے لیا۔

باب: گوہ (سوسمار) کھانے کے متعلق۔

1323: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جن کو سیف اللہ کہتے تھے، نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں اور سیدنا خالد اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالدہ تھیں۔ ان کے پاس گوہ (سوسمار) کا بھنا ہوا گوشت پایا، جو امّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن حیدہ بنت حارث نجد

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمُرُّ فِيهِ جِإَاعٌ أَهْلُهُ أَوْ جِإَاعٌ أَهْلُهُ فَأَلْهَمَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

باب: التَّهْمِيُّ عَنِ الْقُرْآنِ فِي التَّمْرِ

۱۳۱۹ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سَعْنِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يوزُقُنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ وَكُنَّا نَأْكُلُ قِيمَرُ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ لَا تَقَارُونَا فَيَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَرَى هَذِهِ الْكَلِمَةَ إِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَعْنِي السُّتْنَدَانَ *

باب: أَكَلُ الْقِتَاءِ بِالرُّطْبِ

۱۳۲۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِتَاءَ بِالرُّطْبِ *

باب: فِي الْكَبَاثِ الْأَسْوَدِ

۱۳۲۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْخِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَكَلُكَ رَعَيْتَ الْعَنَمَ؟ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ *

باب: أَكَلُ الْأَرْبِ

۱۳۲۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا أَرْبًا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَعَبُوا قَالَ فَسَعَيْتُ حَتَّى أَذْرَكْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرَكَيْهَا وَفَخَذَيْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فقبله *

باب: فِي أَكَلِ الصَّبِّ

۱۳۲۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَتُ

کھانے کے مسائل

سے لائیں تھیں۔ پھر انہوں نے (سیدہ میمونہ نے) وہ صُب رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھی اور ایسا کم ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کے سامنے کوئی کھانا رکھا جائے اور بیان نہ کیا جائے اور نام نہ لیا جائے (کہ وہ کھانا کیا ہے؟)۔ رسول اللہ ﷺ نے گوہ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس وقت موجود عورتوں میں سے ایک عورت بول اٹھی کہ رسول اللہ ﷺ کو بتاؤ تو سہمی جو آپ ﷺ کے سامنے رکھا ہے وہ کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ گوہ ہے تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ واپس لے لیا۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے مجھے کراہت ہوتی ہے۔ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں نے اس کو کھینچ کر کھا لیا اور رسول اللہ ﷺ مجھے کھاتے ہوئے دیکھ رہے تھے اور آپ ﷺ نے مجھے منع نہیں کیا۔

1324: سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا کہ ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں گوہ بہت ہیں اور میرے گھر والوں کا اکثر کھانا وہی ہے، آپ ﷺ نے اسکو جواب نہ دیا۔ ہم نے کہا کہ پھر پوچھو، اس نے پھر پوچھا، لیکن آپ ﷺ نے تین بار جواب نہ دیا۔ پھر تیسری دفعہ (یا تیسری دفعہ کے بعد) آپ ﷺ نے اس کو آواز دی اور فرمایا کہ اے دیہاتی! اللہ جل جلالہ نے بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر لعنت کی یا غصہ کیا تو ان کو جانور بنا دیا، وہ زمین پر چلتے تھے۔ میں نہیں جانتا کہ گوہ انہی جانوروں میں سے ہے یا کیا ہے؟ اس لئے میں اس کو نہیں کھاتا اور نہ ہی حرام کہتا ہوں۔

باب: کڑی (نڈی) کے کھانے کا بیان۔

1325: سیدنا عبد اللہ بن ابی اونی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات لڑائیاں لڑیں اور نڈیاں (کڑیاں) کھاتے رہے۔

باب: سمندری جانور اور ان جانوروں کو کھانا جن کو سمندر پھینک دے۔

1326: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی امارت میں قریش کے ایک قافلے کو ملنے (یعنی ان کے پیچھے) اور ہمارے سفر خرچ کیلئے مجبور کا ایک حملہ دیا اور کچھ آپ کو نہ ملا کہ ہمیں دیتے۔ سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک ایک مجبور (ہر روز) دیا کرتے تھے۔ ابو الزبیر نے کہا کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم ایک مجبور میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ اس کو بچے کی طرح چوس لیا کرتے تھے، پھر اس پر تھوڑا پانی پی لیتے تھے، وہ ہمیں سارا دن اور رات کو کافی ہو جاتا اور ہم اپنی لکڑیوں سے پتے جھاڑتے، پھر ان کو پانی میں تر کرتے اور کھاتے تھے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم

ابن عباس رضی اللہ عنہ فَوَجَدَ عِنْدَهَا صَبًا مَحْتَوًّا قَدِمَتْ بِهِ أَحْتَهَا حَفِيدَةً بِنْتُ الْحَارِثِ مَنْ تَجَدَّ فَقَدِمَتْ الصَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ فَلَمَّا بَقِئْتُمْ إِلَيْهِ لَطْعَامٌ حَتَّى يُحَدِّثَ بِهِ وَيَسْمَى لَهُ فَاهْوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الصَّبِّ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ التَّنَوُّةِ الْمُحْتَوَّرِ أَخِيرُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا قَدِمْتُمْ لَهُ فَلَنْ هُوَ الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحْرَامٌ الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَارِضٌ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعْفَاهُ قَالَ خَالِدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِي *

۱۳۲۴ عن أبي سعيد رضي الله عنه أن أغرابًا أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني في غائط مضطبة وإنه عامة طعام أهلي قال فلم يجبه فقلنا عاودة فعاودة فلم يجبه ثلاثا ثم ناداه رسول الله صلى الله عليه وسلم في الثالثة فقال يا أغرابي إن الله لعن أوعصب على سبط من بني إسرائيل فستحهم ذواب يدبون في الأرض فلا أدري لعل هذا منها فقلت أكلها ولا أنهي عنها *

باب أَكْلُ الْجَرَادِ

۱۳۲۵ عن عبد الله بن أبي أوفى رضي الله عنه قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع غزوات نأكل الجراد *

باب أَكْلُ ذَوَابِّ الْبَحْرِ وَمَا أُلْقِيَ

۱۳۲۶ عن جابر رضي الله عنه قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وأمر علينا أبا عبيدة رضي الله عنه تلقى عمرا لقرينش وزودنا جرابا من تمر لم يجده لنا غيره فكان أبو عبيدة يعطينا تمره تمره قال فقلنت كيف كنتم تصنعون بها قال نمصها كما نمص الصبي ثم نشرب عليها من الماء فكفينا يومنا إلى الليل وكنا نضرب بعصينا الخبط

سمندر کے کنارے پہنچے تو وہاں ایک لمبی اور موٹی سی چیز نمودار ہوئی۔ ہم اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ ایک جانور ہے جس کو عمر کہتے ہیں۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مردار ہے (یعنی حرام ہے)۔ پھر کہنے لگے کہ نہیں ہم اللہ کے رسول ﷺ کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں اور تم (بھوک کی وجہ سے) مجبور ہو چکے ہو تو اس کو کھاؤ۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم وہاں ایک مہینہ رہے اور ہم تین سو آدمی تھے۔ اس کا گوشت کھاتے رہے، یہاں تک کہ ہم مومنے ہو گئے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے چربی کے گھڑے کے گھڑے بھرتے تھے اور اس میں سے تیل کے برابر گوشت کے گلڑے کاٹتے تھے۔ آخر سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا، وہ سب اس کی آنکھ کے حلقے کے اندر بیٹھ گئے۔ اور اس کی پسیوں میں سے ایک پہلی اٹھا کر کھڑی کی، پھر جو اونٹ ہمارے ساتھ تھے، ان میں سے سب سے بڑے اونٹ پر پالان باندھی تو وہ اس کے نیچے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے زاد راہ کے لئے وشاق بنا لئے (وشاق قبائل کر خشک کئے ہوئے گوشت کو کہتے ہیں، جو سفر کے لئے رکھتے ہیں)۔ جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رزق تھا جو اس نے تمہارے لئے نکالا تھا۔ اب تمہارے پاس اس گوشت کا کچھ حصہ ہے تو ہمیں بھی کھاؤ۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے اس کا گوشت آپ ﷺ کے پاس بھیجا تو آپ ﷺ نے اس کو کھایا۔

باب: گھوڑوں کا گوشت کھانے کے متعلق۔

1327: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن کھریلو گدھوں کے گوشت سے روک دیا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

1328: سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک گھوڑا کانا، پھر اس کا گوشت کھایا۔

باب: گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت۔

1329: سیدنا ابوشبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان گدھوں کے گوشت سے منع کیا جو آبادی میں رہتے ہیں (اور جنگل کا گدھا یعنی زیر ابالافاق حلال ہے)۔

1330: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو گاؤں سے جو گدھے نکل رہے تھے، ہم نے ان کو پکڑا، پھر ان کا گوشت پکایا۔ اسے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی کہ خبردار ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ

ثُمَّ تَبَلُّهُ بِالْمَاءِ فَتَأْكُلُهُ قَالَ وَالطَّلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَيْسِ الضَّخْمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ ذَابَةٌ تُذْعَى الْعَتِيرَ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ اضْطُرَرْتُمْ فَكُلُوا قَالَ فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمْنَا قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْنَا نَعْرَفَ مِنْ وَقَبِ عَلَيْهِ بِالْقِلَالِ اللَّهْنِ وَتَقَطَّعَ مِنْهُ الْفَدْرَ كَأَفْوَرٍ أَوْ كَقَدْرِ الْفَوْرِ فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَلَاثَةَ عَشْرَ رَجُلًا فَأَقَمَدَهُمْ لِي وَقَبِ عَلَيْهِ وَأَخَذَ ضَلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَغْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَرَوْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَاقٍ فَلَمَّا قَدَمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ لَهْلٍ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَطَعْمُوا؟ قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ *

باب فِي أَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ

١٣٢٧ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لَحْمِ الْخُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ لِي لَحْمِ الْخَيْلِ *

١٣٢٨ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَمْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ *

باب التَّهْنِي عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْخُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ

١٣٢٩ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْخُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ *

١٣٣٠ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَحْبَبْنَا خُمْرًا خَارِجًا مِنَ الْقَوْمِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

اور اس کا رسول ﷺ دونوں تم کو گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ ناپاک ہے اور اس کا کھانا شیطان کا کام ہے۔ پھر سب ہانڈیاں الٹ دی گئیں اور ان میں گوشت اٹل رہا تھا۔

باب: ہر کھلی والے درندے کا گوشت کھانے کی ممانعت۔

1331: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر کھلی والے درندے کا (گوشت) کھانا حرام ہے۔

باب: ہر پتھے والے (پتھے سے کھانے والے) پرندے کا گوشت کھانے کی ممانعت۔

1332: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کھلی والے درندے اور ہر پتھے والے (پتھے سے کھانے والے) پرندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

باب: لہسن کھانے کی کراہت۔

1333: سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو آپ ﷺ نیچے کے مکان میں رہے اور سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ اوپر کے درجہ میں تھے۔ ایک دفعہ سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ رات کو جاگے اور کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے سر کے اوپر چلا کرتے ہیں، پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں ہو گئے۔ پھر اس کے بعد سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے اوپر جانے کے لئے کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نیچے کا مکان آرام کا ہے (رہنے والوں کے لئے اور آنے والوں کے لئے اور اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے مکان میں رہتے تھے)۔ سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ﷺ ہوں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اوپر کے درجہ میں تشریف لے گئے اور ابویوب رضی اللہ عنہ نے نیچے کے درجے میں آگئے۔ سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا تیار کرتے تھے، پھر جب آپ ﷺ کے پاس کھانا آتا (اور آپ ﷺ اس میں سے کھاتے اور اس کے بعد بچا کھانا واپس جاتا) تو سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ (آدی سے) پوچھتے کہ آپ ﷺ کی انگلیاں کھانے کی کس جگہ پر لگی ہیں اور وہ وہیں سے (برکت کے لئے) کھاتے۔ ایک دن سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ نے کھانا پکایا، جس میں لہسن تھا۔ جب کھانا واپس گیا تو سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ ﷺ کی انگلیاں کہاں لگی تھیں؟ انہیں بتایا گیا کہ آپ ﷺ نے کھانا نہیں کھایا۔ یہ سن کر سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ گھبرا گئے اور اوپر گئے اور پوچھا کہ کیا لہسن حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔ سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ نے کہا جو چیز آپ ﷺ کو ناپسند ہے،

يَنْهَانَكُمْ عَنْهَا لِأَنَّهَا رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَكَفَنْتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَتَقُورُ بِمَا فِيهَا*

باب التَّهْيِ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ

۱۳۳۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ فَأَكَلُهُ حَرَامٌ*

باب التَّهْيِ عَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

۱۳۳۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ*

باب كَرَاهِيَةِ أَكْلِ التُّوَمِ

۱۳۳۳ عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّفْلِ وَأَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ فِي الْعُلُوِّ قَالَ فَاتَّبَعَهُ أَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

لَيْلَةً فَقَالَ نَمَشِي فَوْقَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا قِيَاؤًا فِي جَانِبِ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ السُّفْلُ أَرْفَقُ فَهَلْ لَا أَعْلُو سَقِيفَةً أَنْتَ تَحْتَهَا

فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُلُوِّ وَأَبُو

أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَبَادَا جِيءَ بِهِ إِلَيْهِ سَأَلَ

عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِهِ فَيَتَّبِعُ مَوْضِعَ أَصَابِعِهِ فَصَنَعَ لَهُ

طَعَامًا فِيهِ تُوَمٌ فَلَمَّا رُذِيَ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِ

النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لَمْ يَأْكُلْ فَفَرَّغَ

وَصَعَدَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَحْرَامٌ هُوَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا

مجھے بھی ناپسند ہے۔ سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (فرشتے) آتے تھے (اور فرشتوں کو بسن کی بو سے تکلیف ہوتی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کھاتے)۔

باب: کھانے پر اعتراض نہ کرنے کے متعلق۔

1334: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کھانے میں عیب نکالتے ہوئے نہیں دیکھا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور اگر جی نہ چاہتا تو چپ رہتے۔

لباس اور زیب و زینت کے بیان میں

باب: دنیا میں ریشی لباس وہ (مرد) پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اس (ریشی لباس) سے نفع حاصل کرنے اور اس کی قیمت کے مباح ہونے کے بیان میں۔

1335: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عطار دمی کو بازار میں ایک ریشی جوڑا (بیچنے کے لئے) رکھا ہوا دیکھا اور وہ ایک ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور ان سے روپیہ حاصل کیا کرتا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عطار کو دیکھا کہ اس نے بازار میں ایک ریشی جوڑا رکھا ہے، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خرید لیں اور جب عرب کے وفد آتے ہیں اس وقت پہنا کر میں تو مناسب ہے۔ راوی نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنا کریں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ریشی کپڑا دنیا میں وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند ریشی جوڑے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر، اسامہ بن زید اور علی رضی اللہ عنہم کو ایک ایک جوڑا دیا اور فرمایا کہ اس کو پھاڑ کر اپنی اپنی عورتوں کے دوپٹے بنا دے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پھاڑا تو اسے لے کر آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے یہ جوڑا مجھے بھیجا ہے اور کل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطار کے جوڑے کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے یہ جوڑا تمہارے پاس (تمہارے اپنے) پہننے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے بھیجا تھا کہ اس (کو بیچ کر اس) سے فائدہ حاصل کرو اور سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ اپنا جوڑا پہن کر چلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کیا دیکھتے ہیں، آپ ہی نے تو یہ جوڑا مجھے بھیجا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس لئے نہیں بھیجا کہ تم خود پہنو بلکہ اس لئے بھیجا کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے دوپٹے بنا لو۔

نَكَرَهُ أَوْ مَا كَرِهَتْ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي *

باب فِي تَرْكِ غَيْبِ الطَّعَامِ

۱۳۳۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَهِهِ سَكَتَ *

كتاب اللباس والزينة

باب إِذَا نَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مِنْ لَا خِلَاقَ لَهُ

فِي الْآخِرَةِ وَإِبَاحَةَ الْاِئْتِغَابِ بِهِ وَبَيْنَهُ

۱۳۳۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَى عُمَرُ بِنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَطَّارًا التَّمِيمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةَ سِيْرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوكَ وَيُصِيبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ سِي رَأَيْتُ عَطَّارًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةَ سِيْرَاءَ فَلَسُو اشْتَرَيْتَهَا فَلَيْسَتْهَا لَوْفُودِ الْعَرَبِ إِذَا قَدَّمُوا عَلَيْكَ وَأَظْنُكَ قَالَ وَلَيْسَتْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مِنْ لَا خِلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِحُلَّةٍ سِيْرَاءَ فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ شَقَّقْهَا حُمْرًا بَيْنَ نَسَائِكَ قَالَ فَبَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَنْسِ فِي حُلَّةِ عَطَّارٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنِّي لَسَمِ ابْعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا وَأَمَّا أُسَامَةُ فَوَاحٍ فِي حُلَّتِهِ فَتَنظُرُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَظْرًا عَرَفَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أُنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَنظُرُ إِلَيَّ فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا؟ فَقَالَ إِنِّي لَمِ ابْعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِشَقَّقَهَا حُمْرًا بَيْنَ نَسَائِكَ *

باب: جس (آدمی) نے دنیا میں ریشمی لباس پہنا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

1336: خلیفہ بن کعب ابو ذبیان کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ خطبہ پڑھتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اے لوگو! خبردار رہو! اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے مت پہناؤ، کیونکہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حریر (ریشمی کپڑا) مت پہنو کیونکہ جو کوئی دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

باب: اللہ سے ڈرنے والے کیلئے ریشمی قبا لائق نہیں۔

1337: سیدنا عقیبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی قبا تھدی میں آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی، پھر نماز سے فارغ ہو کر اس کو زور سے اتارا جیسے اس کو بُرا جانتے ہیں پھر فرمایا کہ یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔

باب: ریشمی لباس پہننا منع ہے لیکن دو انگلیوں کے برابر ریشم جائز ہے۔

1338: ابو عثمان کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا اور ہم (ایران کے ایک ملک) آذربائیجان میں تھے کہ اے عتبہ بن فرقد یہ جو مال جو تیرے پاس ہے نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے باپ کا، نہ تیرے مال کا، پس تو مسلمانوں کو ان کے ٹھکانوں میں سیر کر جس طرح تو اپنے ٹھکانے میں سیر ہوتا ہے (یعنی بغیر طلب کے ان کو پہنچا دے)۔ اور تم عیش کرنے سے بچو اور مشرکوں کی وضع سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے (بھی بچو) مگر اتارو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیانی اور شہادت کی انگلی کو اٹھایا اور ان کو ملایا (یعنی دو انگلی جوڑا حاشیہ کر کہیں لگا ہو تو جائز ہے)۔ زبیر نے عامر سے کہا کہ یہی کتاب میں ہے اور زبیر نے اپنی دونوں انگلیاں بلند کیں۔

1339: سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (مقام) جابیہ میں خطبہ پڑھا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر (ریشمی کپڑا) پہننے سے منع فرمایا مگر (یہ کہ) دو انگلی یا تین یا چار انگلی کے برابر (ہو)۔

باب: ریشم کی قبا پہننے کی ممانعت۔

1340: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ریشم کی قبا پہنی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھدی میں آئی تھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت اتار ڈالی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھیج دی۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تو یہ اتار ڈالی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے منع کر دیا ہے۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور

باب من لبس الحریر فی الدنیا؛ لم ینسہ فی الآخرة

۱۳۳۶ عن خلیفۃ بن کعب ابی ذبیان قال سمعت عند اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ ینخطب ینقول الا لا تلیموا نساءکم الحریر فانی سمعت عمر بن الخطاب ینقول قال رسول اللہ ﷺ لا تلیموا الحریر فانی من لبسہ فی الدنیا لم ینسہ فی الآخرة

باب لا یتبعی للمتقین لبس فروج الحریر

۱۳۳۷ عن عقیبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ انه قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروج حریر فلبسہ ثم صلی لہ ثم انصرف فنزعہ نزعاً شدیداً کالتکارہ لہ ثم قال لا یتبعی هذا للمتقین *

باب التھی عن لبس الحریر الا قدر اصبعین

۱۳۳۸ عن ابی عثمان قال کتب الینا عمر رضی اللہ عنہ ونحن بأذربجان یا عتبۃ بن فرقد انه لبس من کذک ولا من کذبیلد ولا من کذ أمک فأشیع المسلمین فی رحالہم مما تشیع منہ فی رخلک وایاکم والتتعم وزی اهل الشوک ولبوس الحریر فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبوس الحریر قال الا هكذا ورفع لنا رسول اللہ ﷺ اصبعہ الوسطی والسبابة وضمہما * قال زھیر قال عاصم هذا فی الکتاب قال ورقع زھیر اصبعہ

۱۳۳۹ عن سوید بن غفلۃ أن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خطب بالجابیۃ فقال نہی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین أو ثلاث أو أربع *

باب التھی عن لبس قباء الدنیاج

۱۳۴۰ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال لبس النبی ﷺ یوما قباء من دیناج اھدی لہ ثم أوشک أن نزعہ فأرسل بہ الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فلبس لہ فد أوشک ما نزعہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نہانی عنہ جبریل

کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ جس چیز کو آپ نے ناپسند کیا وہ مجھ کو دی، میرا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کو نہیں دی بلکہ اس لئے دی کہ تم اس کو بیچ ڈالو۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم میں بیچ ڈالی۔

باب: کسی تکلیف (بیاری) کی وجہ سے ریشمی لباس پہننے کی اجازت۔

1341: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

سیدنا عبدالرحمن بن عوف اور سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو سفر میں ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دی، اس وجہ سے کہ ان کو خارش ہوگئی تھی یا کچھ اور مرض تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ان دونوں نے جوڑوں کی شکایت کی تھی۔

باب: کپڑے کے کنارے ریشم سے بنانے کی اجازت۔

1342: عبد اللہ سے روایت ہے جو کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کا مولیٰ

اور عطاء کے لڑکے کا ماموں تھانے کہا کہ مجھے اسماء رضی اللہ عنہا نے سیدنا عبد اللہ

بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ میں نے سنا ہے کہ تم تین چیزوں کو حرام

کہتے ہو، ایک تو کپڑے کو جس میں ریشمی نقش ہوں، دوسرے ار جوان (یعنی سرخ

ڈھڈھاتا) زین پوش کو اور تیسرے تمام رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو، تو

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رجب کے مہینے کے روزوں کو کون حرام کہے

گا؟ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے گا (سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمیشہ روزہ علاوہ

عمیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اور ان کا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر مکروہ

نہیں ہے)۔ اور کپڑے کے ریشمی نقش کا تو نے ذکر کیا ہے تو میں نے سیدنا عمر

رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے

تھے کہ حریر (ریشم) وہ پہننے کا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، تو مجھے ڈر ہوا کہ

کہیں نقشی کپڑا بھی حریر (ریشم) نہ ہو اور ار جوانی زین پوش، تو خود عبد اللہ کا زین

پوش ار جوانی ہے۔ یہ سب میں نے جا کر سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے کہا تو انہوں

نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ جبہ موجود ہے، پھر انہوں نے طیاسی کسروانی جبہ

(جو ایران کے بادشاہ کسریٰ کی طرف منسوب تھا) نکالا جس کے گریبان پر ریشم لگا

ہوا تھا اور دامن بھی ریشمی تھے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ جبہ آتم

المؤمنین عائدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وقت تک ان کے پاس تھا۔ جب وہ فوت

ہو گئیں تو یہ جبہ میں نے لے لیا اور رسول اللہ ﷺ اس کو پہنا کرتے تھے اب ہم

اس کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو شفا کے لئے پلاتے ہیں (سخاف حریر یعنی دامن

پر ریشم کی پٹی چار انگلی تک درست ہے، اس سے زیادہ حرام ہے)۔

باب: ریشمی کپڑا اچھا ذکر عورتوں کیلئے دوپٹے بنانا۔

1343: امیر المؤمنین خلیفہ راشد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت

فَجَاءَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا لِي؟ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكُهُ
لَتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أُعْطَيْتُكَ تَبِعَهُ قِبَاعَهُ بِاللَّيْلِ دَرَاهِمٌ *

باب الرُّحْصَةُ فِي لِبَاسِ الْحَرِيرِ لِلْعَلَّةِ

١٣٤١ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

وَالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ ابْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقَمِيصِ الْحَرِيرِ

فِي السَّفَرِ مِنْ حِكْمَةٍ كَانَتْ بَيْنَهُمَا أَوْ رَجَعَ كَانَتْ بَيْنَهُمَا

* وَفِي رِوَايَةٍ: شَكَوَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقَمْلَ *

باب الرُّحْصَةُ فِي لَبْنَةِ النَّوْبِ مِنْ دِيْبَاجٍ

١٣٤٢ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَانَ خَالَ وَوَلَدَ عَطَاءَ قَالَ أَرْسَلْتَنِي

أَسْمَاءُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَتْ

بَلِّغْنِي أَلَيْكَ تُحْرَمُ أَشْيَاءُ ثَلَاثَةٌ الْعَلَمُ فِي النَّوْبِ

وَمِثْرَةُ الْأَرْجَوَانِ وَصَوْمٌ رَجَبٍ كُلَّهُ فَقَالَ لِي عِنْدَ

اللَّهِ أَمَا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ

الْأَيْدِي؟ وَأَمَا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي النَّوْبِ فَبِأَيِّ

سَمِعْتَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا

يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَّاقَ لَهُ فَحَفِصْتُ أَنْ يَكُونَ

الْعَلَمُ مِنْهُ وَأَمَا مِثْرَةُ الْأَرْجَوَانِ فَهَذِهِ مِثْرَةُ عَبْدِ اللَّهِ

فَإِذَا هِيَ أَرْجَوَانٌ فَرَجَعْتُ إِلَى أَسْمَاءَ فَخَبَّرْتَهَا

فَقَالَتْ هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَبَّالَسَةَ كَسَرُوا رِوَايَةَ لَهَا لِئِنَّ دِيْبَاجَ

وَفَرَجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالْدِيْبَاجِ فَقَالَتْ هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَتَّى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ

قُبِضَتْهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا

فَتَحَنَّنَ نَفْسُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا *

باب قَطْعِ نَوْبِ الْحَرِيرِ شَمْرًا لِلنِّسَاءِ

١٣٤٣ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَكْبَدَرَ ذُوْمَةَ

ہے کہ اکیس روز وہ کہ بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی کپڑے کا تھکدہ بھیجا، آپ ﷺ نے وہ مجھے دیدیا اور فرمایا کہ اس کو پھاڑ کر تینوں فاطمہ کے دوپٹے (ایک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اور دوسری سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد کا اور تیسری فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا کا) بنا لو۔

باب: ”قسی“ اور ”مصصر“ (کپڑے) اور سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت۔

1344: امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسی (ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے) اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور کوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

1345: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسم کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو مت پہن۔

باب: (مردوں کیلئے) زعفران لگانے کی ممانعت۔

1346: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مرد کو زعفران لگانے سے اور (زعفران کے رنگ سے) منع فرمایا ہے۔

باب: بالوں کے رنگنے اور (بڑھاپے میں) بالوں کی سفیدی کے رنگ کو تبدیل کرنے کے متعلق۔

1347: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوفاطمہ رضی اللہ عنہ جس سال مکہ تشریف لائے اور ان کا سر اور ان کی داڑھی تمامہ کی طرح سفید تھی (تمامہ ایک سفید گھاس کا نام ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے بچو۔

باب: خضاب (لگانے) میں یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرنے کے متعلق۔

1348: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم ان کا خلاف کرو (یعنی خضاب کیا کر دیکھیں جیسے پہلی حدیث میں گذرا، سیاہ خضاب نہیں)۔

باب: دھاری داربین کی چادر کے لباس کے متعلق۔

1349: قتادہ کہتے ہیں کہ ہم نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو کونسا کپڑا پسند تھا؟ انہوں نے کہا کہ یمن کی چادر (جو دھاری دار ہوتی ہے، یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ ہوتا ہے)۔

باب: کالے رنگ کا کھیل پہننا، جس پر پلان کی تصویریں ہوں۔

1350: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْبَ حَرِيرٍ فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ شَقَقَهُ حُمْرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ *

باب التَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمَعْصَفِ وَتَحْتَمِ الذَّهَبِ

1344 عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمَعْصَفِ وَعَنْ تَحْتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ *

1345 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا نَوْتَيْنِ مَعْصَفَيْنِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا لُبْسَهَا **باب** فِي التَّهْيُ عَنْ التَّرْغِفِ

1346 عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَرَعَّفَ الرَّجُلُ * **باب** فِي صَبْغِ الشَّعْرِ وَكَلْبِيِّ الشَّيْبِ

1347 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ أَبِي فَمَخَافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَرَأَيْتُهُ وَلِحَيْتَهُ كَالْعُلْمَاءِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هَذَا بَشِيءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ *

باب فِي مَخَالَفَةِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فِي الصَّبْغِ 1348 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَمَخَالَفُوهُمْ *

باب فِي لِبَاسِ الْحَبِيرَةِ

1349 عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّ اللَّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ أَحْضَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ الْحَبِيرَةُ *

باب فِي لِبَاسِ الْمُرْطِ الْمُرْحَلِ

1350 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ایک صبح کو نکلے اور آپ ﷺ کا لے بالوں کا ایک کنبل اوڑھے ہوئے تھے جس پر پالان کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔

باب: مونے کپڑے کا تہبند اور ملبہ کپڑے پہننے کے متعلق۔

1351: سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے ایک موٹا تہبند نکالا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کنبل جس کو ملبہ کہتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ان دونوں کپڑوں میں ہوئی۔

باب: ”انماط“ (یعنی) قالین وغیرہ کے متعلق۔

1352: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تیرے پاس قالین وغیرہ ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس قالین کہاں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تمہارے پاس ہوں گے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری بیوی کے پاس ایک قالین ہے، میں اس کو کہتا ہوں کہ اس کو دور کر تو وہ کہتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے (تو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ان کو مکروہ جان کر دور کرنا چاہتے تھے کیونکہ وہ دنیا کی زینت ہے)۔ ”انماط“ قالینوں اور اسی قسم کے بہترین کپڑوں کو بھی کہا جاتا ہے جو نیچے بچھائے جائیں۔

باب: ضروری بستر بنا کر رکھنے کے متعلق۔

1353: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ایک بستر آدمی کے لئے چاہیے اور ایک اس کی بیوی کے لئے، ایک بستر مہمان کے لئے اور جو تھا شیطان کا ہوگا۔ (یعنی جو لوگوں کو دکھانے اور اپنی برتری ظاہر کرنے کیلئے بنایا جائے)۔

باب: چمڑے کا چھوٹا جس میں چھال بھری ہو۔

1354: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا (بستر) چھوٹا جس پر آپ ﷺ سوتے تھے، وہ چمڑے کا تھا اور اس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

باب: ”اشتمال الصماء“ (یعنی ایک ہی کپڑا سارے جسم پر لپٹنے) اور

”احشاء“ ایک کپڑے سے کرنے کے متعلق۔

1355: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھانے، ایک جوتا پہن کر چلنے، ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپٹنے سے یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک کپڑے میں اپنی شرمگاہ کھولے ہوئے (جس کو احشاء کہتے ہیں، یہ ایک کپڑے میں سر کے کھلنے کی صورت میں منع ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرْحَلٌ مِّنْ شَعْرٍ
أَسْوَدَ *

باب فِي لُبْسِ الْإِزَارِ الْغَلِيظِ وَالثَّوْبِ الْمَلْبَدِ

1351 عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ أَيْمِي يُسَمُّونَهَا الْمَلْبَدَةَ قَالَتْ فَأَقْسَمَتْ بِاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ *

باب فِي الْأَنْمَاطِ

1352 عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذْتَ الْأَنْمَاطَ؟ قُلْتُ وَأَيُّ لَنَا أَنْمَاطُ؟ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعِنْدَ امْرَأَتِي لَمَطٌ فَأَنَا أَقُولُ نَحِيهِ عَنِّي وَتَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ *

باب اتَّخَاذَ مَا يُحْتَاجُ إِلَيْهِ مِنَ الْفُرُوشِ

1353 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهْ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّلَاثُ لِلصَّنِيفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ *

باب فِرَاشِ الْأَدَمِ حَشْوُهُ لَيْفٌ

1354 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَلَمَّا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَّامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لَيْفٌ *

باب فِي اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ

1355 عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِصِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتِمَلَ الصَّمَاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ قُرْبِهِ *

اور کئی کپڑے ہوں یا ستر کھلنے کا ڈرنہ ہو تو مکروہ ہے۔

باب: چت لینے اور ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنے کی ممانعت۔

1356: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے چت نہ لینے کے پھر ایک پاؤں دوسرے پر رکھے۔

باب: چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنے کی اجازت۔

1357: عباد بن تمیم اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لینے ہوئے دیکھا کہ ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

باب: آدھی پنڈلی تک چادر اوپر اٹھا کر رکھنے کے متعلق۔

1358: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے

گزر اور میری چادر لٹک رہی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ! اپنی چادر اونچی کر۔ میں نے اٹھالی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور اونچی کر۔ میں نے اور اونچی کی۔ پھر میں (اپنی تہ بند کو) اٹھا کر رہی رکھتا ہوں۔ تھا یہاں تک کہ لوگوں نے پوچھا کہ کہاں تک اٹھانی چاہیے؟ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نصف پنڈلی تک۔

باب: تکبر کی بنا پر جو اپنی چادر لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کو (قیامت کے دن رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔

1359: محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے ایک شخص کو اپنا تہ بند لٹکائے ہوئے دیکھا اور وہ اپنے پاؤں سے زمین پر مارنے لگا اور وہ بحرین پر امیر تھا اور کہتا تھا کہ امیر آیا امیر آیا (یہ دیکھ کر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو نہیں دیکھے گا جو اپنی ازار غرور سے لٹکائے گا۔

باب: تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) کرے گا۔

1360: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں سے نہ بات کرے گا، نہ ان کی طرف (رحمت کی نگاہ سے) دیکھے گا، نہ ان کو (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کو دکھ کا عذاب ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی فرمایا تو سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ برباد ہو گئے وہ لوگ اور نقصان میں پڑے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک تو اپنی ازار (تہ بند، پاجامہ، پتلون، شلوار وغیرہ) کو (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا، دوسرا احسان کر کے احسان کو

باب النَّهْيُ عَنِ الاسْتِقْفَاءِ وَوَضْعِ اِحْدَى الرَّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرَى

۱۳۵۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى *
باب إِبَاحَةُ الاسْتِقْفَاءِ وَوَضْعِ اِحْدَى الرَّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرَى

۱۳۵۷ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاصْعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى *
باب فِي رَفْعِ الْإِزَارِ إِلَى أُلْصَافِ السَّاقَيْنِ

۱۳۵۸ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَرَزْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْحَاءً فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ نَمَّ قَالَ رَذُ فَرَزْتُ فَمَا زِلْتُ أَسْأَلُهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى أَيْنَ؟ فَقَالَ أُلْصَافِ السَّاقَيْنِ *

باب لَا يَنْظُرُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مَنْ يَجْرُ إِزَارَهُ بَطْرًا
۱۳۵۹ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَأَى رَجُلًا يَجْرُ إِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ جَاءَ الْأَمِيرُ جَاءَ الْأَمِيرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَجْرُ إِزَارَهُ بَطْرًا
باب ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ

۱۳۶۰ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُرَكِّبُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَفَرَّأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَحَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَتَّانُ وَالْمُتَّفِقُ سَلَعْتُهُ بِالْخَلْفِ الْكَاذِبِ *

جتلانے والا اور تیسرا جھوٹی قسم کھا کر اپنے مال کو بیچنے والا۔

باب: جس نے اپنا کپڑا تکبر و غرور سے (زمین تک) لٹکایا۔

1361: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنا کپڑا غرور سے

زمین پر کھینچے (گھسیٹے)۔

باب: ایک آدمی اکڑ کر چلنے میں اپنے آپ پر اتر رہا تھا (تو وہ زمین

میں)، دھنسا دیا گیا۔

1362: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: ایک شخص اپنے بالوں اور چادر (تہبند) پر اتراتے ہوئے جا رہا تھا،

آخر کار وہ زمین میں دھنسا دیا گیا۔ پھر وہ قیامت تک اسی میں اترتا رہے۔

گا (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح یہ ہے کہ آگلی امت میں تھا)۔

باب: جس گھر میں کتا اور تصویر ہو، اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل

نہیں ہوتے۔

1263: اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک دن صبح کو چپ چاپ اٹھے (جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے)۔ میں نے عرض کیا

کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ایسا دیکھا کہ آج

تک ویسا نہیں دیکھا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ

سے اس رات ملنے کا وعدہ کیا تھا مگر نہیں ملے اور اللہ کی قسم انہوں نے کبھی وعدہ

خلافی نہیں کی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس کتے کے بچے کا خیال آیا

جو ہمارے ڈیرے میں تھا، تو اسے نکالنے کا حکم دیا پس وہ نکال دیا گیا۔ پھر آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا بیٹھا تھا، وہاں وہ پانی چمڑک دیا۔ جب شام

ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے گزشتہ

رات ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہاں، لیکن ہم اس گھر میں نہیں جاتے

جس میں کتا یا تصویر ہو۔ پھر اس کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم

دیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے باغ کا کتا بھی قتل کروا دیا اور بڑے

باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

1364: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے

اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورتیاں اور تصاویر ہوں۔

باب: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو، البتہ کپڑے

کے نقش و نگار میں کوئی حرج نہیں۔

1365: بسر بن سعید، زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ

باب مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ

۱۳۶۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجْرُ

ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

باب بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ؛ خُصِفَ

بِهِ

۱۳۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ

أَعْجَبَتْهُ جُمُتُهُ وَوَرْدَاةٌ إِذْ خُصِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ

يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

باب لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ

۱۳۶۳ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ

مَيْمُونَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَقَدْ اسْتَبْكُرْتَ هَيْئَتَكَ مِنْذُ الْيَوْمِ؟ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ وَعْدَنِي أَنْ

يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَانِي أَمْ وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي قَالَ فَظَلَّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذَلِكَ عَلَيَّ

ذَلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوٌ كَلْبٌ تَحْتَ فَمَسَطَاطَ

لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأَخْرَجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَائِسَهُ

فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَهُ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي

أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ

كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَاصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكَلَابِ حَتَّى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ

كَلْبِ الْخَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْخَائِطِ الْكَبِيرِ *

۱۳۶۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ

بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلٌ أَوْ تَصَاوِيرُ *

باب لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ إِلَّا رَقْمًا فِي

ثَوْبٍ

۱۳۶۵ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ

ﷺ کے صحابی سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں تصویر ہو یا اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ سرنے کہا کہ زید بیمار ہوئے تو ہم ان کی بیمار پرستی کو گئے، ان کے دروازہ پر ایک پردہ لٹکا تھا جس پر صورت تھی۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا جو کہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کا ربیب تھا کہ کیا خود زید ہی نے ہم سے تصویر کی حدیث بیان نہیں کی تھی؟ (اور اب تصویر والا پردہ لٹکایا ہے)۔ عبید اللہ نے کہا کہ جب انہوں نے بیان کی تھی تو تم نے سنا نہیں تھا کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا، مگر کپڑے میں جو نقش ہوں۔

باب: وہ پردہ مکروہ ہے جس پر تصویریں ہوں، نیز اس (پردے) کو کاٹ کر تکلیف بنانے کے متعلق۔

1366: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں نے طاق یا بچان کو اپنے ایک پردے سے ڈھانکا تھا، جس میں تصویریں تھیں۔ جب آپ ﷺ نے یہ دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا اور آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی شکلیں بناتے ہیں۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے اس کو کاٹ کر ایک تکلیف یا دو تکلیف بنائے۔ (تصویر والے کپڑے کا تکلیف صرف اسی وقت بنایا جاسکتا ہے جبکہ تکلیف بنانے سے تصویر کا حلیہ ہٹ جائے)۔

1367: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف لائے اور میں نے اپنے دروازے پر ایک قالین لٹکایا تھا، جس پر گھوڑوں کی تصویریں بنی تھیں، تو آپ ﷺ کے حکم سے میں نے اسے اتار دیا۔ باب: گدے (کے اوپر والے کپڑے) پر تصویریں اور اس کو تکلیف بنانے کا حکم۔

1368: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک گدیلا (گدے کے اوپر کا کپڑا) خریدا، جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو آپ ﷺ دروازے پر کھڑے رہے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے پوچھا لیا کہ آپ ﷺ کے چہرے مبارک پر رنج ہے۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں، میرا کیا گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ گدیلا کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے اس کو آپ ﷺ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لئے خریدا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں ان کو عذاب ہو

أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرَتٌ ثُمَّ اشْتَكَيْ زَيْدٌ بَعْدَ فِدْنَاهُ فَبَادَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعَهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي تَوْبٍ؟*

باب كراهية الستور فيه التماثيل وقطعها وساند

١٣٦٦ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلِيٌّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرَتْ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلٌ فَلَمَّا رَأَتْ هَتَكَهُ وَتَلَوْنَ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَجَعَلْنَا مِنْهُ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ*

١٣٦٧ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ عَلَيَّ بَابِي ذُرُومًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْأَجْنِحَةِ فَأَمْرَمَنِي فَنَرَعْتُهُ*
باب فِي التَّمْرِقَةِ فِيهَا تَصَاوِيرٌ وَأَتَّخَاذُهَا مَرَاقِفَ

١٣٦٨ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ تَمْرِقَةً فِيهَا تَصَاوِيرٌ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ وَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ أَوْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَمَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَالُ هَذِهِ التَّمْرِقَةِ؟ قَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقَعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا

گا اور ان سے کہا جائے گا کہ ان میں جان ڈالو۔ پھر فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوں، وہاں فرشتے نہیں آتے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے اس کے دو ٹکے بنائے اور آپ ﷺ اس پر گھر میں آرام فرماتے تھے۔

باب: تصاویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا۔

1369: سعید بن ابوالحسن کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں تصویریں بنانے والا ہوں، مجھے اس کا بتا دیجئے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میرے قریب آ۔ وہ پاس آ گیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اور قریب آ۔ وہ اور پاس آ گیا، یہاں تک کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور کہا کہ میں تجھ سے وہ کہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک جاندار چیز بنائی جائے گی، جو اس کو جہنم میں تکلیف دے گی۔ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر تو لازماً بنانا چاہتا ہے تو درخت کی یا کسی اور بے جان چیز کی تصویر بنا۔

باب: تصویر بنانے والوں پر سختی کا بیان۔

1370: ابو زرہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں داخل ہوا وہاں تصویریں دیکھیں تو کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے زیادہ قصور وار کون ہوگا جو میری طرح تخلیق کرے؟ اچھا ایک چبوتی یا گندم یا جو کا ایک دانہ بنا دیں۔

باب: سونے کی انگوٹھی بنانے، اور چاندی (کے برتن) میں پینے اور ریشم اور دیباچ کا لباس پہننے کی ممانعت۔

1371: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم کیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ ہمیں حکم کیا بیمار پر پی کرنے کا، جنازے کیساتھ (قبر تک) جانے کا، چھینک کا جواب دینے کا، قسم کو پورا کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا، دعوت قبول کرنے کا اور اسلام پھیلانے یا عام کرنے کا۔ اور منع کیا سونے کی انگوٹھی پہننے سے، چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے، زین پوش (یعنی ریشمی زین پوشوں سے اگر ریشمی نہ ہوں تو منع نہیں ہے) ہنسی کے پہننے سے (جو مصر کے ایک مقام قس کا بنا ہوا ایک ریشمی کپڑا ہے) ریشمی کپڑا پہننے سے اور استبرق اور دیباچ سے (یہ دونوں بھی ریشمی کپڑے ہی ہیں)۔

باب: سونے کی انگوٹھی (اتار) بھیجنا۔

1372: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَلْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ * وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَتْ فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ *

باب عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۳۶۹ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصَوِّرُ هَذِهِ الصُّورَ فَأَتَيْتَنِي فِيهَا فَقَالَ لَهُ أَذْنُ مِنِّي فَذَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ أَذْنُ مِنِّي فَذَنَا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ أَتَيْتُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوْرًا نَفْسًا تَعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ وَقَالَ إِنَّ كُنْتُ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْتَعِ الشَّجَرُ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ *

باب التَّشْدِيدُ عَلَى الْمُصَوِّرِينَ

۱۳۷۰ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَنْظَمَ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذُرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً *

باب التَّهْيِ عَنْ تَخْتُمِ الذَّهَبِ وَالشَّرْبِ بِالْفِضَّةِ

وَلَبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّبِيحِ

۱۳۷۱ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِبَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوْ الْمُقْسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيِ وَأَفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنِ خَوَاتِيمِ أَوْ عَنِ تَخْتُمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ شُرْبِ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَبَايِرِ وَعَنِ الْقَسَمِ وَعَنِ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالذَّبِيحِ *

باب فِي طَرَحِ خَاتِمِ الذَّهَبِ

۱۳۷۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

1377: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی، جس کا گنبدہ جوشہ کا تھا اور اس کا گنبدہ آپ ﷺ اندر کو تھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

باب: بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں انگوٹھی پہننے متعلق۔

1378: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کیا۔

باب: درمیانی انگلی اور ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت میں۔

1379: امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس انگلی میں یا اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور درمیانی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ (کیونکہ یہ انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھی سے حرج ہوگا، البتہ چھنگلی الگ رہتی ہے اسی میں انگوٹھی پہننا بہتر ہے)۔

باب: جوتا اور اس کے زیادہ پہننے کے متعلق۔

1380: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے ایک جہاد میں جس میں ہم شریک تھے، سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جوتا بہت پہننا کرو کیونکہ جوتا پہننے سے آدمی سوار رہتا ہے (یعنی مثل سوار کے پاؤں کو تکلیف نہیں ہوتی)۔

باب: جب جوتا پہننے تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے ابتداء کرے۔

1381: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہننے تو دائیں پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے اور چابیے کے دونوں (جوتے) پہننے یا دونوں اتار ڈالے۔

باب: ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت۔

1381 م: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے۔ دونوں پہننے یا دونوں اتار ڈالے (ورنہ پاؤں میں موج آجائے گا احتمال ہے اور بد نما بھی ہے)۔

باب: سر کا کچھ حصہ موٹنے اور کچھ چھوڑ دینے کی ممانعت (جیسے فوجی کٹ، بزرگ کٹ وغیرہ)۔

1382: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزوع سے منع کیا۔ راوی نے کہا کہ میں نے نافع سے پوچھا کہ قزوع کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ بچے کے سر کا کچھ حصہ موٹنا اور کچھ چھوڑ دینا۔

۱۳۷۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ خَاتِمَ فَصْتِهِ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَيْشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ *

باب فِي لَيْسَ الْخَاتِمِ فِي الْخَنْصَرِ مِنَ الْيَدِ الْيُسْرَى ۱۳۷۸ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخَنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى *

باب فِي النَّهْيِ عَنِ التَّخْتُمِ فِي الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا ۱۳۷۹ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَخْتُمَ فِي إِبْصِمِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا *

باب مَا جَاءَ فِي الْإِتْعَالِ وَالِاسْتِكْنَارِ مِنَ النَّعَالِ ۱۳۸۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي غَزْوَةِ غَزْوَتَاهَا اسْتَكْنَرُوا مِنَ النَّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا اتَّعَلَ *

باب إِذَا اتَّعَلَ فَلْيُنْدِ بِالْيَمِينِ وَإِذَا خَلَعَ فَلْيُنْدِ بِالشَّمَالِ

۱۳۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اتَّعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيُنْدِ بِالْيَمِينِ وَإِذَا خَلَعَ فَلْيُنْدِ بِالشَّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُخْلَعْهُمَا جَمِيعًا *

باب النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ ۱۳۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُخْلَعْهُمَا جَمِيعًا *

باب النَّهْيِ عَنِ الْقَرْعِ ۱۳۸۲ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَرْعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَرْعُ؟ قَالَ يُخْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضُ *

باب: عورت کو بالوں کے ساتھ مصنوعی بال لگانے کی ممانعت۔

1383: سیدنا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری بیٹی ولہن بنی ہے اور خسرہ کی بیماری سے اس کے بال گر گئے ہیں، تو کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا دوں؟ (یعنی مصنوعی بال وغیرہ جو بازار میں ملتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے (بالوں میں) جوڑ لگانے اور لگوانے والی پر لعنت کی ہے۔

باب: عورت کو اپنے سر میں جوڑ لگانے پر سختی کا بیان۔

1384: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ عورت کو اپنے سر میں جوڑ لگانے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

1385: حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے سنا، جس سال کہ حج کیا، انہوں نے منبر پر کہا اور بالوں کا ایک چوٹیا اپنے ہاتھ میں لیا، جو غلام کے پاس تھا کہ اے مدینہ والو! تمہارے عالم کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ اس سے منع کرتے تھے (یعنی جوڑ لگانے سے) اور فرماتے تھے کہ نبی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا (یعنی عیش عشرت اور شہوت پرستی میں پڑ گئے اور لڑائی سے دل چرانے لگے)۔

باب: چہرے کے بال اکھاڑنے اور دانتوں کو کشادہ کرنے پر لعنت۔

1386: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لعنت کی گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر اور چہرے کے بال اکھینزنے والیوں پر اور اکھڑوانے والیوں پر اور دانتوں کو خوبصورتی کیلئے کشادہ کرنے والیوں پر (تاکہ خوبصورت و کمن معلوم ہوں) اور اللہ تعالیٰ کی خلقت (پیدائش) بدلنے والیوں پر۔ پھر یہ خبر نبی اسد کی ایک عورت کو پہنچی جسے ام یعقوب کہا جاتا تھا اور وہ قرآن کی قاری تھی، تو وہ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی کہ مجھے کیا خبر پہنچی ہے کہ تم نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر اور منہ کے بال اکھاڑنے والیوں پر اور اکھڑوانے والیوں، اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والیوں پر لعنت کی ہے؟ تو سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے لعنت کی اور یہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے؟ وہ عورت بولی کہ میں تو دو جلدوں میں جس قدر قرآن تھا، پڑھ ڈالا لیکن مجھے نہیں ملا، تو سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تو نے پڑھا ہے تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تجھے ضرور ملا ہوگا کہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ تمہیں بتلائے اسکو تمہارے رہو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو (الحشر: 7) وہ

باب الثَّهْيُ عَنْ وَصْلِ الشَّعْرِ لِلْمَرْأَةِ

۱۳۸۳ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي ابْنَةً غَرَبًا أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فْتَمَرَّقَ شَعْرُهَا أَفْأَصَلُهُ فَقَالَ لَعْنُ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ *

باب فِي الزُّجْرِ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا

۱۳۸۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ زَجْرُ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا *

۱۳۸۵ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ أَبِي سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَامَ حَجِّ وَهُوَ عَلَى الْمَنَبْرِ

وَتَقُولُ قِصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِي يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا

هَلَكْتَ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤَهُمْ *

باب فِي لَعْنِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

۱۳۸۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعْنُ اللَّهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّمِصَاتِ وَالْمُتَمِصَّاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُفْعِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَاتَّخَذَتْ مَا حَدِيثُ بَلَّغْنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَمِصَّاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُفْعِرَاتِ خَلَقَ

اللَّهُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا نَبِيْنِ لَوْحِي الْمُنْصَحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَنْ كُنْتُ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) (الحشر: ۷) فَقَالَتْ

عورت بولی کہ ان باتوں میں سے تو بعضی باتیں تمہاری عورت بھی کرتی ہے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جا دیکھ۔ وہ ان کی عورت کے پاس گئی تو کچھ نہ پایا۔ پھر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی کہ ان میں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی، تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے۔

باب: اپنے آپ کو "پیٹ بھرا" ثابت کرنے والے کے متعلق، جبکہ درحقیقت پیٹ خالی ہو۔

1387: سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میری ایک سوتن ہے، کیا مجھے اس بات سے گناہ ہوگا کہ میں (اس کا دل جلانے کو) یہ کہوں کہ خاوند نے مجھے یہ دیا ہے حالانکہ اس نے نہیں دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو کوئی چیز نہ ملی اور یہ بیان کرے کہ اس کو ملی ہے، تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب کے دو کپڑے پہن لئے (اور اپنے تئیں زاہد متقی بتلایا حالانکہ اصل میں دنیا دار فریبی ہے لاجلہ والاقوۃ الا باللہ)۔

باب: ان عورتوں کے متعلق جو کپڑے پہنے ہوئے بھی تنگی ہی ہیں۔

1388: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ ایک تو وہ لوگ جن کے پاس بیلوں کی دُوسوں کی طرح کے کوڑے ہیں اور وہ لوگوں کو ان سے مارتے ہیں اور دوسری وہ عورتیں جو (لباس) پہنتی ہیں مگر تنگی ہیں (یعنی ستر کے لائق اعضاء کھلے ہیں جیسا کہ سازھی پہن کر عورتوں کے سر، پیٹ اور پاؤں وغیرہ کھلے رہتے ہیں یا کپڑے ایسے تنگ اور باریک پہنتی ہیں جن میں سے بدن نظر آتا ہے تو گویا تنگی ہیں)، وہ سیدھی راہ سے بہکانے والی اور خود بیکنے والی ہیں اور ان کے سر بختی (اونٹ کی ایک قسم ہے) اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوتے ہوں گے؟ وہ جنت میں نہ جائیں گی، بلکہ ان کو اس کی خوشبو بھی نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور جاتی ہے۔

باب: جانوروں کے گلے میں موجود "ہار" کاٹ دینا۔

1389: سیدنا ابو بکر الصغری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیغام پہنچانے والے کو بھیجا۔ عبداللہ بن ابی بکر نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں اس قاصد نے یہ کہا جبکہ لوگ اس وقت اپنے سونے کے مقامات میں تھے، کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا ہار یا ہار نہ رہے مگر اس کو کاٹ ڈالیں۔ مالک نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ نظر نہ لگنے کے خیال سے ڈالتے تھے۔

باب: گھنٹیوں کے متعلق اور اس بارے میں کہ (رحمت کے) فرشتے اس

باب التَّهْيِ عَنْ وَصْلِ الشَّعْرِ لِلْمَرْأَةِ

۱۳۸۳ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي ابْنَةً عُرْيَسًا أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا أَفَأَصِلُهُ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ *

باب فِي الرَّجْرِ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا

۱۳۸۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا *

۱۳۸۵ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ أَبِي

سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمُنَبَّرِ

وَتَأْوَلُ قِصَّةً مِنْ شَعْرِ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا

أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ غَلْمَاؤُكُمْ؟ سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا

هَلَكْتُ بِنِ إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤَهُمْ *

باب فِي لَعْنِ الْوَأْصِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

۱۳۸۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأْصِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ

وَالْمُتَمَصَّاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ

اللَّهُ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ

يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ

بَلَعَنِي عَنْكَ أَنْتَ لَعَنْتِ الْوَأْصِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ

وَالْمُتَمَصَّاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ

اللَّهُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ

مَنْ لَعَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي

كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ

لَوْحِي الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَنْ كُنْتُ قَرَأْتِيهِ

لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ

فَاخْذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَاتَّقُوا) (الحشر: ۷) فَقَالَتْ

سفر میں ساتھی نہیں بنتے جس میں کتا اور گھنٹی ہو۔

1390: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فرشتے ان مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ گھنٹی یا کتا ہو۔

1391: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

گھنٹی شیطان کا باج ہے۔

باب: جانوروں کے چہرے پر داغنے سے ممانعت کے متعلق۔

1392: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پر

مارنے اور منہ پر داغ دینے سے منع فرمایا ہے۔

1393: ناعم بن ابی عبد اللہ مولیٰ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند کیا اور ابن

عباس نے کہا کہ اللہ کی قسم میں داغ نہیں دیتا مگر اس جگہ پر جو منہ سے بہت دور

ہے (یعنی پٹھا وغیرہ) اور اپنے گدھے کو داغ دینے کا حکم کیا تو بچوں پر داغ دیا گیا

اور سب سے پہلے آپ (ابن عباس) نے ہی بچوں پر داغ دیا۔

باب: بکریوں کے کانوں میں داغنے کے بیان میں۔

1394: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باڑے

میں گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کو کانوں پر داغ دے رہے تھے۔

باب: پیٹھ پر داغنے کے بیان میں۔

1395: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب امّ سلیم نے بچہ جنا، تو مجھ سے کہا

کہ اے انس! دیکھ یہ بچہ کچھ نہ کھانے پینے پائے جب تک تو اس کو صبح کو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لے جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ چبا کر اس کے منہ میں نہ

ڈالیں۔ سیدنا انس نے کہا کہ پھر میں صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

باغ میں تھے اور (قبیلہ یا مقام) جون کی ایک کملی اوڑھے ہوئے اپنے ان

اوتوں پر داغ دے رہے تھے، جو فتح میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔

فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ

۱۳۹۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رَفَقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ *

۱۳۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ *

باب التَّهْيِئَةِ عَنِ وَسْمِ الْبَهَائِمِ فِي الْوَجْهِ

۱۳۹۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْبِ

فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ *

۱۳۹۳ عَنْ نَاعِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

يَقُولُ وَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا

مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَاتَّكَرَّ ذَلِكَ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ لَا أَسْمُهُ إِلَّا

فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَأَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِي

جَاعَرْتَيْهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كُوِيَ الْجَاعَرَتَيْنِ *

باب وَسْمِ الْغَنَمِ فِي آذَانِهَا

۱۳۹۴ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرِيذًا وَهُوَ يَسِمُ

غَنَمًا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا *

باب فِي وَسْمِ الظَّهْرِ

۱۳۹۵ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ

سَلِيمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ الظُّرُّ هَذَا الْغَلَامُ فَلَا يُصَيَّنُ

شَيْئًا حَتَّى تَعْدُو بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحْتَكَّهُ قَالَ

فَعَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ حَمِيصَةٌ الْجُونِيَّةُ

وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ *

آداب کا بیان

باب: نبی ﷺ کا قول کہ میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کسی کی کنیت نہ رکھو۔

1396: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مقام بقیع میں دوسرے شخص کو پکارا کہ اے ابوالقاسم! رسول اللہ ﷺ نے ادھر دیکھا تو وہ شخص بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو نہیں فلاں شخص کو پکارا تھا (اس کی کنیت بھی ابوالقاسم ہوگی)، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام سے نام رکھ لو مگر میری کنیت کی طرح کنیت مت رکھو۔

باب: محمد (ﷺ) کے نام کے ساتھ نام رکھنا۔

1397: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ اس کی قوم نے اس سے کہا کہ ہم تجھے یہ نام نہیں رکھنے دیں گے، تو رسول اللہ ﷺ کا نام رکھتا ہے۔ چنانچہ وہ شخص اپنے بچے کو اپنی بیٹی پر اٹھا کر نبی ﷺ کے پاس لایا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا لڑکا پیدا ہوا، میں نے اس کا نام محمد رکھا تو میری قوم کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم تجھے نہیں چھوڑیں گے، تو رسول اللہ ﷺ کا نام رکھتا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابوالقاسم) نہ رکھو کیونکہ میں قاسم ہوں میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (دین کا علم اور مال غنیمت وغیرہ)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ترین نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔

1398: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ناموں میں سے بہتر نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔

باب: بچے کا نام عبد الرحمن رکھنا۔

1399: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا، ہم لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ابوالقاسم کنیت نہ دیں گے اور تیری آنکھ شہڈی نہ کریں گے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بیان کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عبد الرحمن اپنے بیٹے کا نام رکھ لے۔

باب: بچے کا نام عبد اللہ رکھنا، اس پر ہاتھ پھیرنا اور اسکے لئے دعا کرنا۔

1400: عروہ بن زبیر اور قاطمہ بنت منذر بن زبیر سے روایت ہے کہ ان دونوں نے کہا کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا (کہ سے) ہجرت کی نیت سے جس وقت نکلیں، ان کے پیٹ میں عبد اللہ بن زبیر تھے (یعنی حاملہ تھیں) جب وہ قبا میں آ کر اتریں تو وہاں سیدنا عبد اللہ بن زبیر پیدا ہوئے۔ پھر ولادت کے بعد انہیں لکرنی نبی ﷺ کے پاس آئیں تاکہ آپ ﷺ اس کو گھسی لگائیں، پس آپ

کتابُ الأَدَبِ

باب قولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي

١٣٩٦ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبِقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَأَنْزَلَتْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ إِذَا دَعَوْتُ فَلَانَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي *

باب التَّسْمِيَةِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٣٩٧ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَوُلِدَ لِرَجُلٍ مَثَا غَلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا نَدْعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأُتِيَ بِه النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَوُلِدَ لِي غَلَامٌ فَسَمَّيْتَهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي لَا نَدْعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بِيَتِّكُمْ *

باب أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

١٣٩٨ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ *

باب تَسْمِيَةِ الْمُؤَلُّودِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

١٣٩٩ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَوُلِدَ لِرَجُلٍ مَثَا غَلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا تَكْنِيكَ يَا الْقَاسِمَ وَلَا تُنْعِمُكَ عِنَّا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسْمِ ابْنَتِكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

باب تَسْمِيَةِ الْمُؤَلُّودِ عَبْدَ اللَّهِ وَمَسْحَهُ وَالصَّلَاةَ عَلَيْهِ

١٤٠٠ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُشَدَّرِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا خَرَجَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ حِينَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حَمْلِي بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَلِمَتْ قَبَاءَ فَتَفَسَّتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بِقَبَاءَ لَمْ تَخْرُجْ حِينَ نَفَسَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ﷺ نے انہیں سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے لے لیا اور اپنی گود میں بٹھایا، پھر ایک کھجور منگوائی۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈتے رہے، آخر آپ ﷺ نے کھجور کو چنایا، پھر (اس کا جوس) ان کے منہ میں ڈال دیا۔ یہی پہلی چیز جو عبد اللہ کے پیٹ میں پہنچی، وہ رسول اللہ ﷺ کا تھوک تھا۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا کی اور ان کا نام عبد اللہ رکھا۔ پھر جب وہ سات یا آٹھ برس کے ہوئے تو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے اشارے پر وہ نبی ﷺ سے بیعت کے لئے آئے۔ جب نبی ﷺ نے ان کو آتے دیکھا تو قسم فرمایا۔ پھر ان سے (برکت کے لئے) بیعت کی (کیونکہ وہ کسن تھے)۔

1401: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا، وہ باہر گئے ہوئے تھے کہ وہ لڑکا فوت ہو گیا۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے پوچھا کہ میرا بچہ کیسا ہے؟ (ان کی بیوی) اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اب پہلے کی نسبت اس کو آرام ہے (یہ موت کی طرف اشارہ ہے اور کچھ جھوٹ بھی نہیں)۔ پھر اُمّ سلیم شام کا کھانا ان کے پاس لائیں تو انہوں نے کھایا۔ اس کے بعد اُمّ سلیم سے صحبت کی۔ جب فارغ ہوئے تو اُمّ سلیم نے کہا کہ جاؤ بچہ کو دفن کر دو۔ پھر صبح کو ابو طلحہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے سب حال بیان کیا، تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم نے رات کو اپنی بیوی سے صحبت کی تھی؟ ابو طلحہ نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ ان دونوں کو برکت دے۔ پھر اُمّ سلیم کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو ابو طلحہ نے مجھ سے کہا کہ اس بچہ کو اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ اُمّ سلیم نے بچے کے ساتھ تھوڑی کھجوریں بھی بھیجیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بچے کو لے لیا اور پوچھا کہ اس کے ساتھ کچھ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ کھجوریں ہیں۔ آپ ﷺ نے کھجوروں کو لے کر چنایا، پھر اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں ڈال کر اسے ششماں ڈی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

باب: انبیاء اور صالحین کے ناموں کے ساتھ نام رکھنے کا بیان۔

1402: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں نجران میں آیا، تو وہاں کے (انصاری) لوگوں نے مجھ پر اعتراض کیا کہ تم پڑھتے ہو کہ "اے ہارون کی بہن" (مریم: 28) (یعنی مریم علیہا السلام کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ (سیدنا ہارون موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اور) موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے تھے (پھر مریم ہارون علیہا السلام کی بہن کیونکر ہو سکتی ہیں؟)، جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ ﷺ سے

وَسَلَّمَ لِيَحْتَكَّ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِبَتْمَرَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَكَّنْتُنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ أَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ نَصَفَهَا فِي فِيهِ فَإِنْ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيْقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ أَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سِتْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ لِيَبَايِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَةٌ بِذَلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَاهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ *

۱۴۰۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَعَرَّجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَبِضَ الصَّبِيَّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ هُوَ أَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَفَرَّبْتِ إِلَيْهِ الْعِشَاءَ فَتَعَشَى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَأَرَاوُ الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرِضْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدْتَ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ أَحْمِلُهُ حَتَّى تَأْتِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَسَّطَ مَعَهُ بِبَتْمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ؟ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٍ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَتَكَّهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ *

باب فِي التَّسْمِيَةِ بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ

۱۴۰۲ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ يَا أُخْتُ هَارُونَ (مریم: ۲۸) وَمُوسَى قَبْلَ عِيسَى بِكَذَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (یہ وہ ہارون تھوڑی ہیں جو موسیٰ کے بھائی تھے) بنی اسرائیل کی عادت تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اگلے نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔

باب: بچے کا نام ابراہیم رکھنا۔

1403: سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرا ایک لڑکا پیدا ہوا، میں اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کے منہ میں ایک کھجور چبا کر ڈالی۔

باب: بچے کا نام منذر رکھنا۔

1404: اہل بن سعد کہتے ہیں کہ ابواسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا منذر، جب پیدا ہوا تو اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کو اپنی ران پر رکھا اور (اس کے والد) ابواسید بیٹھے تھے پھر آپ ﷺ کی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے تو ابواسید نے حکم دیا تو وہ بچہ آپ ﷺ کے ران پر سے اٹھایا گیا۔ جب آپ ﷺ کو خیال آیا تو فرمایا کہ بچہ کہاں ہے؟ سیدنا ابواسید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم نے اس کو اٹھالیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا نام کیا ہے؟ ابواسید نے کہا کہ فلاں نام ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، اس کا نام منذر ہے۔ پھر اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر ہی رکھ دیا۔

باب: پہلے نام کو اس سے اچھے نام سے بدل دینا۔

1405: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

باب: ”برہ“ کا نام جویریہ رکھنا۔

1406: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام پہلے برہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام جویریہ رکھ دیا۔ آپ ﷺ برہ جانتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ نبی ﷺ برہ (نیوکار بیوی کے گھر) سے چلے گئے۔

باب: ”برہ“ کا نام زینب رکھنا۔

1407: محمد بن عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا، تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس نام سے منع کیا ہے اور میرا نام بھی برہ تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی تعریف مت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں بہتر کون ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ پھر ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ زینب رکھو۔

باب: انکو رکھنا نام ”کرم“ رکھنے کا بیان۔

1408: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی تم

وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَبْنَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ *

باب تَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ بِأَبْنَائِهِمْ

۱۴۰۳ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَوَلَدَ لِي غُلَامًا فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَكَهُ بِتَمْرَةٍ *

باب تَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ الْمُنْذِرِ

۱۴۰۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَحْدِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَمَّ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بَابْنِهِ فَأَحْتَمِلَ مِنْ عَلِيٍّ فَعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَقْلَبُوهُ فَأَسْتَفَاقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيِّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلْقَيْتَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَا اسْمُهُ؟ قَالَ فَلَانَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ *

باب تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ إِلَى أَحْسَنِ مَنَةِ

۱۴۰۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةٌ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةً *

باب تَسْمِيَةِ بَرَّةَ جُوَيْرِيَةَ

۱۴۰۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمَهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ *

باب تَسْمِيَةِ بَرَّةَ زَيْنَبَ

۱۴۰۷ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الْأَسْمِ وَسَمَّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُزَكُّوْا أَلْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالُوا بِمِ تَسْمِيَتِهَا قَالَ سَمَّوْهَا زَيْنَبَ *

باب فِي تَسْمِيَةِ الْعَبِّ الْكَرَمِ

۱۴۰۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

میں سے انگریزوں کو ”کرم“ نہ کہے اس لئے کہ ”کرم“ مسلمان آدمی کو کہتے ہیں۔

1409: سیدنا واکل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (انگریزوں) کرم مت کہو بلکہ عتب کہو یا حبلہ کہو۔

باب: افرح، یسار اور نافع نام رکھنے کی ممانعت۔

1410: سیدنا سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں

اپنے غلاموں کے یہ چار نام رکھنے سے منع فرمایا افرح، یسار، اور نافع۔

1411: سیدنا سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کو چار کلمات سب سے زیادہ پسند ہیں۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ،

اور اللہ اکبر۔ ان میں سے جس کو چاہے پہلے کہے، کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اور اپنے

غلام کا نام یسار، رباح، فحج (اس کے وہی معنی ہیں جو افرح کے ہیں) اور افرح نہ

رکھو، اس لئے کہ تو پوچھے گا کہ وہ وہاں ہے (یعنی یسار یا رباح یا فحج) وہ

وہاں نہیں ہوگا تو وہ کہے گا نہیں ہے۔ یہ صرف چار ہیں تم مجھ پر ان سے زیادہ نہ

کرنا۔

باب: مندرجہ بالا نام رکھنے کی اجازت کے بارے میں۔

1412: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا

کہ یعلیٰ، برکت، افرح، یسار اور نافع اور ان جیسے نام رکھنے سے منع کر دیں۔ پھر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے اور کچھ نہیں فرمایا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

وفات ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس

سے منع کرنا چاہا، اس کے بعد چھوڑ دیا اور منع نہیں کیا۔

باب: (غلام کے لئے) ”عبد“ لمتہ“ اور (مالک کیلئے) ”مولیٰ۔ سید“

بولنے کے متعلق۔

1413: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم

میں سے (اپنے غلام کو) یوں نہ کہے کہ پانی پلا اپنے رب کو یا اپنے رب کو کھانا کھلا

یا اپنے رب کو وضو کرا اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے بلکہ سید یا مولیٰ

کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے کہ میرا بندہ یا میری بندی بلکہ جو ان مرد اور

جو ان عورت کہے۔

باب: چھوٹے بچے کی کنیت رکھنا۔

1414: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں

سے زیادہ خوش مزاج تھے، میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے

معلوم ہوا کہ کس اور جس کے بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے) (میں سمجھتا

ہوں کہ انس نے کہا کہ) اس کا دودھ چھڑایا گیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولُنَّ أَحَدُكُمْ
لِلْعَبْدِ الْكِرْمَ إِنَّمَا الْكِرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ *

۱۴۰۹ عن وائل بن حجر رضي الله عنه أن النبي
صلى الله عليه وسلم قال لا تقولوا الكرم ولكن
قولوا العبد والخلة *

باب النهي أن يسمى بأفحح ورباح ويسار ونافع

۱۴۱۰ عن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال

نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نسمى

زقيفا بأربعة أسماء أفحح ورباح ويسار ونافع *

۱۴۱۱ عن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحب الكلام

إلى الله أربع سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا

الله والله أكبر لا يضرك بايها بدأت ولا تسمين

غلامك يسارا ولا رباحا ولا نجيجا ولا أفحح فإفك

تقول أتم هو؟ فلا يكون فيقول لا إنما هن أربع فلا

تزيدن علي *

باب الرخصة في ذلك

۱۴۱۲ عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال

أراد النبي صلى الله عليه وسلم أن ينهى عن أن

يسمى بعلی وببركة وبأفحح وبیسار وبنافع وبنجو

ذلك ثم رأته سكنت بعد عنها فلم يقل شيئا ثم

قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم ينه عن

ذلك ثم أراد عمر أن ينهى عن ذلك ثم تركه *

باب تسمية العبد والأمة والمولى والسيد

۱۴۱۳ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقل أحدكم

اسق ربك أطعم ربك وصي ربك ولا يقل أحدكم

ربي وليل سيدي مولاي ولا يقل أحدكم عبدي

أمتي وليل فتاي فتاتي غلامي *

باب تسمية الصغير

۱۴۱۴ عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال كان

رسول الله صلى الله عليه وسلم أحسن الناس خلقا

وكان لي أخ يقال له أبو عمير قال أحسبه قال كان

قطيما قال فكان إذا جاء رسول الله صلى الله عليه

اور اس کو دیکھتے تو فرماتے کہ اے ابو عمیر! غیر کہاں ہے؟ (غیر بلبل اور چڑیا کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکا اس سے کھیلتا تھا۔

باب: کسی آدمی کا کسی آدمی کو "پانچنی" کہنا (یعنی اے میرے بیٹے)۔
1415: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا، آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹا تو اس رنج میں کیوں ہے؟ وہ تجھے نقصان نہ دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کیساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہوگا۔

باب: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے براتمام یہ ہے کہ کسی کا نام "شہنشاہ" ہو۔
1416: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ ذلیل اور بُرا نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کا ہے جس کو لوگ ملک الملوک (شہنشاہ) کہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مالک نہیں ہے۔ سفیان (یعنی ابن عیینہ) نے کہا کہ ملک الملوک شہنشاہ کی طرح ہے۔ اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ میں نے ابو عمرو سے پوچھا کہ "آنحضرت" کا کیا معنی ہے تو انہوں نے کہا کہ اس کا معنی ہے سب سے زیادہ ذلیل۔

باب: مسلمان پر مسلمان بھائی کے پانچ حق ہیں۔
1417: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے مسلمان بھائی کے پانچ حق ہیں۔ اس کے سلام کا جواب دینا، جھینکنے والے کا جواب دینا، دعوت کو قبول کرنا، بیماریا خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا۔

1418: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے مسلمان بھائی کے چھ حق ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو مسلمان سے ملے تو اس کو سلام کر، جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر، جب وہ تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھا مشورہ دے، جب چھینکے اور الحمد للہ کہے، تو تو بھی جواب دے (یعنی برحمت اللہ کہہ)، جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کو جا اور جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

باب: راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور راستے کا حق ادا کرنے کے بیان میں۔

1419: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ

وَسَلَّمَ فَرَأَاهُ قَالَ أبا عَمِيرٍ مَا فَعَلَ الشَّعْبِيُّ؟ قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ *

باب قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ: يَا بُنَيَّ!

١٤١٥ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَحَدٌ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي أَيُّ بُنَيَّ وَمَا يُنْصَبُكَ مِنْهُ؟ إِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ أَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخَبْرِ؟ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ *

باب أَخْتَجُ اسْمَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ تَسْمَى بِمَلِكِ الْأَمْلاكِ
 ١٤١٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَخْتَجَ اسْمَ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمَى بِمَلِكِ الْأَمْلاكِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عِينَةَ مِثْلَ شَاهَانَ شَاءَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ أَخْتَجَ فَقَالَ أَوْضَعُ *

باب حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ

١٤١٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَحِبِّهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ النَّعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدُّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ *

١٤١٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قَبْلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقَيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَاحْمَدِ اللَّهَ فَسَمِعْتَهُ وَإِذَا مَرَضَ فَعُدَّهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ *

باب النَّهْيُ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطَّرِيقَاتِ وَإِعْطَاءِ الطَّرِيقِ حَقَّهُ

١٤١٩ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ

میں اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے کی مجبوری ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو۔ انہوں نے کہا کہ راہ کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آنکھ نیچے رکھنا، کسی کو ایذا نہ دینا، سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے منع کرنا۔

باب: سوار کا پیدل کو اور کم لوگوں (کی جماعت) کا زیادہ لوگوں (کی جماعت) کو سلام کرنا۔

1420: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر سلام کرے اور کم لوگ زیادہ لوگوں پر سلام کریں۔

باب: اجازت طلب کرنے اور سلام کے بارے میں۔

1421: ابو ہریرہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا السلام علیکم عبد اللہ بن قیس آیا ہے تو انہوں نے ان کو اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ پھر انہوں نے کہا کہ السلام علیکم ابوموسیٰ ہے۔ السلام علیکم یہ اشعری آیا ہے (پہلے اپنا نام بیان کیا پھر کنیت بیان کی پھر نسبت تاکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی شک نہ رہے)۔ آخر لوٹ گئے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہیں واپس میرے پاس لاؤ۔ وہ واپس آئے تو کہا: اے ابوموسیٰ تم کیوں لوٹ گئے، ہم کام میں مشغول تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اجازت مانگنا تین بار ہے، پھر اگر اجازت ہو تو بہتر نہیں تو لوٹ جاؤ۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہ لائیں تو میں کروں گا اور کروں گا (یعنی سزا دوں گا)۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) چلے گئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر ابوموسیٰ کو گواہ ملے تو وہ شام کو منبر کے پاس تمہیں ملیں گے، اگر گواہ نہ ملے تو ان کو منبر کے پاس نہیں پاؤ گے۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شام کو منبر کے پاس آئے تو سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ سیدنا عمر نے کہا کہ اے ابوموسیٰ! کیا کہتے ہو، کیا تمہیں گواہ ملا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیشک وہ معتبر ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابوالفضل! (یہ ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں؟ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے، پھر انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی تائید کی پھر کہا کہ اے خطاب کے بیٹے تم نبی ﷺ کے اصحاب پر عذاب مت بنو (یعنی ان کو تکلیف مت دو)۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واہ سبحان اللہ، میں نے تو ایک حدیث سنی تو اس کی تحقیق کرنا زیادہ اچھا سمجھا۔

بِالطَّرْفَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرُدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ *
باب فِي تَسْلِيمِ الرَّكَّابِ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ

۱۴۲۰ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ يُسَلِّمُ الرَّكَّابُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ *
باب الاستئذان والسلام

۱۴۲۱ عن أبي بردة عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال جاء أبو موسى إلى عمار بن الخطاب رضي الله عنهما فقال السلام عليكم هذا عند الله بن قيس فلم يأذن له فقال السلام عليكم هذا أبو موسى السلام عليكم هذا الأشعري ثم انصرف فقال زدوا علي زدوا علي فجاء فقال يا أبا موسى ما ذلك كنا في شغل؟ قال سمعت رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ قَالَ لَقَائِنِي عَلَى هَذَا بَيْتَهُ وَإِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ وَجَدَ بَيْتَهُ تَجِدُوهُ عِنْدَ الْمَنْبَرِ غَضِبَةٌ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيْتَهُ فَلَمْ تَجِدُوهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ بِالْمَشِي وَجِدُوهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا تَقُولُ أَقْبَدَ وَجَدْتُ قَالَ نَعَمْ أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ عَدَلْتُ قَالَ يَا أَبَا الْفُضَيْلِ مَا يَقُولُ هَذَا؟ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُونَنَّ عَدَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(اور میری یہ غرض ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ نبی ﷺ کے اصحاب کو تکلیف دوں اور نہ یہ مطلب تھا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ جھوٹے ہیں)۔

باب: پردہ اٹھالینا اجازت دینا (ہی) ہے۔

1422: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے میرے پاس آنے کی اجازت اس طرح ہے کہ پردہ اٹھایا جائے اور تو میری گفتگو بھی سن سکتا ہے۔ جب تک میں تجھے روک نہ دوں۔

باب: اجازت لینے وقت "میں" کہنا مکروہ ہے (لہذا اپنا نام بتانا چاہیے)۔

1423: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی، تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا "میں میں"۔ ایک روایت میں ہے کہ گویا نبی ﷺ نے "میں" کہنے کو برا جانا۔

باب: اجازت لینے کے وقت (گھر میں) جھانکنا منع ہے۔

1424: سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کی روزن (سورخ) سے جھانکا اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں لوہے کا آلہ (کنگھا) تھا، جس سے آپ ﷺ اپنا سر کھرا رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ کو کوجھتا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اذن اسی لئے بنایا گیا ہے کہ آنکھ بچے (یعنی پرانے گھر میں جھانکنے سے اور یہ حرام ہے)۔

باب: جو بغیر اجازت کسی کے گھر جھانکے اور انہوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی (تو کوئی گناہ نہیں)۔

1425: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص تیرے گھر میں تیری اجازت کے بغیر جھانکے، پھر تو اس کو نکری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوڑ جائے تو تیرے اوپر کچھ گناہ نہ ہوگا۔

باب: اچانک نظر پڑ جانے اور نظر پھیر لینے کے بارے میں۔

1426: سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے مجھے نگاہ پھیر لینے کا حکم دیا۔

باب: جو مجلس میں آیا، سلام کیا اور بیٹھا گیا (اس کی فضیلت)۔

1427: سیدنا ابو داؤد شیبانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تھے، اتنے میں تین آدمی آئے، دو وہ سیدھے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ایک چلا گیا۔ وہ دو جو آئے ان میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاحْتَيْتُ أَنْ أَكْتَبُ *

باب جَعَلَ الْإِذْنَ رَفَعَ الْحِجَابَ

١٤٢٢ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ لَسْتُ عَلَيْكَ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابَ وَأَنْ تَسْمَعَ سَوَادِي حَتَّى أَهْطَكَ *
باب كَرَاهَةِ أَنْ يَقُولَ: أَنَا عِنْدَ الْاسْتِئْذَانِ

١٤٢٣ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَتَى * وَفِي رِوَايَةٍ: كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ *

باب التَّهْمِي عَنْ الْإِطْلَاعِ عِنْدَ الْاسْتِئْذَانِ

١٤٢٤ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ فِي جُحْرِ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِذْرَى يَحْكُ بِهَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْتُ بِهَ فِي عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ *

باب مَنْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بَغَيْرِ إِذْنِهِمْ، لَفَقُّوْا عَيْنَهُ
١٤٢٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ لَخَذَقْتَهُ بِحِصَاةٍ فَفَقَاتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ *

باب لِمَنْ نَظَرَ الْفُجَاءَةَ وَصَرَفَ الْبَصَرَ عَنْهَا

١٤٢٦ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي *

باب مَنْ أَتَى مَجْلِسًا سَلَّمَ وَجَلَسَ

١٤٢٧ عَنْ أَبِي وَالدِّ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةٌ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ

سے ایک نے مجلس میں جگہ خالی پائی تو وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو پیٹھ پھیر کر چل دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تم سے تین آدمیوں کا حال نہ کہوں؟ ایک نے تو اللہ کے پاس ٹھکانا لیا تو اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے (لوگوں میں گھسنے کی) شرم کی تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

باب: کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھنے کی ممانعت۔

1428: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے لیکن پھیل جاؤ اور جگہ دو۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے کہا کہ یہ جمعہ کے دن کا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے کہا کہ جمعہ ہو یا کوئی اور دن۔ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیلئے کوئی آدمی اٹھتا تو وہ اس جگہ نہ بیٹھتے (اگر چہ اس کی رضامندی سے بیٹھنا جائز ہے مگر یہ احتیاطی حکم ہے کہ شاید وہ دل میں ناراض ہو)۔

باب: جو اپنی مجلس (بیٹھنے کی جگہ) سے اٹھا، پھر لوٹا تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

1429: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مجلس میں سے (اپنی کسی حاجت کیلئے) کھڑا ہو (اور ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے کہ جو کھڑا ہو) لوٹ کر آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

باب: تین آدمیوں میں سے دو آدمیوں کی الگ اور آہستہ بات چیت کی ممانعت۔

1430: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو تیسرے شخص کو الگ کر کے آہستہ سے بات نہ کریں، یہاں تک کہ تم سے اور لوگ بھی ملیں۔ اس لئے کہ اس (تیسرے شخص کو) رنج ہوگا۔ (ممکن ہے کہ وہ ان دونوں سے بدگماں ہو جائے)۔

باب: بچوں کو سلام (کرنا)۔

1431: سیار کہتے ہیں کہ میں ثابت بنانی کے ساتھ چل رہا تھا، وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور حدیث بیان کی کہ وہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے، بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے، بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ان کو سلام کیا۔

باب: تم یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔

1432: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ ﷻ وَذَهَبٌ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةَ فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَادْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ التَّفَرُّقِ الثَّلَاثَةِ؟ أَمَا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب التَّهْيِ أَنْ يَقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ ١٤٢٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَشَّحُوا وَتَوَسَّعُوا * وَفِي رِوَايَةٍ: قُلْتُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا * وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ؛ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ *

باب إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ١٤٢٩ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَّانَةَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *

باب التَّهْيِ عَنْ مَنَاجَاةِ الْاِثْنَيْنِ دُونَ الثَّلَاثِ ١٤٣٠ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلَطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزَنَهُ *

باب السَّلَامِ عَلَى الْعُلَمَاءِ ١٤٣١ عَنِ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتِ الْبُنَّانِيِّ فَمَرَّ بِصَيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَرَّ بِصَيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّ بِصَيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

باب لَا تَبْدُؤُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ ١٤٣٢ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

یہود اور نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ میں ملو تو اس کو تنگ راہ کی طرف دبا دو۔

باب: اہل کتاب کے سلام کا جواب۔

1433: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہودی کے چند لوگوں نے نبی ﷺ کو سلام کیا، تو کہا کہ السلام علیکم یا ابا القاسم! (یعنی اے ابو القاسم تم پر موت ہو)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ علیکم۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا غصے ہوئیں اور انہوں نے کہا کہ کیا آپ ﷺ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے سنا اور اس کا جواب بھی دیا اور ہم ان پر جو دعا کرتے ہیں وہ قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ الٹی موت یہود پر بڑی دہ مرے اور مارے گئے)۔

باب: پردے کا حکم آجانے کے بعد عورتوں کے (کھلے منہ) نکلنے کی

ممانعت۔

1434: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رات کو حاجت کے لئے ان مقامات کی طرف (تفشاء حاجت کیلئے) جاتیں، جو مدینہ کے باہر تھے اور وہ صاف اور کھلی جگہ میں تھے۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے کہا کرتے تھے کہ اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھے۔ آپ ﷺ پردہ کا حکم نہ دیتے۔ ایک دفعہ اُمّ المؤمنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا رات کو عشاء کے وقت نکلیں اور وہ دراز قد عورت تھیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو آواز دی اور کہا کہ اے سودہ بنت زمعہ! ہم نے تمہیں پہچان لیا۔ اور یہ اس واسطے کیا کہ پردہ کا حکم اترے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

باب: عورتوں کو اپنی ضروریات کیلئے باہر نکلنے کی اجازت۔

1435: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ہمیں پردے کا حکم ہوا، اس کے بعد سودہ رضی اللہ عنہا حاجت کو نکلیں اور وہ ایک موٹی عورت تھیں، جو سب عورتوں سے موٹا پے میں نکلی رہتیں اور جو کوئی ان کو پہچانتا تھا، اس سے چھپ نہ سکتیں تھیں (یعنی وہ پہچان لیتا) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا اور کہا کہ اے سودہ! اللہ کی قسم تم اپنے آپ کو ہم سے چھپا نہیں سکتیں، اس لئے سمجھو کہ تم کیسے نکلتی ہو؟ یہ سن کر وہ لوٹ کر آئیں اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی اتنے میں سودہ آئیں اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نکلی تھی تو عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسے ایسے کہا۔ اسی وقت آپ ﷺ پر وحی کی حالت ہوئی، پھر وہ حالت جاتی

اللہ ﷻ قَالَ لَا تَبْدُؤُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاصْطَرِّوْهُ إِلَىٰ أُصْبَتِهِ *

باب الرُّدُّ عَلَىٰ أَهْلِ الْكُتَابِ

۱۴۳۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُودٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَغَضِبَتْ أَلَمْ تَسْمَعِ مَا قَالُوا؟ قَالَ بَلَىٰ قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَإِنِّي لَجَابٌ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُونَ عَلَيَّ *

باب منع النساء أن يخرجن بعد نزول الحجاب

۱۴۳۴ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَرْوَاحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْبَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَأَذاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكَ يَا سَوْدَةُ حَرِصًا عَلَيَّ أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ *

باب الإِذْنُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ لِحَاجَتِهِنَّ

۱۴۳۵ عَنْ عَائِشَةَ وَحَدَّثَنِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضَرَبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ لَتَقْضِي حَاجَتَهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً جَسِيمَةً تَفْرُغُ النِّسَاءَ جَسِيمًا لَا تَخْفَى عَلَيَّ مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَأَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنِ عَلَيَّ فَاظْطَرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَأَتَيْتُ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَى وَفِي يَدِهِ عِرْقٌ فَدَخَلْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عَمْسَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأَوْحَى إِلَيَّ ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعِرْقَ

کی طرح پھرتا ہے اور میں ڈرا کہ کہیں تمہارے دل میں بُرا خیال نہ ڈالے (اور اس کی وجہ سے تم تباہ ہو)۔

باب: آدمی کو غیر محرم عورت کے ساتھ رات گزارنے کی ممانعت۔

1438: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار ہو کہ کوئی مرد کسی شادی شدہ عورت کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند ہو یا اس کا محرم ہو۔

1439: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک انصاری شخص بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ! دیور کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔ (یعنی اصل خطرہ تو دیور سے ہے)۔ سیدنا لیث بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ دیور موت ہے، تو دیور سے مراد خاوند کے عزیز اور اقربا ہیں جیسے خاوند کا بھائی یا اس کے چچا کا بیٹا (خاوند کے جن عزیزوں سے عورت کا نکاح کرنا درست ہے، وہ سب دیوروں میں داخل ہیں، ان سے پردہ کرنا چاہیے سوائے خاوند کے باپ یا دادا یا اسکے بیٹے کے کہ وہ محرم ہیں اور ان سے پردہ نہیں)

باب: جن (عورتوں) کے خاوند گھر سے باہر ہیں، ان (عورتوں) کے گھروں میں جانے کی ممانعت۔

1440: سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس کے پاس گئے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی گئے اور اس وقت اسماء ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو دیکھا اور ان کا آنا بُرا جانا۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا اور کہا کہ میں نے کوئی بُری بات نہیں دیکھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسماء کو اللہ نے بُرے فعل سے پاک کیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ آج سے کوئی شخص اس عورت کے گھر میں نہ جائے جس کا خاوند غائب ہو (یعنی گھر میں نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتھ لے کر۔ (ان سے مراد اپنے آدمی ہیں جن کے بارہ میں یہ خیال کرنا محال ہو کہ وہ کسی فاحشہ عورت کے پاس جا سکتے ہیں)۔

باب: عورتوں کے پاس ٹھنڈین (خسروں) کا آنا جانا منع ہے۔

1441: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس ایک مٹھی آیا کرتا تھا اور وہ اس کو ان لوگوں میں سے سمجھتی تھیں جن کو عورتوں سے کوئی غرض نہیں ہوتی اور قرآن میں ان کا عورتوں کے سامنے آنا جائز رکھا ہے)۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس آئے تو وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا کہ جب سامنے آتی ہے تو چاہئیں

مجرى الدم وإني خشيت أن يقدف في قلوبكم ما شرًا أو قال شيئًا *

باب نهى الرجل عن المبيت عند امرأة غير ذات محرم

١٤٣٨ عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا لا يبيت رجل عند امرأة نيب إلا أن يكون ناكحًا أو ذا محرم *

١٤٣٩ عن عقبه بن عامر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إياكم والدخول على النساء فقال رجل من الأنصار يا رسول الله أفرأيت الحموم؟ قال الحموم الموت *

قال الليث بن سعد: الحموم: أخو الزوج وما أشبهه من أقارب الزوج؛ ابن العم ونحوه *

باب النهي عن الدخول على المغيبات

١٤٤٠ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه أن نقرأ من بني هاشم دخلوا على أسماء بنت عميس فدخل أبو بكر الصديق وهي تحته يومئذ فرأهم فكرة ذلك فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لم أر إلا خيرًا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله قد برأها من ذلك ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال لا يدخلن رجل بعد يومي هذا على مغيبة إلا ومعه رجل أو اثنان *

باب الزجر عن دخول المحضين على النساء

١٤٤١ عن عائشة رضي الله عنها قالت كان يدخل على أزواج النبي ﷺ مُحَثَّتْ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الإِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَتَعَمَّرُ امْرَأَةً قَالَ إِذَا أَقْبَلَتْ

ربی اور ہڈی آپ ﷺ کے ہاتھ ہی میں تھی، آپ ﷺ نے اس کو رکھنا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں حاجت کے لئے نکلنے کی اجازت ملی ہے۔

باب: محرم عورت کو اپنے پیچھے بٹھانا۔

1436: سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے مجھ سے نکاح کیا (جو رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) اور ان کے پاس کچھ مال نہ تھا اور نہ کوئی غلام تھا اور نہ کچھ اور سوائے ایک گھوڑے کے۔ میں ہی ان کے گھوڑے کو چراتی اور سارا کام گھوڑے کا اور سدھائی بھی کرتی اور ان کے اونٹ کے لئے گھٹلیاں بھی کوٹتی اور اس کو چراتی بھی اور اس کو پانی بھی پلاتی اور ڈول بھی سی دیتی اور آٹا بھی گوندھتی لیکن میں روٹی اچھی طرح نہ پکا سکتی تھی تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا دیتیں اور وہ بہت محبت کی عورتیں تھیں۔ اسماء نے کہا کہ میں زبیر رضی اللہ عنہ کی اس زمین سے جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو جاگیر کے طور پر دی تھی، اپنے سر پر گھٹلیاں لایا کرتی تھی اور وہ جاگیر مدینہ سے دو میل دور تھی۔ (ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس انگلی کا اور انگلی چھ ہوگی اور فرخ تین میل کا) ایک دن میں وہیں سے گھٹلیاں لارہی تھی کہ راہ میں رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے کئی صحابہ تھے، آپ ﷺ نے مجھے بلایا، پھر اونٹ کے بٹھانے کو انخ بولا تاکہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیں۔ مجھے شرم آئی اور غیرت۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم گھٹلیوں کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنی ایسے بوجھ کو تو گوارا کرتی ہے اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں جاتی؟) سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بعد میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک خادمہ دے دی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی، گویا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

باب: جب کوئی اپنی بیوی کے ساتھ جا رہا ہو اور کوئی شخص راستہ میں مل جائے، تو یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ فلاں (میری بیوی) ہے۔

1437: اُم المؤمنین صفیہ بنت جہی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اسحاف میں تھے، میں رات کو آپ ﷺ کی زیارت کو آئی۔ میں نے آپ ﷺ سے باتیں کیں، پھر میں لوٹ جانے کو کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ بھی مجھے پہنچا دیئے کو میرے ساتھ کھڑے ہوئے اور میرا گھر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی مکان میں تھا۔ راہ میں انصار کے دو آدمی ملے جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو وہ جلدی جلدی چلنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شہرہ، یہ صفیہ بنت جہی ہے۔ وہ دونوں بولے کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ! (یعنی ہم بھلا آپ پر کوئی بدگمانی کر سکتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون

فی یدہ ما وضعہ فقال إله قد أذن لكن أن تخرجن لحاجتكن*

باب جعل المرأة ذات المعزم من خلفه

۱۴۳۶ عن أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما قالت تزوجني الزبير رضي الله عنه وما له في الأرض من مال ولا مملوك ولا شيء غير فرسه قالت فكننت أغلف فرسه وأكفبه مؤنته وأوسسه وأدق الثوبى لتأضجه وأغلفه وأسقي الماء وأخزرت غرته وأعجن ولم أكن أحسن أخبز وكان يخبز لي جارات من الأنصار وكان نسوة صدق قالت وكننت ألق الثوبى من أرض الزبير التي أقطعها رسول الله صلى الله عليه وسلم على رأسي وهي على ثلثي فرسخ قالت فجننت يومًا والثوبى على رأسي فلقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه نفر من أصحابه فدعاني ثم قال إخ إخ ليخمنسي خلفه قالت فاستعيت وعرفت غيرك فقال والله لعملك الثوبى على رأسك أشد من زكوبك معه قالت حتى أرسل إلي أبو بكر بعد ذلك بخادم فكففتي بآسة الفرس فكأنما أعتقتي*

باب إذا مر برجل ومعه امرأة فليقل: إله فلائة

۱۴۳۷ عن صفية بنت يحيى قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم معكفا فأتته أزوره لئلا فحلتها ثم فمت لأتقلب فقام معي ليلتي وكان مسكنها في دار أسامة بن زيد رضي الله عنهما فمر رجلا من الأنصار فلما رآنا النبي صلى الله عليه وسلم أسرعا فقال النبي صلى الله عليه وسلم على رسلكما إله صفة بنت يحيى فلما سبحان الله يا رسول الله قال إن الشيطان يجري من الإنسان

لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ یہاں جو ہیں ان کو پچھانتا ہے (یعنی عورتوں کے حسن اور قبح کو پسند کرتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آئیں۔ (سیدہ عائشہ کہتی ہیں) پس انہوں نے اُسے روک دیا۔

باب: سوتے وقت آگ بجھانے کا حکم

1442: سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رات کو نہ بزم میں کسی کا گھر جل گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے، جب سونے لگو تو اس کو بجھا دو۔

دم جھاڑ کے مسائل

باب: نبی ﷺ کو جبرئیل علیہ السلام کا دم کرنا۔

1443: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے، تو جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ پر یہ دعا پڑھتے کہ ”اللہ تعالیٰ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں وہ تم کو ہر بیماری سے اچھا کرے گا، تم کو ہر حسد کرنے والے کی برائی سے محفوظ رکھے گا اور ہر بُری نظر ڈالنے والے کی نظر سے تمہیں بچائے گا۔“

1444: عبدالعزیز بن صہیب، ابونضرہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے محمد ﷺ! تم بیمار ہو گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ”میں اللہ تعالیٰ کے نام سے تم پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تمہیں ستائے اور ہر جان کی بُرائی سے یا حاسد کی نگاہ سے، اللہ تمہیں شفاء دے اللہ کے نام سے میں تم پر دم کرتا ہوں۔“

باب: جادو کے بارے میں اور جو یہودیوں نے نبی ﷺ پر جادو کیا تھا اس کا بیان۔

1445: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر نبی زریق کے ایک یہودی لمبید بن اعصم نے جادو کیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کو خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں حالانکہ وہ کام کرتے نہ تھے۔ ایک دن یا ایک رات آپ ﷺ نے دعا کی، پھر دعا کی، پھر فرمایا کہ اے عائشہ! تجھے معلوم ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے مجھے وہ بتلا دیا جو میں نے اس سے پوچھا؟ میرے پاس دو آدمی آئے، ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پاؤں کے پاس (وہ دونوں فرشتے تھے) جو سر کے پاس بیٹھا تھا، اس نے دوسرے سے کہا جو پاؤں کے پاس بیٹھا تھا اس نے سر کے پاس بیٹھے ہوئے سے کہا کہ اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ وہ

أَقْبَلْتُ بَارِعٍ وَإِذَا أَدْبَرْتُ أَدْبَرْتُ بِضَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَرَى هَذَا يَعْرِفُ مَا هَاهُنَا؟ لَا يَدْخُلُنَّ عَلَيْكَ قَالَتْ فَصَحْبُوهُ *

باب إطفاء النار عند النوم

١٤٤٢ عن أبي موسى رضي الله عنه قال احترق بيت على أهله بالمدينة من الليل فلما حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم بشأنهم قال إن هذه النار إنما هي عدو لكم فإذا نمتم فأطفئوها عنكم *

کتاب الرقی

باب فی رقیہ جنبریل علیہ السلام للنبی ﷺ

١٤٤٣ عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت كان إذا اشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم رقاہ جنبریل قال باسم الله يبريك ومن كل داء يشفيك ومن شر حاسد إذا حسد وشر كل ذي عين *

١٤٤٤ عن عبد العزيز بن صهيب عن أبي نضرة عن أبي سعيد أن جنبريل أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد صلى الله عليه وسلم اشتكيت؟ فقال نعم قال باسم الله أريك من كل شيء يؤذيك من شر كل نفس أو عين حاسد الله يشفيك باسم الله أريك *

باب فی السحر وسحر اليهود للنبي ﷺ عليه وسلم

١٤٤٥ عن عائشة رضي الله عنها قالت سحر رسول الله ﷺ يهودي من يهود بني زريق يقال له لبيد بن الأعصم قالت حتى كان رسول الله ﷺ يحيل إليه أنه يفعل الشيء وما يفعله حتى إذا كان ذات يوم أو ذات ليلة دعا رسول الله ﷺ ثم دعا ثم دعا قال يا عائشة أشعرت أن الله أقتلني فيما استفتيته فيه؟ جاءني رجلان ففعد أحدهما عند

بولا کہ اس پر جادو ہوا ہے۔ اس نے کہا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ وہ بولا کہ لیبید بن اعصم نے۔ پھر اس نے کہا کہ کس میں جادو کیا ہے؟ وہ بولا کہ کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور زکھجور کے گابھے کے ریشے میں۔ اس نے کہا کہ یہ کہاں رکھا ہے؟ وہ بولا کہ ذی اروان کے کنوئیں میں۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنوئیں پر گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ کی قسم اس کنوئیں کا پانی ایسا تھا جیسے ہندی کا زلال اور وہاں کے کھجور کے درخت ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس کو جلا کیوں نہیں دیا؟ (یعنی وہ جو بال وغیرہ نکلے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تو اللہ نے ٹھیک کر دیا، اب مجھے لوگوں میں فساد بھڑکانا برا معلوم ہوا، پس میں نے حکم دیا اور وہ ڈن کر دیا گیا۔

باب: معوذات کا مریض پر پڑھنے اور پھونک مارنے کا بیان۔

1446: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا، تو رسول اللہ ﷺ اس پر معوذات (سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھ کر پھونکتے، پھر جب آپ ﷺ بیمار ہوئے، جس بیماری میں جس سے آپ ﷺ نے وفات پائی تو میں آپ ﷺ پر پھونکتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیرتی تھی کیونکہ آپ کے ہاتھ مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔

باب: اللہ کے نام کا "دم" اور پناہ مانگنے کا بیان۔

1447: سیدنا عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے ایک درد کی شکایت کی، جو ان کے بدن میں پیدا ہو گیا تھا جب سے وہ مسلمان ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو اور تین بار بسم اللہ کہو، اس کے بعد سات بار یہ کہو کہ "میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جس کو پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں"۔

باب: نماز کے اندر وسوسہ والے شیطان سے پناہ مانگنے کا بیان۔

1448: ابوالعلاء سے روایت ہے سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! شیطان میری نماز میں حائل ہو جاتا ہے اور مجھے قرآن بھلا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس شیطان کا نام خنزب ہے، جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اور (نماز کے اندر ہی) بائیں طرف تین بار تھوک لے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایسا ہی کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

باب: بچھو سے ڈسے آدی کو سورہ فاتحہ سے دم کرنا۔

رَأْسِي وَالْآخِرُ عِنْدَ رَجُلِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رَجُلِي أَوْ الَّذِي عِنْدَ رَجُلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعَ الرَّجُلُ؟ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَيْبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ فِي سَيْفِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجَفَّ طَلْعَةٌ ذَكَرَ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِي بئرِ ذِي أَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَكَانَ مَاءَهَا نَفَاعَةً الْحَيَاءِ وَلَكَانَ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ؟ قَالَ لَا أَمَا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُتِيرَ عَلَيَّ النَّاسُ شَرًّا فَأَمَرْتُ بِهَا فَذُقْتُ

باب القراءة على المريض بالمعوذات والتفت

١٤٤٦ عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مرض أحد من أهله تفت عليه بالمعوذات فلما مرض مرضه الذي مات فيه جعلت تفت عليه وأمسخه يسد نفسه لأنها كانت أعظم بركة من يدي *

باب الرقية باسم الله والتعوذ

١٤٤٧ عن عثمان بن أبي العاص الثقفي رضي الله عنه أنه شكأ إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعاً يجده في جسده منذ أسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ضع يدك على الذي تألم من جسدي وقُل باسم الله ثلاثاً وقُل سبع مرات أعوذ بالله وقدرته من شر ما أجد وأحاذر *

باب التعوذ من شيطان الوسوسة في الصلاة

١٤٤٨ عن أبي العلاء أن عثمان بن أبي العاص رضي الله عنه أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الشيطان قد خال بيني وبين صلاتي وقراءتي يلبسها علي فقال رسول الله ﷺ ذلك شيطان يقال له خنزب فإذا أحسنته فتعوذ بالله منه وانقل على يسارك ثلاثاً قال ففعلت ذلك فأذهب الله عز وجل عني *

باب رقية اللدبع بأمر القرآن

1449: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگ سفر میں تھے اور عرب کے کسی قبیلہ کے پاس سے گزرے، ان سے مہمان نوازی چاہی تو انہوں نے مہمانی نہ کی۔ وہ کہنے لگے کہ تم میں سے کسی کو منتر یاد ہے؟ ان کے سردار کو بچھو نے کاٹا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص بولا کہ ہاں مجھے منتر آتا ہے۔ پھر اس نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اسے دم کیا تو وہ اچھا ہو گیا۔ پس انہیں بکریوں کا ایک گلہ دیا گیا، تو انہوں نے نہ لیا اور یہ کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بیان کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم میں نے کچھ نہیں کیا سوائے سورۃ فاتحہ کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے؟ پھر فرمایا کہ وہ بکریوں کا گلہ لے لے اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرے لئے بھی لگاتا (کیونکہ قرآن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا)۔

باب: ہرزہ روک دینے کے لئے دم کرنا۔

1450: اسود کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لئے دم کرنے کی اجازت دی تھی (جیسے سانپ بچھو کے کاٹنے سے)۔

باب: ”نملہ“ (ایک قسم کی پھنسی) کے لئے دم کا بیان۔

1451: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر، ڈنگ (زہر) اور نملہ کے لئے دم کرنے کی رخصت دی۔ (نملہ ایک پھنسی ہے جس میں جلن ہوتی ہے اور جگہ بدلتی رہتی ہے یا وہ پھنسیاں جو نفل میں ہوں)۔

باب: بچھو کے لئے دم کی اجازت۔

1452: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم سے منع کیا تو عمرو بن حزم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس بچھو کا دم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرمایا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے وہ دم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، تم میں اگر کوئی اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو تو پہنچائے۔

1453: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس بچھو سے بڑی تکلیف پہنچی جس نے کل رات مجھے کاٹ لیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا کہ ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“ تو تجھے

۱۴۴۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَإِنْ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدَيْعٌ أَوْ مُصَابٌ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَأَنَاءَهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْرًا الرَّجُلُ فَأَعْطَى قَطِيعًا مِنْ عَنَمٍ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ حَتَّى أَذْكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَسَمَّ وَقَالَ وَمَا أَذْرَاكَ أَنَّهَا رَقِيَةٌ تَمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاحْزِرُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ *

باب فِي الرُّقِيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ

۱۴۵۰ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الرُّقِيَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقِيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ *

باب فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الثَّمَلَةِ

۱۴۵۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالثَّمَلَةِ *

باب فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعُقْرَبِ

۱۴۵۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَهِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرُّقِيَةِ فَجَاءَ آلَ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقِيَةٌ تَرَقِي بِهَا مِنَ الْعُقْرَبِ وَإِنَّكَ تَهْنِتُ عَنِ الرُّقِيَةِ؟ قَالَ فَمَرَّضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَى بِأَسَا مِنْ اسْتِطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَحَاهُ فَلْيَنْفَعَهُ *

۱۴۵۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَقَيْتُ مِنْ عُقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتِ حِينَ أُمْسَيْتِ أَعُوذُ

ضرر نہ کرنا (شکافاً)۔

باب: نظر بد لگ جاتی ہے اور جب تم کو غسل کرنے کا حکم دیا جائے تو غسل کرو۔

1454: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر سچ ہے (یعنی نظر میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تاثیر ہے) اور اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (لیکن تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہیں)۔ جب تم سے غسل کرنے کو کہا جائے تو غسل کرو۔ (کیونکہ جس کی نظر بد لگ جائے، اس کے غسل کے پانی سے نظر لگے ہوئے کو غسل کر دیا جائے تو ٹھیک ہو جاتا ہے)۔

باب: نظر بد کا دم۔

1455: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ نبی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نظر (لگ جانے کی وجہ سے) دم کرنے کا حکم دیتے تھے۔

1456: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل حزم کے لوگوں کو سانپ کے (کالے کے) لئے دم کرنے کی اجازت دی۔ اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ کیا سبب ہے کہ میں اپنے بھائی کے بچوں کو (یعنی جعفر بن ابوطالب کے لڑکوں کو) دہلا پاتا ہوں، کیا وہ بھوکے رہتے ہیں؟ اسماء نے کہا کہ نہیں، ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دم کر۔ میں نے ایک دم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو دم کر دیا کرو۔

باب: نظر بد سے دم کرنے کے متعلق۔

1457: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا، جس کے منہ پر جھانیاں تھیں (یعنی پیلیا کی بیماری تھی، اس کا چہرہ زردی مائل تھا)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو نظر لگی ہے، اس کے لئے دم کرو۔

باب: زمین کی مٹی سے دم۔

1458: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اس کو کوئی زخم لگتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شہادت کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے کہ ”اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی، کسی کے تھوک کے ساتھ، اس سے ہمارا بیمار شفا پائے گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے“۔

1459: سیدہ خولہ بنت حکیم السلمیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص کسی منزل میں اترے، پھر کہے

بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ *
باب العَيْنِ حَقٌّ وَإِذَا اسْتَفْسَلْتُمْ فَأَغْسِلُوا

۱۴۵۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتَفْسَلْتُمْ فَأَغْسِلُوا *

باب فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

۱۴۵۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرِفِي مِنَ الْعَيْنِ *

۱۴۵۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لآلِ حَزْمٍ فِي رُقِيَةِ الْعَيْتَةِ وَقَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلَكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ ارْقِيهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ارْقِيهِمْ *

باب فِي الرُّقِيَةِ مِنَ التَّنْظَرَةِ

۱۴۵۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَابِرَةَ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَوَجْهَهَا سَفْعَةً فَقَالَ بَهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرَفُوا لَهَا يَعْنِي بَوَجْهَهَا صَفْرَةً *

باب الرُّقِيَةِ بِتُرْبَةِ الْأَرْضِ

۱۴۵۸ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانَ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قُوْحَةٌ أَوْ جَوْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِمْ هَكَذَا وَوَضَعَ سَفْيَانَ سَبَابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِاسْمِ اللَّهِ ثَرِبَةً أَرْضَنَا بَرِيقَةٌ بَعْضُنَا لِيَشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ يُشْفَى سَقِيمُنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ لِيَشْفَى سَقِيمُنَا *

۱۴۵۹ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمِ السَّلْمِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ ”میں تمام مخلوق کی شرارتوں سے اللہ تعالیٰ کے ان کامل التاثر کلمات کی پناہ لیتا ہوں اس کی پیدا کی ہوئی ہر چیز کے شر سے بچنے کے لئے“ تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی یہاں تک کہ اس منزل سے کوچ کرے۔

باب: آدمی کا اپنے گھر والوں کو دم کرنا، جبکہ وہ بیمار ہوں۔

1460: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اس پر پھیرتے، پھر فرماتے کہ ”اے مالک! تو اس بیماری کو دور کر دے اور تندرستی دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری ہی شفا ہے، ایسی شفا دے کہ بالکل بیماری نہ رہے“ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کی بیماری سخت ہوئی، تو میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ ویسے ہی کرنے کو پکڑا جیسے آپ ﷺ کیا کرتے تھے (یعنی میں نے ارادہ کیا کہ آپ ﷺ ہی کا ہاتھ پھیروں اور یہ دعا پڑھوں)، تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں سے چمڑا لیا پھر فرمایا کہ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے بلند رفیق کے ساتھ کر۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر جو میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کی وفات ہو چکی تھی۔ (یعنی اس دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا)۔

1461: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دم پڑھا کرتے کہ ”اے مالک! تو اس بیماری کو دور کر دے۔ شفاء تیرے ہی ہاتھ میں ہے، اسے تیرے سوا کوئی کھولنے والا نہیں ہے“۔

باب: ایسا دم کرنے میں کوئی حرج نہیں، جس میں شرک نہ ہو۔

1462: سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں دم کیا کرتے تھے؟ ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے دم کو میرے سامنے پیش کرو، دم میں کچھ قباحت نہیں اگر اس میں شرک کا مضمون نہ ہو۔

يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَثْرًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَجِلَ مِنْ مَثْرِهِ ذَلِكَ *

باب رُقِيَةِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ إِذَا اشْتَكُوا

1460. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى مَثًا بِلِسَانٍ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءَ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَلَّ أَخَذَتْ يَدَهُ لِأَصْنَعُ بِهِ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ بَدَنِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاجْعَلْنِي مَعَ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى قَالَتْ فَذَهَبَتْ الظُّرُ فَإِذَا هُوَ قَدْ قَضَى *

1461. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْقِي بِهِذِهِ الرُّقِيَةَ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ *

باب لَا بَأْسَ بِالرُّقِيِّ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ

1462. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ اغْرُسُوا عَلَيَّ رِقَائِكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقِيِّ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ *

بیماری اور علاج

باب: جو درد اور مرض مومن کو پہنچتی ہے اس کے ثواب کا بیان۔

1463: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو تو سخت بخار آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو آئے۔ میں نے کہا کہ کیا یہ اس لئے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دہرا اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو بیماری یا کچھ اور تکلیف پہنچی، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ایسے گرا دیتا ہے جیسے درخت (سوکھے) پتے گرا دیتا ہے۔

باب: بیماری پر سی کی فضیلت کا بیان۔

1464: سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری عیادت (اس کے مکان پر جا کر) کرنے والا جنت کے ایک باغ میں ہے، یہاں تک کہ وہ واپس لوٹے۔

1465: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی۔ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! میں تیری خبر کیسے لیتا؟ تو تو سارے جہان کا مالک ہے؟۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے معلوم نہیں ہے کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا، تو نے اس کی خبر نہ لی؟ اگر تو اس کی خبر لیتا تو مجھے اس کے نزدیک پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، تو نے مجھے کھانا نہ دیا۔ وہ کہے گا کہ اے رب! میں تجھے کیسے کھلاتا؟ تو سارے جہان کا مالک ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اس کو نہ کھلایا؟ اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا، لیکن تو نے مجھ کو پانی نہ پلایا۔ بندہ بولے گا کہ میں تجھے کیسے پلاتا تو تو سارے جہان کا مالک ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا، تو نے اس کو نہیں پلایا۔ اگر اس کو پلاتا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا۔

باب: یوں نہ کہو کہ میرا نفس خبیث (گنہگار) ہو گیا ہے۔

1466: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا (یعنی ناپاک اور نجس)، بلکہ یوں کہے کہ میرا نفس کامل اور مست ہو گیا۔ (غیبت اور ناپاک کا فرق لقب ہے اور اس لئے مسلمان کو یہ لفظ اپنے لئے بولنے سے منع کیا گیا اور ایک حدیث میں آیا کہ

کتابُ المَرَضِ وَالطَّبِّ

باب مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الْوَجَعِ وَالْمَرَضِ

۱۴۶۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسَّتْهُ يَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعَكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجَلٌ إِنِّي أُوَعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَنْ لَسَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجَلٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تُحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا *

باب فِي فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرَضِيِّ

۱۴۶۴ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي حُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ *

۱۴۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تُعْذِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عِبْدِي فَلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تُعْذِرْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عْذَرْتَهُ لَوْجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعْتَشَكَ فَلَمْ تُطْعَمْنِي قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَطْعَمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ اسْتَطَعْتَشَكَ لَوْجَدْتَنِي عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَغْفَرْتَنِي فَلَمْ تَسْتَغْفِرْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَغْفَرَكَ عِبْدِي فَلَانًا فَلَمْ تَسْتَغْفِرْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَنِي عِنْدِي *

باب لَا تَقُلْ: خَبِيثٌ نَفْسِي

۱۴۶۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِيثٌ نَفْسِي وَلَكِنْ لَيَقُلْ لِنَفْسِي نَفْسِي *

پھر صبح کو خبیث النفس اٹھتا ہے تو وہ غیر کی صفت ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے، ایسا اطلاق منع نہیں۔

باب: ہر بیماری کی دوا ہے۔

1467: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بیماری کی دوا ہے، جب وہ دوا بیماری پر پہنچتی ہے، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔

باب: بخار جنم کی بھاپ سے ہوتا ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

1468: سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ان کے پاس کوئی بخار والی عورت لائی جاتی، تو وہ پانی منگوا تیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس (بخار) کو پانی سے ٹھنڈا کرو اور فرمایا کہ بخار جنم کی بھاپ سے ہوتا ہے۔

باب: بخار گناہوں کو دور کرتا ہے۔

1469: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتم سائب (یا آتم مسیب) رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، تو فرمایا کہ اے آتم سائب (یا آتم مسیب)! تو لرز رہی ہے۔ تجھے کیا ہوا؟ وہ بولیں کہ بخار ہے، اللہ تعالیٰ اس کو برکت نہ دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار کو برکت نہ دے، کیونکہ وہ آدمیوں کے گناہوں کو ایسے دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔

باب: مرگی اور اس کے ثواب کے متعلق۔

1470: عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا کہ کیا میں تجھے ایک جنتی عورت دکھاؤں؟ میں نے کہا دکھاؤ۔ انہوں نے کہا کہ یہ کالی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی کہ مجھے مرگی کی بیماری ہے، اس حالت میں میرا بدن کھل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہوگی اور اگر تو کہے تو میں دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کر دے گا۔ وہ بولی کہ میں صبر کروں گی۔ پھر بولی کہ میرا بدن کھل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میرا بدن نہ کھلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے لئے دعا کی (چنانچہ اس کا بدن اس حالت میں ہرگز نہ کھلا تھا۔ معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بدلہ جنت ہے)۔

باب: تلینہ بیمار کے دل کو خوش رکھتا ہے۔

1471: آتم المؤمنین عاشرہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ان کے گھر میں کوئی فوت ہو جاتا تو عورتیں جمع ہوتیں، پھر جب چلی جاتیں اور ان کے گھر میں صرف گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے، تو وہ تلینہ کی ایک ہانسی کا

باب لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

۱۴۶۷ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

باب النَّمْيِ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ

۱۴۶۸ عَنْ أَسْمَاءَ أَلَيْهَا كَانَتْ تُسَوِّمِي بِالْمَرْءَةِ الْمُوْغُوَكَةَ فَدَعُوهُ بِالْمَاءِ فَتَبَّعَهُ فِي جَيْبِهَا وَقَوْلُ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ وَقَالَ إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ *

باب النَّمْيِ لِنُدْهُبِ الْخَطَايَا

۱۴۶۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيْبِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيْبِ تُزْفَرِينَ قَالَتْ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسْمِي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكَبْرُ حَيْثُ الْحَدِيدُ *

باب فِي الصَّرْعِ وَتَوَابِهِ

۱۴۷۰ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْءَةُ السُّوْدَاءُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أَصْرَعُ وَإِنِّي أَنْكَشِفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتَ اللَّهَ أَنْ يُعَاقِبَكَ قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَنْكَشِفُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَنْكَشِفُ فَدَعَا لَهَا *

باب التَّلِينَةِ مُجِمَّةً لِفَوَادِ الْمَرِيضِ

۱۴۷۱ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لَذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتْهَا امْرَأَتُ

حکم کرتیں (تلبیہ بھوتی یا آنے میں شہد ملا کر حریرہ تیار کیا جاتا ہے)، پھر وہ پلکا۔ اس کے بعد ٹرید (روٹی اور شوربا) تیار ہوتا اور تلبیہ کو اس پر ڈال دیتیں، پھر وہ عورتوں سے کہیں کہ اس کو کھاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ تلبیہ بیلہ کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے پینے سے رنج کچھ گھٹ جاتا ہے۔

باب: شہد پلا کر علاج کرنا۔

1472: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست آرہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو شہد پلا دو۔ اس نے شہد پلا دیا۔ پھر آیا اور کہنے لگا کہ شہد پلانے سے دست اور زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی فرمایا کہ شہد پلا دو۔ پھر چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا کہ میں نے شہد پلایا، لیکن دست زیادہ ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ پھر اس نے شہد پلایا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

باب: کلونجی کے ساتھ دوا۔

1473: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، کالے دانے میں سوائے سام کے ہر بیماری کی شفا ہے۔ اور سام موت کو کہتے ہیں اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

باب: جو عجمہ کھجور صبح کو کھاے تو اس کو (شام تک) کوئی زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

1474: سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجمہ کھجوریں کھا لے تو اس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا اور نہ کوئی جادو اس پر اثر کرے گا۔

1475: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی طرف ہے) کی عجمہ میں شفا ہے یا فرمایا کہ وہ صبح کے وقت تریاق ہے۔ (تریاق کا سلفا مکہ درگھی ہے)۔

باب: ”کھسی“ ”من“ سے بھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

1476: سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ کھسی اس ”من“ میں سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نبی اسرائیل پر اتارا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

باب: عود ہندی کے ساتھ دوا کا بیان۔

بِرْمَةِ مِنْ ثَلِيْنَةٍ فَطَلَبَتْ ثُمَّ صَنَعَ فَرِيْدًا فَصَبَتْ الثَّلِيْنَةَ عَلِيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا فَلَئِي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الثَّلِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِّفَوَاْدِ الْمَرِيْضِ لَنْدُهَبُ بَعْضُ الْحَزْنِ *

باب التداوي بسقي العسل

١٤٧٢ عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال جاء رجل الى النبي ﷺ فقال ان اخي استطلق بطنه فقال رسول الله ﷺ اسقه عسلا فسقاه ثم جاءه فقال ابي سفيان عسلا فلم يبرئه الا استطلاقا فقال له ثلاث مرات ثم جاء الرابعة فقال اسقه عسلا فقال لقد سقيته فلم يبرئه الا استطلاقا فقال رسول الله ﷺ صدق الله وكذب بطن اخيك فسقاه فبراه *

باب التداوي بالشونيز

١٤٧٣ عن ابي هريرة رضي الله عنها سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان في العجوة السوداء شفاء من كل داء الا السام والسمام الموت والعجوة السوداء الشونيز *

باب من تصبغ بضم عجمه لم يضره سم ولا سحر

١٤٧٤ عن سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من تصبغ بضم ثمرات عجمه لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر *

١٤٧٥ عن عائشة اذ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان في عجمه الغالية شفاء او انها تريق اول البكرة *

باب الكفاة من المن، وماؤها شفاء العين

١٤٧٦ عن سعيد بن زيد رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الكفاة من المن الذي انزل الله تبارك وتعالى على نبي اسرائيل وماؤها شفاء للعين *

باب التداوي بالتعود الهندي وهو الكسيت

1477: سیدنا عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ سیدہ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا (جو کہ مہاجرات کی پہلی عورتوں میں سے تھیں اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی اور وہ عکاش بن محسن کی بہن تھیں جو کہ نبی اسد بن خزیمہ میں سے تھے) نے مجھے خبر دی، کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا پچھلے کر آئی جو ابھی کھانا کھانے کی عمر کو نہیں پہنچا تھا۔ اور عذرہ کی بیماری کی وجہ سے انہوں (ام قیس) نے اس کا حلق دیا تھا (یونس نے کہا کہ اعلقت بمعنی غزت ہے۔ وہ بچے پر شج کے خطرہ سے ڈرتی تھیں) وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو نالودہا نہ اور چڑھانے سے (انٹل یا لکڑی کی گھیرنی سے) تکلیف کیوں دیتی ہو؟ تم عود ہندی یعنی ”کست“ کو لازم پکڑو۔ اس میں سات پیاریوں کا علاج ہے ایک ان میں سے ذات الجنب (جہلی کا درد) بھی ہے۔ عبید اللہ نے کہا کہ ام قیس رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے اسی بچے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے پانی منگوا لیا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور اس کو دھویا نہیں۔

باب: منہ میں دوائی ڈال کر علاج کرنا۔

1478: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں آپ ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی تو آپ ﷺ نے اشارہ سے فرمایا کہ میرے منہ میں دو امت ڈالو۔ ہم لوگوں نے آپس میں کہا کہ آپ ﷺ کی پیروی کی وجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہیں (تو اس پر عمل کرنا ضروری نہیں)۔ جب آپ ﷺ کو ہوش آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے کہ وہ یہاں موجود نہ تھے۔ (آپ ﷺ نے ان لوگوں کو یہ سزا دی جنہوں نے آپ ﷺ کا حکم نہ مانا)۔

باب: بچھٹانگانے اور ناک میں دوائی ڈالنے کے متعلق۔

1479: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بچھٹے لگوانے اور بچھٹے لگانے والے کو ضروری دی اور آپ ﷺ نے ناک میں بھی دوا ڈالی۔

باب: بچھٹے لگوانے اور داغنے کے ساتھ علاج کرنا۔

1480: عامر بن عمر بن قادمہ کہتے ہیں کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمارے گھر میں آئے تو ایک شخص کو زخم کی تکلیف تھی (یعنی قرحہ پڑ گیا تھا)۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تجھے کیا تکلیف ہے؟ وہ بولا کہ ایک قرحہ ہو گیا ہے جو کہ مجھ پر نہایت سخت ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے غلام! ایک بچھٹے لگانے والے کو لے کر آ۔ وہ بولا کہ بچھٹے لگانے والے کا کیا نام ہے؟ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس زخم پر بچھٹے لگوانا چاہتا ہوں، وہ بولا کہ اللہ کی قسم مجھے کھیاں ستائے گی اور

۱۴۷۷ عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود أن أم قیس بنت محسن وكانت من المهاجرات الأول اللاتي بايعن رسول الله ﷺ وهي أخت عكنة بن محسن أحد بني أسد بن خزيمه قال أخبرني أنها أتت رسول الله ﷺ بانين لها لم يبلغ أن يأكل الطعام. وقد أغلقت عليه من العذرة. قال يونس أغلقت غمزت فهي تخاف أن يكون به عذرة قالت فقال رسول الله ﷺ علامة تنفون أولادكم بهذا الإغلاق عليكم بهذا الفود الهندي يعني به الكست فإن فيه سبعة أشربة منها ذات الجنب قال عبید اللہ وأخبرني أن أبتها ذاك قال في حجر رسول الله ﷺ فدعا رسول الله ﷺ بماء فتوضه على بوله. ولم يغسله غسلاً *

باب التداوي بالددود

۱۴۷۸ عن عائشة قالت لددنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه فأشار أن لا نلذوني فلقلنا كراهية المريض للدواء فلما أفانق قال لا يبقى أحد منكم إلا لدد غير العباس فإنه لم يشهدكم *

باب في الحجامة والسعوط

۱۴۷۹ عن ابن عباس رضي الله عنه أن النبي ﷺ احتجم وأعطى الحجام أجره واستعط *

باب التداوي بالحجامة والكي

۱۴۸۰ عن عاصم بن عمر بن قدامة قال جلعسا جابر بن عبد الله في أهلنا وزجل يشتكى خراجاً به أو جراحاً فقال ما تشكى قال خراج بي قد شق علي فقال يا غلام النبي بحجام فقال له ما تصنع بالحجام يا أبا عبد الله قال أريد أن أغلق فيه معصماً قال والله إن الذباب ليصيني أو يصيني

کپڑا لگے گا تو مجھے تکلیف ہوگی اور مجھ پر بہت سخت (وقت) گزرے گا۔ جب سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس کو پچھنے لگانے سے رنج ہوتا ہے تو کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تمہاری دواؤں میں بہتر کوئی دوا ہے تو تین ہی دوائیں ہیں، ایک تو پچھنا، دوسرے شہد کا ایک گھونٹ اور تیسرے انگارے سے جلانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا۔ راوی نے کہا کہ پھر پچھنے لگانے والا آیا اور اس نے اس کو پچھنے لگائے اور اس کی بیماری جاتی رہی۔

1481: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی اجازت چاہی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طیبہ کو ان کے پچھنے لگانے کا حکم دیا۔ راوی نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ ابو طیبہ ام المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضائی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے (جن سے پرہیز ضروری نہیں اور ضرورت کے وقت دوا کے لئے اگر عورت یا لڑکانہ ملے تو اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے)۔

باب: رگ کاٹنے اور داغنے سے علاج۔

1482: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس حکیم کو بھیجا، اس نے ایک رگ کاٹی (یعنی نصدلی)، پھر اس پر داغ دیا۔

باب: زخم کا علاج داغ دینے سے۔

1483: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو اکمل (ایک رگ ہے) میں تیراگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھ سے تیر کے پھل سے داغ دیا، ان کے ہاتھ پر سوزش ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ داغ دیا۔

باب: شراب کے ساتھ دوا (جان نہیں)۔

اس باب کے بارے میں سیدنا واکل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کتاب الاشرار میں گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 1279)

النَّوْبُ فَيُؤَدِّيهِ وَيَشْقُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى تَبْرُمَهُ مَنْ ذَلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ لِي فِي شَرْطَةٍ مَخْجَمٍ أَوْ شَرِبَةٍ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَكْتُوِيَ قَالَ فَبَجَاءَ بِحِجَامٍ فَشَرَطَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ *

۱۴۸۱ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَخْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ أَوْ غَلَامًا لَمْ يَحْتَلِمَ *

باب التداوي بقطع العروق والكي

۱۴۸۲ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ طَبِيبًا لَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَّاهُ عَلَيْهِ *

باب التداوي للمرحح بالكبي

۱۴۸۳ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رُمِي سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَعْمَلِهِ قَالَ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ رَمَمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ *

باب التداوي بالخمر

فِيهِ حَدِيثُ وَإِنَّا بِنُ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي كِتَابِ الْأَشْرَبَةِ -

طاعون کے متعلق

باب : طاعون کے بارے میں، اور یہ کہ یہ ایک عذاب ہے، اس لئے نہ تو اس (طاعون زدہ ہستی) میں داخل ہو اور نہ اس (طاعون زدہ ہستی) سے بھاگو۔

1484: سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بیماری (طاعون ایک) عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا۔ پھر وہ زمین میں رہ گیا۔ کبھی چلا جاتا ہے، کبھی پھر آتا ہے۔ لہذا جو کوئی کسی ملک میں سے کہ وہاں طاعون ہے، تو وہاں نہ جائے اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔

1485: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی طرف نکلے۔ جب (مقام) سرخ پر پہنچے (جو کہ کنارہ حجاز پر شام سے متصل ایک ہستی ہے) تو ان سے اجناد کے لوگوں نے ملاقات کی (اجناد سے مراد شام کے پانچ شہر ہیں، فلسطین، اردن، دمشق، حمص اور قسریں) سیدنا ابو سعید بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا پھیل گئی ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے سامنے مہاجرین اولین کو بلاؤ۔ (مہاجرین اولین وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی ہو) میں نے ان کو بلایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ لیا اور ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا پھیل ہوئی ہے۔ انہوں نے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ آپ ایک اہم کام کے لئے نکلے ہوئے ہیں اس لئے ہم آپ کا لوٹنا مناسب نہیں سمجھتے۔ بعض نے کہا کہ تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں جو اگلوں میں باقی رہ گئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ہیں اور ہم ان کو وہابی ملک میں لیجانا مناسب نہیں سمجھتے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا کہ انصار کے لوگوں کو بلاؤ۔ میں نے ان کو بلایا تو انہوں نے ان سے مشورہ لیا۔ انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور انہی کی طرح اختلاف کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا کہ اب قریش کے بوزھوں کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے یا (فتح کے ساتھ ہی) مسلمان ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو بلایا اور ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہیں کیا، سب نے یہی کہا کہ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کر لوٹ جائیے اور ان کو وہاں کے سامنے نہ کیجئے۔ آخر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں منادی کرادی کہ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہوں گا (اور مدینہ لوٹوں گا) تم بھی سوار ہو جاؤ۔ سیدنا ابو سعید بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تقدیر سے بھاگتے ہو؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کاش یہ بات کوئی اور کہتا (یا اگر اور کوئی کہتا تو میں اس کو سزا دیتا) اور

کتابُ الطَّاعُونِ

بَابُ فِي الطَّاعُونِ وَأَنَّهُ رَجَزٌ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ

۱۴۸۴ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هَذَا الْوَجْعَ أَوْ السَّقَمَ رَجَزٌ غَذَبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْأَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجُهُ الْفِرَارُ مِنْهُ *

۱۴۸۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْعٍ لَقِيَهِ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجُرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تَقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ لِي الْأَنْصَارُ فَدَعَوْهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشِيخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَسَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تَقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَسَادَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِي النَّاسِ إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَى ظَهْرِ فَأَصْبَحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجُرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَفَرَارًا مِنْ قَدْرِ اللَّهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بر اجانتے تھے ان کا خلاف کرنے کو ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگتے ہیں۔ کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک واوی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ ہر سبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹوں کو سبز اور شاداب کنارے میں چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب میں چراؤ تب بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ جیسے اس چراہے پر کوئی الزام نہیں ہے بلکہ اس کا فعل قابلِ تعریف ہے کہ جانوروں کو آرام دیا ایسا ہی میں بھی اپنی رعیت کا چرانے والا ہوں تو جو ملک اچھا معلوم ہوتا ہے ادھر لے جاتا ہوں اور یہ کام تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر الہی ہے)؟ اتنے میں سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب تم سنو کہ کسی ملک میں وبا پھیلے ہے تو وہاں مت جاؤ اور اگر تمہارے ملک میں وبا پھیلے تو بھاگو بھی نہیں۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا (کہ ان کی رائے حدیث کے موافق قرار پائی) اور واپس لوٹ آئے۔

بدفالی، اور متعدی (اچھوت) بیماری

باب: نہ عدوی کوئی چیز ہے اور نہ طیرہ، نہ صفر اور نہ حامہ۔

1486: ابوسلمہ بن عبدالرحمن سیدنا ابوالوریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں تو ایک دیہاتی بولا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اونٹوں کا کیا حال ہے؟ ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسے کہ ہرن اور پھر ایک خارش اونٹ ان میں جاتا ہے اور سب کو خارش کر دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر پہلے اونٹ کو کس نے خاشا کیا تھا؟ ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عدوی، طیرہ، صفر اور ہامہ کوئی چیز نہیں ہیں۔

(عدوی سے مراد کسی بیماری کا متعدی (اچھوت) ہونا، طیرہ کا مطلب کسی چیز سے بدفالی پکڑنا، صفر سے مراد صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھنا، جیسے آج بھی کچھ لوگ سمجھتے ہیں اور حامہ سے مراد اٹو ہے کہ جسے عرب منحوس سمجھتے تھے)۔

باب: بیمار اونٹ تندرست اونٹ پر نہ لایا جائے۔

1487: ابن شہاب سے روایت ہے کہ سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی (اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی بیماری کسی سے خود بخود نہیں لگتی۔ دوسرے کسی کو بھی لگتی ہے تو اللہ کے حکم سے لگتی ہے۔ اسی لئے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ

غَيْرُكَ فَالَهَا يَا أبا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعْمَ نَفَرٌ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَهَيَّطْتَ وَادِيًا لَهُ غَدَوَاتٍ إِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ؟ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مُتَعَبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِنْ هَذَا عَلَمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فَرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ *

کتاب الطيرة والعدوی

باب لا عدوی ولا طیرة ولا صفر ولا هامة

۱۴۸۶ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفْرٌ وَلَا هَامَةٌ فَقَالَ أَغْرَابِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الطَّبَاءُ فَيَجِيءُ النَّبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ لَهَا فَيَجْرِبُهَا كُلُّهَا؟ قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلُ؟ * وَفِي رِوَايَةٍ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيرَةَ وَلَا صَفْرٌ وَلَا هَامَةٌ *

باب لا یورد ممرض علی مصح

۱۴۸۷ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَيُعَدُّ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسَوِّدُ

کے پاس نہ لانے کا حکم دیا ہے)۔ اور ابوسلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیمار اونٹ تندرست اونٹوں کے پاس نہ لایا جائے۔ ابوسلمہ نے کہا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے، پھر اس کے بعد انہوں نے یہ حدیث کہ ”بیماری نہیں لگتی“ بیان کرنا چھوڑ دی اور یہ بیان کرتے رہے کہ بیمار اونٹ تندرست اونٹ پر نہ لایا جائے۔ حارث بن ابی ذباب نے جو کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے ان سے کہا کہ اے ابو ہریرہ! تم اس حدیث کے ساتھ ایک دوسری بھی حدیث بیان کیا کرتے تھے، اب تم اس کو بیان نہیں کرتے، وہ حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور کہا کہ میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا، البتہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے۔ حارث نے ان سے اس بات میں اس حد تک جھگڑا کیا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غصے ہوئے اور انہوں نے ہمیشہ کی زبان میں کچھ کہا۔ پھر حارث سے پوچھا کہ تم مجھے ہو کہ میں نے کیا کہا؟ حارث نے کہا کہ نہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے یہی کہا کہ میں اس حدیث کے بیان کرنے کا انکار کرتا ہوں۔ ابوسلمہ نے کہا کہ میری عمر کی قسم! سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سے اس حدیث کو بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی پھر معلوم نہیں کہ ابو ہریرہ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک حدیث سے دوسری حدیث کو انہوں نے منسوخ سمجھا۔ (صحیح بخاری میں شیخ کا ذکر نہیں ہے بلکہ صرف یہ ہے کہ ہم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس حدیث کے سوا کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا)۔

باب: نوہ کوئی چیز نہیں۔

1488: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ تو ایک کی بیماری دوسرے کو لگتی ہے، نہ ہامہ ہے، نہ نوہ کی کوئی حقیقت ہے اور نہ صفر کی۔ (نوہ ستارے کے طلوع و غروب کو کہتے ہیں جیسے عربوں کا بھی خیال تھا اور آج کل کے نجومیوں کا بھی کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی وغیرہ)۔

باب: غول کوئی چیز نہیں۔

1489: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک کی بیماری دوسرے کو لگتی ہے، نہ نحوست کوئی چیز ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے۔ (غول سے مراد عوام کا یہ خیال ہے کہ جنگل میں شیاطین ہوتے ہیں جو رات کو چراغ کی طرح چمکتے ہیں کبھی لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں اور کبھی قتل کر دیتے ہیں)۔

باب: جذام (کوڑھ پن) میں مبتلا شخص سے دور رہنے سے متعلق۔

مُرْضٌ عَلَىٰ مُصِحِّ قَالَ أَبُو سَلْمَةَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُهُمَا كَلْتَيْهِمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَمَتَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَوْلِهِ لَا عَذْوَىٰ وَأَقَامَ عَلِيٌّ أَنْ لَا يُورِدُ مُرْضٌ عَلَىٰ مُصِحِّ قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذَبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تُحَدِّثُنَا مَعَ هَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ قَدْ سَكَتَ عَنْهُ كُنْتُ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذْوَىٰ فَأَبَىٰ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يَعْرِفَ ذَلِكَ وَقَالَ لَا يُورِدُ مُرْضٌ عَلَىٰ مُصِحِّ فَمَا رَأَىٰ الْحَارِثُ فِي ذَلِكَ حَتَّىٰ غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَرَطَنَ بِالْحَبِشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ أَتَدْرِي مَاذَا قُلْتَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتَ أُبَيْتُ قَالَ أَبُو سَلْمَةَ وَلَعْمَرِي لَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَىٰ فَلَا أَذْرِي أَنَسِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْ نَسَخَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ *

باب لا نوہ

۱۴۸۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَىٰ وَلَا هَامَةَ وَلَا نوہَ وَلَا صَفَرَ *

باب لا غول

۱۴۸۹ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذْوَىٰ وَلَا طَيْبِرَةَ وَلَا غُولَ *

باب في اجتناب المُنْتَلَىٰ

1490: سیدنا شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا بھیجا کہ ہم نے تجھ سے بیعت لے لی تم لوٹ جاؤ۔

باب: اچھی فال کے متعلق۔

1491: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بدفالی کوئی چیز نہیں (یعنی کسی کو منحوس سمجھنا) اور بہتر فال ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! فال کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ نیک بات جو تم میں سے کوئی نہ۔

باب: نحوست گھر، عورت اور گھوڑے میں (ہو سکتی ہے)۔

1492: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی نحوست تیسری ہو سکتی ہے تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہو سکتی ہے۔

1493: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر (نحوست) کسی چیز میں ہے تو وہ گھر، خادم اور گھوڑا ہے۔

کہانت کے متعلق۔

باب: کاہن کے پاس آنے کی ممانعت اور لکیر کے ذکر میں۔

اس باب کے بارے میں سیدنا معاویہ بن حکم السلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 333)۔

باب: وہ بات جس کو جن اچک کر لے جاتا ہے۔

1494: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لغو ہیں (ان کی کوئی حیثیت نہیں) اور کسی اعتبار کے لائق نہیں ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ان کی بعضی بات صحیح نکلتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سچی بات وہی ہے جس کو جن اڑ لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے جیسے مرغ مرغی کو دانے کے لئے بلاتا ہے۔ پھر وہ اس میں اپنی طرف لغو اور سوچوٹ سے زیادہ ملاتے ہیں (اور لوگوں سے کہتے ہیں)۔

باب: ستاروں کے ذریعے شیطانوں پر حملے کے متعلق جبکہ وہ (فرشتوں

سے) چوری سنتے ہیں۔

1495: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک انصاری صحابی نے (ایک روایت میں ہے کہ کچھ صحابہ نے) بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا۔ آپ ﷺ

۱۴۹۰ عن الشرید رضی اللہ عنہ قال کان فی وفد ثقیف رجلٌ مجذومٌ فأرسل إلیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم إنا قد بايعناک فأرجع*

باب فی الفأل الصالح

۱۴۹۱ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا طیرۃ وخیرہما الفأل قبل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما الفأل؟ قال الکلمۃ الصالحۃ یسمئہا أحدکم*

باب الشؤم فی الدار والمرآة والفرس

۱۴۹۲ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال إن یک من الشؤم شیء حق؛ ففی الفرس والمرآة والدار*

۱۴۹۳ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال إن کان فی شیء؛ ففی الربع والخادم والفرس*

کتاب الکہانۃ

باب التہی عن إیمان الکہان و ذکر الخط

فی حدیث معاویۃ ابن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ وقد تقدّم فی کتاب الصلّٰة۔

باب ما یخطفہ الجن

۱۴۹۴ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سألت أنس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکہان؟ فقال لہم رسول اللہ ﷺ لیسوا بشیء قالوا یا رسول اللہ ﷺ فإلہم یحدثون أحمیانا الشیء یكون حقاً؟ قال رسول اللہ ﷺ تلک الکلمۃ من الجن یخطفہا الجنی فیقرہا فی أذن ولہ قر الدجاجۃ فیخلطون فیہا اکثر من مائۃ کذبة*

باب فی رمی الشیاطین بالبحوم عند استراق

السمع

۱۴۹۵ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال أخبرنی رجل (وفی روایۃ: رجال) من أصحاب النبی ﷺ من الأنصار ألہم یتماہم جلوس لیلۃ مع

نے فرمایا کہ جب جاہلیت کے زمانہ میں ایسا واقعہ ہوتا تھا تو تم اسے کیا کہتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں، ہم جاہلیت کے زمانے میں یوں کہتے تھے کہ آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا فوت ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ستارہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کے لئے نہیں ٹوٹتا، لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں، پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کہتے ہیں، یہاں تک کہ تسبیح کی نوبت آسمان دنیا والوں تک پہنچتی ہے۔ پھر جو لوگ عرش اٹھانے والے فرشتوں سے قریب ہیں، وہ ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا حکم دیا؟ وہ بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح آسمان والے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ خبر آسمان دنیا والوں تک آتی ہے۔ ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو آ کر سناتے ہیں۔ فرشتے جب ان جنوں کو دیکھتے ہیں تو ان ستاروں سے مارتے ہیں (تو یہ ستارے ان کے کوڑے ہیں) پھر جو خبر جن لاتے ہیں، اگر اتنی ہی کہیں توجہ ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملائے ہیں اور زیادہ کرتے ہیں۔

باب: جو نجومی کے پاس آتا ہے اس کی نماز قبول نہیں۔

1496: سیدہ صفیہ بنت ابی عبید رسول اللہ ﷺ کی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے روایت کرتی ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نجومی کے پاس جا کر اس سے کوئی بات پوچھے، تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

سانپ وغیرہ کے متعلق۔

باب: گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے کی ممانعت۔

1497: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ سانپوں کو اور کتوں کو مار ڈالو۔ اور دو دھاری سانپ کو اور دم کٹے کو بھی مار ڈالو، کیونکہ یہ دونوں بیٹائی کھو دیتے ہیں اور حمل والیوں کا حمل گرا دیتے ہیں۔ زہری نے کہا کہ یہ شاید ان کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں جو سانپ دیکھتا ہوں اس کو فوراً مار ڈالتا ہوں۔ ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا کہ زید بن خطاب یا ابولہبہ رضی اللہ عنہما میرے سامنے سے گزرے اور میں اس کا پیچھا کر رہا تھا، انہوں نے کہا کہ اے عبد اللہ ٹھہرو! میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سانپوں کے مار ڈالنے کا حکم کیا ہے، انہوں

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وَلَدَ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لَمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلَ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّنْبِيحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيَخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ لِيَسْتَخْبِرُوا بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبْرُ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَحْطَفُ الْجِنَّ السَّمْعَ فَيَقْدِفُونَ إِلَى أَوْلِيَانِهِمْ وَيُرْمُونَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرَأُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ *

باب من أتى عرافاً؛ لم تقبل له صلاة

١٤٩٦ عن صفية (وهي بنت أبي عبيد) عن بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أتى عرافاً فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين ليلة *

کتاب الحیات وغیرہا

باب الثهي عن قتل ذوات اليبوت

١٤٩٧ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بقتل الكلاب يقول اقتلوا الحيات والكلاب واقتلوا ذا الطفتين والأبتر فإنهما يلتصقان البصر ويستسقطان الحبالی قال الزهري وتری ذلك من سمئهما والله أعلم قال سالم قال عبد الله بن عمر رضي الله عنه فليئت لا أترك حية أراها إلا قتلتها فيتا أنا أطارد حية يوماً من ذوات اليبوت مر بي زيد بن الخطاب رضي الله عنه أو أبو لبابة رضي الله عنه وأنا

نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر کے سانپ مارنے سے منع کیا ہے۔ (یعنی جن سانپوں میں زہر نہیں ہوتا اور وہ گھروں میں رہتے ہیں یا بعض اوقات شیاطین کی شکل میں رہتے ہیں، ان کے قتل سے دوسرے شیاطین نقصان پہنچاتے ہیں جس کا ذکر اگلی حدیث میں وضاحت سے ہے)۔

باب: گھر میں رہنے والے سانپوں کو تین بار خیر دار کرو۔

1498: ابوسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ سے روایت ہے کہ وہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر گئے۔ ابوسائب نے کہا کہ میں نے ان کو نماز میں پایا تو بیٹھ گیا۔ میں نماز پڑھ چکے کا منتظر تھا کہ اتنے میں ان لکڑیوں میں کچھ حرکت کی آواز آئی جو گھر کے کونے میں رکھی تھیں۔ میں نے ادھر دیکھا تو ایک سانپ تھا۔ میں اس کے مارنے کو دوڑا تو سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جا۔ میں بیٹھ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے ایک کوشری دکھاتے ہوئے پوچھا کہ یہ کوشری دیکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، انہوں نے کہا کہ اس میں ہم لوگوں میں سے ایک جوان رہتا تھا، جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خندق کی طرف نکلے۔ وہ جوان دو پہر کو آپ ﷺ سے اجازت لے کر گھر آیا کرتا تھا۔ ایک دن آپ ﷺ سے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہتھیار لے کر جا کیونکہ مجھے بنی قریظہ کا ڈر ہے (جنہوں نے دعا بازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے)۔ اس شخص نے اپنے ہتھیار لے لئے۔ جب اپنے گھر پر پہنچا تو اس نے اپنی بیوی کو دیکھا کہ دروازے کے دونوں پتوں کے درمیان کھڑی ہے۔ اس نے غیرت سے اپنا نیزہ اسے مارنے کو اٹھایا تو عورت نے کہا کہ اپنا نیزہ سنبھال اور اندر جا کر دیکھ تو معلوم ہوگا کہ میں کیوں نکلی ہوں۔ وہ جوان اندر گیا تو دیکھا کہ ایک بڑا سانپ کندلی مارے ہوئے کچھونے پر بیٹھا ہے۔ جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسے نیزہ میں پرو لیا، پھر نکلا اور نیزہ گھر میں گاڑ دیا۔ وہ سانپ اس پر لوٹا اس کے بعد ہم نہیں جانے کہ سانپ پہلے مرایا جوان پہلے شہید ہوا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے سارا قصہ بیان کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس جوان کو پھر جلا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ساتھی کے لئے بخشش کی دعا کرو۔ پھر فرمایا کہ مدینہ میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں، پھر اگر تم سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خیر دار کرو، اگر تین دن کے بعد بھی نہ نکلیں تو ان کو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہیں (یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں)۔

باب: سانپوں کو مارنا۔

1499: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے

أَطَارُهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ *

باب إِيذَانُ الْعَوَامِرِ فَلَمَّا

١٤٩٨ عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ
دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي بَيْتِهِ
قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيَ فَجَلَسْتُ أَنْظُرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ
صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تُخْرِبُكَ فِي عَرَاجِينَ فِي نَاحِيَةِ
الْبَيْتِ فَالْتَفْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ فَوَيْتٌ لِأَقْلَاهَا فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ
أَجْلِسَ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَيَّ بِيْتِ فِي
الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ فِيهِ
فَتَى مِمَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ
فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذْ عَلَيْكَ
سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَأَخَذَ الرَّجُلُ
سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَةٌ بَيْنَ الْبَايِنِ قَانِمَةٌ فَأَهْوَى
إِلَيْهَا الرَّوْمِحَ لِيَطْمَئِنَّا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ
أَكْفَفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا
الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى
الْفَرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَضَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ
فَوَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاصْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرِي أَيُّهُمَا
كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمْ الْفَتَى قَالَ فَجِئْنَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللَّهُ
نِيحِي لَنَا فَقَالَ اسْتَظْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ
بِالْمَدِينَةِ حَيَّةٌ قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا
فَأَذْنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِن بَدَأَ لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ
فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ *

باب قَتْلُ الْحَيَّاتِ

١٤٩٩ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ساتھ غار میں تھے اس وقت آپ ﷺ پر سورہ "وَالْمُرْسَلَاتِ غُرُفًا" اتاری تھی۔ ہم آپ ﷺ کے منہ مبارک سے تازی تازی یہ سورت کن رہے تھے کہ اتنے میں ایک سانپ نکلا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو۔ ہم اس کے مارنے کو لپکے تو وہ ہم سے سبقت لے گیا (یعنی چھپ گیا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو تمہارے ہاتھ سے بچایا جیسا کہ تمہیں اس کے شر سے بچایا۔

باب: گرگوں کو مارنے کے بارے میں۔

1500: سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس کا نام فوسیق رکھا (یعنی چھوٹا فاسق)۔

1501: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی مار میں مارے، اسکو اتنا ثواب ہے اور جو دوسری مار میں مارے، اسکو اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری مار میں مارے، اسکو اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص گرگٹ کو پہلی مار میں مارے اس کی سونئیاں لکھی جائیں گی اور جو دوسری مار میں مارے، اس کو اس سے کم اور جو تیسری مار میں مارے، اس کو اس سے کم۔

باب: ککوڑوں اور چیونٹیوں کو مارنے کے بارے میں۔

1502: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر ایک درخت کے نیچے اترے، ان کو ایک چیونٹی نے کاٹا تو ان کے حکم سے چیونٹیوں کا تھتھ نکالا گیا پھر انہوں نے حکم دیا تو وہ جلا دیا گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تھا) تو نے سزا دی ہوئی (دوسری چیونٹیوں کا کیا قصور تھا)۔

باب: بلی کو مارنے کے متعلق۔

1503: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب ہوا۔ اس نے بلی کو پکڑے رکھا یہاں تک کہ وہ مر گئی، پھر اسی بلی کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی۔ جب اس نے بلی کو قید میں رکھا تو نہ کھانا دیا، نہ پانی اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی (اس نے بلی کو تڑپا تڑپا کر مارا تھا اس لئے جہنم میں گئی)۔

باب: چوہے کے بارے میں اور یہ کہ مسخ شدہ ہیں۔

1504: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا، معلوم نہ ہوا کہ وہ کہاں گیا میں سمجھتا ہوں کہ وہ گروہ چوہے ہیں (مسخ ہو کر)۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب چوہوں کے لئے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں (گویا

قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ وَقَدْ أُنزِلَتْ عَلَيْهِ (وَالْمُرْسَلَاتِ غُرُفًا) فَتَحَنَّنَّا أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً إِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيْثُ فَقَالَ اقْتُلُوهَا فَأَبْتَدَرْنَاهَا لِنَقُضَهَا فَسَبَقْتَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرُّهَا *

باب في قتل الأوزاع

١٥٠٠ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْعِ وَسَمَاءَهُ فَوَيْسِقًا *

١٥٠١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ وَزْعًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ لِدُونَ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّلَاثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ لِدُونَ الثَّانِيَةِ * وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ قَتَلَ وَزْعًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٌ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّلَاثَةِ دُونَ ذَلِكَ *

باب في قتل التَّمَلُّ

١٥٠٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَاذِهِ فَأَخْرَجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأَخْرَقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهَا فَهَلَا نَمْلَةٌ وَاحِدَةٌ *

باب في قتل الهرِّ

١٥٠٣ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّسَارُ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ *

باب في الفأرِ وأنه مسخ

١٥٠٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِدْتُ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَذُرُّوْنَ مَا فَعَلْتُ وَلَا أَرَاهَا إِلَّا الْفَأْرُ أَلَا

قرینہ یہ ہے کہ چوہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہوں جو مسخ ہوئے تھے اگرچہ وہ زندہ نہ رہے ہوں اس لئے کہ بنی اسرائیل کی شریعت میں اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ حرام تھا) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے یہ حدیث سیدنا کعب سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ پھر انہوں نے کئی بار پوچھا، تو میں نے کہا کہ کیا میں تورات پڑھتا ہوں؟ (جو اس میں دیکھ کر یہ روایت میں نے حاصل کی ہو میرا تو سارا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے) ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کیا مجھ پر تورات نازل ہوتی ہے (جس سے پڑھ کر میں تمہیں بتاتا ہوں)؟

باب: جانوروں کو پانی پلانے کے متعلق۔

1505: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص راہ میں بہت پیاس کی حالت میں جا رہا تھا کہ اسے ایک کنواں ملا۔ وہ اس میں اتر اور پانی پی لیا۔ پھر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا کہ اس نے (پیاس کی وجہ سے) اپنی زبان نکالی ہوئی ہے اور ہانپ رہا ہے اور گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ وہ شخص بولا کہ اس کتے کا یہ حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہے جیسا میرا حال تھا۔ پھر وہ کنوئیں میں اتر اور اپنے موزے میں پانی بھرا، اور موزہ منہ میں لے کر اوپر چڑھا اور وہ پانی کتے کو پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ نیکی قبول کی اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں ان جانوروں کو کھلانے اور پلانے میں بھی ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے (یہ اس لئے کہا کہ مرے ہوئے حیوان کا جسم اور جگر خشک ہو جاتا ہے)

شعر وغیرہ کا بیان۔

باب: شعر اور اس کے پڑھنے کے بارے میں۔

1506: سیدنا شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے امیہ بن ابی حلت کے کچھ شعر یاد ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھ۔ میں نے ایک بیت پڑھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور پڑھ۔ میں نے ایک اور پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور پڑھ یہاں تک کہ میں نے سو ابیات پڑھے۔

باب: سب سے گچی بات جو کسی شاعر نے کہی (وہ کونسی ہے؟)

1507: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاعروں میں سب سے زیادہ سچ کلام لبید کا یہ کلام ہے کہ ”خبردار اللہ کے علاوہ ہر چیز لغو ہے“ اور ابوصلت کا پیمانہ امیہ اسلام کے قریب تھا (کیونکہ اس کے عقائد اچھے

ترونها إذا وضع لها ألبان الإبل لم تشرته وإذا وضع لها ألبان الشاء شربته؟ قال أبو هريرة رضي الله عنه فحدثت هذا الحديث كما قال آلت سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت نعم قال ذلك مرارا قلت أقرأ التوراة؟ وفي رواية: أفألت علي التوراة؟

باب سقَى البهائم

۱۵۰۵ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يمشي بطريق اشتد عليه العطش فوجد بئرا فنزل فيها فشرب ثم خرج فإذا كلب يلهث يأكل الثرى من العطش فقال الرجل لقد بلغ هذا الكلب من العطش مثل الذي كان بلغ مني فنزل البئر فملا خفه ماء ثم أمسكه بفيه حتى رقي فسقى الكلب فشكر الله له فغفر له قالوا يا رسول الله رضي الله عنه وإن لنا في هذه البهائم لأجرا؟ فقال في كل كبد رطبة أجر *

کتابُ الشعرِ وغیرہ

باب فی الشعرِ والشادہ

۱۵۰۶ عن الشریک رضي الله عنه قال رذفت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال هل معك من شعر أمية بن أبي الصلت شيء؟ قلت نعم قال هي فأنشدته بيتا فقال هي ثم أنشدته بيتا فقال هي حتى أنشدته مائة بيت *

باب أصدق كلمة قالها الشاعر

۱۵۰۷ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أصدق كلمة قالها شاعر كلمة لبید: (ألا كل شيء ما خلا الله باطل)

تھے گو وہ اسلام سے محروم رہا۔

باب: شعر سے پیٹ بھرنے کی کراہت۔

1508: سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے، یہاں تک کہ اس کے پیچھڑے تک پہنچے تو یہ اس کے حق میں شعروں سے اپنا پیٹ بھرنے سے بہتر ہے۔ (یعنی اشعار میں اتنا مصروف ہو جانا کہ قرآن و حدیث و علوم دینیہ سے غافل ہو جائے)۔

باب: تعریف کرنے والوں کے مونہوں میں مٹی ڈالنے کا بیان۔

1509: ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ ایک شخص سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا۔ سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے، اور وہ ایک موٹے آدمی تھے اور تعریف کرنے والے کے منہ میں کنکریاں ڈالنے لگے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے مقداد! تمہیں کیا ہوا؟ وہ بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو۔

باب: تزکیہ اور مدح کی کراہت کے بارے میں۔

1510: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا تو ایک شخص بولا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کے رسول کے بعد کوئی شخص فلاں فلاں کام میں اس شخص سے بہتر نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہائے تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹ لی، کئی بار ایسا ہی فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرنا ضروری سمجھے (اگر وہ واقعی ایسا ہو) تو یوں کہے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہے اس پر بھی میں اللہ کے سامنے کسی کو اچھا نہیں کہتا (یعنی معلوم نہیں کہ وہ اللہ کے نزدیک کیا ہے کیونکہ یہ علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں یا جس کو اللہ بتائے)۔

باب: چوسر کے ساتھ کھینے کے متعلق۔

1511: سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چوسر کھلا اس نے گویا اپنے ہاتھ سوار کے گوشت اور سوار کے خون سے رنگے۔

وَكَاذَ أَمِيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِّمَ *

باب كَرَاهِيَةِ الْاِمْتِلَاءِ مِنَ الشَّعْرِ

۱۵۰۸ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَنْ يَمْتَلِيَ جَوْفُ

أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَ شِعْرًا *

باب حَتْفِ الثَّرَابِ فِي وُجُوهِ الْمَدْحِيِّينَ

۱۵۰۹ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ

يَمْدَحُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَمِدَ الْمُقَدَّادُ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا صَخْمًا فَجَعَلَ

يَخْتُو فِي وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ مَا سَأَلْتُكَ؟ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا

رَأَيْتُمُ الْمَدْحِيِّينَ فَاحْتُوا فِي وُجُوهِهِمُ الثَّرَابَ *

باب فِي كَرَاهِيَةِ التَّرْكِيَةِ وَالْمَدْحِ

۱۵۱۰ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا

مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذَا

وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحَلِكُ

قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ

مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانًا إِنْ كَانَ

يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَلَا أَرْكَبِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا *

باب اللَّعْبِ بِالْتَرْدِشِيرِ

۱۵۱۱ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالْتَرْدِشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ

يَدَيْهِ فِي لَحْمِ خَنْزِيرٍ وَدَمِهِ *

خوابوں کا بیان

باب: نبی ﷺ کے خواب کے بیان میں۔

1512: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ایک رات کو نیند کی حالت میں دیکھنے والے کی طرح (خواب) دیکھا کہ جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں، پس ہمارے آگے تر کھجوریں لائی گئیں جس کو ابن طباطبائی کی کھجور کا نام دیا جاتا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ ہمارا درجہ دنیا میں بلند ہوگا، آخرت میں نیک انجام ہوگا اور یقیناً ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔

1513: سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے اس زمین کی طرف ہجرت کرتا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں، میرا مکان یمامہ اور حجر کی طرف ہے لیکن وہ مدینہ نکلا، جس کا نام یشرب بھی ہے اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی، اس کی تعبیر اُحد کے دن مسلمانوں کی شکست تھی۔ پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو آگے سے ویسی ہی ثابت اور اچھی ہو گئی۔ اس کی تعبیر یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہو گئی (یعنی جنگ اُحد کے بعد خیر اور کدھ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا) اور میں نے اسی خواب میں گائیں دیکھیں (جو کالی جاتی تھیں) اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے (جیسے یہ جملہ بولا جاتا ہے اللہ خیر) اس سے مسلمانوں کے وہ لوگ مراد تھے جو اُحد میں شہید ہوئے اور خیر سے مراد وہ خیر تھے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد بھیجی اور سچائی کا ثواب جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کے بعد عطا کیا۔

باب: نبی ﷺ کا خواب میں مسیلمہ کذاب اور اسود عسی کذاب کے متعلق

1514: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب (جو نبوت کا جھوٹ دعویٰ کرتا تھا اور اسی وجہ سے اس کا لقب کذاب ہوا، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد میں اپنے تابعین کے مارا گیا) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد (ﷺ) مجھے اپنے بعد خلافت دیں تو میں ان کی پیروی کرتا ہوں۔ مسیلمہ کذاب اپنے ساتھ اپنی قوم کے بہت سے لوگ لے کر آیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں لکڑی کا ایک ٹکڑا تھا۔ آپ ﷺ مسیلمہ کے لوگوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا کہ اے مسیلمہ! اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو بھی تجھ کو نہ دوں گا اور میں اللہ کے حکم کے خلاف تیرے بارے میں فیصلہ کرنے والا نہیں اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو قتل

کتاب الرؤیا

باب فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥١٢ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَزُورُ التَّائِمُ كَأَنَّ فِي دَارِ عَقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأَتَيْنَا بِرُطْبٍ مِنْ رُطْبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرُّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنْ دِينَنَا قَدْ طَابَ *

١٥١٣ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَيْهَا الْيَمَامَةَ أَوْ هَجَرْتُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَشْرَبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أَصِيبُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنُ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقْرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمْ التَّقَرُّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصَّدَقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ *

باب رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَيِّمَةَ

الْكُذَّابِ وَالْعَنْسَى الْكُذَّابِ

١٥١٤ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيِّمَةَ الْكُذَّابِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَيَجْعَلُ يَقُولُ إِنَّ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جَرِيدَةً حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيِّمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ اتَّعَدَى أَمْرَ اللَّهِ فَيْكَ وَلَنْ أَتَّبِرْتَ لِيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي لِأُرَاكَ الَّذِي أُرَيْتُ فَيْكَ مَا أُرَيْتُ وَهَذَا ثَابِتٌ

کرے گا (آپ ﷺ کا یہ فرمان صحیح ہو گیا) اور یقیناً تجھے وہی جانتا ہوں جو مجھے تیرے بارے میں خواب میں دکھایا گیا ہے اور یہ ثابت تجھے میری طرف سے جواب دے گا۔ پھر آپ ﷺ وہاں سے چلے گئے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ نبی ﷺ نے کیا فرمایا کہ تو وہی ہے جو مجھے خواب میں تیرے بارے میں دکھایا گیا، تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ میں سو رہا تھا کہ میں نے (خواب میں) اپنے ہاتھ میں سونے کے دو ٹکڑے دیکھے، وہ مجھے بڑے معلوم ہوئے اور خواب ہی میں مجھ پر القا کیا گیا کہ ان کو پھونک مارو، میں نے پھونکا تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر یہ کی کہ اس سے مراد دو جھوٹے ہیں، جو میرے بعد نکلیں گے۔ ان میں سے ایک عنسی صنعاء والا اور دوسرا ایمامہ والا (مسئلہ کذاب) ہے۔

باب: نبی ﷺ کا قول کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا، تحقیق اس نے مجھے سچ دیکھا۔

1515: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص مجھے خواب میں دیکھے، وہ عنقریب مجھے جاگتے میں بھی دیکھے گا یا فرمایا کہ جو خواب میں مجھے دیکھے، اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ ابوسلمہ نے کہا کہ ابوقادہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا، اس نے سچ دیکھا۔

باب: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔

1516: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پھر جب کوئی تم میں سے ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں طرف تھو کے یا (تھو کے بغیر) تھو تھو کرے اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے، پھر وہ خواب اس کو ضرر نہیں پہنچائے گا۔ ابوسلمہ نے کہا کہ میں بعض خواب ایسے دیکھتا جو کہ پہاڑ سے بھی زیادہ مجھ پر بھاری ہوتے، لیکن جب میں نے یہ حدیث سنی تو مجھ کو کچھ پرواہ نہ رہی۔

باب: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور (خواب میں) جو کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو کسی کو بیان نہ کرے۔

1517: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں بعض خواب ایسے دیکھتا کہ (اس کے ڈر کی وجہ سے) بیمار ہو جاتا تھا۔ پھر میں ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے ملا (ان سے اس بارے میں

رضی اللہ عنہ یُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرَيْتَ فِيكَ مَا أُرَيْتَ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدِي سَوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَنِي شَأْنُهُمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنَّ الْفَخْهَمَا فَتَفَخَّهْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعُنْسِيُّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيَّلَمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةَ *
باب قول النبي صلى الله عليه وسلم من رآني في المنام فقد رآني

١٥١٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ لِمَسِيرَانِي فِي الْيَقِظَةِ أَوْ لَكَأَنَّهَا رَأَى فِي الْيَقِظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِهِ * وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ *

باب الرؤيا من الله والحلم من الشيطان

١٥١٦ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحَلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْتَفِ عَنِ بَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لِأَرَى الرَّؤْيَا أَتَقَلَّ عَلَيَّ مِنْ جِبَلٍ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَمَا أَبَالِيهَا *

باب الرؤيا الصالحة من الله، ومن رأى ما يكره: فلا يحدث به

١٥١٧ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لِأَرَى الرَّؤْيَا نَمْرُضَنِي قَالَ فَلَقِيْتُ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ وَأَنَا كُنْتُ لِأَرَى الرَّؤْيَا فَتَمْرُضَنِي حَتَّى سَمِعْتُ

پوچھا) انہوں نے کہا کہ میرا بھی یہی حال تھا، یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو بیان نہ کرے مگر اپنے دوست سے اور جب بُرا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکر اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ ہوگا۔

باب: اگر ناپا پسندیدہ (خواب) دیکھے تو وہ پناہ مانگے اور کروٹ بدل لے۔
1518: سیدنا جابر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو بُرا سمجھے، تو بائیں طرف تین بار تھوکر اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور جس کروٹ پر لیٹا ہو، اس سے پھر جائے۔

باب: مومن کا خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔
1519 م: سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مومن کا خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (یعنی نبوت میں چھیا لیس اہم چیزیں ہوتی ہیں ان میں ایک سچا خواب ہے)۔

باب: نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔
1519: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (یہ باب اور حدیث تحقیق الہیانی والی کتاب میں نہیں ہے)۔

باب: جب زمانہ قیامت کے قریب ہوگا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہ ہوگا۔
1520: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب قیامت قریب آجائے گی تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور تم میں سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو باتوں میں سچا ہے اور مسلمان کا خواب نبوت کے بیٹھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اور خواب تین طرح کا ہے، ایک تو نیک خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہو اور دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کی طرف سے ہے اور تیسرے وہ خواب جو اپنے دل کا خیال ہو۔ پھر جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے۔ اور میں خواب میں بیڑیاں پڑی دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں اور گلے میں طوق بُرا سمجھتا ہوں۔ راوی (ابوب) نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کلام حدیث میں داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے۔

باب: خواب کی تعبیر کے حلق جو دارہ ہوا ہے۔
1521: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيُضِلَّ عَنْ سَبَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَّوِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَضَرْعَهَا وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ *
باب إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ؛ فَلْيَتَّوِذْ وَلْيَتَّوِذْ عَنِ الْجَنبِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ

۱۵۱۸ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَضِلَّ عَنْ سَبَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَّوِذْ عَنِ الْجَنبِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ *
باب رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ الثُّبُوتِ

۱۵۱۹ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ الثُّبُوتِ *
باب الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتِّينَ جُزْءًا مِنَ الثُّبُوتِ

۱۵۱۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتِّينَ جُزْءًا مِنَ الثُّبُوتِ *
باب إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذِبْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ

۱۵۲۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذِبْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقَكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقَكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ الثُّبُوتِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ لِرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءَ نَفْسَهُ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَضِلَّ وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأَحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْفُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ فَلَا أَذْرِي لَوْ لِي الْحَدِيثُ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ *

باب مَا جَاءَهُ فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا
۱۵۲۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عْتَبَةَ أَنَّ ابْنَ

ﷺ بیان کرتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ بادل کے ٹکڑے سے کھی اور شہد ٹیک رہا ہے، لوگ اس کو اپنے لبوں سے لیتے ہیں کوئی زیادہ لیتا ہے اور کوئی کم۔ اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی ہے، آپ ﷺ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اس کو تھاما، وہ بھی چڑھ گیا۔ پھر ایک اور شخص نے تھامادہ بھی چڑھ گیا۔ پھر ایک اور شخص نے تھاما تو وہ ٹوٹ گئی، پھر چڑھ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سن کر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ آپ پر قربان ہو مجھے اس کی تعبیر بیان کرنے دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا بیان کر۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ بادل کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور کھی اور شہد سے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں وہ بھی بعضوں کو بہت قرآن یاد ہے اور بعضوں کو کم اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہے وہ دین حق ہے جس پر آپ ﷺ ہیں۔ پھر اللہ آپ ﷺ کو اسی دین پر اپنے پاس بلا لے گا آپ کے بعد ایک اور شخص (آپ ﷺ کا غلیفہ) اس کو تھامے گا وہ بھی اسی طرح چڑھا جائے گا پھر اور ایک شخص تھامے گا اور اس کا بھی یہی حال ہوگا۔ پھر ایک اور شخص تھامے گا تو کچھ غلغل پڑے گا لیکن وہ غلغل آخر مت جائے گا اور وہ بھی چڑھ جائے گا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھ سے بیان فرمائیے کہ میں نے ٹھیک تعبیر بیان کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے کچھ ٹھیک کہا کچھ غلط کہا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم یا رسول اللہ ﷺ! آپ بیان کیجئے کہ میں نے کیا غلطی کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قسم مت کھا۔

باب: خواب میں شیطان کے کھیل کو دیکھے تو وہ بیان نہ کرے۔

1522: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹا گیا، وہ ڈھلکتا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ (خواب) لوگوں سے مت بیان کر کہ جو شیطان تجھ سے خواب میں کھیلتا ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے بعد میں نے آپ ﷺ سے خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی وہ بات بیان نہ کرے جو کہ شیطان اس سے خواب میں کھیلتے۔

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أُنْسَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطَفُفُ السَّمْنُ وَالْمَسْلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْفِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبِيًّا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وَصَلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَابِي أُنْتُ وَاللَّهِ لَتَدْعَنِي فَلَا أُعْبِرُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْبِرُهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَا الَّذِي يَنْطَفُفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْمَسْلِ فَالْقُرْآنُ خِلَاوَتُهُ وَلَيْئُهُ وَأَمَا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ فَالْمُسْتَكْفِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أُنْتُ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَعَلَيْكَ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَابِي أُنْتُ وَأُمِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَبْتُ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقَسِّمُ *

باب لا يُخْبِرُ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ
١٥٢٢ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتَدَخَّرَجَ فَاسْتَدَدْتُ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَا يُحَدِّثَنَّ أَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ *

نبی ﷺ کے فضائل

باب: نبی ﷺ کا (نبوت کیلئے) چنا جانا۔

1523: سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ جل جلالہ نے سیدنا اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھے بنی ہاشم میں سے چنا۔

باب: نبی ﷺ کا قول کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔

1524: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا۔ اور سب سے پہلے میری قبر چھٹے گی اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی۔

باب: اس کی مثال جو نبی ﷺ مبعوث کئے گئے ہیں ہدایت اور علم کی ساتھ

1525: سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی مثال جو اللہ نے مجھے ہدایت اور علم دیا، ایسی ہے جیسے زمین پر بارش برسی اور اس (زمین) میں کچھ حصہ ایسا تھا جس نے پانی کو چوس لیا اور چار اور بہت سا سبزہ اگا لیا۔ اور اس کا کچھ حصہ کڑا سخت تھا، اس نے پانی کو جمع رکھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس (پانی) سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا کہ انہوں نے اس میں سے بیا، پلایا اور چرایا۔ اور اس کا کچھ حصہ چشیل میدان ہے کہ نہ تو پانی کو روکے اور نہ گھاس اگائے۔ (جیسے چکنی چٹان کہ پانی لگا اور چل دیا) تو یہ اس کی مثال ہے کہ جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اللہ نے اس کو اس چیز سے فائدہ دیا جو مجھے عطا فرمائی، اس نے آپ بھی جانا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور جس نے اس طرف سر نہ اٹھایا (یعنی توجہ نہ کی) اور اللہ کی ہدایت کو جس کو میں دے کر بھیجا گیا قبول نہ کیا۔

1526: سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور میرے دین کی مثال جو کہ اللہ نے مجھے دیکر بھیجا ہے، ایسی ہے جیسے اس شخص کی مثال جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم! میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے (یعنی دشمن کی فوج کو) اور میں صاف صاف ڈرانے والا ہوں، پس جلدی بھاگو۔ اب اس کی قوم میں سے بعض نے اس کا کہنا مانا اور وہ شام ہوتے ہی بھاگ گئے اور آرام سے چلے گئے اور بعض نے جھٹلایا اور وہ صبح تک اس ٹھکانے میں رہے اور صبح ہوتے ہی لشکرانہ پر ٹوٹ پڑا اور ان کو تباہ کیا اور جڑ سے اکھیڑ دیا۔ پس یہی اس شخص کی مثال ہے جس

فَضَائِلُ النَّبِيِّ

باب اصطفاء النبي صلى الله عليه وسلم

١٥٢٣ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشِ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ *

باب قول النبي ﷺ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ

١٥٢٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرَ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ *

باب مثل ما بعث به النبي ﷺ من الهدى والعلم

١٥٢٥ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَلَّتْ الْمَاءُ فَأَثْبَتَتِ الْكَلْبَاءُ وَالْعُشْبُ الْكَثِيرُ وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَفَعَلَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَسَرَبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَأَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيَعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُثْبِتُ كَلْبًا فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَفَهُ فِي دِينِ اللَّهِ وَتَفَعَّاهُ بِمَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلِمَ وَمَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الْإِسْنِي أَرَسَتْ بِهِ *

١٥٢٦ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْعَيْشَ بِعَيْنِي وَإِنِّي أَنَا التَّنْزِيرُ الْفَرِيحَانُ فَالْتَجِئُوا فِطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَادَّخَلُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهْلِكِهِمْ وَكَذَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَائِهِمْ فَصَبَّحَهُمُ الْعَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ

نے میری اطاعت کی اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں اس کی اتباع کی اور جس نے میرا کہنا نہ مانا اور سچے دین کو جھٹلایا۔

باب: انبیاء علیہم السلام کے آنے کی تکمیل اور خاتمہ (نبوت) سیدنا محمد ﷺ کے ذریعہ ہوتا۔

1527: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور دوسرے پیغمبروں کی مثال جو کہ میرے سے پہلے ہو چکے ہیں، ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کی زیرائش اور آرائش کی، لیکن اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی پس لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور انہیں وہ عمارت پسند آئی اور وہ کہنے لگے کہ یہ تو نے ایک اینٹ یہاں کیوں نہ رکھ دی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں۔

باب: پتھر کا نبی ﷺ کو سلام کرنا۔

1528: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مکہ میں ہے، وہ مجھے نبوت سے پہلے سلام کیا کرتا تھا۔ میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

باب: نبی ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی بہنا۔

1529: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب (مقام) زدراء میں تھے اور زدراء مدینہ میں مسجد اور بازار کے نزدیک ایک مقام ہے؟ آپ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اپنی پستی اس میں رکھ دی، تو آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹنے لگا اور تمام اصحاب رضی اللہ عنہم نے وضو کر لیا۔ تو وہ نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابو تمزہ! اس وقت آپ کتنے آدمی ہوں گے؟ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تین سو کے قریب تھے۔

باب: نبی ﷺ (کی نبوت) کے نشانات پانی میں۔

1530: سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس سال نکلے۔ آپ ﷺ اس سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔ پس ظہر اور عصر دونوں ملا کر پڑھیں اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھیں۔ ایک دن آپ ﷺ نے نماز میں دیر کی۔ پھر نکلے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں۔ پھر اندر چلے گئے۔ پھر اس کے بعد نکلے تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھیں اس کے بعد فرمایا کہ کل تم لوگ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تبوک کے چشمے پر پہنچو گے اور دن نکلنے سے پہلے نہیں پہنچ سکو گے اور جو کوئی تم میں سے اس چشمے کے پاس

مَنْ اطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلَ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ *

باب تَثْمِيمِ الْأَنْبِيَاءِ وَحَتْمُهُمْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥٢٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَائِجَاهُ فَيَجْعَلُ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبْنَةُ؟ قَالَ فَإِنَّا اللَّبْنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ *

باب تَسْلِيمِ الْحِجْرِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

١٥٢٨ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لِأَعْرِفُ حِجْرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لِأَعْرِفُهُ الْآنَ *

باب نَيْحِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ

١٥٢٩ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالزُّرَّاءِ قَالَ وَالزُّرَّاءُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ فِيمَا ثَمَّةَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَنْبِغُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ جَمِيعُ أَصْحَابِهِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوا يَا أَبَا حَمْرَةَ؟ قَالَ كَانُوا زُهَاءَ الثَّلَاثِ مِائَةٍ *

باب آيَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَاءِ

١٥٣٠ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَمَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمًا آخَرَ الصَّلَاةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذَلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا

جائے، تو اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے جب تک میں نہ آؤں۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم اس چشمے پر پہنچے اور ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے۔ چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوئی کے تسمہ کے برابر ہوگا، وہ بھی آہستہ آہستہ بہ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا کہ تم نے اس کے پانی میں ہاتھ لگایا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، تو آپ ﷺ نے ان کو برا کہا (اس لئے کہ انہوں نے حکم کے خلاف کیا تھا) اور اللہ تعالیٰ کو جو منظور تھا وہ آپ ﷺ نے ان کو سنایا۔ پھر لوگوں نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا تو آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھویا، پھر وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا تو وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا اور لوگوں نے (اپنے جانوروں اور آدمیوں کو) پانی پلانا شروع کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا کہ اس (چشمے) کا پانی باغوں کو بھر دے گا (یہ بھی آپ ﷺ کا ایک بڑا معجزہ تھا اس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار آدمی تھے)۔

باب: نبی ﷺ (کی وجہ سے) طعام میں برکت۔

1531: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے کھانا طلب کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس کو آدھا دست جو دیے (ایک دست ساٹھ صاع کا ہوتا ہے)۔ پھر وہ شخص، اس کی بیوی اور مہمان ہمیشہ اس میں کھاتے رہے، یہاں تک کہ اس شخص نے اس کو ماپا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو اس کو نہ ماپتا تو ہمیشہ اس میں سے کھاتے اور وہ ایسا ہی رہتا (کیونکہ ان سے اللہ تعالیٰ کا بھروسہ جاتا رہا اور بے صبری ظاہر ہوئی پھر برکت کہاں رہے گی)۔

1532: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب (مدینہ کے گرد) خندق کھودی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھوکا پایا۔ میں اپنی بیوی کے پاس لوٹا اور کہا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت بھوکا پایا ہے۔ اس نے ایک تھیلہ نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا پلا ہوا بچہ تھا، میں نے اس کو ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیسا۔ وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی میں نے اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس پلٹنے لگا تو عورت بولی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کے سامنے رسوا نہ کرنا (کیونکہ کھانا تھوڑا ہے کہیں بہت سے آدمیوں کی دعوت نہ کر دینا)۔ میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور چپکے سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ ثَبُوكَ وَإِلَيْكُمْ لَنْ تَأْتُوَهَا حَتَّى يُضْحِي النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسْ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتَى فِحْنَاهَا وَقَدْ سَقْنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشَّرَاكِ بَيْضُ بَيْضٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَأَلْتُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسْتَمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا؟ قَالَا نَعَمْ فَسَأَلْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ قَالَ ثُمَّ عَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَعَسَل رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَّتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مِنْهُمْ أَوْ قَالَ غَزِيرٍ شَكَّ أَبُو عَلِيٍّ أَيُّهُمَا قَالَ حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ يَا مُعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَا هَاهُنَا قَدْ مَلَى جَنَانًا *

باب بركة النبي صلى الله عليه وسلم في الطعام

١٥٣١ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطْعُمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقٍ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَأَمْرَأَتُهُ وَصَنِيفُهُمَا حَتَّى كَانَهُ لَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكَلَّهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ *

١٥٣٢ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حَفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَصًا فَالْكَفَاتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكَ هَيْ؟ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَمَصٍ شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ لِي جَرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بَيْتَةٌ دَاخِرٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنْتُ فَهَرَعْتُ إِلَى فَرَاغِي فَطَحْتُهَا لِي بَرْتَمَتًا ثُمَّ رَأَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَقْضِخْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

آتا جو ہمارے پاس تھا، تیار کیا ہے، آپ ﷺ چند لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لائے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے پکارا اور فرمایا کہ اے خنوق والو! جاہر نے تمہاری دعوت کی ہے تو چلو۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ہانڈی کو مت اتارنا اور آنے کی روٹی مت پکانا، جب تک میں نہ آ جاؤں۔ پھر میں گھر میں آیا اور رسول اللہ ﷺ ہی تشریف لائے۔ آپ ﷺ آگے آگے تھے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے تھے۔ میں اپنی عورت کے پاس آیا، وہ بولی کہ تو یہی پریشان ہوگا اور لوگ تجھے ہی برا کہیں گے۔ میں نے کہا کہ میں نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تھا (لیکن رسول اللہ ﷺ نے اعلان کر دیا اور سب کو دعوت سنادی) میں نے وہ آٹا نکالا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا لب مبارک اس میں ڈالا اور برکت کی دعا کی، پھر ہماری ہانڈی کی طرف چلے اور اس میں بھی تھوکا اور برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد (میری عورت سے) فرمایا کہ ایک روٹی پکانے والی اور بلا لے جو تیرے ساتھ ل کر پکائے اور ہانڈی میں سے ڈوٹی نکال کر نکالتی جا، اس کو اتارنا مت۔ سیدنا جاہر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے ساتھ ایک ہزار آدی تھے، پس میں تم کھاتا ہوں کہ سب نے کھایا، یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور ہانڈی کا وہی حال تھا، اہل ری تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تھا، اس کی روٹیاں بن رہی تھیں۔

1533: سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سو تیس آدی تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا کسی پاس کھانا ہے؟ ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا یا تھوڑا کم یا زیادہ۔ پھر وہ سب گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک آیا، جس کے بال بکھرے ہوئے تھے لمبا بکریاں لے کر ہانکا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو (بکری) بیچتا ہے یا دیدیتا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں بیچتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی تو اس کا گوشت تیار کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس کی کھجی بھوننے کا حکم دیا۔ راوی نے کہا کہ اللہ کی قسم ان ایک سو تیس آدی میں سے کوئی نہ رہا جس کے لئے آپ ﷺ نے اس کھجی میں سے کچھ جدا نہ کیا ہو، اگر وہ موجود تھا تو اس کو دیدیا اور (اگر موجود نہ تھا تو) اس کا حصہ رکھ دیا۔ اور آپ ﷺ نے دو پیالوں میں گوشت نکالا، پھر ہم سب نے ان میں سے کھایا اور میرے ہونگے بلکہ پیالوں میں کچھ بچ رہا، اس کو میں نے اونٹ پر لا دیا یا ایسا ہی کہا (اس حدیث میں آپ ﷺ کے دو ہونگے ہیں ایک تو کھجی میں برکت اور دوسرے بکری میں برکت)۔

1534: سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک بار فرمایا کہ جس کے پاس دو آدھیں

اللہ علیہ وسلم إذا قد فَبَحَثَا بُهَيْمَةَ لَنَا وَطَعَتْنَا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَصَالَ أَنْتَ فِي نَفَرٍ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا فَحَيُّ هَلَّا بِكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْزِينَ عَجِينَتَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ فَمُرَّتِي فَقَالَتْ بِسْكَ وَبِكَ فَعَلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتَ لِي فَأَخْرَجْتُ لَنَا عَجِينَتَنَا فَصَبَقَ فِيهَا وَتَبَارَكَ ثُمَّ عَمِدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَصَبَقَ فِيهَا وَتَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ اذْهَبِي خَابِرَةَ فَتَخْبِزِي مَعَكَ وَأَقْدِمْي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تَنْزِلُوهَا وَهَمْ أَلْفٌ فَالْتَمَسُوا بِاللَّهِ لِأَكْلُوهَا حَتَّى تَرَوْكُوهُ وَالْحَرُوفُ وَإِنْ بُرْمَتَنَا لَتَطْعَطُ كَمَا هِيَ وَإِنْ عَجِينَتَنَا أَوْ كَمَا قَالَ الصُّخَّانُكَ لَتَخْبِزُ كَمَا هُوَ *

۱۵۳۳ عن عبد الرحمن رضي الله عنهما بن أبي بكر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثين ومائة فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل مع أحد منكم طعام فإذا مع رجل صاع من طعام أو نخوة فضعي ثم جاء رجل مشرك مشعان طویل بقسم يسوقها فقال النبي صلى الله عليه وسلم أتبع أم عطية أو قال أم هبة؟ فقال لا بل بيع فاشتري منه شاة فصنعت وأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بسواد البطن أن يشوى قال وأيم الله ما من الثلاثين ومائة إلا حو له رسول الله ﷺ حزة حزة من سواد بطنها إن كان شاهدا أعطاه وإن كان غائبا حبا له قال وجعل قصعتين فأكلنا منهما أجمعون وشبعنا وأفضل في القصعتين فحملته على الجعير أو كما قال *

۱۵۳۴ عن عبد الرحمن بن أبي بكر رضي الله عنهما أن أصحاب الصفة كانوا ناسا فقراء وإن

کا کھانا ہو وہ تین کو لے جائے۔ اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچوں یا چھ کو بھی لے جائے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تین آدمیوں کو لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال بھی دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کے لئے ہوا)۔ سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارے گھر میں کوئی نہیں تھا سوائے میرے باپ اور میری ماں کے۔ راوی نے کہا کہ شاید اپنی بیوی کا بھی کہا اور ایک خادم جو میرے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا۔ سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا، پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے اور وہیں رہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ غرض بڑی رات گزرنے کے بعد جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور تھی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر آئے اور ان کی بیوی نے کہا کہ تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے کہا کہ مہمانوں نے تمہارے آنے تک نہیں کھایا اور انہوں نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا تھا لیکن مہمان ان پر نہ کھانے میں غالب ہوئے۔ سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ناراضگی کے ڈر سے) چھپ گیا تو انہوں نے مجھے پکارا کہ اے ست مجھول یا اجن! تیری ناک کٹے اور مجھے بُرا کہا اور مہمانوں سے کہا کہ کھاؤ اگر چہ یہ کھانا خوشگوار نہیں ہے (کیونکہ بے وقت ہے)۔ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اللہ کی قسم میں اس کو کبھی بھی نہ کھاؤں گا۔ سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم جو لقمہ اٹھاتے نیچے وہ کھانا اتنا ہی بڑھ جاتا، یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کھانے کو دیکھا کہ وہ اتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا ہے تو انہوں نے اپنی عورت سے کہا کہ اے بنی فراس کی بہن (ان کا نام اُم رومان تھا اور بنی فراس ان کا قبیلہ تھا) یہ کیا ہے؟ وہ بولی کہ میری آنکھوں کی حُضُک کی قسم (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) کہ یہ تو پہلے سے بھی زیادہ ہے تین حصے زیادہ ہے (یہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء سے کرامت ظاہر ہو سکتی ہے)۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھایا اور کہا کہ میں نے جو قسم کھائی تھی وہ (غم سے) شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا، اس کے بعد وہ کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ میں بھی صبح کو وہیں تھا اور ہمارے اور ایک قوم کے درمیان عقد تھا (یعنی صلح کا اقرار تھا)، پس اقرار کی مدت گزر گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ آدمی ہمارے افسر کئے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ تھے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر ایک

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مِنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةً فَلْيَذْهَبْ بِخَمْسٍ بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَإِنْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَالطَّلُقُ نَبِيٌّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِثَلَاثَةٍ قَالَ فَهُوَ وَأَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أُذْرِي هَلْ قَالَ وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْنِنَا وَبَيْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَإِنْ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَبِثْتُ حَتَّى نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَمَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَسِبْتُكَ عَنْ أَصِيَابِكَ أَوْ قَالَتْ حَتَّى تَصْبِرَ؟ قَالَ أَوْ مَا عَشَيْتِهِمْ قَالَتْ أَبُوهَا حَتَّى تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَفَلَبَّوهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاسْتَحْبَاتُ وَقَالَ يَا عُنْتَرُ فَجَدِّعْ وَسَبِّ وَقَالَ كُلُوا لَا هِنَا وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ فَإِنَّمَا اللَّهُ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَّنَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتَّى شَبَعْنَا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَتَنْظُرُ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرَ قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا؟ قَالَتْ لَا وَقُرَّةُ عَيْنِي لَهَا الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثٍ مَرَارٍ قَالَ فَأَكَلْتُ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلْتُ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلَ فَمَرُّنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ

کے ساتھ کتنے لوگ تھے۔ پھر وہ کھانا ان کے ساتھ کر دیا اور سب لوگوں نے اس میں سے کھایا۔

باب: نبی ﷺ کی وجہ سے دودھ میں برکت۔

1535: سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور (فاتحہ وغیرہ کی) تکلیف سے ہماری آنکھوں اور کانوں کی قوت جاتی رہی تھی۔ ہم اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر پیش کرتے تھے لیکن کوئی ہمیں قبول نہ کرتا تھا۔ آخر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر لے گئے۔ وہاں تین بکریاں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کا دودھ دوہو، ہم تم سب پیئیں گے پھر ہم ان کا دودھ دوہا کرتے اور ہم میں سے ہر ایک اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ ﷺ کا حصہ رکھ چھوڑتے۔ آپ ﷺ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں آتے، نماز پڑھتے، پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اس کو پیتے۔ ایک رات جب میں اپنا حصہ پی چکا تھا کہ شیطان نے مجھے بھڑکایا۔ شیطان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تو انصار کے پاس جاتے ہیں، وہ آپ ﷺ کو تحفے دیتے ہیں اور جو آپ ﷺ کو ضرورت ہے، مل جاتا ہے آپ ﷺ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی؟ آخر میں آیا اور وہ دودھ پی گیا۔ جب دودھ پیٹ میں سا گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ دودھ نہیں ملنے کا تو اس وقت شیطان نے مجھے نہامت کی اور کہنے لگا کہ تیری خرابی ہو تو نے کیا کام کیا؟ تو نے رسول اللہ ﷺ کا حصہ پی لیا، اب آپ ﷺ آئیں گے اور دودھ کو نہ پائیں گے تو تجھ پر بدعا کریں گے اور تیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوں گی۔ میں ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا جب اس کو پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈھانپتا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور مجھے نیند بھی نہ آ رہی تھی جبکہ میرے ساتھی سو گئے اور انہوں نے یہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا۔ آخر رسول اللہ ﷺ آئے اور معمول کے موافق سلام کیا، پھر مسجد میں آئے اور نماز پڑھی، اس کے بعد دودھ کے پاس آئے، برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھا کہ اب آپ ﷺ بدعا کرتے ہیں اور میں تباہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! کھلا اس کو جو مجھے کھلائے اور پلاس کو جو مجھے پلائے۔ یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا، چھری لی اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ان میں سے موٹی ہو اس کو رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کروں۔ دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھر ہوا ہے۔ پھر دیکھا تو اور بکریوں کے تھنوں میں بھی دودھ بھر ہوا ہے۔ میں نے آپ ﷺ کے گھر والوں کا ایک برتن

رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَا سَ اللَّهُ أَغْلَمَ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ إِلَّا أَنَّهُ
بَعَثَ مَعَهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ *

باب في بركة النبي صلى الله عليه وسلم في اللبن
١٥٣٥ عن المقداد رضي الله عنه قال أقبلت أنا
وصاحباي لي وقد ذهبت أسماغنا وأنصارنا من
الجهد فجعلنا نعرض أنفسنا على أصحاب رسول
الله ﷺ فليس أحد منهم يقبلنا فأتينا النبي ﷺ
فانطلق بنا إلى أهله فإذا ثلاثة أعتر فقال النبي ﷺ
اختلفوا هذا اللبن بيننا قال فكنا نحلب فيشرب
كل إنسان منا نصيبه وترفع للنبي ﷺ نصيبه قال
فيجيء من الليل فيسلم تسليمًا لا يوقظ نائمًا
ويسمع اليقظان قال ثم يأتي المسجد فيصلي ثم
يأتي شرابه فيشرب فأتاني الشيطان ذات ليلة وقد
شرب نصيبي فقال مُحَمَّدٌ ﷺ يأتي الأنصار
فيحفرونه ويصيب عندهم ما به حاجة إلى هذه
الجرعة فأتيتها فشربتها فلما أن وعلت في بطني
وعلمت أنه ليس إليها سبيل قال نذمني الشيطان
فقال وبحك ما صنعت؟ أشربت شراب مُحَمَّدٍ
صلى الله عليه وسلم فيجيء فلا يجدُهُ فَيَدْعُو
عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ؟ وَعَلَيْ سَمَلَةَ
إِذَا وَضَعْتَهَا عَلَى قَدَمِي خَرَجَ رَأْسِي وَإِذَا وَضَعْتَهَا
عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ وَجَعَلَ لَا يَجِينِي السَّوْمُ
وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْتَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ
أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ
يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ الْآنَ
يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ لِقَالَ اللَّهُمَّ أَطْعَمْ مَنْ أَطْعَمَنِي
وَأَسْقِ مَنْ سَقَانِي قَالَ فَعَمَدْتُ إِلَى السَّمَلَةِ فَشَدَدْتُهَا
عَلَيَّ وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْرَضِ أَيُّهَا
أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لیا جس میں وہ دودھ نہ دوتے تھے (یعنی اس میں دوہنے کی خواہش نہیں کرتے تھے)۔ اس میں میں نے دودھ دوہا، یہاں تک کہ اوپر جھاگ آ گیا (اتنا بہت دودھ نکلا) اور میں اس کو لے کر آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اپنے جھے کا دودھ رات کو پیا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ دودھ پیجئے۔ آپ ﷺ نے پی کر مجھے دیا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اور پیجئے۔ آپ ﷺ نے اور پیا۔ پھر مجھے دیا، جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ سیر ہو گئے اور آپ ﷺ کی دعا میں نے لے لی ہے، تب میں ہنسا، یہاں تک کہ خوشی کے مارے زمین پر گر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے مقداد! تو نے کوئی بڑی بات کی؟ وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا حال ایسا ہوا اور میں نے ایسا تصور کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت کا دودھ (جو خلاف معمول اترا) اللہ کی رحمت تھی۔ تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ کہا ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے کج وہ بھی یہ دودھ پیتے؟ میں نے عرض کیا کہ قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا کلام دے کر بھجا ہے کہ اب مجھے کوئی پروا نہیں جب آپ نے اللہ کی رحمت حاصل کر لی اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ حاصل کی تو کوئی بھی اس کو حاصل کرے۔

باب: نبی ﷺ کی وجہ سے گھی میں برکت۔

1536: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُمّ مالک رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو ایک کچی میں بطور تحفہ کے گھی بھجا کرتی تھیں، پھر اس کے بیٹے آتے اور اس سے سالن مانگتے اور گھر میں کچھ نہ ہوتا تو اُمّ مالک رضی اللہ عنہا اس کچی کے پاس جاتی، تو اس میں گھی ہوتا۔ اسی طرح ہمیشہ اس کے گھر کا سالن قائم رہتا۔ ایک بار اُمّ مالک نے (حرص کر کے) اس کچی کو نچوڑ لیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا کہ کیا تم نے اس کو نچوڑ لیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو اس کو یوں ہی رہنے دیتی (اور ضرورت کے وقت لیتی) تو وہ ہمیشہ قائم رہتا۔

باب: نبی ﷺ کے لئے درخت کا تابع فرمان ہو جانا۔

1537: سیدنا عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے کہ میں اور میرا والد حصول علم کی غرض سے قبیلہ انصار کی طرف نکلے مبادیہ کہ ان کا کوئی فرزند باقی نہ رہے (نوٹ ہو جائیں یا ادھر ادھر ہجرت کر جائیں)۔ چنانچہ سب سے پہلے ہم ابو الیسر سے ملے جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔ ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا جو کتا بوں (خطوں) کا ایک بندل لئے ہوئے تھا۔ اور ابو الیسر کے بدن پر ایک چادر تھی اور ایک معافری نامی ایک کپڑا تھا۔ ان کے غلام پر بھی ایک چادر تھی اور

فَإِذَا هِيَ حَافِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ حَفَلْنَ كُلُّهُنَّ فَعَمِدَتْ إِلَى إِبْنِ لَالٍ مُحَمَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى غَلِنَهُ رِعْوَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْرَبْتُمْ شَرَابِكُمُ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَبْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَأَوَلْتِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَبْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَأَوَلْتِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوِيَ وَأَصْنَبْتُ دَعْوَتَهُ ضَحَكْتُ حَتَّى أَلْقَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ يَا مَقْدَادُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَفَلَا كُنْتُ آذَنْتَنِي فَنَوَقِظُ صَاحِبَتَنَا فَيُصَيِّانُ مِنْهَا؟ قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَبَالِي إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَابَتْهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ *

باب بركة النبي صلى الله عليه وسلم في السمين

١٥٣٦ عن جابر رضي الله عنه أن أم مالك رضي الله عنها كانت تهدي للنبي صلى الله عليه وسلم في عكة لها سمنا فبأيتها بثوها فيسألون الأذم وليس عندهم شيء فعتمد إلى الذي كانت تهدي فيه للنبي صلى الله عليه وسلم فسلم فوجد فيه سمنا فما زال يقيم لها أذم ينها حتى عصرته فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال عصرتها قالت نعم قال لو ترخصها ما زال قائما *

باب انقياد الشجر للنبي صلى الله عليه وسلم

١٥٣٧ عن عبادة بن الوليد بن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال خرجت أنا وأبي نطلب العلم في هذا الحَيِّ من الأنصار قبل أن يهلكوا فكان أول من لقينا أبا اليسر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه غلام له معه ضمامة من صخف وعلى أبي اليسر بريدة ومعافري وعلى

ایک معافری کپڑا تھا (یعنی مالک اور غلام دونوں ایک ہی طرح کا لباس پہنے ہوئے تھے)۔ میں نے ان سے کہا کہ اے چچا آپ کچھ رنجیدہ معلوم ہوتے ہیں۔ وہ بولے کہ بنی حرام قبیلے کے فلاں بن فلاں پر میرا قرض آتا تھا، میں اس کے گھر والوں کے پاس گیا، سلام کیا اور پوچھا کہ وہ شخص کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں ہے۔ اتنے میں اس کا ایک نوجوان بیٹا باہر نکلا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا باپ کہاں ہے؟ وہ بولا کہ آپ کی آوازیں کرمیری ماں کے چھپر گھٹ میں گھس گیا ہے۔ تب میں نے آواز دی اور کہا کہ اے فلاں! باہر نکل مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تو کہاں ہے۔ یہ سن کر وہ باہر نکلا۔ میں نے کہا کہ تو مجھ سے چھپ کیوں رہا ہے؟ وہ بولا کہ اللہ کی قسم میں تم سے جھوٹ نہیں بولوں گا، اللہ کی قسم میں ڈرا کہ آپ سے جھوٹ بات کروں یا وعدہ کروں اور اس کے خلاف کروں اور تم صحابی رسول ﷺ ہو، اور اللہ کی قسم میں محتاج ہوں۔ میں نے اللہ کی قسم دے کر پوچھا کہ کیا تم واقعی محتاج ہو؟ تو اس نے اللہ کی قسم کھائی اور کہا کہ میں محتاج ہوں۔ میں نے پھر قسم دے کر پوچھا تو اس نے پھر قسم کھائی، میں نے پھر قسم دی تو اس نے پھر اللہ کی قسم کھائی۔ پھر اس کا وثیقہ یا نوشتہ (قرض نامہ) لایا گیا۔ ابو ایسرؓ نے اسے اپنے ہاتھ سے منادیا اور کہا کہ اگر تیرے پاس روپیہ آئے تو ادا کرنا وگرنہ تو آزاد ہے۔ پس میں گواہی دیتا ہوں، میری ان دونوں آنکھوں کی بصارت نے دیکھا اور ابو ایسرؓ نے اپنی دونوں انگلیاں اپنی آنکھوں پر رکھیں اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا اور ابو ایسرؓ نے اپنے دل کی رگ کی طرف اشارہ کیا (اور کہا) کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی جھگڑت کو مہلت دے یا قرض معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ میں رکھے گا۔ عبادہ نے کہا کہ میں نے ان سے کہا کہ اے چچا اگر تم اپنے غلام کی چادر لے لو اور اپنا معافری کپڑا اس کو دے دو، تو تمہارے پاس بھی ایک جوڑا پورا ہو جائے گا اور اس کے پاس بھی ایک جوڑا ہو جائے گا۔ ابو ایسرؓ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا یا اللہ اس لڑکے کو برکت دے، اے میرے بیٹھے! میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا اور اپنے دل کی رگ کی طرف اشارہ کیا (اور کہا) کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ لوٹری اور غلام کو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔ پھر اگر میں اس کو دنیا کا سامان دے دوں تو وہ میرے نزدیک اس سے آسان ہے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے لے۔ عبادہؓ نے کہا پھر ہم چلے یہاں تک کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کے پاس ان کی مسجد میں پہنچے، وہ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں لوگوں کی گردنیں

غلامہ بزودۃ ومغافری فقال له ابي يا عم انسي ارضي في وجهك سفعة من غضب قال اجل كان لي علي فلان ابن فلان الحرامي مال فاتي اهله فسلمت عليه فقلت ثم هو؟ قالوا لا فخرج علي ابن له جفرا فقلت له ائبن ابوك؟ قال سمع صوتك فدخل اريكة امي فقلت اخرج الي فقد علمت ائبن ائت؟ فخرج فقالت ما حملك علي ان اختبأت مني؟ قال انا والله احدثك ثم لا احدثك خشيت والله ان احدثك فاخذتك وان احدثك فاخذتك وكنت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت والله معسرا قال قلت لله قال الله قلت لله قال الله قلت لله قال الله قال فاتي بصحيفته فمحاها بيده قال فان وجدت قضاء فاطني وإلا آت في حل فاشهد بصر عيني هاتين ووضعت اصبعه على عيني وسمع اذني هاتين ووعاه قلبي هذا وأشار إلى مناط قلبه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول من انظر معسرا أو وضع عنه أظله الله في ظله قال فقلت له انا يا عم لو أنك أخذت بزودۃ غلامك وأعطيتہ معافرتك وأخذت معافرتہ وأعطيتہ بزودتك فكانت عليك حلة وعليه حلة فمسح رأسي وقال اللهم بارك فيه يا ابن أخي بصر عيني هاتين وسمع اذني هاتين ووعاه قلبي هذا وأشار إلى مناط قلبه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول أطمعهم مما تأكلون وألبسهم مما تلبسون وكان أن أعطيتہ من متاع الدنيا أهون علي من أن يأخذ من حسنتي يوم القيامة ثم مضيت حتى أتيتنا جابر بن عبد الله في مسجده وهو يصلي في ثوب واحد مشتتملا به فتخطيت القوم حتى جلست بينه وبين القبلة فقلت برحمتك الله أتصلي في ثوب واحد وردائك إلى جنبك قال فقال بيده في صدري هكذا وفرق بين أصابعه وقوسها أرذت أن يدخل

پھلانگنا ہوا ان کے اور قبلہ کے درمیان میں جا بیٹھا۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہیں حالانکہ آپ کی (دوسری) چادر آپ کے پہلو میں رکھی ہے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے میرے سینے پر اس طرح سے اشارہ کیا، انگلیوں کو کشادہ رکھتے ہوئے انہیں کمان کی طرح خم کیا اور کہا کہ میں نے یہ چاہا کہ تیری مانند کوئی اتحق میرے پاس آئے، پھر وہ مجھے دیکھے جو میں کرتا ہوں اور ویسا ہی کرے۔ رسول اللہ ﷺ ہماری اس مسجد میں آئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ابن طاب (کھجور) کی ایک چھڑی تھی۔ آپ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا (کسی نے تھوکا تھا)، تو آپ ﷺ نے اس کو لکڑی سے کھرچ ڈالا۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم میں سے کون یہ بات پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے؟ ہم یہ سن کر ڈر گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے؟ ہم یہ سن کر ڈر گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے؟ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے تو کوئی بھی یہ نہیں چاہتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے نماز میں کھڑا ہو تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے (نووی نے کہا یعنی جہت جس کو اللہ تعالیٰ نے عظمت دی یا کعبہ)، تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھو کے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے نیچے (تھو کے)۔ اگر بلغم جلدی نکلنا چاہے تو اپنے کپڑے میں تھوک کر لیا کر لے، پھر اپنے کپڑے کو تہہ در تہہ لپیٹا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میرے پاس خوشبو لاؤ۔ ہمارے قبیلے کا ایک جوان لپکا اور دوڑتا ہوا اپنے گھر میں گیا اور اپنی ہتھیلی میں خوشبو لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس خوشبو کو لکڑی کی نوک پر لگایا اور جہاں اس بلغم کا نشان مسجد پر تھا وہاں خوشبو لگا دی۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس حدیث سے تم اپنی مسجدوں میں خوشبو رکھتے ہو۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یمن بواط کی لڑائی میں چلے (وہ جہینہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے)۔ آپ ﷺ نے عمر جمہی بن عمرو کی تلاش میں تھے (جو ایک کافر تھا) اور ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا، جس پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ چنانچہ ایک انصاری کی باری آئی، اس نے اونٹ کو بٹھایا، اس پر چڑھا، پھر اس کو اٹھایا تو اونٹ کچھ اڑا۔ وہ انصاری بولا "شاء" (یہ کلمہ ہے اونٹ کو ڈانسنے کا) اللہ تعالیٰ پر لعنت کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے جو اپنے اونٹ پر لعنت کرتا ہے؟ وہ انصاری بولا کہ میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس اونٹ پر سے اتر جا اور ہمارے

عَلَيْهِ الْأَحْمَقُ مِثْلَكَ فَيَرَانِي كَيْفَ أَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ
 أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 مَسْجِدِنَا هَذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ فَرَأَى فِي
 قَبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُحَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ أَقْبَلَ
 عَلَيْنَا فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 فَحَشِنَا ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 فَحَشِنَا ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ فَلْنَا
 لَا أَيُّنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي
 فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَبْلَ وَجْهِهِ فَلَا يَنْصُقُ قَبْلَ
 وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَيَنْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ رِجْلِهِ
 الْيَسْرَى فَإِنْ عَجَلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقْبَلْ بِتَوْبِهِ هَكَذَا ثُمَّ
 طَوَى تَوْبَتَهُ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَرُونِي غَيْرًا فَتَارَ
 فَتَى مِنَ الْحَمِي يَسْتَشِدُّ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلْقٍ فِي
 رَاحَتِهِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى أَنْفِ
 الشَّخَامَةِ فَقَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمْ الْخَلْقَ فِي
 مَسَاجِدِكُمْ ... سَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ
 الْمُجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو النَّحِينِيَّ وَكَانَ النَّاصِحُ يَعْقِبُهُ مَنَّا
 الْحِصْنَةَ وَالسَّيِّئَةَ وَالسَّيِّئَةَ فَذَارَتْ عَقْبَتَهُ رَجُلٌ مِنَ
 الْأَنْصَارِ عَلَى نَاصِحٍ لَهُ فَأَخَذَهُ فَرَسِكُهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَلَدَّنَ
 عَلَيْهِ بَعْضُ الثَّلَدَانِ فَقَالَ لَهُ شَأْنُ لَعْنَتِكَ اللَّهُ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ
 بَعِيرُهُ؟ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ الثُّورُ عَنْهُ فَلَا تَصْحَحَتَا بِمَلْعُونٍ لَا تَذْعُوا عَلَيَّ
 أَنْفُكُمْ وَلَا تَذْعُوا عَلَيَّ أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَذْعُوا عَلَيَّ
 أَمْوَالَكُمْ لَا تَوَافِقُوا مِنَ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عِظَاءُ
 فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ سَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ عَشِيئَتُهُ وَذُنُوبُنَا مَاءٌ مِنْ
 مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُدُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا

ساتھ وہ نہ رہے جس پر لعنت کی گئی ہو۔ اپنی جانوں، اپنی اولاد اور اپنے مالوں کے لئے بددعا نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بددعا اس ساعت نکلے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کر لیتا ہے (تو تمہاری بددعا بھی قبول ہو جائے اور تم پر آفت آجائے)۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے، جب شام ہوئی اور عرب کے ایک چشمے کے قریب آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون شخص ﷺ ہم لوگوں سے آگے بڑھ کر اس حوض کو درست کرے گا، خود بھی پیئے اور ہم کو بھی پلائے؟ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں وہ شخص ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور کون شخص جابر کے ساتھ جائے گا؟ چنانچہ جبار بن سحر اٹھے۔ خیر ہم دونوں آدمی کنویں/چشمے کی طرف چلے اور حوض میں ایک یا دو ڈول ڈالے، پھر اس پر مٹی لگائی۔ اس کے بعد اس میں پانی بھرنا شروع کیا، یہاں تک کہ لبالب بھر دیا۔ سب سے پہلے ہم کو رسول اللہ ﷺ دکھائی دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں (مجھے اور میرے جانوروں کو پانی پینے پلانے کی) اجازت دیتے ہو؟ ہم نے عرض کیا ”جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ“۔ آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا، اس نے پانی پیا، پھر آپ ﷺ نے اس کی باگ کھینچی اس نے پانی پینا متوقف کیا اور پیشاب کیا۔ پھر آپ ﷺ اس کو الگ لے گئے اور بٹھا دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ حوض کی طرف آئے، اس میں سے وضو کیا۔ میں بھی کھڑا ہوا اور جہاں سے آپ ﷺ نے وضو کیا تھا میں نے بھی وہیں سے وضو کیا۔ جبار بن سحر رضی اللہ عنہ قضاے حاجت کے لئے چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میرے بدن پر ایک چادر تھی۔ میں اس کے دونوں کناروں کو اٹھنے لگا، وہ چھوٹی ہوئی، اس (چادر) میں بٹھندے لگے تھے۔ آخر میں نے اس کو اٹھا کیا، پھر اس کے دونوں کنارے اٹھے، پھر اس کو اپنی گردن سے باندھا، اس کے بعد آ کر رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا، گھمایا اور دائیں طرف کھڑا کر لیا۔ پھر جبار بن سحر آئے، انہوں نے بھی وضو کیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف (نماز پڑھنے کیلئے) کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور چیخے بٹھادیا یہاں تک کہ ہم کو اپنے چیخے کھڑا کیا (معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز میں درست ہے)۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو گھورنا شروع کیا اور مجھ کو خیر نہیں۔ خیر ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی کمر باندھ لے (تا کہ ستر نہ کھلے)۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا کہ اے جبار! میں نے عرض کیا کہ حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اس کے دونوں کنارے الٹ

قَالَ جَابِرٌ فَضَمْتُ فَقُلْتُ هَذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جِبَارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْبَيْتِ فَتَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجَلًا أَوْ سَجَلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتَّى أَهْفَقْنَاهُ فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعِ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْأَذَان؟ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ شَتَقَ لَهَا فَشَجَّتْ قَبِلَتْ ثُمَّ عَدَلُ بَهَا فَأَنَاقَهَا ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ فَمَتَ فَتَوَضَّأَتْ مِنْ تَوَضُّأِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّهَا جِبَارُ بْنُ صَخْرٍ بِقَضِي حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبُصَلِّي وَكَانَتْ عَلِيٌّ بُرْدَةٌ ذَهَبَتْ أَنْ أَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ يَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَابٌ فَتَكَشَتْهَا ثُمَّ خَالَفَتْ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَافَضَتْ عَلَيْهَا ثُمَّ جَنَّتْ حَتَّى فَمَتَ عَنْ يَسَارِ فَادَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جِبَارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعْنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطَنْتُ بِهِ فَقَالَ هَكَذَا بَسَدَهُ يَعْني شُدَّ وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حَقْوِكَ ... سَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مِثْلًا فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَبْصُرُهَا فِي نَوْبِهِ وَكُنَّا نَحْبِطُ بِقِسِينَا وَتَأْكُلُ حَتَّى فَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَأَقْسَمَ أَحْطَبُهَا رَجُلٌ مِثْلًا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهِ نَعْتَشُهُ

لے اور جب تنگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک شخص کو خوراک کے لئے ہر روز ایک کھجور ملتی تھی اور وہ اس کو چوس لیتا تھا۔ پھر اس کو اپنے دانتوں میں پھراتا۔ اور ہم اپنی کمائوں سے درخت کے پتے جھاڑتے اور ان کو کھاتے، یہاں تک کہ (گرمی، خشکی اور پتے کھاتے کھاتے) ہمارے مندر سے زہی ہو گئے۔ پھر ایک دن کھجور بانٹنے والا ایک شخص کو بھول گیا۔ ہم اس شخص کو اٹھا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اس کو کھجور نہیں ملی۔ بانٹنے والے نے اس کو کھجور دی۔ وہ کھڑا ہو گیا اور کھجور لے لی۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی میں اترے۔ رسول اللہ ﷺ حاجت کو تشریف لے گئے۔ ایک ڈول پانی لے کر میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کوئی آڑ نہ پائی۔ دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ ایک درخت کے پاس گئے، اس کی ایک شاخ پکڑی، پھر (درخت سے) فرمایا کہ اللہ کے حکم سے میرا تابعدار ہو جا۔ وہ آپ ﷺ کا تابعدار ہو گیا جیسے وہ اونٹ جس کی ناک میں نکیل ڈال دی جاتی ہے اور وہ اپنے کھینچنے والے کا تابعدار ہو جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی بھی ایک شاخ پکڑی اور فرمایا کہ اللہ کے حکم سے میرا تابعدار ہو جا۔ وہ بھی اسی طرح آپ ﷺ کے تابع ہو گیا یہاں تک کہ جب آپ ﷺ ان درختوں کے درمیان میں پہنچے تو ان کو ایک ساتھ کر کے فرمایا کہ اللہ کے حکم سے میرے سامنے جڑ جاؤ، چنانچہ وہ دونوں درخت جڑ گئے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں دوڑتا ہوں انکا اس ڈر سے کہ کہیں رسول اللہ ﷺ مجھ کو زد نہ دیکھیں اور زیادہ دور کہیں تشریف لے جائیں۔ میں بیٹھا اپنے دل میں باتیں کئے جا رہا تھا کہ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ سامنے سے تشریف لارہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہو کر اپنی جڑ پر کھڑے ہو گئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ تھوڑی دیر کھڑے ہوئے اور سر سے اس طرح دائیں اور بائیں اشارہ کیا، پھر سامنے آئے۔ جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا اے جابر! میں جہاں کھڑا تھا تو انے دیکھا؟ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ”جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ہر ایک میں سے ایک ایک شاخ کاٹ کر لے آؤ۔ جب اس جگہ پہنچے جہاں میں کھڑا ہوا تھا تو ایک شاخ اپنی دائیں طرف ڈال دے اور ایک ڈال بائیں طرف۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں کھڑا ہوا اور ایک پتھر لیا، اس کو توڑ کر تیز کیا۔ وہ تیز ہو گیا تو ان دونوں درختوں کے پاس آیا اور ہر ایک میں سے ایک ایک شاخ کاٹی، پھر میں ان شاخوں کو کھینچتا ہوں اس جگہ پر لے آیا

فشهدنا أنه لم يَعْطِهَا فَأَعْطِيهَا فِقَامٌ فَأَخَذَهَا سِرًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفِيحٌ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ بِإِذَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَظَنَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا يَسْتَرُّ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بَعْضَ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ الْفُقَادِيُّ عَلِيُّ يَا ذَنْنَ اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى آتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بَعْضَ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ الْفُقَادِيُّ عَلِيُّ يَا ذَنْنَ اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَأَمْ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمْعَهُمَا فَقَالَ انْتَمَا عَلِيَّ يَا ذَنْنَ اللَّهِ فَانْتَمَا قَالَ جَابِرٌ فَحَرَجْتُ أَحْضَرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحْسِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقْرَبِي فَيَتَعَدَّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادٍ فَيَتَعَدُّ فَجَلَسْتُ أَحَدْتُ نَفْسِي فَحَانَتْ مَنْبِي لَفْتَةً فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدْ افْتَرَقَتَا فِقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلِيَّ سَاقٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدْ افْتَرَقَتَا فِقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلِيَّ وَسَلَّمَ وَقَفَ وَقَفَةً فَقَالَ بَرَأْسَهُ هَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ بَرَأْسَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ قَالَ يَا جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسَلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ فَمَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجْرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَانْدَلَقَ لِي فَاتَّيَسْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجْرَهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِينِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي ثُمَّ لِحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

جہاں رسول اللہ ﷺ پھرے تھے اور ایک شاخ ذابنی طرف ڈال دی اور ایک شاخ بائیں طرف ڈال دی، پھر آپ ﷺ سے جا کر مل گیا اور عرض کیا کہ جو آپ ﷺ نے فرمایا تھا وہ میں نے کر دیا، لیکن اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ وہاں دو قبریں ہیں، ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے تو میں نے چاہا کہ ان کی سفارش کروں، جب تک یہ شاخیں ہری رہیں گی شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم لشکر میں آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جابر! لوگوں وضو کے پانی کے لئے آواز لگاؤ۔ میں نے تین دفعہ آواز دی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قافلہ میں ایک قطرہ پانی کا نہیں ہے۔ ایک انصاری مرد تھا جو رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک مشک میں جو کٹڑی کی شاخوں پر لکتی تھی، پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس انصاری کے پاس جاؤ اور دیکھو، کیا اس کی مشک میں کچھ پانی ہے؟ میں گیا، دیکھا تو مشک میں پانی نہیں، اس کے منہ میں صرف ایک قطرہ ہے کہ اگر اس کو انڈیلوں تو سوکھی مشک اس کو بھی جی لے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس مشک میں تو پانی نہیں ہے صرف ایک قطرہ اس کے منہ میں ہے، اگر میں اس کو انڈیلوں تو سوکھی مشک اس کو بھی جی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اس مشک کو میرے پاس لے آؤ۔ میں اسی مشک کو لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ میں لیا، پھر زبان سے کچھ فرمانے لگے جس کو میں سمجھ نہ سکا اور مشک کو اپنے ہاتھ سے دباتے جاتے تھے۔ پھر وہ مشک میرے حوالے کی اور فرمایا کہ اے جابر! آواز دے کہ قافلہ کا گھڑ الاؤ (یعنی پانی والا بڑا برتن)۔ میں نے آواز دی وہ (برتن) لایا گیا۔ لوگ اس کو اٹھا کر ائے۔ میں نے آپ ﷺ کے سامنے وہ برتن رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس گھڑے میں پھیر کر اس طرح سے پھیلا کر انگلیوں کو کشادہ کیا، پھر اپنا ہاتھ اس کی تہہ میں رکھ دیا اور فرمایا اے جابر! وہ مشک لے اور میرے ہاتھ پر ڈال دے اور بسم اللہ کہہ کر ڈالنا۔ میں نے بسم اللہ کہہ کر وہ پانی ڈال دیا۔ پھر میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا، یہاں تک کہ گھڑے نے جوش مارا اور گھوما اور بھر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اے جابر! آواز دے کہ جس کو پانی کی حاجت ہو (وہ آئے)۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا لوگ آئے، پانی لیا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔ میں نے کہا کوئی ایسا بھی رہا جس کو پانی کی ضرورت ہو؟ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ گھڑے سے اٹھا لیا اور وہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔ اور لوگوں نے آپ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ اللہ تم کو کھلائے۔ پھر ہم دریا (یعنی سمندر) کے کنارے پر

فَعَمَّ ذَلِكَ قَالَ إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَاحْتَبَيْتُ بِشِفَاعِي أَنْ يُرْفَهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغَصَّانُ رَطْبَيْنِ قَالَ فَاتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ فَقُلْتُ أَلَا وَضُوءَ أَلَا وَضُوءَ أَلَا وَضُوءَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرُّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَبْرُدُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ فِي أَشْحَابٍ لَهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيدٍ قَالَ فَقَالَ لِي الطَّلِقْ إِلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانِ الْأَنْصَارِيِّ فَاظْطُرْ هَلْ فِي أَشْحَابِهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَاظْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَظَطَرْتُ فِيهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عِزْلَاءٍ شَجِبَ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُرْفَعُهُ لَشَرِبْتُهُ يَا بَسُءَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عِزْلَاءٍ شَجِبَ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُرْفَعُهُ لَشَرِبْتُهُ يَا بَسُءَ قَالَ أَذْهَبَ فَاتَيْتُهُ بِهِ فَاتَيْتُهُ بِهِ فَاحْذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ وَيَعْمَرُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِحِفْظَةٍ فَقُلْتُ يَا حِفْظَةَ الرُّكْبِ فَاتَيْتُ بِهَا فَحَمَلْتُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فِي الْحِفْظَةِ هَكَذَا فَبَسَطْتُهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي فَعْرِ الْحِفْظَةِ وَقَالَ خُذْ يَا جَابِرُ فَضَبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ فَضَبَّتْ عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِاسْمِ اللَّهِ فَارَأَيْتُ الْمَاءَ يَقْشُرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَارَتِ الْحِفْظَةُ وَذَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِنَاءٍ قَالَ فَاتَى النَّاسَ فَاسْتَقْوُوا حَتَّى رَزُوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الْحِفْظَةِ وَهِيَ مَلَأَى وَشَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَقَالَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ فَاتَيْنَا سَيْفَ الْبَحْرِ فَرَزَحَ الْبَحْرُ زُرْحَةً فَالْقَى دَابَّةً فَأَوْرَثَنَا عَلَى شَقِيهَا النَّارَ فَاطْبَحْنَا وَاشْتَوْنَا وَآكَلْنَا

آئے۔ سمندر کی لہر نے جوش مارا اور ایک جانور باہر ڈال دیا۔ ہم نے اس کے کنارے آگ سلگائی اور اس جانور کا گوشت بھون کر پکایا اور سیر ہو کر کھایا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں اور فلاں فلاں پانچ آدمی اس کی آنکھ کے گولے میں گھس گئے، ہم کو کوئی نہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ ہم باہر نکلے (اتنا بڑا جانور تھا)۔ پھر ہم نے اس کی پسلیوں میں سے پسلی لی اور قافلے میں سے اس شخص کو بلایا جو سب سے بڑا تھا اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا اور سب سے بڑا زین اس پر تھا تو وہ اپنا سر جھکائے بغیر اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا (اتنی اونچی اس جانور کی پسلی تھی۔ بیشک اللہ اپنے راہ میں نکلنے والوں کو دیتا ہے)۔

باب: چاند کا ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو جانا۔

1538: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مثنیٰ میں تھے کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اس طرف چلا گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گواہ رہو۔

1539: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی نشانی چاہی تو آپ ﷺ نے انہیں دو حصوں میں چاند کا پھندا دکھایا۔

باب: شر کے ارادے سے آنے والے سے نبی ﷺ کا محفوظ رہنا۔

1540: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو جہل نے کہا کہ محمد ﷺ اپنا منہ تمہارے سامنے زمین پر رکھتے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ ابو جہل نے کہا کہ تم لات اور عزی کی کہ اگر میں ان کو اس حال (یعنی سجدہ) میں دیکھوں گا تو میں ان کی گردن روندوں گا یا منہ میں مٹی لگاؤں گا۔ پھر جب آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس ارادہ سے آیا تاکہ آپ ﷺ کی گردن روندے، تو لوگوں نے دیکھا کہ یکا یک ہی ابو جہل اٹلے قدموں پھر رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا؟ وہ بولا کہ میں نے دیکھا کہ محمد ﷺ کے درمیان میں آگ کی ایک خندق ہے اور خوف ہے اور (پر) بازو ہیں (وہ فرشتوں کے بازو پر تھے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی، عضو عضو اچک لیتے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتاریں کہ 'ہرگز نہیں، آدمی شرارت کرتا ہے۔ اس وجہ سے کہ اپنے آپ کو امیر سمجھتا ہے۔ آخر تجھے تیرے رب کی طرف جانا ہے۔ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو ایک بندے کو نماز سے روکتا ہے؟ (معاذ اللہ جو کسی مسلمان کو نماز سے منع کرے یا مسجد سے روکے تو وہ ابو جہل جیسا ہے)

حَتَّى شَبَعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ أَنَا وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتَّى عَدَّ خَمْسَةَ فِي حِجَابٍ عَلَيْهَا مَا يَرَانَا أَحَدٌ حَتَّى خَرَجْنَا فَأَخَذْنَا ضَلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرُّكْبِ وَأَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرُّكْبِ وَأَعْظَمِ كَفَلٍ فِي الرُّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَاطَى رَأْسُهُ *

باب في الشقاق القمر

١٥٣٨ عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال بينما نحن مع رسول الله ﷺ بمنى إذا الفلق القمر فلقين فكانت فلقة وراء الجبل وفلقة ذواته فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا *

١٥٣٩ عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن أهل مكة سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يريهم آية فأراهم الشقاق القمر مرتين *

باب منع النبي صلى الله عليه وسلم ممن يأذاه
١٥٤٠ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال أبو جهل هل يعقر محمدٌ وجهه بين أظهركم؟ قال فقبل نعم فقال واللآلئ والمرزوق لئن رأيتُه يفعل ذلك لأطأن على رقبته أو لأعقرن وجهه في الثراب قال فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي زعم ليظاً على رقبته قال فما فجنهم منه إلا وهو ينكص على عقبيه ويتقي بيديه قال فقبل له ما لك؟ فقال إن بيني وبينه لخذقاً من نار وهو لا وأجنحة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو دنا مني لاحتطفنهُ الملائكة عضواً عضواً قال فأنزل الله عز وجل لا تدرى في حديث أبي هريرة أو شيء بلغه {كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ

بھلا تو کیا سمجھتا ہے کہ اگر یہ (محمد ﷺ) سیدھی راہ پر ہوتا اور اچھی بات کا حکم کرتا ہو تو کیا سمجھتا ہے کہ اگر اس نے جھٹلایا اور پٹینہ پھیرے؟ یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں اگر یہ (ان بڑے کاموں سے) باز نہ آئے گا تو ہم اس کو ماتھے کے بل گھسیٹیں گے اور اس کا ماتھا جھوٹا اور گنہگار ہے وہاں وہ اپنی قوم کو پکارے اور ہم فرشتوں کو بلائیں گے تو ہرگز اس کا کہنا نہ مان“ (العلق: 6-13)۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس نے اس کو حکم دیا جس کا اس نے اس کو حکم دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ پس چاہیے کہ اپنی قوم کو پکارے یعنی اپنی قوم کے لوگوں کو۔

باب: نبی ﷺ کا قتل کے ارادے سے آنے والے (کے شر) سے محفوظ

رہنا۔

1541: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نجد کی طرف جہاد کو گئے تو ہم نے آپ ﷺ کو ایک وادی میں پایا جہاں کانٹے دار درخت بہت زیادہ تھے۔ آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکا دی اور لوگ اس وادی میں الگ الگ ہو کر سایہ ڈھونڈتے ہوئے پھیل گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص میرے پاس آیا، میں سو رہا تھا کہ اس نے تلوار اتاری اور میں جاگا تو وہ میرے سر پر کھڑا ہوا تھا۔ مجھے اس وقت خبر ہوئی جب اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار آگئی تھی۔ وہ بولا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ! پھر دوسری بار اس نے یہی کہا تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ۔ یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں کر لی۔ وہ شخص یہ بیٹھا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ بھی نہ کہا۔

باب: زہر اور زہری بکری (کا گوشت) کھانے کا بیان۔

1542: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لائی تو آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا۔ پھر وہ عورت آپ ﷺ کے پاس لائی گئی تو آپ ﷺ نے بوجھا کہ یہ تو نے کیا کیا؟ وہ بولی کہ میں آپ ﷺ کو مار ڈالنا چاہتی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اتنی طاقت دینے والا نہیں (کہ تو اس کے پیغمبر کو ہلاک کر سکے)۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں (یہ آپ ﷺ کا اس پر رحم تھا اور اس سے یہ بھی لگتا ہے کہ آپ ﷺ پیغمبر برحق تھے ورنہ اگر بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے) راوی نے کہا کہ میں ہمیشہ اس زہر کا اثر آپ ﷺ کے حلق کے کوے میں پاتا رہا۔

أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ { يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ } أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ كَلِمَاتِهِمْ كَذِبًا لَنْ لَمْ يَنْتَه لَنْسَفَعًا بِالنَّاصِيَةِ النَّاصِيَةِ كَذَابِهِ خَاطِنَةً فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلِمًا لَا تُطْعَمُ { (سورة العلق: 6-13) }

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ وَأَمْرُهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ: (فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ) يَعْنِي قَوْمَهُ *

باب منع النبي صلى الله عليه وسلم ممن أراد قتله

١٥٤١ عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال غزونا مع رسول الله ﷺ غزوة قبل نجد فأذرتنا رسول الله ﷺ في واد كثير العضاة فنزل رسول الله ﷺ تحت شجرة فعلق سيفه بعضن من أغصانها قال وتفرق الناس في الوادي يستظلون بالشجر قال فقال رسول الله ﷺ إن رجلاً أتاني وأنا نائم فأخذ السيف فاستنقظت وهو قائم على رأسي فلم أشعر إلا والسيف صلتاً في يده فقال لي من يمتلك مني؟ قال قلت لله ثم قال في الثانية من يمتلك مني؟ قال قلت لله قال فشم السيف فيها هو ذا جالس ثم لم يعرض له رسول الله ﷺ *

باب في السم وأكل الشاة المسمومة

١٥٤٢ عن أنس رضي الله عنه أن امرأة يهودية أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة مسمومة فأكل منها فجيء بها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألها عن ذلك فقالت أرذت لأقتلك قال ما كان الله يستطك علي ذاك قال أو قال علي قال قالوا ألا نقلها؟ قال لا قال فما زلت أعرفها في لهوات رسول الله صلى الله عليه وسلم *

باب: نبی ﷺ کا اندازہ درست نکلنے کے متعلق۔

1543: سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تبوک کی جنگ میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ وادی القرئی (شام) کے راستے میں مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے) میں ایک عورت کے باغ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اندازہ لگاؤ اس باغ میں کتنا میوہ ہے؟ ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے کے اندازے میں وہ دس وسق معلوم ہوا۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا کہ جب تک ہم لوٹ کر آئیں تم یہ (اندازہ) گنتی یاد رکھنا، اگر اللہ نے چاہا۔ پھر ہم لوگ آگے چلے، یہاں تک کہ تبوک میں پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج رات تیرے آندھی چلے گی، لہذا کوئی شخص کھرانہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو، وہ اس کو مضبوطی سے باندھ لے۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ زوردار آندھی چلی۔ ایک شخص کھڑا ہوا تو اس کو ہوا اڑا لے گئی، اور (وادی) طے کے دو نوں پہاڑوں کے درمیان ڈال دیا۔ ابن العلماء حاکم ایلہ کا ایلی ایک خط لے کر آیا اور رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک سفید خچر خرید لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو جواب لکھا اور ایک چادر خرید لی۔ پھر ہم لوٹے، یہاں تک کہ وادی القرئی میں پہنچے۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے باغ کے میوے کا حال پوچھا کہ کتنا نکلا؟ اس نے کہا پورا دس وسق نکلا۔ (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں جلدی جاؤں گا، لہذا تم میں سے جس کا دل چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے اور جس کا دل چاہے ٹھہر جائے۔ ہم نکلے یہاں تک کہ مدینہ دیکھائی دینے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ”طابہ“ ہے (طابہ مدینہ منورہ کا نام ہے) اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ انصار کے گھروں میں بنی حجار کے گھر بہترین ہیں (کیونکہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے) پھر بنی عبد الاشہل کے گھر، پھر بنی حارث بن خزرج کے گھر۔ پھر بنی ساعدہ کے گھر اور انصار کے سب گھروں میں بہتری ہے۔ پھر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہم سے ملے۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے گھروں کی بہتری بیان فرمائی تو ہم کو سب کے اخیر میں کر دیا؟۔ یہ سن کر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے ملے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہم کو سب سے اخیر میں کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ کافی نہیں ہے کہ تم انہیں میں رہے؟۔

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ میں تمہاری کمرچلو کر جنم سے روکتا ہوں۔

1544: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اس شخص کی ہی ہے جس نے آگ جلائی، جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس

باب فی إصابة النبی ﷺ فی الخرص

۱۵۴۳ عن أبي حميد رضي الله عنه قال خرجنا مع رسول الله ﷺ غزوة تبوك فأتينا وادي القرى على حديفة لامرأة فقلنا لرسول الله صلى الله عليه وسلم احرصوها فحرصناها وحرصها رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة أوسق وقال أحصيتها حتى نرجع إليك إن شاء الله والطفنا حتى قدمنا تبوك فقلنا لرسول الله صلى الله عليه وسلم ستهب عليكم الليلة ريح شديدة فلا يقم فيها أحد منكم فمن كان له بعير فليشد عقله فهبت ريح شديدة فقام رجل فحاصنه الريح حتى ألقطه بجلسي طيبي وجاء رسول ابن العلماء صاحب أئله إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بكتاب وأهدى له بغلة بيضاء فكتب إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهدى له بزدا ثم أقبلنا حتى قلنا وادي القرى فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم المرأة عن حديقتها؟ كم بلغ ثمرها فقلت: عشرة أوسق فقال رسول الله ﷺ إني مسرع فمن شاء منكم فليسرع معي ومن شاء فليصمكت فخرجنا حتى أشرقت على المدينة فقال هذه طلبة وهذا أحد وهو جليل نجنا ونجته ثم قال إن خير دور الأضرار دار بني الحجار ثم دار بني عبد الأشهل ثم دار بني عبد الصارث بن الخوزج ثم دار بني ساعدة وفي كل دور الأضرار خير فلفقنا سعد بن عبادة فقلنا أبو أسيد ألتهم أن رسول الله ﷺ خير دور الأضرار فجعفنا آخرًا فأذوك سعد رسول الله ﷺ فقل يا رسول الله خيرت دور الأضرار؟ فجعفنا آخرًا؟ فقال أو ليس بحسبكم أن تكونوا من الحجار؟

باب قول النبي ﷺ أنا أخذ بعجزكم عن النار

۱۵۴۴ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي كمثل رجل

میں کیڑے اور یہ جانور جو آگ میں ہیں، گرنے لگے اور وہ شخص ان کو روکنے لگا، لیکن وہ نہ رکے اور اس میں گرنے لگے۔ یہ مثال ہے میری اور تمہاری، میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں اور کہتا ہوں کہ جہنم کے پاس سے چلے آؤ اور تم نہیں مانتے اسی میں گھے جاتے ہو۔

باب: نبی ﷺ لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جاننے والے تھے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والے تھے۔

1545: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کام میں رخصت روارکھی۔ آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ جس کام میں مجھے رخصت دی گئی ہے اس سے احتراز کرتے ہیں؟ اللہ کی قسم میں تو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (تو میری پیروی کرنا اور میری راہ پر چلنا، یہی تقویٰ اور پرہیز گاری ہے اور بے فائدہ نفس پر بارؤ الناور جائز کام سے بچنا اسکے جائز ہونے میں شک کرنا ہے)

باب: نبی ﷺ کا گناہوں سے دور رہنا اور اللہ تعالیٰ کی محارم کا خیال رکھنا۔

1546: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) دو کاموں کا اختیار دیا گیا، تو آپ ﷺ نے آسان کو اختیار کیا، بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔ اور جو گناہ ہوتا تو آپ ﷺ سب سے بڑھ کر اس سے دور رہتے۔ اور کبھی آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیا، البتہ اگر کوئی اللہ کے حکم کے برخلاف کرتا تو اس کو سزا دیتے۔

باب: نبی ﷺ کی نماز ایسی تھی کہ (پڑھتے پڑھتے) پاؤں سوچ جاتے اور آپ ﷺ فرماتے کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

1547: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں سوچ گئے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں، آپ ﷺ کے تو اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دیئے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ میں حوض پر تمہارا منتظر ہوں گا۔

1548: سیدنا جناب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (یعنی آگے جا کر تمہارا منتظر ہوں گا اور تمہارے پلانے کا سامان درست کروں گا)۔

باب: نبی ﷺ کے حوض، اس کی وسعت و عظمت اور آپ کی امت کے

استوفد نارا فلما أضاءت ما حولها جعل الفراش وهذه الدواب التي في الثار يفتحن فيها وجعل يحجزهن ويغلبته فتصحن فيها قال فذلکم منلی ومثلکم أنا آخذ بحجزکم عن الثار هلّم عن الثار هلّم عن الثار فتقبلوني و تقصموني فيها *

باب كان النبي صلى الله عليه وسلم أعلمهم بالله وأشدهم له خشية

1545 عن عائشة رضي الله عنها قالت رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم في أمر فتزوه عنه ناس من الناس فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فغضب حتى بان الغضب في وجهه ثم قال ما بال أقوام يرغبون عما رخص لي فيه؟ فوالله لأنا أعلمهم بالله وأشدهم له خشية *

باب بعد النبي صلى الله عليه وسلم من الآنام وقيامه لمحارم الله تعالى

1546 عن عائشة رضي الله عنه زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت ما خير رسول الله ﷺ بين أمرين إلا أخذ أيسرهما ما لم يكن إنما كان إنما كان أبعد الناس منه وما انتقم رسول الله ﷺ لنفسه إلا أن تنتهك حرمة الله عز وجل *

باب صلاة النبي صلى الله عليه وسلم حتى انتفخت قدماه وقوله: أفلا أكون عبدا شكورا

1547 عن المغيرة بن شعبه رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم حتى انتفخت قدماه فليل له أتكلف هذا وقد غفر الله لك ما تقدم من ذللك وما تأخر؟ فقال أفلا أكون عبدا شكورا *

باب قول النبي ﷺ أنا فرطكم على الحوض

1548 عن جناب رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول أنا فرطكم على الحوض *

باب في حوض النبي صلى الله عليه وسلم وعظيمه

حوض پر آنے کے متعلق۔

1549: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میرا حوض ایک مہینہ کے سفر کے برابر ہے، اس کے چاروں کونے برابر ہیں (یعنی طول اور عرض یکساں ہے)، اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو مٹھک سے بہتر ہے۔ اس پر جو آنجو رے (پیلے) رکھے ہیں، ان کی گنتی آسمان کے تاروں کے برابر ہے۔ جو اس میں سے پئے گا، پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ عبداللہ نے کہا کہ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض پر رہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون کون وہاں آتے ہیں۔ اور کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جائیں گے، تو میں کہوں گا کہ اے پروردگار! یہ لوگ میرے ہیں، میری امت کے ہیں۔ تو جواب ملے گا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ جو کام انہوں نے تمہارے بعد کئے۔ اللہ کی قسم تمہارے بعد ذرا نہ ٹھہرے اور ایڑیوں پر لوٹ گئے (اسلام سے پھر گئے ان لوگوں میں خارجی بھی داخل ہیں جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سے الگ ہو گئے اور مسلمانوں کو کافر سمجھنے لگے اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کی وصیت پر عمل نہ کیا اور آپ ﷺ کے اہل بیت کو ستایا اور شہید کیا۔ معاذ اللہ) ابن ابی ملیکہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ اے اللہ ہم ایڑیوں پر لوٹ جانے سے یا دین میں فتنہ ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

1550: سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے صنعاء سے مدینہ (ایک مہینہ کی راہ)۔ مستورد نے کہا کہ تم نے آپ ﷺ سے برتنوں کا ذکر نہیں سنا؟ حارثہ نے کہا کہ نہیں۔ مستورد نے کہا کہ وہاں ستاروں کی طرح برتن ہوں گے۔

1551: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا، جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہوگا جیسے جرباء اور اذرح میں ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ تمہارے سامنے میرا حوض ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے، عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے (یعنی نافع سے) پوچھا کہ جرباء اور اذرح کیا ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ شام میں دو گاؤں ہیں اور ان میں تین رات کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ تین دن کی مسافت ہے۔

1552: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور اس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعاء اور ایلہ میں اور اس کے آنجو رے تاروں

وَرُودِ أُمَّتِهِ

۱۵۴۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةٌ شَهْرٌ وَرَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمَسْكَ وَكِيْرَانُهُ كَنْجُومِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَطْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا * قَالَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤَخِّدُ أَنْاسٌ ذُوْنِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَنْ مَنِي وَمِنْ أُمَّتِي فَيَقَالُ أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمَلُوا بِعَدَاكَ؟ وَاللَّهِ مَا بَرِحُوا بِعَدَاكَ يَرْتَجُونَ عَلَيَّ أَغْضَابِهِمْ قَالَ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ أَنْ تَرْجِعَ عَلَيَّ أَغْضَابَنَا أَوْ أَنْ تُفْتِنَ عَنَّا دِينَنَا *

۱۵۵۰ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْأَوَّابِيُّ قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تَرَى فِيهِ الْآيَةَ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ *

۱۵۵۱ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرَبَاءَ وَأَذْرَحَ وَفِي رِوَايَةٍ "حَوْضِي" وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ لَسَأَلْتُهُ (بِعَنِّي: نَافِعًا): فَقَالَ قَرَيْتَيْنِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةٌ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَفِي رِوَايَةٍ: ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ *

۱۵۵۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنْ بَعُدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ

کی طرح ہیں۔

1553: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! حوض کے برتن کیسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اس حوض کے برتن آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اور رات وہ جو اندھیری بے بدلی کے ہو۔ وہ جنت کے برتن ہیں۔ جو اس حوض سے (پانی) پی لے گا، وہ پھر ہمیشہ تک کبھی پیاسا نہ ہوگا، (یعنی جنت میں جانے تک) اس حوض میں جنت کے دو پرنا لے جتے ہیں، جو اس میں سے پئے گا وہ پیاسا نہ ہوگا اور اس کا طول اور عرض برابر ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے (یہ دونوں شام کے شہر ہیں) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

1554: سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: میں اپنے حوض کے کنارے پر لوگوں کو بٹاتا ہوں گا یمن والوں کے لئے۔ میں اپنی لکڑی سے ماروں گا، یہاں تک کہ یمن والوں پر اس کا پانی بہہ آئے گا (اس سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی۔ انہوں نے دنیا میں رسول اللہ ﷺ کی مدد کی اور دشمنوں سے بچایا، پس نبی ﷺ بھی آخرت میں ان کی مدد کریں گے اور سب سے پہلے حوض کوثر سے وہ پئیں گے)۔ پھر آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس حوض کا عرض کتنا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جیسے یہاں سے عمان۔ پھر آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس کا پانی کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ دو پرنا لے اس میں پانی چھوڑتے ہیں، جن کو جنت سے پانی کی مدد ہوتی ہے ایک پرنا لے سونے کا ہے اور ایک چاندی کا۔

1555: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن نکلے اور شہداء اُحد پر نماز جنازہ پڑھی، پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور گواہ ہوں گا اور اللہ کی قسم میں اس وقت حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں ملیں یا زمین کی چابیاں اور اللہ کی قسم مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں آ کر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو۔

باب: نبی ﷺ کے حلیہ مبارک، آپ کی بخت اور آپ کی عمر کے بیان میں۔

1556: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے تھے، نہ بہت چھوٹے قد کے، نہ بالکل سفید تھے نہ بالکل گندمی۔ آپ ﷺ کے

صنعا وَايَلَةَ كَأَنَّ الْأَبَارِيقَ فِيهِ الشُّجُومُ *
1553: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آيَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَنْبُتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلَمَةِ الْمُصْحَبَةِ آيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَطْمَأْ أَخْرَجَ مَا عَلَيْهِ يَشْتَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَطْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَانَ إِلَى آيَلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ *

1554: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لِبُعْقَرٍ حَوْضِي أَدْرُدُ النَّاسَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَحْضَرُ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْضَوْا عَلَيْهِمْ فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عَمَانَ وَسُئِلَ عَنْ شِرَائِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَبُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يُمْدَدَانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرَقٍ *

1555: عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيْتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَتْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أَعْطَيْتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا *

باب فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَجْتَهٍ وَسُنَّهِ

1556: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ

بال نہ بالکل سخت ٹھنکریا لے تھے نہ بالکل سیدھے۔ اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز کیا۔ پھر آپ ﷺ دس برس مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور ساٹھویں برس کے اخیر میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اٹھایا (تو) اس وقت آپ ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

1557: سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے اور آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں میں زیادہ فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا تھا)۔ بال بہت تھے کانوں کی ٹونک۔ آپ ﷺ سرخ چوڑا پسینے (یعنی جس میں سرخ اور زرد لیکریں تھیں)، میں نے کسی کو آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔

1558: سیدنا ابوطیفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اب زمین پر سو میرے آپ ﷺ کو دیکھنے والوں میں کوئی نہیں رہا۔ (راوی حدیث جریری) کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ آپ نے دیکھا آپ ﷺ کیسے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ سفید رنگ تھے، شمینی کے ساتھ اور میانہ قد، متوازن جسم کے تھے۔ امام مسلم نے کہا کہ ابواطفیل 100 ھ میں فوت ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سب کے بعد وہی فوت ہوئے۔

باب: مہر نبوت کے متعلق۔

1559: سیدنا جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سر اور داڑھی کا آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا جب آپ ﷺ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور آپ ﷺ کی داڑھی بہت گھنی تھی۔ ایک شخص بولا کہ کیا آپ ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح یعنی لمبا تھا؟ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سورج اور چاند کی طرح اور گول تھا اور میں نے نبوت کی مہر آپ ﷺ کے کندھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا ہوتا ہے اور اس کا رنگ جسم کے رنگ سے ملتا تھا۔

1560: سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا بھانجا بہت بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی۔ پھر وضو کیا تو میرے آپ ﷺ نے آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر میں آپ ﷺ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا اور میں نے نبوت کی مہر دونوں مونڈھوں کے درمیان میں دیکھی جیسے گھنڈی چھرکٹ کی (یا جملہ ایک جاؤر ہے اس کے انڈے کی طرح تھی)۔

1561: سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

الْبَابِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَالْيَسْرِ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَا بِالْمَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسِّطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَالْيَسْرِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ *

۱۵۵۷ عَنْ النَّبَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرُوعًا بَعِيدَ مَا تَبَيَّنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمِ الْجُمَّةِ إِلَى شِخْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ خَلْعةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۵۸ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَسِي وَجْهَ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَأَى غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقْصِدًا * قَالَ مُسْلِمٌ: مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب فِي خَاتَمِ النَّبُوَّةِ

۱۵۵۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمَطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا أَذْهَنَ لَمْ يَبَيِّنْ وَإِذَا شَعَتِ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللَّحْيَةِ لَقَالَ رَجُلٌ وَجْهَهُ مِثْلُ السِّيفِ؟ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَفِّهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْخَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ *

۱۵۶۰ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبُرْكَاتِ نَسَمَ نَوْصًا فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ فَمَتَتْ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَفْفَيْهِ مِثْلَ زُرِّ الْحَجَلَةِ *

۱۵۶۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کو دیکھا اور آپ ﷺ کے ساتھ روٹی، گوشت یا شہید کھایا (راوی حدیث عامم) کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ ﷺ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لئے بخشش کی دعا کی؟ انہوں نے کہا ہاں اور تیرے لئے بھی۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ ”بخشش مانگ اپنے گناہ کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہ کی“۔ عبداللہ ﷺ کہتے ہیں کہ پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے گیا تو میں نے دونوں کندھوں کے درمیان میں چلنی بڑی کے پاس کندھے کے قریب مہر نبوت دیکھی، وہ بندھنی کی طرح تھی اور اس پر مسوں کی طرح تل تھے۔

باب: آپ ﷺ کے چہرہ مبارک، آنکھوں اور آپ ﷺ کی ایزی کا بیان۔

1562: سیدنا جابر بن سمرہ ﷺ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وہن کشادہ تھا (کیونکہ مردوں کے لئے وہن کی کشادگی عمدہ ہے اور عورتوں کے لئے بری ہے) آنکھوں میں سرخ ڈورے چھوٹے ہوئے اور ایزیاں کم گوشت والی تھیں۔ سناک سے (شعبہ نے) پوچھا کہ ”ضلیع اللغم“ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ بڑا چہرہ۔ پھر (شعبہ) نے کہا ”اشکل العين“ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا دراز گانف آنکھوں کے (لیکن سناک کا یہ کہنا غلط ہے اور صحیح وہی ہے کہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی) شعبہ نے کہا ”منہوس العينین“ کیا ہے تو انہوں نے کہا ایزی پر کم گوشت والے۔

باب: نبی ﷺ کی داڑھی مبارک کا بیان۔

1563: سیدنا انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ سر اور داڑھی کے سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے خضاب نہیں کیا۔ آپ ﷺ کی چھوٹی داڑھی میں جو نیچے کے ہونٹ تلے ہوتی ہے، کچھ سفیدی تھی، اور کچھ کپٹیوں پر اور سر میں کہیں کہیں سفید بال تھے۔

باب: نبی ﷺ کے بڑھاپے کا بیان۔

1564: سیدنا ابو جحیمہ ﷺ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ کا رنگ سفید تھا اور آپ ﷺ بوڑھے ہو گئے تھے اور سیدنا حسن بن علی ﷺ آپ ﷺ کے مشابہ تھے۔

باب: نبی ﷺ کے سر کے بالوں کا بیان۔

1565: سیدنا انس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال کندھوں کے قریب تک تھے۔

1566: سیدنا انس ﷺ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بال آدھے کانوں تک تھے۔

قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خَبِزًا وَنَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اسْتَغْفِرُ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ (وَاسْتَغْفِرُ لَذَلِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) (محمد: ۱۹) قَالَ ثُمَّ ذُرْتُ خَلْفَهُ فَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ الثَّبُوةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاقِضِ كَتِفِهِ الْبِسْرَى جُمُعًا عَلَيْهِ خِيَلَانٌ كَأَمْثَالِ الْقَائِلِ *

باب صفة فم النبي صلى الله عليه وسلم وعينه وعقبه

۱۵۶۲ عن جابر بن سمرة رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع اللغم؟ أشكل العينين منهوس العينين قال قلت لسماك ما ضليع اللغم قال عظيم اللغم قال قلت ما أشكل العينين قال طويل شق العينين قال قلت ما منهوس العينين قال قليل لحم العين *

باب في صفة لحية النبي

۱۵۶۳ عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال كان يكره أن يتف الرجل الشعرة البيضاء من رأسه ولحيته قال: ولم يعضب رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما كان الأبيض في عنقه وفي الصدغين وفي الرأس نبتة *

باب في صب النبي صلى الله عليه وسلم

۱۵۶۴ عن أبي جحيفة رضى الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم أبيض قد شاب كان الحسن ابن علي يشبهه *

باب صفة شعر النبي صلى الله عليه وسلم

۱۵۶۵ عن أنس رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يضرب شعرة منكبه *

۱۵۶۶ عن أنس رضى الله عنه قال كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أنصاف أذنيه *

باب: نبی ﷺ کا سر کے بالوں کو لٹکانا اور مانگ نکالنے کا بیان۔

1567: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالوں کو پیشانی پر لٹکتے ہوئے چھوڑ دیتے تھے (یعنی مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرک مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اہل کتاب کے طریق پر چلنا دوست رکھتے تھے جس مسئلہ میں آپ ﷺ کو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنی یہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہیں تو جس باب میں کوئی حکم نہ آتا آپ ﷺ اہل کتاب کی موافقت اس مسئلے میں اختیار کرتے) تو آپ ﷺ بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے اس کے بعد آپ ﷺ مانگ نکالنے لگے۔

باب: نبی ﷺ کے تسم کے متعلق۔

اس باب کے متعلق سیدنا انس کی حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 281)۔

باب: نبی ﷺ کنواری لڑکی جو پردے میں ہوتی ہے، سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔

1568: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میں اس کنواری لڑکی سے جو پردے میں رہتی ہے، زیادہ شرم تھی اور آپ ﷺ جب کسی چیز کو برا جانتے تو ہم اس کی نشانی آپ ﷺ کے چہرے سے پہچان لیتے تھے۔

باب: نبی ﷺ کے جسم کی خوشبو اور جسم کا ملائم ہونا۔

1569: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک سفید، چمکتا ہوا تھا (نودی نے کہا کہ یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے) اور آپ ﷺ کا پینہ مبارک موتی کی طرح تھا اور جب چلتے تو (پینے کے قطرے دائیں بائیں، ادھر ادھر بھجکے جاتے تھے جیسے کشتی جھکتی جاتی ہے) اور میں نے دیباچ اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جتنی آپ ﷺ کی تھیلی نرم تھی اور میں نے منگ اور عنبر میں بھی وہ خوشبو نہ پائی جو آپ ﷺ کے جسم مبارک میں تھی۔

1570: سیدنا جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ اپنے گھر جانے کو نکلے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلا۔ سامنے کچھ بچے آئے تو آپ ﷺ نے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا۔ میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی جیسے نبی ﷺ نے خوشبو ساز کے ڈبے میں سے ہاتھ نکالا ہو۔

باب: وحی کے دوران سردی میں نبی ﷺ کا پینہ مبارک۔

1571: اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر

باب فِي سَدْلِ النَّبِيِّ ﷺ شَعْرَةَ وَفَرْقِهِ

۱۵۶۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُنْشَرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدَ *

باب فِي تَسْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِيهِ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ -

باب كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ

الْعَذْرَاءِ فِي خَدْرِهَا

۱۵۶۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خَدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ *
باب طَيْبِ رَائِحَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ مَسَّهُ

۱۵۶۹ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرْفُهُ اللَّوْلُو إِذَا مَشَى تَكَفًّا وَلَا مَسَسَتْ دِيْبَاجَةً وَلَا خَرِيرَةً أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمَتْ مِسْكَةً وَلَا عَبْتِرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۷۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْأُولَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجَتْ مَعَهُ فَأَسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدِّي أَحَدَهُمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي قَالَ فَوَجَدْتُ لِيهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّهَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْلَةِ عَطَارٍ *

باب عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَرْدِ حِينَ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ

۱۵۷۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ

سردی کے دنوں میں بھی وحی اترتی، تو آپ ﷺ کی پیشانی سے (وحی کی تختی سے) پسینہ بہہ نکلتا تھا۔

1572: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ نبی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ پر وحی کیسے آتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کبھی تو ایسی آتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار، اور وہ مجھ پر نہایت سخت ہوتی ہے۔ پھر جب پوری ہو جاتی ہے تو میں یاد کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی ایک فرشتہ مرد کی صورت میں آتا ہے اور جو وہ کہتا ہے میں اس کو یاد کر لیتا ہوں۔

باب: نبی ﷺ کے پسینے کی خوشبو۔

1573: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف لائے اور آرام فرمایا، آپ ﷺ کو پسینا آیا، میری ماں ایک شیشی لائی اور آپ ﷺ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگی، آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلیم یہ کیا کر رہی ہو؟ وہ بولی کہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں شامل کرتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے۔

باب: نبی ﷺ کے پسینہ مبارک سے تھم کر کا بیان۔

1574: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ام سلیم کے گھر میں جاتے اور ان کے بچھونے پر سوراہتے، اور وہ گھر میں نہیں ہوتیں تھیں ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور ان کے بچھونے پر سوراہے۔ لوگوں نے انہیں بلا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے گھر میں تمہارے بچھونے پر سوراہے ہیں، یہ سن کر وہ آئیں دیکھا تو آپ ﷺ کو پسینا آیا ہوا ہے اور آپ ﷺ کا پسینہ چمڑے کے بچھونے پر جمع ہو گیا ہے۔ ام سلیم نے اپنا ڈبہ کھولا اور یہ پسینہ پونچھ پونچھ کر شیشوں میں بھر لگیں۔ رسول اللہ ﷺ گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ اے ام سلیم! کیا کرتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے بچوں کے لئے برکت کی امید رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔

باب: نبی ﷺ کا لوگوں کے قریب ہونا اور ان کا آپ ﷺ سے تھم کر لینے کا بیان۔

1575: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھتے تو مدینے کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے، پھر جو بھی برتن آپ ﷺ کے پاس آتا آپ ﷺ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے۔ اور کبھی سردی کے دن میں بھی اتفاق ہوتا تو آپ ﷺ ہاتھ ڈبو دیتے۔

1576: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور

لِنَزُولِ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِى الْعِدَاةُ الْبَارِدَةَ ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا *

١٥٧٢ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْضُمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَأَحْيَانًا مَلَكَ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَأَعْمَى مَا يَقُولُ *

باب طيب عرق النبي صلى الله عليه وسلم

١٥٧٣ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرَقٌ وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَدَّ سَلِّمِ! مَا هَذَا تَصْنَعِينَ؟ قَالَتْ هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِينِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطَّيِّبِ *

باب التبرك من عرق النبي صلى الله عليه وسلم

١٥٧٤ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سَلِيمٍ فَيَنَامُ عَلَيَّ فِرَاشَهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَيَّ فِرَاشَهَا فَأَتَيْتُ لِقِيلِ لَهَا هَذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِكَ عَلَيَّ فِرَاشِكَ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَيَّ قِطْعَةً أَدِيمٍ عَلَيَّ الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَيْنَيْهَا فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ ذَلِكَ الْعَرَقَ فَنَعْمُصُرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا فَفَزَعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سَلِيمِ؟ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَرْجُو بَرَكَتَهُ لَصَيَانِنَا قَالَ أَصَبْتَ *

باب في قرب النبي صلى الله عليه وسلم من الناس

وتبركهم به

١٥٧٥ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْعِدَاةُ جَاءَ خَدْمُ الْمَدِينَةِ بِأَيْتِنَهُمْ فِيهَا الْمَاءَ فَمَا يُؤْتِي بِيَاءَهُ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرُبَّمَا جَاءُوهُ فِي الْعِدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمَسُ يَدَهُ فِيهَا *

١٥٧٦ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ

جام آپ ﷺ کا سر بنارہا تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے گرد تھے، وہ چاہتے تھے کہ کوئی بال زمین پر نہ گرے بلکہ کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

1577: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت کی عقل میں تھوڑا پاگل پن تھا، اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! مجھے آپ ﷺ سے کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ام فلال! (یعنی اس کا نام لیا) تو جہاں چاہے گی میں تیرا کام کر دوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے راستے میں اس سے تمہاری کی، یہاں تک کہ وہ اپنی بات سے فارغ ہو گئی۔

باب: رسول اللہ ﷺ بچوں اور اہل و عیال کیساتھ سب سے زیادہ شفقت رکھتے تھے۔

1578: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی کو بچوں پر اتنی شفقت کرتے نہیں دیکھا، جتنی رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم (مدینہ کے عوالی میں) دودھ پیتے تھے (عوالی مدینہ کے پاس کچھ گاؤں تھے) آپ ﷺ جایا کرتے اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے، پھر اس کے گھر تشریف لے جاتے، وہاں دھواں ہوتا تھا کیونکہ "اتا" کا خاندان ہوا کرتا تھا۔ آپ ﷺ بچے کو لیتے، پیار کرتے اور پھر لوٹ آتے۔ عمرو نے کہا کہ جب سیدنا ابراہیم نے وفات پائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابراہیم میرا بیٹا ہے، اس نے دودھ پیتے میں وفات پائی اب اس کو دو اتا میں (دائیاں) ملی ہیں جو جنت میں اس کے دودھ پینے کی مدت تک دودھ پلائیں گی۔

1579: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اترع بن حابس نے رسول اللہ ﷺ کو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا تو وہ بولا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو (بچوں اور یتیموں اور عاجزوں اور ضعیفوں پر) رحم نہ کرے اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہ کرے گا۔

باب: نبی ﷺ کی رحمت عورتوں کیساتھ اور عورتوں کی سواری چلانے والے کو آہستہ چلانے کا حکم۔

1580: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجھ تھا حدی گاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے انجھ! آہستہ آہستہ چل اور اونٹوں کو ششے لدے ہوئے اونٹوں کی طرح ہانک۔

باب: نبی ﷺ کی بہادری اور جنگ میں سب سے آگے ہونے کا بیان۔

1581: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں

رسول اللہ ﷺ والحلاق یحلقہ وأطاف بہ أصحابہ فمأیرویدون أن تقع شعرة إلا فی ید رجل *

۱۵۷۷ عن أنس رضی اللہ عنہ أن امرأة کان فی عقلها شیء فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن لی الیک حاجة فقال یا أم فلان انظری أی السکک شئت حتى أقضی لک حاجتک فحلا معها فی بعض الطریق حتى فرغت من حاجتها *

باب کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أرحم الناس بالصنیان والعیال

۱۵۷۸ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ قال ما رأیت أحدًا کان أرحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان إبراهیم مسترضعًا لہ فی عوالی المدینة فکان ینطلق ونحن معہ فیدخل البیت وإلہ لیدخن وكان ظنرہ قینا فیاخذہ فیکلمہ ثم یرجع قال عمرو فلمّا توفی إبراهیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن إبراهیم ابني وإلہ مات فی البئدی وإن لہ لظنرین تکملان رضاعہ فی الجنة *

۱۵۷۹ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ أن الأقرع بن حابس أبصر النبي صلی اللہ علیہ وسلم یقبل الحسن فقال إن لی عشرة من الولد ما قبلت واحدًا منهم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إنہ من لا یرحم لا یرحم *

باب رَحْمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ وَأُمَّرَةِ السَّوَّاقِ بِهِنَّ بِالرَّفْقِ

۱۵۸۰ عن أنس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ فی بعض أسفاره وعلامة أسود یقال لہ ألحشہ یخذو فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ألحشہ رويدک سوقًا بالقواریر *

باب فی شجاعة النبي ﷺ وتقدمه إلى الحرب

۱۵۸۱ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان

سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ والوں کو (کسی دشمن کے آنے کا) خوف ہوا تو جدھر سے آواز آ رہی تھی لوگ ادھر چلے، تو راستے میں رسول اللہ ﷺ کو لوتے ہوئے پایا (آپ ﷺ لوگوں سے پہلے ایکے خیر لینے کو تشریف لے گئے ہوئے تھے) اور سب سے پہلے آپ ﷺ آواز کی طرف تشریف لے گئے تھے اور سیدنا ابوطلمحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے اور آپ ﷺ کے گلے میں تلوار تھی اور فرماتے تھے کہ کچھ ڈر نہیں، کچھ ڈر نہیں۔ یہ گھوڑا تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا است تھا (یہ بھی آپ ﷺ کا عجزہ تھا کہ وہ تیز ہو گیا)۔

باب: نبی ﷺ سب سے زیادہ حسن اخلاق والے تھے۔

1582: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ ایک دن آپ ﷺ نے مجھے ایک کام پر جانے کو کہا تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا، لیکن میرے دل میں یہی تھا کہ جس کام کے لئے آپ ﷺ حکم دیتے ہیں جاؤں گا۔ (انہیں کے قاعدے پر میں نے ظاہر میں انکار کیا) آخر میں نکلا یہاں تک کہ مجھے لڑکے کے طے جو بازار میں کھیل رہے تھے (غالبا وہاں تک کہ ان کو دیکھنے لگے۔ اور کام سے دیر ہو گئی)۔

یہ ایک رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے آ کر میری گردن تھام لی میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا آپ ﷺ انہیں رے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے انیس! (یہ نصیر ہے اس کی پیارے آپ ﷺ نے فرمایا) تو وہاں گیا جہاں میں نے حکم دیا تھا؟ میں نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے نو برس تک آپ ﷺ کی خدمت کی، مجھے یاد نہیں کہ کسی کام کے لئے جس کو میں نے کیا ہو تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا کسی کام کو میں نے نہ کیا ہو اور آپ ﷺ نے فرمایا ہو کہ کیوں نہیں کیا۔

باب: نبی ﷺ کے گفتگو کے انداز کے بیان میں۔

1583: سیدنا عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سن اے حجرہ والی سن اے حجرہ والی۔ اور اتم المؤمنین عاشر رضی اللہ عنہما عنہما نماز پڑھتی تھیں۔ جب نماز پڑھ چکیں تو انہوں نے عروہ سے کہا کہ تم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی باتیں سنیں (اتنی دیر میں انہوں نے کتنی حدیثیں بیان کیں) اور رسول اللہ ﷺ اس طرح سے بات کرتے تھے کہ گننے والا اس کو چاہتا تو گن لیتا (یعنی ظہر ظہر کر آہستہ سے اور یہی تہذیب ہے۔ چڑچڑ اور جلدی جلدی باتیں کرنا عقلمندی اور انانالی کا شیوہ نہیں)۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أحسن الناس وكان أجود الناس وكان أشجع الناس ولقد فرغ أهل المدينة ذات ليلة فإطلق ناس قبل الصوت فلنقاهم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راجعاً وقد سبقهم إلى الصوت وهو على فرس لأبي طلحة عزي في عنقه السيف وهو يقول لم ترأعوا لم ترأعوا قال وجدناه بخراً أو إنه ليحتر قال وكان فرساً يبطاً *

باب كان النبي ﷺ من أحسن الناس خلقاً

١٥٨٢ عن أنس رضي الله عنه قال كان رسول الله صلي الله عليه وسلم من أحسن الناس خلقاً فارساني يوماً لحاجة فقلت والله لا أذهب وفي نفسي أن أذهب لما أمرني به نبي الله صلي الله عليه وسلم فخرجت حتى أمر على صبيان وهم يلعبون في السوق فإذا رسول الله صلي الله عليه وسلم قد قبض بقفاي من ورائي قال فنظرت إليه وهو يضحك فقال يا أنيس أذهبت حيث أمرتك؟ قال قلت نعم أنا أذهب يا رسول الله صلي الله عليه وسلم قال أنس رضي الله عنه والله لقد خدمته تسع سنين ما علمته قال لشيء صنعته لم فعلت كذا وكذا؟ أو لشيء تركته هلاً فعلت كذا وكذا؟ *

باب صفة حديث النبي صلي الله عليه وسلم

١٥٨٣ عن عروة بن الربير قال كان أبي هريرة رضي الله عنه يحدث ويقول اسمعي يا ربة الحجرة اسمعي يا ربة الحجرة وعائشة رضوان الله عليها تصلي فلما قضت صلاحتها قالت لعروة ألا تسمع إلي هذا ومقالته أنفا؟ إنما كان النبي صلي الله عليه وسلم يحدث حديثنا لو عدته العاد الأخصاء *

باب: رسول اللہ ﷺ نصیحت کرنے میں ہمارا خیال کرتے تھے (صحابہ تک نہ پڑ جائیں)۔

1584: شفیق بن ابوداؤد کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما میں ہر جمعرات کو وعظ سنا کرتے تھے ایک شخص بولا کہ اے ابو عبدالرحمن! (یہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) ہم تمہاری گفتگو (سننا) چاہتے ہیں اور پسند کرتے ہیں، ہم یہ چاہتے کہ تم ہمیں ہر روز حدیث سنایا کرو۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تم کو جو ہر روز حدیث نہیں سنا تا تو اس وجہ سے کہ تمہیں آکٹا ہٹ میں ڈال دینا نہ چاہتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی دنوں میں کوئی دن مقرر کرتے تھے اس لئے کہ آپ ﷺ ہمیں رنج دینا نہ اجانتے تھے (یعنی بار ہوتا)۔

باب: نبی ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے بھلائی (کے کاموں) میں۔

1585: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ مال دینے میں سخی تھے اور سب وقتوں سے زیادہ آپ ﷺ کی سخاوت رمضان کے مہینے میں ہوتی تھی۔ اور سیدنا جبرائیل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آپ ﷺ سے ملتے تو آخر مہینہ تک۔ آپ ﷺ انہیں قرآن سناتے جب جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے اس وقت آپ ﷺ مال کے دینے میں چلتی ہو اسے بھی زیادہ تیزی سے سخاوت کرتے تھے۔ (معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت میں زیادہ سخاوت کرنا چاہیے)۔

باب: ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نبی ﷺ سے کچھ سوال کیا گیا ہو کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہو کہ نہیں۔

1586: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مانگی گئی، اور آپ ﷺ نے نہیں کہہ دیا ہو۔

1587: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دونوں پہاڑوں کے بیچ کی بکریاں مانگیں، تو آپ ﷺ نے اس کو دیدیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے لوگو! مسلمان ہو جاؤ اللہ کی قسم محمد ﷺ تمہارے ہیں کہ تمہاری کاؤر بھی نہیں کرتے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص شخص دنیا کے لئے مسلمان ہوتا تھا، پھر وہ ایسا مسلمان ہو جاتا یہاں تک کہ اسلام اس کے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔ (پہلے تو لاخ میں مسلمان ہو جاتا تھا مگر بعد میں تخلص ہو گیا)۔

باب: نبی ﷺ کے کثرت سے عطیات دینے کے بیان میں۔

1588: ابن شہاب سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ فتح مکہ کے موقع پر جہاد کیا۔ پھر آپ ﷺ اپنے ساتھ مسلمانوں کو لے کر

باب: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يتخولنا بالموعدة

۱۵۸۴: عن شقيق أبي وائل قال قال عبد الله يذكرنا كل يوم خميس فقال له رجل يا أبا عبد الرحمن إنا نحب حديثك ونشتهي ولوددنا أنك حدثنا كل يوم فقل ما يمنعني أن أحدثكم إلا كراهية أن أملكم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتخولنا بالموعدة في الأيام كراهية الساعة علينا *

باب: كان النبي ﷺ أجود الناس بالخير

۱۵۸۵: عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أجود الناس بالخير وكان أجود ما يكون في شهر رمضان إن جبريل عليه السلام كان يلقاه في كل سنة في رمضان حتى ينسلخ فيعرض عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم القرآن فإذا لقيه جبريل كان رسول الله ﷺ أجود بالخير من الريح المرسلة *

باب: ما سئل النبي صلى الله عليه وسلم شيئاً قط فقال لا

۱۵۸۶: عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال ما سئل رسول الله ﷺ شيئاً قط فقال لا *

۱۵۸۷: عن أنس رضي الله عنه أن رجلاً سأل النبي صلى الله عليه وسلم غنماً بين جبلين فأعطاه إياه فأتى قوماً فقال أي قوم أسلموا فوالله إن محمداً صلى الله عليه وسلم يعطي عطاء ما يخاف الفقر فقال أنس رضي الله عنه إن كان الرجل يسلم ما يزيد إلا الدنيا فقد يسلم حتى يكون الإسلام أحب إليه من الدنيا وما عليها *

باب: في عظمه النبي ﷺ وعظمته وكثرت

۱۵۸۸: عن ابن شهاب قال غزا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الفتح فتح مكة ثم خرج

نکلے اور حنین میں لڑائی کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین اور مسلمانوں کی نصرت فرمائی۔ اس دن آپ ﷺ نے (مال غنیمت سے) صفوان بن امیہ کو 100 اونٹ دیئے۔ پھر 100 اونٹ دیئے۔ پھر 100 اونٹ دیئے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ صفوان نے کہا کہ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے مجھے جو کچھ دیا، دیا۔ اور (اس سے قبل) میری نگاہ میں آپ ﷺ سب سے زیادہ بڑے تھے پھر آپ ﷺ ہمیشہ مجھے دیتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ میری نگاہ میں سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو گئے۔

باب: نبی ﷺ کے وعدوں کے بارے میں۔

1589: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آئے گا تو میں تجھے اتنا اور اتنا دوں گا اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی تین لپ بھر کر)۔ پھر بحرین کا مال آنے سے پہلے آپ ﷺ کی وفات ہو گئی۔ وہ مال سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آپ ﷺ کے بعد آیا تو انہوں نے ایک مٹائی کو یہ آواز کرنے کے لئے حکم دیا کہ جس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے کچھ وعدہ کیا ہو، یا اس کا قرض آپ ﷺ پر آتا ہو وہ آئے۔ یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آئے گا تو تجھ کو اتنا، اتنا اور اتنا دیں گے۔ یہ سن کر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک لپ بھر پھر مجھ سے کہا کہ اس کو گین۔ میں نے بڑھا تو وہ پانچ سو نکلے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کا دو گنا اور لے لے (تو تین لپ ہو گئے)۔

باب: نبی ﷺ کے ناموں کی تعداد کے بیان میں۔

1590: سیدنا جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں، میں محمد، احمد اور ماجی یعنی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا۔ اور میں حاشر ہوں، لوگ میرے پاس قیامت کے دن شفاعت کیلئے آئیں گے۔ اور میں عاقب ہوں، یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام رکھا اور تم رکھا (بہت نرم اور بہت مہربان) (رضی اللہ عنہ)۔

1591: سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کی نام ہم سے بیان کرتے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں محمد رضی اللہ عنہ ہوں اور احمد رضی اللہ عنہ اور مقفی (یعنی عاقب) اور حاشر اور نبی التوبہ اور نبی الرحمة (کیونکہ توبہ اور رحمت کو آپ ﷺ اپنے ساتھ لے کر آئے)۔

باب: نبی ﷺ کے اور وہ پیش کنئی کنئی مدت رہے؟

1592: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تیرہ برس

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَقْتُلُوا بِحَنِينٍ فَفَضَّرَ اللَّهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنِ أُمِيَّةٍ مَائَةً مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مَائَةً ثُمَّ مَائَةً قَالَ ابْنُ شَهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَغْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَغْطَانِي وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُغْطِنِي حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

باب: فِي عِدَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥٨٩ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَغْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَالَ بَدِينُهُ جَمِيعًا فَفَضَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَيَّ أَبِي بَكْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدِمَ فَأَمْرٌ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَلَّمْتُ لَهُ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةً أَوْ ذِينَ فَلْيَأْتِ فَكَلَّمْتُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَغْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَحَضَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي غَدَا فَمَدَنَتْهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مَائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا *

باب: فِي عِدَادِ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ١٥٩٠ عَنْ جَابِرِ بْنِ مَطْعَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِي أَسْمَاءَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يَمْضُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ وَقَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ رَعُوفًا رَحِيمًا * ١٥٩١ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمَقْفِيُّ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ *

باب: كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ

١٥٩٢ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ

تک رہے کہ آپ ﷺ پر وحی اتر آتی تھی اور مدینہ میں دس برس تک رہے۔ اور آپ ﷺ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

1593: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں پندرہ برس تک (فرشتوں کی) آواز سنتے تھے اور (فرشتوں کی یا اللہ کی آیات کی) روشنی دیکھتے تھے سات برس تک، لیکن کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے پھر آٹھ برس تک وحی آیا کرتی تھی اور دس برس تک مدینہ میں رہے (یہ روایت شاذ ہے)۔

باب: وفات کے وقت نبی ﷺ کی عمر کتنی تھی۔

1594: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تریسٹھ برس کی عمر میں وفات ہوئی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بھی تریسٹھ برس کی عمر میں وفات ہوئی۔

1595: عمار مولیٰ بنی ہاشم کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کتنے برس کے تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم آپ ﷺ کی قوم سے ہو کر اتنی بات نہ جانتے ہو گے۔ میں نے کہا کہ میں نے لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے اس میں اختلاف کیا، پس مجھے اس بارے میں آپ کا قول سننا بہتر معلوم ہوا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تم حساب جانتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں تو انہوں نے کہا کہ چالیس برس کو یاد رکھو کہ اس وقت آپ ﷺ بیسٹھ برس ہوئے۔ اب پندرہ اور جوڑو کہ جب تک آپ ﷺ مکہ میں رہے کبھی امن کے ساتھ اور کبھی ڈر کے ساتھ۔ اب دس اور جوڑو جو مدینہ میں ہجرت کے بعد گزرے (تو سب ملا کر بیسٹھ برس ہوتے ہیں)۔ اور اس سے پہلے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے کہ نبی ﷺ نے ساٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔ (دیکھئے حدیث: 1556)۔

نوٹ: آپ ﷺ کی عمر کے بارے میں صحیح حدیث نمبر 1592 ہے جو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہی ہے۔

باب: جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت فرماتا ہے تو اس کی امت سے پہلے نبی کو وفات دے دیتا ہے۔

1596: سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما نے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل جب کسی امت پر رحم کرتا ہے تو اس کا نبی امت کی ہلاکت سے پہلے فوت ہو جاتا ہے اور وہ اپنی امت کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ اور جب کسی امت کی تباہی چاہتا ہے تو اس کو نبی کے سامنے ہلاک کرتا ہے اور ان کی ہلاکت سے نبی کی آنکھ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے کیونکہ وہ (امت) اس کو جھٹلانے والی اور اس کے احکام کی نافرمانی کرنے والی ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ بمکة ثلاث عشرة سنة يوحى اليه وبالمدينة عشرا ومات وهو ابن ثلاث وستين سنة*
1593 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال أقام رسول الله ﷺ بمكة خمس عشرة سنة يسمع الصوت ويبرى الصواء سبع سنين ولا يرى شيئا وتمان سنين يوحى اليه وأقام بالمدينة عشرا*
باب كم سن النبي صلى الله عليه وسلم يوم قبض

1594 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قبض رسول الله ﷺ وهو ابن ثلاث وستين وأبو بكر وهو ابن ثلاث وستين وعمرو وهو ابن ثلاث وستين
1595 عن عمار مولى بني هاشم قال سألت ابن عباس رضي الله عنه كم أتى لرسول الله صلى الله عليه وسلم يوم مات؟ فقال ما كنت أحسب مثلك من قومه يخفى عليه ذلك قال قلت إني قد سألت الناس فاختلفوا علي فأخبيت أن أعلم قولك فيه قال أتخشب قال قلت نعم قال أمسك أربعين بعث لها خمس عشرة بمكة يأمن ويخاف وعشرون مهاجرة إلى المدينة*
وقد تقدم حديث أنس رضي الله عنه أن صلى الله عليه وسلم توفي وهو ابن ستين سنة*
باب إذا رحم الله أمة قبض نبيها قبلها

1596 عن أبي موسى رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله عز وجل إذا أراد رحمة أمة من عباده قبض نبيها قبلها ففعلها لها فرطاً وسلفاً بين يديها وإذا أراد هلكة أمة غذبها ونبيها حتى فأهلكها وهو ينظر فأقر عينه بهلكتها حين كذبوها وعصوا أمره*
1597 عن أبي موسى رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله عز وجل إذا أراد رحمة أمة من عباده قبض نبيها قبلها ففعلها لها فرطاً وسلفاً بين يديها وإذا أراد هلكة أمة غذبها ونبيها حتى فأهلكها وهو ينظر فأقر عينه بهلكتها حين كذبوها وعصوا أمره*

باب: اللہ تعالیٰ کے قول ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكُمْ...﴾ الآية کے بارے میں۔

1597: سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے ایک آدمی نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ (جو آپ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) سے رسول اللہ ﷺ کے پاس (مقام) حرہ کے موہرے میں جھگڑا کیا (حرہ کہتے ہیں کالے پتھر والی زمین کو) جس سے کھجور کے درختوں کو پانی دیتے تھے۔ انصاری نے کہا کہ پانی کو چھوڑ دے کہ بہتا رہے۔ سیدنا زبیر نے انکار کیا۔ آخر سب نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے جھگڑا کیا تو آپ ﷺ نے سیدنا زبیر سے فرمایا کہ اے زبیر! تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی کو اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دے۔ یہ سن کر انصاری غصہ ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ! زبیر آپ ﷺ کے پھوپھی کے بیٹے تھے (اس وجہ سے آپ ﷺ نے ان کی رعایت کی)۔ یہ سن کر آپ ﷺ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے زبیر! اپنے درختوں کو پانی پلا پھر پانی کو روک لے، یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک چڑھ جائے۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت اسی بارے میں اتری کہ ”اللہ کی قسم وہ مومن نہ ہوں گے جب تک تجھ کو اپنے جھگڑوں میں حاکم نہ بنائیں گے پھر جو تو فیصلہ کر دے اس سے رنج نہ کریں اور مان لیں“۔ پوری آیت ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكُمْ...﴾

باب: نبی ﷺ کی اتباع اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَلَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ اِنْ تَبَدَّلَكُمْ تَسْؤُكُمْ﴾ الآية کے بارے میں۔

1598: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بُری تھی) تو آپ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ میرے سامنے جنت اور دوزخ لائی گئی اور میں نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی بُرائی کبھی نہیں دیکھی (یعنی جنت میں نعمتیں اور دوزخ میں عذاب)۔ اگر تم وہ کچھ جانتے جو میں جانتا ہوں تو البتہ تم لوگ کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم پر اس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں گزرا۔ انہوں نے اپنے سروں کو چھپا لیا اور رونے کی آواز ان سے نکلنے لگی۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہو گئے۔ ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا کہ میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا باپ فلاں شخص تھا (اس کا نام بتا دیا) تب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر وہ ظاہر ہوں تو تم کو بُری لگیں“۔

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى {فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكُمْ...} الآية

۱۵۹۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا الشَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرَحَ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَنبَى عَلَيْهِمْ فَاحْتَضَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أُرْسِلَ الْمَاءُ إِلَى جَارِكِ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ قَتَلُونَ وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكُمْ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا) *

باب فِي اتِّبَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى {لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ اِنْ تَبَدَّلَكُمْ تَسْؤُكُمْ} ۱۵۹۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ غَرَضْتُ عَلَيَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَمْ أَرُ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعَلَّمُونَ مَا أَغْلَمَ لَصَحْحَكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَمَا أَتَى عَلَيَّ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ عَطَوْا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَبِيرٌ قَالَ فَقَامَ غَسْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ أَبِي؟ قَالَ أَبُوكَ فَلَانَ فَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ اِنْ تَبَدَّلَكُمْ تَسْؤُكُمْ) (المائدة: ۱۰۱) *

1599: سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے سب سے بڑا قصور اس مسلمان کا ہے جس نے وہ بات پوچھی جو مسلمانوں پر حرام نہ تھی، لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو گئی۔

1600: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ میں۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ ﷺ نے اس کو بلوایا اور فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا باپ دونوں جہنم میں ہیں۔

باب: جس سے نبی ﷺ روک دیں اس سے روکنے اور اس کے خلاف کرنے کے بارے میں۔

1601: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں تمہیں جس چیز سے روک دوں، اس سے رک جاؤ اور جس کے کرنے کا حکم دوں، اسے اپنی استطاعت کے مطابق بجالاؤ۔ پس سوائے اس کے نہیں کہ تم سے پہلی اقوام کو ان کے کثرت سوال اور انبیاء پر اختلاف کرنے نے ہلاک کر دیا۔

باب: دین کی جس بات کی نبی ﷺ خبر دیں، اس میں اور دنیاوی رائے میں فرق کے متعلق۔

1602: سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ پیوند لگاتے ہیں یعنی زکوٰۃ میں رکھتے ہیں کہ وہ گاہ بہہ ہو جاتی ہے (یعنی زیادہ چل لاتی ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ یہ خیر ان لوگوں کو پہنچی تو انہوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس میں ان کو فائدہ ہے تو وہ کریں، میں نے تو ایک خیال کیا تھا تو میرے خیال کو نہ لو۔ لیکن جب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو، اس لئے کہ میں اللہ تعالیٰ پر چھوٹ بولنے والا نہیں ہوں۔

باب: نبی ﷺ کے دیکھنے کی تمنا اور اس پر حریص ہونے کے بارے میں۔

1603: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، ایک زمانہ ایسا آئے گا جب تم مجھے دیکھ نہ سکو گے اور میرا دیکھنا تمہیں تمہارے بال بچوں اور اپنے مال سے زیادہ عزیز ہوگا (اس لئے میری صحبت غنیمت سمجھو، زندگی کا اعتبار نہیں اور دین کی باتیں

۱۵۹۹. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُزْأًا مِنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَحْرَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَرَمَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ سَأَلِهِ ۱۶۰۰. عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ أَبِي؟ قَالَ فِي السَّارِ فَلَمَّا قَفَى الرَّجُلُ دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي السَّارِ *

باب فِي الْإِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرْكِ الْإِخْتِلَافِ عَلَيْهِ فِي الْمَسْئَلَةِ

۱۶۰۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةَ مَسْأَلِهِمْ وَإِخْتِلَافَهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ *

بَابُ فِيْمَا أَخْبَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرِ الدِّينِ وَالْفَرْقِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّأْيِ لِلدُّنْيَا

۱۶۰۲. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ عَلَى رُءُوسِ الشَّجَرِ فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالُوا يَلْقَوْنَهُ بِمَعْلُونِ الْمَذْكَرِ فِي الْأُتَى فَيَلْقَحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ بِغَيْبِ ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ فَأَخْبِرُوا بِذَلِكَ فَتَرَكُوهُ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُوَاحِدُونِي بِالظَّنِّ وَلَكِنْ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنِ اللَّهِ شَيْئًا فَخُذُوا بِهِ فَإِنِّي لَأَنْ كَتَبَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

بَابُ تَمَنِّي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ وَالْحَرِصِ عَلَيْهِ

۱۶۰۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَيَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ لَا يَرَانِي ثُمَّ لِأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ قَالَ أَبُو

جلد کی (لو)۔ ابواسحاق (یعنی ابن محمد بن سفیان) نے کہا کہ میرے نزدیک اس کا معنی یہ ہے "لان برانی معهم" کا مطلب میں یہ سمجھتا ہوں کہ نبی ﷺ کا دیدار مقدم ہوگا۔ اور اس عبارت میں تقدیم و تاخیر ہے۔

باب: اس آدی کے بارے میں جو پسند کرے کے مجھے نبی ﷺ کا دیکھنا نصیب ہو جائے اگرچہ میرے اہل و عیال قربان ہو جائیں۔

1604: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہوں گے، جو میرے بعد پیدا ہوں گے ان میں سے کوئی یہ خواہش رکھے گا کہ کاش اپنے گھر والوں اور مال سب کو قربان کرے اور مجھے دیکھ لے۔

انبیاء علیہم السلام کا ذکر اور ان کے فضائل

باب: آدم علیہ السلام کی پیدائش کی ابتداء کے بارے میں۔

1605: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا (یعنی زمین کو) اور اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا اور ہیر کے دن درختوں کو پیدا کیا اور کام کاج کی چیزیں (جیسے لوہا وغیرہ) منگل کو پیدا کیں اور بدھ کے دن نور کو پیدا کیا اور جمعرات کے دن زمین میں جانور پھیلانے اور سیدنا آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا، سب سے آخر مخلوقات میں اور جمعہ کی سب سے آخر ساعات میں عصر سے لے کر رات تک۔

باب: سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت میں۔

1606: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے خیر البریہ! یعنی بہترین خلق۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام (کا مقام) ہے۔

باب: سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا ختنہ کرنا۔

1607: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بسولے سے ختنہ کیا اور اس وقت ان کی عمر اسی برس کی تھی۔

باب: سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قول (رب ارنی الایة) کے بارے میں اور سیدنا لوط علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کا ذکر۔

1608: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم ابراہیم علیہ السلام سے شک کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں، جب انہوں نے کہا کہ "اے میرے رب! مجھے دکھلا دے کہ تو مژدوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے؟ اللہ

إِسْحَقُ (یعنی: ابن محمد بن سفیان) الْمُعْتَسَى فِيهِ عِنْدِي لِأَنَّ بَرَانِي مَعَهُمْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَهُوَ عِنْدِي مُقَدَّمٌ وَمَوْحَرٌ"

باب فِيمَنْ يُوَدُّ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ

١٦٠٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يُؤَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَأَسِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ"

کتاب ذکر الانبیاء و فضلهم

باب فِيْ اِبْتِداءِ خَلْقِ اَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١٦٠٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اخْتَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي لِمَقَالِ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الشَّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهُ يَوْمَ الْاِثْنَاءِ وَخَلَقَ النَّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّرَابَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ اَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْخَمِيسَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةِ مِنْ سَاعَاتِ الْخَمِيسَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ"

باب فِيْ فَضْلِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١٦٠٦ عَنْ اَنْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب اخْتِتانِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١٦٠٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَنَّ اِبْرَاهِيْمَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقُدُومِ"

باب قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ { رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُخْبِي

الْمَوْتَى } وَذَكَرُ لُوطُ وَيُوسُفُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

١٦٠٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْحُنَّ اَحَقُّ بِالشُّكِّ مِنْ

تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تجھے یقین نہیں ہے؟ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں یقین نہیں ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تسفی ہو جائے۔ (علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جائے)۔ (البقرہ: 260) اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم کرے، وہ مضبوط اور سخت چیز کی پناہ چاہتے تھے اور (یعنی نبی تو اللہ سے مانگتا ہے جبکہ لوط علیہ السلام مضبوط رکن کی خواہش کر رہے تھے)۔ اور اگر میں قید خانے میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت سیدنا یوسف علیہ السلام رہے، تو فوراً بلانے والے کے ساتھ چلا آتا۔

باب: سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قول کہ ”میں بیمار ہوں“ اور اس قول کہ ”بلکہ کیا ہے اس کو ان کے بڑے نے“ اور سارہ کے متعلق کہ ”یہ میری بہن ہے“۔

1609: سیدنا ابوالہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر، تین دفعہ (بولا) (یہ اصطلاحاً جھوٹ کہے گئے ہیں، حقیقت میں جھوٹ نہیں ہیں بلکہ یہ توریہ کی ایک شکل ہیں) ان میں سے دو جھوٹ اللہ کے لئے تھے، ایک تو ان کا یہ قول کہ ”میں بیمار ہوں“ اور دوسرا یہ کہ ”ان بتوں کو بڑے بت نے تو زراہوگا“ تیسرا جھوٹ سیدہ سارہ علیہا السلام کے بارے میں تھا۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے ان کے ساتھ ان کی بیوی سیدہ سارہ بھی تھیں اور وہ بڑی خوبصورت تھیں۔ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اس ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہوگا کہ تو میری بیوی ہے تو مجھ سے چھین لے گا، اس لئے اگر وہ پوچھے تو یہ کہنا کہ میں اس شخص کی بہن ہوں اور تو اسلام کے رشتہ سے میری بہن ہے۔ (یہ بھی کچھ جھوٹ تھا) اس لئے کہ ساری دنیا میں آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان معلوم نہیں ہوتا جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام اس کی قلم رو (اس کے علاقہ) سے گزر رہے تھے تو اس ظالم بادشاہ کے کارندے اس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو تیرے سوا کسی کے لائق نہیں ہے۔ اس نے سیدہ سارہ کو بلا بھیجا۔ وہ گئیں تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نماز کے لئے کھڑے ہو گئے (اللہ سے دعا کرنے لگے اس کے شر سے بچنے کے لئے) جب سیدہ سارہ اس ظالم کے پاس پہنچیں تو اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ ان کی طرف دراز کیا، لیکن فوراً اس کا ہاتھ سوکھ گیا وہ بولا کہ تو اللہ سے دعا کر کہ میرا ہاتھ کھل جائے، میں تجھے نہیں ستاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی اس مردود نے پھر ہاتھ دراز کیا، پھر پہلے سے بڑھ کر سوکھ گیا۔ اس نے دعا کے لئے کہا تو انہوں نے دعا کی۔ پھر اس مردود نے دست درازی کی، پھر پہلی دونوں دفعہ سے بڑھ کر سوکھ گیا۔ تب وہ بولا کہ اللہ سے دعا کر کہ میرا ہاتھ کھل جائے، اللہ کی قسم اب میں تجھ کو نہ ستاؤں گا۔ سیدہ سارہ نے

إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَنْتَ تُؤْمِنُ قَالِ بَنِي وَ لَكِنْ لِيُطَمِّنَنَّ قَلْبِي) (البقرة ۲۶۰) وَيَرْحَمُ اللَّهُ لَوْ طَا لَفَدَّ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السَّجْنِ طُولَ لَيْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ *

باب فِي قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ {إِنِّي سَقِيمٌ} وَ {بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا} وَ فِي سَارَةَ {هِيَ أُخْتِي} ۱۶۰۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثَنَيْنِ فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ {إِنِّي سَقِيمٌ} (الصافات: ۸۹) وَقَوْلُهُ {بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا} (الأنبياء: ۶۳) وَوَاحِدَةً فِي شَأْنِ سَارَةَ فَإِنَّهُ قَدِمَ أَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هَذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمَ أَنَّكَ امْرَأَتِي يَقْلِبُنِي عَلَيْكَ فَإِن سَأَلْتِ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكَ أُخْتِي فَإِنَّكَ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي لَا أَغْلَسُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْضَهُ رَأَاهَا بَعْضُ أَهْلِ الْجَبَّارِ أَنَّهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَ أَرْضَكَ امْرَأَةٌ لَا يَتَّبِعِي لَهَا أَنْ تَكُونَ إِلَّا لَكَ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا فَأَتَتْ بِهَا فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَلَّكَ أَنْ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَبِضَتْ يَدَهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلَا أَحْزُكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقَبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولَى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذَلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقَبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ أَنْ

پھر دعا کی، اس کا ہاتھ کھل گیا۔ تب اس نے اس شخص کو بلایا جو سیدہ سارہ کو لے کر آیا تھا اور اس سے بولا کہ تو میرے پاس شیطان کو لے کر آیا، یہ انسان نہیں ہے اس کو میرے ملک سے باہر نکال دے اور ایک لوٹنی ہاجرہ اس کے حوالے کر دے سیدہ سارہ ہاجرہ کو لے کر لوٹ آئیں جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا تو نمازوں سے فارغ ہوئے اور کہا کیا ہوا؟ سارہ نے کہا بس کہ سب خیریت رہی، اللہ تعالیٰ نے اس بدکار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا اور ایک لوٹنی بھی دی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر یہی لوٹنی یعنی ہاجرہ تمہاری ماں ہے اے بارش کے بچو!

باب: سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ”فہرأه الله ممأ“ کے متعلق۔

1610: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بڑے حیا دار مرد تھے، ان کو کبھی کسی نے نگاہ نہیں دیکھا تھا۔ آخر بنی اسرائیل کہنے لگے کہ ان کو فتق (خسبے پھول جانے) کی بیماری ہے۔ ایک بار انہوں نے کسی پانی کے مقام پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھا، تو وہ بھاگتا ہوا چلا اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا لے کر اس کے پیچھے چلے، اس کو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ اے پتھر! میرا کپڑا دے۔ یہاں تک کہ وہ پتھر جہاں بنی اسرائیل کے لوگ جمع تھے وہاں جا رکا۔ اور اسی کے متعلق یہ آیت اتری کہ ”اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ستایا (ان پر تہمت لگائی) پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو اس بات سے پاک کیا جو لوگوں نے کبھی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے تھے۔“

باب: سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا قصہ، خضر علیہ السلام کے ساتھ۔

1611: سیدنا سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نوف رکالی کہتا ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے، وہ اور ہیں اور جو موسیٰ خضر علیہ السلام کے پاس گئے تھے وہ اور ہیں انہوں نے کہا کہ اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے۔ میں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل پر خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے، ان سے پوچھا گیا کہ سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھ کو ہے (یہ بات اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوئی) پس اللہ تعالیٰ نے ان پر اس وجہ سے ناراضگی کا اظہار کیا کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ دو دریاؤں کے ملاپ پر میرا ایک بندہ ہے، وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے سیدنا

يُطْلِقُ يَدِي فَلِكِ اللَّهُ أَنْ لَا أَضْرُكَ فَعَلْتِ وَأُطْلَقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ فَأَخْرَجْتَهَا مِنْ أَرْضِي وَأَعْطَيْتَهَا هَاجِرًا قَالَ فَأَقْبَلْتِ تَمْشِي فَلَمَّا رَأَتْهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهَيْمٌ؟ قَالَتْ خَيْرًا كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَأَخَذَمَ خَادِمًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمِنْكَ أُمَّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ *

باب في ذكر موسى عليه السلام، وقوله تعالى {فقرأه الله مما قالوا وكان عند الله وجهها}

١٦١٠ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال كان موسى عليه السلام رجلاً حياً قال فكان لا يسرى متجرداً قال فقال بنو إسرائيل إنه أذر قال فاعتسل عند موبه فوضع ثوبه على حجر فاطلق الحجر يسمع وأبعمه بعصاه يضربه ثوبي حجر ثوبي حجر حتى وقف على ملب من بني إسرائيل ونزلت (يا أيها الذين آمنوا لا تكونوا كالذين آذوا موسى فقرأه الله مما قالوا وكان عند الله وجهها) (الأحزاب: ٦٩) *

باب في قصة موسى مع الخضر عليهما السلام

١٦١١ عن سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس رضي الله عنه إن نوحاً البكالي يزعم أن موسى عليه السلام صاحب بني إسرائيل ليس هو موسى صاحب الخضر (عليه السلام) فقال كذب عسدر الله سمعت أبي بن كعب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قام موسى عليه السلام خطيباً في بني إسرائيل فسئل أي الناس أعلم؟ فقال أنا أعلم قال فكتب الله عليه إذ لم يرده العلم إليه فأوحى الله إليه أن عبداً من عبادي بمجمع البحرين هو أعلم منك قال موسى أي رب كيف

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے پروردگار! میں اس سے کیسے ملوں؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی زنبیل (نوکرے) میں رکھ، جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے، وہیں وہ بندہ ملے گا۔ یہ سن کر سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھی یوشع بن نون علیہ السلام کو ساتھ لے کر چلے اور انہوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی۔ دونوں چلتے چلتے صحرا (ایک مقام ہے) کے پاس پہنچے تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی سو گئے۔ مچھلی تڑپ رہاں تک کہ زنبیل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہنا اس پر سے روک دیا، یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو کر طاق کی طرح ہو گیا اور مچھلی کے لئے خشک راستہ بن گیا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کے لئے تعجب ہوا پھر دونوں چلے دن بھر اور رات بھر اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی مچھلی کا حال ان سے کہنا بھول گئے جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لاؤ، ہم تو اس سفر سے تھک گئے ہیں اور تھکاوٹ اسی وقت ہوئی جب اس جگہ سے آگے بڑھے جہاں چلنے کا حکم ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم (مقام) صحرا پر آتے تو میں مچھلی بھول گیا اور شیطان نے مجھے بھلایا اور تعجب ہے کہ اس مچھلی نے دریا میں چلنے کی دیوبولی۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہم تو اسی مقام کو ڈھونڈتے تھے، پھر دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے یہاں تک کہ صحرا پر پہنچے۔ وہاں ایک شخص کو کپڑا اوڑھے ہوئے دیکھا تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے کہا کہ تمہارے ملک میں سلام کہاں سے ہے؟ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ نبی اسرائیل کے موسیٰ؟ سیدنا موسیٰ نے کہا کہ ہاں۔ سیدنا خضر علیہ السلام نے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے وہ علم دیا ہے جو میں نہیں جانتا۔ اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اس لئے کہ مجھے وہ علم سکھلاؤ جو تمہیں دیا گیا ہے۔ سیدنا خضر علیہ السلام نے کہا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور تم سے اس بات پر کیسے صبر ہو سکے گا جس کو تم نہیں جانتے ہو۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر اللہ نے چاہا تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں کیا بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا۔ سیدنا خضر علیہ السلام نے کہا کہ اچھا اگر میرے ساتھ ہوتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ بہت اچھا۔ پس خضر علیہ السلام اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام دونوں سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے کہ ایک کشتی سامنے سے نکلی، دونوں نے کشتی والوں سے کہا کہ ہمیں بٹھا لو، انہوں نے سیدنا خضر علیہ السلام کو بچان لیا اور دونوں کو باغیر کر لیا۔ سیدنا خضر علیہ السلام نے اس کشتی کا ایک تخت لکھا ڈالا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ان لوگوں نے تو

لی۔ یہ؟ فقیل لہ احمیل خوئا فی مکتل فحیث تفقد الخوت فهو ثم فاطلق واطلق معہ فقاء وهو یوشع بن نون فحمیل موسیٰ (علیہ السلام) خوئا فی مکتل واطلق هو وقاء یمشیان حتی اتیا الصخرۃ فوجد موسیٰ علیہ السلام وقاء فاضرب الخوت فی المکتل حتی خرج من المکتل فسقط فی البحر قال وأمسک اللہ عنہ جرۃ الماء حتی کان مثل المطاق فکان للخوت سربا وكان لموسیٰ ولفقاء عجباً فانطلقا بقیۃ یومہما ولیلتهما ونسی صاحب موسیٰ أن یخبرہ فلما أصبح موسیٰ علیہ السلام قال لفاء { آنا عذانا لقد لقینا من سفرنا هذا نصبا } قال ولم یضب حتی جاوز المكان الذی امر بہ { قال أرایت إذ أوتینا إلی الصخرۃ فسیائی نسیت الخوت وما أنسانیہ إلا الشیطان أن أذکرہ واتخذ سبیلہ فی البحر عجباً } قال موسیٰ { ذلک ما کنا نبع فارتدا علی آثارہما قصصا } قال یقصان آثارہما حتی اتیا الصخرۃ فرأی رجلاً نائماً فحسب علیہ یفوب فسلم علیہ موسیٰ فقال لہ الخضر ائی بأرضک السلام قال آنا موسیٰ قال موسیٰ بنی اسرائیل؟ قال نعم قال إلك علی علم من علم اللہ علمک اللہ لا أعلمہ ولا علی علم من علم اللہ علمتہ لا أعلمہ قال لہ موسیٰ علیہ السلام { هل تعلم علی أن تعلمنی مما علمت رشدا قال إلك أن تستطیع صبرا وتکفب نصبرا علی ما کم یحط بہ غیرہ قال متجددی إن شاء اللہ صابرا ولا أعصی نلک أمرا } قال لہ الخضر { إبان القبتی فلا تسألنی عن شیء حتى أحدث لک منه ذکرا } قال نعم فاطلق الخضر وموسیٰ یمشیان علی ساحل البحر فمرتا بہما سفینة فکلمتہم أن یحملوہما فحملوا الخضر فحملوہما بغير نول فعمد الخضر إلی لوح من ألواح السفینة فنزعه فقال لہ موسیٰ

ہمیں بغیر کرایہ کے چڑھایا اور تم نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا تاکہ کشتی والوں کو ڈوبو، یہ تم نے بڑا بھاری کام کیا۔ سیدنا خضر علیہ السلام نے کہا کہ کیا میں نہیں کہتا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے؟ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ بھول چوک پر مت چکڑو اور مجھ پر سختی مت کرو۔ پھر دونوں کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے کہ ایک لڑکا ملا جو اور لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، سیدنا خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑ کر اٹھیز لیا اور مار ڈالا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا، یہ تو بہت بڑا کام کیا۔ سیدنا خضر علیہ السلام نے کہا کہ کیا میں نہ کہتا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے؟ اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اب میں تم سے کسی بات پر اعتراض کروں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا بیشک تمہارا اعتراض بجا ہوگا۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے انکار کیا، پھر ایک دیواری جو گرنے کے قریب تھی اور جھک گئی تھی، سیدنا خضر علیہ السلام نے اس کو اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ان گاؤں والوں سے ہم نے کھانا مانگا اور انہوں نے انکار کیا اور کھانا نہ کھلایا (ایسے لوگوں کا کام مفت کرنا کیا ضروری تھا؟) اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے۔ سیدنا خضر علیہ السلام نے کہا کہ بس، اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے، اب میں تم سے ان باتوں کا مطلب کہے دو جتا ہوں جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے، مجھے آرزو ہے کہ کاش وہ صبر کرتے اور ہمیں ان کی اور باتیں معلوم ہوتیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی بات سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بھولے سے کی۔ پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں چونچ ڈالی، سیدنا خضر علیہ السلام نے کہا کہ میں نے اور تم نے اللہ تعالیٰ کے علم میں سے اتنا ہی علم سیکھا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے پانی کم کیا ہے۔ سیدنا سعید بن جبیر نے کہا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس طرح پڑھتے تھے کہ ”ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ثابت کشتی کو ناحق جبر سے چھین لیتا تھا“ اور پڑھتے تھے کہ ”وہ لڑکا کافر تھا“۔ (آخری دونوں جملوں سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک کی آیات تو اس طرح نہیں ہیں لیکن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یا بطور تفسیر اس طرح پڑھتے تھے)۔

باب سب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ”لا تفضلوا بین“..... کے متعلق۔

1612: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی کچھ مال بیچ رہا تھا، اس کو قیمت دی گئی تو وہ ماضی نہ ہوایا اس نے بُرا جانتا تو بولا کہ نہیں قسم اس کی جس نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں سے چنا۔ یہ لفظ ایک انصافی نے سنا تو

قوم حملونا بغیر قول عمدت اِلی سفینہم فخرتہا۔
 { تَعْرِقْ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَنَا بِمِرَا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا نُوَاخِدُنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقِي مِنْ اَمْرِي عُسْرًا } ثُمَّ خَرَجَا مِنْ السَّفِينَةِ فَيَتَمَتَّعُ هُمَا بِمَشِيَانٍ عَلٰى السَّاحِلِ اِذَا غَلَمٌ يَلْبَسُ مَعَ الْعُلَمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاسِهِ فَاَقْلَعَهُ بِيَدِهِ فَفَتَلَهُ فَقَالَ مُوسٰى { اَقْلَعْتَ نَفْسًا زَكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَنَا كَكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا } قَالَ وَهَذِهِ اَشَدُّ مِنَ الْاُولٰى { قَالَ اِنْ سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَاتَّطَلَقَا حَتَّى اِذَا اِنْبَا اَهْلٍ قَرْيَةٍ اسْتَطَعَتْ اَهْلُهَا فَاَبَوْا اَنْ يُضَيِّقُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدَانِ اَنْ يَنْقُضُوْا فَاَقَامُوْهُ يَقُوْلُ مَا نَسَلَّ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَاَقَامَهُ قَالَ لَهٗ مُوسٰى قَوْمٌ اٰتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّقُوْنَا وَلَمْ يَطْعَمُوْنَا } لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اٰجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأَبْتُكَ بِاَوْبِلٍ مَا لَمْ تَسْتَطِيعَ عَلَيْهِ صَبْرًا } قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ مُوسٰى لَوِ دِدْتَ اَنَّهُ كَانَ صَبِيْرًا حَتَّى يَقْضَى عَلَيْهِمِنْ اٰخِيَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ الْاُولٰى مِنْ مُوسٰى نَسِيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ حَتَّى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالِ لَهٗ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جَبِيْرٍ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقْرَأُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَضِبَتْ وَكَانَ يَقْرَأُ وَاَمَّا الْفَلَاحُ فَكَانَ كَافِرًا *

باب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تَفْضَلُوْنَا)

بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى

٢٦٢٢ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَتِمُّا يَهُودِيٍّ يَغْرُسُ سَلْعَةً لَهٗ اَعْطِيْنِي بِهَا خَيْبًا كَرِهَهُ اَوْ لَمْ

اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو کہتا ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں میں موجود ہیں؟ وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں اور مجھے فلاں شخص نے طمانچہ مارا ہے۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا کہ تو نے اس شخص کو کیوں طمانچہ مارا؟ وہ بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس نے کہا کہ قسم اس کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام آدمیوں میں چن لیا اور آپ ﷺ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں (اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے آپ ﷺ کا رتبہ زیادہ ہے اس لئے میں نے اس کو مارا)۔ یہ سن کر آپ ﷺ غصے ہوئے، یہاں تک کہ غصہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر معلوم ہونے لگا، پھر فرمایا کہ ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر فضیلت مت دو (اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی شان گھٹے) کیونکہ قیامت کے دن جب صورت پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ تعالیٰ چاہے گا (وہ بیہوش نہ ہوں گے) پھر دوسری بار پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں انھوں گا اور کیا دیکھوں گا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام عرش تھا ہے ہوئے ہیں۔ اب معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جو ان کو بیہوش ہوئی تھی وہ اس کا بدلہ ہے (کہ وہ اس بار بیہوش نہ ہوں گے) یا مجھ سے پہلے ہوشیار ہو جائیں گے اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر سیدنا یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔

باب: سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق۔

1613: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت کے فرشتے (عزرائیل علیہ السلام) سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے موسیٰ! اپنے پروردگار کی پکار پر لبیک کہو (یعنی موت کا وقت ہے) تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ان کی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا، جس سے ان کی آنکھ پھوٹ گئی۔ وہ لوٹ کر اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ اے مالک! تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ وہ مرنا نہیں چاہتا، اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا کہ پھر میرے بندے کے پاس جا اور کہہ کہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک تیل کی پیٹھ پر رکھ، اور جتنے بالوں کو تیرا ہاتھ ڈھانپ لے گا، اتنے برس تو اور زندہ رہے گا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے پروردگار! اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا کہ اس کے بعد پھر مرنا ہوگا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ پھر تو ابھی مرنا بہتر ہے۔ اے میرے مالک مجھے مقدس زمین سے ایک چھری مار کے فاصلہ پر موت دے نہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمہیں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی

بِرَضَهُ شَكَ عِنْدَ الْعَزِيزِ قَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعَهُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا؟ قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا وَقَالَ فَلَانَ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَىٰ عَلَى الْبَشَرِ وَأَنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى عَرَفَ الْغَضَبَ لِي وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تَفْضَلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّبُورِ فَيَصْطَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَاكُونَ أَوْلَ مَنْ بُعِثَ أَوْ فِي أَوْلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَىٰ أَخَذَ بِالْعَرْشِ فَلَا أُذْرِي أَحْسَبُ بِصَفْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِلَّا أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَى *

باب فی وفاة موسی علیہ السلام

۱۶۱۳ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ملك الموت إلى موسى عليه السلام فقال له أجب ربي قال فلطم موسى عليه السلام عينه ملك الموت ففقاها قال فرجع الملك إلى الله تعالى فقال إني أرسلتني إلى عبدك لا يريد الموت وقد فقا عيني قال فرز الله إليه عينه وقال ارجع إلى عبدك فقل الحياة تريد؟ فإن كنت تريد الحياة فضع يدك على متن نور فما توارت يدك من شعرة فإنيك تعيش بها سنة قال ثم ما قال ثم تموت قال فالآن من قريب رب أمشي من الأرض المقدسة رمية بحجر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لو آتني عندة لأرسلنكم قبرة إلى جانب الطريق عند الكئيب الأحمر *

قبر بتا دیتا جو کہ راستہ کے ایک جانب سرخ ریت کے ٹیلے کے پاس ہے۔

باب: نبی ﷺ کے فرمان ”مردت علی موسیٰ.....“ کے متعلق۔

1614: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو ان کو سرخ ٹیلے کے پاس دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں وہ کھڑے ہوئے پڑھ رہے تھے۔

باب: سیدنا یوسف علیہ السلام کے متعلق۔

1615: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سب سے بزرگی والا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں پوجتے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو سب میں بزرگ سیدنا یوسف علیہ السلام ہیں اللہ کے نبی بنی بنی اور خلیل اللہ علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں پوجتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم عرب قبیلوں کو پوجتے ہو؟ تو عرب کے بہتر وہ لوگ ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے اور اسلام کے زمانے میں بھی بہتر ہیں، جب وہ دین میں سمجھ حاصل کریں۔

باب: سیدنا زکریا علیہ السلام کے متعلق۔

1616: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکریا علیہ السلام بڑھی تھے۔

باب: سیدنا یونس علیہ السلام کے متعلق۔

1617: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے کسی بندے کو یہ کہنا لائق نہیں کہ میں یونس بن مثنیٰ سے بہتر ہوں۔

باب: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق۔

1618: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں عیسیٰ علیہ السلام سے دنیا اور آخرت دونوں جگہ میں سب سے زیادہ نزدیک ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کس طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پیغمبر ایک باپ کے بیٹوں کی طرح ہیں جن کی مائیں الگ الگ ہیں، ان کا دین ایک ہی ہے اور میرے اور ان کے بیچ میں اور کوئی نبی نہیں ہے۔

باب: سوائے مریم اور عیسیٰ علیہما السلام کے باقی ہر بچے کو شیطان مس کرتا ہے۔

1619: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بچہ ایسا نہیں جس کو شیطان کو نچا نہ مارے، کہ وہ اس کو نچا مارنے سے

باب فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم "مرزت"

علی موسیٰ علیہ السلام یصلی فی قبرہ"

۱۶۱۴ عن أنس بن مالك رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أتيتُ وفي رواية هذاب مرزتُ على موسى ليلة أسري بي عند الكئيب الأحمر وهو قائم يصلی فی قبره *

باب فی ذکر یوسف علیہ السلام

۱۶۱۵ عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قيل يا رسول الله من أكرم الناس؟ قال ألقاهم قالوا ليس عن هذا نسألك قال فیوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ قالوا ليس عن هذا نسألك قال فعن معادن العرب تسألوني؟ خيارهم فی الجاهلیة خيارهم فی الإسلام إذا فقهاوا *

باب فی ذکر زکریا علیہ السلام

۱۶۱۶ عن أبي هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان زکریاء نجارا *

باب فی ذکر یونس علیہ السلام

۱۶۱۷ عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال (يعني اللة ببارك وتعالى) لا يتبعني لعبد لي و قال ابن المثنى لعبدي أن يقول أنا خير من يونس بن مثنى *

باب ذکر عیسیٰ علیہ السلام

۱۶۱۸ عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أولى الناس بعيسى ابن مريم في الأرمي والأخرة قالوا كيف يا رسول الله؟ قال الأبياء إخوة من علات وأمهاتهم شتى ودينهم واحد فليس بيننا نبی *

باب مس الشيطان كل مولود إلا مريم وانبها

عليهما السلام

۱۶۱۹ عن أبي هريرة رضى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من مولود

روتا ہے مگر مریم علیہا السلام کا بچہ اور اس کی ماں (یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) اور ان کی والدہ سیدہ مریم علیہا السلام کہ ان کو شیطان کو نچاندے سا۔ پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو (مریم کی ماں اور عمران کی بیوی نے کہا) ”میں اس بچہ کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔“ (آل عمران: 36)۔

باب: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے قول ”آمنت بالله وكذبت نفسي“ کے متعلق۔

1620: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا، تو آپ نے اس سے فرمایا کہ تو نے چوری کی؟ تو وہ بولا کہ ہرگز نہیں، قسم اس کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے (میں نے چوری نہیں کی)۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور میں نے اپنے آپ کو جھٹلایا (یعنی مجھ ہی سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کھاتا ہے تو تو ہی سچا ہے)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ”مَا ظَنُّكَ يَا ثَنِينٌ“ کے متعلق۔

1621: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا، کہا کہ میں نے اپنے سروں پر مشرکوں کے پاؤں دیکھے اور ہم غار میں تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ان میں سے کوئی اپنی قدموں کی طرف دیکھے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو بکر! تو ان دونوں کو کیا سمجھتا ہے جن کے ساتھ تیرا اللہ بھی ہے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ”إِنَّ أَمَنَ النَّاسَ“ کے متعلق۔

1622: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ نے اختیار دیا ہے کہ چاہے دنیا کی دولت لے اور چاہے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کرے، پھر اس نے اللہ کے پاس رہنا اختیار کیا۔ یہ سن کر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ روئے (مجھ گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہے) اور بہت رونے۔ پھر کہا کہ ہمارے باپ دادا ہماری ماں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں (پھر معلوم ہوا) کہ اس بندے سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تمام سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابو بکر کا احسان

يُولَدُ إِلَّا نَحْسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ نَحْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَفَرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ (وَاللَّهِ أَعْيَدَهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) (آل عمران: 36) *

باب قول عیسیٰ علیہ السلام ”آمنت بالله وكذبت نفسي“

۱۶۲۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عَيْسَى سَرَقْتَ؟ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عَيْسَى آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي *

کتاب فضائل اصحاب النبی

فضائل ابی بکر الصدیق

باب قوله صلی اللہ علیہ وسلم ”مَا ظَنُّكَ يَا ثَنِينٌ“

۱۶۲۱: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أقدامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَيَّ قَدَمَيْهِ أَبْصَرْنَا نَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ يَا ثَنِينٌ اللَّهُ فَالْتَهُمَا؟ *

باب قوله صلى الله عليه وسلم ”إِنَّ أَمَنَ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ“

۱۶۲۲: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدُ خَيْرَةَ اللَّهِ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَبَكَى وَقَالَ قَدَيْتَكَ يَا أَبَانَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَنَ

ہے مال کا بھی اور صحبت کا بھی اور اگر میں کسی کو (اللہ تعالیٰ کے سوا) دوست بناتا تو ابو بکر کو دوست بناتا۔ (اب خلت تو نہیں ہے) لیکن اسلام کی اخوت (برادری) ہے۔ مسجد میں کسی کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دی جائیں) لیکن ابو بکر کے گھر کی کھڑکی قائم رکھو۔

باب: نبی ﷺ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ پیارے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔

1623: ابو عثمان کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ذات السلاسل کے لشکر کے ساتھ بھیجا (ذات السلاسل نواحی شام میں ایک پانی کا نام ہے، وہاں کی لڑائی جمادی الاخریٰ میں ہوئی) پس میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! سب لوگوں میں آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ صدیقہ سے۔ میں نے کہا کہ مردوں میں سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے باپ سے۔ میں نے کہا کہ پھر ان کے بعد کس سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عمر سے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے نئی آدمیوں کا ذکر کیا۔

باب: نیکی کے سارے کام سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ میں جمع تھے اور وہ حتیٰ ہیں۔ اس باب کے بارے میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 543)۔

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ "میں بھی سچ مانتا ہوں، ابو بکر اور عمر بھی سچ مانتے ہیں" (رضی اللہ عنہما)۔

1624: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص ایک نیل پر بوجھ لادے ہوئے اسے ہانک رہا تھا، نیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں اس لئے نہیں پیدا ہوا بلکہ میں تمہاری کھیت کے لئے پیدا ہوا ہوں۔ لوگوں نے (تعجب اور ڈر سے) کہا کہ سبحان اللہ نیل بات کرتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تو اس بات کو سچ جانتا ہوں اور ابو بکر اور عمر بھی سچ جانتے ہیں۔ ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا، اتنے میں ایک بھیڑیا لپکا اور ایک بکری لے گیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا تو بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا کہ اس دن بکری کو کون بچائے گا جس دن سوائے میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا (عمید کہ جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب آفت اور قنہ کے دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کے فکر سے غافل ہو جائیں گے)۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

الناس علي في ماله وصحبته أبو بكر ولو كنت متخذًا خليلاً لا تتخذت أبا بكر خليلاً ولكن أخوة الإسلام لا يفتن في المسجد خوفاً إلا خوفاً أبي بكر *

باب أحب الناس إلي النبي صلى الله عليه وسلم أبو بكر الصديق رضي الله عنه وأرضاه

١٦٢٣ عن أبي عثمان قال أخبرني عمرو بن العاص رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثه على جيش ذات السلاسل فأتته فقلت أي الناس أحب إليك؟ قال عائشة فقلت من الرجال؟ قال أبوها قلت ثم من؟ قال عمر فعد رجلاً *

باب اجتماع أعمال البر للصديق وذخوته الجنة فيه حديث أبي هريرة، وقد تقدم في الزكاة —

باب في قول النبي صلى الله عليه وسلم "فإني أومن به أنا وأبو بكر وعمر"

١٦٢٤ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يسوق بقرة له قد حمل عليها التففت إليه البقرة فقالت إني لم أخلق لهذا ولكني إنما خلقت للحرث فقال الناس سبحان الله تعجبنا وفرغنا بقرة تكلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإني أومن أنا به وأبو بكر وعمر قال أبو هريرة رضي الله عنهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما راع في غنمه عدا عليه الذئب فأخذ منها شاة فطلبه الراعي حتى استنفذها منه فالتفت إليه الذئب فقال له من لها

میں تو اس کو بچ جانتا ہوں اور ابو بکر اور عمر بھی بچ جانتے ہیں (دوسری روایت میں ہے کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما موجود نہ تھے اس حدیث سے ان کی بڑی فضیلت نکلی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر ایسا بھروسہ تھا کہ جو بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم مانتے ہیں وہ بھی ضرور مانیں گے)۔

باب: صدیق و فاروق کی رفاقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔

1625: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب انتقال کیا اور) تابوت میں رکھے گئے تو لوگ ان کے گرد ہوئے، دعا کرتے تھے اور تعریف کرتے تھے اور دعا کرتے تھے ان پر جنازہ اٹھائے جانے سے پہلے۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا۔ میں نہیں ڈرا مگر ایک شخص سے جس نے میرا کندھا میرے پیچھے سے تھام لیا تھا، میں نے دیکھا تو وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔ پس انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کی اور (ان کی طرف خطاب کر کے) کہا کہ اے عمر! تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہو۔ اور اللہ کی قسم میں یہ سمجھتا تھا کہ اللہ تمہیں تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں آیا اور ابو بکر اور عمر آئے اور میں اندر گیا اور ابو بکر اور عمر گئے اور میں نکلا اور ابو بکر اور عمر نکلے۔ اس لئے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان دونوں کے ساتھ کرے گا۔

باب: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانا۔

1626: ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا، ان سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے؟ (اس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلافت پر نص نہیں کیا بلکہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت صحابہ رضی اللہ عنہم کے اجماع سے ہوئی اور شیعہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نص کیا تھا، باطل اور بے اصل ہے اور خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کی تکذیب کی) انہوں نے کہا کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو (خلیفہ) بناتے۔ پھر پوچھا گیا کہ ان کے بعد کس کو (خلیفہ) بناتے؟ انہوں نے کہا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو (خلیفہ) بناتے۔ پھر پوچھا گیا کہ ان کے بعد کس کو (خلیفہ) بناتے؟ انہوں نے کہا کہ سیدنا ابو سعیدہ بن الجراح کو۔ پھر خاموش ہو رہے ہیں۔

1627: محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر آنا۔ وہ بولی کہ

يَوْمَ السَّبْعِ؟ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَوْمِنُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ *

باب مَرَأَتُهُ الصَّدِيقِ وَالْفَارُوقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٦٢٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى سِرْبِهِ فَتَكَفَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُسُونُ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرُعْغِي إِلَّا بِرَجُلٍ لَدَا أَحَدِ بَنَاتِي مِنْ وَرَائِي فَأَلْتَفْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمْتُ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَفْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِثْلَ وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لِأَطْنُ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ أَكْثَرَ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جُنْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَذَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لِأَرْجُو أَوْ لِأَطْنُ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا *

باب استخلاف الصديق رضي الله عنه

١٦٢٦ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَسئِلْتُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلَفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ؟ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا *

١٦٢٧ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا

یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں (یعنی آپ ﷺ کی وفات ہو جائے تو)؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آتا۔

1628: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا کہ تو اپنے باپ ابوبکر کو اور اپنے بھائی کو بلا تا کہ میں ایک کتاب لکھ دوں، میں ڈرتا ہوں کہ کوئی (خلافت کی) آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں (خلافت کا) زیادہ حقدار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں ابوبکر کے سوا کسی اور (کی خلافت)۔

باب: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1629: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے سونے کی حالت میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ گرتے پھرتے ہوئے ہیں۔ بعض کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعض کے اس کے نیچے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نکلے تو وہ اتنا نچا کرتے پھرتے ہوئے تھے جو کہ زمین پر گھسٹتا جاتا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دین۔

1630: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سو رہا تھا اور سوتے میں ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا جس میں دودھ تھا۔ میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں سے نکلے گی۔ پھر جو بچا وہ میں نے عمر بن خطاب کو دیدیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی تعبیر علم ہے۔

1631: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میں سویا ہوا تھا، میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا کہ اس پر ڈول پڑا ہوا ہے۔ پس میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا کہ اللہ نے چاہا۔ پھر اس کو ابو قحافہ کے بیٹے یعنی صدیق اکبر نے لیا اور ایک یاد ڈول نکالے اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کو بخشے۔ پھر وہ ڈول پل یعنی بڑا ڈول ہو گیا اور اس کو عمر بن خطاب نے لیا، تو میں نے لوگوں میں ایسا سردار شہ زور نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو۔ انہوں نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کی جگہ لے گئے۔ (علاء نے بیان کیا ہے کہ اس خواب میں آپ کے بعد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کی

فأمرها أن توجع إليه فقالت يا رسول الله أرأيت إن جئت فلم أجذك؟ قال أبي كأنها تعني الموت قال فإن لم تجدني فأني أبا بكر *

۱۶۲۸ عن عائشة رضي الله عنها قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه ادعني لي أبا بكر أباك وأخاك حتى أكتب كتابا فأني أخاف أن يتمي فتمنن ويقول قائل أنا أولى وبأبي الله والمؤمنون إلا أبا بكر *

باب فضائل عمر بن الخطاب رضي الله عنه
۱۶۲۹ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا أنا نائم رأيت الناس يمرضون علي وعليهم فمض منها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ ذون ذلك ومر عمر بن الخطاب وعليه قميص يجره قالوا ماذا أولت ذلك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال الدين *

۱۶۳۰ عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم إذ رأيت قدحا آتيت به فيه لبن فشربت منه حتى إني لأرى الرمي يجري في أظفاري ثم أعطت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما أولت ذلك يا رسول الله؟ قال العلم *

۱۶۳۱ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا أنا نائم رأيتني على قلب عليها ذئب فنزعت منها ما شاء الله ثم أخذها ابن أبي قحافة فنزع منها ذئوبا أو ذئوبين وفي نزعه والله يغفر له ضعف ثم استخالت غربا فأخذها ابن الخطاب فلم أر عقربا من الناس ينزع نزع عمر ابن الخطاب حتى ضرب الناس بعطن *

تمثیل و بشارت اور حالات کی پیشین گوئی ہے۔

1632: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: میں سو رہا تھا اور میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ (فرشتے) بولے کہ عمر بن خطاب کا۔ یہ سن کر مجھے اس کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹھ موڑ کر لوٹ آیا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو رو دیئے اور ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجلس میں تھے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

1633: فاتح ایران سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت قریش کی عورتیں بیٹھی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کر رہی تھیں اور بہت باتیں کر رہی تھیں اور ان کی آوازیں بلند تھیں۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی تو اٹھ کر چھپنے کے لئے دوڑیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سسکا رہے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستا رکھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا جو میرے پاس بیٹھی تھیں، تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں بھاگ گئیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ڈرنا چاہیے پھر ان عورتوں سے کہا کہ اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہ نسبت سخت ہو اور غصیلے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان جب تمہیں کسی راہ میں چلتا ہوا ملتا ہے تو اس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں چلا جاتا ہے۔

1634: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوا کرتے تھے جو "محدث" (جن کی رائے ٹھیک ہوتی، گمان صحیح ہوتا یا فرشتے ان کو الہام کرتے) میری امت میں اگر ایسا کوئی ہو تو عمر بن الخطاب ہوں گے۔ ابن وہب نے کہا کہ محدثوں کا معنی "الہام والے" ہے۔

1635: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تین باتوں میں اپنے رب کے موافق ہوا۔ ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے میں (جب میں نے رائے دی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس جگہ کو جائے نماز بنائیے تو ویسا ہی

۱۶۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتَنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا الْعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَكَى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَتِ وَامِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارٌ *

۱۶۳۳ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمُهُ وَيَسْتَكْثِرُهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَمَنْ يَبْتَدِرُنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَصْحَاكَ اللَّهُ سَنَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّائِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يَهِنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَيُّ عُدْوَاتِ أُنْفُسِهِنَّ أَتَهْتَنِي وَلَا تَهْتِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فُلْنِ نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَطَ وَأَفْطُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَبَجًّا إِلَّا سَلَّكَ فَبَجًّا غَيْرَ فَبَجِّكَ *

۱۶۳۴ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدِّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيرُ مُحَدِّثُونَ مُلْهُمُونَ *

۱۶۳۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي

قرآن میں اترا) اور دوسرے عورتوں کے پردے کے بارے میں اور تیسرے بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔

1636: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی اسلم مشہور منافق مرا تو اس کا بیٹا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ بن ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کرتہ میرے باپ کے کفن کے لئے دیدیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیدیا۔ پھر اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز جنازہ پڑھا دیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا اٹھا اور فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر نماز پڑھنے سے منع کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ ”تو ان کے لئے دعا کرے یا نہ کرے، اگر ستر بار بھی دعا کرے گا تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا“ (التوبہ: 80) تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیشک وہ منافق تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔ تب یہ آیت اتری کہ ”مت نماز پڑھ کسی منافق پر جو مر جائے اور مت کھڑا ہو اس کی قبر پر“ (التوبہ: 84)۔ (تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کو پسند کیا)۔

باب: سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1637: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں لیے ہوئے تھے، رانیں یا پتلیاں کھولے ہوئے تھے کہ اتنے میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حالت میں اجازت دے دی اور باتیں کرتے رہے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو انہیں بھی اسی حالت میں اجازت دے دی اور باتیں کرتے رہے۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کر لئے۔ پھر وہ آئے اور باتیں کیں۔ (راوی محمد کہتا ہے کہ میں نہیں کہتا کہ تینوں کا آنا ایک ہی دن ہوا) جب وہ چلے گئے تو اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ خیال نہ کیا، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ خیال نہ کیا، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں اس شخص سے شرم نہ کروں جس سے فرشتے شرم کرتے ہیں؟

1638: سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر باہر نکلے۔ سیدنا ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آج میں دن بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑوں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

الْحِجَابِ وَفِي أُسَارَى بَدْرٍ *

۱۶۳۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تَوَفَّيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ابْنُ سَلُولٍ جَاءَ ابْنَهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ أَنْ يُكْفَنَ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِنُجُوبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّيُ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا خَيْرُنِي اللَّهُ فَقَالَ (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً) (التوبة: ۸۰) وَسَأَرَيْدُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلِّيَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ) (التوبة: ۸۴) *
باب فِي فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۳۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَأَشْفَا عَنْ فَخِذِيهِ أَوْ سَاقِيهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى نِيَابَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَقُولُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهَشَّرْ لَهُ وَلَمْ تَبَالِهْ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهَشَّرْ لَهُ وَلَمْ تَبَالِهْ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتُ وَسَوَّيْتُ نِيَابَكَ فَقَالَ أَلَا اسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ *

۱۶۳۸ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَا تَزْمَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے پاس ہی رہوں گا۔ کہتے ہیں کہ پھر مسجد میں آیا تو نبی ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ لوگوں نے کہا کہ باہر اس طرف تشریف لے گئے ہیں۔ میں بھی آپ ﷺ کے قدموں کے نشان پر چلا اور آپ ﷺ کے بارے میں لوگوں سے پوچھتا جاتا تھا۔ چلتے چلتے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ مقام اریس پر باغ میں گئے ہیں۔ میں دروازے کے قریب بیٹھ گیا جو کھجور کی ڈالیوں کا بنا ہوا تھا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کر چکے تو میں آپ ﷺ کی طرف چل دیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اریس کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے ہیں اور دونوں پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا دی ہیں۔ پس میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور پھر لوٹ کر دروازے کے قریب بیٹھ گیا۔ میں نے (دل میں) کہا کہ میں آج نبی ﷺ کا دربان / چوکیدار ہوں گا۔ اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور دروازے کو دھکیلا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابوبکر ہوں، میں نے کہا ذرا ٹھہر دو۔ پھر میں گیا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ابوبکر اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو آنے دو اور جنت کی خوشخبری دو۔ میں آیا اور سیدنا ابوبکر سے کہا کہ اندر داخل ہو، اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ پس سیدنا ابوبکر داخل ہوئے اور نبی ﷺ کی داہنی طرف اسی منڈیر پر دونوں پاؤں لٹکا کر پنڈلیاں کھول کر جیسے نبی ﷺ بیٹھے تھے، میں لوٹ آیا اور پھر بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی (عامر) کو گھر میں وضو کرتے چھوڑ آیا تھا، میں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو فلاں (یعنی) میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو اس کو یہاں لے آئے گا۔ اتنے میں (کیا دیکھتا ہوں کہ) کوئی دروازہ ہلانے لگا ہے۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب آیا کہ عمر بن خطاب۔ میں نے کہا ٹھہر جا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، سلام کیا اور کہا کہ سیدنا عمر بن خطاب اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا کہ انہیں اجازت دو اور جنت کی خوشخبری بھی دو۔ پس میں گیا اور کہا کہ اندر داخل ہو اور رسول اللہ ﷺ نے تجھے جنت کی خوشخبری دی ہے۔ پس وہ بھی داخل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف اسی منڈیر پر بیٹھ گئے اور دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے۔ پھر میں لوٹ آیا اور (دروازے پر) بیٹھ گیا۔ میں نے کہا کہ اگر اللہ کو فلاں آدمی (عامر) کی بھلائی منظور ہے تو اس کو بھی لے آئے گا۔ اتنے میں ایک اور آدمی نے دروازہ ہلایا۔ میں نے کہا کہ کون ہے؟ جواب دیا کہ عثمان بن عفان۔ میں نے کہا کہ ٹھہر جا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دو وگرنہ ایک مصیبت میں مبتلا ہوں گے۔ میں آیا اور ان سے کہا کہ داخل ہو اور رسول اللہ ﷺ نے تجھے جنت کی

وَلَا كُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا خَرَجَ وَجْهَهُ هَاهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلَىٰ أُوْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّىٰ دَخَلْتُ بَنِي أَرِيْسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّىٰ قَضَىٰ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ فَمَضَتْ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَىٰ بَنِي أَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ قُبْحَهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبُئْرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لِأَكُونَنَّ يَوْمَآبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَىٰ رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ انْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَأَقْبَلْتُ حَتَّىٰ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبُئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَحْسِيَّ يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقْنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدُ اللَّهُ بِفُلَانٍ يُرِيدُ أَخَاهُ خَيْرًا يَا بَاتَ بِهِ فَإِذَا الْإِنْسَانُ يَحْرُكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَىٰ رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ انْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ أَدْنُ وَيَسْبِرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَذَلِي رِجْلَيْهِ فِي الْبُئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدُ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِي أَخَاهُ يَا بَاتَ بِهِ فَجَاءَ الْإِنْسَانُ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَىٰ رِسْلِكَ قَالَ وَجِئْتُ

خوشخبری دی ہے مگر ایک بلا کے ساتھ جو تم پر آئے گی۔ پس وہ بھی داخل ہوئے اور دیکھا کہ منڈیر کا ایک حصہ بھر گیا ہے، پس وہ دوسرے کنارے پر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے۔ شریک نے کہا کہ سعید بن مسیب نے کہا کہ میں نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی۔ (ویسا ہی ہوا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اس حجرہ میں جگہ نہ ملی، تو وہ آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ میں دفن ہوئے)۔

باب: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1639: فاتح ایران سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو (مدینہ میں) خلیفہ بنایا، تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے پاس ہارون علیہ السلام کا تھا، لیکن میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

1640: سیدنا اہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیزری لڑائی کے دن فرمایا کہ میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ اس کو چاہتے ہوں گے۔ پھر رات بھر لوگ ذکر کرتے رہے کہ دیکھیں یہ شان آپ ﷺ کس کو دیتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو سب کے سب رسول اللہ ﷺ کے پاس یہی امید لے آئے کہ یہ جھنڈا مجھے ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں بلا بھیجا اور ان کی آنکھوں میں تھوک لگایا اور ان کے لئے دعا کی تو وہ بالکل اچھے ہو گئے گویا ان کو کوئی تکلیف نہ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا دیا۔ چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آہستہ چلتا جا، یہاں تک کہ ان کے میدان میں اترے، پھر ان کو اسلام کی طرف بلا اور ان کو بتا جو اللہ کا حق ان پر واجب ہے۔ اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

1641: سیدنا اہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں مروان کی اولاد میں سے ایک شخص حاکم ہوا تو اس نے سیدنا اہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو بلا دیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینے کا حکم دیا۔ سیدنا اہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے انکار کیا تو وہ شخص بولا کہ اگر تو گالی دینے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْتَهُ فَقَالَ انْذَنْ لَهْ وَبَشْرَهْ بِالْحِجَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُهْ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ اذْخُلْ وَيَسِّرْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُكَ قَالَ فَدْخَلَ فَوَجَدَ الْقَفْ قَدْ مَلَأَ فَجَلَسَ وَجَاهَهُمْ مِنَ الشَّقِّ الْآخِرِ قَالَ شَرِيكَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ فَأَوْلَتْهَا قُبُورَهُمْ *

باب فِي فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
١٦٣٩ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَخْلَفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تُرَضِي أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي *

١٦٤٠ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرٍ لِأَعْيُنٍ هَذِهِ الرَّأْيَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قِيَامَاتِ النَّاسِ يَدُوكُونَ لِيَلْتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ قَبْرًا حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتَلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ أَلْفَدْ عَلِيٌّ رَسَلِكَ حَتَّى تَثْرُلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يُحِبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ *

١٦٤١ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اسْتَعْمَلَ عَلِيُّ الْمَدِينَةَ رَجُلًا مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَامِرَةَ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلُ

سے انکار کرتا ہے تو کہہ کہ ابوتراب پر اللہ کی لعنت ہو۔ سیدنا اہل اللہ نے کہا کہ سیدنا علیؑ کو ابوتراب سے زیادہ کوئی نام پسند نہ تھا اور وہ اس نام کے ساتھ پکارنے والے شخص سے خوش ہوتے تھے۔ وہ شخص بولا کہ اس کا قصہ بیان کرو کہ ان کا نام ابوتراب کیوں ہوا؟ سیدنا اہل اللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو سیدنا علیؑ کو گھر میں نہ پایا، آپ ﷺ نے پوچھا کہ تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ وہ بولیں کہ مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں اور وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں؟ وہ آیا اور بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ! علی مسجد میں سو رہے ہیں۔ آپ ﷺ سیدنا علیؑ کے پاس تشریف لے گئے، وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر ان کے پہلو سے لگ ہو گئی تھی اور (ان کے بدن سے) مٹی لگ گئی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے وہ مٹی پونچھنا شروع کی اور فرمانے لگے کہ اے ابوتراب! اٹھ۔ اے ابوتراب! اٹھ۔

باب: سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1642: ابو عثمان کہتے ہیں کہ ان دنوں میں جب رسول اللہ ﷺ (کافروں سے) لڑتے تھے بعض دن کوئی آپ ﷺ کے ساتھ نہ رہا سو اے سیدنا طلحہ اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہما کے۔

باب: سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1643: محمد بن منکدر سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے بلایا تو سیدنا زبیر ہی نے جواب دیا۔ پھر آپ ﷺ نے بلایا تو سیدنا زبیر ہی نے جواب دیا۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا ایک خاص ساتھی ہوتا ہے اور میرا خاص ساتھی زبیر ہے۔

1644: سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور عمر بن ابی سلمہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ حسان بن ثابت کے قلعہ میں تھے تو کبھی وہ میرے لئے جھک جاتا اور میں دیکھتا اور کبھی میں اس کے لئے جھک جاتا اور وہ دیکھتا۔ میں نے اپنے باپ کو اس وقت پہچان لیا جب وہ گھوڑے پر بٹھیرا باندھے ہوئے بنی قریظہ کی طرف نکلے۔ پھر میں نے اپنے والد سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ بیٹا تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اس دن رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے اپنے ماں باپ کو جمع کر دیا اور فرمایا کہ تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

فَقَالَ لَهُ أَمَا إِذْ آيْتْ فَقُلْ لَعْنُ اللَّهِ أَبَا الشَّرَابِ؟ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي الشَّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنِ فَصِيحِهِ لِمَ سَمِيَ أَبَا ثَرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلَيْكَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمَّتِكَ؟ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَعَاصَيْتَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَسَانِ انظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِأْؤُهُ عَنْ شِقْهِ فَأَصَابَهُ ثَرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسُحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ فَمَ أَبَا الشَّرَابِ فَمَ أَبَا الشَّرَابِ *

باب فِي فَضَائِلِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ١٦٤٢ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرَ طَلْحَةَ وَسَعْدَ (عَنْ حَدِيثِهِمَا) *

باب فِي فَضَائِلِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ١٦٤٣ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَذَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَذَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ *

١٦٤٤ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلْمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ السَّوْدَةَ فِي أُطْمِ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَاطِئُ لِي مَرَّةً فَأَنْظُرُ وَأَطَاطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ أَعْرِفُ أَبِي إِذَا مَسَرَ عَلَى فَرْسِهِ فِي السَّلَاحِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ وَرَأَيْتَنِي يَا بَنِي؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ أَبُوهُ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي *

1645: سیدنا عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ مجھے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہارے دونوں باپ (یعنی زبیر اور ابوبکر) ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے یعنی ”جن لوگوں نے زنجی ہونے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی (سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عروہ کے نانا تھے اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ باپ تھے۔ لیکن نانا کو بھی باپ کہتے ہیں)۔ اور ایک روایت میں ہے ”یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ“۔

باب: سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1646: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر تھے۔ اس (پہاڑ) کا پتھر ہلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جاے حراء! تیرے اوپر نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا ابوبکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم تھے۔ (نبی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور صدیق سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور باقی سب شہید ہوئے ظلم سے مارے گئے، یہاں تک کہ سیدنا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم بھی)۔

باب: سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1647: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات (کسی جنگ سے واپس آتے ہوئے) مدینہ کے راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی اور زیند اچاٹ ہو گئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت رات بھر میری حفاظت کرے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اتنے میں ہمیں ہتھیاروں کی آواز نہ معلوم ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے؟ آواز آئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سعد بن ابی وقاص ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیوں آئے؟ وہ بولے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے نفس میں ڈر ہوا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنے کو آیا ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی اور پھر سو رہے۔

1648: سیدنا عامر بن سعد اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے والدین کو ان کے لئے جمع کیا۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مشرکوں میں سے ایک شخص تھا جس نے بہت سے مسلمانوں کو جلا دیا تھا (یعنی بہت سے مسلمانوں کو شہید کر دیا تھا)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے سعد تیرے جلاؤ تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں“ میں نے اس کے لئے ایک تیر نکالا جس میں پیکان نہ تھا وہ اس کی پہلی میں لگا اور وہ (مشرک) گر گیا تو اس کی شرمگاہ کھل گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر رہنے، یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک کو دیکھا۔

۱۶۴۵ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَبَوَاكَ وَاللَّهِ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ) وَفِي رِوَايَةٍ: تُعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرِ *

باب فِي فَضَائِلِ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۴۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى جَبَلٍ حَرَاءٍ فَتَحْرَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُنْ حَرَاءَ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

باب فِي فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۴۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدِمَةً الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَيَتَنَا نَحْنُ كَذَلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ مِنْ هَذَا؟ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ *

۱۶۴۸ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ فَنَرَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ نَضْلٌ فَاصْبَتْ جَبْهَهُ فَسَقَطَ فَانْكَشَفَتْ عُرْوَتَهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى نَوَاجِدِهِ *

1649: مصعب بن سعد اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے بارے میں قرآن کی کئی آیتیں اتریں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کی ماں نے قسم کھائی تھی کہ ان سے کبھی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا دین (یعنی اسلام کو) نہ چھوڑیں گے۔ اور نہ کھائے گی نہ پئے گی۔ وہ کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ماں باپ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور میں تیری ماں ہوں اور تجھے اس بات کا حکم کرتی ہوں۔ پھر تین دن تک یوں ہی رہی کچھ کھایا نہ پیا، یہاں تک کہ اس کو غش آ گیا۔ آخر اس کا ایک بیٹا جس کا نام ہمارہ تھا، کھڑا ہوا اور اس کو پانی پلایا۔ پس وہ سیدنا سعد کے لئے بدعا کرنے لگی تو اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں یہ آیات اتاریں کہ ”اور ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا“ (العنکبوت: 8) لیکن اگر وہ تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کا شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں، تو ان کی بات مت مان (یعنی شرک مت کر) اور ان کے ساتھ دنیا میں دستور کے موافق رہ۔“ (لقمان: 5)۔ اور ایک بار رسول اللہ ﷺ کو بہت سال مال غنیمت ہاتھ آیا اور اس میں ایک تلوار بھی تھی، وہ میں نے لی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ تلوار مجھے انعام دے دیجئے جبکہ میرا حال آپ ﷺ جانتے ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو وہیں رکھ دے جہاں سے تو نے اٹھائی ہے۔ میں گیا اور میں نے قصد کیا کہ پھر اس کو مال غنیمت کے ڈھیر میں ڈال دوں، لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ ﷺ کے پاس لوٹا اور عرض کیا کہ یہ تلوار مجھے دیدیجئے۔ آپ ﷺ نے سختی سے فرمایا کہ اس کو اسی جگہ رکھ دے جہاں سے تو نے اٹھائی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ”وہ تجھ سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں“ (انفال: 1)۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بیمار ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلا بھیجا۔ آپ ﷺ شریف لائے تو میں نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنا مال جس کو چاہوں بانٹ دوں۔ آپ ﷺ نے نہ مانا۔ میں نے کہا کہ اچھا آدھا مال بانٹ دوں؟ آپ ﷺ نہ مانے۔ میں نے کہا کہ اچھا تہائی مال بانٹ دوں؟ آپ ﷺ چپ ہو رہے۔ پھر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال بانٹنا درست ہے۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک بار میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ آؤ ہم تمہیں کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے اور اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔ میں ان کے ساتھ ایک باغ میں گیا، وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا اور شراب کی ایک مشک رکھی تھی، میں نے ان کے ساتھ گوشت کھایا اور شراب پی۔ وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا تو میں نے کہا کہ مہاجرین انصار سے بہتر ہیں۔

۱۶۴۹ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ خَلَفْتُ أُمَّ سَعْدٍ أَنْ لَا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتَّى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلَا تَأْكُلْ وَلَا تَشْرَبْ قَالَتْ رَغِمَتْ أَنْ اللَّهُ أَوْصَاكَ بِالذِّكْرِ فَأَنَا أُمُّكَ وَأَنَا أَمْرُكَ بِهَذَا قَالَ مَكَتْنَا ثَلَاثًا حَتَّى غَشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنُ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةٌ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى سَعْدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هَذِهِ الْآيَةَ (وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَسَنًا) (العنكبوت: ۸) (وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا) (لقمان: ۱۵) قَالَ وَأَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْمَةٌ عَظِيمَةٌ فَإِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَأَخَذَتْهُ فَأَتَيْتُ بِهِ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَفَلَنِي هَذَا السَّيْفُ فَأَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتُ حَالَهُ فَقَالَ رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَلْقِيَهُ فِي الْبَحْرِ لَمْ يَنْتَبِئْ نَفْسِي لَوْ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَعْطِينِيهِ قَالَ فَسَدَّ لِي صَوْتَهُ رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ) (الأنفال: ۱) قَالَ وَمَرَضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي فَقُلْتُ دَعْني أُقْسِمُ مَا لِي حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَأَلْتَصِفُ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَأَلْتَلْتُ قَالَ فَسَكَتَ لَكَانَ بَعْدَ الثَّلَاثِ جَانِزًا قَالَ وَأَتَيْتُ عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا نَعَالَ نَطْعُمُكَ وَنَسَقُكَ خَمْرًا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحْرِمَ الْخَمْرُ قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فِي حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبِئْسَانُ فَإِذَا رَأْسُ جَزُورٍ مَشُوبٍ عِنْدَهُمْ وَرِزْقٌ مِنْ خَمْرٍ قَالَ فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَسَخَرْتُ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَأَخَذَ رَجُلٌ أَحَدَ لَحْيِي الرَّأْسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ بَأَلْفِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ يَغْنِي نَفْسَهُ

ایک شخص نے جڑے کی ایک ہڈی لی اور مجھے مارا۔ میرے ناک میں زخم لگا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے یہ آیت اتاری کہ ”شراب، جوا، تھان اور پانسے یہ سب نجاست ہیں اور شیطان کے کام ہیں“ (المائدہ: 90)

1650: سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم چھ آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ مشرکوں نے کہا کہ آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہانک دیجئے، یہ ہم پر جرأت نہ کریں گے۔ ان لوگوں میں میں تھا، ابن مسعود تھے اور ایک شخص ہذیل کا تھا اور بلال اور دو شخص اور تھے جن کا نام میں نہیں لیتا۔ آپ کے دل جو اللہ نے چاہا وہ آیا۔ پس آپ ﷺ نے دل ہی دل میں باتیں کیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ”مت بھیگا ان لوگوں کو جو اپنے رب کو صبح اور شام کو پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں“ (الانعام: 52)۔

باب: سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح کی فضیلت کا بیان۔

1651: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نجران کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس ایک امانتدار شخص کو بھیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ضرور تمہارے پاس ایک امانتدار شخص کو بھیجتا ہوں بیشک وہ امانتدار ہے، بیشک وہ امانتدار ہے۔ راوی نے کہا کہ لوگ منتظر رہے کہ آپ ﷺ کس کو بھیجتے ہیں تو آپ ﷺ نے سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا۔

باب: سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1652: سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سفید خمر کو کھینچا، جس پر رسول اللہ ﷺ اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سوار تھے، یہاں تک کہ ان کو حجرہ نبوی تک لے گیا۔ یہ ایک صاحبزادے آپ ﷺ کے آگے اور یہ ایک پیچھے تھے۔

1653: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دن کو ایک وقت میں نکلا، کہ نہ آپ ﷺ مجھ سے بات کرتے تھے اور نہ میں آپ ﷺ سے بات کرتا تھا (یعنی خاموش چلے جاتے تھے) یہاں تک کہ بنی قریظہ کے بازار میں پہنچے۔ پھر آپ ﷺ لوٹے اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے گھر پر آئے اور پوچھا کہ بچہ ہے؟ بچہ ہے؟ یعنی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا پوچھ رہے تھے۔ ہم سمجھے کہ ان کی ماں نے ان کو روک رکھا ہے نہلانے دھلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لئے، لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنی رسول اللہ ﷺ اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ) پھر

شَانَ الْخُمْرِ (إِنَّمَا الْخُمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ) (المائدہ: ۹۰) *
۱۶۵۰ عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هَذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أَسْمِيَهُمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثْتُ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَطْرُدُ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ) (الأنعام: ۵۲) *

باب فِي فَضَائِلِ أَبِي عُيَيْدَةَ بْنِ الْجُرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ

۵۰

۱۶۵۱ عَنْ حَدِيثِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ انْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَا بُدَّ مِنْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبِعْتُ أَبَا عُيَيْدَةَ بْنَ الْجُرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ *

باب فِي فَضَائِلِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالْحُسَيْنِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۵۲ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ قَدَّتْ بَنِيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتَّى أَدْخَلَتْهُمُ حَجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قُدَامَهُ وَهَذَا خَلْفَهُ *

۱۶۵۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يَكَلِّمُنِي وَلَا أَكَلِمُهُ حَتَّى جَاءَ سَوْقُ بَنِي قَيْظَانَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى أَتَى خِيَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ لَقَدْ لَكُوعٌ؟ أَمْ لَكُوعٌ؟ يَعْنِي حَسَنًا فَقُلْنَا أَلَمْ نَلْمَا نَحْسِبُهُ أُمَّهُ لِأَنَّ نَعْسَلَهُ وَتَلْبَسَهُ سَخَابًا فَلَمْ يَلَيْتْ أَنْ جَاءَ يَسْتَعِي حَتَّى اعْتَقَقَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور اس شخص سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔

باب: سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کی فضیلت کا بیان۔

1654: سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو (نکاح کا) پیام دیا اور ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے یہ خبر سنی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ آپ ﷺ کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی بیٹیوں کے لئے خصہ نہیں ہوتے اور یہ علی بن ابی جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ سیدنا مسور رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے شہادتیں کی ادا کیگی کی اور پھر فرمایا کہ میں نے اپنی لڑکی (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) کا نکاح ابوالعاص بن ربیع سے کیا اس نے جو بات مجھ سے کہی وہ سچ کہی اور فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھے برا لگتا ہے کہ لوگ اس کو آزماش میں ڈالیں (یعنی جب علی دوسرا نکاح کریں گے تو شاید فاطمہ رشک کی وجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ بیٹھیں یا ان کی نافرمانی کریں اور گنہگار ہوں) اور اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی لڑکی دونوں ایک مرد کے پاس جمع نہ ہوں گی۔ یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پیام چھوڑ دیا۔ (یعنی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ ختم کر دیا)۔

1655: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی سب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آپ ﷺ کے پاس تھیں (آپ ﷺ کی بیٹاری میں)، کوئی بیوی ایسی نہیں تھی جو پاس نہ ہو کہ اسے میں سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا آئیں اور وہ بالکل اسی طرح چلتی تھیں جس طرح رسول اللہ ﷺ چلتے تھے۔ آپ ﷺ نے جب انہیں دیکھا تو مرجا کہا اور فرمایا کہ مرجا میری بیٹی۔ پھر ان کو اپنے دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھایا اور ان کے کان میں آہستہ سے کچھ فرمایا تو وہ بہت روئیں۔ جب آپ ﷺ نے ان کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں کچھ فرمایا تو وہ نہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خاص تم سے راز کی باتیں کیں، پھر تم روتی ہو، جب آپ ﷺ کے کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ تم سے رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ ﷺ کا راز فاش کرنے والی نہیں ہوں۔ جب آپ ﷺ کی وفات ہو گئی تو میں نے ان کو قسم دی اس حق کی جو میرا ان پر تھا اور کہا کہ مجھ سے بیان کرو جو رسول اللہ ﷺ نے تم سے فرمایا تھا، تو انہوں نے کہا کہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ
فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ *

**باب فی فضائل فاطمة رضی اللہ عنہا بنت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

۱۶۵۴ عن المسور بن مخرمة أن علي بن أبي طالب رضي الله عنه خطب بنت أبي جهل وعنده فاطمة رضي الله عنها بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما سمعت بذلك فاطمة أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت له إن قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أنك لا تحب بنتك وهذا علي ناكح ابنة أبي جهل قال المسور فقام النبي صلى الله عليه وسلم فسمعه حين تشهد ثم قال أما بعد فإني أنكحتم أبا العاص بن الربيع فحللني فصدقني وإن فاطمة بنت محمد مفضلة مني وإنما آخره أن يفشوها وإيها والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله عند رجل واحد أبدا قال فترك علي رضي الله عنه النخبة *

۱۶۵۵ عن عائشة رضي الله عنها قالت كُنَّ
أزواج النبي ﷺ عنده لم يُعَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً
فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْسِي مَا تُخْطِي مَسِيئًا مِنْ مَسِيئَةٍ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَمَّا رَأَاهَا
رَحِبَ بِهَا لِقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ
أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَكَبَّتْ بَكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا
رَأَى جَوْعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا
خَصُّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَسَبٍ
نَسَانَهُ بِالسَّرَّارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَفْهِي عَالِي
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِرَّهُ قُلْتُ فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا
حَدَّثْتَنِي مَا قَالَتْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَمَا الْآنَ

اب البتہ میں بیان کروں گی۔ پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے میرے کان میں یہ فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال ایک بار یا دو بار مجھ سے قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال انہوں نے دو بار دور کیا، اور میں خیال کرتا ہوں کہ میرا (دنیا سے جانے کا) وقت قریب آ گیا ہے، پس اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر، میں تیرا بہت اچھا منظر ہوں۔ یہ سن کر میں رونے لگی جیسے تم نے دیکھا تھا۔ جب آپ ﷺ نے میرا روناد دیکھا تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا کہ اے فاطمہ! تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ تو مومنوں کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو؟ یہ سن کر میں ہنسی جیسے کہ تم نے دیکھا تھا۔

باب: نبی ﷺ کے اہل بیت کی فضیلت۔

1656: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو نکلے اور آپ ﷺ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کچا دوں کی صورتیں یا ہاتھ یوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں۔ اتنے میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کو اس چادر کے اندر کر لیا۔ پھر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ آئے تو ان کو بھی اس میں داخل کر لیا۔ پھر سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آئیں تو ان کو بھی انہی کے ساتھ شامل کر لیا پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو ان کو بھی شامل کر کے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کرے اور تم کو پاک کرے اے گھر والو!“ (الأحزاب: 33)۔ (اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ﷺ کی ازواج آپ کے اہل بیت نہیں جیسا کہ شیعہ کا نظریہ ہے بلکہ اصل میں اہل بیت تو ازواج ہی ہیں جو کہ آیت کا سیاق بھی بتاتا ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے سیدنا علی، فاطمہ اور حسین رضی اللہ عنہم کو بھی شامل کر لیا ہے)۔

1657: یزید بن حیان کہتے ہیں کہ میں، حمین بن سبرہ اور عمر بن مسلم سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو حمین نے کہا کہ اے زید! تم نے تو بڑی نیکی حاصل کی۔ تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ کی حدیث سنی، آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا، آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، تم نے بہت ثواب کمایا۔ ہم سے بھی کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! میری عمر بہت بڑی ہو گئی اور مدت گزری اور بعض باتیں جن کو میں رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھتا تھا بھول گیا ہوں، میں جو بات بیان کروں اس کو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اس کے لئے مجھے تکلیف نہ دو۔ پھر سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع مقام ”خم“ کے پانی کے مقام پر خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی اور اس کی تعریف کو بیان

فَقَمَّ أَمَا حِينَ سَارَنِي فِي الْعَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارِضُهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَإِنِّي لَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ فَاتَّقِ اللَّهَ وَاصْبِرْ فَإِنَّهُ نَعَمَ السَّلْفُ أَنَا لَكَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بِكَائِي الَّذِي وَبَّيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتُ *

باب فِي فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

١٦٥٦ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَوْحَلٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ نِسْمٌ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب: ٣٣) *

١٦٥٧ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيتُ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ حَدِيثَهُ وَعَزَّوْتُ مَعَهُ وَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتُ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدَّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أَحْسَى وَاللَّهِ لَقَدْ كَبُرَتْ سَيِّئِي وَقَدِمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعْمِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَأَقْبَلُوهُ وَمَا لَا فَلَئِنْ تَكَلَّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا

کیا اور وعظ و نصیحت کی۔ پھر فرمایا کہ اس کے بعد اے لوگو! میں آدمی ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) پیغام اجل لائے اور میں قبول کر لوں۔ میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ پہلے تو اللہ کی کتاب ہے اور اس میں ہدایت ہے اور نور ہے۔ تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو۔ غرض کہ آپ ﷺ نے اللہ کی کتاب کی طرف رغبت دلائی۔ پھر فرمایا کہ دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ یاد دلاتا ہوں، تین بار فرمایا۔ اور حصین نے کہا کہ اے زید! آپ ﷺ کے اہل بیت کون سے ہیں، کیا آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اہل بیت نہیں ہیں؟ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ازواج مطہرات بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے۔ حصین نے کہا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ علی، عقبیل، جعفر اور عباس کی اولاد ہیں۔ حصین نے کہا کہ ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں۔

باب: نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان۔

1658: اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے خواب میں تین راتوں تک دیکھا کہ ایک فرشتہ تجھے ایک سفید ریشم کے ٹکڑے میں لایا اور مجھے کہنے لگا کہ یہ آپ کی عورت ہے میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو وہ تو ہی نکلی۔ میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنی یہ عورت مجھے ملے گی اگر کوئی اور اس خواب کی تعبیر نہ ہو)۔

1659: اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے اور جب ناخوش ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کیسے جان لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے کہ نہیں محمد (ﷺ) کے رب کی قسم، اور جب ناراض ہوتی ہے تو کہتی ہے کہ نہیں قسم ہے ابراہیم (علیہ السلام) کے رب کی۔ میں نے عرض کیا کہ بیشک اللہ کی قسم یا رسول اللہ ﷺ، میں صرف آپ ﷺ کا نام چھوڑ دیتی ہوں (جب آپ ﷺ سے ناراض ہوتی ہوں)۔ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ غصہ اسی ریشم کے باب سے ہے جو عورتوں کو معاف ہے اور وہ ظاہر میں ہوتا تھا دل میں آپ کبھی رسول اللہ ﷺ سے ناراض نہ ہوتیں)۔

1660: اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول

خَطِيْبًا بَمَاءٍ يُدْعَى خُمًا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمَدَ اللّٰهَ وَأَنْشَى عَلَيْهِ وَوَعظَ وَذَكَرْتُمْ قَالَ أَمَا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأَجِيبْ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أُولَهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَغِبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أَذْكَرُكُمْ اللّٰهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي لَنَلَا أذْكَرُكُمْ اللّٰهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكَرُكُمْ اللّٰهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي؟ فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِّمَ الصَّدَقَةُ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ؟ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِّمَ الصَّدَقَةُ قَالَ نَعَمْ *

باب فِي فَضَائِلِ عَائِشَةَ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٦٥٨ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَتَتْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكَ فَإِذَا أَنْتَ هِيَ فَأَقُولُ إِنَّ بَيْتَكَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُنْضِئُهُ *

١٦٥٩ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لِأَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَضَبِي قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتُ غَضَبِي قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلٌ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ *

١٦٦٠ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَتَتْهَا كَانَتْ

اللہ ﷺ کے پاس گڑیوں سے کھیلتی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ میری سہیلیاں آئیں اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر غائب ہو جاتیں (شرم اور ڈر سے) تو آپ ﷺ ان کو پھرے پاس بھیج دیتے۔

1661: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ میری باری کا انتظار کرتے تھے اور جس دن میری باری ہوتی، اس دن تجھے بھیجتے تاکہ آپ ﷺ خوش ہوں۔

1662: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے آپ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے اجازت مانگی، اور آپ ﷺ میرے ساتھ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے اجازت دی تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے مجھے آپ ﷺ کے پاس بھیجا ہے، وہ چاہتی ہیں کہ آپ ﷺ ان کے ساتھ ابوقحافہ کی بیٹی میں انصاف کریں (یعنی جنہی محبت ان سے رکھتے ہیں اتنی ہی اوروں سے رکھیں۔ اور یہ امر اختیار ہی نہ تھا اور سب باتوں میں تو آپ ﷺ انصاف کرتے تھے) اور میں خاموش تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے بیٹی! کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں چاہوں؟ وہ بولیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ ﷺ چاہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو عائشہ سے محبت رکھ۔ یہ سنتے ہی فاطمہ اٹھیں اور ازواج مطہرات کے پاس گئیں اور ان سے جا کر اپنا کہنا اور رسول اللہ ﷺ کا فرمانا بیان کیا۔ وہ کہنے لگیں کہ ہم سمجھتی ہیں کہ تم ہمارے کچھ کام نہ آئیں، اس لئے پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو کہ آپ ﷺ کی ازواج ابوقحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں انصاف چاہتی ہیں (ابوقحافہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد تھے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے دادا ہوئے اور دادا کی طرف نسبت دے سکتے ہیں)۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں تو اب عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقدمہ میں کبھی رسول اللہ ﷺ سے گفتگو نہ کروں گی۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آخر آپ ﷺ کی ازواج نے اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا اور میرے برابر کے مرتبہ میں آپ ﷺ کے سامنے وہی نہیں اور میں نے کوئی عورت ان سے زیادہ دیدار، اللہ سے ڈرنے والی، سچی بات کہنے والی، نانا جوڑنے والی اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اللہ تعالیٰ کے کام میں اور صدقہ میں اپنے نفس پر زور ڈالتی تھی، فقط ان میں ایک تیزی تھی (یعنی غصہ تھا) اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتیں اور مل جاتیں اور نادم ہو

تَلَعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَتَقَمَعْنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسْرِتُهُنَّ إِلَيَّ *

۱۶۶۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْهُمُ يَوْمَ عَائِشَةَ يَتَفَوْنَ بِذَلِكَ مَرْحَاتًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۶۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أُرْسِلُ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذِنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيَ فِي مَرْطَبِي فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أُرْسِلُنِي إِلَيْكَ يَسْأَلُنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَائِمَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ بَيْتَةٍ أَلَسْتُ تُحِبِّينَ مَا أَحْبَبْتُ؟ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحْبَبِي هَذِهِ قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا مَا نُرَاكَ أَعْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدُنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللَّهِ لَا أَكَلِمَةَ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَأُرْسِلُ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ النَّبِيَّةُ كَانَتْ تُسَامِيَنِي مِنْهُنَّ فِي الْمُنْزَلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرِ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتْقَى لِلَّهِ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِدَالَ لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تُصَدِّقُ بِهِ وَتَقْرُبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَا عَدَا سُورَةَ مِنْ حِجَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُسْرَعُ مِنْهَا الْهَيْئَةَ قَالَتْ

جاتی تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اسی حال میں اجازت دی کہ آپ ﷺ میری چادر میں تھے، جس حال میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی ازدواج ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں انصاف چاہتی ہیں۔ پھر یہ کہہ کر مجھ پر آئیں اور زبان درازی کی اور میں رسول اللہ ﷺ کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ ﷺ مجھے جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں، یہاں تک کہ مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ جواب دینے سے برائیں مانتیں گے، تب تو میں بھی ان پر آئی اور تھوڑی ہی دیر میں ان کو جواب کر دیا یا ان پر غالب آ گئی۔ رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ یہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے (کسی ایسے ویسے کی لڑکی نہیں جو تم سے دب جائے)۔

1663: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (بیماری میں) دریافت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں آج کہاں ہوں گا، میں کل کہاں ہوں گا؟ یہ خیال کر کے کہ ابھی میری باری میں دیر ہے۔ پھر میری باری کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بلا لیا میرے سینہ اور طلق سے (یعنی آپ ﷺ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا)۔

1664: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی وفات سے پہلے فرماتے ہوئے سنا اور آپ ﷺ میرے سینہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے کان لگایا تو آپ ﷺ فرماتے تھے کہ "اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے اپنے رفیقوں سے ملا دے"۔

1665: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی تندرستی کی حالت میں فرماتے تھے کہ کوئی نبی فوت نہیں ہوا یہاں تک کہ اس نے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ نہیں لیا اور اسے دنیا سے جانے کا اختیار نہیں ملا۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ ﷺ کا سر میری ران پر تھا۔ آپ ﷺ ایک ساعت تک بیہوش رہے، پھر ہوش میں آئے اور اپنی آنکھ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا کہ اے اللہ! بلند رفیقوں کے ساتھ کر (یعنی پیغمبروں کے ساتھ جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں)۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس وقت میں نے کہا کہ اب آپ ﷺ میں اختیار کرنے والے نہیں اور مجھے وہ حدیث یاد آئی جو آپ ﷺ نے تندرستی کی حالت میں فرمائی تھی کہ کوئی نبی فوت نہیں ہوا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھ لیا ہو اور اس کو (دنیا میں رہنے اور آخرت میں رہنے کا) اختیار نہ ملا ہو۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے

فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مَرْطِهَا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَاذَنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْوَاحَكَ أُرْسَلَتْ بِي إِلَيْكَ يَسْأَلُكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ نُمُّ وَقَعْتَ بِي فَاسْتَطَلَّتْ عَلَيَّ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ يَأْذُنُ لِي فِيهَا؟ قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ رَيْتُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يَكُونُ أَنْ تَنْصُرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتَ بِهَا لَمْ أَنْشِئْهَا حَتَّى أُنْحِثُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَبَسَّمَ إِلَيْهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ *

۱۶۶۳ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ أَيْسَنَ أَنَا الْيَوْمَ أَمِنْ أَبَا عَدَا؟ اسْتِطَاءَ لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَخْرِي وَنَخْرِي *

۱۶۶۴ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنَدٌ إِلَى صَدْرِهَا وَأَضَعَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقْنِي بِالرَّفِيقِ" *

۱۶۶۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ لِي قَطُّ حَتَّى يَوْمَ مَقْعَدِهِ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَسُهُ عَلَيَّ فَحَدَيْ عُنُقِي عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِذَا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَاحِحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ لِي قَطُّ حَتَّى بَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ

کہا کہ یہ آخری کلمہ تھا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! مجھے بلند رفیقوں کے ساتھ کر۔

1666: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کو جاتے تو اپنی ازدواج پر قرعہ ڈالتے۔ ایک بار قرعہ مجھ پر اور اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا پر آیا اور ہم دونوں آپ ﷺ کے ساتھ نکلیں۔ آپ ﷺ جب رات کو سفر کرتے تو اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ساتھ ان سے باتیں کرتے ہوئے چلتے۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آج رات تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہوتی ہوں، تم دیکھو گی جو تم نہیں دیکھتی تھیں اور میں دیکھوں گی جو میں نہیں دیکھتی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اچھا۔ پس وہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور حفصہ رضی اللہ عنہا ان کے اونٹ پر۔ رات کو رسول اللہ ﷺ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی طرف آئے، جس پر حفصہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں، آپ ﷺ نے سلام کیا اور ان ہی کے ساتھ ساتھ چلے، یہاں تک کہ منزل پر اترے۔ اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو (رات بھر) نہ پایا تو انہیں غیرت آئی۔ جب وہ اتریں تو اپنے پاؤں اذخر (گھاس) میں ڈالتیں اور کہتیں کہ اے اللہ! مجھ پر کچھ یا سانپ مسلط کر جو مجھے ڈس لے، وہ تو تیرے رسول ہیں، میں ان کو کچھ نہیں کہہ سکتی۔

1667: سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں بہت لوگ کامل ہوئے، لیکن عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ رضی اللہ عنہا جو کفرعون کی بیوی تھی۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے شہید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر ہے۔

1668: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ ﷺ وہ چیزیں دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

باب: اسی سے متعلق اور اُمّ زرع کی حدیث کے بیان میں۔

1669: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان سب نے یہ اقرار اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاندانوں کی کوئی بات نہ چھپائیں گی۔ پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاندان گویا ڈبلے اونٹ کا گوشت ہے، جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو۔ نہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی

تلك آخر كلمة تكلم بها رسول الله صلى الله عليه وسلم قوله اللهم الرفيق الأعلى *

١٦٦٦ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ أَفْرَعًا بَيْنَ نَسَانِهِ فَطَارَتِ الْفَرَعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ جَمِيعًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ أَلَا تَرَ كَيْنَ اللَّيْلَةَ بَعْرِي وَأَرْكَبُ بَعْرِيكَ فَتَنْظُرِينَ وَالظُّرُّ قَالَتْ بَلَى فَرَكِبْتَ عَائِشَةَ عَلَى بَعِيرٍ حَفْصَةَ وَرَكِبْتَ حَفْصَةَ عَلَى بَعِيرٍ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلٍ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةَ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتَّى نَزَلُوا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَقَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الإِذْخِرِ وَقَوْلِ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَعُنِي رَسُولُكَ وَلَا اسْتَطِيعَ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا *

١٦٦٧ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ تَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرِيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ، وَأَسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ، وَإِنْ فَضَّلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَّلَ الثَّرِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ *

١٦٦٨ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى *

باب منه، وَذَكَرْتُ حَدِيثَ أُمِّ زَرْعٍ

١٦٦٩ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقِدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَحْبَابِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتْ الأَوْسَى

چڑھ جائے اور ندوہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جائے۔ دوسری عورت نے کہا کہ میں اپنے خاوند کی خبر نہیں پھیلا سکتی میں ڈرتی ہوں کہ اگر بیان کروں تو پورا بیان نہ کر سکوں گی کیونکہ اس میں ظاہری و باطنی عیوب بہت زیادہ ہیں۔ (اور بعض نے یہ معنی کئے ہیں کہ میں ڈرتی ہوں کہ اگر بیان کروں گی تو اس کو چھوڑ دوں گی۔ یعنی وہ غما ہو کر مجھے طلاق دے گا اور اس کو چھوڑنا پڑے گا۔ تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند سببا قہد اور احق ہے، اگر میں اس کی بُرائی بیان کروں تو مجھے طلاق دیدے گا اور جو چپ رہوں تو اسی طرح مطلق رہوں گی) (یعنی نہ نکاح کے مزے اٹھاؤں گی نہ بالکل محروم رہوں گی)۔ چوتھی نے کہا کہ میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے تہامہ (حجاز اور مکہ) کی رات۔ نہ گرم ہے نہ سرد ہے (یعنی معتدل المزاج ہے) نہ ڈر ہے نہ رنج ہے (یہ اس کی تعریف کی یعنی اس کے اخلاق عمدہ ہیں اور ندوہ میری صحبت سے ملول ہوتا ہے)۔ پانچویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے (یعنی بڑا کرسو جاتا ہے اور کسی کو نہیں ستاتا) اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔ اور جو مال اسباب گھر میں چھوڑ جاتا ہے اس کو نہیں پوچھتا۔ چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب ختم کر دیتا ہے اور پیتا ہے تو کھٹ تک نہیں چھوڑتا اور لیتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہے اور مجھ پر اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا کہ میرا دکھ درد پہچانے (یہ بھی بھو ہے یعنی سوا کھانے پینے کے تیل کی طرح اور کوئی کام کا نہیں، عورت کی خبر تک نہیں لیتا)۔ ساتویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہے یا شیریں نہایت احق ہے کہ کلام کرنا نہیں جانتا، سب دینا بھر کے عیب اس میں موجود ہیں۔ ایسا عالم ہے کہ تیسرا سچوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑے۔ آٹھویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند بوس میں زرب ہے (زرب ایک خوشبودار گھاس ہے) اور چھونے میں نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہے یعنی اس کا ظاہر اور باطن دونوں اچھے ہیں)۔ نویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے نچے والا، لمبے پر تلے والا (یعنی قد آور) اور بڑی راگ والا (یعنی سخی ہے) اس کا پلو رچی خانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راگ بہت نکلتی ہے) اس کا گھر قوم کے کل پیشہ کر مشورہ کرنے کی جگہ (ڈیرہ وغیرہ) (یعنی سردار اور صاحب الرائے ہے)۔ دسویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے۔ اور مالک کیا خوب ہے۔ مالک میری اس تعریف سے افضل ہے اس کے اونٹوں کے بہت سے شتر خانے ہیں اور کم تر چرا گا ہیں (یعنی ضیافت میں اس کے یہاں اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہیں، اس سبب سے شتر خانوں سے جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں) جب اونٹ بلجے کی آواز سنتے ہیں تو اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں (ضیافت میں راگ اور بلجے کا معمول تھا اس سبب سے بلجے کی آواز سن کر اونٹوں کو

زَوْجِي لَحْمٍ جَمَلٍ عَثُ عَلَى رَأْسِ جَسَلٍ وَعَسِرَ لَا
سَهْلٌ قَبِرْتَقَى وَلَا سَمِينٌ فَيَتَقَلَّلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي
لَا أَبْتُ خَبْرَةَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذْرَهُ إِنْ أَذْكَرَهُ أَذْكَرُ
عُجْرَهُ وَبُجْرَهُ قَالَتِ الثَّلَاثَةُ زَوْجِي الْعَشَقُ إِنْ أَنْطَقُ
أَطْلُقُ وَإِنْ أَسَكْتُ أَعْلَقُ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلْبِلٌ
تَهَامَةٌ لَا حَوْ وَلَا قُوَّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَامَةَ قَالَتِ
الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهْدٌ وَإِنْ خَرَجَ أَسَدٌ وَلَا
يَسْأَلُ عَمْدًا عَهْدٌ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلْتُ لَفًّا
وَإِنْ شَرِبْتُ اشْتَفَى وَإِنْ اضْطَجَعَ انْقَسَفَ وَلَا يُوَلِّجُ
الْكَهْفَ لِيَعْلَمَ الْبَيْتُ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَابَاءُ أَوْ
غَيَابَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ ذَاكَ لَهُ ذَاكَ شَجَّكَ أَوْ فَلَّكَ أَوْ
جَمَعَ كُلًّا لَكَ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الرِّيحُ رِيحٌ زَرْبٍ
وَالْمَسْرُ مِنْ أَرْبٍ قَالَتِ الثَّاسِعَةُ زَوْجِي رِبْعٌ
الْعِمَادُ طَوِيلُ التَّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنْ
النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ؟ مَالِكٌ
خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ
الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَهُ الْمِزْهَرِ أَقْبَنَ الْهَيْسَنُ
هُوَ اللَّكُّ قَالَتِ الْعَلَدِيَّةُ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زُرْعٍ فَمَا
أَبُو زُرْعٍ؟ أَلَسَ مِنْ خَلِيٍّ أَذْنِيٍّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمِ
عَضْدَتِي وَبَشَحَنِي فَبَحَثَنِي إِلَى نَفْسِي وَجَلَنِي فَنَسِي

اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا)۔ گیارہویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابو زرع ہے سو واہ کیا خوب ابو زرع ہے۔ اس نے زیور سے میرے دونوں کان جھلائے اور چربی سے میرے دونوں بازو بھرے (یعنی مجھے موٹا کیا اور مجھے بہت خوش کیا)، سو میری جان بہت چین میں رہی مجھے اس نے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے، پس اس نے مجھے گھوڑے، اونٹ، کھیت اور ڈھیر یوں / خرمن کا مالک کر دیا (یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی، اس نے مجھے باعزت اور مالدار کر دیا)۔ میں اس کی بات کرتی ہوں تو وہ مجھے نہ انہیں کہتا۔ سوتی ہوں تو فخر کر دیتی ہوں (یعنی کچھ کام نہیں کرنا پڑتا) اور بیٹی ہوں تو سیراب ہو جاتی ہوں۔ اور ابو زرع کی ماں، پس ابو زرع کی ماں بھی کیا خوب ہے۔ اس کی بڑی بڑی گھٹریاں اور کشادہ گھر ہیں۔ ابو زرع کا بیٹا، پس ابو زرع کا بیٹا بھی کیا خوب ہے۔ اس کی خوابگاہ جیسے تلوار کا میاں (یعنی نازنین بدن ہے)، اس کو (بکری) حلوان کا ہاتھ آسودہ (سیر) کر دیتا ہے (یعنی کم خور ہے)۔ ابو زرع کی بیٹی، پس ابو زرع کی بیٹی بھی کیا خوب ہے۔ اپنے والدین کی تابعدار اور اپنے لباس کو بھرنے والی (یعنی موٹی ہے) اور اپنی سوتن کی رشک (یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے، اس لئے اس کی سوتن اس سے چلتی ہے)۔ اور ابو زرع کی لونڈی، ابو زرع کی لونڈی بھی کیا خوب ہے۔ ہماری بات ظاہر کر کے مشہور نہیں کرتی اور ہمارا کھانا اٹھا کر نہیں لیجاتی اور ہمارا گھر کچرے سے آلودہ نہیں رکھتی۔ ابو زرع باہر نکلا جب کہ مشکوں میں دودھ (گھی نکالنے کے لئے) بلیویا جا رہا تھا۔ پس وہ ایک عورت سے ملا، جس کے ساتھ اس کے دواڑے کے تھے جیسے دو چیتے اس کی گود میں دو اناروں سے کھیلتے ہوں۔ پس ابو زرع نے مجھے طلاق دی اور اس عورت سے نکاح کر لیا۔ پھر میں نے اس کے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا جو ایک عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز ہے۔ اس نے مجھے چوپائے جانور بہت زیادہ دیئے اور اس نے مجھے ہر ایک سویشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ اے اُمّ زرع! خود بھی کھا اور اپنے لوگوں کو بھی کھلا۔ پس اگر میں وہ چیزیں جمع کروں جو مجھے دوسرے شوہر نے دیں، تو وہ ابو زرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچیں (یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کم ہے)۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابو زرع اُمّ زرع کے لئے تھا۔ (لیکن نہ تجھے طلاق دی ہے اور نہ دوں گا)۔

باب: نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ اُمّ المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان۔

أَهْلُ عُثَيْمَةَ بِشِقِّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهْبِلٍ وَأَطِيطٍ
وَدَانِسٍ وَمُنَقٍّ فَمَنْدُهُ أَقُولُ فَلَا أَقْبَحُ وَأَرْقُلُ فَاتَصَبَّحُ
وَأَشْرَبُ فَاتَفْتَحُ أُمُّ أَبِي زُرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زُرْعٍ
عُكُومُهَا رَدَاخٌ وَبَيْتُهَا فَسَاخُ ابْنُ أَبِي زُرْعٍ فَمَا ابْنُ
أَبِي زُرْعٍ؟ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِ شَطْبَةٍ وَبُشْبَعُهُ ذِرَاعُ
الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زُرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زُرْعٍ طَوْغُ أَبِيهَا
وَطَوْغُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كَسَانِهَا وَعَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي
زُرْعٍ؟ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زُرْعٍ؟ لَا تُلْتُ حَدِيثَنَا تَنْبِيْهَا
وَلَا تُلْقُتْ مِيرَاتَنَا تَنْبِيْهَا وَلَا تَمْلَأْ بَيْنَنَا تَعْشِيْشًا قَالَتْ
خَرَجَ أَبُو زُرْعٍ؟ وَالْأَوْطَابُ تَمُخَضُ فَلَقِيْ امْرَأَةً
مَعَهَا وَوَدَانَ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ حَضْرَتِهَا
بِرْمَاتَيْنِ لَطْفَتِيْ وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ وَجَلَا سَرِيًّا
رَكِبَ سَرِيًّا وَأَخَذَ خَطْبًا وَأَرَاخَ عَلَيَّ نَعْمًا ثَرِيْسًا
وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَايْحَةٍ زَوْجًا قَالَ كَلِي أُمُّ زُرْعٍ
وَمِيرِي أَهْلِكَ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ
أَصْفَرَ آيَةِ أَبِي زُرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكَ كَأَبِي زُرْعٍ لَأَمُّ
زُرْعٍ *

باب فی فضائل خدیجۃ اُمّ المؤمنین، رضی اللہ
عنہا، زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

1670: سیدنا عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علیؑ سے کوئی شے میں سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ (آسمان وزمین کے اندر) جتنی عورتیں ہیں سب میں مریم بنت عمران افضل ہیں اور (آسمان اور زمین کے اندر) جتنی عورتیں ہیں سب میں خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا افضل ہیں۔ ابو کریب نے کہا کہ کعب نے آسمان وزمین کی طرف اشارہ کیا۔

1671: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ خدیجہ ایک برتن لے کر آپ ﷺ کے پاس آ رہی ہیں، اس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا شربت ہے۔ پھر جب وہ آئیں تو آپ ان کو ان کے رب کی طرف سے سلام کہتے اور میری طرف سے بھی اور ان کو ایک گھر کی خوشخبری دیتے جو جنت میں خولد ازموئی کا بنا ہوا ہے، جس میں کوئی شور ہے اور نہ کوئی تکلیف ہے۔

1672: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی ازواج میں سے کسی پر رشک نہیں کیا، البتہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا اور میں نے ان کو دیکھا نہیں۔ رسول اللہ ﷺ جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے کہ اس کا گوشت خدیجہ کی سہیلیوں کو بھیجو۔ ایک دن میں نے آپ ﷺ کو ناراض کیا اور کہا کہ خدیجہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے دل میں اس کی محبت ڈال دی گئی ہے۔

1673: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا پر دوسرا نکاح نہیں کیا، یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئیں۔

1674: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی، تو آپ ﷺ کو خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت مانگنا یاد آ گیا۔ آپ ﷺ خوش ہوئے اور فرمایا کہ یا اللہ! ہالہ بنت خویلد مجھے رشک آیا تو میں نے کہا کہ آپ ﷺ کیا قریش کی بوڑھیوں میں سے سرخ مسوڑھوں والی ایک بوڑھیا کو یاد کرتے ہیں (یعنی انتہا کی بوڑھیا جس کے ایک دانت بھی نہ رہا، بوڑھی سرخی ہی سرخی ہو، دانت کی سفیدی بالکل نہ ہو) جو مدت گزری فوت ہو چکی اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سے بہتر عورت دی (جو ان باکرہ جیسے میں ہوں)۔

باب: اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان۔
1675: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنی ازواج سے) فرمایا کہ تم سب میں پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے

۱۶۷۰ عن عبد اللہ بن جعفر قال سمعت علیاً رضی اللہ عنہ بالکوفۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر نسائہا مریم بنت عمران وخیر نسائہا خدیجۃ بنت خویلد * قال ابو کریب وأشار وکیع ابی السماء والأرض *

۱۶۷۱ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وسلم فقال یا رسول اللہ ہذہ خدیجۃ قد أتتک معہا إناء فیہ إدام أو طعام أو شراب فإذا ہی أتتک فأقرأ علیہا السلام من ربہا عز وجل ومنی وبشرها ببيت فی الجنة من قصب لا صخب فیہ ولا نصب *

۱۶۷۲ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ما عرت علی نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم إلا علی خدیجۃ وانی لم أدرکها قالت وكان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا ذبح الشاة یقول أرسلوا بہا إلی أصدقاء خدیجۃ؟ قالت فأغضبته يوماً فقلت خدیجۃ فقال رسول اللہ ﷺ إني قد رزقت حنیہا

۱۶۷۳ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لم یتزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خدیجۃ حتی مات *

۱۶۷۴ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت استأذنت ہالۃ بنت خویلد أخت خدیجۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعرّف استئذان خدیجۃ فارتاح لذلک فقال اللهم ہالۃ بنت خویلد فعرّت فقلت وما تذکر من عجز من عجز فیرتیش حمرأۃ الشدقین هلکت فی الذہر فأبدلک اللہ خیراً منها؟

باب فی فضائل زینب زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم أم المؤمنین رضی اللہ عنہا

۱۶۷۵ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا أم المؤمنین قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ پس سب ازواج مطہرات نے اپنے اپنے ہاتھ ناپے تاکہ معلوم ہو کہ کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم سب میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے، اس لئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتی تھیں۔

باب: اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان۔

1676: ابو عثمان سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اگر ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جا اور نہ سب کے بعد وہاں سے نکل، کیونکہ بازار شیطان کا میدان جنگ ہے اور وہ اپنا جھنڈا گاڑتا ہے۔ انہوں نے کہا مجھے خبر دی گئی کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگے، پھر کھڑے ہوئے (یعنی چلے گئے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ کون شخص تھے؟ انہوں نے کہا کہ وحیہ کلیبی تھے۔ اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم تو انہیں وحیہ کلیبی ہی سمجھے، یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری خبر بیان کرتے تھے۔ میں (راوی حدیث) نے کہا کہ میں نے ابو عثمان سے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے کس سے سنی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

باب: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ، سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان۔

1677: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کے گھر میں نہیں جاتے تھے سوائے ازواج کے یا اُم سلیم کے (جو سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اور سیدنا ابوطحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُم سلیم کے پاس جایا کرتے تھے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس پر بہت رحم آتا ہے، اس کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا۔

1678: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں گیا، وہاں میں نے (کسی کے چلنے کی) آہٹ پائی تو میں نے پوچھا کہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ غمیصا بنت ملحان (اُم سلیم کا نام غمیصا یا رمیصا تھا) انس بن مالک کی والدہ ہیں۔

باب: سیدنا اسامہ بن زید کی والدہ، سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان۔

1679: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول

أَسْرَعَكُمْ لِحَاقًا بِي أَطْوَلَكُمْ يَدًا قَالَتْ فَكُنْ يَتَطَاوَرْنَ أَيُّهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ يَدَيْهَا وَتَصَدَّقُ *

باب فِي فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

١٦٧٦ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا تَكُونَنَّ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصَبُ رَأْيُهُ قَالَ وَأَلْبَسْتُ أَنْ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِي نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُمِّ سَلَمَةَ مِنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ؟ قَالَتْ هَذَا دَحِيَّةُ الْكَلْبِيِّ قَالَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَيْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيِّرُ خَيْرًا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ مِنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ *

باب فِي فَضَائِلِ أُمِّ سَلِيمٍ أُمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

١٦٧٧ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَيَّ أَوْ زَوْجِي إِلَّا أُمَّ سَلِيمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قَسَلِ أَخُوهَا مَعِي *

١٦٧٨ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْحِجَّةَ فَسَمِعْتُ خُشْفَةَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالُوا هَذِهِ الْغَمِيصَاءُ بِنْتُ مَلْحَانَ أُمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ *

باب فِي فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

١٦٧٩ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ

اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمارے ساتھ اُمّ ایمن کی ملاقات کے لئے چلو ہم اس سے ملیں گے جیسے رسول اللہ ﷺ ان سے ملنے کو جایا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ دونوں ساتھیوں نے کہا کہ تم کیوں روتی ہو؟ اللہ جل جلالہ کے پاس اپنے رسول ﷺ کے لئے جو سلمان ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے بہتر ہے۔ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اس لئے نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی بلکہ اس وجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آواز بند ہو گیا۔ اُمّ ایمن کے اس کہنے سے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو بھی رونا آیا پس وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

باب: سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1680: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے (اس وجہ سے کہ آپ ﷺ نے ان کو منہ بولا بیٹا کہا تھا)، یہاں تک کہ قرآن میں اترا کہ ”ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے پکارو اور یہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہے“ (الاحزاب: 5)۔

باب: سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا

بیان۔

1681: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور آپ ﷺ اس وقت منبر پر تھے کہ اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو (اس سے مراد سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تھے) تو جیشک تم نے اس سے پہلے اس کے باپ (زید) کی امارت میں بھی طعن کیا تھا اور اللہ کی قسم! اس کا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا۔ اور اللہ کی قسم یہ (یعنی اسامہ) بھی سرداری کے لائق ہے اور اللہ کی قسم! اب اسامہ اُس کے بعد سب لوگوں میں مجھے زیادہ پیارا ہے۔ لہذا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اسامہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (کیوں) کہ وہ تم میں نیک بخت لوگوں میں سے ایک ہے۔

باب: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام، سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کی

فضیلت کا بیان۔

1682: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال سے صبح کی نماز کے بعد فرمایا کہ اے بلال! مجھ سے وہ عمل بیان کر جو تو نے اسلام میں کیا ہے اور جس کے فائدے کی تجھے بہت امید ہے، کیونکہ میں نے آج کی رات تیری جو تیروں کی آواز اپنے سامنے جنت میں سنی ہے۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اسلام میں کوئی عمل ایسا نہیں کیا جس کے نفع کی امید بہت ہو۔ سوا اس کے کہ رات یا دن میں کسی بھی وقت جب پورا وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے

عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِ الطَّلِقِ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنٍ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتُ فَقَالَتْ لَهَا مَا يَكْبِكُ؟ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَنْبِكِي أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَنْبِكِي أَنْ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَجَّجْتُهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا *

باب في فضائل زيد بن حارثة رضي الله عنه

١٦٨٠ عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه كان يقول ما كنا ندعو زيد بن حارثة إلا زيد بن محمد حتى نزل في القرآن (ادعوهم لتبائنهم هو أقسط عند الله) (الاحزاب: ٥) *

باب في فضائل زيد بن حارثة وأسامة بن زيد

١٦٨١ عن ابن عمر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو على المنبر إن تطعنوا في إمارته (يريد أسامة بن زيد) فقد طعنتم في إماره أبيه من قبله وإن كان لخليفها وإن كان لأبيها من قبله وإن كان لأبيها من قبله وإن كان لأبيها من قبله وإن كان لأبيها من قبله وإن كان لأبيها من قبله

باب في فضائل بلال بن رباح هو أباي بن بكر

المصطفى رضي الله عنه

١٦٨٢ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال صلاة الغداة يا بلال حدثني بأرجح عمل عملته عندك في الإسلام منقعة فأبني سمعت لليلة خشف نعلك بين يدي في الجنة قال بلال ما عملت عملاً في الإسلام أرجح عندي منقعة من ألي لا تطهر طهوراً تاماً في ساعة من ليل ولا نهار إلا حليت بذلك

نماز پڑھتا ہوں جتنی کہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں لکھی ہوتی ہے۔

باب: سیدنا سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان۔

1683: سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم چند دوسرے لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ سیدنا ابوسفیان ان کے پاس آئے۔ جس وہ کہنے لگے کہ اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہ پھینکیں (یعنی اللہ کا یہ دشمن نہ مارا گیا)۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم قریش کے بوزھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو؟ (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہیں ابوسفیان ناراض ہو کر اسلام بھی قبول نہ کرے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر! شاید تم نے ان لوگوں کو ناراض کیا ہے (یعنی سلمان اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کو)؟ اگر تم نے ان کو ناراض کیا۔ تو اپنے پروردگار کو ناراض کیلئے بن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے بھائیو! میں نے تمہیں ناراض کیا؟ وہ بولے کہ اے ہمارے بھائی! نہیں، اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے۔

باب: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1684: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ماں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور اپنی اور عینی یا دو پٹہ کو دو حصوں میں بچھا کر مجھے اس میں سے آدمی کا تہ بند بنا دیا تھا اور آدمی اوپر کی چادر اور کونے لگی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ انس میرا چھوٹا بیٹا ہے، اسے میں آپ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے لائی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے دعا کیجئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! اس کے کمال اور اولاد میں کثرت فرما۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرا مال بہت زیادہ ہے اور آج میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں۔ (اس میں خاندانی منصوبہ بندی کا رد ہے کیونکہ اسلام زیادہ بولا و لولا کا چھا بھکتا ہے)۔

1685: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزر رہے تھے کہ میری ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی تو کہنے لگی کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، یہ سیدنا انس ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے تین دعاں کیں۔ دو تو میں دنیا میں پانچا اور ایک کی آخرت میں امید رکھتا ہوں۔

1686: ثابت، سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں (اپنے ہم عمر) بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا اور مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔

الطُّهُورُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي أَنْ أَصَلِّيَ *

باب فِي فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ

۱۶۸۳ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا

سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فَمَسَّ فَنَسَبَ

فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا أَخَذْتَ سَيُوفَ اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ

اللَّهِ مَا خَذْنَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ

قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَأَلْفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَأَجْرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَمَلِكٍ أَغَضَبْتَهُمْ لَنْ كُنْتُ

أَغَضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغَضَبْتُ رَبِّكَ فَلَتَأْتُهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا

بِخَوَاتِمَهُ أَغَضَبْتَكُمْ؟ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا نَجِي *

باب فِي فَضْلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۸۴ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ بِي

أُمِّي أُمَّ أَنَسِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَدْ أَرَاتَنِي بِنِصْفِ حِمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِنِصْفِهِ فَقَالَتْ

يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَنَسُ ابْنِي أَتَيْتَكَ بِهِ يَخْدُمُكَ

فَدَعَا لِي اللَّهُ لَنْ أَفْقَالَ اللَّهُمَّ أَكْثَرَ مَالَهُ وَوَلَدَهُ قَالَ أَنَسُ

فَوَاللَّهِ إِنْ خَلَيْتُ لَكَ كَثِيرٌ وَإِنْ وَكَلَيْتُ وَوَلَدٌ وَكَلَيْتُ

لَيَعْلَمَنَّ عَلَى نَعْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمِ *

۱۶۸۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ أُمَّي أُمَّ

سَلَمَةَ صَوْتَهُ فَقَالَتْ يَا نَجِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسُ

فَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ فَقَدْ رَأَيْتُ

حِينَهَا الثُّنَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّلَاثَةَ فِي الْآخِرَةِ *

۱۶۸۶ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَتَى

عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَلْبَسُ مَعَ

الْعُلَمَاءِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْنَا فَجَعَلَنِي إِلَى حَاجَةِ فَاذْبَطْتُ

میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا تو میری ماں نے کہا کہ تو نے دیر کیوں کی؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لئے بھیجا تھا۔ وہ بولی کہ کیا کام تھا؟ میں نے کہا کہ وہ بھید ہے۔ میری ماں بولی کہ رسول اللہ ﷺ کا بھید کسی سے نہ کہنا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر وہ بھید میں کسی سے کہتا تو اسے ثابت اچھ سے کہتا۔

باب: سیدنا جعفر بن ابی طالب، اسماء بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت کا بیان۔

1687: سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم یمن میں تھے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے مکہ سے نکلنے کی خبر پہنچی۔ پس ہم بھی آپ ﷺ کی طرف ہجرت کر کے روانہ ہوئے۔ میں اور میرے دو بھائی ایک ابو بردہ اور دوسرے ابو رہم تھے، میں ان سے چھوٹا تھا اور تریں یا بادن یا کہا کہ پچاس سے کچھ اوپر آدی میری قوم میں سے ہمارے ساتھ آئے۔ سیدنا ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ہم سب جہاز میں سوار ہوئے۔ اتفاق سے یہ جہاز ہمیں حبش کے ملک نجاشی بادشاہ کے پاس لے گیا۔ وہاں ہمیں سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ملے۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے یہاں بھیجا ہے اور ہمیں یہاں ٹھہرنے کا حکم کیا ہے، پس تم بھی ہمارے ساتھ ٹھہرو۔ پس ہم نے ان کے پاس قیام کیا۔ پھر ہم سب اکٹھے روانہ ہوئے اور ہم نبی ﷺ کے پاس اس وقت پہنچے جب آپ ﷺ حیرت کر چکے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے وہاں کے مال غنیمت سے ہمارا حصہ لگایا اور خیر کی لڑائی سے جو شخص غائب تھا، اس کو حصہ نہ ملا سوائے ہماری کشتی والوں کے۔ اور بعض لوگ ہمیں (یعنی اہل سفینہ سے) کہنے لگے کہ ہجرت میں ہم لوگ تم پر سبقت لے گئے ہیں۔ اور سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (جو ہمارے ساتھ آئی تھیں) اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کو گئیں اور انہوں نے بھی نجاشی کے ملک میں مہاجرین کیساتھ ہجرت کی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون ہے؟ اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ یہ اسماء بنت عمیس ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ جو حبش کے ملک میں گئی تھیں اور اب سمندر کا سفر کر کے آئی ہیں؟ اسماء رضی اللہ عنہا بولیں جی ہاں میں وہی ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم ہجرت میں تم سے سبقت لے گئے، لہذا رسول اللہ ﷺ تم سے زیادہ ہمارا حق ہے۔ یمن کرنا ہمیں غصہ آ گیا اور کہنے لگیں "اے عمر! اللہ کی قسم ہرگز نہیں، تم نے جھوٹ کہا۔ تم تو رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے،

عَلَى أُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَسَبُكَ؟ قُلْتُ بَعْثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ؟ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ إِنَّهَا سَرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بَسْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَالَ انْسُ وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا نَابِتُ *

باب في فضائل جعفر بن أبي طالب و أسماء بنت عميس وأهل سفينتهم

١٦٨٧ عن أبي موسى رضي الله عنه قال بلغنا مخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن باليمن فخرجنا مهاجرين إليه أنا وأخوان لسي أسا أصغرهما أحدهما أبو بردة والآخر أبو رهم إما قال بضعاً وإما قال ثلاثة وخمسين أو اثنين وخمسين رجلاً من قومي قال فركبنا سفينة فالفنا سفينتنا إلى التجاشي بالحبشة فوافقتنا جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه وأصحابه عنده فقال جعفر إن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثنا هاهنا وأمرنا بالإقامة فاقبموا معنا فالفنا معه حتى قدمنا جيمفاً قال فوافقتنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين افتح خير فأسهم لنا أو قال أعطانا منها وما قسم لأحد غاب عن فتح خير منها شيئاً إلا لمن شهد معه إلا لأصحاب سفينتنا مع جعفر وأصحابه قسم لهم معهم قال فكان ناس من الناس يقولون لنا يعني لأهل السفينة نحن سبقناكم بالهجرة قال فدخلت أسماء بنت عميس وهي ممن قدم معنا على حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم زائرة وقد كانت هاجرت إلى التجاشي فبسن هاجر إليه فدخل عمر رضي الله عنه على حفصة وأسماء عندها فقال عمر حين رأى أسماء من هذه؟ قالت أسماء بنت عميس قال عمر رضي الله عنه الحبشة هذه؟ البخرية هذه؟ فقالت أسماء نعم فقال عمر سبقناكم بالهجرة فنحن أحق برسول الله ﷺ منكم فقصبت

تم میں سے بھوکے کو کھانا کھلاتے اور تمہارے جاہل کو نصیحت کرتے تھے اور ہم ایک دور دراز دشمنوں کی زمین حبشہ میں تھے، اور ہماری یہ سب تکالیف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں تھیں۔ اللہ کی قسم! مجھ پر اس وقت تک کھانا پینا حرام ہے جب تک رسول اللہ ﷺ سے تمہاری بات کا ذکر نہ کر لوں اور ہم کو ایذا دی جاتی تھی اور ہمیں ہر وقت خوف رہتا تھا۔ عنقریب میں نبی کریم ﷺ سے ذکر کروں گی، ان سے پوچھوں گی اور اللہ کی قسم نہ میں جھوٹ بولوں گی، نہ میں کج بردی کروں گی اور نہ میں اس سے زیادہ کہوں گی۔“ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ ﷺ! عمر رضی اللہ عنہ نے اس اس طرح کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے زیادہ کسی کا حق نہیں ہے۔ کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ (اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے اور تم کشتی والوں کی تو دو ہجرتیں ہوئیں (ایک مکہ سے حبشہ کو اور دوسری حبشہ سے مدینہ طیبہ کو)۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے سیدنا ابوموسیٰ اور کشتی والوں کو دیکھا کہ وہ گردہ در گردہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے تھے۔ اور دنیا میں کوئی چیز ان کو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے زیادہ خوشی کی نہ تھی نہ اتنی بڑی تھی۔ سیدنا ابوبردہ نے کہا کہ سیدہ اسماء نے کہا کہ میں نے ابوموسیٰ کو دیکھا کہ وہ مجھ سے اس حدیث کو (خوشی کے لئے) بار بار سننا چاہتے۔

باب: سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی فضیلت کا بیان۔

1688: سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگوں سے ملنے۔ سیدنا عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ ایک بار مجھ سے ملے اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہ سے، تو آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو اپنے آگے بٹھایا اور ایک کو پیچھے، یہاں تک کہ مدینہ میں آئے۔

1688 م: سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دن اپنے پیچھے بٹھایا اور آہستہ سے ایک بات فرمائی جس کو میں کسی سے بیان نہ کروں گا۔

باب: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1689: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بیت الخلاء میں (تضام حاجت کے لئے) گئے تو میں نے آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی رکھا۔ آپ ﷺ جب باہر نکلے تو پوچھا کہ یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ لوگوں نے یا میں نے کہا کہ ابن عباس نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! اس کو دین میں سمجھ عطا فرما۔

باب: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتَ يَا عُمَرُ كَلَّا وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُطْعِمُ جَانِعَكُمْ وَيَعْطُ جَاهِلِكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ أَوْ فِي أَرْضِ الْبُعْدَاءِ وَالْبُقْعَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرِبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكَرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذِي وَنُخَافُ وَنَذْكَرُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَسْأَلُهُ وَاللَّهُ لَا أَكْذِبُ وَلَا أُزِيغُ وَلَا أُزِيدُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِأَحَقُّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَأَصْحَابِهِ هِجْرَةَ وَاحِدَةً وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَغْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنِّي *

باب في فضائل عبد الله بن جعفر بن أبي طالب

رضى الله عنه

١٦٨٨ عن عبد الله بن جعفر رضى الله عنهما قال كان النبي ﷺ إذا قدم من سفر تلقى بنا فقال ثلثي بي وبالحسن أو بالحسين قال فحمل أحدنا بين يديه والآخر خلفه حتى دخلنا المدينة *

١٦٨٨ م عن عبد الله بن جعفر رضى الله عنهما قال أردفني رسول الله ﷺ ذات يوم خلفه فأسررت له حديثي لا أحدث به أحدًا من الناس *

باب في فضائل عبد الله بن عباس رضى الله عنه

١٦٨٩ عن ابن عباس رضى الله عنهما أن النبي ﷺ صلى الله عليه وسلم أتى الخلاء فوضعت له وضوءًا فلما خرج قال من وضع هذا؟ (في رواية زهير قالوا وفي رواية أبي بكر قلت) ابن عباس قال اللهم فقّهه في الدين *

باب في فضائل عبد الله بن عمر رضى الله عنه

جاننا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد قرآن کا جاننے والا اس شخص سے زیادہ کوئی چھوڑا ہو جو کھڑا ہے۔ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو (تو صحیح ہے) اور ان کا یہ حال تھا کہ جب ہم غائب ہوتے تو یہ حاضر رہتے اور جب ہم روکے جاتے تو ان کو (رسول اللہ کے پاس جانے کی) اجازت ملتی۔

1695: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ”اور جو کوئی چیز چھپا رکھے گا، وہ اس کو قیامت کے دن لائے گا“ (آل عمران: 161) پھر کہا کہ تم مجھے کس شخص کی قرأت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو؟ میں نے تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ستر سے زیادہ سورتیں پڑھیں اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں اللہ کی کتاب کو زیادہ جانتا ہوں اور اگر میں جانتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ اللہ کی کتاب کو جانتا ہے تو میں اس شخص کی طرف سفر اختیار کرتا۔ شفیق نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا ہوں، میں نے کسی کو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اس بات کو رد کرتے یا ان پر عیب لگانے نہیں سنا۔

1696: مسروق کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ہم نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ تم نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جس سے میں (اس وقت سے) محبت کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے۔ میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ تم قرآن چار آدمیوں سے سیکھو۔ ایک اُمّ عبد کے بیٹے (یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود) سے اور آپ ﷺ نے ان ہی سے شروع کیا اور ابی بن کعب سے اور سالم مولیٰ ابو حذیفہ سے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے۔

باب: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1697: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرا باپ احد کے دن شہید ہوا تو میں اس کے منہ سے کپڑا اٹھاتا تھا اور روتا تھا۔ لوگ مجھے منع کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ منع نہ کرتے تھے۔ اور عمرو کی بیٹی فاطمہ (یعنی میری پھوپھی) وہ بھی اس پر رو رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو روئے یا نہ روئے، تمہارے اسے اٹھانے تک فرشتے اس پر اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے تھے۔

باب: سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1698: سیدنا عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی زندہ شخص کے لئے جو چلتا پھرتا ہو، یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے لئے۔ (یہ ان کی اپنی معلومات ہیں ورنہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنت کی خوشخبری ملی ہے مثلاً عشرہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ بَعْدَهُ أَغْلَمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْقَائِمِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا لَسِنٍ قُلْتُ ذَلِكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غَبْنَا وَيُؤَذِّنُ لَنَا إِذَا حُجِينَا *

١٦٩٥ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ (وَمَنْ يَغْلُلُ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) (آل عمران: ١٦١) ثُمَّ قَالَ عَلَى قِرَاءَةِ مَنْ تَأْمُرُونِي أَنْ أَقْرَأَ؟ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضًا وَسَمِعِينَ سُورَةَ وَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَلَوْ أَعْلَمُ أَنْ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي لَوَحَلْتُ إِلَيْهِ قَالَ شَفِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي حَلْقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يُرَدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعْيبُهُ *

١٦٩٦ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَذَكَرْنَا حَدِيثًا عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ لَا أَرَاهُ أَحَبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ قَبْدًا بِهِ وَمِنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمِ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بَابُ فِي فَضْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَرَامٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ

١٦٩٧ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَصِيبَ أَبِي يَوْمَ أَحُدٍ فَعَجَلْتُ أَكْشَفُ الشَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْهَانِي قَالَ وَجَعَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَبْكِيهِ أَوْ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتْ الْمَلَائِكَةُ تَنْظُرُ بِأَخْبِحِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ *

باب فِي فَضْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

١٦٩٨ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيِّ يَمْشِي إِلَيْهِ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ *

مشرکہ وغیرہ)۔

1699: خرشہ بن حر کہتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا، ایک خوبصورت بوڑھا بھی وہاں تھا، معلوم ہوا کہ وہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ جس کو ایک جنتی کا دیکھنا اچھا معلوم ہو، وہ اس کو دیکھے۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ اللہ کی قسم میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور ان کا گھر دیکھوں گا۔ پھر میں ان کے پیچھے ہوا، وہ چلے، یہاں تک کہ قریب ہوا کہ وہ شہر سے باہر نکل جائیں، پھر وہ اپنے مکان میں گئے تو میں نے بھی اندر آنے کی اجازت چاہی۔ انہوں نے اجازت دی، پھر پوچھا کہ اے میرے بھتیجے! تجھے کیا کام ہے؟ میں نے کہا کہ جب آپ کھڑے ہوئے تو میں نے لوگوں کو سنا کہ جس کو ایک جنتی کا دیکھنا اچھا لگے، وہ ان کو دیکھے تو مجھے آپ کے ساتھ رہنا اچھا معلوم ہوا۔ انہوں نے کہا کہ جنت والوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور میں تجھ سے لوگوں کے یہ کہنے کی وجہ بیان کرتا ہوں۔ میں ایک دفعہ سو رہا تھا کہ خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ کھڑا ہو۔ پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا، میں اس کے ساتھ چلا، مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں تو میں نے ان میں جانا چاہا تو وہ بولا کہ ان میں مت جا، یہ بائیں طرف والوں (یعنی کافروں) کی راہیں ہیں۔ پھر دائیں طرف کی راہیں ملیں تو وہ شخص بولا کہ ان راہوں میں جا۔ پس وہ مجھے ایک پہاڑ کے پاس لے آیا اور بولا کہ اس پر چڑھ۔ میں نے اوپر چڑھنا چاہا تو پیٹھ کے بل گرا۔ کئی بار میں نے چڑھنے کا قصد کیا لیکن ہر بار گرا۔ پھر وہ مجھے لے چلا، یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور تہ زمین میں، اس کے اوپر ایک حلقہ تھا۔ مجھ سے اس شخص نے کہا کہ اس ستون کے اوپر چڑھ جا۔ میں نے کہا کہ میں اس پر کیسے چڑھوں کہ اس کا سرا تو آسمان میں ہے۔ آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا اور میں نے دیکھا کہ میں اس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں۔ پھر اس شخص نے ستون کو مارا تو وہ گر پڑا اور میں صبح تک اسی حلقہ میں لٹکتا رہا (اس وجہ سے کہ اترنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا)۔ کہتے ہیں پس میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر اپنا خواب بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں، وہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور جو راہیں دائیں طرف دیکھیں، وہ دائیں طرف والوں کی راہیں ہیں۔ اور وہ پہاڑ شہیدوں کا مقام ہے، تو وہاں تک نہ پہنچ سکے گا اور ستون، اسلام کا ستون ہے اور حلقہ، اسلام کا حلقہ ہے اور تو مرتے دم تک اسلام پر قائم رہے گا۔ (اور جب اسلام پر خاتمہ ہو تو جنت کا یقین ہے، اس وجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہیں)۔

۱۶۹۹ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَبَعَثَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مِنْ سَرَّةٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا تَبْعَثُهُ فَلَا عَلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجْتُكَ يَا ابْنَ أَحْمِي؟ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مِنْ سَرَّةٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَأَعَجَبَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأَحَدُكَ مِمَّ قَالُوا ذَلِكَ إِنِّي بَيِّنَا أَنَا نَامِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَآخِذْ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ فَبِذَا أَنَا بِجَوَادٍ عَنِ شِمَالِي قَالَ فَآخَذْتُ لِأَخِذَ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَأْخِذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشَّمَالِ قَالَ فَبِذَا جَوَادٌ مِنْهُجٍ عَلَى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هَاهُنَا فَأَتَى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِي اصْعَدْ قَالَ فَبَعَثْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ اصْعَدَ خَرَزْتُ عَلَى اسْتِي قَالَ حَتَّى فَعَلْتُ ذَلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ بِي حَتَّى أَتَى بِي عَمُودًا رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ؟ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِي أَغْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِي اصْعَدْ فَوْقَ هَذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اصْعَدُ هَذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَآخِذْ بِيَدِي فَارْجُلِي بِي قَالَ فَبِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ قَالَ وَتَقَبَّتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ فَاتَّبَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَكَبَّرْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشَّمَالِ قَالَ وَأَمَا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَكِنْ تَنَالَهُ وَأَمَا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهَا حَتَّى تَمُوتَ *

باب: سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1700: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس وقت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ سامنے رکھا تھا، کہ ان کے واسطے پروردگار کا عرش جھوم گیا۔

1701: سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا اتھہ آیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس کو چھونے لگے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کی نرمی سے تعجب کرتے ہو؟ البتہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ نرم ہیں۔

باب: سیدنا ابوطولحہ انصاری اور ان کی زوجہ امّ سلیم رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان۔

1703: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوطولحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا جو سیدہ امّ سلیم رضی اللہ عنہا کے لطن سے تھا، فوت ہو گیا۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب تک میں خود نہ کہوں ابوطولحہ کو ان کے بیٹے کی خبر نہ کرنا۔ آخر سیدنا ابوطولحہ رضی اللہ عنہ آئے تو سیدہ امّ سلیم شام کا کھانا سامنے لائیں۔ انہوں نے کھایا اور پیا پھر امّ سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے لئے اچھی طرح بنا دیا اور دستکھار کیا یہاں تک کہ انہوں نے ان سے جماع کیا۔ جب امّ سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہو چکے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر چکے تو اس وقت انہوں نے کہا کہ اے ابوطولحہ! اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو مانگے پر دیں، پھر اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اس کو روک سکتے ہیں؟ سیدنا ابوطولحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں روک سکتے۔ سیدہ امّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اپنے بیٹے کے عوض اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھو! کیونکہ بیٹا تو فوت ہو چکا تھا۔ یہ سن کر ابوطولحہ غصے ہوئے اور کہنے لگے کہ تم نے مجھے چھوڑے رکھا یہاں تک کہ میں تمہارے ساتھ آلودہ ہوا (یعنی جماع کیا) تو اب مجھے بیٹے کے متعلق خبر دے رہی ہو۔ وہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری گزری ہوئی رات میں تمہیں برکت دے۔ امّ سلیم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں۔ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے امّ سلیم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے مدینہ میں تشریف لاتے تو رات کو مدینہ میں داخل نہ ہوتے جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچتے تو امّ سلیم کو دروازہ شروع ہوا اور ابوطولحہ ان کے پاس ٹھہرے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ ابوطولحہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار! تو جانتا ہے کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب تیرا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو ساتھ میں بھی نکلوں

باب فی فضل سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۰۰ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحسارۃ سعد بن معاذ بین یدیهما اھتر لها عرش الرحمن *
۱۷۰۱ عن البراء رضی اللہ عنہ قال اھدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلۃ حریر فجعل اصحابہ یلمسونہا ویعجبون من لینہا فقال ائعجبون من لین ہذہ؟ لمتادیل سعد بن معاذ فی الجنۃ خیر منها والین *

باب فی فضائل امی طلحۃ الانصاری وامراتہ امّ سلیم رضی اللہ عنہما

۱۷۰۳ عن انس رضی اللہ عنہ قال مات ابن لابی طلحۃ من امّ سلیم فقالت لاهلہا لا تحذثوا ابا طلحۃ بانیہ حتی اکون انا احدثہ قال فجاء فقربت الیہ عشاء فاکل وشرب فقال ثم تصغت لہ احسن ما کان تصنع قبل ذلک فوقع بہا فلما رأت اللہ قد شبع واصاب منها قالت یا ابا طلحۃ ارایت لوان قوما اعاروا عاریتہم اهل بیت فطلبوا عاریتہم الہم ان یمضوہم؟ قال لا قالت فاحتسب ایتک قال فلقب وقال توحنی حتی لطلخت ثم اخبرنی بانیہ؟ فانطلق حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما کان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باریک لکمما فی غایر لیتکمما قال فحملت قال لکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر وہی معہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا اتی المدینۃ من سفر لا یطرقہا طروقاً فذنوا من المدینۃ فصر بہا المخاض فاحتسب علیہا ابو طلحۃ وانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول ابو طلحۃ ائک لتعلم یا رب انه یعجبنی ان اخرج مع رسولک إذا خرج وادخل معہ إذا دخل وقد احتسبت بما تری قال تقول امّ سلیم یا

اور جب مدینہ میں واپس داخل ہو تو میں بھی ساتھ داخل ہوں، لیکن تو جانتا ہے میں جس وجہ سے رک گیا ہوں۔ اُمّ سلیم نے کہا کہ اے ابو طلحہ! اب میرے ویسا درو نہیں ہے جیسے پہلے تھا تو چلو۔ ہم چلے جب دونوں مدینہ میں آئے تو پھر اُمّ سلیم کو درد شروع ہوا اور انہوں نے ایک لڑکے کو جنم دیا۔ میری ماں نے کہا کہ اے انس! اس کو کوئی اس وقت تک دودھ نہ پلائے جب تک تو صبح کو اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ لے جائے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے بچہ کو اٹھایا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا میں آپ کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں اونٹوں کے داغنے کا آلہ ہے۔ آپ ﷺ نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا کہ شاید اُمّ سلیم نے لڑکے کو جنم دیا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ آپ ﷺ نے وہ آلہ ہاتھ مبارک سے رکھ دیا اور میں بچہ کو لاکر آپ ﷺ کی گود میں بٹھا دیا۔ آپ ﷺ نے عجب کھجور مدینہ کی منگوائی اور اپنے منہ مبارک میں چبائی، جب وہ گل گئی تو بچہ کے منہ میں ڈال دی پچاس کو چوسنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو انصار کو کھجور سے کیسی محبت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

باب: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1703: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چار شخصوں نے قرآن کو جمع کیا اور وہ چاروں انصاری تھے۔ سیدنا معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہ۔ قتادہ نے کہا کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابو زید کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرے چچاؤں میں سے ایک تھے۔

باب: سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1704: سیدنا عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں، میرا بھائی انیس اور ہماری ماں تینوں اپنی قوم غفار میں سے نکلے جو حرام مینے کو بھی حلال سمجھتے تھے۔ پس ہم اپنے ایک ماموں کے پاس اترے۔ اس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی تو اس کی قوم نے ہم سے حد کیا اور (ہمارے ماموں سے) کہنے لگے کہ جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو انیس تیری بی بی کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ وہ ہمارے پاس آیا اور اس نے یہ بابت (حماقت سے) مشہور کر دی۔ میں نے کہا کہ تو نے ہمارے ساتھ جو حاصل کیا تھا وہ بھی خراب ہو گیا ہے، اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ آخر ہم اپنے اونٹوں کے پاس گئے اور اپنا اسباب لا دیا اور ہمارے ماموں نے اپنا کپڑا اونٹھ کر دیا اور شروع کر دیا۔ ہم چلے، یہاں تک کہ مکہ کے سامنے اترے۔ انیس نے ہمارے

أَبَا طَلْحَةَ مَا أَحَدُ الَّذِي كُنْتُ أَحَدَ الطَّلِقِ فَانْطَلَقْنَا قَالَ وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِي أُمِّي يَا أُنْسُ لَا يُرِضُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَعْدُو بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِسْمٌ فَلَمَّا رَأَى قَالَ لَعَلَّ أُمَّ سَلِيمٍ وَلَدَتْ فَلَنْ نَعَمَ فَوَضَعَ الْمِسْمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَجْوَةَ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلَاكَهَا فِي يَدِهِ حَتَّى ذَابَتْ ثُمَّ لَدَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَعَمَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انظُرُوا إِلَى حُبِّ الْأَنْصَارِ التَّمَرُ قَالَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ

باب فِي فَضْلِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

١٧٠٣ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ) وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ مِنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ أَحَدٌ عُمُومَتِي *

باب فِي فَضْلِ أَبِي زَرِّ الْغَفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

١٧٠٤ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غَفَارٍ وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَخِي أَنَسٌ وَأَمْنَا فَنَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَنَا فَكْرَمْنَا خَالَنَا وَأَحْسَنَ إِلَيْنَا فَعَسَدْنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا إِلَيْكَ إِذَا خَرَجْتَ عَنْ أَهْلِكَ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أَنَسٌ فَجَاءَ خَالَنَا فَنَا عَلَيْنَا الَّذِي قِيلَ لَكَ فَقُلْتُ أَمَا مَا مَضَى مِنْ مَعْرُوفِكَ لَقَدْ كَذَّبْتَهُ وَلَا جَمَاعَ لَكَ لِيَمَّا بَعْدَ فَقَرَّتْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطَّى خَالَنَا نَوْبَهُ فَعَمَلَ بَيْنِي فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا

انہوں کے ساتھ اتنے ہی اور کی شرط لگائی۔ پھر دونوں کاہن کے پاس گئے تو کاہن نے انہیں کو کہا کہ یہ بہتر ہے۔ پس انہیں ہمارے پاس سارے اونٹ اور اتنے ہی اور اونٹ لایا۔ ابوزر نے کہا کہ اے میرے بھائی کے بیٹے! میں نے کہا رسول اللہ ﷺ کی ملاقات سے پہلے تین برس پہلے نماز پڑھی ہے۔ میں نے کہا کہ کس کے لئے پڑھے تھے؟ سیدنا ابوزر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے۔ میں نے کہا کہ کدھر مدہ کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ادھر مدہ کرتا تھا جہر اللہ تعالیٰ حرام نہ کر دیتا تھا۔ میں رات کے آخر حصہ میں عشاء کی نماز پڑھتا اور سورج طلوع ہونے تک کبیل کی طرح پڑھتا تھا۔ انہیں نے کہا کہ مجھے مکہ میں کام ہے، تم یہاں رہو میں جاتا ہوں۔ وہ گیا اور اس نے آنے میں دیر کی۔ پھر آیا تو میں نے کہا کہ تو نے کیا کیا؟ وہ بولا کہ میں مکہ میں ایک شخص سے ملا جو تیرے دین پر ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھیجا ہے۔ میں نے کہا کہ لوگ اسے کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ لوگ اس کو شاعر، کاہن اور جادوگر کہتے ہیں۔ اور انہیں خود بھی شاعر تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے کاہنوں کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاہنوں کا کلام نہیں ہے اور میں نے اس کا کلام شعر کے تمام بحر وں پر رکھا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد شعر کی طرح نہ بڑے گا۔ اللہ کی قسم وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں۔ میں نے کہا کہ تم یہاں رہو میں اس شخص کو جا کر دیکھتا ہوں۔ پھر میں مکہ میں آیا تو میں نے ایک ناواں شخص کو مکہ والوں میں سے چھاننا (اس لئے کہ طلاق و شخص شاید مجھے کوئی تکلیف پہنچائے)۔ اور اس سے پوچھا کہ وہ شخص کہاں ہے جس کو تم صابی (بے دین) کہتے ہو؟ اس نے میری طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ صابی ہے (جب تو صابی کا پوچھتا ہے) یہ سن کر تمام وادی والوں نے ڈھیلے اور ہڈیاں لے کر مجھ پر حملہ کر دیا، یہاں تک کہ میں بیہوش ہو کر گر پڑا۔ جب میں ہوش میں آ کر اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ گویا میں لالہ بت ہوں (یعنی سر سے پیر تک خون سے سرخ ہوں)۔ پھر میں زحرم کے پاس آیا اور میں نے سب خون دھویا اور زحرم کا پانی پیا۔ پس اے میرے بھتیجے! میں وہاں تیس راتیں یا تیس دن رہا اور میرے پاس سوائے زحرم کے پانی کے کوئی کھانا نہ تھا (جب بھوک لگتی تو میں اسی کو پیتا)۔ پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی بیس (موٹاپے سے) جھک گئیں اور میں نے اپنے کلیجے میں بھوک کی ناتوانی نہیں پائی۔ ایک بار مکہ والے چاندنی رات میں سو گئے کہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کوئی نہ کرتا تھا، صرف دو عورتیں اسراف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں (اسراف اور نائلہ مکہ میں دو بیت تھے اسراف مرد تھا اور نائلہ عورت تھی اور کفار کا یہ اعتقاد تھا کہ ان دونوں نے وہاں زنا کیا تھا، اس وجہ سے صبح ہو کر بت ہو گئے تھے)۔ وہ

بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَافَرَّ أَنَسٌ عَنْ صِرْمِنَا وَعَنِ مَيْلَهَا فَأَبَا الْكَاهِنِ فَخَبِرَ أَنَسًا فَأَتَانَا أَنَسٌ بِصِرْمِنَا وَمَيْلَهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ أَخِي قَبْلَ أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِينَ قُلْتُ لِمَنْ؟ قَالَ لِلَّهِ قُلْتُ فَأَيْنَ تَوَجَّهَ؟ قَالَ أَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوجَّهِي رَبِّي عُرُوجُ جَلِ أَصْلِي عِشَاءً حَتَّى إِذَا كَسَلَنِي مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ أَلْبَيْتِ كَأَلْبِي حِضَاءً حَتَّى تَغْلُبَنِي الشَّمْسُ فَقَالَ أَنَسٌ إِنْ لِي حَاجَةٌ بِمَكَّةَ فَأَخْبَنِي فَأَلْطَقَ أَنَسٌ حَتَّى أَتَى مَكَّةَ فَوَارَتْ عَلَيَّ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَبَيْتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلَى دِينِكَ يُزْعِمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ قُلْتُ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ؟ قَالَ يَقُولُونَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ أَنَسٌ أَحَدَ الشُّعْرَاءِ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَاهِنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَاءِ الشُّعْرَاءِ فَمَا يَلْتَمِسُ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ بَعْدِي أَلَّهُ شِعْرًا وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِلَهُمْ لَكَادِبُونَ قَالَ قُلْتُ فَأَخْبَنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأَلْطَقَ قَالَ فَأَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ قُلْتُ أَيْنَ هَذَا الَّذِي تَدْعُوهُ الصَّابِي؟ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِي فَقَالَ عَلَيَّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَسْرَدَةٍ وَعَظِيمٍ حَتَّى حَزَرْتُ مَعْشَرًا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعَتْ كَأَلْبِي نُصِبَ أَحْمَرٌ قَالُوا فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَسَلَّتُ عَلَيَّ الدَّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَقَدْ لَبَيْتُ يَا ابْنَ أَخِي ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَيَوْمَ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِعْتُ حَتَّى تَكْثُرَتْ عَيْنُ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَيَّ كَيْدِي سَخْفَةً جُوعٍ قَالَ قَبَيْتُ أَهْلَ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ فَشُرَاءَ إِضْحِيانٍ إِذْ ضُرِبَ عَلَيَّ أَسْمَحِيهِمْ فَصَدَّ يَطُوفَ بِأَبْنَيْتِ أَحَدٍ وَأَمْرًا تَلِدُ مِنْهُمْ

طواف کرتی کرتی میرے سامنے آئیں۔ میں نے کہا کہ ایک کا نواح دوسرے سے کروو (یعنی اساف کا ناکہ سے)۔ یہ سن کر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں۔ پھر میں نے صاف کہہ دیا کہ ان کے فلاں میں لکڑی (یعنی یہ ٹکس اساف اور ناکہ کی پریش کی وجہ سے) اور میں نے کنایہ نہ کیا (یعنی کتابیہ اشارہ میں میں نے گالی نہیں دی بلکہ ان مردود عورتوں کو غصہ دلانے کے لئے اساف اور ناکہ کو کھلم کھلا گالی دی، جو اللہ تعالیٰ کے گھر میں اللہ کو چھوڑ کر اساف اور ناکہ کو پکارتی تھیں) یہ سن کر وہ دونوں عورتیں چلاتی اور کہتی ہوئی طیس کہ کاش اس وقت ہمارے لوگوں میں سے کوئی ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا)۔ راہ میں ان عورتوں کو رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہما ملے اور وہ پہاڑ سے اتر رہے تھے۔ انہوں نے عورتوں سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ وہ بولیں کہ ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس صابی نے کیا کہا؟ وہ بولیں کہ ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے (یعنی اس کو زبان سے نہیں نکال سکتیں)۔ اور رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، یہاں تک حجر اسود کو بوسہ دیا اور اپنے ساتھی کے ساتھ طواف کیا اور نماز پڑھی۔ جب نماز پڑھ چکے تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اول میں نے ہی سلام کی سنت ادا کی اور کہا کہ السلام علیکم یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ ولیک ورحمۃ اللہ۔ پھر پوچھا کہ تو کون ہے؟ میں نے کہا کہ غفار کا ایک شخص ہوں۔ آپ ﷺ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں (جیسے کوئی ذکر کرتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید آپ ﷺ کو یہ کہنا برا معلوم ہوا کہ میں (قبیلہ) غفار میں سے ہوں۔ میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑنے کو لپکا لیکن آپ ﷺ کے ساتھی (سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے جو مجھ سے زیادہ آپ ﷺ کا حال جانتے تھے مجھے روکا، پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ تو یہاں کب آیا؟ میں نے عرض کیا میں یہاں تیس رات یا دن سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے کھانا کون کھلاتا ہے؟ میں نے کہا کہ کھانا وغیرہ کچھ نہیں سوائے زحرم کے پانی کے۔ پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بٹ مز گئے اور میں اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ زحرم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے اور کھانے کی طرح پیٹ بھرتا ہے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آج کی رات اس کو کھلانے کی اجازت مجھے دیجئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ چلے اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی میں بھی ان دونوں کے ساتھ چلا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک دروازہ کھولا اور اس میں سے طائف کی سوگی ہوئی کشش نکالیں، یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا۔ پھر میں رہا جب تک کہ رہا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ

تذغوان إسافاً وتائللاً قال فأتتا علي فسي طوافهما فقلت ألكما أحدهما الأخرى قال فما تناهتا عن قولهما قال فأتتا علي فقلت هن مفل الخبيبة غير أني لا أخبي فأنطلقتا نونولان ونقولان نسو كنان هاهنا أحد من أنفارتا قال فاستقبلهما رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وهما هابطان قال ما لكما؟ فأتتا الصابئ بين الكعبة وأستارها قال ما قال لكما؟ فأتتا إله قال لنا كلمة تضلأ الفم وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى استلم الحجر وطاف بالبيت هو وصاحبه ثم صلى فلما قضى صلاته قال أبو ذر فكننت أنا أول من حياه بتحية الإسلام قال فقلت السلام عليك يا رسول الله فقال وعليك ورحمة الله ثم قال من أنت؟ قال قلت من غفار قال فأهوى بيده فوضع أصابعه على جبهته فقلت في نفسي كرهه أن التمتت إلى غفار فذهبت أخذ بيده فقد عني صاحبه وكان أعلم به متى لم رفع رأسه ثم قال متى كنت هاهنا؟ قال قلت قد كنت هاهنا منذ ثلاثين بين ليلة ويوم قال فمن كان يطعمك؟ قال قلت ما كان لي طعام إلا ماء زمزم فسمنت حتى تكسرت عنك بطني وما أجد على كبدي سخفة جوع قال إله مباركة إلهها طعام طعم فقال أبو بكر يا رسول الله انذن لي لي طعامه الليلة فأنطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وأنطلقت معهما ففتح أبو بكر بابا فجعل يقبض لنا من زيب الطائف وكان ذلك أول طعام أكلته بها ثم عبرت ما عبرت ثم أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إله قد وجهت لسي

کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایک کھجور والی زمین دکھلائی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ زمین یثرب کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ (یثرب مدینہ کا نام تھا)، پس تو میری طرف سے اپنی قوم کو دین کی دعوت دے، شاید اللہ تعالیٰ ان کو تیری وجہ سے نفع دے اور تجھے ثواب دے۔ میں انیس کے پاس آیا تو اس نے پوچھا کہ تو نے کیا کیا؟ میں نے کہا کہ میں اسلام لایا اور میں نے آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی۔ وہ بولا کہ تمہارے دین سے مجھے بھی نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لایا اور میں نے آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی۔ پھر ہم دونوں اپنی ماں کے پاس آئے وہ بولی کہ مجھے بھی تم دونوں کے دین سے نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لائی اور میں نے تصدیق کی۔ پھر ہم نے اونٹوں پر اسباب لاداء، یہاں تک کہ ہم اپنی قوم غفاری میں پہنچے۔ آدمی قوم تو مسلمان ہو گئی اور ان کا امام ایماء بن رخصہ غفاری تھا وہ ان کا سردار بھی تھا۔ اور آدمی قوم نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان ہوں گے، پھر رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور آدمی قوم جو باقی تھی وہ بھی مسلمان ہو گئی اور (قبیلہ) اسلم کے لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم بھی اپنے غفاری بھائیوں کی طرح مسلمان ہوتے ہیں تو وہ بھی مسلمان ہو گئے تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غفار کو اللہ نے بخش دیا اور اسلم کو اللہ تعالیٰ نے (قتل اور قید سے) بچا دیا۔

1705: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مکہ میں مبعوث ہونے کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ سوار ہو کر اس وادی کو جا اور اس شخص کو دیکھ کر آ جو کہتا ہے مجھے آسمان سے خبر آتی ہے، ان کی بات سن پھر میرے پاس آ۔ وہ روانہ ہوا، یہاں تک کہ مکہ میں آیا اور آپ ﷺ کا کلام سنا، پھر سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹ کر گیا اور بولا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا، وہ اچھی خصلتوں کا حکم کرتا ہے اور ایک کلام سنانا ہے جو شعر نہیں ہے۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اس سے تسلی نہیں ہوئی۔ پھر انہوں نے خود زاوراہ لیا اور پانی کی ایک مشک لی یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ وہاں رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈا اور وہ آپ ﷺ کو پہچانتے نہ تھے اور انہوں نے پوچھنا بھی مناسب نہ جانا، یہاں تک کہ رات ہو گئی اور وہ لیٹ رہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے پھر ان کے پیچھے گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہیں کی یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر وہ اپنا گوشہ اور مشک مسجد میں اٹھالاے اور سارا دن وہاں رہے اور رسول اللہ ﷺ کو شام تک نہ دیکھا۔ پھر وہ اپنے سونے کی جگہ میں چلے

أَرْضَ ذَاتِ نَخْلٍ لَا أَرَاهَا إِلَّا يَثْرَبَ فَهَلْ أَلْتِ مَبْلَغَ عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْخُذَكَ فِيهِمْ؟ فَأَتَيْتُ أُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتُ؟ قُلْتُ صَنَعْتُ أَيُّ قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةً عَنْ دِينِكَ فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَأَتَيْتَا أُمَّتًا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةً عَنْ دِينِكُمَا فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْتَا قَوْمَنَا غَفَارًا فَأَسْلَمَ نَصْفُهُمْ وَكَانَ بَوْمُهُمْ أَيْمَاءُ بْنُ رَحْصَةَ الْغَفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ نَصْفُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَسْلَمَ نَصْفُهُمْ الْبَاقِي وَجَاءَتْ أَسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِخْوَانُنَا نُسَلِّمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَاسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَارُ غَفَرِ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ

۱۷۰۵ عن ابن عباس رضي الله عنه قال لما بلغ أبا ذر مبعث النبي صلى الله عليه وسلم بمكة قال لأخيه أنيس اركب إلى هذا الوادي فأعلم لي علم هذا الرجل الذي يزعم أنه يأتيه الخبر من السماء فاستمع من قوله ثم انبني فاطلق الآخر حتى قدم مكة وسمع من قوله ثم رجع إلى أبي ذر فقال رأيت ما يأمر بمكارم الأخلاق وكلاما ما هو بالشعر فقال ما شفيتني فيما أردت فتزود وحمل شئاً له فيها ماء حتى قدم مكة فأتى المسجد فالتمس النبي صلى الله عليه وسلم ولا يعرفه وكره أن يسأل عنه حتى أذركه يعني الليل فاضطجع فراه علي رضي الله عنه فعرف أنه غريب فلما رآه تبعه فلم يسأل واحداً منهما صاحبه عن شيء حتى أصبح ثم احتمل قريته وزأده إلى المسجد فظل ذلك اليوم

گئے۔ وہاں سے سیدنا علیؑ گزرے اور کہا کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اس شخص کو اپنا ٹھکانہ معلوم ہو۔ پھر ان کو کھڑا کیا اور ان کو ساتھ لے گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہ کی۔ پھر تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ اور سیدنا علیؑ نے ان کو اپنے ساتھ کھڑا کیا، پھر کہا کہ تم مجھ سے وہ بات کیوں نہیں کہتے جس کے لئے تم اس شہر میں آئے ہو؟ سیدنا ابوذرؓ نے کہا کہ اگر تم مجھ سے عہد اور وعدہ کرتے ہو کہ راہ تیار آگے تو میں بتاتا ہوں۔ سیدنا علیؑ نے وعدہ کیا تو انہوں نے بتایا۔ سیدنا علیؑ نے کہا کہ وہ شخص سچے ہیں اور وہ بیشک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تم صبح کو میرے ساتھ چلنا، اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا ڈر ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پانی بہاتا ہے (یعنی پیشاب کا بہا نہ کروں گا) اور اگر چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آنا۔ جہاں میں گھسوں وہاں تم بھی گھس آنا۔ سیدنا ابوذرؓ نے ایسا ہی کیا اور ان کے پیچھے پیچھے چلے یہاں تک کہ سیدنا علیؑ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور سیدنا ابوذرؓ نے بھی ان کے ساتھ پہنچے۔ پھر سیدنا ابوذرؓ نے آپ ﷺ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جا اور ان کو دین کی خبر کہ یہاں تک کہ میرا حکم تجھے پہنچے۔ سیدنا ابوذرؓ نے کہا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں تو یہ بات (یعنی دین قبول کرنے کی) مکہ والوں کو پکار کر سنا دوں گا۔ پھر سیدنا ابوذرؓ نکل کر مسجد میں آئے اور چلا کر بولے کہ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں“۔ لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور ان کو مارتے مارتے لٹا دیا۔ سیدنا عباسؓ نے وہاں آئے اور سیدنا ابوذرؓ پر بھگے اور لوگوں سے کہا کہ تمہاری خرابی ہو، تم نہیں جانتے کہ یہ شخص (قوم) غفار کا ہے اور تمہارا سوداگری کا راستہ شام کی طرف (قوم) غفار کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کر دیں گے)۔ پھر سیدنا ابوذرؓ کو ان لوگوں سے چھڑا لیا۔ سیدنا ابوذرؓ نے دوسرے دن پھر ویسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا اور سیدنا عباسؓ آئے اور انہیں چھڑا لیا۔

باب: سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ کی فضیلت کا بیان۔

1706: سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا اور آپ ﷺ اس وقت مکہ اور مدینہ کے درمیان (مقام) بھرانہ میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ سیدنا بلالؓ تھے پس رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے ساتھ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خوش ہو جا۔ وہ بولا کہ آپ بہت فرماتے ہیں

وَلَا يَزِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَنَى لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَا يَسْأَلُ وَاحِدًا مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ النَّالِثِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقَامَهُ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ هَذَا الْبَلَدَ؟ قَالَ إِنْ أُعْطِيَ عَهْدًا وَمِثَاقًا لَتَرُدَّتْني فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ فَمَتَّى كَأَنِّي أَرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَمَا تَطْلُقُ بِقَفْوِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُصْرَخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانِهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتَارَ الْقَوْمَ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَصْحَبُوهُ وَأَتَى الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَكْبَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَتِلْكَمُ الَّذِينَ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غَفَّارٍ وَأَنْ طَرِيقَ تِجَارَتِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ؟ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ بِمِطْلِحِهَا وَتَارُوا إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ فَأَكْبَ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَأَنْقَذَهُ

باب فی فضل ابی موسیٰ اشعریؓ رضی اللہ عنہ

۱۷۰۶ عن ابی موسیٰ اشعریؓ رضی اللہ عنہ قال کنت عند النبی ﷺ وهو نازل بالجعرانة بین مکة والمدینة ومعه بلال فاتی رسول اللہ ﷺ علیه وسلم رجل اعرابی فقال ألا تنجز لی یا محمد ما وعدتني؟ فقال له رسول اللہ ﷺ أبشر فقال له

کہ خوش ہو جا۔ پھر آپ ﷺ سیدنا ابوموسیٰ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہما کی طرف غصے کی حالت میں متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس نے خوشخبری کو رد کیا اور تم قبول کرو۔ دونوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم نے قبول کیا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوا لیا اور دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے اور اس میں لعاب دہن ڈال کر دونوں سے کہا کہ اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور سینے پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ۔ ان دونوں نے پیالہ لے کر ایسا ہی کیا۔ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پردہ کی آڑ سے آواز دی کہ برتن میں سے اپنی ماں کے لئے بھی کچھ پانی بچالو۔ پس ان دونوں نے اس برتن میں کچھ پانی ان کے لئے بچا دیا۔

باب: سیدنا ابوموسیٰ اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان۔

1707: سیدنا ابو بردہ اپنے والد سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کہ جب رسول اللہ ﷺ حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو سیدنا ابو عامر رضی اللہ عنہ کو لنگر دے کر اوطاس پر بھیجا تو ان کا مقابلہ درید بن الصمد سے ہوا۔ پس درید بن الصمد قتل کر دیا گیا اور اس کے ساتھ والوں کو اللہ تعالیٰ نے شکست سے ہمسکار کر دیا۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے بھی رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا تھا۔ پھر بنی ہشم کے ایک شخص کا ایک تیز سیدنا ابو عامر رضی اللہ عنہ کو گھٹنے میں لگا اور وہ ان کے گھٹنے میں جم گیا۔ میں ان کے پاس گیا اور پوچھا کہ اے چچا! تمہیں یہ تیر کس نے مارا؟ انہوں نے کہا کہ اس شخص نے مجھے قتل کیا اور اسی شخص نے مجھے تیر مارا ہے۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس شخص کا پیچھا کیا اور اس سے جا ملا۔ اس نے جب مجھے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔

میں اس کے پیچھے ہوا اور میں نے کہنا شروع کیا کہ اے بے حیا! کیا تو عرب نہیں ہے؟ ٹھہرتا نہیں ہے؟ پس وہ رک گیا۔ پھر میرا اس کا مقابلہ ہوا، اس نے بھی وار کیا اور میں نے بھی وار کیا، آخر میں نے اس کو تلوار سے مار ڈالا۔ پھر لوٹ کر ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اللہ نے تمہارے قاتل کو قتل کر دیا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب یہ تیر نکال لے میں نے اس کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا شاید وہ تیر زہر آلود تھا)۔ ابو عامر نے کہا کہ اے میرے بیٹے! تو رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہنا کہ ابو عامر کی بخشش کی دعا کیجئے۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے لوگوں کا سردار کر دیا اور وہ تھوڑی دیر زندہ رہے، پھر فوت ہو گئے۔ جب میں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ ایک کونھری میں بان کے ایک پتنگ پر تھے جس پر فرشتہ تھا (صحیح روایت یہ ہے کہ فرشتہ تھا) اور بان کا نشان آپ ﷺ کی پیٹھ اور پہلوؤں پر بن گیا تھا۔ میں نے کہا کہ ابو عامر نے آپ ﷺ

الأعرابي أكثرت علي من أنبشرو فأقبل رسول الله ﷺ علي أبي موسى وبلال كهيئة الغضبان فقال إن هذا قد ردّ البشري فأقبلنا أنتما فقالا قبلنا يا رسول الله ثم دعا رسول الله ﷺ بقدر فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه ودمج فيه ثم قال اشربا منه وأفرغا علي وجوهكما وتحوركما وأنشرا فأخذنا القدر ففعلنا ما أمرهما به رسول الله ﷺ فتأذنتهما أم سلمة من وراء الستر أفضلا لأمكما مما في إناكنا فأفضلنا لها منه طائفة *

باب في فضل أبي موسى رضي الله عنه وأبي عامر الأشعري رضي الله عنه

١٧٠٧ عن أبي بردة عن أبيه قال لما فرغ النبي ﷺ صلى الله عليه وسلم من حنين بعث أبا عامر علي جيش إلى أوطاس فلقني ذرير بن الصمة فقتل ذرير وهزم الله أمة ابنه فقال أبو موسى وبعثني مع أبي عامر قال فرمي أبو عامر في ركنه رماه رجل من بني جشم بسهم فأنثته في ركنه فأنثت إليه فقلت يا عم من رماك؟ فأشار أبو عامر إلى أبي موسى فقال إن ذاك قاتلي تراه ذلك الذي رماني قال أبو موسى فقصدت له فاعتمدته فلدغته فلمّا رأيته ولي عني ذاهبا فأنثته وجعلت أقول له ألا تستحني ألسنت غريباً؟ ألا تثبت؟ فكفك فأنثت أنا وهو فاختلفنا أنا وهو ضربتين فضربته بالسيف فقتلته ثم رجعت إلى أبي عامر فقلت إن الله قد قتل صاحبك قال فأنزع هذا السهم فنزعته فنزاه منه الماء فقال يا ابن أخي انطلق إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأقرئه مني السلام وقل له يقول لك أبو عامر استغفر لي قال واستغفرتني أبو عامر علي الناس ومكث يسيراً ثم إنّه مات فلمّا رجعت إلى النبي صلى الله عليه وسلم دخلت عليه وهو في بيت علي سربير مرمّل وعليه فراش وقد أتر رسال السربير بظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم

سے یہ درخواست کی تھی کہ میرے لئے دعا کیجئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا کر وضو کیا، پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ اے اللہ! عبید ابوعامر کو بخش دے (عبید بن سلیم ان کا نام تھا) یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر فرمایا کہ اے اللہ! ابوعامر کو قیامت کے دن بہت سے لوگوں کا سردار کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اور میرے لئے بھی بخشش کی دعا فرمائیے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! عبد اللہ بن قیس کے گناہ بھی بخش دے اور قیامت کے دن اس کو عزت کے مکان میں لے جا۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دعا ابوعامر کے لئے کی اور ایک دعا ابو موسیٰ کے لئے کی۔ رضی اللہ عنہما۔

باب: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1708: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلاتا تھا اور وہ شرک تھی۔ ایک دن میں نے اس کو مسلمان ہونے کو کہا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں وہ بات سنائی جو مجھے ناگوار گزری۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس روتا ہوا آیا اور عرض کیا کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلاتا تھا وہ نہ مانتی تھی، آج اس نے آپ ﷺ کے حق میں مجھے وہ بات سنائی جو مجھے ناگوار ہے تو آپ ﷺ نے دعا کی کہ وہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دیدے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کر دے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی دعا سے خوش ہو کر نکلا۔ جب گھر پر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی۔ اور بولی کہ ذرا ٹھہرا۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتہ پہن کر جلدی سے اوزھنی اوزھنی، پھر دروازہ کھولا اور بولی کہ اے ابو ہریرہ! ”میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں“۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس خوشی سے روتا ہوا آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! خوش ہو جائیے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا قبول کی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کی تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی صفت کی اور بہتر بات کہی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے۔ اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! اپنے بندوں کی یعنی ابو ہریرہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے۔ پھر کوئی مومن ایسا

وَجَنَّتِيهٖ فَاخْتَرْتُهُ بَحْرِيْنَا وَخَيْرَ أَبِي عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَقْفِرُ لِي فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ حَتَّى رَأَيْتَ بِيَاضَ إِبْطِئِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْتَ أَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاسْتَقْفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بِنِ قَيْسِ ذَيْبَةَ وَأَذْخَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو بُرَيْدَةَ إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْآخَرَى لِأَبِي مُوسَى *

باب فِي فَضْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

١٧٠٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَذْغُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتَهَا يَوْمًا فَاسْمَعْتَنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَتُكِّرُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْبِكِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَذْغُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْتِي عَلَيَّ فَدَعَوْتَهَا الْيَوْمَ فَاسْمَعْتَنِي فَبِكَ مَا أَتُكِّرُهُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجَتْ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا جُنْتُ فَصَرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعْتُ أُمَّي خَشْفَ قَدَمِي فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ فَأَغْسَلْتُ وَلَبِستُ دَرْعَهَا وَعَجَلْتُ عَنْ حِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَنْبِكِي مِنَ الْفَرْحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْبَشِرُ قَدْ اسْتَجَابَ اللَّهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمَدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْغِ اللَّسَةَ أَنْ يُحِبَّنِي أَنَا وَأُمِّي إِلَى عِبَادَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحِبَّنَهُمْ إِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ حَبِّبْ عَيْنَكَ هَذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا خَلِقَ مُؤْمِنٌ يُسْمَعُ بِي

پیدا نہیں ہوا جس نے مجھے سنا ہو یا دیکھا ہو مگر اس نے مجھ سے محبت رکھی۔

1709: عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تم ابو ہریرہ پر تعجب نہیں کرتے؟ وہ آئے اور میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرنے لگے میں سن رہی تھی لیکن میں نقل پڑھ رہی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چل دیئے۔ اگر میں ان کو پاتی تو ان کا رد کرتی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس طرح سے جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔

ابن شہاب نے ابن مسیب سے کہا کہ چشک سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے بہت حدیثیں بیان کیں اور اللہ تعالیٰ جانچنے والا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار ابو ہریرہ کی طرح حدیثیں کیوں نہیں بیان کرتے؟ عنقریب میں تم سے اس کا سبب بیان کرتا ہوں۔ میرے انصاری بھائی جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت میں مشغول رہتے اور جو مہاجرین تھے، وہ بازار کے معاملوں میں اور میں اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا۔ پس میں حاضر ہوتا اور وہ غائب رہتے اور میں یاد رکھتا اور وہ بھول جاتے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ تم میں سے کون اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری حدیث سن کر پھر اس کو اپنے سینے سے لگائے تو جو بات سنے گا وہ نہ بھولے گا؟ میں نے اپنی چادر بچھا دی یہاں تک کہ آپ ﷺ حدیث سے فارغ ہوئے۔ پھر میں نے اس چادر کو سینے سے لگا لیا۔ اس دن سے میں کسی بات کو جو کہ آپ ﷺ نے بیان کی، نہیں بھولا اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو کہ قرآن مجید میں اتاری ہیں تو میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا کہ "جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے نشانیاں اتاریں اور ہدایت کی باتیں، تو ان پر لعنت ہے....." آخر تک۔

باب: سیدنا ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1710: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن تلوار پگڑی اور فرمایا کہ یہ مجھ سے کون لیتا ہے؟ لوگوں نے ہاتھ پھیلائے اور ہر ایک کہتا تھا کہ میں لوں گا میں لوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا حق کون ادا کرے گا؟ یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافروں کا غلبہ تھا) سیدنا سماک بن خرشہ ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس کا حق ادا کروں گا۔ پھر انہوں نے اس کو لے لیا اور شرکوں کے سر اس تلوار سے چیرے۔

باب: سیدنا ابوسفیان مخر بن حرب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1711: ابو زمیل کہتے ہیں کہ مجھ سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور کہا کہ مسلمان ابوسفیان کی طرف دھیان نہ کرتے تھے اور نہ اس کے ساتھ بیٹھتے

ولا يراني إلا أحسني *

۱۷۰۹ عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت ألا يعجبك أبو هريرة؟ جاء فجلس إلى جنب حجرتي يحدثني عن النبي صلى الله عليه وسلم بسمعي ذلك وكنت أسمع فقام قل أن أفضي سبحتي ولو أذركه لرددت عليه إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يسرد الحديث كسردكم * قال ابن شهاب وقال ابن المسيب إن أبا هريرة قال يقولون إن أبا هريرة قد أكثر والله الموعذ ويقولون ما بال المهاجرين والأنصار لا يتحدثون مثل أحاديثه؟ وسأخبركم عن ذلك إن إخواني من الأنصار كان يشغلهم عمل أرضهم وأما إخواني من المهاجرين فكان يشغلهم الصفق بالأسواق وكنت ألزم رسول الله ﷺ على ملء بطني فأشهد إذا غابوا وأحفظ إذا نسوا ولقد قال رسول الله ﷺ يوماً إنكم ينسط قوته فيأخذ من حديثي هذا ثم يجمعه إلى صدره فإنه لم ينس شيئاً سمعته فبسطت بودة علي حتى فرغ من حديثه ثم جمعها إلى صدري فما نسيت بعد ذلك اليوم شيئاً حدثني به ولولا آياتنا ألزهما الله في كتابه ما حدثت شيئاً أبداً (إن الذين يكتمون ما أنزلنا من الآيات والهدى) إلى آخر الآيتين *

باب في فضل أبي دجانة سماك بن خرشة رضي الله عنه

۱۷۱۰ عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ سيفاً يوم أحد فقال من يأخذ مني هذا؟ فسطوا أيديهم كل إنسان منهم يقول أنا أنا قال فمن يأخذه بحقه؟ قال فأحجم القوم فقال سماك بن خرشة أبو دجانة أنا أخذه بحقه قال فأخذه فلق به هام المشركين *

باب في فضل أبي سفيان صخر بن حرب رضي الله عنه

۱۷۱۱ عن أبي زميل قال حدثني ابن عباس رضي الله عنهما قال كان المسلمون لا ينظرون إلى أبي

تھے (کیونکہ ابوسفیان کئی مرتبہ نبی ﷺ سے لڑا تھا اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا)۔ ایک بار وہ رسول اللہ ﷺ سے بولا کہ اے نبی اللہ ﷺ! تین باتیں مجھے عطا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا۔ ابوسفیان نے کہا کہ میرے پاس وہ عورت ہے کہ تمام عربوں میں حسین اور خوبصورت ہے، اُمّ حبیبہ میری بیٹی، میں اس کا نکاح آپ ﷺ سے کر دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا۔ دوسری یہ کہ میرے بیٹے معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا منشی بنائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا۔ تیسرے مجھ کو کافروں سے لڑنے کا حکم دیجئے (جیسے اسلام سے پہلے) مسلمانوں سے لڑتا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا۔ ابوزمیل نے کہا کہ اگر وہ ان باتوں کا سوال آپ ﷺ سے نہ کرتے تو آپ ﷺ نہ دیتے اس لئے کہ (آپ ﷺ کی عادت تھی) کہ جب آپ سے کوئی سوال کیا جاتا تو آپ ﷺ ہاں ہی کرتے تھے۔

باب: سیدنا جلییب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1712: سیدنا ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک جہاد میں تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو (فتح کے ساتھ) مال غنیمت دیا۔ آپ ﷺ نے اپنے لوگوں سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی غائب تو نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں فلاں فلاں شخص غائب ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ کوئی اور تو غائب نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ فلاں فلاں شخص غائب ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اور تو کوئی غائب نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں جلییب رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھتا۔ لوگوں نے ان کو مردوں میں ڈھونڈا تو ان کی لاش سات لاشوں کے پاس پائی گئی جن کو سیدنا جلییب نے مارا تھا۔ وہ سات کو مار کر شہید ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور وہاں کھڑے ہو کر پھر فرمایا کہ اس نے سات آدمیوں کو مارا، اس کے بعد خود مارا گیا۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ ﷺ کے ہاتھ ہی اس کی چارپائی تھے۔ اس کے بعد قبر کھدوا کر اس میں رکھ دیا۔ اور راوی نے غسل کا بیان نہیں کیا۔

باب: سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1713: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے (معلوم ہوا کہ اشعار جو اسلام کی تعریف اور کافروں کی برائی یا جہاد کی ترغیب میں ہو مسجد میں پڑھنا درست ہے)۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف (غصہ سے) دیکھا۔ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو مسجد میں (اس وقت بھی) شعر پڑھتا

سُفْيَانٌ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ثَلَاثَ أُعْطِيَهُنَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَرَزَوْجُكُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَعَاوِيَةَ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَثَوْرُنِي حَتَّى أَقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أَقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو زَمِيلٍ وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُعْطَاهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ نَعَمْ *

باب فِي فَضْلِ جَلِيبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

١٧١٢ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَغْرَبِي لَهُ قَفَاءُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ تَفْقَدُونَ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقَدُونَ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقَدُونَ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالُوا لَا قَالَ لَكُنِّي أَفْقَدُ جَلِيبًا فَاطْلُبُوهُ فَطَلَبُوا فِي الْقَتْلِ فَوَجَدُوهُ إِلَى جَنْبِ سَبْعَةِ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةَ ثُمَّ قَتَلُوهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهُ عَلَى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَفَرَ لَهُ وَوَضَعَ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا *

باب فِي فَضْلِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

١٧١٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشُّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَنْشِدُ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ انْفَتَتْ إِلَيَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ

تھا جب تم سے بہتر شخص (یعنی نبی ﷺ) موجود تھے۔ پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اے حسان! میری طرف سے جواب دے، اسے اللہ اس کی روح القدس (جبریل علیہ السلام) سے مدد کر۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے یا اللہ تو جانتا ہے۔

1714: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ (کافروں کی) جو کرو اور جبریل تیرے ساتھ ہیں۔ (کسی کی برائی بیان کرنے کو بھوکتے ہیں)۔

1715: مسروق کہتے ہیں کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو ان کے پاس سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیٹھے اپنی غزل میں سے ایک شعر سنارہے تھے جو چند بیٹوں کی انہوں نے کہی تھی۔ وہ شعر یہ ہے کہ: ”پاک ہیں اور عقل والی ان یہ کچھ تہمت نہیں۔ صبح کو اٹھتی ہیں بھوکی عاتلوں کے گوشت سے“ (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ غیبت کرنا گویا اس کا گوشت کھانا ہے)۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا حسان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لیکن تو ایسا نہیں ہے (یعنی تو لوگوں کی غیبت کرتا ہے)۔ مسروق نے کہا کہ میں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ حسان رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شان میں فرمایا ہے کہ ”وہ شخص جس نے ان میں سے بڑی بات (یعنی اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے) کا بیڑا اٹھایا اس کے واسطے بڑا عذاب ہے۔ (حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں شریک تھے جنہوں نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو حد لگائی) اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا کہ وہ ناپیتا ہو گیا ہے اور کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کافروں کی جو بدی کرتا تھا یا جو کرتا تھا۔ (اس لئے اس کو اپنے پاس آنے کی اجازت دیتی ہوں)۔

1716: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کی جو کرو کیونکہ جو ان کو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ ناگوار ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کو سیدنا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ قریش کی جو کرو۔ انہوں نے بھوکے لیکن آپ ﷺ کو پسند نہ آئی۔ پھر سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ پھر سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ جب سیدنا حسان آپ ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ تم پر وہ وقت آ گیا کہ تم نے اس شیر کو بلا بھیجا جو اپنی دم سے مارتا ہے (یعنی اپنی زبان

أَشْذُكَ اللَّهُ أَسْمَعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيُّدُهُ بَرُوحُ الْقُدُسِ؟ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ *

۱۷۱۴ عَنْ الْبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ أَهْجَهُمْ أَوْ هَاجَهُمْ وَجَبْرِيْلُ مَعَكَ * ۱۷۱۵ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشِيبُ بَأَيِّاتٍ لَهُ فَقَالَ:

حَصَانُ رَزَانٌ مَا تَوْنُ بَرِيَّةٍ

وَتَصْبِحُ غَرْنِي مِنْ لُحُومِ الْعَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَكُنْتُ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ

فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذِنِينَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ

(وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ)

(النور: ۱۱)؟ فَقَالَتْ فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى

فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ يَنَافِحُ أَوْ يَهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۱۶ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ

عَلَيْهَا مِنْ رَشْقِي بِالْتَبْلِ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ

أَهْجَهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرِضْ فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ

مَالِكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ

قَالَ حَسَّانُ قَدْ آتَى لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ

سے لوگوں کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں۔ پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اس کو ہلانے لگے اور عرض کیا کہ تم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے میں کافروں کو اپنی زبان سے اس طرح پھاڑ دوں گا جیسے چمڑے کو پھاڑ ڈالتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے حسان! جلدی مت کر! کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب قریش ہی میں ہے، تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر دیں گے۔ پھر حسان سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، پھر اس کے بعد لوٹے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا ہے، تم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا، میں آپ ﷺ کو قریش میں سے ایسا نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ حسان سے فرماتے تھے کہ روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہیں گے جب تک تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے جواب دیتا رہے گا۔ اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ حسان نے قریش کی بھوکی تو مومنوں کے دلوں کو شفا دی اور کافروں کی عزتوں کو تباہ کر دیا۔ حسان نے کہا کہ

تو نے محمد ﷺ کی بُرائی کی تو میں نے اس کا جواب دیا اور اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔

تو نے محمد ﷺ کی بُرائی کی جو نیک اور پرہیزگار ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں اور وفاداری ان کی خصلت ہے۔

میرے باپ دادا اور میری آبرو محمد ﷺ کی آبرو بچانے کے لئے قربان ہیں۔

اگر کداء (مکہ کے دروازہ پر گھاٹی) کے دونوں جانب سے غبار اڑتا ہو نہ دیکھو تو میں اپنی جان کو کھوؤں۔

ایسی اونٹنیاں جو باگوں پر زور کریں گی اور اپنی قوت اور طاقت سے اوپر چڑھتی ہوئیں، انکے کندھوں پر وہ برچھے ہیں جو باریک ہیں یا خون کی پیاسی ہیں اور ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے، انکے منہ عورتیں اپنے دوپٹوں سے پونچھتی ہیں۔

اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔

نہیں تو اس دن کی مار کے لئے صبر کرو جس دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا

الضَّارِبِ بَدَنِهِ ثُمَّ أَذْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يَحْرُكُهُ فَقَالَ
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيْتَهُمْ بِلِسَانِي فَرِي الْأَدِيمِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ فَإِنْ
أَبَا بَكَرٍ أَغْلَمَ قَرِيْشٍ بِالسَّابِيَا وَإِنْ لِي فِيهِمْ نَسَبًا
حَتَّى يُلْخِصَ لَكَ نَسَبِي فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَخِصَ لِي نَسَبِكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ لَأَسْتَلْتُكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانٍ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ
مَا نَافَخْتَ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ
فَشَفِي وَاشْتَفَى قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتُ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ

وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَلِكَ الْجَزَاءِ

هَجَوْتُ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا

رَسُولَ اللَّهِ شَيْمَةَ الْوَفَاءِ

فَإِنْ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعَرَضِي

لِعَرَضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءِ

نَكَلْتُ بَيْتِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا

تُبْرُ التَّقَعِ مِنْ كَفْيِي كِدَاءِ

يُبَارِينِ الْأَعْنَةَ مُضْعَدَاتِ

عَلَى أَكْثَافِهَا الْأَسْلُ الظَّمَاءِ

تَطْلُ جِيَادُنَا مَتَمَطَّرَاتِ

تُلَطَّمُهُنَّ بِالْخُمْرِ النَّسَاءِ

فَإِنْ أَعْرَضْتُمُو عَنَّا اعْتَمَرْنَا

وَكَانَ الْفَتْحُ وَالْكَشْفُ الْعَطَاءِ

وَالْأَفَاصِرُ وَالضَّرَابُ يَوْمِ

عزت دے گا۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک لشکر تیار کیا ہے جو انصار کا لشکر ہے، جس کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک بندہ بھیجا جو حج کہتا ہے اس کی بات میں کچھ شبہ نہیں ہے۔

ہم تو ہر روز ایک نہ ایک تیاری میں ہیں، گالی گلوچ ہے کافروں سے یا لڑائی ہے یا کافروں کی جگو ہے۔

تم میں سے جو کوئی اللہ کے رسول ﷺ کی جگو کرے اور ان کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہیں۔

جبرائیل اللہ کے رسول، ہم میں ہیں اور روح القدس جن کا کوئی مثل نہیں ہے۔

باب: سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

1717: سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی اندر آنے سے نہیں روکا، اور مجھے کبھی نہیں دیکھا مگر آپ ﷺ اپنے چہرے پر مسکراہٹ لئے ہوئے ہوتے تھے (یعنی خندہ روئی اور کشادہ پیشانی سے ملتے تھے)۔

1718: سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا کہ اے

جریر! تو مجھے ذوالخلفہ سے آرام نہیں دیتا؟ اور ذوالخلفہ (قبیلہ) ختم کا ایک بت خانہ تھا اس کو کعبہ یمنی بھی کہتے تھے۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ڈیڑھ سو سوار لے کر وہاں گیا اور میں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا کہ اے اللہ اس کو بوجادے اور اس کو راہ دکھانے والا، راہ پایا ہوا کر دے۔ پھر سیدنا جریر رضی اللہ عنہ گئے اور ذوالخلفہ کو آگ سے جلا دیا۔ اس کے بعد ایک شخص جس کا نام ابوارطاة تھا خوشخبری کے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس روانہ کیا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہم ذوالخلفہ کو خارش اونٹ کی طرح چھوڑ کر آئے (خارش) اونٹ پر کالا روغن ملتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ بھی جل کر کالا ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے (قبیلہ) اہمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لئے پانچ متبہ برکت کی دعا کی۔

باب: اصحاب شجرہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان۔

1719: سیدہ ام مہشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس فرماتے تھے کہ ان شاء اللہ اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے گا۔ یعنی جن لوگوں نے

يُعِزُّ اللَّهُ فِيهِ مِنْ يَشَاءُ
وَقَالَ اللَّهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا

يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خِفَاءُ
وَقَالَ اللَّهُ قَدْ يَسَّرْتُ خَيْدًا

هُمُ الْأَنْصَارُ غَرَضْتُهَا اللَّفَاءُ
لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدَّ

سِيَابٍ أَوْ قِتَالٍ أَوْ هِجَاءُ
فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللَّهِ مِنْكُمْ

وَيَمْدُخُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ
وَجِبْرِيلَ رَسُولَ اللَّهِ فِينَا

وَرُوحَ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ
بَابُ فِي فَضْلِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ
١٧١٧ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا

رَأَيْتُهُ إِلَّا تَسَمَّ فِي وَجْهِهِ *

١٧١٨ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَرِيرُ لَا تُرِجِحْنِي

مِنْ ذِي الْخَلْفَةِ؟ بَيْتٌ لِيخْتَمُ كَانَ يُدْعَى كَقَبَةِ
الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَتَفَرَّتْ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارَسِ

وَكُنْتُ لَا أَتَيْتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي

فَقَالَ اللَّهُمَّ بِنْتُهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا قَالَ فَاَنْطَلَقَ
فَحَرَقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُسْرُوهُ يُكْتَبِي أُنَا أَرْطَاةٌ مَنَا فَاتَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ

حَتَّى تَرَكْتَنَاهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَبْرُكَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَلَى خَيْلٍ أَحْمَسَ وَرَجَالِهَا خَمْسَ مَرَاتٍ *

باب فضل أصحاب الشجرة

١٧١٩ عَنْ أُمِّ مَيْشَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا سَمِعَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا
يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ

درخت کے نیچے بیعت کی۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیوں نہ جائیں گے؟ آپ ﷺ نے ان کو بھڑکا۔ حصہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”کوئی تم میں سے ایسا نہیں جو جہنم پر سے نہ جائے“ (مریم: 71) پس نبی ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”پھر ہم پر ہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو ان کے گھنٹوں کے بل اس میں چھوڑ دیں گے“ (مریم: 72)۔

باب: شہدائے بدر کی فضیلت کا بیان۔

1720: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیں یعنی رسول اللہ ﷺ نے مجھے، سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ کو روضہ خانہ مقام پر بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ اور وہاں تمہیں ایک عورت اونٹ پر سوار ملے گی، اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے کر آؤ۔ ہم گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے چا تک وہ عورت ہمیں ملی تو ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال۔ وہ بولی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکال یا اپنے کپڑے اتار۔ پس اس نے وہ خط اپنے گھوڑے سے نکالا۔ ہم وہ خط رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے، اس میں لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے بعض مشرکین کے نام (اور اس میں) رسول اللہ ﷺ کی بعض باتوں کا ذکر تھا (ایک روایت میں ہے کہ حاطب نے اس میں رسول اللہ ﷺ کی تیاری اور فوج کی آمادگی اور مکہ کی روانگی سے کافروں کو مطلع کیا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے حاطب! تو نے یہ کیا کیا؟ وہ بولے کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ جلدی نہ فرمائیے (یعنی فوراً بولے کہ مجھے سزا نہ دیجئے میرا حال سن لیجئے)، میں قریش سے ملا ہوا ایک شخص تھا یعنی ان کا حلیف تھا اور قریش میں سے تھا اور آپ ﷺ کے مہاجرین جو ہیں ان کے رشتہ دار قریش میں بہت ہیں جن کی وجہ سے ان کے گھرانہ کا بچاؤ ہوتا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میرا اتا تو قریش سے نہیں ہے، میں بھی ان کا کوئی کام ایسا کر دوں جس سے میرے اہل و عیال والوں کا بچاؤ کریں گے اور میں نے یہ کام اس وجہ سے نہیں کیا کہ میں کافر ہو گیا ہوں یا مرتد ہو گیا ہوں اور نہ مسلمان ہونے کے بعد کفر سے خوش ہو کر کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حاطب نے سچ کہا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہہ کر کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ چھوڑیے میں اس مناقب کی گردن ماروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جہاں کا اور فرمایا کہ تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہنچیں) میں نے تمہیں بخش دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ”اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ“۔ (الممتحنہ: 1)۔

باب: قریش، انصار اور ان کے علاوہ کی فضیلت کا بیان۔

الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتِهَا قَالَتْ بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهَا قَالَتْ حَفْصَةَ (وَإِنَّ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا) (مريم: ٧١) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (ثُمَّ نَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذِرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا حِثًّا) (مريم: ٧٢)*

باب فضل من شهد بدرًا

١٧٢٠ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انشُوا رَوْضَةَ خَاحٍ فَإِنَّ بِهَا طَعِيمَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَإِنِ طَلَقْنَا تَعَادَىٰ بَنَىٰ خَيْلُنَا فَإِذَا نَحْنُ بِالْمَرْأَةِ فَقُلْنَا أَخْرَجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَ الْكِتَابَ أَوْ تَلْقَيْنَ الْبَيَاتَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَآتَيْنَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَىٰ نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ قَالَ سَفِيَانُ كَانَ حَلِيفًا لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مِمَّنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قِرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ قَاتَيْتَ ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ آتُخَذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قِرَابَتِي وَلَمْ أَقْلَهُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ ذَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبَ عُنُقَ هَذَا الْمَنَاقِبِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يَذْرُوكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطَّلَعَ عَلَيَّ أَهْلُ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ) (الْمَتَّحِنَةُ: ١) وَجَعَلَهَا (بِعْنِي: الْآيَةُ) إِسْحَاقُ فِي رَوَايَتِهِ مِنْ تَلَاوَةِ سَفِيَانَ*

باب فی فضل قُرَیْشٍ وَالْأَنْصَارِ وَغَیْرِهِمْ

1721: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش، انصار، خزینہ، جمہیہ، اسلم، غفار اور اشج (سارے قبائل) دوست ہیں اور سوا اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسول ﷺ کے ان کا کوئی حمایتی نہیں۔

باب: قریش کی عورتوں (کی فضیلت) کا بیان۔

1722: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ قریش کی عورتیں بہترین عورتیں ہیں جو اونٹوں پر سوار ہوئیں بچے پر سب سے زیادہ مہربان (جب وہ چھوٹا ہو) اور اپنے خاوند کے مال کی بڑی نگہبان ہیں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ سیدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا بھی اونٹ پر نہیں چڑھیں۔

باب: انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان۔

1723: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت کہ ”جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار دینے کا قصد کیا اور اللہ ان دونوں کا دوست ہے“ (آل عمران: 122) ہم لوگوں یعنی بنی سلمہ اور بنی حارثہ کے بارے میں اتری۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نہ اترتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”اور اللہ ان دونوں کا دوست ہے“۔

1724: سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کو بخش دے اور انصار کے بیٹوں کو اور پوتوں کو (بھی معاف فرما دے)۔

1725: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ سانسے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو۔ اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو۔ یعنی انصار کے لوگوں سے فرمایا۔

1725 م: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو آپ ﷺ نے اس سے تنہائی کی (شاید وہ محرم ہوگی جیسے ام سلمہ تمہیں یا ام حرام تمہیں یا تنہائی سے مراد یہ ہے کہ اس نے علیحدہ سے کوئی بات آپ ﷺ سے پوچھی) اور فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم سب لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو۔ تین بار یہ فرمایا۔

1726: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی بخشش کے لئے اور انصار کی اولاد اور ان کے غلاموں کے لئے بھی بخشش کی دعا کی۔

1727: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۷۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَمُرْتَبَةٌ وَجَهَنَّةٌ وَأَسْلَمٌ وَغَفَارٌ وَأَشْجُعٌ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوَالِي دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ *

باب فِي نِسَاءِ قُرَيْشٍ

۱۷۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءِ رَكِبِ الْإِبِلِ أَخْنَاهُ عَلَى طِفْلِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ قَالَ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِبْرٍ ذَلِكَ وَلَمْ تَرَكَبْ مَرِيْمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطًّا *

باب فِي فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ

۱۷۲۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ { إِذْ هَمَّتْ طَافِقَاتُ مَنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا } (آل عمران: ۱۷۲) بَنُو سَلْمَةَ وَبَنُو حَارِثَةَ وَمَا لِحُبِّ أَهْلِهَا لَمْ تَثْرُلْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ { وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا } *

۱۷۲۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ احْفَظْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ *

۱۷۲۵ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَيًّا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ غَرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُمْتَلًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْنِي الْأَنْصَارَ *

۱۷۲۵ م عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۷۲۶ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْفَرَ لِلْأَنْصَارِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ لَا أَشْكُ فِيهِ *

۱۷۲۷ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

انصار میری انتہائیاں اور میری گھڑیاں ہیں (کپڑا رکھنے کی یعنی میرے خاص معتاد اور اعتباری لوگ ہیں)۔ اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار گھٹتے جائیں گے، پس ان کی سبکی کو قبول کرو اور ان کی بُرائی سے درگزر کرو۔

باب: انصار کے گھروں میں بھلائی ہونے کا بیان۔

1728: سیدنا ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میں بہتر گھر بنی نجار کا ہے، پھر بنی عبد شمل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا، پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر گھر میں بہتری ہے۔ ابوسلمہ نے کہا کہ سیدنا ابواسید نے کہا کہ کیا میں رسول اللہ ﷺ پر تہمت کرتا ہوں؟ اگر میں جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا۔ یہ خبر سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہیں رنج ہوا اور وہ کہنے لگے کہ ہم پیچھے چھوڑ دیئے گئے ہم چاروں کے آخر میں ہوئے، میرے گدھے پر زین کو کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤں گا۔ سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے ان سے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کی بات کا رد کرنے جاتے ہو حالانکہ آپ ﷺ خوب جانتے ہیں؟ کیا تمہیں یہ کافی نہیں ہے کہ چاروں میں سے چوتھے تم ہو؟ یہ سن کر سیدنا سعد لولے اور فرمایا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں اور گدھے سے زین کو کھول ڈالنے کا حکم دیا۔

باب: انصار رضی اللہ عنہم سے اچھا رتاؤ کرنے کے متعلق۔

1729: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں نکلا اور وہ میری خدمت کرتے تھے۔ میں نے کہا کہ تم میری خدمت مت کرو (کیونکہ تم بڑے ہو) انہوں نے کہا کہ میں نے انصار کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو کام کرتے دیکھا ہے تو قسم کھائی ہے کہ جب کسی انصار کے ساتھ ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا (یعنی انصار نے آپ کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اور دشمن سے حفاظت کی ہے وغیرہ) اور سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے۔

باب: اشعریین رضی اللہ عنہم کے فضائل کے بارے میں۔

1730: سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں اشعریوں کی آواز قرآن پڑھنے سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو آتے ہیں اور رات کو ان کی آواز سے ان کا ٹھکانہ بھی پہچان لیتا ہوں اگر چہ دن کو ان کا ٹھکانہ نہ دیکھا ہو جب وہ دن کو اترے ہوں۔ اور انہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سواروں سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے ہمارے لوگ تم سے کہتے ہیں کہ ذرا ہمیں فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرَّسِي وَعَيْتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْفُرُونَ وَيَقْلُبُونَ فَأَقْبِلُوا مِنِّي مَحْسِنِينَ وَأَعْفُوا عَن مَسِيئِهِمْ *

باب فِي خَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ

۱۷۲۸ عَنْ أَبِي أُسَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَتَهُمْ أَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَكِدَاتُ بِقَوْمِي بَنِي سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ وَقَالَ خَلْفًا فَكُنَّا آخِرَ الْأَرْبَعِ أَسْرَجُوا لِي حِمَارِي أَنَسِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمَنِي ابْنُ أُخَيْهِ سَهْلٌ فَقَالَ أَتَذْهَبُ لِقَرْدٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْلَمُ؟ أَوْ لَيْسَ حَبْلُكَ أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعٍ؟ فَرَجَعَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْلَمُ وَأَمْرٌ بِحِمَارِهِ فَخَلَّ عَنْهُ *

باب فِي حَسَنِ صَحْبَةِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۱۷۲۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ لَيْسَ سَفَرٌ فَكَانَ يَخْلُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا آيْتِ أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَفَشْتُ * وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَكَانَ جَرِيرٌ أَكْبَرَ مِنْ

أَنَسِ *

باب فِي فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّينَ

۹۷۳: عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفَقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ بَنَاتَهُمْ مِنَ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرُ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ

بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں (یعنی اپنے تئیں دانائی اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کیا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ اور لوگ بھی ہیں)۔

1731: سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اشعری قبیلہ کے لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے بیوی بچوں کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اس کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں، پھر آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں۔ یہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں (یعنی میں ان سے راضی ہوں اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہوں)۔

باب: ”غفار“ اور ”اسلم“ قبائل کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا۔

1732: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (قبیلہ) ”اسلم“ کو سلامت رکھا اور (قبیلہ) غفار کو بخشش اور یہ میں نہیں کہتا بلکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

1733: سیدنا خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز میں فرمایا کہ اے اللہ! نبی لیان کو لخت کر اور رطل کو، ذکوان اور عصبہ کو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور اللہ تعالیٰ نے (قبیلہ) غفار کو بخش دیا اور (قبیلہ) ”اسلم“ کو محفوظ کر دیا۔

باب: (قبیلہ) ”مزینہ“، ”جمہینہ“ اور ”غفار“ کی فضیلت کا بیان۔

1734: سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ حاجیوں کو لوٹنے والے (قبائل) ”اسلم“، غفار، مزینہ اور جمہینہ کے لوگوں نے بیعت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر (قبیلہ) ”اسلم“، غفار، مزینہ اور جمہینہ قبائل بنی تمیم، بنی عامر، اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تمیم وغیرہ) خسارے میں رہے اور نامراد ہوئے؟ وہ بولا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ ان سے بہتر ہے (یعنی قبیلہ ”اسلم“ اور غفار وغیرہ قبیلہ بنی تمیم وغیرہ سے بہتر ہیں)۔

باب: جو بونٹوں کے بارے میں ذکر کیا گیا۔

1735: سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ سب سے پہلا صدقہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے چہروں کو چمکا دیا (یعنی ان کو خوش کر دیا، قبیلہ) طسی (اور کہا کہ) وہ صدقہ تم (یعنی عدی بن حاتم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئے تھے۔

باب: قبیلہ دوس کے متعلق جو کچھ ذکر کیا گیا۔

1736: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ طفیل رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی آئے

حکیمہ إذا لقي الخيل أو قال العذو قال لهم إن أصحابي يأمرؤنكم أن تنظروهم *

1731: عن أبي موسى رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الأشعريين إذا أزموا في الغزو أو قل طعام عيالهم بالمدينة جمعوا ما كان عندهم في ثوب واحد ثم اقتسموه بينهم في إناء واحد بالسوية فهم مني وأنا منهم *

باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لغفار وأسلم
1732: عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها أما إني لم أقلها ولكن قالها الله عز وجل *

1733: عن خفاف بن إيماء الغفاري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ في صلاة اللهم العن بني ليان ورجلاً وذكوان وعصبه عصوا الله ورسوله غفار غفر الله لها وأسلم سالمها الله *

باب فضل مزينة وجهينة وغفار

1734: عن أبي بكر رضي الله عنه أن الأقرع بن حابس جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إنما تابعك سراق الحجاج من أسلم وغفار ومزينة (وأحسب جهينة مُحَمَّدٌ الذي شك) فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرأيت إن كان أسلم وغفار ومزينة وأحسب جهينة خيراً من بنى تميم وبنى عامر وأسد وغطفان أخابوا وخسروا فقال نعم قال فوالذي نفسي بيده إنهم لأخير منهم

باب ما ذكر في طسي

1735: عن عدي بن حاتم رضي الله عنه قال أتيت عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال لي إن أول صدقة بئضت وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ووجوه أصحابه صدقة طسي جئت بها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم *

باب ما ذكر في دوس

1736: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قدم

اور کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! (قبیلہ) دوس نے کفر اختیار کیا ہے اور مسلمان ہونے سے انکار کیا تو دوس کے لئے بد دعاء کیجئے۔ کہا گیا کہ دوس کے لوگ تباہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! دوس کو ہدایت کر اور ان کو میرے پاس لے کر آ۔

باب: بنی تمیم کی فضیلت کے بارے میں۔

1737: ابو زرہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ہمیشہ (قبیلہ) بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے محبت رکھتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ میری امت میں دجال پر سب سے زیادہ سخت ہیں اور ان کے صدقے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں اور اس قبیلہ کی ایک عورت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس قیدی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دے، یہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

باب: نبی ﷺ کے اصحاب کے بھائی چارے کے متعلق۔

1738: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو عبیدہ الجراح اور سیدنا ابوطرہ رضی اللہ عنہما میں بھائی چارہ کرادیا۔

1739: عاصم احوں کہتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اسلام میں حلف نہیں ہے؟ تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان اپنے گھر میں حلف کرایا۔

وضاحت: حلف قسم کو کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ کسی سے معاہدہ اور بھائی چارہ قائم کرتے تھے اور وہ ایک دوسرے کے وارث بنتے تھے لیکن اسلام نے وراثت کے اصول بتا دیئے ہیں کہ غیر آدمی کسی کا وارث نہیں بن سکتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی سے حلف یا بھائی چارہ کیا جائے اور اس میں ورثہ لینے والی بات نہ ہو تو جائز ہے اور اسلام نے ایسے حلف کو مزید مضبوط کیا ہے۔ لیکن اگر وراثت میں شرکت کا معاملہ ہو تو اسلام نے اس حلف کو ختم کر دیا ہے۔

1740: سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے (یعنی ایسا حلف جس میں وراثت وغیرہ تک میں شرکت ہو) اور جو قسم جاہلیت کے زمانے میں (نیک بات کے لئے) کی ہو، وہ اسلام سے اور مضبوط ہوگئی۔

باب: نبی ﷺ کا قول کہ میں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے بچاؤ ہوں اور میرے اصحاب میری امت کے لئے بچاؤ ہیں۔

الطَّفِيلُ وَأَصْحَابَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ فَادْعِ اللَّهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلْكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَبْتَ بِهِمْ *

باب فِي فَضْلِ بَنِي تَمِيمٍ

۱۷۳۷ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا أَرَأَى أَحَبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدُّجَالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةً مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطَيْهَا فَأْتَاهَا مِنْ وَلَدٍ إِسْمَاعِيلَ *

باب فِي الْمُواخَاةِ بَيْنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۷۳۸ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجُرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ *

۱۷۳۹ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ قَالَ قِيلَ لَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلَعَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ أَنَسٌ قَدْ خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي ذَارِهِ *

۱۷۴۰ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً *

باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أُمَّتُهُ لِأَصْحَابِي وَأَصْحَابِي أُمَّتُهُ لِأُمَّتِي

1741: سیدنا ابو بردہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی، پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء آپ ﷺ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا۔ پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہیں بیٹھے رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی، پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا یا ٹھیک کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ ﷺ اکثر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے، پھر فرمایا کہ ستارے آسمان کے پچاؤ ہیں، جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آجائے گی (یعنی قیامت آجائے گی اور آسمان بھی پھٹ کر خراب ہو جائے گا)۔ اور میں اپنے اصحاب کا پچاؤ ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں)۔ اور میرے اصحاب میری امت کے پچاؤ ہیں۔ جب اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے (یعنی اختلاف و انتشار وغیرہ)۔

باب: اس آدمی کے متعلق جس نے نبی ﷺ کو دیکھا یا جس نے اصحاب نبی ﷺ کو دیکھا یا جس نے اصحاب نبی ﷺ کو دیکھا یا جس نے اصحاب نبی ﷺ کے دیکھنے والوں کو دیکھا۔

1742: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ آدمیوں کے جہاد جہاد کریں گے تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی تم میں سے وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو؟ تو وہ لوگ کہیں گے کہ ہاں! تو ان کی فتح ہو جائے گی۔ پھر لوگوں کے گروہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھیں گے کہ تم میں سے کوئی وہ ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی کو دیکھا ہو (یعنی تابعین میں سے کوئی ہے؟) لوگ کہیں گے کہ ہاں! پھر ان کی فتح ہو جائے گی۔ پھر آدمیوں کے لشکر جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تم میں سے کوئی وہ ہے جس نے صحابی کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو (یعنی تبع تابعین میں سے)؟ تو لوگ کہیں گے کہ ہاں۔ پھر لوگوں کے گروہ جہاد کریں گے تو پوچھیں گے کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے اتباع تابعین کو دیکھا ہو؟

باب: بہترین زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ ہے، پھر وہ جوان کے بعد والا ہے، پھر وہ جوان کے بعد والا ہے۔

1743: سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سب میں بہترین زمانہ میرا ہے۔ پھر جوان سے نزدیک ہیں، پھر جوان

۱۷۴۱ عن أبي بردة عن أبيه قال صلينا المغرب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قلنا لئلا نجلسنا حتى نصلّي معه العشاء قال فجلسنا فخرج علينا فقال ما زلتم هاهنا؟ قلنا يا رسول الله صلينا معك المغرب ثم قلنا نجلس حتى نصلّي معك العشاء قال أحسبتم أو أصبتم قال فرفع رأسه إلى السماء وكان كثيرا مما يرفع رأسه إلى السماء فقال الشجوم أمتة للسماء فإذا ذهبت الشجوم أتى السماء ما توعد وأنا أمتة لأصحابي فإذا ذهبت أتى أصحابي ما يوعدون وأصحابي أمتة لأمتي فإذا ذهب أصحابي أتى أمتي ما يوعدون *

باب فيمن رأى النبي ﷺ أو رأى أصحاب النبي ﷺ أو رأى من رأى أصحاب النبي ﷺ

۱۷۴۲ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ يأتي على الناس زمان يبعث منهم البعث فيقولون الظروا هل تجدون لبيكم أحدا من أصحاب النبي ﷺ؟ فيوجد الرجل فيفتح لهم به ثم يبعث البعث الثاني فيقولون هل فيهم من رأى أصحاب النبي ﷺ؟ فيفتح لهم به ثم يبعث البعث الثالث فيقال الظروا هل ترون فيهم من رأى من رأى أصحاب النبي ﷺ صلى الله عليه وسلم؟ ثم يكون البعث الرابع فيقال الظروا هل ترون فيهم أحدا رأى من رأى أحدا رأى أصحاب النبي ﷺ؟ فيوجد الرجل فيفتح لهم به *

باب خير القرون قرن الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم

۱۷۴۳ عن عمران بن حصين رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن خيركم

باب: اویس قرنی (تابعی) کا ذکر اور ان کی فضیلت کا بیان۔

1747: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تابعین میں ایک بہترین شخص ہے جس کو اویس کہتے ہیں، اس کی ایک ماں ہے (یعنی رشتہ داروں میں سے صرف ماں زمرہ ہو گی) اور اس کو ایک سفیدی ہوگی۔ تم اس سے کہنا کہ تمہارے لئے دعا کرے۔

1748: سیدنا اسیر بن جابر کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس

جب یمن سے مدد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لئے جہاد کرنے کو آتے ہیں) تو وہ ان سے پوچھتے کہ تم میں اویس بن عامر بھی کوئی شخص ہے؟ یہاں تک کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خود اویس کے پاس آئے اور پوچھا کہ تمہارا نام اویس بن عامر ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

نے کہا کہ تم مرو قبیلہ کی شاخ قرن سے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہیں برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درہم برابر باقی ہے؟ انہوں نے کہا کہ

ہاں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہاری ماں ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ تب

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

تھے کہ تمہارے پاس اویس بن عامر یمن والوں کی مکئی فوج کے ساتھ آئے گا، وہ

قبیلہ مراد سے ہے جو قرن کی شاخ ہے۔ اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درہم باقی

ہے۔ اس کی ایک ماں ہے۔ اس کا یہ حال ہے کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا

بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اس کو سچا کرے۔ پھر اگر تجھ سے ہو سکے تو اس سے اپنے لئے

دعا کرانا۔ تو میرے لئے دعا کرو۔ پس تم اویس نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لئے

بخشش کی دعا کی۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ انہوں نے

کہا کہ کوفہ میں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تمہیں کوفہ کے حاکم کے نام ایک

خط لکھ دوں؟ انہوں نے کہا کہ مجھے خاکساروں میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

جب دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسوں میں سے حج کیا۔ وہ سیدنا

عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اویس کا حال پوچھا تو وہ بولا کہ

میں نے اویس کو اس حال میں چھوڑا کہ ان کے گھر میں اسباب کم تھا اور (خرج

سے) تنگ تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اویس بن عامر تمہارے پاس یمن والوں کے امدادی

لشکر کے ساتھ آئے گا، وہ مرو قبیلہ کی شاخ قرن میں سے ہے۔ اس کو برص تھا وہ

اچھا ہو گیا صرف درہم کے برابر باقی ہے۔ اس کی ایک ماں ہے جس کے ساتھ وہ

نکلی کر رہا ہے۔ اگر وہ اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اس کو سچا کرے۔ پھر اگر تجھ سے

ہو سکے کہ وہ تیرے لئے دعا کرے تو اس سے دعا کرانا۔ وہ شخص یمن کر اویس

باب ذِکْرُ أُوَيْسِ الْقُرْنِيِّ مِنَ التَّابِعِينَ وَفَضْلُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۴۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بِيَاضٌ فَمُرُّهُ فَلْيَسْتَفْرِ نَكْمًا *

۱۷۴۸ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْتَادُ أَهْلِ

الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتَّى أَتَى عَلِيَّ

أُوَيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَنْ

مُرَادِ نَمٍ مِنْ قَرْنٍ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ

فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ

وَالِدَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّ عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ

أَمْتَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادِ نَمٍ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ

فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرُّ لَوْ

أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَفْرِ لَكَ

فَأَفْعَلْ فَاسْتَفْرِ لِي فَاسْتَفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَيْسَ

تُرِيدُ؟ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا؟

قَالَ أَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ

مِنَ الْعَامِ الْمُضِيِّ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ

فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَ النَّيْتِ قَلِيلِ الْمَتَاعِ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْتَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ

مِنْ مُرَادِ نَمٍ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا

مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرُّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ

لِأَبْرَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَفْرِ لَكَ فَأَفْعَلْ فَاسَى

لِأَبْرَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَفْرِ لَكَ فَأَفْعَلْ فَاسَى

لِأَبْرَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَفْرِ لَكَ فَأَفْعَلْ فَاسَى

لِأَبْرَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَفْرِ لَكَ فَأَفْعَلْ فَاسَى

کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرے لئے دعا کرو۔ اویس نے کہا کہ تو ابھی نیک سفر کر کے آ رہا ہے (یعنی حج سے) میرے لئے دعا کر۔ پھر وہ شخص بولنا کہ میرے لئے دعا کرو۔ اویس نے یہی جواب دیا پھر پوچھا کہ تو سیدنا عمرؓ سے ملا؟ وہ شخص بولا کہ ہاں ملا۔ اویس نے اس کے لئے دعا کی۔ اس وقت لوگ اویس کا درجہ سمجھے۔ وہ وہاں سے سیدھے چلے۔ اُسیر نے کہا کہ میں نے ان کو ان کا لباس ایک چادر پہنائی جب کوئی آدمی ان کو دیکھتا تو کہتا کہ اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی ہے؟

باب: مصر اور اہل مصر کے بارے میں۔

1749: سیدنا ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ایک ملک مصر کو فتح کرو گے جہاں قیراط کا رواج ہوگا (قیراط درہم اور دینار کا ایک ٹکڑا ہے اور مصر میں اس کا بہت رواج تھا)۔ وہاں کے لوگوں سے بھلائی کرنا کیونکہ ان کا ذمہ تم پر ہے اور ان کا تم سے ناتا بھی ہے (اس لئے کہ سیدہ ہاجرہ اسماعیلؓ کی والدہ مصر کی تھیں اور وہ عرب کی ماں ہیں) دیا یہ فرمایا کہ ان کا تم پر حق ہے اور ان سے وامدادی کا رشتہ بھی ہے (اور وہ رشتہ یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماریہ مصر کی تھیں)۔ پس جب تم دو اشخاص کو وہاں ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے دیکھو تو وہاں سے نکل آنا۔ پھر سیدنا ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عبدالرحمن بن شرمیل بن حنظل اور ان کے بھائی ربیعہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے تھے تو میں وہاں سے نکل آیا۔

باب: عمان کے بارے میں جو آیا ہے۔

1750: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو عرب کے کسی قبیلہ کی طرف بھیجا (وہاں کے) لوگوں نے اس کو برا کہا اور مارا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور یہ حال بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو عمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے برا نہ کہتے نہ مارتے (کیونکہ وہاں کے لوگ اچھے ہیں)۔

باب: فارس (ایران) کے بارے میں جو بیان ہوا۔

1751: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ پس جب آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ ”پاک ہے وہ اللہ جس نے عرب کی طرف پیغمبر بھیجا اور اوروں کی طرف بھی جو ابھی عرب سے نہیں ملے“ (المجموعہ: 3) ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ لوگ کون ہیں جو عرب کے سوا ہیں؟ آپ ﷺ نے اس کو جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس نے ایک، دو یا تین بار پوچھا۔ اس وقت ہم لوگوں میں سیدنا سلمان فارسی

أَوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَحَدْتُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَحَدْتُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتَ عُمَرَ؟ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفِرْ لَهُ لَفَطِنٌ لَهُ النَّاسُ فَاتَطَلَّقَ عَلَيَّ وَجْهَهُ قَالَ أَسِيرٌ وَكَسَوْتُهُ بُرْدَةً فَكَانَ كَلِمًا رَأَى إِنْسَانَ قَالَ مِنْ أَيْنَ لِأَوَيْسٍ هَذِهِ الْبُرْدَةُ؟ *

باب فِي ذِكْرِ مِصْرٍ وَأَهْلِهَا

١٧٤٩ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسْمَى فِيهَا الْقِرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصَهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعٍ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرْحِبِيلِ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا *

باب مَا ذُكِرَ فِي عَمَانَ

١٧٥٠ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا إِلَى حَيٍّ مِنْ أَهْبَاءِ الْعَرَبِ فَبَسُوهُ وَضَرَبُوهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ أَنَّ أَهْلَ عَمَانَ أَتَيْتَ مَا سَبَّوْكَ وَلَا ضَرَبَوْكَ *

باب مَا ذُكِرَ فِي فَارِسٍ

١٧٥١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قُرَأَ (وَأَخْرَجَ مِنْهُمْ لِمَا نَلَحَقُوا بِهِمْ) (الجمعة: ٣) قَالَ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَلَيْسَ سَلْمَانُ

ﷺ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک ان پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا (ستارے) پر ہوتا تو بھی انکی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے۔

باب: آدمیوں کی مثال ان سوانتوں کی طرح ہے جن میں سواری کے لائق کوئی بھی نہ ہو۔

1752: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم آدمیوں کو ایسا پاتے ہو جیسے سوانت، کہ ان اونٹوں میں ایک بھی (چالاک عمدہ) سواری کے قابل نہیں ملتا (اسی طرح عمدہ، مہذب، عاقل، نیک، نیک بخت، خوش اخلاق یا صالح پرہیز گار یا موحد دیندار سوا آدمیوں میں ایک آدمی بھی نہیں نظر آتا)۔

باب: بنو ثقیف میں سے جس جموں نے اور بلا کو کا ذکر کیا گیا ہے۔

1753: ابو نؤفل کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا (یعنی مکہ کا وہ نا کہ جو مدینہ کی راہ میں ہے) کہتے ہیں کہ قریش کے لوگ ان پر سے گزرتے تھے اور دوسرے لوگ بھی (ان کو حجاج نے سولی دیکر اسی پر رہنے دیا تھا)، یہاں تک کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان پر سے گزرے۔ وہاں کھڑے ہوئے اور کہا کہ السلام علیکم یا ابو ضیب! (ابو ضیب سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے اور ابو بکر اور ابو بکر بھی ان کی کنیت ہے) اسلام علیکم یا ابو ضیب! السلام علیکم یا ابو ضیب! (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو تین بار سلام کرنا مستحب ہے) اللہ کی قسم میں تو تمہیں اس سے منع کرتا تھا، اللہ کی قسم میں تو تمہیں اس سے منع کرتا تھا، اللہ کی قسم میں تو تمہیں اس سے منع کرتا تھا۔ (یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے) اللہ کی قسم جہاں تک میں جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے۔ اللہ کی قسم وہ گروہ جس کے تم بڑے ہووے عمدہ گروہ ہے (یہ انہوں نے برعکس کہا بطریق طنز کے یعنی بڑا گروہ ہے اور ایک روایت میں صاف ہے کہ وہ بڑا گروہ ہے) پھر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے چلے گئے۔ پھر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے وہاں ٹھہرنے اور بات کرنے کی خبر حجاج تک پہنچی تو اس نے ان کو سولی پر سے اتروا لیا اور یہود کے قریستان میں ڈلوادیا۔ (اور حجاج یہ نہ سمجھا کہ اس سے کیا ہوتا ہے۔ انسان کہیں بھی گرے لیکن اس کے اعمال اچھے ہونا ضروری ہیں)۔ پھر حجاج نے ان کی والدہ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو بلا بھیجا تو انہوں نے حجاج کے پاس آنے سے انکار کر دیا۔ حجاج نے پھر بلا بھیجا اور کہا کہ تم آتی ہو تو آؤ ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تمہارا چوڑا پکڑ کر گھسیٹ کر لائے گا۔

الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَمَاتَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ *

باب الناس كإبل مئة لا تجدوا فيها راحلة

١٧٥٢ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم تجدون الناس كإبل مائة لا يجد الرجل فيها راحلة *

باب ما ذكر في كذاب ثقيف ومبيرها

١٧٥٣ عن أبي نؤفل رأيت عند الله بن الزبير

رضي الله عنهما على غنبة المدينة قال فجعلت

قريش تمر عليه والناس حتى مر عليه عند الله بن

عمر فوقف عليه فقال السلام عليك أبا حنيب

السلام عليك أبا حنيب السلام عليك أبا حنيب أما

والله لقد كنت أنهارك عن هذا أما والله لقد كنت

أنهارك عن هذا أما والله لقد كنت أنهارك عن هذا

أما والله إن كنت ما علمت صواماً قواماً وصلوا

للرحم أما والله لأمة أنت أشرفها لأمة خير ثم نفذ

عند الله بن عمر فبلغ الحجاج موقف عند الله

وقوله فأرسل إليه فأرسل عن جذعه فألقي في قبور

اليهود ثم أرسل إلى أمه أسماء بنت أبي بكر رضي

الله عنهما فأبت أن تأتيه فأعاد عليها الرسول

لتأنيتي أو لأبعثن إليك من يسحبك بقرونك قال

فأبت وقالت والله لا أتيك حتى تبعث إلي من

انہوں نے پھر بھی آنے سے انکار کیا اور کہا کہ اللہ کی قسم میں تیرے پاس نہ آؤں گی جب تک تو میرے پاس اس کو نہ بھیجے جو میرے بال کھینچتا ہو مجھے تیرے پاس لے جائے۔ آخر حجاج نے کہا کہ میری جوتیاں لاؤ اور جوتے پہن کر اڑنا ہو چلا، یہاں تک کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا اور کہا کہ تم نے دیکھا کہ اللہ کی قسم میں نے اللہ تعالیٰ کے دشمن کے ساتھ کیا کیا؟ (یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو کہا اور نہ وہ خود اللہ کا دشمن تھا) سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ تو نے عبد اللہ بن زبیر کی دنیا بگاڑ دی اور اس نے تیری آخرت بگاڑ دی۔ میں نے سنا ہے کہ تو عبد اللہ بن زبیر کو کہتا تھا کہ دو کمر بند والی کا بیٹا ہے؟ بیشک اللہ کی قسم میں دو کمر بند والی ہوں۔ ایک کمر بند میں تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کھانا اٹھاتی تھی کہ جانور اس کو کھانہ لیں اور ایک کمر بند وہ تھا جو عورت کو درکار ہے (سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کر لئے تھے ایک سے تو کمر بند باندھتی تھیں اور دوسرے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لئے دسترخوان بنایا تھا تو یہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی فضیلت تھی جس کو حجاج عیب سمجھتا تھا اور سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ذلیل کرنے کے لئے دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تھا)۔ تو خبردار رہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا تھا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک ہلاک ہوگا۔ تو جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ہلاک کو میں تیرے سوا کسی کو نہیں سمجھتی۔ یہ سن کر حجاج کھڑا ہوا اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو کچھ جواب نہ دیا۔

يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي قَالَ فَقَالَ أَرُونِي سِنِّي فَأَخَذَ نَعْلِي
ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَدَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ
رَأَيْتِي صَنَعْتُ بَعْدُ اللَّهُ؟ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْهَذَتْ
عَلَيْهِ ذُنَابَهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَّغْنِي أَلَيْكَ تَقُولُ
لَهُ يَا ابْنَ دَاتِ التُّطَاقِينَ أَنَا وَاللَّهِ ذَاتِ التُّطَاقِينَ أَمَا
أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدُّوَابِّ وَأَمَا الْآخَرُ
فَطُتَاقُ الْمَرْأَةِ النَّبِيِّ لَا تَسْتَفِينِي عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَابًا
وَمُبِيرًا فَأَمَّا الْكُذَّابُ فَرَأَيْتَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالَكَ
إِلَّا إِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا *

نیکی اور سلوک کے مسائل

باب: والدین کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں اور ان میں زیادہ حق کس کا ہے؟

1754: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! سب لوگوں میں کس کا حق مجھ پر سلوک کرنے کے لئے زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیری ماں۔ وہ بولا کہ پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تیری ماں۔ وہ بولا کہ پھر کون؟ آپ نے فرمایا کہ پھر تیری ماں۔ وہ بولا کہ پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تیرا باپ۔ (آپ ﷺ نے ماں کو مقدم کیا کس لئے کہ ماں بچہ کے ساتھ بہت محنت کرتی ہے، حمل نو مہینے، پھر جننا، پھر دودھ پلانا، پھر پالنا، بیماری، دکھ میں خبر لینا)۔

باب: والدین سے نیکی کرنا (نفل) عبادت سے مقدم ہے۔

1755: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: گود میں کسی بچے نے بات نہیں کی سوائے تین بچوں کے۔ ایک عیسیٰ علیہ السلام دوسرے جرج کا ساتھی۔ اور جرج نامی ایک شخص عابد تھا، اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اور اسی میں رہتا تھا۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی ماں آئی اور اسے بلایا کہ اے جرج! تو وہ (دل میں) کہنے لگا کہ یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں (میں نماز پڑھے جاؤں یا اپنی ماں کو جواب دوں)؟ آخر وہ نماز ہی میں رہا تو اس کی ماں واپس چلی گئی۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو وہ پھر آئی اور پکارا کہ اے جرج! وہ بولا کہ اے اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں، آخر وہ نماز میں ہی رہا پھر اس کی ماں تیسرے دن آئی اور بلایا لیکن جرج نماز ہی میں رہا تو اس کی ماں نے کہا کہ یا اللہ! اس کو اس وقت تک نہ مارنا جب تک یہ فاحشہ عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے (یعنی ان سے اس کا سابقہ نہ پڑے)۔ پھر بنی اسرائیل نے جرج کا اور اس کی عبادت کا چرچا شروع کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی سے مثال دیتے تھے، وہ بولی اتر تم کہو تو میں جرج کو آزمائش میں ڈالوں۔ پھر وہ عورت جرج کے سامنے گئی لیکن جرج نے اس کی طرف خیال بھی نہ کیا۔ آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی جو اس کے عبادت خانے میں آ کر پناہ لیا کرتا تھا اور اس کو اپنے سے صحبت کرنے کی اجازت دی تو اس نے صحبت کی جس سے وہ حاملہ ہو گئی۔ جب بچہ جنا تو بولی کہ بچہ جرج کا ہے۔ لوگ یہ سن کر اس کے پاس آئے، اس کو نیچے اُتارا، اس کے عبادت خانہ کو گرگا اور اسے مارنے لگے۔ وہ بولا کہ تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ

کتاب البرِّ وَالصَّلَاةِ

باب فِي بَرِّ الْوَالِدَيْنِ وَآيِهِمَا أَحَقُّ بِخَيْرِنِ الصَّحْبَةِ
 ١٧٥٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِخَيْرِنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ *

باب تقدیرم بر الوالدین علی العبادۃ

١٧٥٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً لَكَانَ فِيهَا فَاتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَانصرفت فلما كان من الغد أتته وهو يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَانصرفت فلما كان من الغد أتته وهو يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تُمَسِّهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُؤْمِنَاتِ فَتَذَكَّرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغِيًّا يَتَمَشَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنَّ شَيْئًا لَأَفْتِنُهُ لَكُمْ قَالَ فَمَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَاتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَيْهَا صَوْمَعَتِهِ فَأَمْسَكَهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وُلِدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَتْهُ فَاسْتَنزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا زَيْنَتْ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوُلِدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ

تو نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اور اس نے تجھ سے ایک بچے کو جنم دیا ہے۔ جرتج نے کہا کہ وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس کو لائے تو جرتج نے کہا کہ ذرا مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔ پھر نماز پڑھی اور اس بچے کے پاس آ کر اس کے پیٹ کو ایک ٹھوندا دیا اور بولا کہ اے بچے تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا کہ فلاں جو وہا ہے۔ یہ سن کر لوگ جرتج کی طرف دوڑے اور اس کو چومنے چاٹنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تیرا عبادت خانہ سونے اور چاندی سے بنائے دیتے ہیں۔ وہ بولا کہ نہیں جیسا تھا ویسا ہی مٹی سے پھر بنا دو۔ تو لوگوں نے بنا دیا۔ (تیسرا) بنی اسرائیل میں ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا کہ اتنے میں ایک بہت عمدہ جانور پر بخش وضع، خوبصورت سوار گزرا۔ تو اس کی ماں اس کو دیکھ کر کہنے لگی کہ یا اللہ! میرے بیٹے کو اس سوار کی طرح کرنا۔ یہ سنتے ہی اس بچے نے ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف منہ کر کے اسے دیکھا اور کہنے لگا کہ یا اللہ! مجھے اس کی طرح نہ کرنا۔ اتنی بات کر کے پھر چھاتی میں جھکا اور دودھ پینے لگا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گویا میں (اس وقت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کو چس کر دکھایا کہ وہ لڑکا اس طرح چھاتی چوسنے لگا۔ پھر ایک لوٹری اھر سے گزری جسے لگ مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ تو نے زنا کیا اور چوری کی ہے۔ وہ کہتی تھی کہ مجھے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہی میرا وکیل ہے۔ تو اس کی ماں نے کہا کہ یا اللہ! میرے بیٹے کو اس کی طرح نہ کرنا۔ یہ سن کر بچے نے پھر دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس عورت کی طرف دیکھ کر کہا کہ یا اللہ! مجھے اسی لوٹری کی طرح کرنا۔ اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی تو ماں نے کہا کہ اوسر منڈے! جب ایک شخص اچھی صورت کا نکلا اور میں نے کہا کہ یا اللہ! میرے بیٹے کو ایسا کرنا تو تو نے کہا کہ یا اللہ! مجھے ایسا نہ کرنا اور لوٹری جسے لوگ مارتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو نے زنا کیا اور چوری کی ہے تو میں نے کہا کہ یا اللہ! میرے بیٹے کو اس کی طرح نہ کرنا تو تو کہتا ہے کہ یا اللہ! مجھے اس کی طرح کرنا (یہ کیا بات ہے)؟ بچہ بولا، وہ سوار ایک ظالم شخص تھا، میں نے دعا کی کہ یا اللہ! مجھے اس کی طرح نہ کرنا اور اس لوٹری پر لوگ تہمت لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو نے زنا کیا اور چوری کی ہے حالانکہ اس نے نہ زنا کیا ہے اور نہ چوری کی ہے تو میں نے کہا کہ یا اللہ! مجھے اس کی مثل کرنا۔

باب: والدین کے ساتھ رہنے اور ان کے ساتھ نیکی کرنے کی غرض سے جہاد کو ترک کرنے کے متعلق۔

1756: سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ سے اس کا ثواب چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تیرے

الصَّيِّ؟ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انصَرَفَ أَتَى الصَّيِّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ فَلَانَ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَيَّ جُرْنِجٌ يُقَالُونَ لَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبِيَّ لَكَ صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ قَالَ لَا أُعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ ففَعَلُوا وَتَبَتَا صَبِيَّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى ذَاتَةِ فَارِهِ وَشَارَةَ حَسَنَةَ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ النَّذْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَتَطَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَنِي مِثْلَهُ نَمَّ أَقْبَلَ عَلَى نَذْيِهِ فَجَعَلَ يَرْضَعُ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِأَرْضَاعِهِ السَّبَابَةَ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَمْصُهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتَ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرِّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَتْ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَهَذَاكَ تَرَاجَعَا الْخَدِيثَ فَقَالَتْ خَلَقِي مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ كَانَ حَبِيرًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزِنِ وَسَرَقْتَ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا *

باب تَرْكُ الْجِهَادِ لِوَالِدَيْنِ وَصَحْبَتِهِمَا

١٧٥٦ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبَايَعُكَ عَلَى الْمُهْجَرَةِ وَالْجِهَادِ أَنْتَعِي الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ

ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟ وہ بولا کہ دونوں زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ تو اللہ تعالیٰ سے ثواب چاہتا ہے؟ وہ بولا کہ ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اپنے والدین کے پاس لوٹ جا اور ان سے نیک سلوک کر۔

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ ”اللہ تعالیٰ نے ماں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے۔“

1757: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے تم پر ماں کی نافرمانی بڑی کیوں کا زندہ گاڑھ دینا (جیسے کفار کیا کرتے تھے) اور نہ دینا (اس کو جس کا دینا ہے مال ہوتے ہوئے) اور مانگنا (اس چیز کا جس کے مانگنے کا حق نہیں) کو تم پر حرام کر دیا ہے۔ اور تین باتوں کو بُرا جانتا ہے (گو اتنا گناہ نہیں جتنا پہلی تین باتوں میں ہے) بے فائدہ بولنا اور بہت زیادہ سوال کرنا اور مال کو برباد کرنا۔

باب: اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس نے والدین یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا، پھر (انکی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔

1758: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خاک آلود ہو اس کی ناک، پھر خاک آلود ہو اس کی ناک، پھر خاک آلود ہو اس کی ناک۔ کہا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کس کی؟ فرمایا کہ جو اپنے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے ایک کو بوڑھا پائے، پھر (ان کی خدمت گزار کر کے) جنت میں نہ جائے۔

باب: بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

1759: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ مکہ کو جاتے تو اپنے ساتھ ایک گدھا تفریح کے لئے رکھتے اور جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو اس پر سوار ہو جاتے اور ایک عمامہ رکھتے جو سر پر باندھتے تھے۔ ایک دن وہ گدھے پر جا رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی نکلا۔ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ کیا تو فلاں ابن فلاں نہیں ہے؟ وہ بولا کہ ہاں۔ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے اس کو گدھا دیدیا اور کہا کہ اس پر چڑھ جا اور عمامہ بھی دیدیا اور کہا کہ اپنے سر پر باندھ لے۔ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے بعض ساتھی بولے کہ تم نے اپنی تفریح کا گدھا دیدیا اور عمامہ بھی دیدیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے دوستوں سے (اچھا) سلوک کرے اور اس دیہاتی کا باپ سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا دوست تھا۔

قال فهل من والديك أحد حي؟ قال نعم بل كلاهما قال فتبني الأجر من الله عزوجل قال نعم قال فارجع إلي والديك فأحسن صحبتتهما *

باب قوله صلى الله عليه وسلم إن الله حرم

عقوق الأمهات *

١٧٥٧ عن المغيرة بن شعبه رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله عزوجل حرم عليكم عقوق الأمهات، ووأد البنات، ومنفا وهات، وكفرة لكم ثلاثاً: قيل وقال، وكثرة السؤال، وإضاعة المال *

باب رغم ألف من أذرك أبويه أو أحدهما عند

الكبر فلم يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

١٧٥٨ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رغم ألف ثم رغم ألف ثم رغم ألف قيل من يا رسول الله؟ قال من أذرك والديه عند الكبر أحدهما أو كليهما ثم لم يَدْخُلِ الْجَنَّةَ *

باب من أبر أبا أبير صلة الرجل أهله وذو آبيه

١٧٥٩ عن عبد الله ابن عمر رضي الله عنهما أنه كان إذا خرج إلى مكة كان له حمار يتروخ عليه إذا مل ركوب الراحلة وعمامة يشد بها رأسه فيينا هو يوماً على ذلك الحمار إذ مر به أعرابي فقال ألسنت ابن فلان بن فلان؟ قال بلى فأعطاه الحمار وقال اركب هذا وعمامة قال اشدذ بها وأسك فقال له بعض أصحابه غفر الله لك أعطيت هذا الأعرابي حمارة كنت تروخ عليه وعمامة كنت تشد بها وأسك فقال إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن من أبر أبا أبير صلة الرجل أهله وذو آبيه بقدر أن يؤتي وإن أباه كان صديقاً لعمرو رضي الله عنه *

باب: بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کے بیان میں۔

1760: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کی دو بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں، اس نے مجھ سے سوال کیا تو میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا تو وہی میں نے اس کو دیدی۔ اس نے وہ کھجور لے کر دو کٹڑے کئے اور ایک ایک کٹڑا دونوں بیٹیوں کو دیا اور خود کچھ نہ کھایا۔ پھر اٹھی اور چلی گئی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے اس عورت کا حال آپ ﷺ سے بیان کیا تو ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بیٹیوں میں جتلا ہو (یعنی ان کو پالے اور انہیں دین کی تعلیم کرے اور نیک شخص سے نکاح کر دے) تو وہ قیامت کے دن جہنم سے اس کی آرزین جائیں گی۔

1761: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش ان کے بالغ ہونے تک کرے، تو قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح سے آئیں گے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملایا (یعنی قیامت کے دن میرا اور اس کا ساتھ ہوگا۔ مسلمان کو چاہیے کہ اگر خود اس کی لڑکیاں ہوں تو خیر و نیر دو یتیم لڑکیوں کو پالے اور جوان ہونے پر ان کا نکاح کر دے تاکہ نبی ﷺ کا ساتھ اس کو نصیب ہو)۔

باب: صلہ رحمی کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔

1762: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کی روزی بڑھے اور اس کی عمر دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملایئے۔ (یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے)۔

باب: صلہ رحمی کرنا اگرچہ وہ قطع رحمی کریں۔

1763: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ احسان کرتا ہوں اور وہ بُرائی کرتے ہیں، میں بردباری کرتا ہوں اور وہ جہالت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر حقیقت میں تو ایسا ہی کرتا ہے تو ان کے منہ پر جاتی راہ ڈالتا ہے اور ہمیشہ اللہ کی طرف سے تیرے ساتھ ایک فرشتہ رہے گا جو تمہیں اس وقت تک ان پر غالب رکھے گا جب تک تو اس حالت پر رہے گا۔

باب: صلہ رحمی اور قطع رحمی کے متعلق۔

1764: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے خلق کو پیدا کیا، پھر جب ان کے بنانے سے فراغت پائی تو ناتا

باب فِي الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ

١٧٦٠ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلْتَنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ ثَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَغْطَيْتُهَا بِإِهَا فَأَخَذَتْهَا فَجَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْتَنَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتَلَى مِنْ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ *

١٧٦١ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ *

باب صَلَاةِ الرَّحْمِ تَرْبُذُ فِي الْعُمُرِ

١٧٦٢ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُبْسَأَ فِي آثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحْمَةً *

باب صَلَاةِ الرَّحْمِ وَإِنْ قَطَعُوا

١٧٦٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِي قَرَابَةٌ أَصْلَهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأَحْسَنَ إِلَيْهِمْ وَيُسِينُونَ إِلَيَّ وَأَحْلَمَ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَنْ كُنْتُ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا نَسَفَهُمُ الْمَلَأُ وَلَا يُزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَيَّ ذَلِكَ *

باب فِي صَلَاةِ الرَّحْمِ وَقَطْعِهَا

١٧٦٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ خَلَقَ

کھڑا ہوا اور بولا کہ یہ اس کا مقام ہے (یعنی بزبان حال یا کوئی فرشتہ اس کی طرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنی ٹھیک ہے کہ خود نانا بولا اور اس عالم میں نانا کی زبان ہونے سے کوئی مانع نہیں ہے) جو نانا توڑنے سے پناہ چاہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں۔ تو اس بات سے خوش نہیں ہے کہ میں اس کو ملاؤں جو تجھے ملائے اور اس سے کاٹوں جو تجھے کائے؟ نانا بولا کہ میں اس سے راضی ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس تجھے یہ درجہ حاصل ہوا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھ لو اللہ تعالیٰ منافقوں سے فرماتا ہے کہ ”اگر تمہیں حکومت حاصل ہو جائے تو تم زمین میں فساد پھیلاد اور ناتواں کو توڑو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، ان کو (حق بات کے سننے سے) بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے کیا (ان کے) دلوں پر تالے ہیں“ (محمد ﷺ: 24..22)۔

1765: سیدنا جبریل بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: رشتہ داری کو توڑنے والا شخص جنت میں نہیں جائے گا۔ ابن ابی عمر نے کہا کہ سفیان نے کہا کہ یعنی جو شخص رشتے ناناے کو توڑے (وہ جنت میں داخل نہ ہوگا)۔

باب: یتیم کی پرورش کرنے والے کے متعلق۔

1766: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیم کی خبر گیری کرنے والا خواہ اس کا عزیز ہو یا غیر ہو، جنت میں اور وہ اس طرح سے ساتھ ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کلمہ کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔

باب: بیواؤں اور مسکینوں کے لئے کمانے والے کے ثواب میں۔

1767: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیواؤں کے لئے کمائے اور محنت کرے یا مسکین کے لئے اس کے لئے ایسا درجہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی فرمایا کہ جیسے اس کا (درجہ ہے) جو نماز کے لئے کھڑا ہے اور نہ تھکے اور جیسے اس روزہ دار کا جو روزہ نافذ نہ کرے۔

باب: اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والوں کی فضیلت۔

1768: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے؟ آج کے دن میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا اور آج کے دن میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔

الخلق حتى إذا فرغ منهم قامت الرحم فقالت هذا مقام العائذ من القطيعة قال نعم أما نرحضين أن أصل من وصلك وأقطع من قطعك؟ قالت بلى قال فذلك لك ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأوا إن شئتم (فهل عسيتم إن توليتم أن تفسدوا في الأرض وتقطعوا أرحامكم أولئك الذين لعنهم الله فأصمهم وأعمى أبصارهم أفلا يتدبرون القرآن أم على قلوب أقفالها) (محمد: ۲۲-۲۴)

۱۷۶۵ عن جبريل بن مطعم النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة قاطع قال ابن أبي عمير قال سفيان يعني قاطع رحم*

باب في كافل اليتيم

۱۷۶۶ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كافل اليتيم له أو لغيره أنا وهو كهاتين في الجنة وأشار مالك رحمه الله تعالى بالسبابة والوسطى

باب في ثواب الساعي على الأرملة والمسكين

۱۷۶۷ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الساعي على الأرملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله وأحسبه قال وكالقائم لا يفتر وكالصائم لا يفطر

باب في المتحابين في الله عزوجل

۱۷۶۸ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله يقول يوم القيامة أين المتحابون بجلالي؟ اليوم أظلهم في ظلي يوم لا ظل إلا ظلي

1769: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤں میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ کھڑا کر دیا، جب وہ وہاں پہنچا تو اس فرشتے نے پوچھا کہ تو کہاں جاتا ہے؟ وہ بولا کہ اس گاؤں میں میرا ایک بھائی ہے میں اس کو دیکھنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا کہ اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کو سنبھالنے کے لئے تو اس کے پاس جاتا ہے؟ وہ بولا کہ نہیں اس کا کوئی احسان مجھ پر نہیں ہے، میں صرف اللہ کے لئے اس کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ تو فرشتہ بولا کہ پس میں اللہ تعالیٰ کا اہلیگی ہوں اور اللہ تجھے چاہتا ہے جیسے تو اس (اللہ) کی راہ میں اپنے بھائی کو چاہتا ہے۔

باب: آدمی جس کے ساتھ محبت رکھتا ہے (روزِ قیامت) اسی کے ساتھ ہو گا۔

1770: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ وہ بولا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھے گا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم اسلام لانے کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے خوش ہوئے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو اللہ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوں گا گو میں نے ان جیسے اعمال نہیں کئے۔

باب: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ محبت کرتا ہے تو اپنے بندوں میں بھی اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔

1771: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبکہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں، پس تو بھی اس سے محبت کر۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے، پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس کے بعد زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول کر دیا جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی سے ناراض ہوتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں پس تم بھی اس سے بغض رکھو، پھر وہ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔ پھر آسمان والوں میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ

۱۷۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَهُ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ أُرِيدُ أَخَاهُ لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُدُّهَا؟ قَالَ لَا غَيْرَ أَلَسِي أَحَبُّهُ لِي فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ فَعَدَّ أَحَبُّكَ كَمَا أَحَبَّبْتَهُ فِيهِ *

باب المرأة مع من أحب

۱۷۷۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ وَمَا أَعْدَدْتَ لِلْسَّاعَةِ؟ قَالَ حُبَّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتِ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرِحًا أَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتِ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أَحَبُّ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَرَجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ وَإِنْ لَمْ أَغْضَلْ بِأَعْمَالِهِمْ *

باب إذا أحبَّ الله عبداً؛ حبه إلى عباده

۱۷۷۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أَحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيَحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيَحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أَبْغَضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيَبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ

تعالیٰ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے تم بھی اس سے بغض رکھو وہ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں اس کے بعد زمین والوں میں اس کی دشمنی جم جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی اللہ کے جو نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں)۔

باب: روجوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔

1772: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروفا روایت کرتے ہیں کہ لوگ سونے چاندی کی معدنی کانوں کی طرح ہیں۔ جو جاہلیت میں اچھے ہوتے ہیں وہ اسلام قبول کرنے کے بعد بھی اچھے ہوتے ہیں، جب کہ وہ دین کی سمجھ حاصل کر لیں۔ اور روجوں جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔ پھر جنہوں نے ان میں سے ایک دوسرے کی پہچان کی تھی، وہ دنیا میں بھی دوست ہوتی ہیں اور جو وہاں الگ تھیں، یہاں بھی الگ رہتی ہیں۔

باب: مومن (دوسرے) مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے۔

1773: سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن (دوسرے) مومن کے لئے ایسا ہے جیسے عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے (اسی طرح ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے)۔

باب: (سب مومن) رحمت و شفقت کے لحاظ سے ایک آدمی کی طرح ہیں

1774: سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومنوں کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت کے لحاظ سے ایک جسم کی طرح ہے (یعنی سب مومن مل کر ایک قالب کی طرح ہیں) جسم میں سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا جسم اس (تکلیف) میں شریک ہو جاتا ہے نیز نہیں آتی اور بخارا جاتا ہے (اسی طرح ایک مومن پر آفت آئے خصوصاً وہ آفت جو کافروں کی طرف سے پہنچے تو سب مومنوں کو بے چین ہونا چاہیے اور اس کا علاج کرنا چاہیے)۔

باب: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم نہیں کرتا اور اس کو ذلیل بھی نہیں کرتا۔

1775: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد مت کرو، بولی بڑھانے کے لئے قیمت مت لگاؤ۔ ایک دوسرے سے دشمنی مت کرو، تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے پس نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو ذلیل کرے اور نہ اس کو حقیر جانے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کیا (یعنی ظاہر میں عدہ اعمال کرنے سے آدمی تقویٰ

فَلَا تَأْبَغُوهُ قَالَ فَيَبْغُوهُ ثُمَّ تَوْضِعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ *

باب الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجْتَمِعَةٌ

۱۷۷۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُرْفَعُهُ قَالَ التَّائِبُ مُعَادِنٌ كَمُعَادِنِ الْفِئْتَةِ وَالذَّهَبُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجْتَمِعَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اتَّخَلَفَ وَمَا تَنَاقَرَتْ مِنْهَا ائْتَلَفَ *

باب الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالثَّيْتَانِ

۱۷۷۳ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالثَّيْتَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا *

باب الْمُؤْمِنُونَ كَوَجْهِ وَاحِدٍ فِي التَّرَاحِمِ وَالتَّعَاطُفِ

۱۷۷۴ عَنْ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحِمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَى *

باب الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ ۗ ۱۷۷۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَتَّجِسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِغْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ ۗ التَّقْوَى هَاهُنَا وَيُسِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۱۷۷۵: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد مت کرو، بولی بڑھانے کے لئے قیمت مت لگاؤ۔ ایک دوسرے سے دشمنی مت کرو، تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے پس نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو ذلیل کرے اور نہ اس کو حقیر جانے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کیا (یعنی ظاہر میں عدہ اعمال کرنے سے آدمی تقویٰ

نہیں ہوتا جب تک اس کا سینہ صاف نہ ہو اور آدمی کو یہ بُرائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون، مال، عزت و آبرو۔

1776: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا، لیکن تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

باب: بندہ پر پردہ پوشی کے بیان میں۔

1777: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر دنیا میں پردہ ڈال دیتا ہے تو آخرت میں بھی پردہ ڈالے گا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی شخص دنیا میں کسی بندے کا عیب چھپائے گا، اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کا عیب چھپائے گا۔

باب: ساتھ بیٹھے والوں کی سفارش کرنے کے بیان میں۔

1778: سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی شخص ضرورت لے کر آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں سے فرماتے کہ تم سفارش کرو، تمہیں ثواب ہوگا اور اللہ تعالیٰ تو اپنے پیغمبر کی زبان پر وہی فیصلہ کرے گا جو چاہتا ہے۔

باب: نیک ساتھی کی مثال۔

1779: سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی۔ مشک والا یا تو تجھے بوئی تختہ کے طور پر سونگھنے کو دیدے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے بُری بو سونگھنی پڑے گی۔ (یعنی اچھے اور بُرے ساتھی کے اثرات آدمی پر مرتب ہوتے ہیں)۔

باب: ہمسایہ کے ساتھ (حسن سلوک کرنے) کی وصیت کے متعلق۔

1780: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی نصیحت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ ہمسائے کو وارث بنا دیں گے۔

باب: نیکی میں ہمسایوں کا (خاص) خیال رکھنے کے متعلق۔

1781: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دوست صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْفَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ *

1776 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورَتِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ *

باب فِي السِّرِّ عَلَى الْعَبْدِ

1777 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ * عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ عَبْدًا عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

باب فِي شَفَاعَةِ الْجُلَسَاءِ

1778 عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتَسْأَلُوا وَلِيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبَّ *

باب مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ

1779 عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوِّءِ كَمَثَلِ الْمَسْكَ وَالنَّافِخِ الْكَبِيرِ فَحَامِلُ الْمَسْكَ إِمَّا أَنْ يُحْذِيكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخِ الْكَبِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً *

باب فِي الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ

1780 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُورَثُهُ *

باب فِي تَقَاوُدِ الْجِيرَانِ بِالْبُرِّ

1781 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ خَلِيلِي

کی کہ جب تو گوشت پکائے تو شور باز یادہ رکھ اور اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھ اور انہیں اس میں سے دے۔

1782: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان اور نیکی کو مت کم سمجھو (یعنی ہر چھوٹے بڑے احسان میں ثواب ہوتا ہے) اور یہ بھی ایک احسان ہے کہ تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی کے ساتھ ملے۔

باب: نرمی کے بارے میں۔

1783: سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص نرمی سے محروم ہے، وہ بھلائی سے محروم ہے۔

1784: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نرمی کسی چیز میں نہیں آتی مگر اس کو مزین کر دیتی ہے اور کسی چیز سے دور نہیں کی جاتی مگر اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔

باب: بیشک اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند فرماتا ہے۔

1785: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ نرمی (اور خوش اخلاقی) کو پسند کرتا ہے اور خود بھی نرم ہے اور نرمی پر وہ دیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا اور نہ کسی اور چیز پر۔

باب: تکبر کرنے والے کے عذاب کے بارے میں۔

1786: سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عزت اللہ تعالیٰ کی (تہمت کی) چادر ہے اور بڑائی اس کی (اوڑھنے کی) چادر ہے (یعنی یہ دونوں اس کی صفیں ہیں) پھر اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جو کوئی یہ مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا، میں اس کو عذاب دوں گا۔

1787: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں سے نند تو بات کرے گا، نہ ان کو پاک کرے گا، نہ ان کی طرف (رحمت کی نظر سے) دیکھے گا اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہے۔ ایک تو بوڑھا زانی، دوسرا جھوٹا بادشاہ اور تیسرا محتاج مغرور۔

باب: اللہ تعالیٰ پر قسم اٹھانے والے کے متعلق۔

1788: سیدنا جناب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: ایک شخص بولا کہ اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ کون ہے جو قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا؟ میں نے اس کو بخش دیا اور اس کے (جس نے قسم کھائی تھی) سارے اعمال لغو (بیکار) کر دیئے۔

باب: نرمی اور اس شخص کے متعلق جس کی بڑائی سے بچا جائے۔

﴿أَوْصَانِي إِذَا طَبَخْتُ مَرَقًا فَأَكْبِرْ مَاءَهُ ثُمَّ الظَّرْ أَهْلَ نَيْتٍ مِنْ حَبْرَانِكَ فَأَصْنَهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ *﴾

۱۷۸۲ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِسَيِّدِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تَلَقَّى أَخَاكَ بَوَاحٍ طَلَّقِي *

باب فِي الرَّفْقِ

۱۷۸۳ عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ يُعْزِمِ الرَّفْقَ يُعْزِمِ الْخَيْرَ *

۱۷۸۴ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرَّفْقُ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَالَهُ وَلَا يَنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ

باب إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ الرَّفْقَ

۱۷۸۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنْ اللَّهُ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرَّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعَنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ *

باب فِي عَذَابِ الْمُتَكَبِّرِ

۱۷۸۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِزُّ إِزَارَةٌ وَالْكَفْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يَتَارَعْنِي عَذْبَتُهُ *

۱۷۸۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانَ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ *

باب فِي الْمُتَأَنِّي عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۷۸۸ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَنَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَبْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ *

باب فِي الْمُدَارَاةِ وَمَنْ يُتَّقِي فُحْشَتَهُ

باب: انسان اس طرح پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے گا۔
 1793: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا پلٹا جنت میں بنایا تو جتنی مدت چاہا اسے گزارنے دیا۔ شیطان نے اس کے گرد گھومنا اور اس کی طرف دیکھنا شروع کیا، پھر جب اس کو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ اس طرح پیدا کیا گیا ہے جو قسم نہ سکے گا (یعنی شہوت اور غمے اور غضب میں اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے گا یا دوسروں سے اپنے آپ کو بچانہ سکے گا)۔

باب: نیکی اور گناہ کے بارے میں۔

1794: سیدنا نواس بن سیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں ایک سال تک رہا (اس طرح جیسے کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے دوسرے ملک سے آتا ہے اور اپنے ملک میں پھر لوٹ جانے کا ارادہ رکھتا ہے) اور میں نے اس وجہ سے ہجرت نہ کی (یعنی اپنے ملک میں جانے کا ارادہ متوقف نہ کیا) کہ جب کوئی ہم میں سے ہجرت کر لیتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ پوچھتا تھا (برخلاف مسافروں کے کہ ان کو پوچھنے کی اجازت تھی)۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی اور بُرائی کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور لوگوں کو اس کی خبر ہونا تجھے بُرا لگے۔

باب: نہ اس آدمی کے بارے میں جو راستہ سے گندگی یا تکلیف دینے والی چیز کو ڈر کر رہتا ہے۔

1795: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص نے راہ میں (کانتوں کی) شاخ دیکھی تو کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس کو مسلمانوں کے آنے جانے کی راہ سے ہٹا دوں گا تاکہ ان کو تکلیف نہ ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

1796: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی بات بتلائے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی راہ سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دے۔

باب: جو کاشایا کوئی معصیت مومن کو پہنچتی ہے، اس (کے ثواب) کا بیان۔
 1797: اسود کہتے ہیں کہ قریش کے چند نوجوان اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جبکہ وہ منیٰ میں تھیں اور وہ لوگ ہنس رہے تھے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ تم کیوں ہنستے ہو؟ انہوں نے کہا کہ فلاں شخص خیمہ کی طباب پر گرا اور اس کی گردن یا آکھ جاتے جاتے بنی۔ اُمّ

باب خلق الإنسان خلقاً لا يتمالك

۱۷۹۳ عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما صور الله آدم في الجنة تركه ما شاء الله أن يتركه فجعل إبليس يطيف به ينظر ما هو فلما رآه أجوف عرف أنة خلق خلقاً لا يتمالك *

باب في البر والإثم

۱۷۹۴ عن نؤاس بن سيمان رضي الله عنه قال أقمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة سنة ما يمتغي من الهجرة إلا الممالة كان أحدنا إذا هاجر لم يسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شيء قال فسأله عن البر والإثم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم البر حُسن الخلق والإثم ما حالك في نفسك وكرهت أن يطلع عليه الناس *

باب فيمن رفع الأذى عن الطريق

۱۷۹۵ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مر رجل بعرض شجرة على ظهر طريق فقال والله لأكفين هذا عن المسلمين لا يؤذيهن فأدخل الجنة *

۱۷۹۶ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قلت يا نبي الله علمني شيئاً أتفيع به قال اغزل الأذى عن طريق المسلمين *

باب ما يصب المؤمن من الشوكة والمصيبة

۱۷۹۷ عن الأسود قال دخل شباب من قریش على عائشة رضي الله عنها وهي بمنى وهم يضحكون فقالت ما يضحككم؟ قالوا فلان عسر على طب فسقاط فكادت غنقه أو غنقه أن تلعب قالت لا تضحكوا فإني سمعت رسول الله صلى

المؤمنین عاشر صدیق یعنی اللہ عنہا نے کہا کہ مت ہنسو اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مسلمان کو ایک کاٹنا لگے یا اس سے زیادہ کوئی دکھ پہنچے تو اس کے لئے ایک درجہ بڑھے گا اور ایک گناہ اس کا مٹ جائے گا۔

باب: جو تکلیف اور رنجِ مومن کو پہنچتا ہے اس کے ثواب کا بیان۔

1798: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا یا بیماری یا رنج ہو یہاں تک کہ فکر جو اس کو ہوتی ہے اس سے بھی تو اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

1799: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری کہ ”جو کوئی بُرائی کرے گا، اس کو اس کا بدلہ ملے گا“ تو مسلمانوں پر بہت سخت گزرا (کہ ہر گناہ کے بدلے ضرور عذاب ہوگا)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مینا نہ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستہ کو ڈھونڈو اور مسلمان کو (پیش آنے والی) ہر ایک مصیبت (اس کے لئے) گناہوں کا کفارہ ہے، یہاں تک کہ شوکر اور کاٹنا بھی (لگے تو بہت سے گناہوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہو جائیگا اور امید ہے کہ آخرت میں مؤاخذہ نہ ہوگا)۔

باب: ایک دوسرے کیساتھ حسدِ بغض اور دشمنی کی ممانعت کے بارے میں۔

1800: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے بغض مت رکھو، ایک دوسرے سے حسد مت رکھو اور ایک دوسرے سے دشمنی مت رکھو اور اللہ کے بندو بھائیوں کی طرح رہو۔ اور کسی مسلمان کو حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تک (بغض کی وجہ سے) بولنا چھوڑ دے۔

باب: ان دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام کی ابتداء کرے۔

1801: سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو یہ بات درست نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زیادہ تک (بولنا) چھوڑ دے، اس طرح پر کہ وہ دونوں ملیں تو ایک اپنا منہ ادھر اور دوسرا اپنا منہ ادھر پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا۔

باب: کینہ رکھنے اور آپس میں قطعِ کلامی کے متعلق۔

1802: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے دروازے حیر اور جمہرات کے دن کھولے جاتے ہیں۔ پھر ہر ایک بندے کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، لیکن جو شخص جو اپنے بھائی سے کینہ رکھتا ہے اس کی مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے کہ

اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم يشاك شوكه فما فوقها إلا كتبت له بها درجة ومحبت غنه بها خطية *

باب ما يصبب المؤمن من الوصب والحزن

1798 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَلْتَهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حُزْنٍ حَتَّى أَلْتَهُمْ يَهْمُهُ إِلَّا كَفَّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ *

1799 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (مَنْ يَغْلُظْ سُوءًا يُجْزِ بِهِ) (النساء: 123) بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَمَنْ كَلَّ مَسَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى التَّكْبَةِ يَنْكَبُهَا أَوْ الشُّوْكَةَ يَشَاكُهَا *

باب التهي عن الحاسد والبغض والتدابير

1800 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ *

باب خَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

1801 عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ *

باب فِي الشُّحْتَاءِ وَالتَّهَابِجِ

1802 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَفْتَحَنَّ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الثَّانِيَنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبِّهِ شُحْتَاءُ

سے اور بیوی کو خاندان سے (خوش طبعی کیلئے)۔

اور ایک روایت میں کہتی ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ کسی جھوٹ میں رخصت دی گئی ہو مگر تین موقعوں پر۔ (یعنی لڑائی میں، دوسرے لوگوں میں صلح کرانے کے لئے اور تیسرے خاندان کو بیوی سے اور بیوی کو خاندان سے) (خوش طبعی کیلئے)۔

باب: جاہلیت کی پیکاری ممانعت۔

1811: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری سرین پر مارا (ہاتھ سے یا تلوار سے) انصاری نے آواز دی کہ اے انصار دوڑو! اور مہاجر نے آواز دی کہ اے مہاجرین دوڑو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات کو چھوڑو کہ یہ گندی بات ہے۔ یہ خبر عبد اللہ بن ابی (منافق) کو پہنچی تو وہ بولا کہ مہاجرین نے ایسا کیا؟ اللہ کی قسم ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو ہم میں سے عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دے گا (معاذ اللہ اس منافق نے اپنے آپ کو عزت والا قرار دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل کہا) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانے دے (اے عمر)! کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ مجھ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں۔ (گو وہ مردود اسی قابل تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلحت سے اس کو سزا دی)۔

باب: گالی دینے کی ممانعت میں۔

1812: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شخص جب گالی گلوچ کریں تو دونوں کا گناہ اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے گا، جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔

باب: زمانہ کو گالی دینے کی ممانعت میں۔

1813: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مجھے آدمی تکلیف دیتا ہے، کہتا ہے کہ ہائے کبھی زمانہ کی۔ تو کوئی تم میں سے یوں نہ کہے کہ ہائے کبھی زمانہ کی۔ اس لئے کہ زمانہ میں ہوں، رات اور دن میں لاتا ہوں۔ جب میں چاہوں گا تو رات اور دن ختم کر دوں گا۔ (جب رات دن کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے تو رات اور دن کو یعنی زمانہ کو گالیاں دینا دراصل اللہ کو گالی دینا ہوگا)۔

1814: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زمانے کو برا مت کہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ خود زمانہ ہے (یعنی زمانہ

إِلَّا فِي ثَلَاثِ الْأَحْزَابِ وَالْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ أَمْرَاتِهِ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا * وَفِي رَوَايَةٍ: قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعَهُ يُرْخَصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثِ *

باب التَّهْمِي عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

۱۸۱۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لِلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لِلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتَنَةٌ فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَسَالٍ قَدُ فَعَلُوهَا؟ وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعْنِي لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ *

باب التَّهْمِي عَنْ السَّبَابِ

۱۸۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَتَعَدَّ الْمَظْلُومُ *

باب التَّهْمِي عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ

۱۸۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤَذِّبُنِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا خِيَّتِي الدَّهْرُ فَلَا يَقُولُونَ أَحَدُكُمْ يَا خِيَّتِي الدَّهْرُ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أَقْلَبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتَ قَبَضْتَهُمَا *

۱۸۱۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ

کچھ نہیں کر سکتا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

باب: کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔

1815: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ہتھیار سے زدہ نہ کرے، معلوم نہیں کہ شیطان اس کے ہاتھ کو ڈمگائے (اور ہاتھ چل جائے) اور پھر (اپنے بھائی کو مارنے کے سبب) جہنم کے گڑھے میں چلا جائے۔

باب: مسجد میں تیر کو اس کے پیکان (نوک) سے پکڑ کر آئے (تا کہ کسی کو زخمی نہ کر دے)۔

1816: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جو کہ مسجد کے قریب تیر باشتا تھا، یہ حکم دیا کہ جب تیر لے کر نکلے تو ان کی پیکان (یعنی نوک والی طرف) تھام لیا کرے۔

1817: سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے مسجد یا بازار میں گزرے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہیے کہ ان کی نوک سے اپنے ہاتھ میں پکڑ لے۔ پھر نوک سے پکڑ لے، پھر نوک سے پکڑ لے (تین بار تاکید کے لئے فرمایا) سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم نہیں مرے، یہاں تک کہ ہم نے تیر کو ایک دوسرے کے منہ پر لگا لیا۔ (یعنی آپس میں لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کیا)۔

باب: منہ پر مارنے کی ممانعت میں۔

1818: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ پر نہ مارے۔

1819: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔ (یہ نسبت تشریفاً ہے جیسے کعبۃ اللہ کی نسبت اللہ کی طرف ہے یعنی بیت اللہ)۔

باب: جانوروں کو لعنت کرنے اور اس کی وعید کے بارے میں۔

1820: سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی۔ وہ تڑپتی تو عورت نے اس پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا کہ اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے۔ سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گویا میں اس اونٹنی کو اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ وہ پھرتی تھی اور لوگوں میں سے کوئی اس کی پرواہ نہ کرتا تھا۔

هُوَ الذَّهْرُ *

باب التَّهْمِي أَنْ يُشِيرَ الرَّجُلُ إِلَى أُخِيهِ بِالسَّلَاحِ
۱۸۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أُخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَذْرِي أَحَدَكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ التَّارِ
باب فِي إِمْسَاكِ السَّهْمِ بِبِصَالِهَا فِي الْمَسْجِدِ

۱۸۱۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالْتِّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمْرَ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِبُصُولِهَا *

۱۸۱۷ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوْقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِبِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِبِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِبِصَالِهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَاللَّهِ مَا مُتْنَا حَتَّى سَدَدْنَاَهَا بَعْضُنَا فِي وَجْهِهِ بَعْضٍ *

باب التَّهْمِي عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ

۱۸۱۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلَا يَلْطَمَنَّ الْوَجْهَ *

۱۸۱۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلْبِي صُورَتِهِ *

باب فِي لَعْنِ الْبُهَائِمِ وَالتَّغْلِيظِ فِيهِ

۱۸۲۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ يَتِمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَصَجَرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُدُّوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُّوْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قَالَ عُمَرَانُ فَكَلِمِي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْزُضُ لَهَا أَحَدٌ *

باب: آدمی کے لئے یہ بات مکروہ ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔
1821: سیدنا ابو برداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو لوگ لعنت کرتے ہیں، وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے اور نہ گواہ ہوں گے۔

1822: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مشرکوں پر بددعا کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ لوگوں پر لعنت کروں بلکہ رحمت (کا سبب) بنا کر بھیجا گیا ہوں۔
باب: جو کہتا ہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے، اس کے بارے میں۔

1823: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی (اپنے آپ کو عمدہ اور لوگوں کو حقیر جان کر) یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہوئے تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے (اور اگر انیسویں یا رنج سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہیں ہے)۔ ابو اخطی (ابن محمد بن سفیان) نے کہ میں نہیں جانتا کہ حدیث میں لفظ ”أهلك“ ہے یا لفظ ”أهلك“ ہے۔

باب: بات کو بڑھا چڑھا کر یا بے فائدہ گفتگو کرنے والے ہلاک ہو گئے۔
1824: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بال کی کھال اتارنے والے تباہ ہوئے (یعنی بے فائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑھنے والے اور تعصب کرنے والے)۔ تین بار یہی فرمایا۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا مومنین کے لئے رحمت ہے۔
1825: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور میں نہیں جانتی کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا باتیں کیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں پر لعنت کی اور ان کو بُرا کہا۔ جب وہ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان دونوں کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں؟ میں نے عرض کیا کہ اس وجہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی اور ان کو بُرا کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے معلوم نہیں جو میں نے اپنے رب سے شرط کی ہے؟۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اے میرے مالک! میں بشر ہوں، تو جس مسلمان پر میں لعنت کروں یا اس کو بُرا کہوں تو اس کو پاک کر اور ثواب دے۔

1826: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی، جس کو اُمّ انس کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا کہ! وہ لڑکی تو بڑی ہوگی، اللہ کرے تیری عمر بڑی نہ ہو۔ وہ لڑکی یہ سن کر اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس روٹی ہوئی گئی تو اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ

باب الْكَوَاهِيَةِ لِلرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ لَعَانًا

۱۸۲۱ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شَفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ عَلَيَّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً *

باب فِي الَّذِي يَقُولُ هَلَكَ النَّاسُ

۱۸۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْعَبْدُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلُكُهُمْ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ (وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَفْيَانَ) لَا أُدْرِي أَهْلُكُهُمْ بِالنَّصْبِ أَوْ أَهْلُكُهُمْ بِالرَّفْعِ *

باب هَلَكَ الْمُتَنَبِّطُونَ

۱۸۲۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَبِّطُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا *

باب فِي جَعْلِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ زَكَاةً وَرَحْمَةً

۱۸۲۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لَا أُدْرِي مَا هُوَ؟ فَأَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنْ أَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا أَصَابَهُ هَذَا قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا قَالَ أَوْ مَا عَلِمْتَ مِمَّا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي؟ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتَهُ أَوْ سَبَّيْتَهُ فَاجْعَلْ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا *

۱۸۲۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَتِيمَةٌ وَهِيَ أُمُّ أَنَسِ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَتِيمَةَ فَقَالَ آتَتْ هَيْبَةً؟ لَقَدْ كَبُرَتْ لَا كَبِيرَ سِنَّكَ فَرَجَعْتَ الْيَتِيمَةَ إِلَى أُمِّ

بٹی تجھے کیا ہوا؟ وہ بولی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر بددعا کی کہ میری عمر بڑی نہ ہو۔ اب میں کبھی بڑی نہ ہوں گی یا یہ فرمایا کہ تیری ہجرت بڑی نہ ہو۔ یہ سن کر سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا جلدی سے اپنی اوزھنی اوزھتی ہوئی نکلیں اور رسول اللہ ﷺ سے ملیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا ہے ام سلیم؟ وہ بولیں کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ نے میری یتیم لڑکی کو بددعا دی؟ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا بددعا؟ وہ بولیں کہ وہ کہتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی یا اس کی ہجرت کی عمر دراز نہ ہو۔ یہ سن کر آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ اے ام سلیم! تو نہیں جانتی کہ میں نے اپنے رب سے شرط کی ہے؟ میری شرط یہ ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اے رب! میں ایک بشر ہوں اور خوش ہوتا ہوں جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصہ ہوتا ہوں جیسے آدمی غصہ ہوتا ہے، پس میں اپنی امت میں سے جس کسی پر بددعا کروں، ایسی بددعا جس کے وہ لائق نہیں تو اس کے لئے قیامت کے دن پاکی کرنا اور طہارت اور اپنا قرب عطا کرنا۔

اور ابو معن نے اس حدیث میں تینوں جگہ ”یَتِيمَةً“ کی بجائے ”يَتِيمَةً“ تصغیر کے ساتھ بیان کیا ہے۔

1827: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ شریف لائے۔ اور میں ایک دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ پس آپ ﷺ نے دست مبارک سے مجھے (بیار سے) تھپکا اور فرمایا کہ جا معاویہ کو بلا لا۔ میں گیا پھر لوٹ کر آیا اور میں نے کہا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ جا اور معاویہ کو بلا لا۔ میں پھر لوٹ کر آیا اور کہا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب اس کا پیٹ نہ بھرے۔

ابن شنی نے کہا کہ میں نے امیہ سے کہا کہ ”حَطَا“ کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ نے گدی پر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو مارا۔ (یہ حدیث بھی اسی معنی میں ہے جیسے بھجلی احادیث میں گزرا کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ پر شرط لگائی ہے کہ اگر کسی کیلئے خلاف واقعہ کوئی بات کر دوں تو اس کیلئے رحمت ہو جائے۔ اس لئے یہ حدیث معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ہے)۔

سَلِمٌ تَكْبِي فَقَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ مَا لَكَ يَا بُنَيْتِي؟ قَالَتْ الْجَارِيَةُ دَعَا عَلِيٌّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا يَكْبُرَ سَنِيَّ فَلَا أَنْ لَا يَكْبُرَ سَنِيَّ أَبَدًا أَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ أُمُّ سَلِيمٍ مُسْتَفْعِلَةً تَلُوْتُ حَمَارَهَا حَتَّى لَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ يَا أُمُّ سَلِيمٍ؟ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدْعُوْتُ عَلَى يَتِيمِي؟ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا أُمُّ سَلِيمٍ؟ قَالَتْ رَعِمْتُ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبُرَ سَنَاهَا أَوْ لَا يَكْبُرَ قَرْنَهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا أُمُّ سَلِيمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرَطِي عَلَى رَبِّي أَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي؟ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَرِزْقًا وَقَرْبَةً يُقَرَّبُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ أَبُو مَعْنٍ يَتِيمَةً بِالتَّضْعِيرِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ *

۱۸۲۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَّأَنِي حَطَاةً وَقَالَ أَذْغِ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي أَذْغِ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَا أَشْبَعُ اللَّهُ بَطْنَهُ

قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِأُمِّيَةِ مَا حَطَّأَنِي قَالَ فَقَدَنِي قَفْدَةً *

ظلم و ستم کے بیان میں

باب: ظلم کرنا حرام ہے اور استغفار اور توبہ کرنے کا حکم۔

1828: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے بیان فرمایا، اس نے فرمایا کہ اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تم پر بھی حرام کیا، پس تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتلاؤں پس تم مجھ سے راہنمائی طلب کرو میں تمہاری راہنمائی کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں۔ پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہناؤں۔ پس تم مجھ سے کپڑا مانگو میں تمہیں پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم میرا نقصان نہیں کر سکتے اور نہ مجھے فائدہ پہنچا سکتے ہو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدی اور جنات، سب ایسے ہو جائیں جیسے تم میں بڑا پرہیزگار شخص ہو تو میری سلطنت میں کچھ اضافہ نہ ہوگا اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدی اور جنات سب ایسے ہو جائیں جیسے تم میں سے سب سے بڑا بدکار شخص ہو تو میری سلطنت میں سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدی اور جنات، سب ایک میدان میں کھڑے ہوں، پھر مجھ سے مانگنا شروع کریں اور میں ہر ایک کو جو وہ مانگے دیدوں، تب بھی میرے پاس جو کچھ ہے وہ کم نہ ہوگا مگر اتنا جیسے دریا میں سوئی ڈبو کر نکال لو (تو دریا کا پانی جتنا کم ہو جاتا ہے اتنا بھی میرا خزانہ کم نہ ہوگا، اس لئے کہ دریا کتنا ہی بڑا ہوا آخر محدود ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے۔ پس یہ صرف مثال ہے)۔ اے میرے بندو! یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تمہارے لئے ٹھکر کرتا رہتا ہوں، پھر تمہیں ان اعمال کا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو شخص بہتر بدلہ پائے تو چاہئے کہ اللہ کا شکر ادا کرے (کہ اس کی کمائی بیکار نہ گئی) اور جو بڑا بدلہ پائے تو اپنے تئیں برا سمجھے (کہ اس نے جیسا کیا ویسا پایا)۔ سعید نے کہا کہ ابواوریس خولانی جب یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے۔

1829: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے میں (ظلم کو قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے راہ نہ ملے گی) اور تم بخیلی سے بچو، کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا۔ بخیلی کی وجہ سے (مال کی طمع) انہوں نے خون کئے اور حرام کو حلال کیا۔

1830: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کتابُ الظلم

باب فی تخریم الظلم والأمر بالاستغفار والتوبة
 ۱۸۲۸ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ يَنْتِكُمْ مُحْرَمًا فَلَا تَظَالِمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَانِعٌ إِلَّا مَنْ أَطَعْتُهُ فَاسْتَطِعْ مُؤْنِي أَطْعَمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ غَارٌ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسِكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُضْطَوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرْبِي فَتَضْرِبُونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْسِي فَتَقْتُلُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَجْتُمْ وَإِسْكَمْتُ وَجَحَّكُمْ كَانُوا عَلَى النَّفْسِ قَلْبَ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَجْتُمْ وَإِسْكَمْتُ وَجَحَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَجْتُمْ وَإِسْكَمْتُ وَجَحَّكُمْ قَامُوا لِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَغْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنِّي عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمَخِيطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَعْرُ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْصَيْهَا لَكُمْ ثُمَّ أَوْفَيْكُمْ بِهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَعْمَدِ اللَّهُ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلْسَمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا أَحَدِيَّتٍ جَاءَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ *

۱۸۲۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَلْبُكُمْ حَمَلُهُمْ عَلَى أَنْ سَفَّحُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ *

۱۸۳۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، پس نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو تباہی میں ڈالے۔ جو شخص اپنے بھائی کے کام میں رہے گا، اللہ تعالیٰ اس کے کام میں رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت ڈور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس پر سے قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت ڈور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

باب: ظالم کے لئے مہلت کا بیان۔

1831: سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل ظالم کو مہلت دیتا ہے (اس کی باگ ڈھیلی کرتا ہے تاکہ خوب شرارت کر لے اور عذاب کا مستحق ہو جائے)، پھر جب پکڑتا ہے تو اس کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ ”تیرا رب اسی طرح پکڑتا ہے جب بستیوں کو پکڑتا ہے یعنی ان بستیوں کو جو ظلم کرتی ہیں بیشک اس کی پکڑ سخت دکھ والی ہے“ (ہود: 102)۔

باب: آدمی کو چاہیے کہ اپنے بھائی کی مدد کرے چاہے ظالم ہو یا مظلوم۔

1832: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو لڑکے آپس میں لڑ پڑے۔ ان میں سے ایک مہاجرین میں سے تھا اور ایک انصار میں سے۔ مہاجر نے اپنے مہاجروں کو پکارا اور انصاری نے انصار کو رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور فرمایا کہ یہ تو جاہلیت کا سا پکارتا ہے (کہ ہر ایک اپنی قوم سے مدد دیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا ہے، اسلام میں سب مسلمان ایک ہیں) لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! (کچھ بڑا مقدمہ نہیں) دو لڑکے لڑ پڑے تو ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو کچھ ڈرنے میں (میں تو سمجھا تھا کہ کوئی بڑا فساد ہے)۔ چاہیے کہ آدمی اپنے بھائی کی مدد کرے چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اگر وہ ظالم ہے تو یہ مدد کرے کہ اس کو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے (اور اس کو ظالم کے نیچے سے چھڑائے)۔

باب: ان لوگوں کے متعلق جو لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں۔

1833: سیدنا عروہ بن زبیر سیدنا ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ (ہشام ملک) شام میں کچھ لوگوں کے قریب سے گزرے وہ دھوپ میں کھڑے کئے گئے تھے اور ان کے سروں پر تیل ڈالا گیا تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ سرکاری محصول دینے کیلئے ان کو سزا دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ ان لوگوں کو عذاب کرنے لگا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب کرتے ہیں (یعنی ناحق۔ تو اس وہ عذاب داخل نہیں ہے جو حد یا تعزیر یا ہو)۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

باب فِي الْإِمْلَاءِ لِلظَّالِمِ

۱۸۳۱ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ (وَكَذَلِكَ أَخَذ رَبُّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ) (هود: ۱۰۲) *

باب لِنَصْرِ الرَّجُلِ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

۱۸۳۲ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَوَادَى الْمُهَاجِرُ أَوْ الْمُهَاجِرُونَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ وَوَادَى الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا دَعَا أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنَّ غُلَامَيْنِ أَقْتَلَ فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قَالَ فَلَا بَأْسَ وَلِنَصْرِ الرَّجُلِ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْتَهه فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ *

باب فِي الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ

۱۸۳۳ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنَسِ وَقَدْ أَفِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصَبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هَذَا لِيَلَّ يُعَذِّبُونَ فِي الْخُرَاجِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا *

باب: اپنے آپ کو ظلم کرنے والی قوم کے مسکن میں مت جاؤ مگر یہ کہ (تم اپنے رب سے ڈر کر) روتے ہوئے (گزر دو)۔

1834: ابن شہاب سے روایت ہے اور وہ قوم ثمود کے مکانات جس کا نام حجر ہے، کا ذکر کر رہے تھے اور کہا کہ سالم بن عبد اللہ نے کہا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر پر سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظالموں کے گھروں میں مت جاؤ مگر روتے ہوئے اور بچو کہ کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو ڈانٹا اور جلدی چلایا، یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا۔

باب: معذب لوگوں کے کنوؤں سے پانی پینے کے بارے میں۔

1835: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر (یعنی ثمود کے ملک میں) اترے تو انہوں نے وہاں کے کنوؤں کا پانی پینے کے لئے لیا اور اس پانی سے آٹا گوندھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس پانی کے بہا دیئے اور آٹا اونٹوں کو کھلانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ پینے کا پانی اس کنوئیں سے لیں جس پر صالح علیہ السلام کی اونٹنی آتی تھی۔

باب: قصاص اور حقوق کی ادائیگی قیامت کے دن ہوگی۔

1836: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مفلس میری امت میں قیامت کے دن وہ ہوگا، جو نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا۔ لیکن اس نے دنیا میں ایک کوگالی دی ہوگی، دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی، تیسرے کا مال کھالیا ہوگا، چوتھے کا خون کیا ہوگا اور پانچویں کو مارا ہوگا۔ پھر ان لوگوں کو (یعنی جن کو اس نے دنیا میں ستایا) اس کی نیکیاں مل جائیں گی اور جو اس کی نیکیاں اس کے گناہ ادا ہونے سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی، آخر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

1837: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت کے دن حقداروں کے حق ادا کرو گے، یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا (گو کہ جانوروں کو عذاب و ثواب نہیں لیکن قصاص ضرور ہوگا)۔

باب لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ

۱۸۳۴ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَهُوَ يَذْكُرُ الْحِجْرَ مَسَاكِنَ ثَمُودَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ خَدْرًا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتَّى خَلْفَهَا *

باب فِي الْإِسْتِغَاءِ مِنْ آبَارِ الْمُعَذِّبِينَ

۱۸۳۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّاسَ تَزَلُّوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ أَرْضِ ثَمُودَ فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجِبُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَغْلِقُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبُئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرُدُّهَا الثَّاقَةُ *

باب الْقِصَاصُ وَأَدَاءُ الْحُقُوقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۸۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَنْذُرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ؟ فَبَيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مَنْ أَمْنِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فُيِّتَ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أَخَذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ *

۱۸۳۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَوُذُنَ الْحُقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ *

تقدیر کے بیان میں

باب: اللہ تعالیٰ کے قول: ”ہم نے ہر چیز اندازہ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے“ کے بارے میں۔

1838: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شریکین قریش تقدیر کے بارے میں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو یہ آیت اتری کہ ”جس دن اوندھے منہ جہنم میں گھسیے جائیں گے (اور کہا جائے گا کہ) اب جہنم (کی آگ) کا لگنا چکھو۔ ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ پیدا کیا ہے“ (القمر: 49-48)۔ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعض نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ ہم نے ہر چیز کو اس کے اندازے پر پیدا کیا یعنی جتنا مناسب تھا)۔

باب: ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی۔

1839: طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابہ کو پلادہ کہتے تھے کہ ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں اور بعض بیوقوف اور کمال ہوتے ہیں یہ بھی تقدیر سے ہے)۔

باب: طاقت (کا مظاہرہ کرنے) کا حکم اور (اپنے کو) عاجز ظاہر کرنے سے پرہیز کرنے کا حکم۔

1840: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک طاقتور مومن ضعیف مومن سے زیادہ اچھا اور محبوب ہے اور ہر ایک میں خیر اور بھلائی ہے۔ تم ان کاموں کی حرص کرو جو تمہارے لئے مفید ہیں۔ (یعنی آخرت میں کام دیں) اور اللہ سے مدد مانگو اور ہمت نہ ہارو اور جو تجھ پر کوئی مصیبت آئے تو یوں مت کہہ کہ اگر میں ایسا کرتا یا ایسا کرتا تو یہ مصیبت نہ آتی، لیکن یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی تھا جو اس نے چاہا کیا اور اگر مگر کرنا شیطان کے لئے راہ کھولنا ہے۔

باب: پیدائش سے پہلے قدر کا کھاجانا۔

1841: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیر کو آسمان اور زمین کے مابین سے پچاس ہزار برس پہلے کھلا اور اس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔

باب: تقدیر کے ثبوت میں اور سیدنا آدم اور سیدنا موسیٰ علیہما السلام کی آپس

کتابُ الْقَدْرِ

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ}

۱۸۳۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ (يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ) إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ (القمر: ۴۸ — ۴۹) *

باب كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكِبْسُ

۱۸۳۹ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَذْرَحْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكِبْسُ أَوْ الْكِبْسُ وَالْعَجْزُ

باب فِي الْأَمْرِ بِالْقُوَّةِ وَتَرْكِ الْعَجْزِ

۱۸۴۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ آخِرٌ عَلَى مَا يَنْتَفِعُ وَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ وَإِنَّ أَسَلْبَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَتَلْتُ كَانَ كُنَّا وَكُنَّا وَلَكِنْ قُلْ فَهَرَّ اللَّهُ وَمَا خَلَأَ فَفَلَّ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ *

باب كِتَابُ الْمَقَادِيرِ قَبْلَ الْخَلْقِ

۱۸۴۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَامِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْمَخْلُوقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالُوا وَعَرَفْتُهُ عَلَى الْمَاءِ

باب فِي اثْبَاتِ الْقَدْرِ وَتَحَاجِّ أَحَمَّ وَمُوسَى

میں بحث کا بیان۔

1842: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے اپنے رب کے پاس بحث کی تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم وہی آدم ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنا یا، اپنی روح تم میں پھونکی اور تمہیں فرشتوں سے سجدہ کرایا (یعنی سلامی کا سجدہ نہ کہ عبادت کا اور سلامی کا سجدہ اس وقت جائز تھا اور ہمارے دین میں اللہ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہو گیا) اور تمہیں اپنی جنت میں رہنے کو جگہ دی، پھر تم نے اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اتار دیا۔ آدم علیہ السلام نے کہا کہ تم وہ موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغمبر کر کے اور کلام کر کے چن لیا اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کی تختیاں دیں جن میں ہر بات کا بیان ہے اور تمہیں سرگوشی کے لئے اپنے نزدیک کیا اور تم کیا سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہے؟ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ چالیس برس۔ آدم علیہ السلام نے کہا کہ تم نے تورات میں نہیں پڑھا کہ ”آدم نے اپنے رب کے فرمان کے خلاف کیا اور بھگ گیا“۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کیوں نہیں میں نے پڑھا ہے۔ آدم علیہ السلام نے کہا کہ پھر تم مجھے اس کام کے کرنے پر ملامت کرتے ہو جو اللہ عزوجل نے میری تقدیر میں میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکھ دیا تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔

باب: مقادیر کے سبقت لے جانے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا﴾ کی تفسیر کے بیان میں۔

1843: ابی الاسود دلی کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو کیا سمجھتا ہے کہ آج جس کے لئے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اور مشقت اٹھا رہے ہیں، آیا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی اگلی تقدیر کی رو سے یا آگے ہونے والی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے اور حجت سے؟ میں نے کہا کہ وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی۔ عمران نے کہا کہ کیا یہ ظلم نہیں ہے؟ (اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جب کسی کی تقدیر میں جنمی ہونا لکھ دیا تو پھر وہ اس کے خلاف کیوں کر عمل کر سکتا ہے) یہ سن کر میں بہت گھبرایا اور میں نے کہا کہ یہ ظلم اس وجہ سے نہیں ہے کہ ہر ایک چیز اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اسی کی ملک ہے، اس سے کوئی نہیں پوچھ سکتا اور ان (لوگوں) سے پوچھا جائے گا۔ عمران نے کہا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے، میں نے یہ اس لئے پوچھا کہ تیری عقل کو آ زماؤں۔ مزید قبیلہ کے دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا فرماتے ہیں

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۱۸۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَىٰ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَىٰ قَالَ مُوسَىٰ أَلَتِ آدَمَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَفَجَّ فَيْكَ مِنْ زَوْجِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّةٍ ثُمَّ أَهْبَطَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ آدَمُ أَلَتِ مُوسَىٰ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَنْوَاعَ فِيهَا تَبَيَّانَ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكُمْ وَجَدْتَ اللَّهُ كَتَبَ الثُّورَةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ مُوسَىٰ بَارِعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا (وَعَصَى آدَمَ رَبَّهُ فَفَوَى) قَالَ نَعَمْ قَالَ أَقْتُلُونِي عَلَيَّ أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بَارِعِينَ سَنَةً؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمَ مُوسَىٰ *

باب فِي سَبْقِ الْمَقَادِيرِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى {وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا} فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا

۱۸۴۳ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّلِيِّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ أَشْيَاءَ قَضَىٰ عَلَيْهِمْ وَمَضَىٰ عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَا سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا قَدِ اتَّاهُمُ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَبَتَّتِ النَّحْبَةَ عَلَيْهِمْ؟ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قَضَىٰ عَلَيْهِمْ وَمَضَىٰ عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ أَفَلَا يَكُونُ ظَلْمًا؟ قَالَ فَفَرَعْتُ مِنْ ذَلِكَ فَرَعًا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ وَمَلَكَ يَدَهُ فَلَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ فَقَالَ لِي يَرَحِمُكَ اللَّهُ إِنِّي لَسَمِ أَرِذُ بِمَا سَأَلْتُكَ إِلَّا لِأَخْرَجَ عَقْلَكَ مِنْ رَجُلَيْنِ مِنْ مَرْثِيَةِ آتِيَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ

کہ آج جس کے لئے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اٹھا رہے ہیں، آیا فیصلہ ہو چکا اور تقدیر میں وہ بات گزر چکی یا آئندہ ہونے والا ہے اس حکم کی رو سے جس کو تغیر لے کر آئے اور ان پر حجت ثابت ہو چکی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اس بات کا فیصلہ ہو چکا اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”قسم ہے جان کی اور قسم اس کی جس نے اس کو بنایا، پھر اس کو برائی اور بھلائی بتا دی“ (الشمس: 7-8)۔

باب: تقدیر، بدبختی اور نیک بختی کے بارے میں۔

1844: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم بقیع میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ آپ ﷺ سر جھکا کر بیٹھے اور چھڑی سے زمین پر لکیریں کرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کوئی جان ایسی نہیں ہے جس کا ٹھکانہ اللہ نے جنت میں یا جہنم میں نہ لکھ دیا ہو اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ وہ نیک بخت ہے یا بدبخت ہے۔ ایک شخص بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ! پھر ہم اپنے لکھے پر کیوں بھروسہ نہ کریں اور عمل کو چھوڑ دیں (یعنی تقدیر کے رد پر عمل کرنا بے فائدہ ہے جو قسمت میں ہے وہ ضرور ہوگا)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو نیک بختوں میں سے ہے وہ نیکوں والے کام کی طرف چلے گا اور جو بدبختوں میں سے ہے وہ بدبختوں والے کاموں کی طرف چلے گا۔ اور فرمایا کہ عمل کرو۔ ہر ایک کو آسانی دی گئی ہے لیکن نیکوں کے لئے آسان کیا جائے گا نیکوں کے اعمال کرنا اور بدوں کے لئے آسان کیا جائے گا بدوں کے اعمال کرنا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ ”پس جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین (یعنی اسلام) کو سچا جانا، پس اس پر ہم نیکی کرنا آسان کر دیں گے اور جو نیچل ہوا اور بے پرواہ بنا اور نیک دین کو اس نے جھٹلایا تو ہم اس پر کفر کی سخت راہ کو آسان کر دیں گے“ (اللیل: 10...5)۔

باب: (جن) اعمال (پر انسان کی زندگی کا) خاتمہ (ہوا، ان) کے متعلق۔
1845: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی مدت تک اچھے کام کیا کرتا ہے (یعنی جنتیوں کے کام)، پھر اس کا خاتمہ دو دنیاؤں کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیوں کے کام کرتا ہے، پھر اس کا خاتمہ جنتیوں کے کام پر ہوتا ہے۔

باب: اجل مقرر ہو چکی ہیں اور رزق تقسیم ہو چکے ہیں۔

1846: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا اللہ! تو مجھے میرے خاندان رسول اللہ ﷺ، میرے باپ

مَا يَفْعَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْذِبُونَ فِيهِ أَشْيَاءٌ فَضِي عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ لَمَّا سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا آتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَتَبَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ لَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ فَضِي عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا) (الشمس: 7-8)

باب فِي الْقَدْرِ وَالشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ

۱۸۴۴ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغُرَقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَكَسَّ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْأَقْدَانِ كَتَبَتْ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا لَمْ تَكُنْ عَلَى كِتَابِنَا وَتَدْعُ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اعْمَلُوا لِكُلِّ مِيسِرٍ أَمَا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيَسِرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيَسِرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ (فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيِّرُهُ لِلْيُسْرَى) (الليل: 5-10)

باب فِي خَوَاتِمِ الْأَعْمَالِ

۱۸۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَانَ الطَّوِيلَ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحْتَمِلُ لَهُ عَمَلَهُ يَعْمَلُ أَهْلَ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَانَ الطَّوِيلَ يَعْمَلُ أَهْلَ النَّارِ ثُمَّ يُحْتَمِلُ لَهُ عَمَلَهُ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ

باب فِي ضَرْبِ الْأَجَالِ وَقَسْمِ الْأَزْوَاقِ

۱۸۴۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي

تقدیر کے بیان میں

ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ سے فائدہ عطا کر۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تو نے اللہ تعالیٰ سے ان باتوں کے لئے کہا جن کی میعادیں مقرر ہیں، اور قدم تک جو چلیں لکھے ہوئے ہیں، اور روزیاں غنی ہوئی ہیں ان میں سے کسی چیز کو اللہ اس کے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر سے کرنے والا نہیں ہے۔ اگر تو اللہ سے یہ مانگی کہ تجھے جہنم کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچائے تو بہتر ہوتا۔ ایک شخص بولا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بندر اور سور ان لوگوں میں سے ہیں جو سچ ہوئے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا ان کو عذاب دیا ان کی نسل نہیں چلائی اور بندر اور سور تو ان لوگوں سے پہلے موجود تھے۔

باب: (انسانی) پیدائش کس طرح ہوتی ہے اور شقاوت اور سعادت کے بارے میں۔

1847: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (صادق المصدوق) سچے ہیں اور سچے کئے گئے ہیں (فرمایا کہ) بیشک تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے، پھر چالیس دن جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے، پھر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے، وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور اس کو چار باتوں کا حکم ہوتا ہے۔ ایک تو اس کی روزی لکھنا (یعنی محتاج ہوگا یا مالدا)، دوسرے اس کی عمر لکھنا (کہ کتنا بچے گا)، اور تیسرے اس کا عمل لکھنا (کہ کیا کیا کرے گا) اور یہ لکھنا کہ نیک بخت (جنتی) ہوگا یا بد بخت (جہنمی) ہوگا۔ پس میں قسم کھاتا ہوں اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ بیشک تم لوگوں میں سے کوئی اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں بالشت بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے (یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے) پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے، پس وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں چلا جاتا ہے۔ اور کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے، یہاں تک کہ دوزخ میں اور اس میں سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا کہ تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہوتا ہے، پس وہ بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے اور پھر بہشت میں چلا جاتا ہے۔

1848: سیدنا حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب نطفہ چالیس یا پینتالیس رات رحم میں ٹھہر جاتا ہے تو فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ رب! اس کو بد بخت لکھوں یا نیک بخت؟ پھر اللہ تعالیٰ جو کہتا ہے ویسا ہی لکھتا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ مر لکھوں یا عورت؟ پھر اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے۔

بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْبِي أَبِي سَفْيَانَ وَيَأْبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ سَأَلْتِ اللَّهَ لِأَجْلِ مَضْرُوبَةٍ وَأَنْتِ مَوْطُوءَةٌ وَأَرْزَاقٌ مَقْسُومَةٌ لَا يُعْجَلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخَّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعَالِيكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفَرْدَةُ وَالْخِتَابِيُّ هِيَ مِمَّا مَسِيخٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذَّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ تَسْلًا وَإِنَّ الْفَرْدَةَ وَالْخِتَابِيَّ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ *

باب فِي الْخَلْقِ كَيْفَ يُخْلَقُ وَالشَّقَاوَةُ وَالسَّعَادَةُ
١٨٤٧ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا *

١٨٤٨ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْبَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقَرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ؟ فَيَكْتُبَانِ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَذْكَرٌ أَوْ أُنْسَى؟ فَيَكْتُبَانِ

ویسا ہی لکھتا ہے اور اس کا عمل، اثر، عمر اور روزی لکھتا ہے پھر کتاب لپیٹ دی جاتی ہے، نہ اس سے کوئی چیز بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے۔

1849: سیدنا عامر بن وائلہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے بد بخت ہے اور نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت پائے۔ عامر بن وائلہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے پاس آئے جن کو حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کہتے تھے، اور ان سے عبداللہ بن مسعود کا یہ قول بیان کیا اور کہا کہ بغیر عمل کے آدمی کیسے بد بخت ہوگا؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے کہ تو اس سے تعجب کرتا ہے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس کی صورت بناتا ہے اور اس کے کان، آنکھ، کھال، گوشت اور ہڈی بناتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے کہ اے رب! یہ مرد ہو یا عورت؟ پھر اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے کہ اے رب! اس کی عمر کیا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے کہ اے رب! اس کی روزی کیا ہے؟ پھر جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ اپنے ہاتھ میں یہ کتاب لے کر باہر نکلتا ہے اور اس (کتاب) سے نہ کچھ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے۔ اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ (فرشتہ پوچھتا ہے کہ) یہ تندرست اعضاء والا ہو یا عیوب دار، پھر اللہ اس کو عیب سے پاک یا عیب والا پیدا کرتا ہے۔

باب: انسان کی تقدیر میں اس کا حصہ زنا لکھ دیا گیا ہے۔

1850: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کی تقدیر میں زنا سے اس کا حصہ لکھ دیا گیا ہے جس کو وہ خواہ مخواہ کرے گا۔ تو آنکھوں کا زنا دیکھتا ہے، کانوں کا زنا سنتا ہے، زبان کا زنا بات کر کے، ہاتھ کا زنا پکڑنا (اور چھونا) ہے، پاؤں کا زنا (برائی کی طرف) چلنا ہے، دل کا زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرمگاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ۔

باب: اللہ تعالیٰ کا دلوں کو جس طرح چاہے پھیر دینا۔

1851: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آدمیوں کے دل اللہ تعالیٰ آدھ لکھوں کے درمیان ایک دل کی طرح ہیں، وہ ان کو پھراتا ہے جس طرح چاہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوا کو اپنی اطاعت پر پھیر دے۔

وَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَثَرَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ ثُمَّ نُطْوَى الصُّحُفَ فَلَا يَزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ *

۱۸۴۹ عَنْ غَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعَظَ بغيرِهِ فَأَنَّى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ حُدَيْفَةُ بْنُ أَسِيدِ الْغَفَارِيِّ فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْفَى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَتَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَأَنَّى سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ لِنَتَانٍ وَأَرْتَبُونَ لَيْلَةَ بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذْكَرُ أَمْ أُنْثَى؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ؟ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَى مَا أُمِرَ وَلَا يُنْقَصُ *

وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: أَسْوَى أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ؟

فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ سَوِيًّا أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ *

باب كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيئُهُ مِنَ الزُّمَى

۱۸۵۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيئُهُ مِنَ الزُّنَا مُذْرِكًا ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زَنَاهُمَا التَّظَرُّ وَالْأَذْنَانِ زَنَاهُمَا السَّمْعَانِ وَاللِّسَانُ زَنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زَنَاهَا التَّطَشُّ وَالرِّجْلُ زَنَاهَا الْخَطَا وَالْقَلْبُ يَهُوِي وَيَمْنَى وَيَصْدُقُ ذَلِكَ الْفُرْجُ وَيُكْذِبُهُ *

باب تَصْرِيفُ اللَّهِ الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ

۱۸۵۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كَلَمَاتُ بَيْنَ إصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ كَقَلْبِ وَاحِدٍ يُصْرِفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْرِفُ الْقُلُوبِ صَرَفَ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ *

باب: ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا کیا جاتا ہے۔

1852: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، (اسلام کی استعداد پر پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس کے والدین اسلام پر ہوں تو وہ اسلام پر قائم رہتا ہے ورنہ وہ اسے اپنے دین پر کر لیتے ہیں لیکن اسلام کی استعداد اس میں پھر بھی قائم رہتی ہے اور اسی لئے ان میں سے کچھ بعد میں اسلام قبول کر لیتے ہیں) پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں، جیسے جانور چار پاءوں والا ہمیشہ سالم جانور رہتا ہے، کیا تمہیں ان میں کوئی کان کٹا ہوا جانور محسوس ہوتا ہے؟ پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تمہارا جی جا ہے تو اس آیت کو پڑھو کہ "اللہ کی پیدائش جس پر لوگوں کو بنایا اللہ کی پیدائش نہیں بدلتی....." پوری آیت (الروم: 30)۔

باب: مشرکین کی اولاد کے متعلق جو بیان ہوں

1853: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب ان کو پیدا کیا تو وہ خوب جانتا ہے کہ وہ (بڑے ہو کر) کیا عمل کرتے۔

باب: اس لڑکے کے متعلق جس کو سیدنا خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا۔

1854: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ لڑکا جس کو سیدنا خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا، کفر پر پیدا ہوا تھا (یعنی بڑا ہو کر کافر ہو جاتا) اور اگر جیتا تو اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر میں پختہ کر دیتا۔

باب: ان (بچوں) کے متعلق جو بیچن میں فوت ہو گئے اور اہل جنت اور اہل دوزخ کی پیدائش کا ذکر، حالانکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

1855: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک بچے کے جنازہ پر بلایا گیا جو انصار میں سے تھا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ خوشی ہو اس کو یہ تو جنت کی چیزوں میں سے ایک چیز یا ہوگا، نہ اس نے ربائی کی، نہ ربائی کی حرکت پہنچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اور کچھ کہتی ہے اسے عائشہ؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے لئے لوگوں کو بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور جہنم کے لئے لوگوں کو بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

باب: كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

۱۸۵۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَاهُ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجْسِسَانِهِ كَمَا تَنْتَجِ النَّهْيَةُ بَيْهْمَةَ جَمْعَاءَ عَلَى نَحْسُونَ فِيهَا مِنْ جَذَعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَفْرَعُوا ابْنَ شَيْمٍ (فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ... الآية) (الروم: ۳۰) *

باب: مَا ذُكِرَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

۲۸۵۳: عَنْ نَبِيِّ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللَّهُ أَغْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ إِذْ خَلَقَهُمْ *

باب: فِي الْغُلَامِ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
۱۸۵۴: عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طَبِعَ كَاهِلًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْحَقَ أَبُوَيْهِ طَلِيكًا وَكُفْرًا *

باب: فِي ذِكْرِ مَنْ مَاتَ مِنَ الصَّبِيَّانِ وَخَلِقِ أَهْلِ الْعَيْتَةِ وَالنَّارِ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ

۱۸۵۵: عَنْ عَلِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى حَنَازَةَ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَوْبِي لِهَذَا خُضِرَ فَوْزٌ مِنْ عَصَائِرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَخْمَلِ الشُّوْبَ وَلَمْ يَنْرُكْهُ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَلِيَّةُ؟ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَغْلَابًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَغْلَابًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ *

علم کے بیان میں

باب: علم کے اٹھ جانے اور جہالت کے عام ہو جانے کے بیان میں۔
1856: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کیا میں تم سے وہ حدیث بیان نہ کروں جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور میرے بعد کوئی ایسا شخص تم سے یہ حدیث بیان نہ کرے گا جس نے اس کو آپ ﷺ سے سنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی اور ناکھلم کھلا ہوگا اور شراب پی جائے گی اور مرد کم ہو جائیں گے، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد ہوگا جو ان کی خبر گیری کرے گا (یعنی لڑائیوں میں بہت سارے مرد مارے جائیں گے) اور عورتیں رہ جائیں گی۔

باب: علم کے قبض ہو جانے کے متعلق۔

1857: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمانہ قریب ہو جائے گا اور علم اٹھایا جائے گا (یعنی زمانہ قیامت کے قریب ہو جائے گا) اور (عالم میں) فتنے پھیل جائیں گے۔ اور دلوں میں بخیلی ڈال دی جائے گی (لوگ زکوٰۃ اور خیرات نہ دیں گے) اور ہرج بہت ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کشت و خون (یعنی قتل و خونریزی)۔

باب: علماء کے اٹھائے جانے سے علم کے اٹھانے جانے کے متعلق۔

1858: سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل اس طرح علم نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے جھین لے، لیکن اس طرح اٹھائے گا کہ عالموں کو اٹھالے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنے سردار بنا لیں گے۔ ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

باب: جو شخص اسلام میں اچھا یا بُرا طریقہ جاری کرے۔

1859: سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ اعرابی لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے وہ کھل پہنے ہوئے تھے۔ پس آپ ﷺ نے ان کا بُرا حال دیکھا تو لوگوں کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی۔ لوگوں نے صدقہ دینے میں دیر کی، یہاں تک کہ اس بات کا رنج آپ ﷺ کے چہرے پر معلوم ہوا۔ پھر ایک انصاری شخص روپوں کی ایک تھیلی لے کر آیا، پھر دوسرا آیا، یہاں تک کہ (صدقہ اور خیرات کا) تار بندھ گیا اور آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی۔

کتابُ العلم

باب فی رفع العلم وظہور الجہل

۱۸۵۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ إِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزُّنَا وَيَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَيَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لْخَمْسِينَ امْرَأَةً قِيمَةٌ وَاحِدَةٌ *

باب فی قبض العلم

۱۸۵۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ وَيَلْقَى الشُّعْ وَيَكْتَسِرُ الْهَرَجُ قَالُوا وَمَا الْهَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ *

باب فی قبض العلم بقبض العلماء

۱۸۵۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ التَّرَاغَا يَنْتَرِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَتْرَكَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَالًا فَسَلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا *

باب من سن سنة حسنة أو سيئة في الإسلام

۱۸۵۹ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ فَذُ أَصَابَتُهُمْ حَاجَةً فَحَتَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَنُوا عَنْهُ حَتَّى رَمَى ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنْ رَجَلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ رِزْقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَابَعُوا

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے (یعنی عمدہ کام کو جاری کرے جو شریعت کی رو سے ثواب ہو اور اس کا نمونہ قرآن و سنت میں موجود ہو) پھر لوگ اس کے بعد اس کام پر عمل کریں تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنے والوں کو ہوگا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی اور جو اسلام میں بُرا طریقہ جاری کرے (مثلاً بدعت یا گناہ کا کام) اور لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر گناہ اس پر لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

باب: جو آدمی ہدایت یا گمراہی کی طرف بلا تا ہے۔

1860: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہدایت کی طرف بلائے، اس کو ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے گا، اس کو گناہ پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

باب: قرآن کے علاوہ کچھ لکھنے اور نبی ﷺ پر جھوٹ بولنے سے بچنے کے متعلق۔

1861: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میرا کام) مجھ سے مت لکھو اور جس نے کچھ مجھ سے سن کر لکھا ہو تو وہ اس کو مٹا ڈالے مگر قرآن کو نہ مٹائے۔ البتہ میری حدیث بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جس نے قصداً مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

1862: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میرے اوپر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں ہے جیسے کسی اور پر جھوٹ باندھنا، (کیونکہ اور کسی پر جھوٹ باندھنے سے جھوٹ بولنے والے کا نقصان ہوگا یا جس پر جھوٹ باندھا اس کا بھی یا اور تین آدمیوں کا سہی۔ لیکن رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے سے ایک عالم گمراہ ہوگا اور دنیا کو نقصان پہنچے گا)۔ پھر جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ باندھے، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

1863: سیدنا سرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ سے حدیث نقل کرے اور وہ خیال کرتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے، تو وہ خود جھوٹا ہے۔

حَتَّىٰ عَرَفَ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وَزْرٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ *

باب مَنْ دَعَا إِلَىٰ هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ

1860 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَىٰ هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورٍ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَىٰ ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا *

باب فِي كِتَابَةِ غَيْرِ الْقُرْآنِ وَالتَّحْدِيثِ مِنَ الْكُذْبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1861 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُوهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَامٌ أَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ *

1862 عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَذَبَ عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذْبِ عَلَيَّ أَحَدٍ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ *

1863 عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَىٰ أَنَّهُ كَذَبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ *

دعاء کے مسائل

باب: اللہ تعالیٰ کے ناموں کے متعلق اور (اس شخص کے متعلق) جو ان کو یاد کرتا ہے۔

1864: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہیں۔ جو کوئی ان کو یاد کر لے (یعنی ان ناموں کے معنی پر عقیدہ رکھ کر عمل کرے) وہ جنت میں جائے گا اور اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو دوست رکھتا ہے (اس لئے پورے سونام نہیں بتائے اگرچہ اللہ کے نام بے شمار ہیں)۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا۔

1865: سیدنا فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا دعا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں ان کاموں کی برائی سے جو میں نے کئے ہیں اور ان کی برائی سے جو میں نے نہیں کئے، تیری پناہ مانگتا ہوں۔

1866: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ "اے اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا۔ اے مالک! میں اس بات سے تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے بھٹکا دے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور تو زندہ ہے جس کو موت نہیں اور جن و انس مرتے ہیں۔"

1867: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور صبح ہوتی تو فرماتے کہ سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کی اچھی آزمائش کو سن لیا۔ اے ہمارے رب! ہمارے ساتھ رہ (یعنی مدد کو) اور ہم پر اپنا فضل کر اور میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

1868: سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میری خطا، میری نادانی اور میری زیادتی کو بخش دے جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی اور بخش دے اس چیز کو جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! بخش دے میرے ارادہ کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ کو اور میری بھول چوک اور قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہے۔ اے مالک! میرے اگلے، پچھلے، چھپے اور ظاہر گناہوں کو اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، بخش دے۔ تو ہی مقدم کرنے والا اور تو ہی مؤخر کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

کتاب الدعاء

باب فِيْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَفِيْمَنْ اَخْصَاهَا

۱۸۶۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنَّ اللّٰهَ وَثَرُيْحُ الْوِثْرِ *
باب دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۶۵ عَنْ فِرْوَةَ بْنِ نُوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُ بِهٖ اللّٰهُ؟ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمَلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ *

۱۸۶۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنْبَسْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَصَلِّيَ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ وَالْجِسْنُ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ *

۱۸۶۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَّاسْحَرَ يَقُوْلُ سَمِعَ سَمِعَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحَسَنَ بِلَاغِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَاَفْضَلَ عَلَيْنَا عَانِدًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ *

۱۸۶۸ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْهُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطِيْئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمَقْدَمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخَّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ *

1869: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! میرے دین کو سنوار دے جو کہ میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور میری دنیا کو سنوار دے کہ جس میں میری روزی اور زندگی ہے۔ اور میری آخرت کو سنوار دے کہ جس میں میری واپسی ہے۔ اور میری زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں زیادتی اور میری موت کو ہر شر سے میری راحت کا سبب بنا دے۔ (یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے)۔

1870: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، (حرام سے) پابکد امی اور دل کی ولتندی مانگتا ہوں۔

1871: سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، بخلی، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاک کر دے کہ تو اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے، تو اس کا آقا اور مولیٰ ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دل سے جو تیرے سامنے نہ بچکے، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

باب: "اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني"

1872: سیدنا ابو مالک رضی اللہ عنہ اجمعی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جب اپنے رب سے مانگوں تو کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کہہ "اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے (گناہوں سے) بچا اور مجھے (حلال و پاکیزہ) رزق عطا فرما" اور آپ ﷺ ان کلمات کو فرماتے وقت ایک ایک انگلی بند کرتے جاتے تھے تو سب بند کر لیں صرف انگوٹھا رہ گیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمے دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے تیرے لئے اکٹھا کر دیں گے۔

باب: "اللهم اتنا في الدنيا حسنة و....." کی دعا۔

1873: عبد العزيز (ابن صہیب) کہتے ہیں کہ قتادہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کسی دعا زیادہ مانگا کرتے تھے؟ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ اکثر یہ دعا مانگتے تھے کہ "اے اللہ! ہمیں دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی دے اور جہنم کے عذاب سے بچالینا" اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بھی جب دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اس میں

۱۸۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلْ لِي مِنَ كُلِّ شَرٍّ *

۱۸۷۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالْعِفَافَ وَالنَّعْيَ *

۱۸۷۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْمَهْرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ آتْ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكَّاهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَتَيْبَاهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا *

باب الدعاء "اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني"

۱۸۷۲ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَيَجْمَعْ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ *

باب الدعاء "اللهم اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقلنا عذاب النار"

۱۸۷۳ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ (وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ) قَالَ سَأَلَ قَتَادَةَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ؟ قَالَ كَانَ أَكْثَرَ دَعْوَةَ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ اللَّهُمَّ (آتَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَلْنَا عَذَابَ النَّارِ) قَالَ وَكَانَ

بھی یہ دعا ملتی ہے۔

باب: ہدایت اور سیدھا رہنے کی دعا۔

1874: سیدنا علیؑ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کہا کرو۔ اے اللہ! مجھے ہدایت کرو اور مجھے سیدھا کر دے اور فرمایا کہ اس دعا کے مانگتے وقت ہدایت سے (مراد) راستہ کی ہدایت اور راستی (سیدھا رہنے) سے (مراد) تیر کی درستی کا دھیان رکھا کرو۔

باب: نیک اعمال، جو اللہ تعالیٰ کیلئے کئے ہوں، ان کے واسطے سے دعا کرنا

1875: سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا: تین آدمی جا رہے تھے کہ انہیں شدید بارش نے آیا تو انہوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لی۔ اتنے میں پہاڑ پر سے ایک پتھر غار کے منہ پر آگرا اور غار کا منہ بند ہو گیا۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اپنے اپنے نیک اعمال کا خیال کرو جو اللہ تعالیٰ کے لئے کئے ہوں اور ان اعمال کے وسیلہ سے دعا مانگو شاید اللہ تعالیٰ اس پتھر کو تمہارے لئے ہٹا دے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے اور میری بیوی اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں ان کے واسطے بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ پھر جب میں شام کے قریب چرا کر لاتا تھا تو ان کا دودھ دوہتا تھا، اور اول اپنے ماں باپ سے شروع کرتا تھا یعنی ان کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے درخت نے ڈر ڈالا (یعنی چارہ بہت ڈر ملا)، پس میں گھر نہ آیا یہاں تک کہ مجھے شام ہو گئی تو میں نے اپنے ماں باپ کو سوتا ہوا پایا۔ پھر میں نے پہلے کی طرح دودھ دوہا اور دودھ لے کر والدین کے سر ہانے کھرا ہوا۔ مجھے بُرا لگا کہ میں ان کو نیند سے جگاؤں اور بُرا لگا کہ ان سے پہلے بچوں کو پلاؤں۔ اور بچے بھوک کے مارے میرے دونوں پیروں کے پاس شور کر رہے تھے۔ سو اسی طرح برابر میرا اور ان کا حال صبح تک رہا (یعنی میں ان کے انتظار میں دودھ لئے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ میں نے پیانہ لڑکوں کو پلایا) پس الہی! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کے واسطے کیا تھا تو اس پتھر سے ایک راستہ کھول دے جس میں سے ہم آسمان کو دیکھیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو تھوڑا سا کھول دیا اور انہوں نے اس میں سے آسمان کو دیکھا۔ دوسرے نے کہا کہ الہی! ماجرا یہ ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا جیسے مرد عورت سے کرتے ہیں (یعنی میں اس کا کمال درجے عاشق تھا)، سو اس کی طرف مائل ہو کر میں نے اس کی ذات کو چاہا (یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا)۔ اس نے نہ مانا اور کہا کہ جب تک سو اشرفیاں نہ دے گا میں راضی نہ ہوں گی۔ میں نے

اَنْسَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهِ *

باب الدُّعَاءُ بِالْهُدَايَةِ وَالسَّدَادِ

١٨٧٤ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَادْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتِكَ الطَّرِيقَ وَالسَّدَادَ السَّهْمَ *

باب الدُّعَاءُ بِمَا عَمِلَ اللَّهُ مِنَ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ

١٨٧٥ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ يَمْشُونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَّأُوا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انظُرُوا أَعْمَالَ عَمَلْتُمُوهَا صَالِحَةٌ لِلَّهِ فَادْعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِهَا لَعَلَّ اللَّهَ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالذَّانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَأَمْرَاتِي وَلِي صَبِيَّةٌ صَغِيرَةٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ قِدَانًا بِالْوَدِيِّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِي وَابْنِ نَائِي بِي ذَاتِ يَوْمٍ الشَّجَرِ فَلَمَّ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَحَلَبْتُ بِالْحَلَابِ فَقَمَسْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أَوْقِفَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِي الصَّبِيَّةَ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةَ يَنْصَاغُونَ عِنْدَ قَدَمِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِبِي وَذَائِبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنِ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمٌّ أَحَبَّيْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجَالُ

کوشش کی اور سواشرفیاں مکا کر اس کے پاس لایا۔ جب میں جتنی عمل کرنے کے لئے بیٹھا (یعنی جماع کے ارادہ سے) تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مہر کو جائز طریقہ سے مت توڑ (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر)۔ سو میں اس کے اوپر سے اٹھ کھڑا ہوا۔ الہی! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لئے کیا تھا تو اس عار کو تھوڑا سا اور کھول دے۔ اللہ تعالیٰ نے تھوڑا سا اور کھول دیا (یعنی وہ راستہ بڑا ہو گیا)۔ تیسرے نے کہا کہ الہی میں نے ایک شخص سے ایک فرق (وہ برتن جس میں سولہ رطل اناج آتا ہے) چاول پر مزدوری لی، جب وہ اپنا کام کر چکا تو اس نے کہا کہ میرا حق دے میں نے فرق بھر چاول اس کے سامنے رکھے تو اس نے نہ لئے۔ میں ان چاولوں کو بوتارہا (اس میں برکت ہوئی)، یہاں تک کہ میں نے اس مال سے گائے بیل اور ان کے چرانے والے غلام اکٹھے کئے۔ پھر وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار۔ میں نے کہا کہ جا اور گائے بیل اور ان کے چرانے والے سب تولے لے۔ وہ بولا کہ اللہ (جبار) سے ڈر اور مجھ سے مذاق مت کر۔ میں نے کہا کہ میں مذاق نہیں کرتا، وہ گائے بیل اور چرانے والوں کو تولے لے۔ اس نے ان کو لے لیا۔ سو اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لئے کیا تھا تو جتنا باقی ہے وہ بھی کھول دے۔ پس حق تعالیٰ نے عار کا باقی ماندہ منہ بھی کھول دیا (اور وہ لوگ اس عار سے باہر نکلے)۔

باب: مشکل وقت کی دعا۔

1876: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سختی (اور مشکل) کی وقت یہ دعا پڑھتے: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے جو بڑی عظمت والا بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے جو بڑے عرش کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے جو آسمان، زمین اور عزت والے عرش کا مالک ہے۔“

باب: بندے کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے، جب تک وہ جلدی نہ کرے۔

1877: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بندے کی دعا ہمیشہ قبول ہوتی ہے، جب تک وہ گناہ یا نانا توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جلدی کے کیا معنی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہے کہ میں نے دعا کی، اور دعا کی میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول ہو، پھر ناامید ہو جائے اور دعا چھوڑ دے۔ (یہ مالک کو ناگوار گزرتا ہے پھر وہ قبول نہیں کرتا۔ بندے کو چاہئے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل و کرم کی امید رکھے اور اگر دنیا میں دعا قبول نہ ہوگی تو آخرت میں اس کا صلہ

النساء وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتَيْتَهَا بِمَانَسَةِ دِينَارٍ فَعَبْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَجَنَّتْهَا بِهَسَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ لِحَاثِمِ إِلَّا بِحَقِّهِ فَمُتُّ عَنْهَا فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أُجْرًا بِفَرَقٍ أَرَزُّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَمَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَفَقَهُ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أُرْزِعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَطْلُمْنِي حَقِّي قُلْتُ أَذْهَبَ إِلَيَّ نَبْلُكَ الْبَقْرَ وَرِعَانَهَا فَخَذَهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ ذَلِكَ الْبَقْرَ وَرِعَاءَهَا فَأَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ مَا بَقِيَ *

باب الدعاء عند الكرب

۱۸۷۶ عن ابن عباس رضي الله عنه أن نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يقول عند الكرب "لا إله إلا الله العظيم الحليم لا إله إلا الله رب العرش العظيم لا إله إلا الله رب السموات ورب الأرض رب العرش الكريم" *

باب يستجاب للعبد ما لم يعجل

۱۸۷۷ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا يزال يستجاب للعبد ما لم يدع يائمه أو قطعة راحم ما لم يستعجل قيل يا رسول الله ما الاستعجال؟ قال يقول قد دعوت وقد دعوت فلم أر يستجيب لي فيستحسر عند ذلك ويدع الدعاء *

طے گا۔

باب: دعائیں یقین اور اصرار (ہونا چاہیے اور دعائیں) ”اگر تو چاہے“ نہیں کہنا چاہیے۔

1878: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اور اے اللہ! اگر تو چہے تو مجھ پر رحم کر۔ بلکہ اسے چاہیے کہ دعائیں اصرار کرے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اس کو مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

باب: رات میں ایک ایسا وقت بھی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

1879: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگے، اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کرتا ہے۔ اور یہ (گھڑی) ہر رات میں ہوتی ہے۔

باب: رات کے آخر حصہ میں دعاء اور ذکر کرنے کی ترغیب اور اس میں قبولیت کا بیان۔

1880: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا پروردگار جو بڑی برکتوں والا اور بلند ذات والا ہے، ہر رات کی آخری تہائی میں آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے؟ میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے؟ میں اس کو دوں، کوئی ہے جو مجھ سے بخش چاہے؟ میں اسے بخش دوں۔

باب: مرغ کی آواز کے وقت کی دعا۔

1881: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے۔ اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو)، کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

باب: مسلمان کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے دعا کرنا۔

1882: سیدنا صفوان (اور وہ ابن عبد اللہ بن صفوان تھے اور ان کے نکاح میں امّ درداء تھیں) نے کہا کہ میں (ملک) شام میں آیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مکان پر گیا۔ لیکن وہ نہیں ملے اور سیدہ امّ درداء رضی اللہ عنہا ملیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ امّ درداء نے کہا کہ تو میرے لئے دعا کرنا، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ

باب العزم فی الدعاء، ولا یقل: ان شئت

۱۸۷۸ عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يقولن احدكم اللهم اغفر لي ان شئت اللهم ارحمني ان شئت لعزم في الدعاء فان الله صانع ما شاء لا مكره له *

باب في الليل ساعة يستجاب فيها

۱۸۷۹ عن جابر رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان في الليل لساعة لا يوافقها رجل مسلم يسأل الله خيرا من امر الدنيا والاخرة الا اعطاه اياه وذلك كل ليلة *

باب الترغيب في الدعاء والدخرك في آخر الليل والاجابة فيه

۱۸۸۰ عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الاخر فيقول من يدعوني فاستجب له؟ ومن يسألني فاعطيه؟ ومن يستغفرني فاعفر له؟ *

باب الدعاء عند صباح الديكة

۱۸۸۱ عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم صباح الديكة فاسألوا الله من فضله فإنها رأت ملكا واذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذوا بالله من الشيطان فإنها رأت شيطانا *

باب الدعاء للمسلم يظهر الغيب

۱۸۸۲ عن صفوان (وهو ابن عبد الله بن صفوان وكانت تحتة ام الدرداء) قال قدمت الشام فأتيت ابا الدرداء في منزله فلم أجده ووجدت ام الدرداء فقالت أتريد الحج العام؟ فقلت نعم قالت فادع الله لنا بخير فان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول دعوة المرأة المسلم لأخيها يظهر الغيب مستجابة عند رأسه ملك موكل كلما دعا لأخيها

معمین ہے، جب وہ اپنے بھائی کی بہتری کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے آمین اور تمہیں بھی یہی ملے گا۔ پھر میں بازار کو نکلا تو ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا۔

باب: دنیا میں جلدی سزا کی دعا کرنا مکروہ ہے۔

1883: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہو گیا تھا (یعنی بہت ضعیف اور ناتواں ہو گیا تھا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے استفسار فرمایا کہ تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا اللہ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا؟ وہ بولا کہ ہاں! میں یہ کہا کرتا تھا کہ اے اللہ! جو کچھ تو مجھے آخرت میں عذاب کرنے والا ہے، وہ دنیا ہی میں کر لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبحان اللہ! تجھ میں اتنی طاقت کہاں ہے کہ تو (دنیا میں) اللہ کا عذاب اٹھا سکے، تو نے یہ کیوں نہیں کہا کہ اے اللہ! مجھے دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور مجھے جہنم کے عذاب سے بچا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیلئے اللہ عزوجل سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھا کر دیا۔

باب: کسی تکلیف کی بناء پر موت کی آرزو کرنے کی کراہت اور دعائے خیر کا بیان۔

1884: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص کسی نازل ہونے والی مصیبت یا آفت کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یوں کہے کہ اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک جینا میرے لئے بہتر ہو اور اس وقت موت دے دینا جب مرنا میرے لئے بہتر ہو۔

1885: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت کے آنے سے پہلے موت کی دعا کرے۔ کیونکہ تم میں سے جو کوئی مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور مومن کو زیادہ عمر ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے (کیونکہ وہ زیادہ نیکیاں کرتا ہے)۔

بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُؤَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ قَالَ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ يَرَوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب كَرَاهِيَةُ الدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا
١٨٨٣ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَّتْ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ؟ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللَّهُمَّ (أَتَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)؟ قَالَ قَدَعَا اللَّهُ لَهُ فُشِّفَ *

باب فِي كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ لِضُرِّ نَزَلَ وَالِدُ الدُّعَاءِ بِالْخَيْرِ

١٨٨٤ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِضُرِّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًّا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْسِبْنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي *

١٨٨٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ غَمْرُهُ إِلَّا خَيْرًا *

ذکر کے بیان میں

باب: اللہ کے ذکر کی ترغیب اور ہمیشہ اللہ کا ذکر کر کے اس کا تقرب حاصل کرنے کی ترغیب۔

1886: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے خیال کے پاس ہوں (یعنی اس کے گمان اور انکل کے ساتھ۔ نووی نے کہا کہ یعنی بخشش اور قبول سے اس کے ساتھ ہوں) اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں (رحمت، توفیق، ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جمع میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس جمع میں یاد کرتا ہوں جو اس کے جمع سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کے جمع میں) اور جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باغ (دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر) اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑا ہوا آتا ہوں۔

باب: ذکر اللہ پر بیعتگی اور اس کے ترک کے بیان میں۔

1887: ابو عثمان نہدی سیدنا حذلقہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے کاموں میں سے تھے)، انہوں نے کہا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور پوچھا کہ اے حذلقہ! تو کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ حذلقہ رضی اللہ عنہ تو منافق ہو گیا (یعنی بے ایمان)۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سبحان اللہ! تو کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں، آپ ﷺ ہمیں دوزخ اور جنت یاد دلاتے ہیں تو گویا کہ وہ دونوں ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ پھر جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے نکل آتے ہیں تو بیوی بچوں اور کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہمارا بھی یہی حال ہے۔ پھر میں اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! حذلقہ تو منافق ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم آپ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں دوزخ اور جنت یاد دلاتے ہیں تو گویا کہ وہ دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں۔ پھر جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بیوی بچوں اور دوسرے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری

کتابُ الذِّکْرِ

باب التَّزْعِيبُ فِي ذِكْرِ اللَّهِ وَالتَّقَرُّبُ إِلَيْهِ بِدَوَامِ ذِكْرِهِ

۱۸۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأِ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأِ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي بِمِشْيِ آتَيْتُهُ هَرُونََةً *

باب فِي الدَّوَامِ عَلَى الذِّكْرِ وَتَوَكُّهِ

۱۸۸۷ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِيِّ عَنْ حَظَلَةَ الْأَسْبَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِينِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَظَلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ نَافِقٌ حَظَلَةَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّكَ رَأَيْتَ الْعَيْنِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالصَّيِّغَاتِ فَتَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا فَاثَلَطْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ نَذْكُرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّكَ رَأَيْتَ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ غَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالصَّيِّغَاتِ تَسِينَا كَثِيرًا

جان ہے! اگر تم سدا اسی حال پر قائم رہو جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الہی میں رہو تو البتہ فرشتے تم سے تمہارے بستروں اور تمہاری راہوں میں مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ! ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت رب کی یاد۔ تین باریہ فرمایا۔

باب: اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت پر اکٹھے ہونے کے بیان میں۔
1888: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مومن پر سے کوئی دنیا کی سختی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر سے آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا۔ اور جو شخص مفلس کو مہلت دے (یعنی اس پر اپنے قرض کا تقاضا اور سختی نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا میں اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کا عیب ڈھانپے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اور آخرت میں اس کا عیب ڈھانکے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا اور جو شخص حصول علم کے لئے کسی راستے پر چلے (یعنی علم دین خالص اللہ کے لئے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ سہل کر دے گا اور جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں اللہ کی کتاب پڑھنے اور پڑھانے کے لئے جمع ہوں تو ان پر اللہ تعالیٰ کی سکینت اترتی ہے۔ اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے پاس رہنے والوں (یعنی فرشتوں) میں کرتا ہے اور جس کا نیک عمل ست ہو تو اس کا خاندان (نسب) اس کو آگے نہیں بڑھائے گا۔ (کچھ کام نہ آئے گا)۔

باب: جو اللہ کے ذکر اور اس کی حمد کے لئے بیٹھتا ہے، اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اس پر فخر کرتا ہے۔

1889: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں (لوگوں کا) ایک حلقہ دیکھا تو پوچھا کہ تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ وہ بولے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! کیا تم اسی لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! صرف اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے تمہیں اس لئے قسم نہیں دی کہ تمہیں جھوٹا سمجھا اور میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو مرتبہ تھا، اس مرتبہ کے لوگوں میں کوئی مجھ سے کم حدیث کا روایت کرنے والا نہیں ہے (یعنی میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت کرتا ہوں)۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے حلقہ پر نکلے اور پوچھا کہ تم کیوں بیٹھے ہو؟ وہ بولے کہ ہم اللہ جل و علا کی یاد کرنے کو بیٹھے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَيَّ مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافِحَتِكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَيَّ فُرُشِكُمْ وَفِي طُوقِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

باب فِي الْاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى
۱۸۸۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسِّرْ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَحِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَتَمَسَّكُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ *

باب مَنْ جَلَسَ يَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ يَأْتِيهِ بِهِ الْمَلَائِكَةُ

۱۸۸۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيَّ حَلَقَةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْفَلِكُمْ نَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ يَمْتَزِلُنِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْلَ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيَّ حَلَقَةً مِنْ أَصْحَابِي فَقَالَ مَا

اسلام کی راہ بتلائی اور ہمارے اوپر احسان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی قسم! تم اسی لئے بیٹھے ہو؟ وہ بولے کہ اللہ کی قسم! ہم تو صرف اسی واسطے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں اس لئے قسم نہیں دی کہ تمہیں جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں میں فخر کر رہا ہے۔

باب: اللہ عزوجل کے ذکر کی مجالس بعد ما اور استغفار کی فضیلت کا بیان۔

1890: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو میرے پھرتے ہیں جنہیں اور کچھ کام نہیں وہ ذکر الہی کی مجلسوں کو ڈھونڈتے ہیں۔ پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الہی ہوتا ہے تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں، یہاں تک کہ ان کے پروں سے زمین سے لے کر آسمان تک جگہ بھر جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے جدا ہو جاتے ہیں تو فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں۔ اللہ جل و علا ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم زمین سے تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح (یعنی سبحان اللہ کہنا)، تیری بڑائی (اللہ اکبر کہنا)، تیری تجلیل (یعنی لا الہ الا اللہ کہنا) اور تیری تحمید (یعنی الحمد للہ کہنا) بیان کر رہے تھے۔ (یعنی سبحان اللہ والحمد للہ واللا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہیں) اور تجھ سے کچھ مانگ رہے تھے۔ اللہ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے۔ اللہ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے مالک! انہوں نے دیکھا تو نہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ پھر اگر وہ جنت کو دیکھتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اور وہ تیری پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ فرماتا ہے کہ وہ کس چیز سے میری پناہ مانگتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے مالک! تیری آگ سے۔ اللہ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ پھر اگر وہ میری آگ کو دیکھتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری بخشش طلب کر رہے تھے، اللہ فرماتا ہے (صدقہ اللہ کے کرم اور فضل اور عنایت پر)، میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے پناہ مانگتے ہیں اس سے پناہ دی۔ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے مالک! ان لوگوں میں ایک فلاں بندہ بھی تھا جو گنہگار ہے، وہ ادھر سے گزرا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ اللہ فرماتا ہے کہ میں نے اس کو بھی بخش دیا، وہ

أَجَلَسْتُمْ؟ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنُحَمِّدُهُ عَلَى مَا هَذَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ اللَّهُ مَا أَجَلَسْتُمْ إِلَّا ذَلِكَ؟ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجَلَسْنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَخْلِفْكُمْ نَهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَنَسَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ *

باب: فَضْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالِدُعَاءِ وَالِاسْتِغْفَارِ

۱۸۹۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةَ سَيَّارَةً فَضُلًّا يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَبِإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ فَهَدُّوا مَعَهُمْ وَخَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَأُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَزَّجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالُوا فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْسَرِ جِسْمٍ؟ فَيَقُولُونَ جَنَّا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالُوا وَمَاذَا يَسْأَلُونِي؟ قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّاتِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَني؟ قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجْرَتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فَبِهِمْ ثَلَاثَانَ عَشْرَةَ خَطَاةً إِذَا مَرَّ فَيَجْلِسُ مَعَهُمْ قَالُوا فَيَقُولُ وَلَمْ تَغْفِرْتُمْ لَهُمْ لِمَقُومٍ لَا يَشْتَقِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ

لوگ ایسے ہیں کہ جن کا ساتھی بد نصیب نہیں ہوتا۔

باب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں کے بیان میں۔

1891: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کی راہ میں جا

رے تھے کہ آپ ﷺ ایک پہاڑ پر سے گزرے جس کو حمد ان کہتے تھے۔ آپ

ﷺ نے فرمایا کہ چلو یہ حمد ان ہے مفردوں آگے بڑھ گئے۔ لوگوں نے عرض کیا

کہ یا رسول اللہ ﷺ! مفردوں کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کو کثرت

سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں۔

باب: لا الہ الا اللہ کہنے کے متعلق۔

1892: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے

کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنے لشکر کو

عزت دی اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے کافروں کی جماعتوں کو

مغلوب کر دیا اس کے بعد کوئی شے نہیں ہے۔

باب: اونچی آواز کے ساتھ ذکر کرنے کا بیان۔

1893: سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک

سفر میں تھے کہ لوگ بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے

لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو (یعنی آہستہ سے ذکر کرو)، کیونکہ تم کسی بہرے یا

عاقب کو نہیں پکارتے ہو بلکہ تم اس کو پکارتے ہو جو (ہر جگہ سے) سنتا ہے، نزدیک

ہے اور تمہارے ساتھ ہے (یعنی علم اور احاطہ سے)۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا

کہ میں آپ ﷺ کے پیچھے تھا اور میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن قیس! میں تمہیں جنت کے خزانوں میں

سے ایک خزانہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ!

بتلائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کہہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ (یہ کلمہ ہے

تقویٰ کا اور اس میں اقرار ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت، اس وجہ سے

اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے)۔

باب: شام کے وقت کیا کہنا چاہیے؟

1894: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب شام

ہوتی تو فرماتے کہ ہم نے شام کی، اور اللہ کے ملک نے شام کی، ہر طرح کی

تعریف اللہ کے لئے ہے، اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، جو اکیلا ہے اور اس

کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی سلطنت ہے، اسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر

ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد

کی اور اس رات کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں اور اس کے بعد کی بُرائی سے۔ اے

باب فِي الدَّاكِرَاتِ اللّٰهَ وَالدَّاكِرَاتِ

۱۸۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ

مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيرُوا

هَذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمَفْرُودُونَ قَالُوا وَمَا الْمَفْرُودُونَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الدَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالدَّاكِرَاتِ *

باب فِي التَّهْلِيلِ

۱۸۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اللّٰهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَخَدَهُ أَعْرَ جُنْدَهُ وَتَصَرَ عِبْدَهُ وَعَلَسَ الْأَحْزَابَ

وَخَدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ *

باب فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ

۱۸۹۳ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ

يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَيُّهَا النَّاسُ ارْتَبِعُوا عَلَيَّ أَنْفُسَكُمْ إِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ

أَصْمًا وَلَا غَانِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ

قَالَ وَأَنَا خَلْفَهُ وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَثْرٍ مِّنْ

كُتُوبِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ لَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ *

باب مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَسَاءِ

۱۸۹۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى

قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللّٰهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ

هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ

هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ

اللہ! میں سستی اور بڑھاپے کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جہنم سے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں (راوی) حسن بن عبید اللہ نے کہا کہ زبید (راوی) نے ابراہیم بن سوید سے اس میں یہ زیادہ بیان کیا، انہوں نے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے اور انہوں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اس کو مرفوعاً بیان کیا کہ ”اللہ واحد کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں ہر قسم کی بادشاہت اسی کے لئے ہے اور ہر قسم کی تعریف اسی (وحدہ لا شریک) کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھے والا ہے“

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب صبح ہوتی تو یہی دعا (اس طرح) کرتے کہ صبح کی ہم نے اور اللہ کے ملک نے صبح کی آخر تک (اور بجائے رات کے دن فرماتے)۔

باب: نیند اور لیٹنے وقت کیا کہے؟

1895: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں پر بچگی پینے کی وجہ سے نشان پڑ گئے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی (غلام) آئے، وہ آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ملیں اور ان سے یہ حال بیان کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کا حال بیان کیا۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بچھونے پر جا چکے تھے، ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے (یعنی میرے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیچ میں) یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر پائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دونوں کو وہ نہ بتاؤں جو اس چیز سے بہتر ہے جو تم نے مانگا (یعنی خادم سے) جب تم دونوں (سونے کے لئے) لیٹو تو چونتیس دفعہ ”اللہ اکبر“، تینتیس دفعہ ”سبحان اللہ“ اور تینتیس دفعہ ”الحمد للہ“ کہہ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے ایک خاد سے بہتر ہے۔ ایک دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب سے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے، کبھی ترک نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کہ کیا صفین کی رات بھی تو جواب دیا کہ ہاں! صفین کی رات بھی (نہیں چھوڑا)۔

1896: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: جب تو سونے کو جائے تو وضو کر جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پھر دعا پڑھ کر روٹ پر لیٹ کر کہہ ”اے اللہ! میں نے اپنا منہ تیرے لئے جھکا دیا اور اپنا کا“

مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَنِي فِيهِ زَيْنَدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ *

وَفِي رِوَايَةٍ: إِذَا أَصْبَحَ؛ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا:

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلُوكُ لِلَّهِ *

باب مَا يَقُولُ عِنْدَ التَّوْمِ وَأَخَذَ الْمَضْجِعِ

1895: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اشْتَكَّتْ مَا تَلَقَى مِنَ الرَّحَى فِي يَدِهَا وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِيًّا فَأُطْلِقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيئِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَيْهَا فَبَجَّاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضْجِعًا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَكَانِكُمْمَا لَقَعَدْنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِي عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُحَمِّدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ *

وَزَادَ فِي أُخْرَى: قَالَ عَلِيُّ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةً صَفِينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةً صَفِينَ *

1896: عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجِعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ

تھے سوئپ دیا اور تجھ پر بھروسہ کیا، تیرے ثواب کی خواہش سے اور تیرے عذاب سے ڈر کر۔ اور میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا۔ تجھ سے بچنے کے لئے نہ کوئی پناہ کی جگہ ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ۔ آخری بات یہی دعا ہو۔ (اور فرمایا کہ) پھر اگر تو اس رات کو مر جائے تو اسلام پر مرے گا (اور خاتمہ بخیر ہوگا) اور سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ان کلموں کو دوبارہ یاد کرنے کے لئے پڑھا تو ”بِئْسَ بَيْتٌكَ“ کے بدلے ”بِرَسُولِكَ“ کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”بِئْسَ بَيْتٌكَ“ کہو۔

1897: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو فرماتے کہ ”اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں“۔ اور جب (نیند سے) بیدار ہوتے تو فرماتے کہ ”شکراس اللہ کا، جس نے ہمیں مار کر زندہ کیا (یعنی سلا کر کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے) اور اسی کی طرف اٹھایا جانا یا لوٹنا ہے“۔

1898: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو سوتے وقت یہ پڑھنے کو کہا کہ ”اے اللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی مارے گا، تیرے ہی لئے جینا اور مرنا ہے، اگر تو اس کو زندہ کر دے تو اس کو اپنی حفاظت میں رکھ اور اگر مارے تو اس کو بخش دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کر رہا ہوں“ ان سے ایک شخص بولا کہ تم نے یہ دعا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ بلکہ ان سے سنی جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے، یعنی رسول اللہ ﷺ۔

1899: سمیل کہتے ہیں کہ جب ہم میں کوئی سونے لگتا تو ابوصالح اسے داہنی کروٹ پر سونے اور یہ دعا پڑھنے کا حکم دیتے کہ ”اے اللہ! آسمانوں کے مالک اور زمین کے مالک، عرش عظیم کے مالک، ہمارے اور ہر چیز کے مالک، دانے اور گٹھلی کو (درخت اگانے کے لئے) چیرنے والے اور تورات، انجیل اور قرآن مجید کے اتارنے والے! میں ہر چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو تھامے ہوئے ہے (یعنی تیرے اختیار میں ہے)۔ تو سب سے پہلے ہے کہ تیرے سے پہلے کوئی شے نہیں، تو سب کے بعد ہے کہ تیرے بعد کوئی شے نہیں (یعنی ازلی اور ابدی ہے)، تو ظاہر ہے کہ تیرے اوپر کوئی شے نہیں اور تو باطن ہے (یعنی لوگوں کی نظروں سے چھپا ہوا ہے) کہ تجھ سے درے کوئی شے نہیں (یعنی تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی)، ہم سے قرض دور کر دے اور ہمیں فقر سے مستغنی کر دے۔ ابوصالح اس دعا کو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے اور سیدنا ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے۔

قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتِ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنجَا مَعَكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِئْسَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ آخِرِ كَلَامِكَ فَإِنَّ مَتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مَتَّ وَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَّدْتُهُنَّ لِأَسْتَدْرِكُهُنَّ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ قُلِ آمَنْتُ بِبَيْتِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ *
1897: عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ *
1898: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَاتَهَا فَاعْفُ عَنِّي اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسْمَعْتَ هَذَا مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

1899: عَنْ سَمِيلٍ قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْإِنشَاءِ وَالنُّوَى وَمُنزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَفْضِلْ عَنَّا الدِّينَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرُوي ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

1900: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو اپنے تہبند کے اندرونی حصے سے اپنا بستر جھاڑے اور بسم اللہ کہے، اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس کے بستر پر کوئی چیز آئی اور جب لیٹنے لگے تو داہنی کروٹ پر لیٹے اور کہے کہ ”پاک ہے تو اے میرے اللہ! تیرا نام لے کر میں کروٹ زمین پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے ہی اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان روک لے تو اس کو بخش دینا اور جو (دوبارہ میرے بدن میں آنے کو) چھوڑ دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“

1901: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر جاتے تو فرماتے: ”شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور کافی ہو ہمارے لئے اور ٹھکانہ دیا ہمیں، کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لئے نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا ہے۔“

باب: صبح کی نماز کے بعد تسبیح کہنے کا بیان۔

1902: اُمّ المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ صبح کی نماز کے بعد صبح سویرے ان کے پاس سے نکلے، اور وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں۔ پھر آپ ﷺ چاشت کے وقت لوٹے تو دیکھا کہ وہ وہیں بیٹھی ہوئی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب سے میں نے تمہیں چھوڑا تم اسی حال میں رہیں؟ جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے بعد چار کلمے تین بار کہے اگر وہ اس کے ساتھ وزن کئے جائیں جو تم نے اب تک پڑھا ہے، تو ابدتہ وہی بھاری پڑیں گے۔ وہ کلمے یہ ہیں کہ ”میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی خوبیوں کے ساتھ، اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر اور اس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اس کے عرش کے قول کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (یعنی بے انتہا اس لئے کہ اللہ کے کلموں کی کوئی حد نہیں ہے سارا سمندر گریسا ہی ہو جائے اور وہ ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے کلمے تمام نہ ہوں)۔ انہی سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ کے لئے پاکیزگی ہے اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر، اللہ کے لئے پاکیزگی ہے اس کی رضامندی کے بقدر، اللہ کے لئے پاکیزگی ہے اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اللہ کے لئے پاکیزگی ہے اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

1903: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح اور شام کو ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ سو بار کہے تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی شخص عمل لے کر نہ آئے گا مگر جو اتنا ہی یا اس سے زیادہ کہے۔

۱۹۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ فَلْيَتَفَضَّ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيُسَمِّ اللَّهَ فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلَفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَيَقُلْ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّي بَكَ وَضَعْتُ جَنبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَاعْفُرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ *

۱۹۰۱ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَرَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي *

باب التسبیح بعد صلاة الصبح

۱۹۰۲ عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ أَيُّهَا فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ زِدْتِ بِمَا قُلْتِ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزِنْتَهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضًا نَفْسِهِ وَزِينَةً عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ *

وَلِهِيَ رَوَايَةٌ أُخْرَى عَنْهَا: قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةً عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ *

۱۹۰۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمَسِّي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلِ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدًا قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ *

باب في فضل التسبیح

باب: تسبیح کہنے کی فضیلت۔

904: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر لگے ہیں (قیامت کے دن)، میزان میں بھاری ہوں گے اور وہ اللہ کو بہت پسند ہیں۔ وہ یہ ہیں ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“۔

1905: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ کہوں تو یہ مجھ کو تمام چیزوں سے زیادہ پسند ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (یعنی ساری کائنات)

باب: لا الہ الا اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کے بارے میں۔

1906: موسیٰ جعفی، مصعب بن سعد سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے کہنا ہوں نے کہا کہ ایک دیہاتی آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کوئی ایسا کلام بتائیے جسے میں کہا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہا کر کہ ”لا الہ الا اللہ“..... آخرد عاتک“ تو وہ دیہاتی بولا کہ ان کلموں میں تو میرے مالک کی تعریف ہے، میرے لئے بتائیے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کہا کر کہ ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“..... آخربک“۔ (راوی حدیث) موسیٰ نے کہا کہ لفظ ”عافسی“ کا مجھے خیال آتا ہے لیکن یاد نہیں ہے کہ آپ ﷺ سے ثابت ہے یا نہیں۔

باب: سبحان اللہ و بحمدہ (کا وظیفہ) اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

1907: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے وہ کلام نہ بتاؤں جو اللہ کو بہت پسند ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے وہ کلام بتائیے جو اللہ کو بہت پسند ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ کلام ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ ہے۔

باب: جو آدمی روزانہ سو دفعہ ”لا الہ الا اللہ وحده“..... کہتا ہے اس کے بارے میں۔

1908: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو بار یہ کلمات کہے کہ ”لا الہ الا اللہ وحده“..... آخر تک، تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے دس غلام آزاد کئے، اس کی سونکیاں لکھی جائیں گی، اس کی سوئے ایساں مثالی جائیں گی، سارا دن شام تک شیطان سے بچا رہے گا اور (قیامت کے دن) اس سے بہتر عمل کوئی شخص نہ لائے گا مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے (یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ بار پڑھے اور عملی خیر

۱۹۰۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

۱۹۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ *

باب فِي التَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ

۱۹۰۶ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَلَّمَنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي؟ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي قَالَ مُوسَى أَمَا عَافِنِي فَإِنَّا أَنَا أَنُوحُهُ وَمَا أَذْرِي *

باب أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

۱۹۰۷ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخْبِرُنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ *

باب فِيمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، فِي يَوْمٍ مَنَةً مَرَّةً

۱۹۰۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مائة مَرَّةً كَانَتْ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُنِبَتْ لَهُ مائة حَسَنَةٌ وَمُعِيتَتْ عَنْهُ مائة سَيِّئَةٌ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ

زیادہ کرے)۔ اور جو شخص ”سبحان اللہ وبحمده“ دن میں سو بار کہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔
باب: جو آدمی سو بار سبحان اللہ کہتا ہے، اس کے بارے میں۔

1909: سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہر روز ہزار نیکیاں کرنے سے عاجز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے والوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کس طرح کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو بار ”سبحان اللہ“ کہے تو ہزار نیکیاں اس کے لئے لکھی جائیں گی اور اس کے ہزار گناہ مٹائے جائیں گے۔

تعوذ وغیرہ کے بارے میں

باب: فتوں کے شر سے پناہ مانگنا۔

1910: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے فتنہ اور جہنم کے عذاب سے، قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے، امیری کے فتنہ کی برائی اور فقیری کے فتنہ کی برائی سے۔ اور میں مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرا دل گناہوں سے ایسے پاک کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کر دیا اور مجھ کو گناہوں سے ایسے دُور کر دے جیسے تو نے مشرق کو مغرب سے دُور کیا ہے۔ اے اللہ! میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

باب: عاجز آ جانے اور سستی سے پناہ مانگنے کے بیان میں۔

1911: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ”اے اللہ! میں عاجز ہونے، سستی، بزدلی، بڑھاپے اور بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“
باب: بُری قضا اور بد بختی سے پناہ مانگنے کے بیان میں۔

1912: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بُری قضا (بُری تقدیر)، اور بد بختی میں پڑنے سے، دشمنوں کے خوش ہونے اور آزمائش کی سختی سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ عمر نے یہ بھی کہا کہ سفیان (راوی حدیث) نے کہا کہ مجھے شک ہے کہ ان چار چیزوں میں سے ایک چیز میں نے اس حدیث میں زیادہ کر دی۔

باب: نعمت کے زوال سے پناہ مانگنے کے بیان میں۔

وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةِ مَرَّةٍ حَطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ *
باب فِيمَنْ سَبَّحَ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ

۱۹۰۹ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْعُزُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتَسِبُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَيُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ *
باب التَّعَوُّذُ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ

کتابُ التَّعَوُّذِ وَغَيْرِهِ

۱۹۱۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ التَّلْحِجِّ وَالْبُرْدِ وَتَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقْبِضُ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِذْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْتَمِ وَالْمَلُومِ *
باب فِي التَّعَوُّذِ مِنَ الْعُجْزِ وَالْكَسَلِ

۱۹۱۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعُجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجِنِّ وَالْهَرَمِ وَالْبُهْخُلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *
باب فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ

۱۹۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرْكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ عَمْرُو بْنُ حَدِيثِهِ قَالَ سَفِيَانُ أَشْكُ أَلِّي زِدْتِ وَاحِدَةً مِنْهَا *
باب التَّعَوُّذُ مِنْ زَوَالِ النِّعَمِ

1913: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی دعا میں یہ بھی تھی کہ ”اے اللہ! میں تیری نعمت کے زوال سے اور عافیت اور دی ہوئی صحت کے پلٹ جانے سے اور تیرے اچانک عذاب سے اور تیرے غضب والے سب کاموں سے تیری پناہ مانگتا ہوں“۔

باب: چھینکنے والے کو جواب دینا، جب وہ ”الحمد للہ“ کہے۔

1914: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کو چھینک آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہ دیا۔ جس کو جواب نہ دیا تھا، اس نے کہا کہ اس کو چھینک آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا، لیکن مجھے چھینک آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے (یعنی جس کا جواب دیا) ”الحمد للہ“ کہا تھا اور تو نے ”الحمد للہ“ نہ کہا (اس لئے جواب نہ دیا)۔

1915: ایاس بن سلمہ سے روایت ہے کہ ان کے والد (سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”یرحمک اللہ“۔ پھر اسے (دوبارہ) چھینک آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو زکام ہو گیا ہے۔ (یعنی اگر کسی کو زکام سے چھینکیں آ رہی ہوں تو اس کو کہاں تک ”یرحمک اللہ“ کہیں گے)۔

توبہ، اسکی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی

وسعت۔

باب: اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے کا حکم۔

1916: سیدنا ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا اغر رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔

باب: توبہ کرنے پر شوق دلانا۔

1917: سیدنا حارث بن سوید کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیمار تھے تو میں ان کی عیادت کو ان کے پاس گیا۔ انہوں نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ البتہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی اپنی سواری پر کہ جس پر اس کے کھانے پینے کی اشیاء بھی ہوں، ایک ہلاکت خیز

۱۹۱۳ عن عبد اللہ بن عمر رضي الله عنه قال كان من دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اني أعوذ بك من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجأة نعمتك وجميع سخطك *

باب تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ

۱۹۱۴ عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال عطس عند النبي صلى الله عليه وسلم رجسلا فشمته أحدهما ولم يشم الآخر فقال الذي لم يشمته عطس فلان فشمته وعطسنا أنا فلم نشمته قال إن هذا حمد الله وإلك لم تحمد الله *

۱۹۱۵ عن إياس بن سلمة بن الأكوع رضي الله عنه أن أباه حدثه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم وعطس رجل عنده فقال له يرحمك الله ثم عطس آخرى فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل مزكوم *

كِتَابُ التَّوْبَةِ وَقَبُولِهَا وَسَعَةِ رَحْمَةِ

اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَيْرِ ذَلِكَ

باب فِي الْأَمْرِ بِالتَّوْبَةِ

۱۹۱۶ عن أبي بردة قال سمعت الأغر وكان من أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم يحدث ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يا أيها الناس توبوا إلى الله فإنني أئوب في اليوم إليه مائة مرة *

باب الْحَصْرِ عَلَى التَّوْبَةِ

۱۹۱۷ عن العارث بن سويد قال دخلت على عبد الله أعوده وهو مريض فحدثنا بحدیثین حدیثا عن نفسه وحدثنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لله أشد فرحا بتوبة عبده المؤمن من رجل في أرض ذوية مهلكة معه راحلته عليها طعامه

سنسان جنگل میں جائے (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی ہو) اور وہ (آرام کے لئے) سو جائے۔ جب وہ جاگے تو اس کی سواری کہیں جا چکی ہو۔ پھر اس کو ڈھونڈے، یہاں تک کہ اسے سخت پیاس لگ جائے۔ پھر (ماپوس ہو کر) کہے کہ میں لوٹ جاؤں جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں۔ (کیونکہ بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی) پھر اپنا سراپے بازو پر رکھے اور مرنے کے لئے لیٹ جائے۔ پھر جو جاگے تو اپنی سواری اپنے پاس پائے اور اس پر اس کا توشہ ہو کھانا بھی اور پانی بھی۔ اللہ تعالیٰ کو مومن بندے کی توبہ سے اس سے کہیں زیادہ خوشی ہوتی ہے یعنی اس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ کے ملنے سے ہوتی ہے۔

باب: سچی توبہ کا بیان اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ

خلفوا﴾ کی تفسیر۔

1918: ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے تبوک کا جہاد کیا اور آپ ﷺ کا ارادہ روم اور شام کے عرب نصرائیوں کے خلاف جہاد کا تھا۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ عبد اللہ بن کعب، جو کہ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی نایبنا ہو جانے کی بناء پر اہنسانی کیا کرتے تھے، نے کہا کہ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو میں نے اپنے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے غزوہ تبوک کے علاوہ کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا، البتہ غزوہ بدر میں بھی پیچھے رہ گیا تھا۔ لیکن اس میں رسول اللہ ﷺ نے کسی پیچھے رہ جانے والے پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ اور بدر میں تو آپ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لئے نکلے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں کے ساتھ اچانک لڑا دیا (اور قافلہ نکل گیا)۔ اور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیلۃ العقبہ میں بھی موجود تھا (لیلۃ العقبہ وہ رات ہے جب آپ ﷺ نے انصاریوں سے اسلام پر اور آپ ﷺ کی مدد کرنے پر بیعت لی تھی اور یہ بیعت حجرۃ العقبہ کے پاس جوڑی میں ہے دو بار ہوئی۔ پہلی بار میں بارہ انصاری تھے اور دوسری بار میں ستر انصاری تھے) اور میں نہیں چاہتا کہ اس رات کے بدلے میں جنگ بدر میں شریک ہوتا، اگرچہ جنگ بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ مشہور ہے (یعنی لوگ اس کو افضل کہتے ہیں)۔ اور غزوہ تبوک میں میرا پیچھے رہ جانے کا قصہ یہ ہے کہ اس غزوہ کے وقت میں جتنا قوی جوان اور خوشحال تھا، اس سے پہلے کبھی نہ تھا۔ اللہ کی قسم! اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی جمع نہیں ہوئیں تھیں اور اس لڑائی کے وقت میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔ آپ ﷺ اس لڑائی کے لئے سخت گرمی کے دنوں میں چلے اور سفر بھی لمبا تھا اور راہ میں

وشرائبہ فنام فاستنقظ وقد ذهب فطلبها حتى اذركه العطش ثم قال ارجع الى مكاني الذي كنت فيه فانام حتى اموت فوضع رأسه على ساعده ليموت فاستنقظ وعنده راحلته وعليها زاده وطعامه وشرائبه فالله أشد فرحاً بتوبة العبد المؤمن من هذا براحلته وزاده

باب في الصدق في التوبة، وقوله عز وجل

{وعلى الثلاثة الذين خلفوا}

۱۹۱۸ عن ابن شہاب قال قال ثم غزا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك وهو يريد الروم وناصرى العرب بالشام. قال ابن شهاب فاختبرني عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك ان عبد الله بن كعب وكان قائد كعب من بيته حين عمي قال سمعت كعب بن مالك يحدث حديثه حين تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك. قال كعب بن مالك لم اتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة غزاهما قط إلا في غزوة تبوك غير اني قد تخلفت في غزوة بدر ولم يعاتب أحدًا تخلف عنه إنما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون يريدون غير قریش حتى جمع الله بينهم وبين عدوهم على غير ميعاد ولقد شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة العقبه حين تواتفنا على الإسلام وما أحب أن لي بها مشهد بدر وإن كانت بدر أذكر في الناس منها. وكان من خبري حين تخلفت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك اني لم أكن قط أقوى ولا أيسر مني حين تخلفت عنه في تلك الغزوة والله ما جمعت قبلها راحلتين قط حتى جمعتهما في تلك الغزوة.

جنگل تھے (دور دراز جن میں پانی کم ملتا اور ہلاکت کا خوف ہوتا ہے) اور بہت سارے دشمنوں سے مقابلہ تھا، اس لئے آپ ﷺ نے مسلمانوں سے صاف صاف فرمایا دیا کہ میں اس لڑائی کے لئے جا رہا ہوں (حالانکہ آپ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ مصلحت کے تحت صاف صاف نہ فرماتے تھے تا کہ خیر مشہور نہ ہو) تا کہ وہ اپنی تیاری کر لیں۔ ان سے کہہ دیا کہ فلاں طرف کو جانا ہے اور اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ بہت سے مسلمان تھے اور کوئی رجسٹر نہ تھا جس میں ان کے نام لکھے جاسکتے۔ سیدنا کعب نے کہا کہ بہت کم کوئی ایسا شخص ہوگا جو یہ گمان کرے کہ اس غزوہ سے غائب ہونے کا ارادہ کرے کہ اس کا معاملہ جب تک وحی نہ آئے گی، مخفی رہے گا۔ اور یہ جہاد رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا جب پھل پک گئے تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھے ان چیزوں کا بہت شوق تھا۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے تیاری کی اور مسلمانوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ تیاری کی۔ میں بھی ہرج و مرج کو اس ارادہ سے نکلنا شروع کیا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کروں، لیکن میں ہر روز لوٹ آتا اور کچھ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دل میں کہتا کہ میں جب چاہوں جاسکتا ہوں (کیونکہ سفر کا سامان میرے پاس موجود تھا) میں یہی سوچتا رہا حتیٰ کہ مسلمانوں نے سامان سفر تیار کر لیا اور ایک صبح رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کو ساتھ لے کر نکل پڑے۔ اور میں نے کوئی تیاری نہ کی۔ پھر میں صبح کو نکلا اور لوٹ کر آ گیا اور کوئی فیصلہ نہیں کر پایا۔ میرا یہی حال رہا، یہاں تک کہ لوگوں نے جلدی کی اور سب مجاہدین آگے نکل گئے۔ اس وقت میں نے بھی کوچ کا قصد کیا کہ ان سے مل جاؤں۔ اے کاش میں ایسا کرتا، لیکن میری تقدیر میں نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے رنج ہوتا، کیونکہ میں کوئی پیروی کے لائق نہ پاتا مگر ایسا شخص جس پر منافی ہونے کا گمان تھا یا معذور ضعیف اور ناتواں لوگوں میں سے۔ خیر رسول اللہ ﷺ نے (راہ میں) میری یاد کہیں نہ کی، یہاں تک کہ آپ ﷺ تبوک میں پہنچے۔ آپ ﷺ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اس وقت فرمایا کعب بن مالک کہاں گیا؟ بنی سلمہ میں سے ایک شخص بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کو اس کی چادروں نے روک لیا ہے، وہ اپنے دونوں کناروں کو دیکھتا ہے (یعنی اپنے لباس اور نفس میں مشغول اور مصروف ہے)۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا کہ تو نے بُری بات کہی، اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر چپ ہو رہے۔ اتنے میں آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے آ رہا تھا اور (چلنے کی وجہ سے) ریت کو اڑا رہا تھا جو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ابو عیثمہ ہے۔ پھر وہ ابو عیثمہ ہی تھا اور ابو عیثمہ وہ شخص تھا

فَفَزَاَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَهَقَارًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَا لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرُهُمْ لِيَتَأْتُوا أَهْمَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ الدُّيُونَ قَالَ كَعْبٌ فَقُلْ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ يَظُنُّ أَنَّ ذَلِكَ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْعَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ النَّمَارُ وَالظَّلَالُ فَأَنَّا إِلَيْهَا أَصْعَرْنَا فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقَتْ أَعْدَاؤُكُمْ لِكَيْ أَنْتَجِزَهُمْ مَعَهُمْ فَأَرْجَعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَسْأَلُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَّادِي بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَدَايَا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَنَمَّ أَقْضُ مِنْ جِهَازِي شَيْئًا ثُمَّ عَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَّادِي بِي حَتَّى اسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْعَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأَدْرَكْتَهُمْ فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يَقْدِرْ ذَلِكَ لِي . فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُؤُنِي أَلِي لَا أَرَى لِي أَسْوَأَ إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوضًا عَلَيْهِ فِي التَّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مَمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعْفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ ثُبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ يَثُبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبْسَهُ بَرْدَاهُ وَالتَّظُرُّ فِي عَظْفِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بَسْ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْتَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَبِلْتُمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبِضًّا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ أَبَا عَيْثِمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو

جس نے ایک صاع گھجور صدقہ دی تھی اور منافقوں نے اس پر طعن کیا تھا۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے مدینہ کی طرف لوٹ رہے ہیں، تو میرا رخ بڑھ گیا۔ میں نے جھوٹ باتیں بنانا شروع کیں کہ کوئی بات ایسی کہوں جس سے کل (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سے بچ جاؤں اور اس معاملہ کے لئے میں نے اپنے گھر والوں میں سے ہر ایک عقلمند شخص سے مدد لینا شروع کی یعنی ان سے بھی صلاح لی (کہ کیا بات بناؤں)۔ جب لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب آپنچے تو اس وقت سارا جھوٹ کافور ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ اب میں کوئی جھوٹ بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نجات نہیں پاسکتا۔ آخر میں نے بچ بولنے کی نیت کر لی اور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے، پھر لوگوں سے ملنے کے لئے بیٹھتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کر چکے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کئے اور قسمیں کھانے لگے۔ یہ لوگ اسی (80) سے کچھ زیادہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ظاہر بات کو مان لیا اور ان سے بیعت کی اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کی اور ان کی نیت (یعنی دل کی بات کو) اللہ کے سپرد کر دیا۔ جب میں آیا، پس میں نے سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے لیکن اس طرح جیسے کوئی غصہ کی حالت میں مسکراتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ۔ میں چلتا ہوا آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو پیچھے کیوں رہ گیا؟ تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دنیا کے شخصوں میں سے کسی اور کے پاس بیٹھا ہوتا تو میں یہ خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کر کے اس کے غصہ سے نکل جاؤں گا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے زبان کی قوت دی ہے (یعنی میں عمدہ تقریر کر سکتا ہوں اور خوب بات بنا سکتا ہوں)، لیکن اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ اگر میں کوئی جھوٹ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے خوش ہو جائیں گے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے اوپر غصہ کر دے گا (یعنی اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائے گا کہ میرا عذر جھوٹ اور غلط تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو جائیں گے) اور اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ کہوں گا تو بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوں گے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر کرے گا۔ اللہ کی قسم! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گیا اس وقت مجھے کوئی عذر نہ تھا۔ اللہ کی قسم میں کبھی نہ اتنا قوی اور اتنا مالدار نہ تھا جتنا اس وقت تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعب نے سچ کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا جا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تیرے بارے میں فیصلہ کر دے۔ میں کھڑا

خَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقُ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ. فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَائِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَنِي قَطَفَةَ أَنْذَرْتُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِهِمْ أَخْرَجُ مِنْ سَخَطِهِ عَذَابًا وَأَسْتَعِينُ غَلِي ذَلِكَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاغَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَلْجُو مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا فَأَجْمَعْتُ صَدَقَهُ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَوَّعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَتَعَدَّرُونَ إِلَيْهِ وَيَخْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بَضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَابَتِهِمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَارَهُمْ إِلَى اللَّهِ. حَتَّى جَنَّتْ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسُّمَ تَبَسُّمِ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى فَجَنَّتْ أَمْسِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَفْتَنِي؟ أَلَمْ تَكُنْ لَدَى الْبَيْتِ ظَهَرْتَ؟ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أُمَّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بَعْدَ وَقَدْ أُغْضِبْتُ جَدًّا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي كَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسَخِّطَكَ عَلَيَّ وَلَنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صَدَقَ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو لِيهِ غَضَبِي اللَّهُ وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي عَذْرٌ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا هَذَا لَقَدْ صَدَقَ فَمَنْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيمَكَ فَمَنْتُ. وَكَانَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَأَتَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتَكَ أَذْنِبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا لَقَدْ عَجَزْتُ فِي أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَدَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَدَرْتَ بِهِ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ

ہو گیا اور بنی سلمہ کے چند لوگ دوڑ کر میرے پیچھے ہوئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ تم نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو، پس تم عاجز کیوں ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کوئی عذر کیوں نہ کر دیا جس طرح اور پیچھے رہ جانے والوں نے عذر بیان کئے؟ اور تیرا گناہ بخشوا نے کو رسول اللہ ﷺ کا استغفار کافی ہوتا۔ اللہ کی قسم وہ لوگ مجھے ملامت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ کر جاؤں اور اپنے آپ کو جھوٹا کروں (اور کوئی عذر بیان کروں)۔ پھر میں نے ان لوگوں سے کہا کہ کسی اور کا بھی ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! وہ شخص ایسے اور ہیں انہوں نے بھی وہی کہا جو تو نے کہا اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے بھی وہی فرمایا جو تجھ سے فرمایا۔ میں نے پوچھا کہ وہ وہ شخص کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ واقفی۔ ان لوگوں نے ایسے وہ شخصوں کے نام لئے جو نیک تھے، بدر کی لڑائی میں موجود تھے اور پیروی کے قابل تھے۔ جب ان لوگوں نے ان دونوں کا نام لیا تو میں اپنے پہلے حال پر قائم رہا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو پیچھے رہ جانے والے ہم تمہیں سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا، تو لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا اور ان کا حال ہمارے ساتھ بالکل بدل گیا، یہاں تک کہ زمین بھی گویا بدل گئی، وہ زمین ہی نہ رہی جس کو میں پہچانتا تھا۔ پچاس راتوں تک ہمارا یہی حال رہا۔ میرے دونوں ساتھی تو عاجز ہو گئے اور اپنے گھروں میں روتے ہوئے بیٹھ رہے لیکن میں تو سب لوگوں میں نوجوان اور طاقتور تھا۔ میں نکلا کرتا تھا اور نماز کے لئے بھی آتا اور بازاروں میں بھی پھر تا لیکن کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا۔ اور رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہو کر اپنی جگہ پر بیٹھے ہوتے تو آ کر ان کو سلام کرتا اور دل میں یہ کہتا کہ آپ ﷺ نے اپنے لبوں کو سلام کا جواب دینے کے لئے ہلایا یا نہیں ہلایا؟ پھر آپ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا اور چور نظر سے آپ ﷺ کو دیکھتا تو جب میں نماز میں ہوتا تو آپ ﷺ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تو آپ ﷺ منہ پھیر لیتے۔ حتیٰ کہ جب مسلمانوں کی سختی مجھ پر لمبی ہوئی تو میں چلا اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا، اور ابو قتادہ میرے چچا زاد بھائی تھے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھے ان سے محبت تھی۔ ان کو سلام کیا تو اللہ کی قسم انہوں نے سلام کا جواب تک نہ دیا (سبحان اللہ رسول اللہ ﷺ کے تابع ایسے ہوتے ہیں کہ آپ ﷺ کے ارشاد کے سامنے بھائی بیٹے کی پرواہ بھی نہیں کرتے جب رسول اللہ ﷺ سے ایسی محبت نہ ہو تو ایمان کس کام کا ہے؟ آپ ﷺ کی حدیث جب معلوم ہو جائے کہ صحیح ہے تو مجتہد اور مولویوں کا قول جو اس

فَقَدْ كَانَ كَأَنَّكَ ذُنُوبًا اسْتَغْفَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤْتُونَنِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْذِبُ نَفْسِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيَ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَهِ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا؟ قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَامِرِيُّ وَهَلَالُ بْنُ أُمِيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ فَذَكَّرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أَسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي قَالَ وَتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَقَالَ تَعَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرْتُ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكْنَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا بَيْتَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشْبَهُ الْقَوْمَ وَأَجْلَدُهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَاشْهَدُ الصَّلَاةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَكْتُ شَفَتَيْهِ بَرْدَ السَّلَامِ أَمْ لَا ثُمَّ أَصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأَسَارِفُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ وَإِذَا انْفَضَّتْ نَحْوُهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ خَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَثَبْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَانِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أَبَا قَتَادَةَ أَلَشِدُّكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ أَنِّي أَحَبُّ إِلَيْهِ وَرَسُولُهُ؟ قَالَ فَسَكَتَ فَمَدَدْتُ فَنَاشِدْتُهُ فَسَكَتَ فَمَدَدْتُ فَنَاشِدْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ لَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبِئْسَ مَا أَنَا فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا تَبَطُّي مِنْ تَبَطُّ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَيَّ كَعْبُ بْنُ

کے خلاف ہو دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو قتادہ! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم یہ نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں؟ وہ خاموش رہے۔ میں نے دوبارہ ان سے سوال کیا، وہ پھر خاموش رہے۔ میں نے پھر تیسری بار قسم دی تو بولے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں (یہ بھی کعب سے نہیں بولے بلکہ خود اپنے میں بات کی)۔ آخر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور میں پیڑھ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑھا۔ میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ ملک شام کے کسانوں میں سے ایک کسان جو مدینہ میں اناج بیچنے کے لئے آیا تھا، کہہ رہا تھا کہ کعب بن مالک کا گھر مجھے کون بتائے گا؟ لوگوں نے اس کو میری طرف اشارہ شروع کیا، یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے غسان کے بادشاہ کا ایک خط دیا۔ میں چونکہ پڑھ سکتا تھا، میں نے اس کو پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ ابا بعد! ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے صاحب (یعنی رسول اللہ ﷺ) تم پر ناراض ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلت کے گھر میں نہیں کیا، نہ اس جگہ جہاں تمہارا حق ضائع ہو، تو تم ہم سے مل جاؤ، ہم تمہاری خاطر واری کریں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو کہا کہ یہ بھی اللہ کی طرف سے ایک آزمائش ہے اور اس خط کو میں نے تنور میں جلا دیا۔ جب پچاس میں سے چالیس دن گزر گئے اور وحی نہ آئی تو کیا ایک رسول اللہ ﷺ کا پیغام لانے والا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم کرتے ہیں کہ اپنی بی بی سے علیحدہ رہو۔ میں نے کہا کہ اس کو طلاق دیوں یا کیا کروں؟ وہ بولا کہ نہیں طلاق مت دو، صرف الگ رہو اور اس سے صحبت مت کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں (جو پیچھے رہ گئے تھے) کو بھی یہی پیغام ملا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو اپنے عزیزوں میں چلی جا اور وہیں رہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس بارے میں کوئی فیصلہ دے۔ سیدنا ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہلال بن امیہ ایک بوڑھا کمزور شخص ہے، اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں تو کیا آپ ﷺ برا سمجھتے ہیں کہ اگر میں اس کی خدمت کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں خدمت کو برا نہیں سمجھتا لیکن وہ تجھ سے صحبت نہ کرے۔ وہ بولی کہ اللہ کی قسم! اس کو کسی کام کا خیال نہیں اور اللہ کی قسم! وہ اس دن سے اب تک رورہا ہے۔ میرے گھر والوں نے کہا کہ کاش تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے پاس رہنے کی اجازت لے لو، کیونکہ آپ ﷺ نے ہلال بن امیہ کی عورت کو اس کی خدمت کرنے کی اجازت دے دی تو میں نے کہا کہ میں کبھی آپ ﷺ سے اپنی بیوی کے لئے اجازت نہ لوں گا اور معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیا فرمائیں گے

مالک؟ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي فِدْفَعُ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بَدَارَ هَوَانٍ وَلَا مُضَيِّعَةً فَالْحَقُّ بِنَسَا نُوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتَهَا وَهَذِهِ أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَنِيَامُتُ بِهَا التَّشْوِيرَ فَسَجَرْتَهَا بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلَيْتُ الْوُحْيَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُنِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَصِرَ امْرَأَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ أَطْلُقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ لَا بَلِ اخْتَرْنَهَا فَلَا تَقْرُبْنَهَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ صَاحِبِي بِمَثَلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لَأَمْرَأَتِي الْحَقِّي بِأَهْلِكَ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هِلَالَ بِنِ امْرَأَةٍ شَيْخٍ صَانِعٍ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَا يَقْرُبُكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ مَا زَالَ يَنْكِي مِنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا. قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَذِنَ لَامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ؟ قَالَ فَقُلْتُ لَا اسْتَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِي مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتْ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمُلْنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ تُهَيَّي عَنْ كَلَامِنَا. قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيَّنَّا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ النَّبِيِّ ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحِبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَيَّ سَلَعٌ يَقُولُ يَا كَعْبُ ابْنَ مَالِكِ

اگر میں اپنی بیوی کے لئے اجازت لوں اور میں جوان آدمی ہوں۔ پھر میں دس راتیں اسی حال میں رہا، یہاں تک کہ اس تاریخ سے پچاس راتیں پوری ہوئیں جب سے آپ ﷺ نے ہم سے سب لوگوں کو بات کرنے سے منع فرمایا تھا۔ پھر پچاسویں رات کو صبح کے وقت میں نے اپنے ایک گھر کی چھت پر نماز پڑھی میں اسی حال میں بیٹھا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا اور زمین اپنی فراخی کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی تھی۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی، جو سلح (نامی) پہاڑ پر سے بلند آواز سے پکار رہا تھا کہ اے کعب بن مالک! خوش ہو جا۔ یہ سن کر میں سجدہ میں گرا اور میں نے پہچانا کہ اب کشادگی آگئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد اس بات کا اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔ لوگ ہمیں خوشخبری دینے کو چلے، میرے دونوں ساتھیوں کے پاس چند خوشخبری دینے والے گئے اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا اور ایک دوڑنے والا اسلم قبیلہ سے میری طرف آیا اور اس کی آواز گھوڑے سے جلدی مجھ کو پہنچی۔ جب وہ شخص آیا جس کی خوشخبری کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور اس خوشخبری کے صلہ میں اس کو پہنا دیئے۔ اللہ کی قسم! اس وقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے۔ میں نے دو کپڑے عاریہ لئے اور ان کو پہن کر رسول اللہ ﷺ سے ملنے کی نیت سے چلا۔ لوگ مجھ سے گروہ گروہ ملتے جاتے تھے اور مجھے معافی کی مبارکباد دیتے جاتے تھے اور کہتے تھے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی معافی کی قبولیت مبارک ہو۔ یہاں تک کہ میں مسجد میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے اور آپ ﷺ کے پاس لوگ تھے۔ اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھتے ہی دوڑ کر آ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی۔ اللہ کی قسم مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی شخص کھڑا نہیں ہوا تو سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کے اس احسان کو نہیں بھولتے تھے۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک دمک رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ خوش ہو جا، جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا آج کا دن سے تیرے لئے بہتر دن ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ خوشخبری آپ کی طرف سے ہے یا اللہ جل جلالہ کی طرف سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ کی طرف سے اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہو جاتے تو آپ ﷺ کا چہرہ چمک جاتا تھا گویا کہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات (یعنی آپ ﷺ کی خوشی) کو پہچان لیتے تھے۔ جب میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنی معافی کی خوشی میں اپنے مال کو اللہ اور اس کے

أَبَشِرُ قَالَ فَخَرَّ رُتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ . قَالَ قَادِنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتُوبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُشِيرُونَ فَذَهَبَ قَبْلَ صَاحِبِي مُشِيرُونَ وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمٍ قَبْلِي وَأَوْفَى الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُشِيرُنِي فَزَعْتُ لَهُ تُوبِي فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ وَاللَّهُ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعْرْتُ تُوْبِي فَلَيْسَتْهُمَا فَاطْلَقْتُ أَتَأْمُرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَيِّنُونِي بِالتُّوبَةِ وَيَقُولُونَ لَيْسَتْ تُوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ حَتَّى دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ يُهْرُولُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَتَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَسْأَلُهَا لَطَلْحَةَ . قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهَهُ مِنَ السُّرُورِ وَيَقُولُ أَبَشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتُكَ أُمَّكَ قَالَ فَقُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ؟ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَّ اسْتَنَارَ وَجْهَهُ كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةٌ قَمَرٍ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تُوْبَتِي أَنْ أُنْخَلَعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةٌ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بَخِيرُ . قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِيَّامَا أَلْجَانِي بِالصَّدَقِ وَإِنْ مِنْ تُوْبَتِي أَنْ لَا أَحَدَّثَ إِلَّا صَدَقًا مَا بَقِيَتْ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَنْ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صَدَقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ

رسول ﷺ کے لئے صدقہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا تھوڑا مال رکھ لو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ پھر میں اپنا خیر کا حصہ رکھ لیتا ہوں۔ اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آخر کار سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ میں یہ بھی داخل ہے کہ ہمیشہ سچ کہوں گا جب تک زندہ رہوں۔

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان پر سچ بولنے پر ایسا احسان کیا ہو جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ذکر کیا جیسا عمدہ طرح سے مجھ پر احسان کیا۔ اللہ کی قسم! جب سے یہ رسول اللہ ﷺ سے کہا اس وقت سے آج کے دن تک کوئی جھوٹا قصد انہیں بولا۔ آج کے دن تک اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھے جھوٹ سے بچائے گا۔

سیدنا کعب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں ”بیشک اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ، مہاجرین اور انصار کو معاف کیا جنہوں نے نبی ﷺ کا مفلسی کے وقت ساتھ دیا“ یہاں تک کہ فرمایا ”وہ مہربان ہے اور رحم والا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان تین شخصوں کو بھی معاف کیا جو پیچھے چھوڑے گئے، یہاں تک کہ زمین ان پر باد و جود اپنی کشارگی کے تنگ ہوگئی اور ان کے نفس بھی تنگ ہو گئے اور سمجھے کہ اب اللہ تعالیٰ سے کوئی بچاؤ نہیں مگر اسی کی طرف، پھر اللہ نے ان کو معاف کیا تاکہ وہ توبہ کریں، بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو“ (التوبہ: 117 - 119)۔ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے جب سے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے، اس سے بڑھ کوئی احسان مجھ پر نہیں کیا جو میرے نزدیک اتنا بڑا ہو، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سچ بول دیا اور جھوٹ نہیں بولا، ورنہ تباہ ہوتا جیسے جھوٹے تباہ ہونے اور اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں کی جب وحی اتاری تو ایسی بُرائی بیان کی کہ کسی (اور) کی نہ کی ہوگی۔ فرمایا کہ ”جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو عنقریب وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے کوئی تعرض نہ کرو، سو تم ان سے اعراض کرو، بیشک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے یہ بدلہ ہے ان کی کمائی کا۔ وہ تم سے اس لئے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے خوش ہو جاؤ۔ پس اگر تم ان سے خوش بھی ہو جاؤ تو بھی اللہ تعالیٰ ان بدکاروں سے خوش نہیں ہوگا۔“ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم تینوں کا معاملہ ان لوگوں سے مؤخر کیا گیا جن کا عذر رسول اللہ ﷺ نے قبول کر لیا تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی تو ان سے بیعت کی اور ان کے لئے استغفار کیا اور ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پیچھے ڈال رکھا (یعنی ہمارا مقدمہ، فیصلہ پیچھے رکھا)، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا۔ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”معاف کیا ان تینوں کو جو پیچھے ڈالے گئے تھے، یہاں تک

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللَّهُ بِهِ وَاللَّهُ مَا تَعَمَّدَتْ كَذِبَهُ مِنْذُ قُلْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَخْفِظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ {لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبَ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَافَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَافَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ { حَتَّى بَلَغَ } يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ} (التوبة: 117 - 119). قَالَ كَعْبٌ وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ أَكْثَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلَكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرًّا مَا قَالَ لِأَحَدٍ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ {سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لَتَرْضَوُنَّ عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجِسٌ وَمَآ وَهَمُّ جَهَنَّمَ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَخْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوُنَّ عَنْهُمْ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَ اللَّهُ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ} (التوبة: 95 - 96). قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خَلَفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أَوْلَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَلَفُوا لَهُ قَبَائِعَهُمْ وَاسْتَفْفَرُوا لَهُمْ وَأَرْجَأُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا حَتَّى قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ فَيَا ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَافَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ} (التوبة: 118) وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خَلَفْنَا تَخَلَّفْنَا عَنْ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِنَّمَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرًا عَمَّنْ خَلَفَ لَهُ وَاعْتَدَرَ إِلَيْهِ لِقَبْلِ مَنْهُ *

توبہ، قبولیت اور اللہ کی رحمت

کہ ان پر زمین اپنی کشادگی کے باوجود تنگ ہو گئی، اور اس لفظ (یعنی خَلْفُوا) سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے، بلکہ وہی مراد ہے ہمارے مقدمہ کا پیچھے رہنا اور آپ ﷺ کا پیچھے ڈال رکھنا بہ نسبت ان لوگوں کے جنہوں نے قسم کھائی اور عذر کیا آپ ﷺ سے اور آپ ﷺ نے ان کے عذر کو قبول کر لیا۔

باب: جس نے سو آدمی قتل کئے تھے اس کی توبہ قبول ہونے کے بارے میں

1919: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص تھا، جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ اس

نے پوچھا کہ زمین کے لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ لوگوں نے ایک راہب کے بارے میں بتایا، وہ اس کے پاس گیا اور کہا کہ اس نے ننانوے قتل

کئے ہیں، کیا اس کے لئے توبہ ہے؟ راہب نے کہا کہ نہیں! (تیری توبہ قبول نہ ہو گی) تو اس نے اس راہب کو بھی مار ڈالا اور سوتل پورے کر لئے۔ پھر اس نے

لوگوں سے پوچھا کہ زمین میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ لوگوں نے ایک عالم کے بارے میں بتایا (تو وہ اس کے پاس گیا) اور پوچھا کہ اس نے سوتل کئے

ہیں، کیا اس کے لئے توبہ ہے؟ وہ بولا کہ ہاں ہے اور توبہ کرنے سے کوئی چیز مانع ہے؟ تو فلاں ملک میں جا اور وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے

ہیں، تو بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک میں مت جا کہ وہ برہمک ہے۔ پھر وہ اس ملک کی طرف چلا، جب آدھا سفر طے کر لیا تو اس کو موت آ گئی۔

اب عذاب کے فرشتوں اور رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ یہ توبہ کر کے صدق دل کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آ رہا

تھا۔ اور عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے کوئی نیکی نہیں کی۔ آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بن کر آیا اور انہوں نے اس کو فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کیا۔ اس

نے کہا کہ دونوں طرف کی زمین تاپو اور جس ملک کے قریب ہو، وہ وہیں کا ہے۔ سوا انہوں نے زمین کو تاپا تو انہوں نے اس زمین کو قریب پایا جس کا اس نے اراد

کیا تھا، پس رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے۔ قتادہ نے کہا (راوی حدیث) حسن نے کہا کہ ہم سے یہ بھی بیان ہوا کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینہ کے بل

بڑھا (تا کہ اس ملک سے نزدیک ہو جائے)۔

باب: جس نے مغرب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کی، اس کی

توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

1920: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص

اس سے پہلے توبہ کر لے کہ سورج مغرب سے طلوع ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے گا (سورج کے مغرب سے نکلنے کے بعد توبہ قبول نہ ہوگی اسی طرح موت

باب قبول التوبة ممن قتل مئة نفس

۱۹۱۹ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن

سئل الله صلى الله عليه وسلم قال كان فيمن كان

قتلكم رجل قتل تسعة وتسعين نفسا فسأل عن

أعلم أهل الأرض فدل على راہب فأتاه فقال إئتني

قتل تسعة وتسعين نفسا فهل له من توبة؟ فقال لا

فقتله فكمّل به مائة ثم سأل عن أعلم أهل الأرض

فدل على رجل عالم فقال إئتني قتل مائة نفس فهل

له من توبة؟ فقال نعم ومن يحول بينه وبين التوبة؟

الطلق إلى أرض كذا وكذا فإن بها أناسا يعبدون

الله فاعبد الله معهم ولا ترجع إلى أرضك فإنها

أرض سوء فانطلق حتى إذا تصف الطريق أتاه

العذاب فالتقت ملائكة الرحمة جاء ثانيا فقبلا بقلبه

إلى الله وقالت ملائكة العذاب إئتني لم يعمل خيرا

قط فأتاهم ملك في صورة آدمي فجعلوه بينهم

فقال قيسوا ما بين الأرضين فأبى أبهما كان أذى

فهو له فقاوس فوجدوه أذى إلى الأرض النبي أراد

لفبضته ملائكة الرحمة قال فتأذة فقال الحسن

ذكر لنا أنه لما أتاه الموت نأى بصنوره *

باب من تاب قبل طلوع الشمس من مغربها تاب

الله عليه

۱۹۲۰ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تاب قبل أن تطلع الشمس من مغربها تاب الله عليه *

کے فرشتوں کو دیکھنے کے وقت توبہ قبول نہ ہوگی اور نہ اسکی وصیت نافذ ہوگی)

باب: رات اور دن کے گنہگار کی توبہ کی قبولیت۔

1921: سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کر

لے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار توبہ کر لے، یہاں تک کہ آفتاب

مغرب کی طرف سے نکلے۔ (یعنی اس کے بعد توبہ نہیں)۔

باب: گناہوں کے معاف کرنے کے بیان میں۔

1922: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس

ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرو تو البتہ اللہ تعالیٰ تمہیں

فنا کر دے گا اور ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو گناہ کریں گے اور پھر اس سے بخش

مانگیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا (سبحان اللہ مالک کے سامنے قصور

کا اقرار کرنا اور معذرت کرنا اور توبہ کرنا اور معافی چاہنا کیسی عمدہ بات ہے اور

مالک کو کتنا پسند ہے۔ کسی بزرگ نے کہا کہ وہ گناہ مبارک ہے جس کے بعد معافی

اور وہ عبادت منحوس ہے جس سے غرور پیدا ہو)۔

باب: اللہ تعالیٰ کی رحمت فرانخ ہے اور اس کی رحمت اس کے غضب پر

غالب ہے۔

1923: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ

تعالیٰ مخلوقات کو بنا چکا تو اپنی کتاب میں لکھا، اور وہ کتاب اس کے پاس رکھی ہے

کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

1924: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی سورتیں ہیں، ایک رحمت جنوں، آدمیوں، جانوروں اور

کیتروں کوڑوں میں اتاری ہے، اسی ایک رحمت کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر

مہربانی کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں اور اسی رحمت کی وجہ سے وحشی جانور اپنے

بچے سے محبت کرتا ہے۔ اور نانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے اٹھارکھیں ہیں جو اپنے

بندوں پر قیامت کے دن کرے گا۔

باب: اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی سزا کے بیان میں۔

1925: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر مومن کو اللہ تعالیٰ تیار کر دوسزا (عذاب) کا علم ہو جائے تو کوئی جنت کی طمع نہ

کرے۔ اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت (کی وسعت) کا علم ہو جائے تو کوئی

اس کی جنت سے کوئی نا امید نہ ہو۔

باب: والدہ کی جتنی رحمت اپنی اولاد پر ہے، اللہ کی رحمت اپنے بندوں پر

باب قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنْ مُسَيِّئِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

۱۹۲۱ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ

يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِتَوْبِ مُسَيِّئِ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ

لِتَوْبِ مُسَيِّئِ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا*

باب فِي غَفْرَانِ الذُّنُوبِ

۱۹۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ

فَيَسْتَعْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ*

باب فِي سَعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَنَّهَا تَغْلِبُ غَضَبَهُ

۱۹۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ

الْحُلُقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ

عِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي*

۱۹۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أُنزِلَ

مِنْهَا رَحْمَةٌ وَاحِدَةٌ بَيْنَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَالْأَنْهَامِ

وَالْهَوَامِّ فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ بِهَا يَتَرَاحِمُونَ بِهَا تَعَطَّفُ

الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخْرَجَ اللَّهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً

يُرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ*

باب فِيمَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْعُقُوبَةِ

۱۹۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا

عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ

الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَطَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ

باب اللَّهُ أَرْحَمُ عِبَادِهِ مِنَ الْوَالِدَةِ بِوَلَدِهَا

اس سے کہیں زیادہ ہے۔

1926: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے تو ان میں سے ایک عورت (اپنا بچہ) تلاش کر رہی تھی۔ جب اپنا بچہ پالیا تو اس کو اٹھالیا اور پیٹ سے لگایا اور دودھ پلانے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ تم کیا سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی؟ ہم نے کہا کہ اللہ کی قسم! وہ کبھی نہ ڈال سکی گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے، جتنی یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے۔

باب: (فقط) عمل کسی کو نجات نہیں دلا سکتا۔

1927: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی کرو اور (جو میانہ روی نہ ہو سکے تو) اس کے نزدیک رہو اور خوش رہو۔ اس لئے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور نہ آپ کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور نہ مجھ کو، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

باب: تکلیف پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں۔

1928: سیدنا عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا یا تکلیف پر صبر کرنے والا نہیں (باوجودیکہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے)۔ اللہ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہیں اور اس کے لئے بیٹا بتاتے ہیں (حالانکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں سب اس کے غلام ہیں)۔ پھر بھی وہ ان کو تدرستی دیتا ہے، روزی دیتا ہے اور ان کو (تمام نعمتیں) دیتا ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں ہے۔

1929: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو اپنی تعریف کرنا اتنا پسند نہیں ہے جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (کیونکہ وہ تعریف کے لائق ہے اور سب میں عیب موجود ہیں تو تعریف کے قابل نہیں ہیں)۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خود تعریف کی اور اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فواحش کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو عذر کرنا پسند نہیں ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کو یہ بہت پسند ہے کہ گنہگار بندے اس کے سامنے عذر کریں اور اپنے گناہ کی معافی چاہیں) اسی واسطے اس نے کتاب اتاری اور پیغمبروں کو بھیجا (اور توبہ کی تعلیم کی)۔

1930: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

۱۹۲۶. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِي فإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبِيِّ تَبْتَعِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبِيِّ أَخَذَتْهُ فَأَلصَقَتْهُ بَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُونَ هَذِهِ امْرَأَةً طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا لَا وَاللَّهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ أَرْحَمُ بَعَادَهُ مِنْ هَذِهِ بَوْلِدِهَا *

باب لَنْ يُنْجِي أَحَدًا عَمَلُهُ

۱۹۲۷. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَلَّهُمَا كَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدُّوا وَقَارِبُوا وَأَبْشُرُوا فَإِنَّهُ لَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَأَعْلَمُوا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ *

باب مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَيَّ أَدَى مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۹۲۸. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَيَّ أَدَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ لَهُ نَدَاءً وَيَجْعَلُونَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيَمْسَلِيهِمْ وَيُعْطِيهِمْ *

باب مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۹۲۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَذْحُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَذْحُ نَفْسِهِ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَمَ الْفَوَاحِشِ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُدْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أُنْزِلَ الْكِتَابُ وَأُرْسِلَ الرَّسُلُ *

۱۹۳۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا۔

باب: سرگوشی اور بندے کا اپنے گناہوں کا اقرار کرنے کے متعلق۔

1931: صفوان بن محرز کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ (یعنی اللہ تعالیٰ جو قیامت کے دن اپنے بندے سے سرگوشی کرے گا) انہوں نے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جائے گا، یہاں تک کہ مالک اپنا بازو اس پر رکھ دے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرانے گا اور کہے گا کہ تو اپنے گناہوں کو پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا کہ رے رب! میں پہچانتا ہوں۔ پروردگار فرمائے گا کہ میں نے ان گناہوں کو دنیا میں تجھ پر چھپا دیا اور اب میں ان کو آج کے دن تیرے لئے بخش دیتا ہوں۔ پھر وہ نیکوں کی کتاب دیا جائے گا اور کافر اور منافقوں کے لئے تو مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا۔

باب: کافر اور منافق کی قیامت کے دن نعتوں کا اقرار۔

1932: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں شک پڑتا ہے ٹھیک دوپہر کے وقت جب کہ بادل بھی نہ ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تکلیف ہوتی ہے جب اس کے آگے بادل نہ ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمہیں اپنے رب کے دیدار میں کوئی شبہ اور اختلاف یا تکلیف نہ ہوگی، مگر جیسے سورج یا چاند کو دیکھنے میں (یعنی جیسے چاند سورج کو دیکھنے میں اشتباہ نہیں ہے، ویسے ہی اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں اشتباہ نہ ہوگا) پھر حق تعالیٰ بندے سے حساب کرے گا تو کہے گا کہ اے فلاں! میں نے تجھے عزت نہیں دی تھی اور تجھے سردار نہیں بنایا تھا اور تجھے تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا تھا اور تجھے جوڑا کر تو اپنی قوم کی سرداری (سیاست) کرتا تھا اور چوتھا حصہ لیتا تھا؟ تو بندہ کہے گا کہ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ فرمائے گا کہ بھلا تجھے معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ پس بندہ کہے گا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب ہم بھی تجھے بھولتے ہیں (یعنی تیری خبر نہ لیں گے اور تجھے عذاب سے نہ پہچانیں گے) جیسے تو ہمیں بھولا۔ پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندے سے حساب کرے گا تو کہے گا کہ اے فلاں! بھلا میں نے تجھے عزت نہیں دی تھی

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَغَارُونَ وَغَيْرَهُ
اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ *

باب فِي التَّحْوِي وَتَقْرِيرِ الْعَبْدِ بِذُنُوبِهِ

١٩٣١ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرَزٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِبْنِ

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي التَّحْوِي؟ قَالَ سَمِعْتُهُ

يَقُولُ يُلَدِّي الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَفَّهُ فَيَقْرَأُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ

تَعْرِفُ؟ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَعْرِفُ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا

عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى

صَحِيفَةً حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ

عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ *

باب تَقْرِيرِ النَّعْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الْكَافِرِ وَالْمُنَافِقِ

١٩٣٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَوِ يَا

رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ هَلْ

تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظُّهَيْرَةِ لَيْسَتْ فِي

سَحَابَةٍ؟ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ

لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي

نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا

تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيُلْقَى الْعَبْدُ فَيَقُولُ

أَيْ فُلْ أَلَمْ أَكْرِمَكَ وَأَزَوَّجَكَ وَأَسَخَّرَ لَكَ

الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذْرَكَ تَرَأْسُ وَتَرَبِيعُ؟ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ

فَيَقُولُ أَفَطَنْتَ أَنْكَ مَلَأَقِي؟ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَبِئْسَ

الْأَسَاكُ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يُلْقَى الثَّانِي فَيَقُولُ أَيْ فُلْ

اور تجھے سردار نہیں بنایا تھا اور تجھے تیرا جواز نہیں دیا تھا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا تھا اور تجھے چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی سرداری (سیاست) کرتا تھا اور چوتھا حصہ لیتا تھا؟ تو بندہ کہے گا کہ اے میرے رب! سچ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ بھلا تجھے معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ تو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ پس یقیناً میں بھی اب تجھے بھلا دیتا ہوں جیسے تو مجھے دنیا میں بھولا تھا۔ پھر تیسرے بندے سے حساب کرے گا اور اس سے بھی اسی طرح کہے گا۔ بندہ کہے گا کہ اے رب! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر اور میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا اور صدقہ دیا۔ اسی طرح اپنی تعریف کرے گا جہاں تک اس سے ہو سکے گا۔ حق تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھ میں تیرا جھوٹ کھلا جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہیں۔ بندہ اپنے نبی میں سوچے گا کہ کون مجھ پر گواہی دے گا۔ پھر اس کے منہ پر مہر ہوگی اور اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں کو بولنے کے لئے کہا جائے گا، اس کی ران اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی اور یہ گواہی اس واسطے ہوگی تاکہ اسی کی ذات کی گواہی سے اس کا عذر باقی نہ رہے۔ اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہوگا اور اسی پر اللہ تعالیٰ غصہ کرے گا (اور پہلے دونوں کافر تھے۔ معاذ اللہ جب تک دل سے خالص اللہ کیلئے عبادت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ لوگوں کو دکھانے کی نیت سے نماز یا روزہ رکھنا اور وبال ہے، اس سے نہ کرنا بہتر ہے)۔

باب: قیامت کے دن انسان کے اعمال کے متعلق اس کے اعضاء کی گواہی
1933: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ مسکرائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں کس واسطے مسکرایا ہوں؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں بندے کی اس گفتگو کی وجہ سے مسکرایا ہوں جو وہ اپنے مالک سے کرے گا۔ بندہ کہے گا کہ اے میرے مالک! کیا تو مجھے ظلم سے پناہ نہیں دے چکا ہے؟ (یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا) نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ ہاں! ہم ظلم نہیں کرتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر بندہ کہے گا کہ میں کسی کی گواہی کو اپنے اوپر سوائے اپنی ذات کے جائز نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اچھا! تیری ہی ذات کی گواہی تجھ پر آج کے دن کفایت کرتی ہے۔ اور کرانا کاتبین کی گواہی۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر بندہ کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء (ہاتھ پاؤں) کو حکم ہوگا کہ بولو۔ وہ اس کے سارے اعمال بول دیں گے۔ پھر بندہ کو بات کرنے کی اجازت دی

أَلَمْ أَكْرَمَكَ وَأَوْجَدَكَ وَأَرْوَجَكَ وَأَسْعَرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذْرَكَ تَرَاسُ وَتَرْتِعُ؟ فَيَقُولُ بَلَىٰ أَيُّ رَبِّ فَيَقُولُ أَفَلَطَنْتَ أَلَك مَلَأِي؟ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ لَسَابِي أَسَاكَ كَمَا نَسَبْتِي ثُمَّ يُلْقِي الْفَالِتَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَهَنْتُ بَكَ وَبِكَتَابِكَ وَبِرَسُولِكَ وَصَلَيْتُ وَصَمَّمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَنَشِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَاهُنَا إِذَا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ تَبَعْتَ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَتَفَكَّرْ فِي نَفْسِهِ مِنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ فَيَحْتَمُ عَلَىٰ فِيهِ وَيُقَالُ لِفَحْدِهِ وَلَحْنِهِ وَعِظَامِهِ الْعَلْقِي فَتَنْطِقُ لِحْدَهُ وَلَحْنَهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُغَيِّرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمَتَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي يَسْتَحْطُ اللَّهُ عَلَيْهِ

باب فی شہادۃ اَرکان العبد یوم القیامۃ بعملہ
۱۹۳۳ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحَّحَكَ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ مِمَّ أَصْحَكُ؟ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُعْزِمْنِي مِنَ الظُّلْمِ؟ قَالَ فَيَقُولُ بَلَىٰ قَالَ فَيَقُولُ لِيَأْمِي لَا أُجِيزُ عَلَىٰ نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِدًا وَبِالْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ شَهِودًا قَالَ فَيَحْتَمُ عَلَىٰ فِيهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ الْعَلْقِي قَالَ فَتَنْطِقُ

جائے گی تو بندہ اپنے اعضاء (ہاتھ پاؤں) سے کہے گا کہ چلو دور ہو جاؤ تم پر اللہ کی مار، میں تو تمہارے لئے جھگڑا کرتا تھا (یعنی تمہارا ہی دوزخ سے بچانا مجھے منظور تھا۔ پس تم آپ ہی گناہ کا قرار کر چکے، اب دوزخ میں جاؤ)۔

باب: اللہ تعالیٰ کی خشیت اور اس کے عذاب سے سخت خوف رکھنے کے متعلق۔

1934: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، جب وہ مرنے لگا تو اپنے لوگوں سے بولا کہ (مرنے کے بعد) مجھے جلا کر رکھ کر دینا، پھر آدھی راکھ جنگل میں اڑا دینا اور آدھی سمندر میں اللہ کی قسم! اگر اللہ مجھے پائے گا تو ایسا عذاب کرے گا کہ کہہ دینا عذاب دنیا میں کسی کو نہیں کرے گا۔ جب وہ شخص مر گیا تو لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جنگل کو حکم دیا تو اس نے سب راکھ اکٹھی کر دی۔ پھر سمندر کو حکم دیا تو اس نے بھی اکٹھی کر دی۔ پھر اللہ نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف تیرے ڈر کی وجہ سے کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

باب: اس آدمی کے متعلق، جس نے گناہ کیا اور پھر اپنے رب سے بخشش مانگی۔

1935: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب سے روایت کی کہ ایک بندہ گناہ کر بیٹھا تو کہا کہ اے اللہ! میرا گناہ بخش دے۔ اللہ نے فرمایا کہ میرے بندے نے گناہ کیا پھر اس نے جان لیا کہ اس کا ایک مالک ہے، جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مؤاخذہ کرتا ہے۔ پھر اس نے گناہ کیا اور کہا کہ اے میرے مالک! میرا گناہ بخش دے۔ اللہ نے فرمایا کہ میرے بندہ نے ایک گناہ کیا اور اس نے یہ جان لیا کہ اس کا ایک رب ہے، جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے گناہ کیا اور کہا کہ اے میرے پالنے والے! میرا گناہ بخش دے۔ اللہ نے فرمایا کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اس نے یہ جان لیا کہ اس کا ایک اللہ ہے، جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے۔ اے بندے! اب تو جو چاہے عمل کر، میں نے تجھے بخش دیا۔ (راوی حدیث) عبدالاعلیٰ نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ یہ ”اب جو چاہے عمل کر“ تیسری بار فرمایا یا چوتھی بار فرمایا۔

باب: اس آدمی کے متعلق جس نے گناہ کیا پھر وضو کیا اور فرض نماز پڑھی۔

1936: سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے اور ہم لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ

بِأَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُحَلِّي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ
بُعْدًا لَكُنَّ وَسَخْفًا فَعَنْكُنْ كُنْتُ أَنَا ضَلُّ *
باب فِي خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَشِدَّةِ الْخَوْفِ مِنْ
عِقَابِهِ

۱۹۳۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرَّقُوهُ ثُمَّ أَذْرُوا نَصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنَصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَنْ يَنْقِذَ اللَّهُ عَلَيْهِ لِيَعَذِّبَهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ النَّبِيُّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِفَعْرَةِ اللَّهِ لَهُ *
باب فِيمَنْ أَذْنَبَ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

۱۹۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَذْنَبَ عَبْدٌ ذُنْبًا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذُنْبًا فَعَلِمَ أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذُّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذُّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنَبَ ذُنْبًا فَعَلِمَ أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذُّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذُّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذُنْبًا فَعَلِمَ أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذُّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذُّنْبِ أَعْمَلُ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَذْرِي أَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ أَعْمَلُ مَا شِئْتَ *

باب فِيمَنْ أَصَابَ ذُنْبًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَصَلَّى الْمَكْتُوبَةَ
۱۹۳۶ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ فَعُوذُ مَعَهُ إِذْ

یا رسول اللہ ﷺ! میں حد کے کام کو پہنچا ہوں، مجھے حد لگائیے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر چپ ہو رہے۔ اس نے پھر کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے حد کا کام کیا ہے، مجھے حد لگائیے۔ آپ ﷺ چپ ہو رہے۔ اتنے میں نماز کھڑی ہوئی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر چلے تو وہ شخص بھی رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلا اور میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے یہ دیکھنے کو چلا کہ آپ ﷺ اس شخص کو کیا جواب دیتے ہیں۔ پھر وہ شخص رسول اللہ ﷺ سے ملا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے حد کا کام کیا ہے، مجھے حد لگائیے۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت تو اپنے گھر سے نکلا تھا، تو نے اچھی طرح سے وضو نہیں کیا؟ وہ بولا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی؟ وہ بولا ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے تیری حد کو یا تیرے گناہ کو بخش دیا۔

باب: مسلم کے بدلے ایک کا فر بطور فدہ یہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

1937: سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرمائے گا کہ یہ تیرا جہنم سے چھٹکارا ہے۔

منافقین کے متعلق۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ”(اے محمد ﷺ!) جب منافق لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو..... یہاں تک کہ یہ (خود بخود) بھاگ جائیں“ کی تفسیر۔

1938: سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے، جس میں لوگوں کو (کھانے اور پینے کی) بہت تکلیف ہوئی۔ عبد اللہ بن ابی (منافق) نے اپنے ساتھی منافقوں سے کہا کہ ”تم ان لوگوں کو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں، کچھ مت دو، یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے پاس سے بھاگ نکلیں“۔ زہیر نے کہا کہ یہ اس شخص کی قرأت ہے جس نے من حوالہ پڑھا ہے (اور یہی قرأت مشہور ہے اور قرأت شاذ من حوالہ ہے، یعنی یہاں تک کہ بھاگ جائیں وہ لوگ جو آپ ﷺ کے گرد ہیں) اور عبد اللہ بن ابی منافق نے کہا کہ ”اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو اب تہ عزت والا (یعنی مردود نے اپنے آپ کو عزت والا قرار دیا) ذلت والے کو نکال دے گا“ (یعنی مردود نے رسول اللہ ﷺ کو ذلت والا قرار دیا)۔ میں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کے پاس کہلا بھیجا اور اس سے پچھوایا، تو اس نے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور بولا کہ زید نے

عَلِيٍّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْنِي عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْنِي عَلَيَّ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتِ الْوُضُوءَ؟ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا؟ فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ قَالَ ذَنْبَكَ

باب يجعل لكل مسلم فداء من النار من الكفار
1937 عن أبي موسى رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم القيامة دفع الله عز وجل إلى كل مسلم يهوديا أو نصرانيا فيقول هذا فكاكك من النار

کتابُ الْمُنَافِقِينَ

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: { إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ }
إلى قوله { حَتَّى يَنْفَضُوا }

1938 عن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر أصاب الناس فيه شدة فقال عبد الله بن أبي لأصحابه { لا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ } { الْمُنَافِقُونَ: ٧ } قَالَ زُهَيْرٌ وَهِيَ قِرَاءَةٌ مِنْ خَفَضَ حَوْلَهُ وَقَالَ { لَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ } { الْمُنَافِقُونَ: ٨ } قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّيٍّ فَسَأَلَهُ فَأَجْتَهَدَ بَيْنَهُمَا مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

رسول اللہ ﷺ سے جھوٹ بولا ہے۔ اس بات سے میرے دل کو بہت رنج ہوا، یہاں تک کہ اللہ نے مجھے سجا کیا اور سورہ "اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ" اتری۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو دعائے مغفرت کے لئے بلایا، لیکن انہوں نے اپنے سرموڑ لئے (یعنی نہ آئے) اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے کہ "گو یا وہ لکڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئیں" سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ لوگ ظاہر میں خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔

باب: منافقین کا نبی ﷺ سے بخشش کی دعا کروانے سے اعراض کرنے کے متعلق۔

1939: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون شخص مرا رکی گھائی پر چڑھ جاتا ہے کہ اس کے گناہ ایسے معاف ہو جائیں جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہو گئے تھے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سب سے پہلے اس گھائی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی قبیلہ خزرج کے لوگوں کے، پھر لوگوں کا تار بندھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی بخشش ہو گئی مگر لال اونٹ والے کی نہیں۔ ہم اس شخص کے پاس گئے اور ہم نے کہا کہ چل رسول اللہ ﷺ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ وہ بولا کہ اللہ کی قسم! میں اپنی گمشدہ چیز یاوں تو مجھے تمہارے صاحب کی دعا سے زیادہ پسند ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ شخص اپنی گمشدہ چیز ڈھونڈ رہا تھا (وہ منافق تھا جیسا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی بخشش نہیں ہوئی اور یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے آپ ﷺ نے جیسا فرمایا تھا وہ شخص ویسا ہی نکلا)۔

باب: منافقوں کے ذکر اور ان کی نشانیوں کے بارے میں۔

1940: قیس بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمار بن یاسر سے پوچھا (اور عمار بن یاسر جنگ صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھے) کہ تم نے جو لڑائی (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے) کی، یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کچھ فرمایا تھا؟ اگر رائے ہے تو رائے تو درست بھی ہوتی ہے اور غلط بھی ہوتی ہے۔ تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کوئی ایسی بات نہیں فرمائی جو عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو، اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک میری امت میں (راوی حدیث شعبہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے انہوں نے یہ کہا تھا کہ مجھے سیدنا حذیفہ نے بیان کیا اور دوسرے راوی غندر کہتے ہیں کہ انہوں نے "حدیثی حذیفہ" کے الفاظ نہیں کہے) پارہ منافق ہوں گے جو نہ جنت میں جائیں اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناک میں داخل ہو جائے۔ ان میں سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوهُ شِدَّةٌ حَتَّى أُنزِلَ اللَّهُ تَصْدِيقِي { إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ } (المنافقون: ۱) قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوَّا رُءُوسَهُمْ وَقَوْلُهُ { كَالَّذِينَ حُشِبَ مُتَنِدَّةٌ } (المنافقون: ۴) وَقَالَ كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلُ شَيْءٍ *

باب فِي إِعْرَاضِ الْمُنَافِقِينَ عَنِ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۳۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ النَّبِيَّةَ لَبِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحِطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ نَبِيٍّ إِسْرَائِيلَ قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعَدَهَا حَيْثَنَا حَيْثُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَقَامَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلُّكُمْ مَفْقُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَخْمَرِ فَأَتَيْتَاهُ فَقُلْنَا لَهُ تَعَالَى يَسْتَغْفِرُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأَنْ أَجِدَ ضَائِعِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَائِعَةَ لَهُ *

باب فِي ذِكْرِ الْمُنَافِقِينَ وَعَلَامَتِهِمْ

۱۹۴۰ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتَ قَاتَلَكُمْ أَرَأَيْتَا رَأَيْتُمُوهُ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهْدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ مَا عَهْدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي قَالَ شُعْبَةَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ أَرَاهُ قَالَ فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

آٹھ کو تم سے ایک دیلہ (پھوڑا) کافی ہو جائے گا (یعنی ان کی موت کا سبب بنے گا) یعنی ایک آگ کا چراغ ان کے کندھوں میں ظاہر ہوگا اور ان کے سینوں کو توڑتا ہوا نکل آئے گا۔ (یعنی اس پھوڑے میں ایک انگارا ہوگا جیسے چراغ رکھ دیا ہو، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین)۔

باب: لیلۃ عقبہ میں منافقین اور ان کی تعداد کے متعلق۔

1941: سیدنا ابو طفیل کہتے ہیں کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے۔ وہ بولا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ اصحاب عقبہ کتنے تھے؟ (اس سے مراد وہ منافقین ہیں جو غزوہ تبوک کے سفر کے دوران ایک گھائی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچانے کے لئے اکٹھے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا) لوگوں نے حذیفہ سے کہا جب وہ پوچھتا ہے تو اس کو بتا دو۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) خبر دی جاتی تھی کہ وہ چودہ آدمی تھے۔ اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ تھے۔ اور میں قسم سے کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا اور آخرت میں دشمن تھے اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا (جب ان سے پوچھا گیا اور ملامت کی گئی) کہ ہم نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی (کہ عقبہ کے راستے سے نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں۔ اور (اس وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پتھر ملی زمین میں تھے۔ پھر چلے اور فرمایا کہ (اگلے بڑاؤ پر) پانی تھوڑا ہے، تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جائے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے تو کچھ (منافق) لوگ وہاں پہنچ چکے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن ان پر لعنت فرمائی۔

باب: منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو دو ریڑھوں کے درمیان بھاگتی

ہے۔

1942: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو دو گلوں یعنی دو ریڑھوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہو، کبھی اس ریڑھ میں آتی ہو اور کبھی اس میں۔

باب: منافق کی موت پر سخت ہوا کا چلنا۔

1943: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس آ رہے تھے، جب مدینہ کے قریب پہنچے تو ایسے زور کی ہوا چلی کہ سوار زمین میں دبے کے قریب ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہوا کسی منافق کے مرنے کے لئے چلی ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے تو منافقوں میں سے ایک بڑا منافق مر چکا تھا (یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجرہ تھا)۔

وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ
ثَمَانِيَةَ مِنْهُمْ نَكْفِيهِمُ الدَّبِيلَةَ سِرَاجٍ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ
فِي أَكْفَانِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ *

باب فِي الْمُنَافِقِينَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ وَعَدَدِهِمْ

١٩٤١ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حَذِيفَةَ بَعْضُ مَا
يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَتَشُدُّكَ بِاللَّهِ كَمَا كَانَ
أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ؟ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ آخِرُهُ إِذْ سَأَلْتِ
قَالَ كُنَّا نُخْبِرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ
كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ
مِنْهُمْ حَرَبَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ
يَقُومُ الْأَشْهَادُ وَعَدَرَ ثَلَاثَةَ قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِي
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا أَرَادَ
الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ
فَلَا يَسْتَقْنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَفَوْهُ فَلَعَنَهُمْ
يَوْمَئِذٍ *

باب مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ

١٩٤٢ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعْرِى إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً

باب بَعَثَ الرِّيْحَ الشَّدِيدَةَ لِمَوْتِ الْمُنَافِقِ

١٨٤٣ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّكَّابَ فَرَعِمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ *

باب: قیامت کے دن منافقین کے لئے سخت عذاب کی سختی۔

1944: سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک آدمی کی عیادت کی جس کو بخاریا کہتے تھے۔ میں نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور کہا کہ اللہ کی قسم! میں نے آج کی طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہیں دیکھا (بخاری کی شدت کی وجہ سے اس کا جسم سخت گرم تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم سے اس شخص کے بارے میں بیان نہ کروں جو قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ گرم ہوگا؟ وہ یہ دونوں سوار ہیں جو پیٹھ سوز کر جا رہے ہیں (یہ دو آدمیوں کے بارے میں جو کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے تھے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ وہ دونوں منافق تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے نفاق سے باخبر تھے)۔

باب: زمین کا منافق، مرتد شخص کی لاش کو باہر پھینکنا اور لوگوں کا (اسی حالت میں) اس کو چھوڑ دینا۔

1945: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہماری قوم بنی نجار میں سے ایک شخص تھا جس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھا کرتا تھا۔ پھر وہ بھاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا۔ انہوں نے اس کو اٹھایا (یعنی اس کی آؤ بھگت کی) اور کہنے لگے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا منشی تھا۔ وہ لوگ اس کے مل جانے سے خوش ہوئے۔ پھر تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا تو انہوں نے اس کے لئے قبر کھودی اور دفن کر دیا۔ صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے۔ پھر انہوں نے گڑھا کھودا اور اس کو دفن کر دیا۔ پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے۔ پھر گڑھا کھودا اور اس کو دفن کر دیا۔ پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا۔ آخر اس کو یونہی پڑا ہوا چھوڑ دیا۔

باب شدّة عذاب المنافق يوم القيامة

۱۹۴۴ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَدَاً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَوْعُوكًا قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدِّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ هَذَا نِكَاحُ الرَّجُلَيْنِ الرَّائِسَيْنِ الْمُفَقِّصَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِينَئِذٍ مِنْ أَصْحَابِهِ *

باب فِي تَبَدُّلِ الْأَرْضِ الْمُنَافِقِ الْمُرْتَدِّ وَتَرْكِهِ مَثْبُوتًا

۱۹۴۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مِنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي النَّجَارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتْلُقْ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوهُ قَالُوا هَذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِلْمُحَمَّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبُوا بِهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ قَضَمَ اللَّهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ بَدَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ بَدَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ بَدَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا فَتَرَكُوهُ مَثْبُوتًا *

قیامت کے متعلق۔

باب: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو ٹھسی میں لے گا اور ساتوں آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔

1946: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا اور ان کو داہنے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زور والے؟ کہاں ہیں غرور والے؟ پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لے گا (جو داہنے ہاتھ کے مشابہ ہے اور اسی واسطے دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں)، پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زور والے؟ کہاں ہیں بڑائی کرنے والے؟

باب: قیامت کے دن زمین کی حالت کا بیان۔

1947: سیدنا اہل بن سعد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن لوگ میدے کی روٹی کی طرح سفید، سرخی مارتی ہوئی زمین پر اکٹھے کئے جائیں گے، اس میں کسی کا نشان باقی نہ رہے گا (یعنی کوئی عمارت جیسے مکان یا مینار وغیرہ نہ رہے گی صاف چمیل میدان ہو جائے گا)۔

باب: ہر آدمی اسی حالت پر اٹھایا جائے گا جس حالت پر وہ مرا تھا۔

1948: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر آدمی قیامت کے دن اسی حالت پر اٹھے گا، جس حالت پر مرا تھا (یعنی کفر یا ایمان پر۔ تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور آخری وقت کی نیت کا ہے)

باب: (قیامت کے دن) اعمال پر اٹھنا۔

1949: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو جو لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں سب کو عذاب پہنچ جاتا ہے (یعنی اچھے اور نیک بھی عذاب میں شامل ہو جاتے ہیں)، پھر قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر اٹھائے جائیں گے (قیامت کے دن اچھے لوگ نروں کی بنا تھ نہ ہوں گے)۔

باب: (قیامت کے دن) لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کی حالت میں اکٹھے کئے جائیں گے۔

1950: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کئے ہوئے اکٹھے کئے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! وہاں معاملہ ایک دوسرے کو دیکھنے سے بہت زیادہ

کتابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ

بابُ بَقِضِ اللَّهِ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتِ

مَطَوِّبَاتٍ بِيَمِينِهِ

۱۹۴۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضِينَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ *

بابُ فِي صِفَةِ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۹۴۷ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ غَفْرَاءَ كَقَرْصَةِ التَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لِأَحَدٍ *

بابُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ

۱۹۴۸ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ *

بابُ الْيُبْعَثُ عَلَى الْأَعْمَالِ

۱۹۴۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابَ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ *

بابُ يُحْشَرُ النَّاسُ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرْلًا

۱۹۵۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ

سخت ہوگا (اپنے اپنے فکر میں ہوں گے)۔

باب: لوگ (قیامت میں تین) گروہوں کی صورت میں اکٹھے کئے جائیں گے۔
 1951: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ تین گروہوں پر اکٹھے کئے جائیں گے (یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ہوگا اور یہ سب نشانوں کے بعد آخری نشانی ہے)۔ بعض خوش ہوں گے اور بعض ڈرتے ہوں گے، دو ایک اونٹ پر ہوں گے، تین ایک اونٹ پر ہوں گے، چار ایک اونٹ پر ہوں گے، دس ایک اونٹ پر ہوں گے، اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی۔ جب وہ رات کو ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی، اسی طرح جب دوپہر کو سونیں گے تب بھی آگ ٹھہر جائے گی۔ اور جہاں وہ صبح کو پہنچیں گے آگ بھی صبح کرے گی اور جہاں وہ شام کو پہنچیں گے آگ بھی وہیں ان کے ساتھ شام کرے گی (غرض کہ سب لوگوں کو ہانک کر شام کے ملک کو لے جائے گی)۔

باب: قیامت کے دن کافر کا حشر منہ کے بل ہوگا (یعنی قیامت میں کافر منہ کے بل چلے گا)۔

1952: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کافر کا حشر قیامت کے دن منہ کے بل کیسے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا جس (ذات) نے اس کو دنیا میں دونوں پاؤں پر چلایا ہے، وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ اس کو قیامت کے دن منہ کے بل چلائے؟ قوادہ نے یہ حدیث سن کر کہا کہ بیشک اے ہمارے رب! تو ایسی طاقت رکھتا ہے۔

باب: قیامت کے دن سورج کا مخلوق کے قریب ہونا۔
 1953: سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ مجھ سے سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جائے گا، یہاں تک کہ ایک میل پر آجائے گا۔ سلیم بن عامر نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میل سے کیا مراد ہے۔ یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد سلامتی ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں۔ لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پینہ میں ڈوبے ہوں گے۔ کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا، کوئی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک اور کسی کو پینہ کی لگام ہو گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا (یعنی منہ تک پینہ ہوگا)۔

باب: قیامت کے دن پینہ کی کثرت کا بیان۔
 1954: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ *

باب يُحْشِرُ النَّاسُ عَلَى طَرَانِقِ

۱۹۵۱ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يُحْشِرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَانِقِ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَأَثَانٍ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةَ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةَ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشْرَةَ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشِرُ بِقِيَّتِهِمُ النَّارُ نَيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَأَثُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا *

باب حَشْرُ الْكَافِرِ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۹۵۲ عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رجلاً قال يا رسول الله كيف يُحْشِرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قال أنس الذي أمشاه على رجليه في الدنيا قادراً على أن يُمشيه على وجهه يوم القيامة؟ قال قتادة بلى وعزة ربنا *

باب ذَنُوبُ الشَّمْسِ مِنَ الْخَلْقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۹۵۳ عن سليم بن عامر قال حدثني المقداد بن الأسود رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول تُذْئِبُ الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمَقْدَارِ مِيلٍ قَالَ سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا يَعْني بِالْمِيلِ أَمْسَافَةَ الْأَرْضِ أَمْ الْمِيلُ الَّذِي تَكْتَحِلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْجِئُهُ الْعَرَقُ إِجْامًا قَالَ وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ *

باب فِي كَثْرَةِ الْعَرَقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۹۵۴ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول

بیک وقت قیامت کے دن (لوگوں کا) پسینہ ستر باع (دونوں ہاتھ کی پھیلائی کے برابر) زمین میں جائے گا اور بعض آدمیوں کے منہ یا کانوں تک ہوگا (راوی حدیث) شور کو اس بات میں شک ہے (کہ منہ تک کہا یا کانوں تک)۔

باب: قیامت کے دن کا فرسے فدیہ کی طلب کا بیان۔

1955: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ

تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا جس کو جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ہوگا کہ اگر تیرے پاس دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، ہوتا تو کیا تو اس کو دیکر اپنے آپ کو عذاب سے چھڑاتا؟ وہ بولے گا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تو اس سے بہت آسان بات چاہی تھی (جس میں کچھ خرچ نہ تھا) جب آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت میں تھا کہ تم شرک نہ کرنا میں تجھے جہنم میں نہ لے جاؤں گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا۔ (معاذ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ بخشا نہ جائے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مرے تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا)۔

جنت کے متعلق۔

باب: جنت میں جانے والے پہلے گروہ کا بیان۔

1956: محمد (ابن سیرین) کہتے ہیں کہ لوگوں نے فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت میں

مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں زیادہ ہوں گی؟ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے نہیں فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کی طرح ہوگا؟ ان میں سے ہر مرد کیلئے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پرے نظر آئیگا اور جنت میں کوئی غیر شادی شدہ نہ ہوگا

1957: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب

سے پہلے جو گروہ جنت میں جائے گا، وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا پھر جو گروہ ان کے بعد جائے گا وہ سب سے زیادہ چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہوگا اور پھر ان کے بعد کئی درجے ہوں گے۔ اور جنتی نہ پیشاب کریں گے، نہ پاخانہ، نہ تھوکیں گے، نہ ناک نکلیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ سے خشک کی بو آئے گی۔ ان کی آنکھوں میں عود سلکے گا اور ان کی بیویاں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی اور ان کی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے موافق ہوں گی (یعنی سب کے اخلاق یکساں ہوں گے) اپنے باپ آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و قیامت یعنی ساتھ ہاتھ کا قد ہوگا۔ ابن ابی شیبہ نے کہا کہ ان کا اخلاق ایک جیسا ہوگا اور ابو کریب نے کہا کہ ان کی پیدائش ایک طرح کی ہوگی اور ابن ابی شیبہ نے

اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَنْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ أَوْ إِلَى آذَانِهِمْ يَشْكُ نَوْرًا أَيُّهُمَا قَالَ*

باب طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۹۵۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا؟ بِهَا يَقُولُ نَعَمْ يَقُولُ قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا أَدْخِلَكَ النَّارَ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشُّرْكَ*

کتاب صفة الجنة

باب فِي أَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ

۱۹۵۶ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِذَا تَفَاحَرُوا وَإِمَّا تَذَاكَرُوا الرَّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمْ النِّسَاءُ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوْ لَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَصْنُؤِ كَوْكَبِ ذُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَوْجَانِ اثْنَانِ يُرَى مُسُحٌ سَوْفَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَغْرَبُ*

۱۹۵۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أَهْلِ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةٌ ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلٌ لَا يَتَفَوَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَبْرُؤُونَ أَشْطَاطَهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ وَرَشْحُهُمُ الْمَسْكُ أَخْلَافُهُمْ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى طُولِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُونَ ذِرَاعًا قَالَ إِنَّنِ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ*

کہا کہ وہ اپنے والد (آدم علیہ السلام) کی صورت پر ہوں گے۔

باب: جو جنت میں جائے گا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔

1958: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا اور ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا۔ جب ان کو بنا چکا تو فرمایا کہ جاؤ اور گروہ کی شکل میں بیٹھے ہوئے فرشتوں کو سلام کرو اور سنو کہ وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام ہو گا۔ سیدنا آدم علیہ السلام گئے اور کہا کہ السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب میں کہا کہ السلام علیک ورحمۃ اللہ یعنی رحمۃ اللہ بڑھادیا۔ سو جو کوئی بہشت میں جائے گا، وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام ساٹھ ہاتھ کے تھے، پھر ان کے بعد لوگوں کے قد اب تک گھٹتے گئے۔

باب: (کچھ) قومیں جنت میں (ایسی حالت میں) جائیں گی کہ ان کے دل پرندوں کے دلوں جیسے ہوں گے۔

1959: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں کچھ لوگ ایسے جائیں گے کہ ان کے دل پرندوں کے دلوں جیسے ہوں گے (یعنی نرمی کے لحاظ سے یا اللہ پر بھروسہ کرنے کے اعتبار سے)۔

باب: اہل جنت پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی اترنے کے بیان میں۔

1960: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل جنتی لوگوں سے فرمائے گا کہ اے جنتیو! پس وہ کہیں گے کہ اے رب! ہم خدمت میں حاضر ہیں اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تم راضی ہوئے؟ وہ کہیں گے کہ ہم کیسے راضی نہ ہوں گے، ہمیں تو نے وہ دیا کہ اتنا پی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی کوئی عمدہ چیز دوں؟ وہ عرض کریں گے کہ اے رب! اس سے عمدہ کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تم پر اپنی رضامندی اتار دی اور اب میں اس کے بعد کبھی تم پر غصہ نہ ہوں گا۔

باب: اہل جنت کا بالا خانوں والوں کو دیکھنا۔

1961: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت کے لوگ اوپر کی منزل والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے ستارے کو دیکھتے ہیں جو چمکتا ہوا ہو۔ اور دور آسمان کے کنارے پر مشرق میں یا مغرب میں ہو۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ان میں درجوں کا فرق ہوگا لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ درجے تو پیغمبروں کے ہوں گے اور کسی کو نہیں ملیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے،

باب مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ

۱۹۵۸ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ خلق الله عز وجل آدم على صورته طوله ستون ذراعاً فلما خلقه قال اذهب فسلم على أولئك النفر وهم نفر من الملائكة جلوس فاستمع ما يجيئونك فإنها تحيتك وتحية ذريتك قال فذهب فقال السلام عليكم فقالوا السلام عليك ورحمة الله قال فزادوه ورحمة الله قال فكل من يدخل الجنة على صورة آدم وطوله ستون ذراعاً فلم يزل الخلق ينقص بعده حتى الآن *

باب يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْدَةِ الطَّيْرِ

۱۹۵۹ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْدَةِ الطَّيْرِ *

باب إِحْلَالِ الرِّضْوَانِ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ

۱۹۶۰ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله يقول لأهل الجنة يا أهل الجنة فيقولون تبيك ربنا وسعدتِكَ والخير في يدك فيقول هل رضىم؟ فيقولون وما لنا لا نرضى يا رب وقد أعطيتنا ما لم نعط أحداً من خلقك فيقول ألا أعطيتكم أفضل من ذلك؟ فيقولون يا رب وأي شيء أفضل من ذلك؟ فيقول أحل عليكم رضواني فلا أسخط عليكم بعده أبداً *

باب تَرَانِي أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلِ الْعَرْفِ

۱۹۶۱ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن أهل الجنة ليرثون أهل العرف من فوقهم كما تترثون الكوكب الدرري الغابر من الأفق من المشرق أو المغرب لتفاضل ما بينهم قالوا يا رسول الله تلك منازل الأنبياء لا يبلغها غيرهم قال بلى والذي

اور میں آپ سے ایک ایسی بات پوچھنے آیا ہوں جس کو دنیا میں کوئی نہیں جانتا سوائے نبی (ﷺ) کے یا شاید ایک دو آدمی اور جانتے ہوں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ اگر میں تجھے وہ بات بتا دوں تو تجھے فائدہ ہوگا؟ اس نے کہا کہ میں اپنے کان سے سن لوں گا۔ پھر اس نے کہا کہ میں بچے کے بارے میں پوچھتا ہوں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ مرد کا پانی سفید ہے اور عورت کا پانی زرد ہے، جب یہ دونوں اکٹھے ہوتے ہیں اور مرد کی مٹی عورت کی مٹی پر غالب ہوتی ہے، تو اللہ کے حکم سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور جب مرد کی مٹی پر عورت کی مٹی غالب ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ یہودی نے کہا کہ البتہ آپ نے سچ کہا۔ اور بیشک البتہ آپ نبی ہیں۔ پھر وہ لوٹا اور چلا گیا۔ پس رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ اس نے جب مجھ سے یہ سوالات کئے تو مجھے کسی چیز کا علم نہیں تھا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا علم دے دیا۔

باب: اہل جنت کی نعمتیں ہمیشہ کی ہوں گی۔

1964: سیدنا ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نبی (ﷺ) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جو شخص جنت میں جائے گا، وہ سکون سے ہوگا اور بے غم رہے گا۔ نہ کبھی اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ اس کی جوانی مٹے گی (یعنی سدا جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھا نہ ہوگا)۔

باب: جنت میں ایک درخت ہے کہ سو سال تک اگر سوار چلے تو (اس کا

سایہ) قطع (عبور) نہ ہو۔

1965: سیدنا اہل بن سعد (رضی اللہ عنہم) رسول اللہ (ﷺ) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے، جس کے سائے میں سو برس تک ایک سوار چلے گا اور وہ اس کو قطع (عبور) نہ کر سکے گا۔ ابو حازم نے کہا کہ یہ حدیث میں نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے سیدنا ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے، جس کے تلے اچھے تیار کئے ہوئے تیر گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے تو اس کو تمام نہ کر سکے۔

باب: جنتی حیوان کا بیان۔

1966: سیدنا ابوموسیٰ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: جنت میں ایک خولہ ار موتی کا خیمہ ہوگا، جس کی چوڑائی ساٹھ میل کی ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں گھروالے ہوں گے جو دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھتے ہوں گے۔ مومن ان پر دورہ کرے گا۔

باب: جنتی بازار کے بیان میں۔

أَخَذَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا نَبِيًّا أَوْ رَجُلًا أَوْ رَجُلَانِ
فَالِ يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ أَسْمَعُ بِأَذُنِي قَالَ جَنَّتِ
أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ قَالَ مَاءُ الرَّجُلِ أَيْضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ
أَصْفَرُ فَإِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مِنْهُ الرَّجُلُ مِنْهُ الْمَرْأَةُ
أَذْكَرًا يَأْذُنُ اللَّهُ وَإِذَا عَلَا مِنْهُ الْمَرْأَةُ مِنْهُ الرَّجُلُ
أُنْثَى يَأْذُنُ اللَّهُ قَالَ الْيَهُودِيُّ لَقَدْ صَدَقْتَ وَإِنَّكَ لَنَبِيٌّ
ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَنِي هَذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا لِي
عَلِمَ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى أَتَانِي اللَّهُ بِهِ *

باب فِي ذَوَامِ نَعِيمِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۱۹۶۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِنَعْمٍ لَا

يُنَاسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ *

باب فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّكَّابُ فِي ظِلِّهَا مِئَةَ

عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

۱۹۶۵ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ

لَشَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّكَّابُ فِي ظِلِّهَا مِئَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا *

قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الثُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَاشٍ

الزُّرْقِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي

الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّكَّابُ الْأَجْوَادَ الْمَضْمَرِ السَّرِيعِ

مِئَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا *

باب فِي صِفَةِ حَيَامِ الْجَنَّةِ

۱۹۶۶ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ حَيْمَةٌ مِنْ

لَوْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا

أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخِرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ *

باب فِي سُوقِ الْجَنَّةِ

1967: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے، جس میں جنتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کریں گے۔ پھر شمالی ہوا چلے گی، پس وہاں کا گرد و غبار (جو مشک اور زعفران ہے) ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا، پس ان کا حسن و جمال اور زیادہ ہو جائے گا۔ پھر وہ پہلے سے زیادہ حسین و جمیل ہو کر اپنے گھر کی طرف پلٹ آئیں گے۔ پس ان سے ان کے گھر والے کہیں گے کہ اللہ کی قسم! تمہارا حسن و جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے۔ پھر وہ جواب دیں گے کہ اللہ کی قسم! تمہارا حسن و جمال بھی ہمارے بعد زیادہ ہو گیا ہے۔

باب: جنت کی نہروں میں سے کچھ نہریں دنیا میں۔

1968: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحان، جیحان، نیل اور فرات جنت کی نہروں میں سے ہیں۔

باب: جنت کو ناپسندیدہ چیزوں سے گھیر دیا گیا ہے۔ (یعنی جنت مشکل اور ناپسندیدہ کاموں کے کرنے سے حاصل ہوتی ہے)۔

1969: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت ان باتوں سے گھیر دی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم نفس کی خواہشوں سے گھیر دی گئی ہے۔

باب: عورتیں جنت میں تھوڑی ہوں گی۔

1970: ابوالتیاح کہتے ہیں کہ مطرف بن عبد اللہ کی دو عورتیں تھیں، وہ ایک عورت کے پاس سے آئے تو دوسری بولی کہ تو فلاں عورت کے پاس سے آیا ہے؟ مطرف نے کہا کہ میں عمران بن حصین کے پاس سے آیا ہوں، انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔

باب: جنتیوں اور دوزخیوں اور دنیا میں ان کی نشانیوں کے بیان میں۔

1971: سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ کیا میں تمہیں جنت کے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا کہ بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر کمزور، لوگوں کے نزدیک ذلیل، اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کو سچا کر دے۔ اور پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں دوزخ والوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں! بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر جھگڑالو، بڑے پیٹ والا اور مغرور یا ہر مال جمع کرنے والا مغرور۔

1972: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۹۶۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ فَتَهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَخْتَوُ فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزِدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْتَجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ أَزْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا *

باب مَا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْوَاجِ الْجَنَّةِ

۱۹۶۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّحَانٌ وَجِيحَانٌ وَالْفِرَاتُ وَالنَّيْلُ كُلُّ مِنْ أَهْوَاجِ الْجَنَّةِ *

باب حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

۱۹۶۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ *

باب أَقَلُّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ

۱۹۷۰ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ كَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ امْرَأَتَانِ فَبَعَاءُ مِنْ عِنْدِ إِخْدَاهُمَا فَقَالَتِ الْأُخْرَى جَنَّتُ مِنْ عِنْدِ فَلَانَةٍ؟ فَقَالَ جَنَّتُ مِنْ عِنْدِ عَمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ *

باب فِي أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ وَعِلْمَاتِهِمْ فِي

الدُّنْيَا

۱۹۷۱ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا بَلَى قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَنفَسَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ عَثَلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ *

۱۹۷۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

کئی لوگ ایسے ہیں کہ غبار آلود، پریشان حالت میں دروازوں پر سے دھکیلے جاتے ہیں (لیکن) اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دے (یعنی اللہ کے نزدیک مقبول ہیں گو دنیا داروں کی نظروں میں حقیر ہیں)۔

1973: سیدنا عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ میں فرمایا کہ آگاہ رہو کہ میرے رب نے مجھے حکم کیا ہے کہ تمہیں وہ باتیں سکھلاؤں جو تمہیں معلوم نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے بتائی ہیں۔ جو مال اپنے بندے کو یوں وہ اس کیلئے حلال ہے (یعنی جو شرع کی رو سے حرام نہیں ہے وہ حلال ہے، لیکن لوگوں نے اس کو حرام کر رکھا ہو جیسے گھوڑا، زبیرا، گوہ، شارق، مچھلی وغیرہ) اور میں نے اپنے سب بندوں کو مسلمان پیدا کیا ہے (یا گناہوں سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعضوں نے کہا کہ مراد وہ عہد ہے جو دنیا میں آنے سے پہلے لیا تھا) پھر ان کے پاس شیطان آئے اور ان کو ان کے دین سے ہٹا دیا (یا ان کے دین سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے ان کیلئے حلال کی تھیں، وہ حرام کیں اور ان کو میرے ساتھ شریک کرنے کا حکم کیا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا، پھر کیا عرب کیا جم سب کو برا سمجھا سوائے ان چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں سے (دین حق پر) باقی تھے۔ (یعنی عرب و عجم کی اکثریت سوائے چند لوگوں کے جو عیسائی الکلیتہ کے پیروکاروں میں سے توحید پرست تھے، باقی اللہ تعالیٰ کیساتھ شریک کرنے والے تھے، اس لئے برا سمجھا) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تجھے اس لئے بھیجا کہ تجھے آزماؤں (صبر اور استقامت اور کافروں کی ایذا پر) اور ان لوگوں کو آزماؤں جن کے پاس تمہیں بھیجا (کہ ان میں سے کون ایمان قبول کرتا ہے، کون کافر رہتا ہے اور کون منافق) اور میں نے تجھ پر ایسی کتاب اتاری جس کو پانی نہیں دھوتا (کیونکہ وہ کتاب صرف کافروں پر نہیں لکھی بلکہ سینوں پر نقش ہے)، تو اس کو سوتے جاگتے میں پڑھتا ہے اور اللہ نے مجھے قریش کے لوگوں کو جلا دینے کا حکم کیا (یعنی شدت سے حق سنانے کا) میں نے عرض کیا کہ اے رب! وہ تو میرا سر توڑ کر روٹی کی طرح کر ڈالیں گے اس کے ٹکڑے کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو نکال دے جیسے انہوں نے تجھے نکالا اور ان سے جہاد کر، ہم تیری مدد کریں گے اور خرچ کر، ہم عقرب تھہ پر خرچ کریں گے (یعنی تو اللہ کی راہ میں خرچ کر، اللہ تجھے دے گا) اور تو لشکر بھیج، ہم دیسے (فرشتوں کے) پانچ لشکر بھیجیں گے اور جو لوگ تیری اطاعت کریں، ان کو لیکران سے لڑ جو تیرا کہا نہ مانیں۔ فرمایا کہ جنت والے تین شخص ہیں، ایک تو وہ

اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبُّ أَشْعَثُ مَدْفُوعٍ
بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لِأَبْرَةٍ*

۱۹۷۳ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ
يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا
جَهَلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَيْدًا
حَلَالًا وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حَفَاءَ كُلِّهُمْ وَإِلَهُمْ أَنْتَهُمْ
الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَمْتُ عَلَيْهِمْ مَا
أَخْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرْتَهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أَنْزِلْ بِهِ
سُلْطَانًا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ
فَمَقَّتَهُمْ عَرَبِيَّتَهُمْ وَعَجَمِيَّتَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَتَّبِكَ وَأَتَّبِي بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ
كِتَابًا لَا يَغْلِبُهُ الْمَاءُ تَقْرُؤُهُ نَائِمًا وَيَقْطَانُ وَإِنَّ اللَّهَ
أَمَرَنِي أَنْ أَحْرِقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذَا يَنْلَعُوا رَأْسِي
فَيَدْعُوهُ خَبْرَةٌ قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرِجُوكَ
وَأَعِزَّهُمْ لِعُرْكَ. وَأَلْفَقَ فَسَنَفِقَ عَلَيْكَ وَأَبْعَثَ جَيْشًا
نَبِعْتَ خَمْسَةَ مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مِنْ عَصَاكَ
قَالَ وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسَطٍ مُتَّصِدِقٍ
مُؤْتَفِقٍ وَرَجُلٌ يُوْحِمُ رَقِيْقَ الْقَلْبِ لِكَيْلِ ذِي قُرَيْسِ

جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے، سچا ہے اور نیک کاموں کی توفیق دیا گیا ہے۔ دوسرا وہ جو ہر شے دار اور مسلمان پر مہربان اور نرم دل ہے۔ تیسرا جو پاک دامن ہے یا سوال نہیں کرتا اور بچوں والا ہے۔ اور دوزخ والے پانچ شخص ہیں ایک تو وہ کمزور، جس کو تمیز نہیں (کہ بُری بات سے بچے) جو تم میں تابعدار ہیں، نہ وہ گھر بار چاہتے ہیں اور نہ مال (یعنی محض بے فکری۔ حلال حرام سے غرض نہ رکھنے والے۔ آج تو نام نہاد امیر اور حکمران لوگ بھی داخل ہیں) دوسرا وہ چور کہ جب اس پر کوئی چیز، اگرچہ حقیر ہو کھلے، تو وہ اس کو چرائے۔ تیسرا وہ شخص جو صبح اور شام تجھ سے تیرے گھر والوں اور تیرے مال کے مقدمہ میں فریب کرتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے بخیل یا جھوٹے کا بیان کیا (کہ وہ بھی دوزخی ہیں) اور شظیر یعنی گالیاں بکنے والا اور فحش کہنے والا (وہ بھی جہنمی ہیں)۔

باب: جننی اور دوزخی جہاں ہوں گے، ہمیشہ رہیں گے۔

1974: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنت والے جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں تو موت لائی جائے گی اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں ذبح کی جائے گی، پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اے جنت والو! اب موت نہیں اور اے دوزخ والو! اب موت نہیں۔ جنت والوں کو یہ سن کر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والوں کو رنج پر رنج زیادہ ہوگا۔

جہنم کے متعلق

باب: دوزخ کی باگوں کے بیان میں۔

1975: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دن جہنم لائی جائے گی، اس کی متر ہزار باگیں ہوں گی، اور ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے (تو کل فرشتے جو جہنم کو کھینچ کر لائیں گے چار ارب نوے کروڑ ہوں)۔

باب: گرمی جہنم کی شدت کے بیان میں۔

1976: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہاری آگ جس کو آدمی روشن کرتا ہے، جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! یہی آگ (جلانے کو) کافی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو اس سے انہتر حصے زیادہ گرم ہے اور ہر حصہ میں اتنی ہی گرمی ہے۔

باب: جہنم کی گہرائی کی دوری کے بیان میں۔

1977: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے

وَمُسْلِمٍ وَعَقِيفٍ مُتَعَفِّفٍ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةَ الضَّعِيفِ الَّذِي لَا زَوْجَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَتَّبِعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ ذُقَّ إِلَّا خَائِلًا وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمَسِّي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلُ أَوْ الْكُذْبُ وَالشَّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ *

باب خُلُودُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ فِيمَا هُمْ فِيهِ

۱۹۷۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ أَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ أَسِيَّ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزِدَادُ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزِدَادُ أَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ *

کتاب صفة النار

باب فِي ذِكْرِ أَرْمَةِ النَّارِ

۱۹۷۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجْرُؤُهَا *

باب فِي شِدَّةِ حَرِّ جَهَنَّمَ

۱۹۷۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَارَكُمْ هَذِهِ الَّتِي يُوقَدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءًا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لِكَافِيَةٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا فَضَّلَتْ عَلَيْهَا بِسَبْعَةِ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا *

باب فِي بَعْدِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

۱۹۷۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ

تھے ایک دھماکے کی آواز آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک پتھر ہے، جو جہنم میں ستر برس پہلے پھینکا گیا تھا۔ وہ جا رہا تھا، اب اس کی تہہ میں پہنچا ہے (معاذ اللہ جہنم اتنی گہری ہے کہ اس کی چوٹی سے تہہ تک ستر برس کی راہ ہے اور وہ بھی اس تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے کو گرتا ہے)۔

باب: اہل دوزخ میں سے ہلکے سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا، اس کا بیان۔
1978: سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے ہلکا عذاب اس کو ہوگا (جس سے) جو دو جو تیاں اور دو تسمے آگ کے پینے ہوگا اس کا بھیجا اس طرح ابلے گا جس طرح ہنڈیا ابلتی ہے۔ وہ سمجھے گا کہ اس سے زیادہ سخت عذاب کسی کو نہیں ہوا حالانکہ اس کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

باب: عذاب والوں کو کہاں کہاں تک آگ پہنچے گی؟
1979: سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: بعض کو جہنم کی آگ ٹخوں تک پکڑے گی اور بعض کو گھٹنوں تک اور بعض کو کمر بند تک اور بعض کو گردن کے نچلے حصے تک۔

باب: آگ میں متکبرین داخل ہوں گے اور جنت میں کمزور لوگ۔
1980: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت اور دوزخ نے بحث کی۔ دوزخ نے کہا کہ مجھ میں وہ لوگ آئیں گے جو تکبر اور زور والے ہیں اور جنت نے کہا کہ مجھے کیا ہوا کہ مجھ میں وہی لوگ آئیں گے جو لوگوں میں ناتواں ہیں اور ان میں (دنیا کے لحاظ سے) گرے پڑے ہیں اور عاجز ہیں (یعنی اکثر یہی لوگ ہوں گے)، تب اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے، میں تیرے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا اور دوزخ سے فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب کروں گا اور تم دونوں بھری جاؤ گی۔ پس دوزخ اس وقت نہ بھرے گی (اور میر نہ ہوگی) جب تک اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا۔ وہ کہے گی کہ بس بس، تب بھر جائے گی اور بعض حصے بعض سے سمٹ جائیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسی پر عظیم نہ کرنے کا اور جنت کیلئے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔

باب: جہنم میں اس شخص کا عذاب، جس نے غیر اللہ کے نام پر اونٹنیوں کو چھوڑ دیا (نہ دو دودھ دوتے ہیں اور نہ سواری کرتے ہیں)۔

1981: ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، وہ کہتے تھے کہ بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ دو ہناتوں کیلئے موقوف کیا جاتا کہ کوئی آدمی اس

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجِيئَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَرُونَ مَا هَذَا؟ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمَ قَالَ هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى اتَّهَى إِلَى قَعْرِهَا *

باب فِي أَهْوَنِ النَّارِ عَذَابًا

١٩٧٨ عَنْ الثُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهْ غُلَّانٍ وَشِرَاطِكَانَ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاعُهُ كَمَا يَغْلِي الْمَرْجَلُ مَا يَسْرَى أَنْ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّ لَهُمْ أَهْوَنَهُمْ عَذَابًا *

باب مَا تَأْخُذُ النَّارُ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ

١٩٧٩ عَنْ سَعْدَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوْتِهِ *

باب النَّارُ يَدْخُلُهَا الْمُجَابِرُونَ وَالْجِنَّةُ يَدْخُلُهَا لِلضُّعْفَاءِ

١٩٨٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجِنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أَوْلَيْتِ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجِنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضَعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَرْمَتُهُمْ قُلَّ اللَّهُ لِلْجِنَّةِ إِيْمَا أَنْتِ رَحِمْتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِيْمَا أَنْتِ عَذَابِي أَعَذَّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مَلُؤَمًا فَمَا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطُّ قَطُّ فَهَنَالِكَ تَمْتَلِي وَيُرْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلُمُ اللَّهُ مَنْ خَلَقَهُ أَحَدًا وَأَمَّا الْجِنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ يَنْشِئُ لَهَا خَلْقًا *

باب عَذَابٌ مِنْ سَبِّ السَّوَابِ فِي النَّارِ

١٩٨١ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ الْبَحِيرَةَ النَّسِي يُمْتَعُ دُرُّهَا

جانور کا دودھ نہ دودھ سکتا تھا، اور سائبہ وہ ہے جس کو اپنے محبوبوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے کہ اس پر کوئی بوجھ نہ لادتے تھے۔ اور ابن مسیب نے کہا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں جنہم میں بھیج رہا تھا اور سب سے پہلے سائبہ اسی نے نکالا تھا

باب: جنہم میں کافر کی ڈاڑھ کی بڑائی کا بیان۔

1982: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافر کا دانت یا اس کی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت ہوگی (یعنی تین دن تک چلنے کی مسافت پر اس کی کھال کی بدبو پھینچے یا اس کی موٹائی اتنی ہوگی جتنا تین دن میں سفر کیا جائے)۔

1983: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافر کے دونوں کندھوں کے بیچ میں تیز رسو اور کے تین دن کی مسافت ہوگی۔

باب: ان لوگوں کی تلیف کا بیان جو لوگوں کو تکلیف دیتے تھے۔

1984: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ ایک تو وہ لوگ جن کے پاس بیلیوں کی ڈسوں کی طرح کے کوڑے ہیں، وہ لوگوں کو اس سے مارتے ہیں دوسرے وہ عورتیں جو پہنتی ہیں مگر تنگی ہیں (یعنی ستر کے لائق لباس نہیں ہیں)، سیدھی راہ سے بہکانے والی، خود پکنے والی اور ان کے سر سختی (اونٹ کی ایک قسم ہے) اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی ان کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی زور سے آ رہی ہوگی۔

1985: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ قریب ہے اگر تو دیر تک جیا تو ایسے لوگوں کو دیکھے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے غصے میں صبح کریں گے اور اللہ کے قہر میں شام کریں گے اور ان کے ہاتھوں میں بیل کی ذم کی طرح کے (کوڑے) ہوں گے۔ (شاید پولیس والے مراد ہوں)۔

باب: دنیا کے سب سے زیادہ خوشحال کو جہنم میں اور دنیا کے سب سے زیادہ تنگی والے کو جنت کا غوطہ دینا۔

1986: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اہل دوزخ میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ آسودہ تر اور خوشحال تھا، پس دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے دنیا میں کبھی آرام دیکھا تھا؟ کیا تجھ پر کبھی چین بھی گزرا تھا؟ وہ کہے گا کہ اللہ کی قسم! اے میرے رب! کبھی

لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَخْلِبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَأَمَّا الْمَسَابِغَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِأَلْبَتِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ الْخَزَاعِيِّ يَجْرُ قُصْبَتَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَابِ *

باب عظم حزن الكافر في النار

۱۹۸۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزْنُ الْكَافِرِ أَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ أَحَدٍ وَعَلَطُ جِلْدِهِ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ *

۱۹۸۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ مَا بَيْنَ مَنَكِبَيْ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلزَّكَابِ الْمُنْرَعِ *

باب عذاب الذين يعذبون الناس

۱۹۸۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَانٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَأَسْيَابِ عَارِيَاتٍ مُمِيلَاتٍ مَائِلَاتٍ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِجْحًا وَإِنْ رِجْحًا لَيُوجَدَنَّ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا *

۱۹۸۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مِدَّةٌ أَوْ شَكَّتَ أَنْ تَمُوتَ قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَيَرْوَحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ *

باب صنع انفس اهل الدنيا في النار وصنع اشلهم بنوسا في الجنة

۱۹۸۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِأَنْفُسِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَبْضَةً فَسَيَصْنَعُ النَّارُ صِنْفَةً لَمْ يَقَالْ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ

نہیں اور اہل جنت میں سے ایک ایسا شخص لایا جائے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں رہا تھا، جنت میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اسے آدم کے بیٹے اتونے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر شدت اور رنج بھی گزرا تھا؟ وہ کہے گا کہ اللہ کی قسم! مجھ پر تو کبھی تکلیف نہیں گزری اور میں نے تو کبھی شدت اور رنج نہیں دیکھی۔

فتنوں کا بیان

باب: فتنوں کے قریب ہونے اور ہلاکت کے بیان میں جب کہ برائی

زیادہ ہو جائے۔

1987: اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نیند سے اس حال میں بیدار ہوئے کہ آپ فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ، خرابی ہے عرب کی اس آفت سے جو نزدیک ہے آج یا جوج اور ماجوج کی آڑ اتنی کھل گئی اور (راوی حدیث) سفیان نے دس کا ہندسہ بنایا (یعنی انکوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے حلقہ بنایا) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اس حال میں بھی تباہ ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! جب برائی زیادہ ہوگی (یعنی فسق و فجور یا زنا یا اولاد زنا یا معاصی)۔

1988: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آج یا جوج اور ماجوج کی آڑ کی دیوار میں سے اتنا کھل گیا (یعنی اس میں اتنا سوراخ ہو گیا) اور (راوی حدیث) وہیب نے اس کو انگلیوں سے نوے کا ہندسہ بنا کر بیان کیا (شاید یہ حدیث پہلے کی ہو اور اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کے بعد کی اور شاید مقصود تمثیل ہونہ کہ حد بیان کی گئی ہو)۔

باب: بارش کے قطروں کی طرح نازل ہونے والے فتنوں کے بیان میں۔
1989: سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل (یا قلعہ) پر چڑھے پھر فرمایا: کیا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، تم بھی دیکھ رہے ہو؟ بیشک میں تمہارے گھروں میں فتنوں کی جگہوں کی طرح دیکھتا ہوں جیسے بارش کے گرنے کی جگہوں کو (یعنی بوندوں کی طرح بہت ہوں گے مراد جمل اور صفین اور فتہ عثمان اور شہادت حسین رضی اللہ عنہما اور ان کے سوا بہت سے فساد جو مسلمانوں میں ہوئے)۔

باب: دلوں پر فتنوں کا پیش کیا جانا اور فتنوں کا دلوں میں داغ پیدا کر دینا۔
1990: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے کہا: تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کو فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ بعض لوگوں نے کہا کہ ہاں! ہم نے سنا ہے۔ سیدنا عمر

مَرَّبِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ وَبِؤْسِي بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْحَنَّةِ قَبْضِغٌ صَنِغَةٌ فِي الْحَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّبِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ *

کتابُ الفتن

باب فِي اقْتِرَابِ الْفِتَنِ وَالْهَلَاكِ إِذَا كَثُرَ الْحَبْثُ

۱۹۸۷ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُ اللَّعْرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ فَجَحِ الْيَوْمِ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقَدَ سَفِيَانُ بِيَدِهِ عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْهَلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْحَبْثُ *

۱۹۸۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَحِ الْيَوْمِ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقَدَ وَهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ *

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَحِ الْيَوْمِ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقَدَ وَهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ *

وَمَا جُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقَدَ وَهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ *

باب فِي نُزُولِ الْفِتَنِ كَمَا وَقَعَ الْفَطْرِ

۱۹۸۹ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى أَطْمِ مِنَ أَطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي لِأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ أَيُّوتِكُمْ كَمَا وَقَعَ الْفَطْرِ *

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى أَطْمِ مِنَ أَطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي لِأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ أَيُّوتِكُمْ كَمَا وَقَعَ الْفَطْرِ *

الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي لِأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ أَيُّوتِكُمْ كَمَا وَقَعَ الْفَطْرِ *

الْفِتَنِ خِلَالَ أَيُّوتِكُمْ كَمَا وَقَعَ الْفَطْرِ *

باب عَرْضُ الْفِتَنِ عَلَى الْقُلُوبِ وَنَكْثُهَا فِيهَا

۱۹۹۰ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَيْكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ

عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَيْكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ نے کہا کہ شاید تم فتنوں سے وہ فتنے سمجھے ہو جو آدمی کو اس کے گھریار اور مال اور ہمسائے میں ہوتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان فتنوں کا کفارہ تو نماز، روزے اور زکوٰۃ سے ہو جاتا ہے، لیکن تم میں سے ان فتنوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کس نے سنا ہے جو دریا کی موجوں کی طرح امنڈ کر آئیں گے؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگ خاموش ہو گئے میں نے کہا کہ میں نے سنا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو نے سنا ہے تیرا باپ بہت اچھا تھا۔ (یہ ایک دعائیہ کلمہ ہے جو عرب لوگ استعمال کرتے ہیں) سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ فتنے دلوں پر ایک کے بعد ایک، ایک کے بعد ایک ایسے آئیں گے جیسے بورے کی تیلیاں ایک کے بعد ایک ہوتی ہیں۔ پھر جس دل میں فتنہ رچ جائے گا، اس میں ایک کا لادراغ پیدا ہوگا اور جو دل اس کو نہ مانے گا تو اس میں ایک سفید نورانی دھبہ ہوگا، یہاں تک کہ اسی طرح کالے اور سفید دھبے ہوتے ہوتے دو قسم کے دل ہو جائیں گے۔ ایک تو خالص سفید دل چکنے پھرنے کی طرح کہ آسمان وزمین کے قائم رہنے تک اسے کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچائے گا۔ دوسرے کا لاسفیدی مائل یا اٹلے کوزے کی طرح جو نہ کسی اچھی بات کو اچھی سمجھے گا نہ بُری بات کو بُری، مگر وہی جو اس کے دل میں بیٹھ جائے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ تمہارے اور اس فتنے کے درمیان میں ایک بند دروازہ ہے، مگر نزدیک ہے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرا باپ نہ ہو (یہ بھی ایک کلمہ ہے جسے عرب عام طور پر کسی کام پر متنبہ کرنے یا مستعد کرنے کو کہتے ہیں)، کیا وہ ٹوٹ جائے گا؟ کھل جاتا تو شاید پھر بند ہو جاتا۔ میں نے کہا کہ نہیں ٹوٹ جائے گا اور میں نے ان سے حدیث بیان کی کہ یہ دروازہ ایک شخص ہے، جو مارا جائے گا یا مر جائے گا۔ پھر یہ حدیث کوئی غلط (دل سے بنائی ہوئی بات) نہ تھی۔ ابو خالد نے کہا کہ میں نے سعید بن طارق سے پوچھا کہ ”اسود مر بادا“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ سیاہی میں سفیدی کی شدت۔ میں نے کہا کہ ”کمال کوزہ مجنحیا“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ اوندھا کیا ہوا کوزہ۔

باب: لوگوں کو فتنے میں ڈالنے کے لئے شیطان کا اپنے لشکروں کو بھیجنا۔
1991: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے، پھر اپنے لشکروں کو دنیا میں فساد کرنے کو بھیجتا ہے۔ پس سب سے بڑا فتنہ بازار اس کا سب سے زیادہ قریبی ہوتا ہے۔ کوئی شیطان ان میں سے آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا (یعنی فلاں سے چوری کرائی،

صَلَّى اللهُ تَلِيهِ وَسَلَّم يَذْكُرُ الْفِتْنِ؟ فَقَالَ قَوْمٌ نَحْنُ سَمِعْنَاهُ فَقَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْتَوْنَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِيهِ وَجَارِهِ قَالُوا أَجَلٌ قَالَ تِلْكَ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَلَكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفِتْنِ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ؟ قَالَ حَذِيفَةُ فَاسْتَكْتِ الْقَوْمُ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ أَلْتُ لِلَّهِ أَبُوكَ؟ قَالَ حَذِيفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُعْرِضُ الْفِتْنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُوْدًا عُوْدًا فَإِي قَلْبٍ أَشْرَبَهَا نُكْتٌ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءٌ وَأَيُّ قَلْبٍ أَكْرَهَهَا نُكْتٌ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءٌ حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ عَلَى أَيْضٍ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخِرُ أَسْوَدٌ مُرْتَبَادًا كَالْكُوْزِ مُجْحِيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ قَالَ حَذِيفَةُ وَحَدَّثَهُ أَنْ بَيْتَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مَغْلَقًا يُوشِكُ أَنْ يُكْسَرَ قَالَ عُمَرُ أَكْسَرَا لَا أَبَا لَكَ؟ فَلَوْ أَنَّهُ فَسِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَاذُ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ وَحَدَّثَهُ أَنْ ذَلِكَ الْبَابُ رَجُلٌ يُقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَاطِ قَالَ أَبُو خَالِدٍ فَقُلْتُ لَسَعِيدِ يَا أَبَا مَالِكٍ مَا أَسْوَدُ مُرْتَبَادًا؟ قَالَ شِدَّةُ الْبِيضِ فِي سَوَادٍ قَالَ قُلْتُ لِمَا الْكُوْزُ مُجْحِيًا قَالَ مُنْكَوْسًا *

باب بَغْتِ الشَّيْطَانِ سَرَايَاهُ يَفْتِنُونَ النَّاسَ

۱۹۹۱ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْلِيسَ يَضَعُ عَرِشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَتَّبِعُ سَرَايَاهُ فَأَذَاهُمْ مِنْهُ مَنْرَلَةٌ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدَهُمْ يَقُولُ قَعْلْتُ كَذَا وَكَذَا

فلاں کو شراب پلائی وغیرہ) تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر کوئی آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو نہ چھوڑا، یہاں تک کہ اس میں اور اس کی بیوی میں جدائی کرادی۔ تو اس کو اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہے۔ اعمش نے کہا، میرا خیال ہے کہ اس کو اپنے ساتھ چمنا لیتا ہے۔

باب: فتنے اور ان کی کیفیات کے متعلق۔

1992: ابودریس خولانی کہتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنہ کو جانتا ہوں جو میرے درمیان اور قیامت کے درمیان ہونے والا ہے۔ اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمنا کر کوئی بات حاصل مجھ سے بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان کیا جس میں میں بھی تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فتنوں کا شمار کرتے ہوئے فرمایا: تین ان میں سے ایسے ہیں جو قریب قریب کچھ نہ چھوڑیں گے اور ان میں سے بعض گرمی کی آندھیوں کی طرح ہیں، بعض ان میں چھوٹے ہیں اور بعض بڑے ہیں۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (اب) میرے سوا اس مجلس کے سب لوگ فوت ہو چکے ہیں۔ ایک میں باقی ہوں (اس وجہ سے اب مجھ سے زیادہ کوئی فتنوں کا جاننے والا باقی نہ رہا)۔

1993: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں (وعظ سنانے کو) کھڑے ہوئے تو کوئی بات نہ چھوڑی جو اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی تھی مگر اس کو بیان کر دیا۔ پھر یاد رکھا جس نے رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ میرے ساتھی اس کو جانتے ہیں اور بعض بات ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا تھا، پھر جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو یاد آ جاتی ہے جیسے آدی دوسرے آدی کی عدم موجودگی میں اس کا چہرہ یاد رکھتا ہے، پھر جب اس کو دیکھے تو پہچان لیتا ہے۔

1994: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک بات بتادی جو قیامت تک ہونے والی تھی اور کوئی بات ایسی نہ رہی جس کو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھا ہو، البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ مدینہ والوں کو مدینہ سے کونسی چیز نکالے گی۔

1995: سیدنا ابو یزید (یعنی عمرو بن الخطاب رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھ کر ہمیں وعظ سنایا، یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور نماز پڑھی۔ پھر منبر پر چڑھے اور ہمیں وعظ سنایا، یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا۔ پھر اترے اور نماز پڑھی۔ پھر منبر پر چڑھے اور ہمیں وعظ سنایا، یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔ پس جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا تھا، سب کی ہمیں خبر روے دی۔ اور ہم میں سب سے زیادہ وہ

قِيُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ بَجِيءُ أَخَذَهُمْ قِيُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ قَيْدِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نَعَمْ أَلَسْتَ قَالَ الْأَعْمَشُ أَرَاهُ قَالَ قَيْلْتَرْمَةُ*

باب فِي الْفِتَنِ وَصِفَاتِهَا

١٩٩٢ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ كَانَ يَقُولُ قَالَ حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ إِنِّي لِأَعْلَمُ النَّاسَ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَانَتْهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْرًا لِي فَبِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُعَدُّ الْفِتْنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكْذِبُ نَذْرَنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتْنٌ كَرِيحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صَغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حَذِيفَةُ فَذَهَبَ أَوْلَتْكَ الرَّهْطُ كُلَّهُمْ غَيْرِي *

١٩٩٣ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفْظَةً مِنْ حَفْظَةٍ وَنَسِيَةً مِنْ نَسِيَةٍ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَوْلَاءُ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ *

١٩٩٤ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَحَبْرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَيَّ أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ لِمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَلَسِي لَمْ أَسْأَلُهُ مَا يُخْرُجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ *

١٩٩٥ عَنْ أَبِي زَيْدٍ يَغْنِي عَمْرُو بْنُ أَخْطَبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَزُوا وَصَعِدَ الْمِنْبَرُ فَخَطَبْنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَتَوَلَّى فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرُ فَخَطَبْنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرُ فَخَطَبْنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا

عالم ہے جس نے سب سے زیادہ ان باتوں کو یاد رکھا ہو۔

باب: فتنوں کے بیان میں اور جو ان سے محفوظ رہے گا یا جو ان فتنوں کو یاد رکھے گا۔

هُوَ كَاتِبٌ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا *

باب فِي الْفِتَنِ وَمَنْ كَانَ يَحْفَظُهَا

۱۹۹۶ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ جُنْتُ يَوْمَ

الْجُرْعَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لِيَهْرَقَنَّ الْيَوْمَ هَاهُنَا

دِمَاءٌ فَقَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ كَلًّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ

قَالَ كَلًّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلًّا وَاللَّهِ إِنَّهُ

لَعَدِيثٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي

قُلْتُ بِنَسْرِ الْعَجَلِيِّ لِي أَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي

أَخَالَفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَلَا تَنْهَانِي؟ ثُمَّ قُلْتُ مَا هَذَا الْعَضْبُ؟ فَأَقْبَلْتُ

عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ إِذَا الرَّجُلُ حَدِيثُهُ *

باب الْفِتْنَةُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ

۱۹۹۷ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ مَا أَسْأَلُكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ

وَأَرْجِيكُمْ لِلْكَبِيرَةِ سَمِعْتُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَأُوْسَاءُ

بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ

وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى

الَّذِي قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَاً فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

لَهُ {وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَمَجِّنَاكَ مِنَ الْعَمِّ وَقَتَاكَ قَتُوكَا}

(طه: ۴۰) *

باب لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى وَقِيَصَرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

1996: محمد (ابن سیرین) کہتے ہیں کہ جناب نے کہا کہ میں نے یوم الجرعہ

(یعنی جس دن جرعم میں فساد ہونے والا تھا،) اور جرعم کوفہ میں ایک مقام ہے

جہاں کوفہ والے سعید بن عاص سے لڑنے کیلئے جمع ہوئے تھے جب سیدنا عثمان

رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا حاکم بنا کر بھیجا تھا) کو ایک شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو کہا

کہ آج تو یہاں کئی خون ہوں گے۔ وہ شخص بولا کہ ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! خون نہ

ہوں گے۔ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! خون ضرور ہوں گے وہ بولا کہ اللہ کی قسم!

ہرگز خون نہ ہوں گے۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! ضرور قتل ہوں گے۔ اس نے کہا

اللہ کی قسم! ہرگز قتل نہ ہوں گے، اور میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے

ایک حدیث سنی ہے جو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمائی تھی۔ میں نے کہا کہ تو آج

میرا اہل اساتھی ہے، اس لئے کہ تو سنتا ہے میں تیرا خلاف کر رہا ہوں اور تو نے

رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے اور مجھے منع نہیں کرتا۔ پھر میں نے کہا کہ

اس غصے سے کیا فائدہ؟ اور میں اس شخص کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تو معلوم ہوا

کہ وہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ ہیں۔

باب: فتنے مشرق کی طرف سے ہوں گے۔

1997: سیدنا سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ اے

عراق والو! میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا نہ اس کو پوچھتا ہوں جو کبیرہ گناہ

کرتا ہو میں نے اپنے والد سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں

نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ فتنہ ادھر سے آئے گا اور

آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، جہاں شیطان کے

دونوں سینگ نکلتے ہیں۔ اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو (حالانکہ مومن کی

گردن مارتا کتاب بڑا گناہ ہے) اور موسیٰ علیہ السلام فرعون کی قوم کا ایک شخص غلطی سے

مار بیٹھے تھے (نہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونٹے سے آدمی نہیں مرتا)، تو اس پر اللہ تعالیٰ

نے فرمایا کہ "تو نے ایک خون کیا، پھر ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھ کو آزما یا

جیسا آزما یا تھا"۔ (طہ: 40)۔

باب: البتہ کسری اور قیصر کے خزانے ضرور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے

جائیں گے۔

1998: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب

کسری (ایران کا بادشاہ) مر گیا، تو اب اس کے بعد کوئی کسری نہ ہوگا اور جب

۱۹۹۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَسَأَلَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ مَاتَ كِسْرَى

قیصر (روم کا بادشاہ) مر جائے گا، تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا (اور یہ دونوں ملک مسلمان فتح کر لیں گے)۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کئے جائیں گے۔

1999: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ الہتہ مسلمانوں یا مومنوں کی (شک راوی) ایک جماعت کسری کے خزانہ کو کھولے گی جو سفید محل میں ہے۔ قتیہ کی روایت میں مسلمانوں کی ہے شک کے بغیر۔

باب: اس امت کی تباہی بعض کی بعض سے ہوگی۔

2000: سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا (یعنی سب زمین کو لپیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو میں نے اس کا مشرق و مغرب دیکھا اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھے دکھلائی گئی اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے دیئے گئے (یعنی سونا اور چاندی یا قیصر و کسری کے خزانے)۔ اور میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرنا اور ان پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرنا کہ ان کا جتنا ٹوٹ جائے اور ان کی جڑ کاٹ جائے (یعنی بالکل نیست و نابود نابود ہو جائیں)۔ میرے پروردگار نے فرمایا کہ اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں پھر وہ نہیں پلٹتا اور میں نے تیری یہ دعائیں قبول کیں اور تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا نہ ان پر کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہو، ایسا غالب کروں گا کہ جو ان کی جڑ کاٹ دے، اگر چہ زمین کے تمام لوگ (مسلمانوں کو تباہ کرنے کیلئے) اکٹھے ہو جائیں (مگر ان کو تباہ نہ کر سکیں گے) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔

2001: سیدنا عامر بن سعد اپنے والد سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عالیہ (عالیہ وہ گاؤں ہیں جو مدینہ سے باہر ہیں) سے آئے حتیٰ کہ بنی معاویہ کی مسجد پر سے گزرے۔ اس میں گئے اور دو کتےیں پڑھیں اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی اور اپنے رب سے بہت طویل دعا کی۔ پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں لیکن اس نے دو دعائیں قبول کر لیں اور ایک قبول نہیں کی۔ میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے (یعنی ساری امت کو قحط سے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی اور میں نے یہ دعا بھی قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں، تو اسکو قبول نہیں کیا۔

فَلَا كَسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۱۹۹۹ عن جابر بن سمرۃ رضي الله عنه قال
سمعت رسول الله ﷺ يقول لتفصحن عصابة من
المسلمين أو من المؤمنين كثر آل كسرى الذي
في الأبيض قال قتيبة من المسلمين ولم ينك *

باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض

۲۰۰۰ عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم إن الله زوى لى الأرض فرأيت
مشارقتها ومغاربها وإن أمى سئل ملكها ما زوى
لى منها وأعطيت الكنزىن الأحمر والأبيض وأسى
سألت ربى لأمى أن لا يهلكها سنة عامه وأن لا
يسلط عليهم عدوا من سوى أنفسهم فاستجى
بنيصنتهم وإن ربى قال يا سحمد إنسى إذا قضيت
قضاء فائه لا يرد وأسى أعطيتك لأملك أن لا
أهلكهم سنة عامه وأن لا أسلط عليهم عدوا من
سوى أنفسهم يستجى بنيصنتهم ولو اجتمع عليهم
من بأفطارها أو قال من بين أفطارها حتى يكون
بعضهم يهلك بعضا ونسى بعضهم بعضا *

۲۰۰۱ عن عامر بن سعد عن أبيه رضي الله عنه
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أقبل ذات يوم
من العالیه حتى إذا مر بمنجد بنى معاوية دخل
فرجع فيه ركعتين وصلينا معه ودعا ربه طويلا ثم
انصرف إلينا فقال صلى الله عليه وسلم سألت ربى
ثلاثا فأعطاني اثنين ومنعني واحدة سألت ربى أن
لا يهلك أمى بالسنة فأعطانيها وسألته أن لا يهلك
أمى بالفرق فأعطانيها وسألته أن لا يجعل بأسهم
بينهم فمنعنيها *

باب: البتہ تم اگلی امتوں کی راہوں پر چلے گے۔

2002: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

البتہ تم اگلی امتوں کی راہوں (یعنی گناہوں میں اور دین کی مخالفت میں نہ یہ کہ کفر اختیار کرو گے) پر بالشت برابر بالشت اور ہاتھ برابر ہاتھ چلو گے، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھے تھے تو تم بھی گھسو گے۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگلی امتوں سے مراد یہودی اور نصاریٰ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اگر یہ نہیں تو) اور کون ہیں؟۔

باب: میری امت کو قریش (کا خاندان) تباہ کرے گا اور حکم ان سے ذور

رہنے کا۔

2003: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: لوگوں کو قریش میں سے یہ خاندان ہلاک کرے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو بہتر ہے۔

باب: (ایسے) فتنے ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے

سے بہتر ہوگا (یعنی جتنا کسی کا فتنے میں حصہ کم ہوگا اتنا زیادہ بہتر ہوگا)۔

2004: سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک کئی

فتنے ہوں گے۔ خبردار رہو! کئی فتنے ہوں گے۔ ان میں بیٹھنے والا چلنے والے (لوگوں) سے بہتر ہوگا اور بھاگنے والے (لوگوں) سے چلنے والا بہتر ہوگا۔ خبردار

رہو! جب فتنہ اور فساد اترے یا واقع ہو تو جس کے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا لے اور جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا لے اور جس کی (بھتیجی

کی) زمین ہو، وہ اپنی زمین میں جا رہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس کے نہ اونٹ ہوں اور نہ بکریاں اور نہ زمین ہو، وہ کیا کرے؟ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنی کھوپڑی اور پتھر سے اس کی بازو کو کوٹ ڈالے (یعنی لڑنے کی کوئی چیز باقی نہ رکھے جو لڑائی کا حوصلہ ہو)، پھر اپنی استطاعت

کے مطابق بچاؤ اور نجات کا راستہ اختیار کرے۔ الہی کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا، الہی کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا، الہی کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ایک شخص بولا کہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بتلائیے کہ اگر مجھ پر زبردستی کی جائے یہاں تک کہ مجھے وہ صفوں میں سے یاد دگر وہوں میں سے ایک لے جائیں، پھر وہاں کوئی مجھے کھوار

مارے یا تیرے اور مجھے قتل کر دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنا اور تیرا گناہ سمیٹ لے گا اور روزخ میں جائے گا۔

باب: جب دو مسلمان اپنی اپنی کھوار لے کر آئے سنا سنا آ جائیں تو قاتل

باب لَتَشِعْنَ سِنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

۲۰۰۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَشِعْنَ سِنَنُ

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شَيْرًا بِشَيْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّىٰ لَوْ

ذَخَلُوا فِي جُحْرٍ ضَبَّ لَا يَبْعَثُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ

اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ؟ قَالَ فَمَنْ؟*

باب يُهْلِكُ أُمَّتِي قُرَيْشٌ، وَالْأُمُورُ بِأَعْيُنِ الْهَيْمِ

۲۰۰۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهْلِكُ أُمَّتِي هَذَا الْحَيُّ مِنْ

قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ

اخْتَرَلُوهُمْ*

باب تَكُونُ فِتْنُ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

۲۰۰۴ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنٌ

أَلَا تَمَّ تَكُونُ فِتْنُ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي فِيهَا

وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا فَاذَا نَزَلَتْ

أَوْ وَقَمَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ

لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ

بِأَرْضِهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ

تَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ؟ قَالَ يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ

فَيَذُقُّ عَلَىٰ حَذَاهُ بِحَجَرٍ ثُمَّ لَيْتَنِي إِنْ اسْتَطَاعَ الشَّجَاءُ

اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغَتْ؟ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغَتْ؟ اللَّهُمَّ هَلْ

بَلَغَتْ؟ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ

أُكْرِمْتُ حَتَّىٰ يُنْطَلِقَ بِي إِلَىٰ أَحَدِ الصَّفَيْنِ أَوْ إِحْدَىٰ

الْفَتَنِينِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ

فَيَقْتُلُنِي؟ قَالَ تَبِوءُ يَأْنِيهِ وَإِنَّكَ وَتَكُونُ مِنْ

أَصْحَابِ النَّارِ*

باب إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بَسْمِهِمَا فَالْقَاتِلُ

مقتول (دونوں) جہنمی ہیں۔

2005: احنف بن قیس کہتے ہیں کہ میں اس ارادہ سے نکلا کہ اس شخص کا شریک ہوں گا (یعنی سیدنا علیؑ کا سیدنا معاویہؓ کے مقابلے میں شریک ہوں گا)۔ راہ میں مجھ سے سیدنا ابوبکرہؓ ملے اور کہنے لگے کہ اے احنف تم کہاں جاتے ہو؟ میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ سیدنا ابوبکرہؓ نے کہا کہ اے احنف! تم لوٹ جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب دو مسلمان اپنی تلوار لے کر لڑیں تو مارنے والا اور مارا جانے والا دونوں جہنمی ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا کسی اور نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قاتل تو جہنم میں جائے گا، لیکن مقتول کیوں جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

باب: عمار (رضی اللہ عنہ) کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

2006: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمار (رضی اللہ عنہ) کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

باب: جب تک (مسلمانوں کے) دو عظیم گروہ جن کا دعویٰ ایک ہی ہوگا، لڑائی نہ کریں قیامت قائم نہیں ہوگی۔

2007: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ (مسلمانوں کے) دو بڑے بڑے گروہ لڑیں گے اور ان میں بڑی سخت لڑائی ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا (یعنی دونوں کا دین ایک ہوگا اور دونوں یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے دین کیلئے لڑتے ہیں)۔

باب: قیامت نہ آئے گی یہاں تک کہ آدمی قبر پر گزرے گا اور کہے گا کہ کاش میں اس قبر والا ہوتا۔

2008: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا فنا نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر پر گزرے گا، پھر اس پر لیٹے گا اور کہے گا کہ کاش! میں اس قبر والا ہوتا اور دین اس کے لئے آزمائش بن جائے گا۔

باب: قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ہرج (قتل) بہت ہوگا۔

2009: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ہرج بہت ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قتل قتل (یعنی خون بہت ہوں گے)۔

وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ

۲۰۰۵ عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَحْنَفُ؟ قَالَ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَ ابْنِ عَمٍّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ لَقَالَ لِي يَا أَحْنَفُ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بَسِيْفَيْهِمَا فَأَلْقَا الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ قُلْتُ أَوْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ *

باب تَقْتُلُ عَمَارًا الْفَنَاءُ الْبَاغِيَةَ

۲۰۰۶ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَقْتُلُ عَمَارًا الْفَنَاءُ الْبَاغِيَةَ *

باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ فِتْنَانِ عَظِيمَتَانِ دَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةٌ

۲۰۰۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ فِتْنَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةٌ *

باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ، فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ

۲۰۰۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ. وَيَلْسَنُ بِهِ الدِّينَ إِلَّا الْبَلَاءَ *

باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ

۲۰۰۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ *

باب: قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ وہ وقت آئے گا کہ قاتل کو معلوم نہیں ہوگا کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے۔

2010: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ لوگوں پر ایسا وقت نہ آجائے کہ جس میں قاتل کو یہ تک معلوم نہ ہوگا کہ وہ قتل کیوں کر رہا ہے؟ اور مقتول کو بھی نہ معلوم ہوگا کہ وہ کیوں قتل کیا جا رہا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کشت و خون ہوگا۔ قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

باب: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آگ حجاز کی زمین سے نکلے گی۔

2011: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک آگ حجاز کے ملک سے نکلے گی اور وہ بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی (یعنی اس کی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی۔ حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور بصری شہر کا نام ہے)۔
باب: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دوس کا قبیلہ ذی الخلصہ (بت کی عبادت نہ کرے گا۔

2012: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کی سرینیں ذی الخلصہ کے گرد ملیں گی (یعنی وہ اس کا طواف کریں گی) اور ذی الخلصہ ایک بت تھا جس کو دوس جاہلیت کے زمانہ میں بتالہ (بمن کی ایک جگہ) میں پوجا کرتے تھے۔

باب: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لات و عزیٰ کی عبادت کی جائے گی

2013: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ رات اور دن اس وقت تک ختم نہ ہوں گے جب تک لات اور عزیٰ (جاہلیت کے بت) پھر نہ پوجے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں تو سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ”اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجو تاکہ اس کو سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک لوگ برا مانیں“ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور اسلام کے سوا اور کوئی دین غالب نہ رہے گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا، ایسا ہی ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا کہ جس سے ہر مومن مر جائے گا، یہاں تک کہ ہر وہ شخص بھی جس کے دل میں دانے کے برابر بھی ایمان ہے اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں بھلائی نہیں ہوگی۔ پھر وہ لوگ اپنے (مشرک) باپ دادا کے دین پر

بَاب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يَذْرِي الْقَاتِلُ فِيمَا قَتَلَ

٢٠١٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَذْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ؟ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ؟ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ الْهَرَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ *
بَاب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ

الْحِجَازِ

٢٠١١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَغْثَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى *

بَاب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُعْبَدَ دُوسٌ ذَا الْخَلْصَةِ

٢٠١٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دُوسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلْصَةِ وَكَانَتْ سَنَمًا تُعْبَدُهَا دُوسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِنِيَالَةَ *
بَاب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى

٢٠١٣ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كُنْتُ لِأَطْنُ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ {هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ} (النوبة: ٣٣) أَنْ ذَلِكَ نَامًا قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَتَعَثَّ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَلَّى كُلُّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِنْقَالٌ حَبَّةٌ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ قَبِيئِي مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ

لوٹ جائیں گے۔

باب: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ اس شہر میں نہ لڑائی ہو جس کی ایک طرف سمندر میں اور دوسری خشکی میں ہے۔

2014: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے ایسے شہر کے متعلق سنا ہے جس کے ایک جانب خشکی اور ایک جانب سمندر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے سنا ہے (یعنی قسطنطنیہ ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس شہر سے اسحاق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ستر ہزار لوگ لڑیں گے۔ پس جب اس شہر کے پاس آئیں گے تو اتر پڑیں گے۔ بس تھمیر سے لڑیں گے نہ تیر ماریں گے، بلکہ ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ کہیں گے تو اس کی دریا وادی طرف گر پڑے گی۔ پھر دوسری بار ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ کہیں گے تو اس کی دوسری طرف گر پڑے گی۔ پھر تیسری بار ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ کہیں گے تو ہر طرف سے کھل جائے گا۔ پس وہ اس شہر میں گھس پڑیں گے اور مال غنیمت لوٹیں گے۔ جب وہ مال غنیمت کو بانٹ رہے ہوں گے کہ اچانک ایک پکارنے والا آ کر پکارے گا کہ دجال نکل آیا ہے تو وہ ہر چیز کو چھوڑ کر (دجال کی طرف) لوٹ آئیں گے۔

باب: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر نہ ہو۔

2015: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ فرات میں سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا اور لوگ اس کیلئے لڑیں گے۔ تو ہر سنگ لڑے میں سے نانوے ماریں جائیں گے اور ہر شخص (اپنے دل میں) یہ کہے گا کہ شاید میں بیچ جاؤں (اور اس سونے کو حاصل کروں)۔ معاذ اللہ دنیا ایسی ہی خراب شے ہے لوگ اس کے پیچھے اپنی جان، آبرو اور عزت گنواتے ہیں پھر بھی وہ حاصل نہیں ہوتی۔ عاقل وہی ہے جو پہلے سے ہی اس بیکار چیز کا پچھانہ کرے)۔

2016: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ فرات میں سے سونے کا ایک خزانہ نکلے، سو جو کوئی وہاں موجود ہو، تو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔

باب: قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے گویا ڈھالیں ہیں۔

2017: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ قیامت کے قریب ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے بوتے بالوں کے ہوں گے

فَيَرْجِعُونَ إِلَىٰ دِينِ آبَائِهِمْ *

باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ تُغْزَىٰ مَدِينَةُ جَانِبِهَا فِي الْبَحْرِ وَالْآخِرُ فِي الْبَرِّ

۲۰۱۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةِ جَانِبِهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبِهَا فِي الْبَحْرِ؟ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ يُغْزَوْهَا سِتْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا جَاءُوهَا لُزُّوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهِ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ نَوْزٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهِ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخِرُ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّلَاثَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهِ أَكْبَرُ فَيُجْرَحُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَعْتَمُونَ فَيَتِمَّا هُمْ يَفْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيحُ فَقَالَ إِنْ السَّجَّالُ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ

باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ يَخْسِرَ الْفِرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

۲۰۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ يَخْسِرَ الْفِرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَفْتَلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةِ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أُنَجُّو *

۲۰۱۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوْشِكُ الْفِرَاتُ أَنْ يَخْسِرَ عَنْ كَنْبَرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا *
باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَانَ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمَطْرُقَةُ

۲۰۱۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ كَانَ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ

- اور انکے منگو یا چوڑی ڈھالیں ہیں۔ ان کے چہرے سرخ اور آنکھیں چھوٹی ہیں
- باب:** قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ قحطان سے ایک آدمی نکلے گا۔
- 2018:** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ (قبیلہ قحطان کا) ایک شخص نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا۔
- باب:** قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو حجاجہ کہیں گے۔
- 2019:** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو حجاجہ کہیں گے۔
- باب:** قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ زمین میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا۔
- 2020:** سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ زمین پر کوئی اللہ کا نام لینے والا باقی نہ رہے گا۔
- باب:** یمن سے ہوا پلے گی (جس کی وجہ سے) ہر وہ آدمی مرجائے گا جس کے دل میں ایمان ہے۔
- 2021:** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ریشم سے زیادہ نرم ہوا یمن سے بھیجے گا جو کسی ایسے آدمی کو نہ چھوڑے گی جس میں ذرہ برابر ایمان ہوگا مگر اس کا موت آ جائے گی۔
- باب:** قیامت صرف شریر لوگوں پر قائم ہوگی۔
- 2022:** سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔
- باب:** قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ دجال کذاب لوگ نکلیں گے۔
- 2023:** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تمہیں کے قریب جھوٹے دجال پیدا نہ ہوں (دجال یعنی مکار فریبی ہیں) اور ہر ایک یہ کہے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔
- 2024:** سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ قیامت سے پہلے جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ میں ان سے ڈرو۔
- باب:** یہودیوں سے مسلمانوں کی لڑائی کے متعلق۔

- المَطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوهِ صَعَارُ الْأَعْيُنِ *
- باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ**
- ٢٠١٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بَعْصَاهُ *
- باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ**
- ٢٠١٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ *
- باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللَّهُ اللَّهُ**
- ٢٠٢٠ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ *
- باب تُبْعَثُ رُبْعٌ مِنَ الْيَمَنِ، فَيُقْبَضُ مِنْ فِي قَلْبِهِ إِيْمَانٌ**
- ٢٠٢١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُبْعَثُ رُبْعًا مِنَ الْيَمَنِ لَيَمِّنَ لَلَّذِينَ مِنَ الْحَرِيرِ فَلَا تَدْعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ قَالَ أَبُو عَلْقَمَةَ مَثْقَلًا حَبَّةً وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ مَثْقَلًا ذَرَّةً مِنَ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبِضْتَهُ *
- باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ**
- ٢٠٢٢ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ *
- باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ**
- ٢٠٢٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ *
- ٢٠٢٤ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ * وَفِي رَوَايَةٍ: قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوهُمْ *
- باب فِي قِتَالِ الْمُسْلِمِينَ الْيَهُودَ**

2025: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ مسلمان یہود سے لڑیں گے، پھر مسلمان ان کو قتل کریں گے۔ حتیٰ کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر یا درخت بولے گا کہ اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے، ادھر آ اور اس کو قتل کر دے مگر غرقد کا درخت نہ بولے گا (وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف بہت زیادہ ہوتا ہے) وہ یہود کا درخت ہے۔

باب: (جب) قیامت قائم ہوگی (قیامت قریب ہوگی) تو تمام لوگوں سے زیادہ رومی (عیسائی) ہوں گے۔

2026: موسیٰ بن علی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ مستور قرشی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے (یعنی ہندو اور مسلمانوں سے)۔ سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھ تو کیا کہتا ہے؟ مستور رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تو کہتا ہے (تو ج ہے) تو یہ اس لئے ہے کہ نصاریٰ میں چار خصلتیں ہیں۔ وہ مصیبت کے وقت نہایت حوصلہ والے ہیں، مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے ہیں، بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہیں اور سب لوگوں میں مسکین یتیم اور ضعیف کیلئے بہتر ہیں اور ایک پانچویں خصلت بھی ہے جو نہایت عمدہ ہے کہ وہ بادشاہوں کے ظلم کو زیادہ روکنے والے ہیں۔

باب: روم کی جنگ اور دجال کے نکلنے سے پہلے قتل ہونے کے متعلق۔

2027: سیدنا لیسیر بن جابر سے روایت ہے کہ ایک بار کوفہ میں سرخ آنکھی آئی تو ایک شخص آیا جس کا تکیہ کلام ہی یہ تھا کہ اے عبد اللہ بن مسعود! قیامت آئی۔ یہ سن کر سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور پہلے وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور کہا کہ قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ تر کہ نہ بٹے گا اور مال غنیمت سے خوشی نہ ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو تر کہ کون بانٹے گا اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ بچے گا تو مال غنیمت کی کیا خوشی ہوگی)۔ پھر اپنے ہاتھ سے شام کے ملک کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ دشمن (نصاریٰ) مسلمانوں سے لڑنے کیلئے جمع ہوں گے اور مسلمان بھی ان سے لڑنے کیلئے جمع ہوں گے۔ میں نے کہا کہ دشمن سے تمہاری مراد نصاریٰ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اور اس وقت سخت لڑائی شروع ہوگی۔ مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجیں گے جو مرنے کیلئے آگے

۲۰۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِيَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوْ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَمَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغُرَقْدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ *
باب تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ

۲۰۲۶ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٍو أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ قُلْتُ ذَلِكَ إِنْ فِيهِمْ لِحِصَالًا أَرْبَعًا إِنَّهُمْ لِأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمَسْكِينٍ وَبَيْتِهِمْ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ وَأَمْتَعُهُمْ مِنْ ظَلَمِ الْمُلُوكِ *

باب فِي قِتَالِ الرُّومِ، وَكَثْرَةِ الْفُتُلِ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَالِ

۲۰۲۷ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكَوْفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجْرِي إِلَّا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَفَعَدَّ وَكَانَ مَثُكُنَا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُفْسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ يَدِيهِ هَكَذَا وَتَحَاها نَحْوُ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرُّومُ تَعْنِي؟ قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمْ الْقِتَالِ رَدَّةً شَدِيدَةً فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى

بڑھے گا اور بغیر غلبہ کے نہ لوٹے گا (یعنی اس قصد سے جائے گا کہ یا لڑ کر مر جائیں گے یا فتح کر کے آئیں گے) پھر دونوں فرقے لڑیں گے، یہاں تک کہ (لڑائی میں) رات حائل ہو جائے گی۔ پس دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا۔ اور لڑائی کے لئے بڑھنے والا لشکر بالکل فنا ہو جائے گا (یعنی اس کے سب لوگ قتل ہو جائیں گے) دوسرے دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے جو مرنے کیلئے یا غالب ہونے کیلئے جائے گا اور لڑائی رہے گی، یہاں تک کہ رات حائل ہو جائے گی۔ پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور آگے بڑھنے والا لشکر بالکل فنا ہو جائے گا۔ پھر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر مرنے یا غالب ہونے کی نیت سے آگے بڑھائیں گے اور شام تک لڑائی رہے گی، پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر فنا ہو جائے گا۔ جب چوتھا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہوں گے، وہ سب آگے بڑھیں گے اور اس دن اللہ تعالیٰ کا فروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ وہ کسی کوئی نہ دیکھے گا یا وہ کسی لڑائی کسی نے نہیں دیکھی ہوگی، یہاں تک کہ پرندہ ان کے اوپر یا ان کے بدن پر اڑے گا، پھر آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گر جائیں گا۔ ایک جدی لوگ جو کتھی میں سوہوں گے ان میں سے ایک شخص بچے گا (یعنی ننانوے فیصد آدمی مارے جائیں گے اور ایک باقی رہ جائے گا) ایسی حالت میں مال غنیمت کی کوئی خوشی حاصل ہوگی اور کونسا ترکہ بانٹا جائے گا؟ پھر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے۔ ایک پکاران کو آئے گی کہ ان کے پیچھے ان کے بال بچوں میں (کانا) دجال آچکا ہے۔ یہ سنتے ہی جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا اس کو چھوڑ کر روانہ ہوں گے اور دس سواریوں کو جاسوسی کے طور پر روانہ کریں گے (دجال کی خبر لانے کیلئے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان سواریوں اور ان کے باپوں کے نام تک جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا ہوں اور وہ اس دن ساری زمین کے بہتر سوار ہوں گے یا اس دن بہتر سواریوں میں سے ہوں گے۔

باب: دجال سے پہلے جو مسلمانوں کو فتوحات ملیں گی۔

2028: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سیدنا نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہم ایک جہاد میں رسول اللہ ﷺ کیساتھ تھے تو آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ مغرب کی طرف سے آئے جو ادان کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے ایک ٹیلے کے پاس آ کر ملے۔ وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے دل نے کہا کہ تو چل اور ان لوگوں اور آپ ﷺ کے درمیان میں جا کر کھڑا ہو، ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ

يَخْجُرُ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ قَبِيءٌ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٌ وَتَفْنَى الشَّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةَ لَمَمَاتٍ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَخْجُرَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ قَبِيءٌ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٌ وَتَفْنَى الشَّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةَ لَمَمَاتٍ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَمْسُوا قَبِيءٌ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٌ وَتَفْنَى الشَّرْطَةُ فَبِذَا كَانَ يَوْمَ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الذَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَا يُسْرَى مِثْلَهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَابِهِمْ فَمَا يَخْلِفُهُمْ حَتَّى يَخْرُ مِثًا فَيَتَعَادُ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مَائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَّةً مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدَ فَبَابِي غَنِيمَةً يَفْرَحُ أَوْ أَيُّ مِيرَاتٍ يُقَاسِمُ؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِيَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَبَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذُرَارِيهِمْ فَيَرْتَفِضُونَ مَا لِي أَيْدِيهِمْ وَيَقْبَلُونَ فَيَقْتُلُونَ عَشْرَةَ فَوَارِسَ طَلِيحَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لِأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَالْأَسْوَانَ خِيُولِهِمْ هُمْ خَيْرٌ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرٍ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ *

باب ما يكون من فتوحات المسلمين قبل الدجال
٢٠٢٨ عن جابر بن سمره عن نافع بن عتبہ رضي الله عنهما قال سمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة قال لآتي النبي صلى الله عليه وسلم قوم من قبل المغرب عليهم ثياب الصوف فوافقوه عند أكمة فإلهم لقيام ورسول الله صلى

ﷺ کو مار ڈالیں۔ پھر میرے دل نے کہا کہ شاید آپ ﷺ چپکے سے کچھ باتیں ان سے کرتے ہوں (اور میرا جانا آپ ﷺ کو ناگوار گزرے)۔ پھر میں گیا اور ان لوگوں کے اور آپ ﷺ کے درمیان میں کھڑا ہو گیا۔ پس میں نے اس وقت آپ ﷺ سے چار باتیں یاد کیں، جن کو میں اپنے ہاتھ پر لگتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم پہلے تو عرب کے جزیرہ میں (کافروں سے) جہاد کرو گے، اللہ تعالیٰ اس کو فتح کر دے گا۔ پھر فارس (ایران) سے جہاد کرو گے، اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح کر دے گا۔ پھر نصاریٰ سے لڑو گے روم والوں سے، اللہ تعالیٰ روم کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر دجال سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا (یہ حدیث آپ ﷺ کا بڑا معجزہ ہے)۔ نافع نے کہا کہ اے جابر بن سمرہ! ہم سمجھتے ہیں کہ دجال روم فتح ہونے کے بعد ہی نکلے گا۔

باب: قسطنطنیہ کی فتح کے متعلق۔

2029: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اترے گا (یہ دونوں مقام شام میں ہیں حلب کے قریب)۔ پھر مدینہ سے ایک لشکر ان کی طرف نکلے گا، جو ان دنوں تمام زمین والوں میں بہتر ہوگا۔ جب دونوں لشکر صف باندھیں گے تو نصاریٰ کہیں گے کہ تم ان لوگوں (یعنی مسلمانوں) سے الگ ہو جاؤ جنہوں نے ہماری بیویاں اور لڑکے پکڑے اور لوٹ کر غلام بنائے ہیں ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے کہ نہیں اللہ کی قسم! ہم کبھی اپنے بھائیوں سے نہ لگے ہوں گے۔ پھر لڑائی ہوگی تو مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ نکلے گا۔ ان کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر مارا جائے گا، وہ اللہ کے پاس سب شہیدوں میں افضل ہوں گے اور تہائی لشکر کی فتح ہوگی، وہ عمر پھر کبھی فتنے اور جلا میں نہ پڑیں گے۔ پھر وہ قسطنطنیہ (استنبول) کو فتح کریں گے (جو نصاریٰ کے قبضہ میں آ گیا ہوگا۔ اب تک یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں ہے) وہ اپنی تلواریں زمینوں کے درختوں سے لٹکا کر مال غنیمت بانٹ رہے ہوں گے کہ شیطان یہ پکارا گئے گا کہ تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں دجال کا ظہور ہو چکا ہے۔ پس مسلمان وہاں سے نکلیں گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی۔ جب شام کے ملک میں پہنچیں گے تو تب دجال نکلے گا۔ پس جس وقت مسلمان لڑائی کیلئے مستعد ہو کر صفیں باندھتے ہوں گے کہ نماز کا وقت ہوگا اسی وقت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام اتریں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کا دشمن دجال سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح ڈرے گھل جائے گا جیسے تمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو عیسیٰ علیہ السلام اس کو یونہی چھوڑ دیں تب

اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعَدًا قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي اَنْتِهِمْ فَمَنْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَتَأَلَوْنَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مِنْهُمْ فَاتَّبَعْتُهُمْ فَمَنْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَرْبَعِ كَلِمَاتٍ اَعْلَمُنَّ فِي يَدِي قَالَ فَتَعَزَّوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَعَزَّوْنَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَعَزَّوْنَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا تَسْرَى اَنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ حَتَّى يَفْتَحَ الرُّومَ *

باب فی فتح قسطنطنیہ

۲۰۲۹ عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعماق أو بدابق فيخرج إليهم جيش من المدينة من خيار أهل الأرض يومئذ فإذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سوا منا لقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين إخواننا فيقاتلواهم فينهمر ثلث لا يتوب الله عليهم أبداً ويقتل ثلثهم أفضل الشهداء عند الله ويفتح الثلث لا يفتنون أبداً فيفتنون قسطنطنية فيمتا هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون إذ صاح فيهم الشيطان إن المسيح قد خلفكم في أعليكم فيخرجون وذلك بطل فإذا جاءوا الشام خرج قبئنا هم يعدون للقتال يسوون الصوف إذ أقيمت الصلاة فنزل عيسى ابن مريم فلقمهم فإذا رآه عشو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فقلو

بھی وہ خود بخود گھل کر ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو اس کا خون عیسیٰ علیہ السلام کی برجھی میں دکھلائے گا۔

باب: بیت اللہ کا قصد کر کے آنے والے لشکر کے زمین میں دھنس جانے کے متعلق۔

2030: عید اللہ بن قہطیہ سے روایت ہے کہ حارث بن ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان دونوں اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ میں بھی ان کیساتھ تھا۔ انہوں نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو دھنس جائے گا اور یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب سیدنا عبد اللہ بن زبیر علیہ السلام کے حاکم تھے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی پناہ لے گا (مراد مہدی علیہ السلام ہیں) تو اس کی طرف لشکر بھیجا جائے گا۔ وہ جب ایک میدان میں پہنچ جائیں گے تو دھنس جائیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جو شخص زبردستی اس لشکر کیساتھ ہو (دل میں برا جان کر)، آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بھی ان کیساتھ دھنس جائے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پراٹھے گا۔ ابو جعفر نے کہا کہ مراد مدینہ کا میدان ہے۔

باب: قیامت سے پہلے مدینہ کے گھر اور آبادی کے متعلق۔

2031: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے قریب مدینہ کے گھر) اہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے۔ زہیر نے کہا کہ میں نے سہیل سے کہا کہ اہاب مدینہ سے کتنے فاصلے پر ہے؟ انہوں نے کہا کہ اتنے میل پر (یعنی کافی میل دور ہے)۔

باب: کعبہ کو جیشہ کا پتلی پنڈلیوں والا بادشاہ ویران کرے گا۔

2032: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعبہ کو جیشہ کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا ایک شخص خراب کرے گا (مراد ابی سنیاء کے کافر ہیں جو نصاریٰ ہیں یا وسط جیش کے بت پرست آخر زمانہ میں ان کا غلبہ ہوگا اور جب مسلمان دنیا سے اٹھ جائیں گے تو یہ مردود جیش ایسا کام کرے گا)۔

باب: عراق کے اپنے درہم روک لینے کے متعلق۔

2033: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عراق کا ملک اپنے درہم اور قمیر کو روکے گا، شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اردب اور دینار کو روکے گا اور تم ایسے ہو جاؤ گے جیسے پہلے تھے اور تم ایسے ہو جاؤ گے جیسے پہلے تھے، اور تم ایسے ہو جاؤ گے جیسے پہلے تھے۔ پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس حدیث پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا

تَرْكُهُ لَانْدَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِسَيْدِهِ
فِيهِمْ دَمَةٌ فِي حَرْبِهِ *

باب فِي الْخُسْفِ بِالْجَيْشِ الَّذِي يُؤْمِ الْبَيْتِ

٢٠٣٠ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ ابْنِ الْقَيْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَسَاءَ مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ؟ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَدَّ عَانِدٌ بِأَيْتِ قَيْعَتُ إِلَيْهِ بَعَثَ فَإِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بَمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نَيْبِهِ وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ *

باب فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَعِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ

٢٠٣١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْعُغُ الْمَسَاكِينُ إِهَابَ أَوْ يِهَابَ قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لَسَهْلٍ فَكَمْ ذَلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ؟ قَالَ كَذَا وَكَذَا مَيْلًا *

باب يُخْرَبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّؤْيَقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

٢٠٣٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّؤْيَقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ *

باب فِي مَنَعِ الْعِرَاقِ دِرْهَمَهَا

٢٠٣٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيرَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مَدِينَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتِ مِصْرٌ إِزْدَبَهَا وَدِينَارَهَا وَعَدْتُمْ مَنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعَدْتُمْ مَنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعَدْتُمْ مَنْ حَيْثُ

گوشت اور خون گواہی دیتا ہے (یعنی اس میں کچھ شک نہیں)۔

2034: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ برے، بلکہ قحط یہ ہے کہ بارش برے اور خوب برے لیکن زمین سے کچھ نہ اُگے۔

باب: امانت اور ایمان کے دلوں سے اٹھالے جانے کے متعلق۔

2035: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (امانت

کے باب میں) دو حدیثیں بیان کیں۔ ایک کو تو میں دیکھ چکا اور دوسری (کے پورا ہونے) کا منتظر ہوں۔ (پہلی حدیث یہ ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جزیرا تری۔ پھر قرآن نازل ہوا، پس انہوں نے قرآن کو حاصل کیا اور حدیث کو حاصل کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے (دوسری) حدیث بیان فرمائی کہ امانت اٹھ جائے گی۔ تو فرمایا کہ ایک شخص تھوڑی دیر سوئے گا، پھر اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اور اس کا نشان ایک پھیکے رنگ کی طرح رہ جائے گا۔ پھر ایک نیند کرے گا تو امانت دل سے اٹھ جائے گی اور اس کا نشان ایک چھالے کی طرح رہ جائے گا جیسے تو ایک انگارہ اپنے پاؤں پر لڑھکا دے، پھر کھال پھول کر ایک چھالہ (آبلہ) نکل آئے کہ تم اس کو بلند بھرا ہوا دیکھتے ہو مگر اس میں کچھ نہیں۔ پھر آپ نے ایک نکتری لے کر اپنے پاؤں پر لڑھکائی اور فرمایا کہ لوگ خرید و فروخت کریں گے اور ان میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو امانت کو ادا کرے، یہاں تک کہ لوگ کہیں گے کہ فلاں قوم میں ایک شخص امانت دار ہے اور یہاں تک کہ ایک شخص کو کہیں گے وہ کیسا ہوشیار، بخوش مزاج اور عقلمند ہے (یعنی اس کی تعریف کریں گے) اور اس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ پھر سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے اوپر ایک دور گزر چکا ہے جب میں بغیر کسی ڈر کے ہر ایک سے معاملہ (یعنی لین دین) کرتا تھا، اس لئے کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا دین اس کو بے ایمانی سے باز رکھتا اور جو نصرانی یا یہودی ہوتا تو حاکم اس کو بے ایمانی سے باز رکھتا تھا لیکن آج کے دن تو میں تم لوگوں سے کبھی معاملہ نہ کروں گا، البتہ فلاں اور فلاں شخص سے (معاملہ) کروں گا

باب: آخر زمانہ میں خلیفہ (مہدی) آئے گا، جو مال کی لپٹیں بھر بھر کر دے گا۔

2036: سیدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ انہوں نے کہا کہ قریب ہے کہ عراق والوں کے قہقیر اور درہم نہیں آئیں گے۔ ہم نے کہا کہ کس سبب سے؟ انہوں نے کہا کہ عجم کے لوگ اس کو روک لیں گے۔ پھر کہا کہ قریب ہے کہ شام والوں کے پاس دینار اور مدی نہ

بدأتم شهد علی ذلك لحم أبي هريرة وذمة *

۲۰۳۴ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال ليست السنة بأن لا تمطروا ولكن السنة أن تمطروا وتمطروا ولا تئبت الأرض شيئا *
باب في رفع الأمانة والإيمان من القلوب

۲۰۳۵ عن حذيفة رضي الله عنه قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثين قد رأيت أحدهما وأنا أنتظر الآخر حدثنا أن الأمانة نزلت في جذر قلوب الرجال ثم نزل القرآن فعملوا من القرآن وعلموا من السنة ثم حدثنا عن رفع الأمانة قال ينأم الرجل الثومة فتقبض الأمانة من قلبه فيظلم أثرها مثل الوكت ثم ينأم الثومة فتقبض الأمانة من قلبه فيظلم أثرها مثل المخجل كخمر دخر حنثه على رجلك فنقط فتراه منتبرا وليس فيه شيء ثم أخذ حصى فدخر بها على رجله فيصبح الناس يتبايعون لا يكاد أحد يؤذي الأمانة حتى يقال إن في بسى فلان رجلا أمينا حتى يقال للرجل ما أجلده وما أظرفه وما أعقله؟ وما في قلبه منقال حبة من خردل من إيمان ولقد أتى علي زمان وما أبالي أيكم بايعت لئن كان مسلما ليردته علي دينه ولئن كان نصرانيا أو يهوديا ليردته علي ساعيه وأما اليوم فما كنت لأبایع منكم إلا فلانا وفلانا *

باب يكون في آخر الزمان خليفة يحيي المال حيا

۲۰۳۶ عن الجريدي عن أبي نصره قال كنا عند جابر بن عبد الله رضي الله عنهما فقال يوشك أهل العراق أن لا يحيي إليهم قفيز ولا درهم قلنا من أين ذلك قال من قبل العجم يمتعون ذاك ثم قال

آئیں (مدی ایک بیانا ہے اسی طرح ققیز) ہم نے کہا کہ کس سبب سے؟ انہوں نے کہا کہ روم والے لوگ روک لیں گے۔ پھر تھوڑی دیر چپ رہے، اس کے بعد کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اخیر امت میں ایک خلیفہ ہوگا، جو لیں بھر بھر کر مال دے گا (یعنی روپیہ اور اشرفیاں لوگوں کو) اور اس کو شام نہ کرے گا۔ جریر نے کہا کہ میں نے ابو نصرہ اور ابوعطاء سے پوچھا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ (یہ مہدی ہیں جو امت کے اخیر زمانہ میں پیدا ہوں گے۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تو شروع میں تھے)۔

باب: (قیامت کی) وہ نشانیاں جو قیامت سے پہلے آئیں گی۔

2037: سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہم باتیں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے کہا کہ قیامت کا ذکر کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لو گے۔ پھر ذکر کیا جو میں کا، دجال کا، زمین کے جانور کا، سورج کے مغرب سے نکلنے کا، عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کا، یا جوج ماجوج کے نکلنے کا، تین جگہ نصف کا یعنی زمین کا دھننا ایک مشرق میں، دوسرے مغرب میں، تیسرے جزیرہ عرب میں۔ اور ان سب نشانیوں کے بعد ایک آگ پیدا ہوگی جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لے جائے گی (محشر شام کی زمین ہے)۔

باب: اندھیری رات کی طرح (سخت) فتنوں سے پہلے، (نیک) اعمال میں جلدی کرو۔

2038: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی جلدی نیک کام کرو، ان فتنوں سے پہلے جو اندھیری رات کے حصوں کی طرح ہوں گے۔ صبح کو آدی ایماندار ہوگا اور شام کو کافر۔ یا شام کو ایمان دار ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا اور اپنے دین کو دنیا کے مال کے بدلے بیچ ڈالے گا۔

باب: چھ چیزوں سے پہلے (نیک) اعمال میں جلدی کرو۔

2039: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیک اعمال کے کرنے میں چھ چیزوں سے پہلے جلدی کرو۔ ایک دجال، دوسرے دھواں، تیسرے زمین کا جانور، چوتھے سورج کا مغرب سے نکلنا، پانچویں قیامت اور چھٹے موت۔ (یعنی جب یہ باتیں آجائیں گی تو نیک اعمال کا قابو جاتا رہے گا)۔

باب: خوزیری کے دور میں عبادت کرنا۔

2040: سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجْتَبَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدْنِيٌّ قُلْنَا مَنْ أَيْنَ ذَلِكَ؟ قَالَ مِنْ قَبْلِ الرُّومِ ثُمَّ اسْكَبَتْ هُنْتَهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَخْضِي الْمَالَ حَيْثُ لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ أَتَرَيَانِ اللَّهُ عَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟ فَقَالَا لَا *

باب فِي الْآيَاتِ الَّتِي تُكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ

٢٠٣٧ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ أَسِيدِ الْغَفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَخَضَّ نَدَاكَرُ فَقَالَ مَا تَدَاكَرُونَ؟ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالذَّجَالَ وَالذَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَتُرُوقَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسَفَتْ بِالْمَشْرِقِ وَخَسَفَتْ بِالْمَغْرِبِ وَخَسَفَتْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَخْرَجَ ذَلِكَ نَارًا تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُقُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ *

باب بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فَتَنَا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

٢٠٣٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فَتَنَا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُضِيحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُؤْمِنُ كَافِرًا أَوْ يُؤْمِنُ مُؤْمِنًا وَيُضِيحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا *

باب بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا

٢٠٣٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدُّجَالَ وَالذَّخَانَ وَذَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَنْسَرَ الْعَامَةَ وَخَوَيْصَةَ أَحَدِكُمْ *

باب الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ

٢٠٤٠ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

فرمایا: فساد اور فتنے کے وقت عبادت کرنے کا اتنا ثواب ہے جیسے میرے پاس ہجرت کرنے کا۔

باب: ابن صیاد کے قصہ کے بارے میں۔

2041: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حج یا عمرہ کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صائد بھی تھا۔ ایک منزل میں ہم اترے، لوگ ادھر ادھر چلے گئے اور میں اور ابن صائد دونوں رہ گئے۔ مجھے اس وجہ سے اس سے سخت وحشت ہوئی کہ لوگ اس کے بارے میں جو کہا کرتے تھے (کہ دجال ہے) ابن صائد اپنا اسباب لے کر آیا اور میرے اسباب کیساتھ رکھ دیا (مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی) میں نے کہا کہ گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب اس درخت کے نیچے رکھے تو بہتر ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں بکریاں دکھلائی دیں۔ ابن صائد گیا اور دودھ لے کر آیا اور کہنے لگا کہ ابوسعید! دودھ پی۔ میں نے کہا کہ گرمی بہت ہے اور دودھ گرم ہے اور دودھ نہ پینے کی اس کے سوا کوئی وجہ نہ تھی کہ مجھے اس کے ہاتھ سے پینا نہ معلوم ہوا۔ ابن صائد نے کہا کہ اے ابوسعید! میں نے قصد کیا ہے کہ ایک ریلوں اور درخت میں لٹکا کر اپنے آپ کو پھانسی دے لوں ان باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں۔ اے ابوسعید! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ کیا تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہیں جانتے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہوگا اور میں تو مسلمان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال لادلوں ہوگا اور میری اولاد مدینہ میں موجود ہے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال مدینہ میں اور مکہ میں نہ جائے گا اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ کو جا رہا ہوں؟ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (اس کی ایسی باتوں کی وجہ سے) قریب تھا کہ ہمیں اس کا طرفدار بن جاؤں (اور لوگوں کا اس کے بارے میں کہنا غلط سمجھوں) کہ پھر کہنے لگا البتہ اللہ کی قسم! میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیدائش کا مقام جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ خرابی ہو تیری سارا دن (یعنی یہ تو نے کیا کہا کہ پھر مجھے تیری نسبت شبہ ہو گیا)۔

2042: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کیسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید خالص، مشک کی طرح خوشبودار۔

2043: محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو (اس پر) قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن صائد دجال ہے۔ میں نے کہا کہ تہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ إِيٍّ *

باب فِي قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

٢٠٤١ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عُمَرًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَتَرَكْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيَ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحَشْتُهُ شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتُهُ تَحْتَ بَلْتِكَ الشَّجَرَةَ قَالَ فَفَعَلْتُ قَالَ فَرَفَعْتُ لَنَا عَنَمٌ فَأَطْلَقَ فَجَاءَ بِعَسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّيْنُ حَارٌّ مَا بِي إِلَّا أَلْسِي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ أَوْ قَالَ آخِذٌ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخِذَ حَبْلًا فَأَعْلَقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَخْتَبِقُ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَغْشَرُ الْأَنْصَارِ أَلَسْتُ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ؟ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَقِيمٌ لَا يُؤَلِّدُ لَهُ وَقَدْ تَرَكْتُ وَكَلْدِي بِالْمَدِينَةِ؟ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ؟ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حَتَّى كَذَبْتُ أَنْ أَعْذَرُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبَّ لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ *

٢٠٤٢ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ ذَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مَسْكٌ خَالِصٌ *

٢٠٤٣ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَخْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدُّجَالُ

اللہ کی قسم کھاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھاتے ہوئے سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار نہ کیا۔

2044: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے حتیٰ کہ اسے بنی مظلہ کے قلعے کے پاس لڑکوں کیساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا ان دنوں ابن صیاد جو بنی کے قریب تھا اس کو خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیٹی پر اپنا ہاتھ مارا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اسلمین کے رسول ہو (اسی کہتے ہیں ان پڑھا اور بے تعلیم کو)۔ پھر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا؟ (اور اس سے مسلمان ہونے کی درخواست نہ کی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مسلمان ہونے سے مایوس ہو گئے اور ایک روایت میں صادمہلہ سے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لات سے مارا) اور فرمایا کہ میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ وہ بولا کہ میرے پاس کبھی سچا آتا ہے اور کبھی جھوٹا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کام گڑبڑ ہو گیا (یعنی مخلوط حق و باطل دونوں سے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تجھ سے پوچھنے کیلئے ایک بات دل میں چھپائی ہے۔ ابن صیاد نے کہا کہ وہ کسے؟ (دعوائے) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیل ہو، تو اپنی قدر سے کہاں بڑھ سکتا ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے چھوڑے میں اس کی گردن مارتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہی (یعنی دجال) ہے تو تو اسکو مار نہ سکے گا اور اگر یہ وہ (دجال) نہیں ہے تو تجھے اس کا مارنا بہتر نہیں ہے۔ سیدنا سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابن ابی بن کعب رضی اللہ عنہما اس بارغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارغ میں گئے تو کعبور کے درختوں کی آڑ میں چھپے لگے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کو دھوکہ دے کر اور اس کی کچھ باتیں سن سکیں۔ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو دیکھا کہ وہ ایک بچھونے پر لیٹا ہوا تھا اور کچھ نا فہم باتیں گنگنا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبور کے درختوں میں چھپ رہے تھے کہ اس کی ملال نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اسے پکارا کہ اے صاف! (اور صاف ابن صیاد کا نام تھا)۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فَقُلْتُ اَتَحْلِفُ بِاللّٰهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالِ اِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
٢٠٤٤ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنْ عُمَرَ بْنَ الْاَخْطَابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الطَّلُقُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ عِنْدَ اُطَمِ بَنِي مَعَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ اَلْحُلْمَ فَلَمْ يَشْفَعْ حَتَّى حَضَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنِ صَيَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَظَنَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ الْاُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَرَقَطَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى؟ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي قَدْ خَبَاتُ لَكَ خَيْبًا فَقَالَ ابْنُ الْاَخْطَابِ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْسَا فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْ ذَرَكْتَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْاَخْطَابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ اَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ عِنْدَ اللهِ بِنِ عُمَرَ يَقُولُ الطَّلُقُ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بِنِ تَحَبُّبِ الْاَلْصَارِيِّ اِلَى التَّخْلِ اَلْبِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى اِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّخْلَ طَفِقَ يَقْفِي بِجُدُوعِ التَّخْلِ وَهُوَ يَخْتَلُ اَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَاَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهٗ فِيهَا

آن پہنچے۔ یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ اس کو ایسا ہی رہنے دیتی تو اس کا معاملہ واضح ہو جاتا (تو ہم اس کی باتیں سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر)۔ سالم نے کہا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسے اس کو لائق ہے، پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، یہاں تک کہ نوح علیہ السلام نے بھی (جن کا دور بہت پہلے تھا) اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔ لیکن میں تم کو ایسی بات بتلائے دیتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی، تم جان لو کہ وہ کاہن ہوگا اور تمہارا اللہ برکت والا بلند، کاہن نہیں ہے۔ (معاذ اللہ کا تاہن ایک عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ایک عیب سے پاک ہے) ابن شہاب نے کہا کہ مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دجال سے ڈرایا تھا، یہ بھی فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں کافر لکھا ہوگا (یعنی ھیتھا کا ف۔ ر۔ یہ حروف لکھے ہوں گے یا اس کے چہرے سے کفر اور شرارت نمایاں ہوگی) جس کو ہر وہ شخص پڑھ لے گا جو اس کے کاموں کو بُرا جانے لگا یا اس کو ہر ایک مومن پڑھ لے گا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ جان رکھو کہ تم میں سے کوئی بھی اپنے رب کو مرنے سے پہلے ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔

2045: نافع سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ میں ابن صیاد سے دو بار ملا ہوں۔ ایک بار ملا تو میں نے لوگوں سے کہا کہ تم کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم۔ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! تم نے مجھے جھوٹا کیا۔ تم میں سے بعض لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہیں مرے گا، یہاں تک کہ تم سب میں زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہوگا، تو وہ آج کے دن ایسا ہی ہے۔ وہ کہتے ہیں پھر ابن صیاد نے ہم سے باتیں کیں۔ پھر میں ابن صیاد سے جدا ہوا۔ کہتے ہیں کہ جب دوبارہ ملا تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ تیری آنکھ کب سے ایسے ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ وہ بولا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا کہ آنکھ تیرے سر میں ہے اور تجھے معلوم نہیں؟ وہ بولا کہ اگر اللہ چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا کر دے۔ پھر ایسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے کرتا ہے۔ نافع نے کہا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر اُمّ المؤمنین (حفصہ رضی اللہ عنہا) کے پاس گئے اور ان سے یہ حال بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ ابن صیاد سے تیرا کیا کام تھا؟ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اول چیز جو دجال کو لوگوں پر بھیجے گی، وہ اس کا غصہ ہے (یعنی غصہ اس کو نکالے گا)۔

رَمَزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمَّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْبَعُ بِجَذْوَعِ التَّخْلِ فَقَالَتْ لَابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافٍ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتَهُ بَيْنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَنفَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنْ سِي لَأَكْذُرُكُمْ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَلْذَرَهُ قَوْمُهُ لَقَدْ أَلْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمُهُ وَلَكِنْ أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعَلَّمُوا أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حَذَرَ النَّاسِ الدَّجَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرُؤُهُ مِنْ كَرِهِ عَمَلَةٌ أَوْ يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعَلَّمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدًا مِنْكُمْ رُبَّةَ عَزٍّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ *

۲۰۴۵: عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقَبْتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَلْقَبِيئَةِ قُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحْتَسِنُونَ أَنَّهُ هُوَ؟ قَالَ لَا وَاللَّهِ قَالَ قُلْتُ كَذَّبْتَنِي وَاللَّهِ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بِغَضَبِكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرُكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذَلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقَهُ قَالَ لَلْقَبِيئَةِ لَقَبِيئَةُ أُخْرَى وَقَدْ تَفَرَّتْ عَيْنُهُ قَالَ قُلْتُ مَتَى لَمَعَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى؟ قَالَ لَا أَذْرِي قَالَ قُلْتُ لَا تَذْرِي وَهِيَ لِي رَأْسِيكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا لِي غَصَاكُ هَذِهِ قَالَ فَتَعَوَّرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَرَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَبِي ضَرْقَتَهُ بَعْضًا كَانَتْ مَعِيَ حَتَّى تَكْسُرَتْ وَأَمَا أَنَا فَوَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ؟ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ ابْنُ أَوَّلِ يَبَعْتُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ بَعْضُهُ *

2046: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خوب جانتا ہوں کہ دجال کیساتھ کیا ہوگا؟ اس کیساتھ جتنی ہوتی ہوگی وہ نہریں ہوں گی، ایک تو دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوگی آگ معلوم ہوگی۔ پھر جو کوئی یہ موقع پائے، وہ اس نہر میں چلا جائے جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہے اور اپنی آنکھ بند کر لے اور سر جھکا کر اس میں سے پئے، وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ بالکل چٹ ہوگی اس پر ایک موٹی مٹھلی ہوگی اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مومن پڑھ لے گا خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

2047: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال بائیں آنکھ کا کانا ہوگا، گھسنے والوں والا ہوگا۔ اس کیساتھ باغ ہوگا اور آگ ہوگی۔ پس اس کی آگ تو باغ ہے اور اس کا باغ آگ ہے۔ (علماء نے کہا کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کیلئے ایک آزمائش ہے تاکہ حق کو حق کر دے اور جھوٹ کو جھوٹ پھر اس کو سوا کرے اور لوگوں میں اس کی عاجزی ظاہر کرے)۔

2048: نو اس بن سمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو دجال کا ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کی فتنہ کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گھٹکھوکی اور کبھی پست آواز سے)، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال کھجور کے درختوں کے جھنڈ میں ہے۔ پھر جب شام کے وقت ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے چہروں پر اس کا اثر معلوم کیا (یعنی ڈر اور خوف)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھٹایا اور بڑھایا، یہاں تک کہ ہمیں گمان ہو گیا کہ دجال ان کھجور کے درختوں میں موجود ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دجال کے سوا اور باتوں کا تم پر خوف زیادہ ہے (یعنی فتنوں کا اور آپس کی لڑائیوں کا)، اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس کا مقابل ہوں گا (اس سے لڑائی کروں گا) اور تمہیں اسکے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد (مسلمان) اپنی طرف سے اس سے مقابلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہوگا۔ البتہ دجال تو جو ان گھونگھریالے بالوں والا ہے، اس کی آنکھ ابھری ہوئی ہے گویا کہ میں اس کی مشابہت عبدالعزیٰ بن قطن کیساتھ دیتا ہوں۔ پس تم میں سے جو شخص دجال کو پائے، اس کو چاہیے کہ سورہ کہف کی شروع کی آیتیں اس پر پڑھے۔ یقیناً وہ شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے نکلے گا تو اپنے دائیں اور

۲۰۴۶ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ بَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأَى الْعَيْنُ مَاءً أبيضُ وَالْآخَرُ رَأَى الْعَيْنُ نَارًا تَأْجُجُ فِيمَا أَدْرَكَ أَحَدٌ فَلَيَاتِ الْقَهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلِيَعْمَضُ ثُمَّ لِيَطْبَأُنْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحَ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفْرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كِتَابٌ وَغَيْرِ كِتَابٍ *

۲۰۴۷ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أُعْوَرَ الْعَيْنِ الْبِيسْرَى جِفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جِنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جِنَّةٌ وَجِنَّةُ نَارٍ *

۲۰۴۸ عَنْ الثَّوَالِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَحَفِضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ؟ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ غَدَاةً فَحَفِضْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَاجِبٌ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ عَلَيْهِ طَائِفَةٌ كَأَنِّي أَشْبَهُهُ بَعْدَ الْعَزْزِيِّ بْنِ قَطَنِ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَانْتَبِهُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ

بائیں ہاتھ فساد پھیلانے گا۔ اے اللہ کے بندو! ایمان پر قائم رہنا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چالیس دن تک، ان میں سے ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، ایک دن ایک مہینے کے برابر، ایک دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں (تو ہمارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے اور چودہ دن تک رہے گا)۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جو دن سال بھر کے برابر ہوگا، اس دن ہمیں ایک ہی دن کی نمازیں کفایت کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، تم اس دن میں (سال کی نمازوں کا) (اب تو گھڑیاں بھی موجود ہیں ان سے وقت کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر آپ ﷺ یوں صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تھا کہ اس دن صرف پانچ نمازیں پڑھنا کافی ہوتیں، کیونکہ ہر دن رات میں خواہ وہ کتنا ہی بڑا ہو، اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں، جو کہ خط استوا سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا افق معدل النہار ہے، جتھے مہینے کا دن اور جتھے مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے، پس اگر بالفرض انسان وہاں پہنچ جائے اور زندہ رہے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی)۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس کی چال زمین میں کیسی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس بادل کی طرح جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے۔ پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو دعوت دے گا، وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی بات مانیں گے۔ پس وہ آسمان کو حکم کرے گا تو وہ پانی برسائے گا اور زمین کو حکم کرے گا تو وہ گھاس اور اناج اگا دے گی۔ شام کو ان کے جانور آئیں گے تو ان کے گوبان پہلے سے زیادہ لمبے ہوں گے، تھن کشادہ ہوں گے اور کوکھیں تنی ہوئی (یعنی خوب موٹی ہو کر)۔ پھر دجال دوسری قوم کے پاس آئے گا۔ ان کو بھی دعوت دے گا، لیکن وہ اس کی بات کو نہ مانیں گے۔ تو ان کی طرف سے ہٹ جائے گا اور ان پر قحط خالی اور خشکی ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں سے کچھ نہ رہے گا۔ اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا کہ اے زمین! اپنے خزانے نکال، تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس ایسے جمع ہو جائیں گے جیسے شہد کی کھیاں سردار رکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں۔ پھر دجال ایک جوان مرد کو بلائے گا اور اس کو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسے نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے، پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا، پس وہ جوان دسکتے ہوئے چہرے کیساتھ ہنستا ہوا سامنے آئے گا۔ سو دجال اسی حال میں ہوگا کہ اچانک اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہا السلام

اللہ وما لئنہ فی الأرض؟ قال اربعون یوماً یومہ کسنتہ ویومہ کشہر ویومہ کجمعة وسائر آیامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنتہ انکفینا فیہ صلاۃ یوم؟ قال لا اقدروا لہ قدرہ قلنا یا رسول اللہ وما اسراعہ فی الأرض؟ قال کالقیث استدرتہ الریح فیانی علی القوم فیدعوہم فیومنون بہ ویستحبون لہ قیامئ السماء فتمطر والأرض فنبت فتروح علیہم سارحتہم أطول ما کانت ذرا واستغہ ضروعا وأمدہ خواصر ثم یائی القوم فیدعوہم فیردون علیہ قوالہ فینصرف عنہم فیصبحون مُمحلین لیس بآیدیہم شیء من أموالہم ویمر بالخریۃ فیقول لہا اخرجی کوزک فتبعہ کوزہا کیغاسیب التحل ثم یدعو رجلاً مُمثلًا شباباً فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیۃ العرض ثم یدعو فیقبل ویتهلل ووجہہ یضحک فیما ہو کذلک إذ بعث اللہ المسیح ابن مریم علیہ السلام فیزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بسین مہرودتین واحبعا کفہ علی احنۃ ملکین إذا طأطأ رأسہ فطر وإذا رفعہ تحدر منہ جمان کاللولؤ فلما یحل لکافر یجد ریح نفسہ إلا مات ونفسہ یتھی خث یتھی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لند فیقتلہ ثم یائی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام قوم قد

کو بھیجے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف سفید مینار کے پاس اتریں گے، وہ زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے ہوں گے اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ جب عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکا میں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس کا فرنگ عیسیٰ علیہ السلام کے دم کی خوشبو پہنچے گی، وہ مرجائے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ اس کو باب لد (نامی پہاڑ جو کہ شام میں ہے) پر موجود پا کر اس کو قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے شر سے بچایا ہوگا۔ پس وہ شفقت سے ان کے چہروں کو سہلائیں گے اور ان کو ان درجوں کی خبر دیں گے جو جنت میں ان کے رکھے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں، تم میرے مسلمان بندوں کو طور (پہاڑ) کی طرف پناہ میں لے جاؤ اور اللہ تعالیٰ یا جوج اور ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر ایک اونچان سے نکل پڑیں گے۔ ان کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزریں گے اور اس کا سارا پانی پی لیں گے۔ پھر ان میں سے پچھلے لوگ جب وہاں آئیں گے تو کہیں گے کہ کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا۔ (پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے کہ البتہ ہم زمین والوں کو قتل کر چکے، اب آؤ آسمان والوں کو قتل کریں تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دے گا، وہ یہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے یہ مضمون اس روایت میں نہیں ہے بلکہ اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے) اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب بند رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک تیل کا سر تہاری آج کی سوا شرفی سے افضل ہوگا (یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی)۔ پھر اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے، پس اللہ تعالیٰ یا جوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے گا تو ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجائیں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر اللہ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ ان کی سزا مند اور گندگی سے خالی نہ پائیں گے (یعنی تمام زمین پر ان کی سڑی ہوئی لاشیں پڑی ہوں گی) پھر اللہ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بڑے آدمیوں کی گردن کے برابر پرندے بھیجے گا، وہ ان کو اٹھالے جائیں گے اور وہاں پھینک

عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُخَذُّنَهُمْ
بِذُرِّيَّتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَيَتِمَّا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ
إِلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي فَذْ أَخْرَجْتُ عَبَادًا لِي لَا
يَذَانُ لَأَخَذِ بِقَتَالِهِمْ فَحَرَّزْتُ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ
اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ "وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسَلُونَ"
(الانبیاء: ۹۶) فَمُرُّ أَوْلَاهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبْرِئَةَ
فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ
بِهَذِهِ مَرَّةٍ مَاءٌ وَيُحْضِرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الطُّورِ لَأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ
مِائَةِ دِينَارٍ لَأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ
عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ
التَّغْفِ فِي رِقَابِهِمْ فَيُضِيحُونَ قُرْسِي كَمَوْتِ نَفْسٍ
وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَأَصْحَابَهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ
شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَتَشْتَهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابَهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا
كَاعْتِقَابِ الْبَيْخَتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ
ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَسْرٍ
فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَبْرُكَهَا كَالزَّلْفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلأَرْضِ
أَبْنِي تَمَرْتِكَ وَرُذْيِ بَرَكْتِكَ فَيَوْمِنْدِ تَأْكُلُ الْعِصَابَةَ
مِنَ الرِّمَاءَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِحَقْفِهَا وَيَبَارِكُ فِي الرُّسُلِ
حَتَّى أَنْ اللَّفْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفَنَامَ مِنَ النَّاسِ

دیں گے جہاں اللہ کا حکم ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ ایسا پانی برسائے گا کہ پھر زمین کو حکم ہو گا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے اور اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائے گا اور اس کے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں برکت ہوگی، یہاں تک کہ دودھ والی اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور دودھ والی گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کرے گی اور دودھ والی بکری ایک پورے خاندان کو کفایت کرے گی۔ پس لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ یکا یک اللہ تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا، وہ ان کی بظنوں کے نیچے لگے گی اور اثر کر جائے گی تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور نہ بے بد ذات لوگ باقی رہ جائیں گے، گدھوں کی طرح سرعام عورتوں سے جماع کریں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔

2049: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دجال کے ذکر میں ایک لمبی حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ اس پر مدینہ کی گھاٹی میں گھسا حرام ہوگا اور وہ مدینہ کے قریب ایک پتھر ملی زمین پر آئے گا۔ پھر اس کے پاس ایک شخص جائے گا جو سب لوگوں میں بہتر ہو گا، وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کا ذکر جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی حدیث میں کیا ہے۔ دجال لوگوں سے کہے گا کہ بھلا اگر میں اس کو مار ڈالوں، پھر زندہ کر دوں تو کیا تمہیں اس بارے میں کچھ شک رہے گا؟ وہ کہیں گے کہ نہیں۔ دجال اس شخص کو قتل کرے گا اور پھر اس کو زندہ کر دے گا۔ پس جب وہ اس کو زندہ کرے گا تو کہے گا کہ اللہ کی قسم! مجھے پہلے تیرے بارے میں اتنا یقین نہ تھا جتنا اب ہے۔ (یعنی اب تو یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے) پھر دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا لیکن قتل نہ کر سکے گا۔ راوی ابواسحق نے کہا کہ یہ آدمی خضر علیہ السلام ہیں۔ (لیکن یہ ثابت نہیں ہے بلکہ دلائل اس پر شاہد ہیں کہ خضر علیہ السلام وفات پا چکے ہیں)۔

2050: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال نکلے گا اور مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا تو راستے میں اس کو دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے۔ وہ اس سے پوچھیں گے کہ تو کہاں جاتا ہے؟ وہ بولے گا کہ میں اسی شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے۔ وہ کہیں گے کہ تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا کہ ہاں مالک چھپا نہیں ہے۔ دجال کے لوگ کہیں گے کہ اس کو مار ڈالو۔ پھر آپس میں کہیں گے کہ ہمارے مالک نے تو کسی کو مارنے سے منع کیا ہے جب تک اس کے سامنے نہ لے جائیں، پھر اس کو دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب وہ دجال کو دیکھے گا تو

وَاللَّفَجَّةُ مِنَ الْبَقَرِ لِتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفَجَّةُ مِنَ الْغَنَمِ لِتَكْفِي الْفَجْدَ مِنَ النَّاسِ فَيَتِمَّا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبِطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَقْبِي شِرَارَ النَّاسِ يَهْرَجُونَ فِيهَا تَهَارُجُ الْخُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقْوَمُ السَّاعَةُ

۲۰۴۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا قَالَ يَأْتِي وَهُوَ مُخْرَمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نَقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَتَهَيَّئِ إِلَيْهِ بَعْضُ السَّابِخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ يَقُولُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ يَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قُتِلَ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتَهُ أَتَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ؟ يَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ يَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ فَيَرِيذُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يَسْلُطُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ يَقَالُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ *

۲۰۵۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَالِ فَيَقُولُونَ لَهُ أَيْنَ تَعْمَدُ؟ يَقُولُ أَعْمَدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوْ مَا نُؤْمِنُ بِرَبَّنَا يَقُولُ مَا بَرَّيْنَا؟ خَفَاءَ فَيَقُولُونَ أَقْبَلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا ذُوئِهِ؟ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ فَبِأَذَا رَأَاهُ

کہے گا کہ اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔ دجال اپنے لوگوں کو حکم دے گا تو اس کے سر اور پیٹھ اور پیٹ پر مارا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا کہ اس کو پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو۔ پھر دجال اس سے پوچھے گا کہ تو میرے اوپر (یعنی میری خدائی پر) یقین نہیں کرتا؟ وہ کہے گا کہ تو جھوٹا مسیح ہے۔ پھر دجال حکم دے گا تو وہ آ رہے سے لے کر دونوں پاؤں تک چیرا جائے گا، یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو جائے گا۔ پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں جائے گا اور کہے گا کہ اٹھ کھڑا ہو۔ وہ شخص (زندہ ہو کر سیدھا) اٹھ کر کھڑا ہو جائے گا۔ پھر اس سے پوچھے گا کہ اب تو میرے اوپر ایمان لایا؟ وہ کہے گا کہ مجھے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا کہ اے لوگو! اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کر سکے گا (یعنی اب کسی کو جلا نہیں سکتا)۔ پھر دجال اس کو ذبح کرنے کیلئے پکڑے گا تو اس کے گلے سے لے کر ہنسی تک تانبے کا تین جائے گا اور وہ اسے ذبح نہ کر سکے گا، پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ اس کو آگ میں پھینک دیا حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگوں میں اللہ رب العالمین کے نزدیک بڑا شہید ہے۔

2051: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے دجال کے بارے میں اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو کیوں فکر کرتا ہے؟ دجال تجھے نقصان نہ پہنچائے گا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! لوگ کہتے ہیں کہ اس کیساتھ کھانا ہوگا اور نہیں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہوگا، لیکن اللہ تعالیٰ پر تو اس سے زیادہ آسان ہے (اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بھی زیادہ اختیار دے سکتا ہے اس پر کیا مشکل ہے، یعنی جو اس کے پاس ہوگا وہ اس سے مومنوں کو گمراہ نہ کر سکے گا)۔

2052: سیدنا نعمان بن سالم کہتے ہیں کہ میں نے یعقوب بن عاصم بن عمرو بن مسعود ثقفی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا، اور ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں ہوگی۔ انہوں نے (تعجب سے) کہا کہ سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اسی طرح کا کوئی اور لگہ کہا اور پھر کہنے لگے کہ میرا خیال ہے کہ اب میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کروں (کیونکہ لوگ کچھ کہتے ہیں اور مجھے بدنام کرتے ہیں)۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ تم تھوڑے دنوں کے بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے جو گھر کو جلانے کا اور وہ ضرور ہوگا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں دجال نکلے گا اور چالیس تک رہے گا۔ میں نہیں جانتا کہ

الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيَامُ الدَّجَالِ بِهِ فَيَسْبَحُ قِيَمُوهُ وَشَجُوهُ فَيُوسِعُ ظَهْرُهُ وَيَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ قِيَمُوهُ أَوْ مَا تُوْمَنُ بِهِ؟ قَالَ قِيَمُوهُ أَلَسْتَ الْمَسِيحَ الْكَذَّابَ قَالَ قِيَمُوهُ بِهِ قِيَمُوهُ بِالْمُنْشَارِ مِنْ مَفْرَقِهِ حَتَّى يَفْرُقَ بَيْنَ رَجُلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْسِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْقَطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُوْمَنُ بِهِ؟ قِيَمُوهُ مَا أَزْدَدْتُ فَيْكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرَاقُوتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرَجْلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَلَمَّا قَدَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَكْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ *

۲۰۵۱: عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدًا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ حِمًّا سَأَلْتُ قَالَ وَمَا يُنْصَبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالنَّاهَارَ؟ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ *

۲۰۵۲: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ مَسْعُودِ الثَّقَفِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ؟ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَصُومُ إِلَيَّ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يَحْرُقُ النَّبْتَ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ

چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا اور ان کی شکل و صورت عروہ بن مسعود کی سی ہے۔ وہ دجال کو ڈھونڈھیں گے اور اس کو قتل کریں گے پھر سات برس تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو آدمیوں میں کوئی دشمنی نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک شخص ہی ہوا بھیجے گا تو زمین پر کوئی ایسا نہ رہے گا جس کے دل میں رتی برابر ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی، یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلبچہ میں گھس جائے تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھر بڑے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے، چڑیوں کی طرح جلد باز یا بے عقل اور دعووں کی طرح ان کے اخلاق ہوں گے۔ نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے اور نہ بُری بات کو بُرا۔ پھر شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ کیا تم میری بات کو قبول نہیں کرتے؟ وہ کہیں گے کہ پھر تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ شیطان کہے گا کہ بت پرستی کرو۔ وہ بت پوجیں گے اور اس کے باوجود ان کی روزی کشادہ ہوگی اور مزے سے زندگی گزاریں گے۔ پھر صُور پھونکا جائے گا اور اس کو کوئی نہ سنے گا مگر ایک طرف سے گردن جھکائے گا اور دوسری طرف سے اٹھے گا (یعنی بیہوش ہو کر گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صُور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو لب رہا ہوگا۔ وہ بیہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بیہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا جو نطفہ کی طرح ہوگا، اس سے لوگوں کے بدن اُگ آئیں گے۔ پھر صُور پھونکا جائے گا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر پکارا جائے گا کہ اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور ان کو کھڑا کرو، بیشک ان سے سوال ہوگا“ (الصفات: 24)۔ پھر کہا جائے گا کہ ایک لشکر کو دوزخ کیلئے نکال لو۔ پوچھا جائے گا کہ کتنے لوگ؟ حکم ہوگا کہ ہر ہزار میں سے نو سو تانوٹے (اور ہر ہزار میں سے ایک چلتی ہوگا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وہ دن ہے جو بچوں کو (ہیبت اور مصیبت سے یاد رازی سے) بوڑھا کر دے گا اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھلے گی (یعنی سختی ہوگی یا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا جس سے مومن سجدے میں گر جائیں گے)۔

باب: (قیامت کی) نشانیوں میں سے پہلی یہ ہے کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔

2053: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث یاد رکھی ہے جس کو میں کبھی نہیں بھولا۔ میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کی پہلی نشانیوں میں سے سورج کا مغرب کی طرف سے

الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي فَيَمُوتُ أَرْبَعِينَ لَأَ أُدْرِي أَرْبَعِينَ
يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ غَامًا فَيَمُوتُ اللَّهُ
تَعَالَى عَيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةٌ بَيْنَ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ
فَيَهْلِكُهُ ثُمَّ يَمُوتُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ الْفَتَنِ
عِدَاةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا
يَبْقَى عَلَيَّ وَجْهٌ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ
خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبِضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي
كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلْتَهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَقِي شِرَارُ
النَّاسِ فِي خِيفَةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السَّبَّاحِ لَا يَعْرِفُونَ
مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ
فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ
بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌ يَرْزُقُهُمْ حَسَنٌ
عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُفْخِخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا
أَصْفَى لَيْثًا وَرَفَعَ لَيْثًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ
يَلُوطُ حَوْضِ إِبِلِهِ قَالَ فَاصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ
يُرْسِلُ اللَّهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الظِّلُّ أَوْ
الظِّلُّ لِعُغْمَانِ الشَّائِكِ فَتَنَبَّتْ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ
يُنْفِخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا
أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ {وَرَفَقَهُمْ إِيْتَهُمْ
مَسْئُولُونَ} (الصفات: ٢٤) قَالَ ثُمَّ يُقَالُ أَخْرِجُوا
بَعَثَ النَّارَ فَيَقَالُ مِنْ كَمْ؟ فَيَقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تَسْعَ
مِائَةً وَتَسْعَةَ وَتَسْعِينَ قَالَ فَذَلِكَ يَوْمٌ {يَجْعَلُ
الْوِلْدَانَ هَيْبًا} (المزمل: ١٧) وَذَلِكَ {يَوْمٌ يُكْشَفُ
عَنْ سَائِقِ} (القلم: ٤٦) *

باب: أَوَّلُ الْآيَاتِ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا
٢٠٥٣ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَلْسَهُ بَعْدَ
سَمْعَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

نکلنا ہے اور چاشت کے وقت لوگوں پر زمین کے جانور کا نکلنا ہے اور جو نشانی ان دنوں میں پہلے ہوگی تو دوسری بھی اس کے بعد جلد ہی ظاہر ہوگی۔

باب: دجال کی صفت، اس کے (دنیا میں) نکلنے اور جسامت کی حدیث کے متعلق۔

2054: سیدنا عامر بن شراحیل شعبی (شعب ہمدان) سے روایت ہے، انہوں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے جو کہ سیدنا ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں اور ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے پہلے ہجرت کی تھی، کہا کہ مجھ سے ایک ایسی حدیث بیان کر دو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے بلا واسطہ سنی ہو۔ وہ بولیں کہ اچھا، اگر تم یہ چاہتے ہو تو میں بیان کر دوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہاں بیان کر دو۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے ابن مغیرہ سے نکاح کیا اور وہ ان دنوں قریش کے عمدہ جوانوں میں سے تھے، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلے ہی جہاد میں شہید ہو گئے۔ جب میں بیوہ ہو گئی تو مجھے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے چند کے ساتھ آ کر نکاح کا پیغام دیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے مولیٰ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کیلئے پیغام بھیجا۔ اور میں رسول اللہ ﷺ یہ حدیث سن چکی تھی کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھے، اس کو چاہیے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے بھی محبت رکھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اس بارے میں گفتگو کی تو میں نے کہا کہ میرے کام کا اختیار آپ ﷺ کو ہے، آپ ﷺ جس سے چاہیں نکاح کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اُم شریک کے گھر چلی جاؤ اور اُم شریک انصار میں ایک مالدار عورت تھی اور اللہ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کرتی تھیں، اس کے پاس مہمان اترتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ بہت اچھا، میں اُم شریک کے پاس چلی جاؤں گی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُم شریک کے پاس مت جا اس کے پاس مہمان بہت آتے ہیں اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ کہیں تیری اوڑھنی گر جائے یا تیری پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگ تیرے بدن میں سے وہ دیکھیں جو تجھے برا لگے گا۔ تم اپنے بچا کے بیٹے عبداللہ بن عمرو ابن اُم مکتوم کے پاس چلی جاؤ اور وہ بنی فہر میں سے ایک شخص تھا اور فہر قریش کی ایک شاخ ہے اور وہ اس قبیلہ میں سے تھا جس میں سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ پھر سیدہ فاطمہ نے کہا کہ میں ان کے گھر میں چلی گئی۔ جب میری عدت گزر گئی تو میں نے پکارنے والے کی آواز سنی اور وہ پکارنے والا رسول اللہ ﷺ کا منادی تھا، وہ پکار رہا تھا کہ نماز کیلئے جمع ہو جاؤ۔ میں بھی مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں لوگوں کے پیچھے تھیں۔ جب آپ ﷺ نے

وَعُرُوجِ الذَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضَحَىٰ وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَأَلْخَرَىٰ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ قَرِيْبًا *

باب صفة الدجال وعُرُوجِهِ وَحَدِيثُ الْحَسَّاسَةِ

٢٠٥٤ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاهِيلَ الشَّعْبِيِّ شَعْبٍ هَمْدَانٍ أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْتِ الصَّحَّاحِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَىٰ فَقَالَتْ حَدِيثِي حَدِيثًا سَمِعْتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسْنِدِيهِ إِلَىٰ أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَنْ نَسْتَلَّ لَأَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا أَجَلُ حَدِيثِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمئِذٍ فَأَصِيبُ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَأَيَّمْتُ حَظْبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَظْبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْبَبَنِي فَلْيَحِبِّ أَسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ فَالْكُفْرِي مَنْ شَتَّ فَقَالَ اتَّقِلِي إِلَىٰ أُمِّ شَرِيكِ وَأُمُّ شَرِيكِ امْرَأَةٌ غَيْبَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةِ الثَّقَفَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الصِّيْفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَا تَفْعَلِي إِنْ أُمُّ شَرِيكِ امْرَأَةٌ كَثِيرَةُ الصِّيْفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقَطَ عَنْكَ حِمَارُكَ أَوْ يَنْكَشِفَ التُّرْبُ عَنْ سَائِقِكَ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكَ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلَكِنْ اتَّقِلِي إِلَىٰ ابْنِ عَمِّكَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرِ فَهَرِ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَاتَّقِلْتِ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نَسَاءَ الْمَنَادِي مَنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ

نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے۔ پھر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟ صحابہ بولے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ کا خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے تمہیں رغبت دلانے یا ڈرانے کیلئے جمع نہیں کیا، بلکہ اس لئے جمع کیا کہ تمہیں داری ایک نصرانی تھا، وہ آیا اور اس سے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو اس حدیث کے موافق ہے جو میں تم سے دجال کے بارے میں بیان کیا کرتا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ وہ یعنی قسیم سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ سوار ہوا جو کوم اور جزام کی قوم میں سے تھے، پس ان سے ایک مہینہ بھر سمندر کی لہریں کھیلتی رہیں۔ پھر وہ لوگ سمندر میں ڈوبے سورج کی طرف ایک جزیرے کے کنارے جا گئے۔ پس وہ جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور جزیرے میں داخل ہو گئے وہاں ان کو ایک جانور ملا جو کہ بھاری دم، بہت بالوں والا کہ اس کا اگلا پچھلا حصہ بالوں کے ہجوم سے معلوم نہ ہوتا تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ اے کبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ جاسوس کیا؟ اس نے کہا کہ اس مرد کے پاس چلو جو در میں ہے، کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمہیں ﷺ نے کہا کہ جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ تمہیں نے کہا کہ پھر ہم دوڑتے ہوئے (یعنی جلدی) دیر میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور دونوں زانوں سے ٹخنوں تک لوہے سے جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا کہ اے کبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا تم میری خبر پر قابو پا گئے ہو (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا)، تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں، سمندر میں جہاز میں سوار ہوئے تھے، لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی، پھر ہم اس جزیرے میں آ گئے تو چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے، پس ہمیں ایک بھاری دم کا اور بہت بالوں والا جانور ملا، ہم اس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا اگلا پچھلا حصہ نہ پہچانتے تھے۔ ہم نے اس سے کہا کہ اے کبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ ہم نے اس سے کہا کہ جاسوس کیا؟ اس نے کہا کہ اس مرد کے پاس چلو جو در میں ہے اور وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ پس ہم تیری طرف دوڑتے ہوئے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھے بیسان کے نخلستان کی خبر دو۔ ہم نے کہا کہ تو اس

فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا فَصَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمَنبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَزِمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مُضَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ أَتَذَرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ قَالَ بَلَى وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ قَبَائِعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَالسُّقْمُ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لُحَمِ وَجَدَامَ فَلَعَبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَأُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرَبَ الشَّمْسُ فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقَيْنَهُمْ دَابَّةً أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ لَا يَذُرُونَ مَا قَبْلَهُ مِنْ ذَبْرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا وَيَلَكُ مَا أَنْتَ؟ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ اطْلُقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّبْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبْرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمِعَتْ لَنَا رَجُلًا فَرَقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سَرِيعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّبْرَ لِإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدَّهُ وَقَافًا مَجْمُوعَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيَلَكُ مَا أَنْتَ؟ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَيَّ خَبْرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوا نَحْنُ أَنْسَابٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَقْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعَبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرَبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقَيْنَا دَابَّةً أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ لَا يَذُرُ مَا قَبْلَهُ مِنْ ذَبْرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيَلَكُ مَا أَنْتَ؟ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ؟ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اغْمِذُوا إِلَيَّ هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّبْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبْرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَاقْبَلْنَا إِلَيْكَ سَرِيعًا وَفَرَعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ

کا کونسا حال پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان کے بارے میں پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں پھلتا ہے۔ اس نے کہا کہ خبردار رہو عنقریب وہ نہ پھلے گا۔ اس نے کہا کہ مجھے طبرستان کے دریا کے بارے میں بتلاؤ۔ ہم نے کہا کہ تو اس دریا کا کونسا حال پوچھتا ہے؟ وہ بولا کہ اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا کہ البتہ اس کا پانی عنقریب ختم ہو جائے گا۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے زغر کے چشمے کے بارے میں خبر دو۔ لوگوں نے کہا کہ اس کا کیا حال پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ اس چشمہ میں پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس پانی سے بھتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں! اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے بھتی کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھے امینین کے پیغمبر کے بارے میں خبر دو کہ وہ کیا رہے؟ لوگوں نے کہا کہ وہ مکہ سے نکلے ہیں اور مدینہ میں گئے ہیں۔ اس نے کہا کہ کیا عرب کے لوگ ان سے لڑے؟ ہم نے کہا کہ ہاں۔ اس نے کہا کہ انہوں نے عربوں کیساتھ کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ اپنے گرد و پیش کے عربوں پر غالب ہوئے اور انہوں نے ان کی اطاعت کی۔ اس نے کہا کہ یہ بات ہو چکی؟ ہم نے کہا کہ ہاں۔ اس نے کہا کہ خبردار رہو یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ پیغمبر کے تابعدار ہوں۔ اور البتہ میں تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ میں مسیح (دجال) ہوں۔ اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے کہ جب مجھے نکلنے کی اجازت ہوگی۔ پس میں نکلوں گا اور سیر کروں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا جہاں چالیس رات کے اندر نہ جاؤں، سوائے مکہ اور طیبہ کے، کہ وہاں جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منج ہے۔ جب میں ان دونوں بستیوں میں سے کسی کے اندر جانا چاہوں گا تو میرے آگے ایک فرشتہ بڑھ آئے گا اور اسکے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی، وہ مجھے وہاں جانے سے روک دے گا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہوں گے جو اس کی چوکیداری کریں گے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر نبی ﷺ نے اپنی چھتری منبر پر مار کر فرمایا کہ طیبہ یہی ہے، طیبہ یہی ہے، یعنی طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ خبردار ہوا! بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دے نہیں چکا ہوں؟ تو اصحاب ﷺ نے کہا کہ ہاں۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمیم ﷺ کی بات اچھی لگی جو اس چیز کے موافق ہوئی جو میں نے تم لوگوں سے دجال اور مدینہ اور مکہ کے حال سے فرمادیا تھا۔ خبردار ہو کہ وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے (مشرق کی طرف بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ ﷺ سے

سَمَطَانَةٌ فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَبِي شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ؟ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تَثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبْرِيبَةِ قُلْنَا عَنْ أَبِي شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ؟ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرٍ قَالُوا عَنْ أَبِي شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأَمِّيِّينَ مَا فَعَلَ؟ قَالُوا فَذْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْتَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَيَّ مِنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ (الدجال) وَإِنِّي أَوْشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهَمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كَلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أُدْخِلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكَ بِيَدِهِ السِّيفُ صَلَاتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنِّي عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنْهَا مَلَأَنَاكَ بِخُرُوفِهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمُخَصَّرَتِهِ فِي الْمَنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أَحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلَّ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ*

یاد رکھی ہے۔

2055: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس میں دجال نہ آئے سوائے مکہ اور مدینہ کے اور کوئی راستہ نہیں ہوگا مگر فرشتے ان کے ہر راستے پر صف باندھے کھڑے ہوں گے اور چونکہ یہاں کوئی شہر نہیں ہے۔ پھر دجال (مدینہ کے قریب) مسجد نبوی کے دروازے پر اترے گا اور مدینہ تین بار کاٹنے گا (یعنی تین بار اس میں زلزلہ ہوگا) اور جو اس میں کافر یا منافق ہوگا، وہ نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔

باب: اصہبان شہر کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی کریں گے۔
2056: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصہبان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے دجال کی پیروی کریں گے۔

باب: لوگوں کا دجال سے بھاگ کر پہاڑوں میں چلے جانے کے متعلق۔
2057: سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ لوگ دجال سے (بچنے کے لئے) پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے۔ ام شریک رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! عرب کے لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ (یعنی وہ دجال سے مقابلہ کیوں نہ کریں گے؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ عرب ان دنوں تھوڑے ہوں گے (اور دجال کیساتھی کروڑوں)۔

باب: آدم ﷺ کی پیدائش سے قیامت تک دجال سے (شر و فساد کے لحاظ سے) بڑی کوئی مخلوق نہیں ہے۔

2058: حمید بن حلال ایک گروہ سے جن میں ابوالدہما اور ابو قتادہ بھی شامل تھے، سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کے سامنے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے۔ ایک دن سیدنا ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر نہیں رہتے تھے اور نہ آپ ﷺ کی حدیث کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ آدم ﷺ کے وقت سے لیکر قیامت تک کوئی مخلوق (شر و فساد میں) دجال سے بڑی نہیں ہے (سب سے زیادہ مفید اور شریک دجال ہے)۔

باب: عیسیٰ ﷺ کا نازل ہونا اور صلیب کا توڑنا اور خنزیر کا قتل کرنا۔
2059: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! امریم علیہا السلام کے بیٹے (آسمان سے) اتریں گے اور وہ حاکم ہوں گے،

۲۰۵۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدِ إِلَّا سَيَطُرُهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَفَبٌ مِنْ أَلْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبِيحَةِ فَيَرْجُفُ الْمَدِينَةَ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ *

باب يَتَّبِعُ الدَّجَالُ مِنْ يَهُودِ أَصْهَبَانَ سَعُونَ أَلْفًا
۲۰۵۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَّبِعُ الدَّجَالُ مِنْ يَهُودِ أَصْهَبَانَ سَعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ *

باب فِي فِرَارِ النَّاسِ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ وَقِلَّةِ الْعَرَبِ يَوْمَئِذٍ

۲۰۵۷ عَنْ أُمِّ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَفِرُّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ *

باب مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلِقَ أَكْثَرُ مِنَ الدَّجَالِ

۲۰۵۸ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ أَبُو الذُّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ ثَابِتِي عَمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ لَتَجَاوِزُونِي إِلَى رَجَالٍ مَا كَانُوا بِأَخْضَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَكَا أَعْلَمُ بِحَدِيثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلِقَ أَكْثَرُ مِنَ الدَّجَالِ *

باب نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَكَسْرُ الصَّلِيبِ وَقَتْلِ الْخَنزِيرِ

۲۰۵۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَيُتْرَلْنَ ابْنُ

عدل کریں گے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ لینا موقوف کر دیں گے۔ اور جوان اونٹ کو چھوڑ دیا جائے گا، پھر کوئی اس پر محنت نہ کرے گا۔ اور لوگوں کے دلوں میں سے بخل، دشمنی اور حسد جاتے رہیں گے اور وہ لوگوں کو مال دینے کے لئے بلائیں گے لیکن کوئی قبول نہ کرے گا۔ (اس وجہ سے کہ حاجت نہ ہوگی اور مال کثرت سے ہر ایک کے پاس ہوگا)۔

2060: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم علیہا السلام کے بیٹے (آسمان سے) اتریں گے، پھر تم لوگوں میں سے ہی تمہارے لوگ امامت کریں گے۔ (راوی ولید بن مسلم نے کہا) میں نے ابن ابی ذب سے کہا مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی زہری سے، انہوں نے نافع سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اس میں یہ ہے کہ تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔ ابن ابی ذب نے کہا تو جانتا ہے کہ اس کا مطلب کیا ہے کہ تمہاری امامت تمہی لوگوں میں سے کریں گے؟ میں نے کہا کہ آپ ہی بتلائیے تو انہوں نے کہا عیسیٰ علیہ السلام تمہارے پروردگار کی کتاب (یعنی قرآن مجید) اور تمہارے پیغمبر کی سنت سے تمہاری امامت کریں گے۔

2061: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ قیامت تک میری امت میں سے ایک گروہ (کافروں اور مخالفوں سے) ہمیشہ حق (بات) پر لڑتا رہے گا، وہ (گروہ) غالب رہے گا۔ پھر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اتریں گے اور اس گروہ کا امام عیسیٰ علیہ السلام سے) کہے گا کہ آئیے نماز پڑھائیے۔ وہ کہیں گے نہیں، تم میں سے ایک دوسروں پر حاکم رہیں۔ یہ وہ بزرگی ہے جو اللہ تعالیٰ اس امت کو عنایت فرمائے گا۔

باب: میں قیامت کیساتھ اس طرح بیجا گیا ہوں۔

2062: سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ اپنی اس انگلی سے اشارہ کرتے تھے جو انگوٹھے اور درمیان کی انگلی سے نزدیک ہے اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت اس طرح ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں

باب: قیامت برپا ہونے کا قریب ہونا۔

2063: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کب ہوگی؟ آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر آپ ﷺ نے اس بچے کی طرف جواز دشواری میں سے آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، دیکھ کر فرمایا کہ اگر اس بچہ کی عمر لمبی ہوئی تو یہ بوڑھا نہ ہوگا، یہاں تک کہ تیری قیامت قائم ہو جائے گی۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ لڑکا اس دن میرا ہم عمر تھا۔

مَرِيمَ حَكْمًا عَادِلًا فَلْيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلْيَقْتُلَنَّ الْخَنزِيرَ وَلْيَضَعَنَّ الْحِزْبَةَ وَتَشْتَرِكَنَّ الْقَلْبَاصُ فَلَا يُسْنَعِي عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشُّحْنَاءُ وَالْتِبَاعُضُ وَالْحَاسِدُ وَلَيَذْعُونَ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ *

۲۰۶۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّاكُمْ مِنْكُمْ؟ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذَنْبٍ ابْنُ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَمَّاكُمْ مِنْكُمْ؟ قَالَ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ تَذْرِي مَا أَمَّاكُمْ مِنْكُمْ قُلْتُ لِمَ تَذْرِي قَالَ فَأَمَّاكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۶۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَنْزَلَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَى صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَأَبْنِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ أَمْرًا تَكْرِمَةً لِلَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةُ *

باب بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هَكَذَا

۲۰۶۲ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى تَلْسِي الْأَنْهَامِ وَالْوَسْطَى وَهُوَ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هَكَذَا *

باب فِي تَقَرُّبِ قِيَامِ السَّاعَةِ

۲۰۶۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ؟ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُنَيْهَةً ثُمَّ نَظَرَ إِلَى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَزْدِ شَوْءَةَ فَقَالَ إِنْ عَمَرَ هَذَا لَمْ يَذْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ ذَلِكَ الْغُلَامُ مِنْ أَتْرَابِي يَوْمَئِذٍ *

2064: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ دیکھنا ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو قیامت کے بارے میں پوچھتے کہ وہ کب ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کم عمر کو دیکھتے اور فرماتے کہ اگر یہ جنے گا تو بوڑھا نہ ہوگا، یہاں تک کہ تمہاری قیامت قائم ہو جائے گی (کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مر جاؤ۔ مراد قیامت صغریٰ ہے اور وہ موت ہے)۔

باب: آدمی دودھ دوہتا ہوگا کہ قیامت قائم ہوگی اور ابھی دودھ اس کے منہ تک نہ پہنچا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

2065: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور مرد اونٹنی دوہتا ہوگا، پس برتن اس کے منہ تک نہ پہنچا ہوگا کہ قیامت آجائے گی اور دودھ دیکڑے کی خرید و فروخت کرتے ہوں گے، خرید و فروخت نہ کر پائیں گے کہ قیامت آجائے گی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا، پس اس کو درست کر کے نہ پھر اہوگا کہ قیامت آجائے گی۔

باب: صورتوں کے پھولوں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا اور بڑھکی ہڈی کے سوا انسان کا سارا جسم گل جائے گا۔

2066: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صورتوں کے پھولوں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! چالیس دن کا؟ انہوں نے کہا کہ میں نہیں کہتا۔ پھر لوگوں نے کہا کہ چالیس مہینے کا؟ انہوں نے کہا کہ میں نہیں کہتا۔ پھر لوگوں نے کہا کہ چالیس برس کا؟ انہوں نے کہا کہ میں نہیں کہتا۔ (یعنی مجھے اس کا تعین معلوم نہیں ہے) پھر آسمان سے ایک پانی برسے گا، اس سے لوگ ایسے آگ آئیں گے جیسے بڑھکے آگ آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آدمی کے بدن میں کوئی چیز ایسی نہیں جو گل نہ جائے، مگر ایک ہڈی اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہوں گے۔ (نوروی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس میں سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں کہ ان کے جسموں کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے)۔

باب: مردوں کو زیادہ نقصان دینے والا قتلہ عورتیں ہیں۔

2067: سیدنا اسامہ بن زید بن حارثہ اور سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانے والا عورتوں سے زیادہ کوئی قتلہ نہیں چھوڑا (یہ اکثر خلاف شرع کام کرائی ہیں اور جو مرد زن مرید ہوتے ہیں ان کو مجبور کر دیتی ہیں)۔

باب: عورتوں کے فتنے سے ڈرنا۔

۲۰۶۴ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَظَنَرَ إِلَيَّ أَخَذْتُ إِنْسَانَ مِنْهُمْ فَقَالَ إِنَّ بَعْشَ هَذَا لَمْ يُذْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ *

باب تَقْوَمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَخْلُبُ اللَّفْحَةَ فَمَا تَصِلُ إِلَيَّ فِيهِ حَتَّى تَقْوَمَ

۲۰۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْوَمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَخْلُبُ اللَّفْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءُ إِلَيَّ فِيهِ حَتَّى تَقْوَمَ وَالرَّجُلَانِ يَسَابِعَانِ التُّوبَ فَمَا يَتَابِعَانِهِ حَتَّى تَقْوَمَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِي حَوْضِهِ فَمَا يَصْدُرُ حَتَّى تَقْوَمَ *

باب مَا بَيْنَ التَّفْحِيصِ أَرْبَعُونَ وَيَتَلَى الْإِنْسَانُ إِلَّا عَجَبُ الذَّنْبِ

۲۰۶۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ التَّفْحِيصِ أَرْبَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ أَيْبَسْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ أَيْبَسْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ أَيْبَسْتُ ثُمَّ يَنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَتَّبِعُونَ كَمَا يَبْتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَتَلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجَبُ الذَّنْبِ وَمَنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

باب أَضْرُ فِتْنَةُ الرَّجَالِ النِّسَاءِ

۲۰۶۷ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضْرُّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ *

باب التَّحْذِيرُ مِنَ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

2068: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا (ظاہر میں) بیٹھی اور سر سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اور اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں حاکم کرنے والا ہے، پھر دیکھو گے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ سو دنیا سے بچو (یعنی اسکی دنیا سے جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے) اور عورتوں سے بچو، اس لئے کہ اول قندہ بنی اسرائیل کا عورتوں سے شروع ہوا۔

دنیا سے بے رغبتی اور دل کو نرم کرنے والی باتوں کے بارے میں

باب: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی روزی ضرورت کے مطابق بنانا۔

2069: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی روزی ضرورت کے موافق رکھنا۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل کی گزران میں شگلی۔

2070: سیدنا عروہ أم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتی تھیں کہ اللہ کی قسم اے میرے بھانجے! ہم ایک چاند دیکھتے، دوسرا دیکھتے، تیسرا دیکھتے، دو مہینے میں تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں اس دوران آگ نہ جلتی تھی۔ میں نے کہا کہ اے خالہ! پھر آپ کی زندگی کس پر تھی؟ انہوں نے کہا کہ بھور اور پانی۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار میں سے کچھ مہسائے تھے جن کے دودھ والے جانور تھے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دودھ بھیجتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دودھ ہمیں بھی پلا دیتے تھے۔

2071: أم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم روٹی اور زیتون کے تیل سے ایک دن میں دو بار سیر نہیں ہوئے (یعنی صبح اور شام دونوں وقت سیر ہو کر نہیں کھایا)۔

2072: أم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل دو دن تک گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئی مگر ایک دن صرف بھجور ملی۔

2073: سیدنا ابو حازم کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی دونوں انگلیوں سے بار بار اشارہ کرتے تھے اور کہتے کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے کبھی تین دن پے در پے گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے۔

2074: أم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور میرے دانوں کے برتن میں تھوڑے سے جو تھے۔ اسی میں سے کھایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ بہت دن گزر گئے۔ (پھر) میں نے ان کو پاپا تو وہ

۲۰۶۸ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الدنيا خنوة خضرة وإن الله مستخلفكم فيها فينظرون كيف تعملون فاتقوا الدنيا واتقوا النساء فإن أول فتنة بني إسرائيل كانت في النساء

کتاب الزهد والرقائق

باب "اللَّهُمَّ اجعل رزق آل محمد قوتاً"

۲۰۶۹ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اللَّهُمَّ اجعل رزق آل محمد قوتاً *

باب شدّة عيش النبي صلى الله عليه وسلم وآله

۲۰۷۰ عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أنها

كانت تقول والله يا ابن أخي إن كنا ننظرو إلى

الاهلال ثم الاهلال ثم الاهلال ثلاثة أهلة في شهرين

وما أوقد في آيات رسول الله ﷺ نار قال قلت يا

خاله لما كان يعيشكم؟ قالت الأسودان التمر

والماء إلا أنه قد كان لرسول الله ﷺ جيران من

الأنصار وكانت لهم متبجح فكانوا يرسلون إلى

رسول الله ﷺ من ألبانها فيسقيها *

۲۰۷۱ عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ

قالت لقد مات رسول الله صلى الله عليه وسلم

وما شبع من خبز وزيت في يوم واحد مرتين *

۲۰۷۲ عن عائشة رضي الله عنها قالت ما شبع

آل محمد ﷺ يومين من خبز بر إلا وأحدهما تمر *

۲۰۷۳ عن أبي حازم قال رأيت أبا هريرة رضي

الله عنه يشكو بإصبعه مزاراً يقول والذي نفس أبي

هريرة بيده ما شبع نبي الله ﷺ وأهله ثلاثة أيام

تباعاً من خبز حنطة حتى فارق الدنيا *

۲۰۷۴ عن عائشة رضي الله عنها قالت لولا

رسول الله صلى الله عليه وسلم وما في رقبتي من

شيء يأكله ذو كبد إلا شطر شعير في رقبتي

ختم ہو گئے (معلوم ہوا کہ مجہول اور مبہم شے میں برکت زیادہ ہوتی ہے)۔

باب: (بعض اوقات) آپ ﷺ کو رمدی کھجور بھی نہ پاتے کہ اس سے اپنا پیٹ بھر لیں۔

2075: سیدنا ساک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ پڑھتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس (مال و دولت) کا ذکر کیا جو لوگ حاصل کر رہے تھے اور پھر کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ سارا دن بھوک سے بیقرار رہتے اور آپ ﷺ کو ناقص کھجور بھی نہ ملتی جس سے اپنا پیٹ بھر لیں۔

باب: فقراء مہاجرین غنی لوگوں سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

2076: سیدنا ابو عبد الرحمن جبلی کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیا ہم فقیر مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیری بیوی ہے جس کے پاس تو رہتا ہے؟ وہ بولا کہ ہاں ہے۔ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرا گھر ہے جس میں تو رہتا ہے؟ وہ بولا کہ ہاں ہے۔ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو امیروں میں سے ہے۔ وہ بولا کہ میرے پاس ایک خادم بھی ہے۔ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر تو توبادشاہوں میں سے ہے۔

ابو عبد الرحمن نے کہا کہ تین آدمی سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور میں ان کے پاس موجود تھا۔ وہ کہنے لگے کہ اے محمد! اللہ کی قسم! ہمیں کوئی چیز میسر نہیں، نہ خرچ، نہ سواری اور نہ پیاساب۔ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جو چاہو میں کروں۔ اگر چاہتے ہو تو ہمارے پاس چلے آؤ، ہم تمہیں وہ دیں گے جو اللہ نے تمہاری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر کو تو تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور اگر چاہو تو صبر کرو، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ محتاج مہاجرین مالداروں سے چالیس برس پہلے (جنت میں) جائیں گے۔ وہ بولے کہ ہم صبر کرتے ہیں اور کچھ نہیں مانگتے۔

باب: جنت کی اکثریت غریب لوگ ہوں گے۔

2077: سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا، وہاں دیکھا تو اس کے اندر اکثر وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر مالدار لوگ (حساب و کتاب کیلئے) بروکے گئے ہیں (جبکہ فخری زندگی گزارنے والے مومن تو بغیر حساب و کتاب جنت میں جا چکے ہوں گے) اور جو دوزخی ہیں، ان کو تو دوزخ میں جانے کا حکم ہو چکا۔ اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہو کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ ہیں۔

فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكَلْتُهُ فَنَفِي *

باب كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ ذَقْلًا يَمْلَأُ بَطْنَهُ

٢٠٧٥ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الثُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ ذَقْلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ *

باب سَبَقُ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الْأَغْنِيَاءَ إِلَى الْجَنَّةِ

٢٠٧٦ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْكَ لِمَرْأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَيْكَ مَنْسَكٌ تَشْكُوهُ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَلَيْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِن لِي خَادِمًا قَالَ فَأَلَيْتَ مِنَ الْمُلُوكِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَأَنَا عَنْدَهُ فَقَالُوا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْدُرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفْقَهُ وَلَا دَائِمَةٌ وَلَا مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ؟ إِن شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللَّهُ لَكُمْ وَإِن شِئْتُمْ ذَكَّرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِن شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بَارَبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا *

باب أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاءُ

٢٠٧٧ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةٌ مِنْ دَخَلِهَا الْمَسَاكِينُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ لَقَدْ أَمَرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةٌ مِنْ دَخَلِهَا النَّسَاءُ *

باب: دنیا میں شوق نہ کرنے اور اس دنیا کی اللہ تعالیٰ کے ہاں وقعت نہ ہونے کے متعلق۔

2078: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عالیہ کی طرف سے مدینہ میں آ رہے تھے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک طرف یا دونوں طرف تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے کانوں والا یا کٹے ہوئے کانوں والا بھیڑ کا بچہ دیکھا جو کہ مرا ہوا تھا۔ آپ نے اس کا کان پکڑا، پھر فرمایا کہ تم میں سے یہ ایک درہم میں کون لیتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہم ایک درہم میں بھی اس کو لینا نہیں چاہتے (یعنی کسی چیز کے بدلے) اور ہم اس کو کیا کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں مل جائے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ ہوتا، تب بھی اس میں عیب تھا کہ اس کے کان بہت چھوٹے ہیں، پھر یہ تو مرده ہے، اس کو کون لے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک ہے۔

2079: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

باب: دنیا (کے مال) کی فراوانی اور اس میں شوق کرنے کا خوف۔

2080: سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف وہاں کا جزیرہ لینے کو بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر سیدنا علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو حاکم مقرر کیا تھا۔ پھر سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ وہ مال بحرین سے لے کر آئے۔ یہ خیر انصار کو پہنچی تو انہوں نے حجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر پھرے تو انصار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آگئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر قسم فرمایا اور فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم نے سنا کہ ابو عبیدہ کے بحرین سے کچھ مال لے کر آنے کا سن لیا ہے؟ (اور تم اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال ملے گا) انہوں نے کہا کہ بیشک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوش ہو جاؤ اور اس بات کی امید رکھو جس سے تم خوش ہوتے ہو۔ پس اللہ کی قسم! مجھے تم پر فقیری کا ڈر نہیں، لیکن مجھے اس کا ڈر ہے کہ دنیا تم پر کشادہ ہو جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی، پھر ایک دوسرے سے زیادہ شوق کرنے لگو جیسے اگلے لوگوں نے شوق کیا تھا اور وہ (شوق یا وہ دنیا) تمہیں ہلاک کر دے جیسے اس نے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

باب: دنیا (کے مال) فتح ہونے کے وقت آپس میں حسد اور مال میں شوق

باب فِي الرَّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَهَوَانِهَا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
۲۰۷۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ ذَا حِلَاءَ مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتْهُ وَفِي رِوَايَةٍ كَنَفِيهِ فَمَرَّ بِجَدِي أَسْكَ مَيْتٍ فَتَنَّاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ هَذَا لَهُ بَدْرُهُمْ؟ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَلَّا نَلْبَسَ بَشِيْرًا وَمَا نَنْصَنَعُ؟ بِهِ قَالَ أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ؟ قَالُوا وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِأَنَّهُ أَسْكَ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيْتٌ؟ فَقَالَ فَوَاللَّهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنَ هَذَا عَلَيْكُمْ *

۲۰۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ *
باب خَشْيَةِ بَسْطِ الدُّنْيَا وَالنَّفَاسِ فِيهَا

۲۰۸۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجُرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزِيرَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمْرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ؟ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ ثُمَّ قَالَ أَطَّلَعْتُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بَشِيْرًا مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا أَجَلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشُرُوا وَأَمَلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنَّ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَيَّ مِنْ كَانَ فَنَلَّكُمْ فَتَنَّفَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتُهُمْ *

باب خَوْفِ النَّفَاسِ وَالتَّحَاسُدِ عِنْدَ فَتْحِ الدُّنْيَا

کرنے کا خوف۔

2081: سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب فارس اور روم فتح ہو جائیں گے تو تم کیا ہو گے؟ سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم وہی کہیں گے جو اللہ نے ہمیں حکم کیا (یعنی اس کا شکر ادا کریں گے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اور کچھ نہیں کہتے، رشک کرو گے، پھر حسد کرو گے، پھر دوستوں سے بگاڑو گے، پھر دشمنی کرو گے یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔ پھر مسکین مہاجرین کے پاس جاؤ گے اور ایک کو دوسروں کا حاکم بناؤ گے۔

باب: دنیا (کی اہمیت) آخرت کے مقابلہ میں اتنی ہی ہے جیسے انگلی دریا میں ڈبوئی جائے۔

2082: سیدنا مستور اخی بنی فہر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم دنیا آخرت کے سامنے ایسے ہے جیسے تم میں سے کوئی یہ انگلی دریا میں ڈالے (اور بجلی نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا)، پھر دیکھے کہ کتنی تری دریا میں سے لاتا ہے (تو جتنا پانی انگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور وہ دریا آخرت ہے۔ یہ نسبت دنیا کو آخرت سے ہے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے، اس واسطے اس سے بھی کم ہے)۔

باب: دنیا (کے مال) کے ذریعہ آزمائش کے متعلق اور (انسان) کیسے عمل کرے؟

2083: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کے لوگوں میں تین آدمی تھے، ایک کوڑھی سفید داغ والا، دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانا چاہا کہ تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا۔ پس وہ سفید داغ والے کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ تجھے کون سی چیز بہت پیاری ہے؟ اس نے کہا کہ اچھا رنگ اچھی کھال اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے جس کے سبب سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا۔ پس اس کی بد صورتی دور ہوگی اور اس کو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی۔ فرشتے نے کہا کہ تجھے کون سا مال بہت پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اونٹ یا گائے۔ (راوی حدیث اسحاق بن عبداللہ کوشک ہے کہ اس نے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید داغ والے یا سبجے نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے)۔ پس اس کو دس مسیحے کی گابھن اونٹنی دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے واسطے اس میں برکت دے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر فرشتہ سبجے کے پاس آیا پس کہا کہ تجھے کون سی چیز بہت پسند ہے؟

۲۰۸۱ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا فتحنا عليكم فارس والروم أي قوم ألتئم قال عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه نقول كما أمرنا الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أو غير ذلك تتناقصون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون أو تحو ذلك ثم تطلقون في مساكين المهاجرين فتحملون بغضهم على رقاب بعض *
باب ما الدنيا في الآخرة إلا مثل ما جعل الإصبع في الأيم

۲۰۸۲ عن المستورد أخى بنى فهر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ما الدنيا في الآخرة إلا مثل ما يجعل أحدكم إصبعة هذه وأشار بخنجره بالسبابة في الأيم فلينظر بسم يرجع *

باب في الابتلاء بالدنيا وكيف يعمل فيها

۲۰۸۳ عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول إن ثلاثة في بني إسرائيل أبرص وأقرع وأعمى فأراد الله أن يتليهم فبعت إنيهم ملكاً فأتى الأبرص فقال أي شيء أحب إليك؟ قال لو أن حسن وجلد حسن وتذهب عني الذي قد قلدني الناس قال فمسحه فذهب عنه قدره وأعطى لو أن حسنًا وجلدًا حسنا قال فأتى الأقرع فقال أي شيء أحب إليك؟ قال الإبل أو قال البقر شك بمنحى إلا أن الأبرص أو الأقرع قال أحدهما الإبل وقال الآخر البقر قال فأعطى ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها قال فأتى الأقرع فقال أي شيء

اس نے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جس کے سبب سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ پھر اس نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دُور ہو گئی اور اس کو اچھے بال ملے۔ فرشتے نے کہا کہ تجھے کونسا مال بہت پسند ہے؟ اس نے کہا کہ گائے۔ پس اس کو گام بھن گائے دے دی گئی۔ فرشتے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے مال میں برکت دے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور کہا کہ تجھے کونسی چیز بہت پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آنکھ میں بیٹائی کر دے تو میں اس کے سبب سے لوگوں کو دیکھوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ نے اس کو بیٹائی دے دی۔ فرشتے نے کہا کہ تجھے کونسا مال بہت پسند ہے؟ اس نے کہا کہ بھیڑ بکری۔ تو اس کو گام بھن بکری ملی۔ پھر ان دونوں (اونٹنی اور گائے) اور اس (بکری) نے بچے دیئے۔ پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گھنے کے جنگل بھر گائے تیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریاں ہو گئیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مدت کے بعد وہی فرشتہ سفید داغ والے کے پاس اس کی پہلی صورت اور شکل میں آیا، اور کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں، سفر میں میرے تمام اسباب کٹ گئے (یعنی تدبیریں جاتی رہیں اور مال اور اسباب نہ رہا)، پس آج میرے لئے اللہ کی مدد کے سوا اور اس کے بعد تیری مدد کے بغیر منزل پر پہنچنا ممکن نہیں ہے، میں تجھ سے اس کے نام پر جس نے تجھے ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دیئے، ایک اونٹ مانگتا ہوں جو میرے سفر میں کام آئے۔ اس نے کہا کہ مجھ پر لوگوں کے بہت حق ہیں (یعنی قرضدار ہوں یا گھربار کے خرچ سے زیادہ مال نہیں جو تجھے دوں)۔ پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ میں تجھے پہنچاتا ہوں بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا؟ کہ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے، پھر اللہ نے اپنے فضل سے تجھے یہ مال دیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے جو کئی پشت سے نقل ہو کر آیا ہے۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تجھے ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو پہلے تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر فرشتہ گھنے کے پاس اس کی پہلی صورت اور شکل میں آیا اور اس سے ویسا ہی کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا تھا اور اس نے بھی وہی جواب دیا جو سفید داغ والے نے دیا تھا۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تجھے ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے کے پاس اس کی پہلی شکل و صورت میں گیا، اور کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں اور مسافر ہوں، میرے سفر میں میرے سب ویسے اور تدبیریں کٹ گئیں، پس مجھے آج منزل پر اللہ کی مدد اور اس کے بعد تیری مدد کے بغیر پہنچنا مشکل ہے۔ پس میں تجھ سے اس اللہ کے نام پر، جس نے تجھے بیٹائی دی، ایک بکری مانگتا ہوں

أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ شَعْرَ حَسَنٍ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدْ قَدَّرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأَعْطِي شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْبَقْرَ فَأَعْطِي بَقْرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ أَنْ يُرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي فَأَبْصِرَ بِهِ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصْرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْغَنَمَ فَأَعْطِي شَاةً وَالِدًا فَاتَّبَعَ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا قَالَ فَكَانَ لِهَذَا وَاِدٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَاِدٍ مِنَ الْبَقْرِ وَلِهَذَا وَاِدٍ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مَسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ بَنِي الْحَبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاحَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنِ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبْلُغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحَقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَفْذُرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَيَّ مَا كُنْتُ قَالَ وَأَتَى الْأَنْصَرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا رَدَّ عَلَيَّ هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَيَّ مَا كُنْتُ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مَسْكِينٌ وَإِنِّي سَبِيلُ انْقَطَعَتْ بَنِي الْحَبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاحَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ نَصَاكَ شَاةً أَتَبْلُغُ نَصَا فـ

تاکہ وہ میرے سفر میں کام آئے۔ اس نے کہا کہ بیشک میں اندھا تھا تو اللہ نے مجھے (بینائی والی) آنکھ دی، تو ان بکریوں میں سے بھٹی چاہو لے جاؤ اور بھٹی چاہو چھوڑ جاؤ۔ اللہ کی قسم! آج جو چیز تو اللہ کی راہ میں لے گا، میں تجھے مشکل میں نہ ڈالوں گا (یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا)۔ پس فرشتے نے کہا کہ اپنا مال اپنے پاس رکھو، تم تینوں آدمی صرف آرمائے گئے تھے۔ پس تجھ سے تو اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا۔

باب: دنیا (کے مال) کی کمی، اس پر صبر کرنے اور درختوں کے پتے کھانے کے حلق۔

2084: سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر مارا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوتا مگر جلے ہوئے پتے اور بول (یہ دونوں جنگلی درخت ہیں)، یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایسا پاخانہ جیسے بکری کرتی ہے۔ پھر آج ہوا سدا کے لوگ (یعنی سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد) مجھے دین کیلئے تنبیہ کرتے ہیں یا سزا دینا چاہتے ہیں، ایسا ہوتا میں بالکل خسارے میں پڑا اور میری محنت ضائع ہوگئی۔

2085: سیدنا خالد بن عمیر عدوی کہتے ہیں کہ (امیر بصرہ) عتبہ بن غزوآن رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد کہا کہ بعد حمد و صلوة کے معلوم ہو کہ دنیا نے ختم ہونے کی خبر دی؟ اور دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے جس کو اس کا صاحب پیتا ہے۔ اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جس کو زوال نہیں، پس اپنی زندگی میں نیک عمل کر کے جاؤ، اس لئے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ پھر جنہم کے اوپر کے کنارے سے ڈالا جائے گا اور ستر برس تک اس میں اترتا جائے گا اور اس کی تہہ کو نہ پہنچے گا۔ اللہ کی قسم! جنہم بھری جائے گی۔ کیا تم تعجب کرتے ہو؟ اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے دروازے کی ایک طرف سے لے کر دوسری طرف کنارے تک چالیس برس کی راہ ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ دروازہ لوگوں کے ہجوم سے بھرا ہوا ہوگا اور میں اپنے آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ میں سات شخصوں میں سے ساتواں شخص تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا درخت کے پتوں کے سوا کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہماری باجھیں نرمی ہو گئیں (بوجہ پتوں کی حرارت اور سختی کے)۔ میں نے ایک چادر پائی اور اس کو پھاڑ کر دو کٹڑے کئے، ایک کٹڑے کا میں نے تہبند بنایا اور دوسرے کٹڑے کا سعد بن مالک نے۔ اب آج کے روز کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ

سَفَرِي لَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي فَخَذَ مَا شِئْتُ وَدَعَا مَا شِئْتُ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَا لَكَ فَإِنَّمَا أَتَيْتُمُ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسَخَطَ عَلَيَّ صَاحِبِيكَ *

باب فِي قِلَّةِ الدُّنْيَا، وَالصَّبْرِ عَلَيْهَا وَأَكْلِ وِرْقِ الشَّجَرِ

٢٠٨٤ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَعْرُوزُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقَ الْخَلْبَةِ وَهَذَا السَّمُرُ حَتَّى إِن أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعْرِزُونِي عَلَى الدِّينِ لَقَدْ حَبِثَ إِذَا وَضَلَ عَمَلِي *

٢٠٨٥ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرِ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَطَبْنَا عَتَبَةَ بْنَ غَزْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتَنَسَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنْتَ بِصُرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَاءً وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صَبَابَةٌ كَصَبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابَهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُتَقَلِّبُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَاتَّقِلُوا بِخَيْرٍ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذَكَرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يَلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَمْعِينَ عَامًا لَا يَذُرُّكَ لَهَا قَعْرًا وَ وَاللَّهِ لَكُمْلَأَنَّ أَعْمَجِيثُمْ؟ وَلَقَدْ ذَكَرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مَصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصْرَاعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةٌ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمَ وَهُوَ كَطِيطٍ مِنَ الرِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ حَتَّى فَرَحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنَصْفِهَا

دل کو نرم کرنے والی باتیں

میں اپنے آپ کو بڑا سمجھوں، لیکن اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بیچک کسی پیغمبر کی نبوت (دنیا میں) ہمیشہ نہیں رہتی بلکہ نبوت کا اثر (تھوڑی مدت میں) جاتا رہا؟ یہاں تک کہ اس کا آخری انجام یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہو گئی۔ پس عنقریب تم ہمارے بعد آنے والے امراء کو دیکھو گے اور تجربہ کرو گے ان امیروں کا جو ہمارے بعد آئیں گے (کہ ان میں دین کی باتیں جو نبوت کا اثر ہے، نہ رہیں گی اور وہ بالکل دنیا دار ہو جائیں گے)۔

باب: میت (کے پاس) سے اس کے اہل و عیال اور مال واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے پاس رہ جاتا ہے۔

2086: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مُردے کیساتھ تین چیزیں (قبرستان میں) جاتی ہیں۔ پھر دلوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے۔ اس کیساتھ اس کے گھر والے اور مال اور عمل جاتے ہیں، سو گھر والے اور مال تو لوٹ آتے ہیں اور عمل اس کیساتھ رہ جاتا ہے (پس عمل پوری رفاقت کرتا ہے اسی کیلئے انسان کو کوشش کرنی چاہیے۔ بال بچے مال دولت یہ سب جینے تک کیساتھ ہیں مرنے کے بعد کچھ کام کے نہیں اور ان میں دل لگانا بے عقلی ہے)۔

باب: اس کی طرف دیکھو جو تم سے (دنیاوی مال و اسباب میں) کم ہو۔ **2087:** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو جو تم سے (مال اور دولت میں اور حسن و جمال میں اور بال بچوں میں) کم ہے اور اس کو مت دیکھو جو (ان چیزوں میں) تم سے زیادہ ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو اپنے اوپر حقیر نہ سمجھو گے۔

باب: اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند کرتا ہے جو پرہیزگار، دولت مند اور ایک کونہ میں رہنے والا ہو۔

2088: سیدنا عامر بن سعد کہتے ہیں کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں میں تھے کہ ان کا بیٹا عمر آیا (یہ عمر بن سعد وہی ہے جو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے لڑا اور جس نے دنیا کیلئے اپنی آخرت برباد کی) جب سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو کہا کہ میں اس سوار کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر وہ اتر ا اور بولا کہ تم اپنے اونٹوں اور بکریوں میں اترے ہو اور لوگوں کو چھوڑ دیا وہ سلطنت کیلئے لڑ رہے ہیں؟ (یعنی خلافت اور حکومت کیلئے) سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ پر مارا اور کہا کہ چپ رہ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو پرہیزگار ہے، مالدار ہے اور (نقے نسا کے وقت) ایک کونہ میں چھپا بیٹھا ہے۔ (اور اپنا ایمان خیر

وَأَنْزَلَ سَعْدًا بِبَيْتِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مَثًا أَحَدًا إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا وَإِنِّي لَمْ تَكُنْ نَبْوَةً قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسْتَخْبِرُونَ وَتَجْرِبُونَ الْأَمْرَاءَ بَعْدَنَا *

باب يَرْجِعُ عَنِ الْمَيِّتِ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ **٢٠٨٦** عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ *

باب الظُّرُوفُ إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ **٢٠٨٧** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ (قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَلَيْكُمْ) *

باب إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ **٢٠٨٨** عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي إِبِلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَأَاهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّكَبِ فَتَنَزَّلَ فَقَالَ لَهُ أَنْزَلْتُمْ فِي إِبِلِكُمْ وَعِظَمِكُمْ وَتَوَسَّخْتُمُ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ؟ فَضْرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ

دل کو نرم کرنے والی باتیں

بگازتا۔ افسوس ہے کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی نصیحت کو فراموش کیا۔

باب: جس نے اپنے عمل میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو شریک کر لیا۔

2089: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اور شریکوں کی نسبت شرک سے بہت زیادہ بے پروا ہوں۔ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو بھی ملایا اور سا جھی کیا تو میں اس کو اور اس کے سا جھی کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں۔ (یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ اللہ کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے۔ اللہ اسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو اللہ ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اس میں کچھ حصہ نہ ہو)۔

باب: جو (اپنا نیک عمل لوگوں کو) سنائے اور اپنے عمل میں ریا کاری کرے

2090: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو سنائے کیلئے نیک کام کرے گا، اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کی ذلت لوگوں کو سنائے گا اور جو شخص ریا کاری کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اسکو (صرف ثواب) دکھلائے گا (مگر دے گا نہیں تاکہ اسے صرف حسرت ہی حسرت ہو)۔

باب: ایک کلمہ (کفر) کہہ دینا جہنم میں اتر جانے کا سبب بن جاتا ہے۔

2091: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جس کی بوائی کا اسے اندازہ نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے آگ میں اتنا اتر جاتا ہے جیسے مشرق سے مغرب تک (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا بخبری حکمرانوں کے سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا کلمہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن یا شریعت کیساتھ مذاق، پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو میں رکھے اور بغیر ضرورت بات نہ کرے)۔

باب: مومن کے ہر معاملے میں بھلائی ہوتی ہے۔

2092: سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا بھی عجب حال ہے، اس کے ہر معاملے میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔ اور یہ بات سوائے مومن کے کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اگر اس کو خوشی حاصل ہوئی اور اس نے شکر ادا کیا تو اس میں بھی ثواب ہے اور جو اس کو نقصان پہنچا اور اس پر صبر کیا، تو اس میں بھی ثواب ہے۔

باب: دینی معاملات میں آزمائش پر صبر کرنے اور اصحاب الاخذود کے قصہ کے متعلق۔

2093: سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم

باب مَنْ أَشْرَكَ فِي عَمَلِهِ غَيْرَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ

٢٠٨٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَعْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرْكَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكُهُ *

باب مَنْ سَمِعَ وَرَأَى بِعَمَلِهِ

٢٠٩٠ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ رَأَى رَأَى اللَّهُ بِهِ *

باب الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَةِ يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ

٢٠٩١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَّبِعُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ *

باب الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ خَيْرٌ كُلُّهُ

٢٠٩٢ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنَّ أَصَابَتُهُ سَرَاءً شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ *

باب فِي الصَّبْرِ عَلَى الدِّينِ عِنْدَ الْإِنْتِلَاءِ وَهَيْئَةُ

أَصْحَابِ الْأَخْذُودِ

٢٠٩٣ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

دل کو نرم کرنے والی باتیں

سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا۔ جب وہ جادوگر بوزھا ہو گیا تو بادشاہ سے بولا کہ میں بوزھا ہو گیا ہوں، میرے پاس کوئی لڑکا بھیج کہ میں اس کو جادو سکھلاؤں۔ بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا، وہ اس کو جادو سکھلاتا تھا۔ اس لڑکے کی آمدورفت کی راہ میں ایک راہب تھا (عیسائی) درویش یعنی پادری تارک الدنیا، وہ لڑکا اس کے پاس بیٹھا اور اس کا کلام سنا تو اسے اس کی باتیں اچھی لگیں۔ اب جادوگر کے پاس جاتا تو راہب کی طرف سے ہو کر نکلتا اور اسکے پاس بیٹھتا، پھر جب جادوگر کے پاس جاتا تو جادوگر اس کو (دیر سے آنے کی وجہ سے) مارتا۔ آخر لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا راہب سے گلہ کیا تو راہب نے کہا کہ جب تو جادوگر سے ڈرے، تو یہ کہہ دیا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو روک رکھا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے، تو کہہ دیا کر کہ جادوگر نے مجھے روک رکھا تھا۔ اسی حالت میں وہ لڑکا رہا کہ اچانک ایک بڑے درندے پر گزرا کہ جس نے لوگوں کو آمدورفت سے روک رکھا تھا۔ لڑکے نے کہا کہ آج میں معلوم کرتا ہوں کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے۔ اس نے ایک پتھر لیا اور کہا کہ الہی اگر راہب کا طریقہ تجھے جادوگر کے طریقے سے زیادہ پسند ہو، تو اس جانور کو قتل کرتا کہ لوگ گزر جائیں۔ پھر اس کو پتھر سے مارا تو وہ جانور مر گیا اور لوگ گزرنے لگے۔ پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اس سے یہ حال کہا تو وہ بولا کہ بیٹا تو تجھ سے بڑھ گیا ہے، یقیناً تیرا رب یہاں تک پہنچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو عنقریب آزما یا جائے گا۔ پھر اگر تو آزما یا جائے تو میرا نام نہ بتلاتا۔ اس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا تھا۔ یہ حال جب بادشاہ کے مصاحب جو کہ اندھا ہو گیا تھا سنا تو اس لڑکے کے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہنے لگا کہ یہ سب مال تیرا ہے اگر تو مجھے اچھا کر دے۔ لڑکے نے کہا کہ میں کسی کو اچھا نہیں کرتا، اچھا کرنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے، اگر تو اللہ پر ایمان لائے تو میں اللہ سے دعا کروں گا تو وہ تجھے اچھا کر دے گا۔ وہ وزیر اللہ پر ایمان لایا تو اللہ نے اس کو اچھا کر دیا۔ وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اس کے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ تیری آنکھ کس نے روشن کی؟ وزیر بولا کہ میرے مالک نے۔ بادشاہ نے کہا کہ میرے سوا تیرا مالک کون ہے؟ وزیر نے کہا کہ میرا اور تیرا مالک اللہ ہے۔ بادشاہ نے اس کو پکڑا اور عذاب شروع کیا، یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا نام لے لیا۔ وہ لڑکا بلا لیا گیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ اے بیٹا تو جادو میں اس درجہ پر پہنچا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہے اور بڑے بڑے کام کرتا ہے؟ وہ بولا کہ میں تو کسی کو اچھا نہیں کرتا بلکہ اللہ اچھا کرتا ہے۔ بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارتا رہا، یہاں تک کہ اس نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبُرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبُرْتُ فَأَبْتُ إِلَى غُلَامًا أَعْلَمُهُ السَّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرًّا بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ صَرَبَتْهُ فَسَكَكَ ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَسْبِيَ أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَسْبِيَ السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى ذَابَةِ عَظِيمَةٍ قَدْ حَسَبَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرَ أَفْضَلَ أَمْ الرَّاهِبَ أَفْضَلَ؟ فَأَخَذَ حَجْرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَأَقْتُلْ هَذِهِ الذَّابِتَةَ حَتَّى يَمُضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَفَتَلَّهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيُّ بَنِي أُنْتِ الْيَوْمَ أَفْضَلَ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتَبْتَلِي فَإِنْ ابْتَلَيْتَ فَلَا تَدُلْ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ بِنُورِ الْأَكْمَةِ وَالْأَبْرَصِ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَذْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هَاهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أُنْتِ شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِلَّا مَا يَشْفِي اللَّهُ فَإِنْ أَنْتِ آمَنْتَ بِاللَّهِ دَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ فَأَمَّنَ بِاللَّهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ؟ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي؟ قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجَسِيَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيُّ بَنِي قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا بُرِئِي الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفَعَّلَ وَتَفَعَّلَ؟ فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِلَّا مَا يَشْفِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَخَذَهُ فَلَمْ

راہب کا نام بتلایا۔ راہب پکڑ لیا گیا۔ اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جا۔ اس کے نہ ماننے پر بادشاہ نے ایک آ رہ منگوا یا اور راہب کی مانگ پر رکھ کر اس کو چیر ڈالا، یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا۔ پھر وہ وزیر بلا یا گیا، اس سے کہا گیا کہ تو اپنے دین سے پھر جا، اس نے بھی نہ مانا اس کی مانگ پر بھی آ رہ رکھا گیا اور چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا۔ پھر وہ لڑکا بلا یا گیا، اس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا، اس نے بھی نہ انکار کیا۔ نے اس کو اپنے چند ساتھیوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اس کو فلاں پہاڑ پر لے جا کر چوٹی پر چڑھاؤ، جب تم چوٹی پر پہنچو تو اس لڑکے سے پوچھو، اگر وہ اپنے دین سے پھر جائے تو خیر، نہیں تو اس کو دھکیل دو۔ وہ اس کو لے گئے اور پہاڑ پر چڑھایا۔ لڑکے نے دعا کی کہ الہی جس طرح تو چاہے مجھے ان کے شر سے بچا۔ پہاڑ ہلا اور وہ لوگ گر پڑے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے ساتھی کہاں گئے؟ اس نے کہا کہ اللہ نے مجھے ان کے شر سے بچالیا۔ پھر بادشاہ نے اس کو اپنے چند ساتھیوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اس کو ایک کشتی میں دریا کے اندر لے جاؤ، اگر اپنے دین سے پھر جائے تو خیر، ورنہ اسکو دریا میں دھکیل دینا۔ وہ لوگ اس کو لے گئے۔ لڑکے نے کہا کہ الہی! تو مجھے جس طرح چاہے ان کے شر سے بچالے۔ وہ کشتی اوندھی ہو گئی اور لڑکے کے سوا سب ساتھی ڈوب گئے اور لڑکا زندہ بچ کر بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تیرے ساتھی کہاں گئے؟ وہ بولا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے شر سے بچالیا۔ پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجھے اس وقت تک نہ مار سکے گا، جب تک کہ جو طریقہ میں بتلاؤں وہ نہ کرے۔ بادشاہ نے کہا کہ وہ کیا؟ اس نے کہا کہ تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر کے مجھے ایک ٹکڑی پر سولی دے، پھر میرے ترش سے ایک تیر لے کر کمان کے اندر رکھ، پھر کہہ کہ اس اللہ کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکا کا مالک ہے۔ پھر تیر مار۔ اگر تو ایسا کرے گا تو مجھے قتل کرے گا۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا، اس لڑکے کو درخت کے تنے پر لٹکایا، پھر اس کے ترش میں سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھ کر یہ کہتے ہوئے مارا کہ اللہ کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکے کا مالک ہے۔ وہ تیر لڑکے کی کپٹی پر لگا۔ اس نے اپنا ہاتھ تیر کے مقام پر رکھا اور مر گیا۔ لوگوں نے یہ حال دیکھ کر کہا کہ ہم تو اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ کسی نے بادشاہ سے کہا کہ اللہ کی قسم! جس سے تو ڈرتا تھا وہی ہوا یعنی لوگ ایمان لے آئے۔ بادشاہ نے راستوں کے نالوں پر خندقیں کھودنے کا حکم دیا۔ پھر خندقیں کھودی گئیں اور ان میں خوب آگ بھڑکائی گئی اور کہا کہ جو شخص اس

يَزُلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ
فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَعَا بِالْمِشْثَارِ فَوَضَعَ
الْمِشْثَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتَّى وَقَعَ شَقَاهُ ثُمَّ
جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى
فَوَضَعَ الْمِشْثَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ
شَقَاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغَلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى
فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ
كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهُ فَإِنْ
رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذْهَبُوا بِهِ فَصَعَدُوا بِهِ
الْجَبَلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفَيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَارْحَمْ بِهِمْ
الْجَبَلَ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ
الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ قَالَ كَفَانِيَهُمُ اللَّهُ فَدَفَعَهُ
إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي
فُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا
فَأَذْفُوهُ فَذْهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفَيْهِمْ بِمَا شِئْتَ
فَالْكَفَاتِ بِهِمُ السَّقِينَةُ فَفَرَّقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى
الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ قَالَ
كَفَانِيَهُمُ اللَّهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى
تَفْعَلَ مَا أَمَرْتُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي
صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبِي عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خَذَ سَهْمًا مِنْ
كِنَانَتِي ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَيْدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَلَّ بِاسْمِ
اللَّهِ رَبِّ الْغَلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ
قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلَى
جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي
كَيْدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغَلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ
فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ
السَّهْمَ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ أَمَّا بَرَبُ الْغَلَامِ
أَمَّا بَرَبُ الْغَلَامِ أَمَّا بَرَبُ الْغَلَامِ فَأَنَّى الْمَلِكُ فَقِيلَ

دین سے (یعنی لڑکے کے دین سے) نہ پھرے، اسے ان خندقوں میں دھکیل دو، یا اس سے کہا جائے کہ ان خندقوں میں گرے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، وہ عورت آگ میں گرنے سے جھجک گئی (بیچھے ہٹی) تو بچے نے کہا کہ اے ماں! صبر کر تو سچے دین پر ہے (مرنے کے بعد پھر چین ہی چین ہے، پھر تو دنیا کی مصیبت سے کیوں ڈرتی ہے؟ نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث سے اولیاء کی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ضرورت کے وقت جھوٹ بولنا درست ہے اور اسی طرح مصلحت کیلئے۔)

قرآن مجید کے فضائل

باب: سورۃ فاتحہ کے بارے میں۔

2094: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ دروازہ کھلنے کی ایک بڑے زور کی آواز سنی تو اپنا سراٹھایا اور جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج کھلا ہے، آج سے پہلے اور کبھی نہیں کھلا تھا۔ پس اس سے ایک فرشتہ اتر آیا اور جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ فرشتہ جو زمین پر اتر رہا ہے آج کے دن کے علاوہ کبھی نہیں اترے گا اور اس نے سلام کیا اور کہا کہ آپ کو دو نوروں کی خوشخبری ہو جو کہ آپ کو عنایت ہوئے ہیں، وہ آپ کے سوا کسی کو نہیں ملے۔ ایک سورۃ فاتحہ ہے اور دوسرے سورۃ بقرہ کی آیات۔ تم اس میں سے کوئی حرف نہ پڑھو گے کہ اس کی مانگی ہوئی چیز تمہیں نہ ملے۔

باب: قرآن اور (خصوصاً) سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھنے کے بارے میں۔

2095: سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قرآن پڑھو، اس لئے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارش ہو کر آئے گا۔ اور حکمتی ہوئی دوسریں پڑھو جو کہ سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران ہیں، اس لئے کہ وہ قیامت کے دن آئیں گی گویا کہ دو بادل ہیں یا دو سائبان یا دو ٹولیاں ہیں پرندوں کی اور اپنے لوگوں کی طرف سے حجت کرتی ہوئی آئیں گی۔ اور سورۃ بقرہ پڑھنے کے اس کا لیما برکت ہے اور اس کا چھوٹا بنا حسرت ہے اور جا دو گر لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

معاویہ نے کہا کہ حدیث میں جو بظلمۃ کالفظ ہے، اس کا معنی جادو گر ہے۔

باب: آیۃ الکرسی کی فضیلت۔

2096: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے

لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتُ تَحْذَرُ؟ قَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ حَذْرُكَ
قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأَخْذِ بِأَفْوَاهِ السَّكِّ
فَعُدَّتْ وَأَضْرَمَ النَّيْرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَن دِينِهِ
فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ أَقْبِحْمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ
امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ
لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّةَ احْصِرِي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ *

کتاب فضائل القرآن

باب فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

٢٠٩٤ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا
جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
تَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ هَذَا بَابٌ مِنَ
السَّمَاءِ فَتُحِ الْيَوْمَ، لَمْ يَفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ. فَنَزَلَ مِنْهُ
مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ
إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلِّمْ وَقَالَ أَنْبَشِرُ بِنُورَيْنِ أُوتِيْتَهُمَا لَمْ
يُوتِيْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ
الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيْتَهُ *

باب فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ
٢٠٩٥ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ
اقْرَأُوا الزُّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا
تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عِمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا
غِيَابَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تُحَاجَّجَانِ
عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ
وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ
بَلْغَنِي أَنَّ الْبُطْلَةَ السَّحْرَةُ *

باب فَضْلِ آيَةِ الْكُرْسِيِّ

٢٠٩٦ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

ابوالمہدی! اللہ کی کتاب میں تمہارے پاس کوئی آیت سب سے بڑی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوالمہدی! کوئی آیت اللہ کی کتاب میں تمہارے پاس سب سے بڑی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ”اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم“ (یعنی آیت الکرسی) تو رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر (خوش ہو کر) ہاتھ مارا اور فرمایا کہ اے ابوالمہدی! تجھے علم مبارک ہو۔

باب: سورۃ بقرہ کی آخری آیات کے متعلق۔

2097: سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سورۃ بقرہ کی آخر کی دو آیتیں پڑھے، اس کو رات بھر کفایت کریں گی۔

باب: سورۃ کہف کی فضیلت۔

2098: سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیتیں یاد کرے، وہ دجال کے فتنے سے بچے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ سورۃ کہف کی آخری آیات (یاد کرنے سے دجال سے پناہ ملے گی)۔

باب: سورۃ اخلاص کی تلاوت کرنے کی فضیلت۔

2099: سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ہر رات ایک تہائی قرآن پڑھے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کوئی تہائی قرآن کیسے پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”قل هو اللہ احد“ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

2100: اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ایک فوج پر سردار کر کے بھیجا اور وہ اپنی فوج کی نماز میں قرآن پڑھتے اور قرات کو ہمیشہ ”قل هو اللہ احد“ پختہ کرتے۔ پھر جب فوج لوٹ کر آئی تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ وہ کیوں ایسا کرتے تھے؟ پس صحابہ کرام نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ رحمن کی صفت ہے اور میں بات پسند کرتا ہوں کہ اس کو پڑھا کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھتا ہے۔

باب: معوذتین (قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس) کی قرات کی فضیلت۔

2101: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی آیتیں اتریں ہیں کہ ان جسی (سورتیں) کبھی

رَسُولُ اللَّهِ يَا أَبَا الْمُتَدْرِ أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَكْبَرُ؟ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْبَرُ قَالَ يَا أَبَا الْمُتَدْرِ أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَكْبَرُ؟ قَالَ قُلْتُ {اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ} (البقرة: ٢٥٥) قَالَ لَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ وَاللَّهِ لِيُنْهِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُتَدْرِ *

باب فِي خَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

٢٠٩٧ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّاهُ *

باب فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ

٢٠٩٨ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ غَصِمَ مِنَ الدَّجَالِ * وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ *

باب فَضْلِ قِرَاءَةِ: {قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ}

٢٠٩٩ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْعِزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ؟ قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ {قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ} تَعَدَّلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ *

٢١٠٠ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَنْخِمُ بِهِ {قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ} فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُّوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ فَإِنَّا أَحَبُّ أَنْ نُقْرَأَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّه *

باب فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ

٢١٠١ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ آيَاتِ

نہیں دیکھی گئیں اور وہ ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“ اور ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ ہیں۔

باب: جو شخص قرآن کی وجہ سے بلند مقام ویاجاتا ہے۔

2102: عامر بن واہلہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبدالمارث نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے (مقام) عسفان میں ملاقات کی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مکہ پر عامل/تحصیلدار بنا ہوا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم نے جنگل والوں پر کس کو عامل بنایا؟ انہوں نے کہا کہ ابن ابزی کو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن ابزی کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے غلام کو ان پر عامل کر دیا؟ انہوں نے کہا کہ وہ کتاب اللہ کے قاری ہیں اور علم الفرائض (یعنی قوانین وراثت جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف العلم قرار دیا ہے) خوب جانتے ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب سے کچھ لوگوں کو بلند کرے گا اور کچھ لوگوں کو گرا دے گا۔

باب: قرآن سیکھنے کی فضیلت۔

2103: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ہم لوگ صف میں تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کون چاہتا ہے کہ روز صبح کو بلخان یا عقیق کو جائے (یہ دونوں مدینہ کے بازار تھے) اور وہاں سے بڑے بڑے کوہان کی دو اونٹنیاں بغیر کسی گناہ کی اور بغیر اس کے کہ کسی رشتہ دار کی حق تلفی کرے، لائے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سب اس کو چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تم میں سے ہر ایک مسجد کو کیوں نہیں جاتا اور کیوں نہیں سیکھتا یا پڑھتا اللہ کی کتاب کی دو آیتیں، جو اس کیلئے دو اونٹیوں سے بہتر ہیں اور تین بہتر ہیں تین اونٹیوں سے اور چار بہتر ہیں چار اونٹیوں سے اور اسی طرح جتنی آیتیں ہوں، اتنی اونٹیوں سے بہتر ہیں۔

باب: ان کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور جو نہیں پڑھتا۔

2104: سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی سی ہے کہ اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور اس کا مزہ بھی اچھا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس میں بو نہیں مگر مزہ بیٹھا ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال پھول کے مانند ہے کہ اس کی بو اچھی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہے۔ اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن (کوڑھنہ) کی سی ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ بھی کڑوا ہے۔

أَنْزَلَتْ اللَّيْلَةَ لَمْ يَرِ مِثْلَهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ *

باب من يرفع بالقرآن

٢١٠٢ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ
الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ وَكَانَ
عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ مِمَّنْ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى
أَهْلِ الْوَادِي؟ فَقَالَ ابْنُ أَبِيزَى؟ قَالَ وَمَنْ ابْنُ أَبِيزَى؟
قَالَ مَوْلَى مِنْ مَوَالِنَا قَالَ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلَى؟
قَالَ إِنَّهُ فَارِيٌّ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُ غَالِمٌ
بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا إِنْ نَبَيْكُمْ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنْ اللَّهُ يَرْفَعُ بِهَذَا
الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ *

باب فضل تعلم القرآن

٢١٠٣ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخَنَ لِي
الصُّفَّةُ فَقَالَ أَتُكْمُ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلُّ يَوْمٍ إِلَى
بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِي مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي
غَيْرِ إِيْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نُحِبُّ
ذَلِكَ قَالَ أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ
يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ
نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ وَأَرْبَعِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ
أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ *

باب مثل من يقرأ القرآن ومن لا يقرؤه

٢١٠٤ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ
الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَثْرَجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ
وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
مَثَلُ الثَّمَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا خُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ
الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا
مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ
الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ *

باب: قرآن کا ماہر اور اس شخص کے متعلق جس پر قرآن پڑھنا مشکل ہو۔
2105: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کا مشاق (اس سے حافظ مراد ہو سکتا ہے جو کہ عامل ہو) ان بزرگ فرشتوں کیساتھ ہے جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اٹکتا ہے اور وہ اس کے لئے مشقت کا باعث ہے تو اس کیلئے دو گنا ثواب ہے۔

باب: قرآن پڑھنے سے (اللہ کی طرف سے) سکون نازل ہوتا ہے۔
2106: سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پس دو لمبی رسیوں میں ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ پس اس پر ایک بدلی چھا گئی جو گھومنے اور قریب آنے لگی اور اسے دیکھ کر اس کا گھوڑا بدکنے لگا۔ پھر جب صبح ہوئی تو وہ شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور (رات کے واقعہ) کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو سکینت (تسکین) تھی جو قرآن کی برکت سے نازل ہوئی تھی۔

2107: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا اسپد بن خضیر رضی اللہ عنہ اپنی بھوریں خشک کرنے کی جگہ میں ایک رات قرآن پڑھ رہے تھے کہ ان کا گھوڑا کودنے لگا اور وہ پڑھتے تھے تو گھوڑا کودتا تھا۔ پھر وہ پڑھنے لگے، پھر وہ کودنے لگا۔ انہوں نے کہا کہ میں ڈرا کہ کہیں (میرے بیٹے) بچی کو کچل نہ ڈالے، پس میں اس کے پاس جا کھڑا ہوا۔ اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان سا میرے سر پر ہے کہ اس میں چراغ سے روشن ہیں اور وہ اوپر کو چڑھ گیا، یہاں تک کہ حد نظر سے دور چلا گیا۔ پھر نہ دیکھا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صبح کو حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! رات کو میں اپنے کھریاں میں قرآن پڑھتا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا کودنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پڑھے جاے ابن خضیر! انہوں نے کہا کہ میں پڑھے گیا، گھوڑا پھر کودنے لگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن خضیر پڑھے جا۔ انہوں نے کہا کہ میں پڑھتا گیا تو گھوڑا ویسے ہی کودنے لگا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ پڑھے جاے ابن خضیر! انہوں نے کہا کہ جب میں فارغ ہوا اور بچی گھوڑے کے پاس تھا تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں بچی کو نہ کچل ڈالے، تو میں نے ایک سائبان سا دیکھا کہ اس میں چراغ سے روشن تھے اور وہ اوپر کو چڑھ گیا یہاں تک کہ حد نظر سے اوپر ہو گیا تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ فرشتے تھے جو تمہاری قرأت سن رہے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو اسی طرح صبح ہوتی کہ لوگ ان (فرشتوں) کو دیکھتے اور وہ ان کی نظر سے پوشیدہ نہ رہتے۔

باب: دو چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں رشک (جائز) نہیں ہے۔

باب فی الماہر بالقرآن والذی یشتد علیہ
۲۱۰۵ عن عائشة رضي الله عنه قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة والذي يقرأ القرآن ويتتبع فيه وهو عليه شاق له اجران *

باب تنزل السكينة لقراءة القرآن

۲۱۰۶ عن البراء رضي الله عنه قال كان رجلاً يقرأ سورة الكهف وعنده فرس مربوط بشطنتين فتدثته سخابة فجعلت تذر وتذو وتذو وجعل فرسه ينفر منها فلما أصبح أتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال تلك السكينة تنزلت للقرآن *

۲۱۰۷ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن أسيد بن خضير رضي الله عنه بينما هو ليلى يقرأ في مرتبه إذ جالت فرسه فقرأ ثم جالت أخرى فقرأ ثم جالت أيضاً قال أسيد فخشيت أن تطأ يحيى فقامت إليها فإذا مثل الظلة فوق رأسي فيها أمثال السرج عرجت في الجوّ حتى ما أراها قال فعدوت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله بينما أنا البارحة من جوف الليل أقرأ في مرتبي إذ جالت فرسي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ ابن خضير قال فقرأت ثم جالت أيضاً فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ ابن خضير قال فقرأت ثم جالت أيضاً فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ ابن خضير قال فالتصرفت وكان يحيى قريباً منها فخشيت أن تطأه فرأيت مثل الظلة فيها أمثال السرج عرجت في الجوّ حتى ما أراها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الملائكة كانت تسمع لك ولكو قرأت لأصبحت يراها الناس ما تستتر منهم *

باب لا حسد إلا في اثنتين

2108: سیدنا سالم اپنے والد سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسرے دنوں کے سوال اور کسی پر رشک جائز نہیں ہے۔ ایک تو وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن عنایت کیا ہو اور وہ اس دن رات پڑھتا ہو (اور اس پر عمل کرتا ہو) دوسرے وہ جسے اللہ تعالیٰ نے نال دیا ہو اور وہ دن رات اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہو۔

باب: قرآن کو زیادہ تلاوت کے ذریعے یاد رکھنے کا حکم۔

2109: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک پیر بندھے ہوئے اونٹ کی کہ اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا تو (اونٹ موجود) رہا اور اگر چھوڑ دیا تو (اونٹ بھی کہیں) چل دیا۔

2110: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہت بُرا ہے وہ شخص جو یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا ہوں اور قرآن کا خیال اور یادداشت رکھو کہ وہ لوگوں کے سینوں سے ان جانوروں سے زیادہ بھاگے والا ہے جن کی ایک ٹانگ بندھی ہو۔

باب: قرآن کی تلاوت کرتے وقت آواز کو خوبصورت بنانا۔

2111: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح خوش آواز نبی کی آواز سنتا ہے جو بلند تر تم سے قرآن پڑھتا ہو۔

2112: ابورددہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مجھ دیکھتے جب میں کل رات تمہاری قرأت سن رہا تھا (تو بہت خوش ہوتے)۔ بیشک تمہیں آل داؤد کی آوازوں میں سے ایک آواز دی گئی ہے۔

باب: قرآن کی قرأت میں ترجیح کرنا (سر لگانا وغیرہ)۔

2113: سیدنا معاویہ بن قرظہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ جس سال مکہ فتح ہوا، اس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے میں سورہ فتح اپنی سواری پر پڑھی اور اپنی قرأت میں آواز میں سر لگاتے تھے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ مجھے گھبرائیں گے تو میں تمہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سنا تا۔

باب: رات کو اونچی آواز سے قرأت کرنا اور اس کو توجہ سے سنانا۔

2114: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۱۰۸ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ *

باب الأمر بتعاهد القرآن بكثرة التلاوة

۲۱۰۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَنَعَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَنَعَلِ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ *

۲۱۱۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَا لِأَخْدِكُمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٌ بَلْ هُوَ نَسِيٌّ اسْتَذَكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ التَّمَعِ بِعَقْلِهَا *

باب تحسين الصوت بقراءة القرآن

۲۱۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَدْنُ لِلَّهِ لَشَيْءٍ مَا أَدْنُ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَعَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ *

۲۱۱۲ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي مُوسَى لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ أَوْتَيْتُ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ *

باب الترجيح في قراءة القرآن

۲۱۱۳ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرْظَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمُرْتَبِيَّ يَقُولُ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامَ الْفَتْحِ فِي مَسِيرٍ لَهُ سُورَةُ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَرَجَعَ فِي قِرَاءَتِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا أَلَسِي أَخَافُ أَنْ يَجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ لَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهُ *

باب النهج بالقراءة بالليل والاستماع لها

۲۱۱۴ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

نے ایک شخص کو رات کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے، اس نے مجھے فلاں آیت یاد دلادی جس کو میں فلاں سورۃ سے چھوڑ دیتا تھا۔

باب: قرآن سات حرفوں (قرأتوں) پر نازل ہوا۔

2115: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ سورۃ فرقان اس طریقہ کے علاوہ پڑھ رہے تھے جس طریقہ پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی پس میں قریب تھا کہ ان کو جلد پکڑ لوں مگر میں نے انہیں مہلت دی، یہاں تک کہ وہ پڑھ چکے۔ پھر میں ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کھینچنے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ تک لایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے انہیں سورۃ فرقان سنی اس طریقہ کے خلاف جیسے کہ آپ ﷺ نے مجھے پڑھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا ان کو چھوڑ دو اور ان سے کہا کہ پڑھو۔ انہوں نے ویسا ہی پڑھا جیسا میں نے ان سے پہلے سنا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سورۃ ایسے ہی اتری ہے۔ پھر مجھ سے کہا کہ پڑھو۔ میں نے بھی پڑھی (یعنی جیسے رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھائی تھی)، تب بھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایسے ہی اتری ہے اور فرمایا کہ قرآن سات حرفوں پر اترتا ہے، اس میں سے جو تمہیں آسان ہو اس طرح پڑھو۔

باب: نبی ﷺ کا کسی دوسرے پر قرآن پڑھنا۔

2116: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ (اور یہ سب قاریوں کے سردار ہیں) اللہ عزت والے اور بزرگی والے نے مجھے حکم کیا کہ میں تمہارے آگے سورۃ "لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْكُمْ... " پڑھوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں (اللہ تعالیٰ نے میرے آگے تمہارا نام لیا ہے) تو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (خوشی سے) رونے لگے۔

باب: نبی ﷺ کا جنوں پر قرآن پڑھنا۔

2117: عامر اشعری کہتے ہیں کہ میں نے علقمہ سے پوچھا کہ کیا لیلۃ الجن میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کیساتھ تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کیا لیلۃ الجن میں تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کیساتھ تھا؟ (یعنی جس رات آپ ﷺ نے جنوں سے ملاقات فرمائی) انہوں نے کہا کہ نہیں، لیکن ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ تھے کہ آپ ﷺ گم پایا۔ پس ہم نے آپ ﷺ کو پہاڑ کی وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا، لیکن آپ ﷺ نہ ملے۔ ہم سمجھے کہ آپ ﷺ کو جن اڑا لے گئے یا کسی نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ
يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ
اسْتَقْتُنْهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا *

باب: نُزُولُ الْقُرْآنِ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

٢١١٥ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ
الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَمَرُوهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبِيهَا فَكَذْتُ أَنْ أُعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ
أَمَهَلْتُهُ حَتَّى انصَرَفَ ثُمَّ لَبِيتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ
مَا أَمَرْتِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْسَلُهُ أَقْرَأُ أَقْرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ
قَالَ لِي أَقْرَأُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ إِنَّ هَذَا
الْقُرْآنُ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَءُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ
باب: قِرَاءَةُ التَّيْبِ فِي الْقُرْآنِ عَلَى غَيْرِهِ

٢١١٦ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ
أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ
وَسَمَانِي لَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْ *

باب: قِرَاءَةُ التَّيْبِ فِي الْقُرْآنِ عَلَى الْجِنِّ

٢١١٧ عَنْ عَلِيٍّ هُوَ الشَّعْبِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عُلُقَمَةَ
هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ فَقَالَ عُلُقَمَةُ أَنَا سَأَلْتُ
ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ لَا وَلَكِنَّا
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقِدْنَا فَاتَّسَمْنَا فِي

چپکے سے مار ڈالا اور رات ہم نے نہایت بُرے طور سے بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ آپ ﷺ حراء (جبل نور پہاڑ ہے جو مکہ اور مئییٰ کے درمیان میں ہے) کی طرف سے آرہے ہیں۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! رات کو ہم نے آپ ﷺ کو گم پایا اور جب تلاش کے باوجود بھی آپ نہ ملے تو آخر ہم نے (آپ کے بغیر) بہت بُرے طور سے رات گزاری۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جنوں کی طرف سے ایک بلانے والا آیا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا اور جنوں کو قرآن سنایا۔ پھر آپ ہمیں اپنے ساتھ لے گئے اور ان کے نشان اور ان کے انگاروں کے نشان بتلائے۔ جنوں نے آپ ﷺ سے زورواہ چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس جانور کی ہر ہڈی جو اللہ کے نام پر کاٹا جائے، وہ تمہاری خوراک ہے۔ تمہارے ہاتھ میں پڑے ہی وہ گوشت سے مُد ہو جائے گی اور ہر ایک اونٹ کی میٹھی تمہارے جانوروں کی خوراک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہڈی اور میٹھی سے استیجا مت کرو، کیونکہ وہ تمہارے بھائی جنوں (اور ان کے جانوروں) کی خوراک ہے۔

2118: معنی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات جنوں نے آ کر قرآن سنا تو رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی خبر کس نے دی؟ انہوں نے کہا کہ مجھ سے تمہارے باپ (یعنی سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ آپ ﷺ کو جنوں کے آنے کی خبر درخت نے دی تھی۔

باب: نبی ﷺ کا اپنے علاوہ کسی سے قرآن سننا۔

2119: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم میرے سامنے قرآن پڑھو۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ ﷺ کے آگے قرآن پڑھوں؟ حالانکہ آپ ﷺ ہی پر تو اترا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا بی چاہتا ہے کہ میں اور سے سنوں۔ پھر میں نے سورۃ نساء پڑھی، یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا "فکیف اذا جننا" (النساء: 41) تو میں نے سراٹھایا مجھے کسی نے چنگلی لی تو میں نے سراٹھایا اور دیکھا کہ آپ ﷺ کے آنسو بہ رہے تھے۔

2120: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں محض میں تھا کہ لوگوں نے مجھ سے قرآن سننے کو کہا۔ میں نے سورۃ یوسف پڑھی۔ ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم! ایسا نہیں اترا۔ میں نے کہا کہ تیری خرابی ہو، اللہ کی قسم! میں نے تو یہ سورت رسول اللہ ﷺ کے آگے پڑھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے خوب پڑھا۔ غرض میں اس سے بات کر ہی رہا تھا کہ میں نے اس سے شراب کی

الأودیة والشعاب فقلنا استظیر أو اغیل قال فبتنا بشر لیلۃ بات بها قوم فلما أصبحنا إذا هو جاء من قبل حراء قال قلنا یا رسول اللہ فقدناک فطلبناک فلم نجدک فبتنا بشر لیلۃ بات بها قوم فقال أنانی داعی الجن فذهبت معہ فقرأت علیہم القرآن قال فانطلق بنا فأرانا آثارهم و آثار نيرانهم وسألوه الزاد فقال لکم کل عظم ذکر اسم اللہ علیہ یفزع فی أیدیکم أو لفر ما یکون لحمًا و کل بعرة علف لدوابکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تستنجوا بہما فإلھما طعام إخوانکم *

۲۱۱۸ عن معن قال سمعتُ ابي قال سألت مسروقًا من آذن النبي صلی اللہ علیہ وسلم بالجن لیلۃ استمعوا القرآن؟ فقال حدثني أبوك یعنی ابن مسعود أنه آذنته بہم شجرة *

باب استماع النبي ﷺ القرآن من غیرہ

۲۱۱۹ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال لي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ علي القرآن قال قلنا یا رسول اللہ اقرأ عليك وعليك أنزل؟ قال إني أشتي أن أسمعہ من غيري فقرأت النساء حتى إذا بلغت (فکیف إذا جننا من کل أمة بشہید و جننا بك علی هؤلاء شہیدا) (النساء: ۴۱) رفعت رأسي أو غمزني رجل إلی جنبي فرفعت رأسي فرأيت ذموعه تسيل *

۲۱۲۰ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال كنت یحمنص فقال لي بغض القوم اقرأ علینا فقرأت علیہم سورۃ یوسف قال فقال رجل من القوم واللہ ما هكذا أنزلت قال قلت وتحك واللہ لقد قرأها علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یو پائی۔ میں نے کہا کہ تو شراب پیتا ہے اور اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے؟ تو جانے نہ پائے گا جب تک میں تجھے حد نہ ماروں گا۔ پھر میں نے اسے (شراب کی حد کے) کوڑے مارے۔

باب: قرآن کے بارے میں اختلاف کرنے سے سختی۔

2121: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں صبح سویرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو ایک آیت کے بارے میں جھگڑ رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جھگڑا کرنے کی وجہ سے تباہ ہوئے (جو نفسانیت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگوں کو بہکانے کیلئے۔ لیکن مطلب کی تحقیق کیلئے اور دین کے احکام نکالنے کیلئے درست ہے۔ نودی)۔

2122: سیدنا جناب بن عبداللہ بن جلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل تمہاری زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف پڑے، تو اٹھ کھڑے ہو۔

تفسیر (قرآن مجید)

سورة البقرة

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا.....﴾ کے متعلق۔

2123: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ تم (بیت المقدس کے) دروازہ میں رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور کہو ”گناہوں کی بخشش (چاہتے ہیں) تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے“، لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا اور وہ دروازہ میں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ ”ہالی میں دانہ“ (یعنی ہمیں گندم چاہیے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَيْسَ الْبِرُّ.....﴾ کے بارے میں۔

2124: ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ انصار جب حج کر کے لوٹ کر آتے تو گھر میں (دروازے سے) نہ آتے بلکہ پیچھے سے (دیوار پر چڑھ کر) آتے۔ ایک انصاری آیا اور دروازے سے داخل ہوا تو لوگوں نے اس کے بارے میں اس سے گفتگو کی، جب یہ آیت اتری کہ ”یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے سے آؤ، بلکہ نیکی یہ ہے کہ پرہیزگاری کرو اور گھروں میں دروازے سے آؤ“۔

قَالَ لِي أَحْسَنْتَ لَيْتِمَا أَنَا أَكَلِمُهُ إِذْ وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ قَالَ فَقُلْتُ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتَكْذِبُ بِالْكِتَابِ لَا تَبْرُحْ حَتَّى أَجْلِدَكَ قَالَ فَجَلَدْتُهُ الْحَدَّ *

باب الزُّجْرُ عَنِ الْاِخْتِلَافِ فِي الْقُرْآنِ

٢١٢١ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اِخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفُ لِسِي وَجْهَهُ الْقَضْبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَلْبُكُمْ بِاِخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ *

٢١٢٢ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّفَقْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اِخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَمُومُوا *

کتابُ التَّفْسِيرِ

(سُورَةُ الْبَقَرَةِ)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةً} (٥٨)

٢١٢٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ {ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةً يَغْفِرَ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ} قَبِلُوا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَرْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حِطَّةً فِي شِعْرَةٍ *

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَيْسَ الْبِرُّ...} (١٨٩)

٢١٢٤ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَتْ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَرَجَعُوا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوتَ إِلَّا مِنْ ظَهْرِهَا قَالَ فَبَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ ذَلِكَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظَهْرِهَا) (١٨٩) *

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَرَبِّ أَرِنِي...﴾ کے متعلق۔
اس باب میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کتاب الفہائل میں گزر چکی ہے
(دیکھئے حدیث: 1608)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِنْ تَبَدُّوا مَا فِي...﴾ اللہ تعالیٰ کے
فرمان کے متعلق۔

2125: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت:
نازل ہوئی ﴿اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ...﴾ یعنی ”جو کچھ
آسمانوں اور زمین میں ہے، سب اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ تم اس بات کو ظاہر کرو جو
تمہارے دلوں میں ہے یا چھپائے رکھو، اللہ تعالیٰ تم سے حساب لے لے گا، پھر
جس کو چاہے گا معاف کر دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ تعالیٰ ہر
چیز پر قدرت رکھنے والا ہے“ نازل ہوئی تو یہ آیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بہت ہی
سخت گزری۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ پھر کہنے
لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے تو) ہم نماز، روزہ، جہاد اور صدقہ وغیرہ ایسے
اعمال کے مکلف بنائے گئے تھے (جن پر طاقت رکھتے تھے)، اور اب آپ پر یہ
آیت نازل ہوئی ہے، اس کی تو ہم طاقت ہی نہیں رکھتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
تم دیکھی ہی بات کہنا چاہتے ہو جیسی تم سے پہلے دو کتابوں والوں (یہود و نصاریٰ)
نے کی تھی (یعنی انہوں نے کہا) ”سمعنا و عصبنا“ کہ ہم نے (اللہ اور
رسول کی بات کو) سن تو لیا ہے لیکن ماننے نہیں ہیں، بلکہ آپ لوگوں کو یوں کہنا
چاہیے کہ ہم نے (اللہ کی اور رسول کی بات کو) سن لیا اور مان لیا۔ اے ہمارے
رب ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہماری واپسی تیری طرف ہے۔ تو صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم نے یہی کہا کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا ہم اپنے گناہوں کی معافی چاہتے
ہیں اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف واپسی ہے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے
اس کو پڑھنا شروع کیا تو اس کے پڑھنے سے ان کی زبانوں کو سہولت ہوئی تو اللہ
تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں ﴿أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ...﴾ یعنی
”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس (شریعت) کے ساتھ ایمان لائے جو ان کے رب کی
طرف سے ان پر نازل کی گئی اور مومن لوگ بھی ایمان لائے اور سب کے سب
ایمان لائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس
کے رسولوں کے ساتھ (سب کے سب کہتے ہیں) کہ ہم اللہ کے رسولوں کے
درمیان فرق نہیں کرتے (سب رسولوں کو مانتے ہیں یہ نہیں کہ کسی رسول کو مانیں
اور کسی کو نہ مانیں) اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور مان لیا، اے ہمارے رب!
ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف واپسی ہے۔“

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُخَيِّرُ
الْمُؤْمِنِينَ﴾ (۲۶۰)

فِيهِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي
كِتَابِ الْفَضَائِلِ —

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ
تُخَفَوُا يُحَاسِبِكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾

۲۱۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لِلَّهِ
مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تَبَدُّوا مَا فِي
أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفَوُا يُحَاسِبِكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)
(۲۸۴) قَالَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوا عَلَى الرَّكْبِ فَسَأَلُوا أَيْ
رَسُولَ اللَّهِ كَلَّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نَطِيقُ الصَّلَاةَ
وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ أُنزِلَتْ عَلَيْكَ هَذِهِ
الآيَةُ وَلَا نَطِيقُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَلَيْدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكُتَابِ
مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَلَمَّا أَقْرَأَهَا الْقَوْمُ
ذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي إِبْرَاهِيمَ (أَمِنَ
الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ
بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفِرُّ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ
رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ
الْمَصِيرُ) (۲۸۵) فَلَمَّا قَالُوا ذَلِكَ نَسَخَهَا اللَّهُ

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ کیا (یعنی ان آیات کو پڑھا اور سچے دل سے پڑھا) تو اللہ تعالیٰ نے آیت ﴿وَإِنْ تُبَدُّوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ.....﴾ آیت کو منسوخ کر دیا اور آیت ﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا.....﴾ اتا ردی یعنی ”اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف میں نہیں ڈالتا، اس (نفس) کیلئے وہ ہے جو اس نے کمایا اور اس کے خلاف بھی وہی کچھ ہوگا جو اس نے کمایا، اے ہمارے رب! ہم پر ویسا بوجھ نہ رکھنا جیسا کہ ہم سے پہلے والوں پر رکھا تھا تو اللہ نے فرمایا ”ہاں“۔ اے ہمارے رب! ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوانا جس کی ہم میں اٹھانے کی طاقت نہ ہو تو اللہ نے فرمایا ”ہاں“۔ اور ہمیں معاف کر دے، ہمیں بخش دے، ہم پر رحم کرو تو ہمارا دوست یا مالک ہے، پس تو کافر قوم پر ہماری مدد فرما تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”ہاں“۔

سورة آل عمران

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ.....﴾ کے متعلق۔

2126: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ ”اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری، اس میں بعض آیتیں مضبوط (محکم) ہیں، وہ تو کتاب کی جڑ ہیں اور بعض متشابہ (یعنی گول مول یا چھپے مطلب کی)۔ پھر جن لوگوں کے دل میں گمراہی ہے، وہ متشابہ آیتوں کا کھوج کرتے ہیں اور نسا د چاہتے ہیں اور اس کا مطلب چاہتے ہیں حالانکہ اس کا مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ علم والے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے سب آیتیں ہمارے رب کے پاس سے آئی ہیں اور نصیحت دینی سنتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں“ اُمّ المؤمنین کہتی ہیں کہ (تلاوت کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیات کا کھوج کرتے ہیں تو ان سے بچو کہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن میں) نام لیا ہے۔ (یعنی ان کے دلوں میں کجی ہے اس لئے ایمان والوں کو ایسے لوگوں سے بچنا چاہیے)

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ.....﴾ کے متعلق۔

2127: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایسے تھے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھر میں بیٹھنے سے خوش ہوتے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ کر آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور چاہتے کہ لوگ ان کی ان کاموں پر تعریف کریں جو انہوں نے نہیں کئے۔ تب اللہ تعالیٰ

تَعَالَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا) قَالَ نَعَمْ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا) قَالَ نَعَمْ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ) قَالَ نَعَمْ (وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَلَمْ تَوْاَلَنَا فَأَنْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ) (۲۸۶) قَالَ نَعَمْ *

(سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ

الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ {۷}

۲۱۲۶ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُّتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ } قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سُمِّيَ اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ *

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ

بِمَا آتَوْا وَيَحْسَبُونَ أَنَّ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا }

(۱۸۸)

۲۱۲۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقُرَى تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِذَا قَدِمَ

انصاف کریں اور مہر پورا دینے پر راضی ہوں اور ان کو حکم کیا کہ (ان کے علاوہ) دوسری عورتوں سے نکاح کریں جو ان کو پسند آئیں۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ لوگوں نے یہ آیت اترنے کے بعد پھر رسول اللہ ﷺ سے ان لڑکیوں کے بارے میں پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ”تجھ سے عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، تو تم کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے میں حکم دیتا ہے، اور جو کتاب میں ان یتیم عورتوں کے حق کے بارے میں پڑھا جاتا ہے جن کا مہر مقرر تم نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو“ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ جو اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا تھا کہ ”اگر تمہیں اس بات کا غدشہ ہو کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے، تو (ان کے علاوہ) جو عورتیں تمہیں پسند ہوں، ان سے نکاح کر لو۔ اور اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان دوسری آیت میں ”اور تم رغبت رکھتے ہو ان سے نکاح کی“ سے مراد تم میں سے کسی ایک کا اس یتیم لڑکی سے جو کہ تمہاری زیر پرورش ہو اور مال اور حسن و جمال میں کم ہو، نکاح نہ کرنے کا ارادہ مراد ہے۔ پس انہیں اس یتیم عورت سے جو کہ مال والی اور حسن و جمال والی ہو، نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا مگر اس صورت میں کہ جب انصاف کریں (یعنی ان کا حق مہر ان اور ان کا مال وغیرہ ان کو پورا دیں)۔ (اس کا مفہوم یہ ہے کہ شروع میں چونکہ لوگ ایسا کرتے تھے کہ وہ اس یتیم لڑکی سے جو ان کے زیر پرورش ہوتی تھی اور مالدار اور حسین و جمیل ہوتی تھی تو خود ہی ان سے نکاح کر لیتے لیکن ان کے مال میں خیانت کرتے اور مہر بھی پورا نہ دیتے۔ اس صورت میں سورت کے شروع والی آیت میں انہیں ان سے نکاح کرنے سے منع کر دیا لیکن جب صحابہ کرام نے ان کیساتھ خود نکاح کرنے میں ان کیلئے بہتری کی صورت میں ان سے نکاح کرنے کے بارے میں پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء کی دوسری آیت نمبر 127 نازل فرمائی کہ انصاف کیساتھ نکاح کرنا چاہو تو جائز اور احسن اقدام ہے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا.....﴾ کے متعلق۔

2130: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت ”جو شخص مالدار ہو وہ بچار ہے (اور جو محتاج ہو وہ اپنی ضرورت کے موافق کھائے)“ کے بارے میں مروی ہے کہ یہ آیت اس شخص کے بارے میں اتری ہے جو یتیم کے مال کا متولی ہو اور اس کو درست کرے اور سنوارے۔ تو اگر وہ محتاج ہو تو دستور کے موافق کھائے (اور جو مالدار ہو تو کچھ نہ کھائے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ.....﴾ کے متعلق۔

عِزَّةُ فَتَهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَقْضُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأَمَرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ {يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْصِحُكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُبْنِي عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّائِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ {يُبْنِي عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ} الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللَّهُ فِيهَا {وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْضُوا فِي الْيَتَامَى فَانكحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ} قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى {وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} رَغْبَةٌ أَحَدِكُمْ عَنِ الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْحِمَالِ فَتَهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقَسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ *

باب في قوله تعالى: {وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ

بِالْمَعْرُوفِ} (٦)

٢١٣٠ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ {وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ} قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي الْوَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ *

باب في قوله تعالى: {فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ

فَتَنِينَ} (٨٨)

2131: سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کیلئے نکلے اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھے ان میں سے کچھ آدمی لوٹ آئے (وہ منافق تھے اور وہ تین سو کے قریب تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ان کے مقدمہ میں دو فرقے ہو گئے۔ بعض کہنے لگے کہ ہم ان کو قتل کریں گے اور بعض نے کہا کہ نہیں قتل نہیں کریں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ”تمہارا کیا حال ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو فرقے ہو گئے ہو۔“

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا.....﴾ کے متعلق۔

2132: سیدنا سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ جو کوئی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے، اس کی توبہ ہو سکتی ہے؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں۔ میں نے ان کو یہ آیت سنائی جو سورہ فرقان میں ہے کہ ”وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ.....“ آخر تک جس کے بعد یہ ہے کہ ”إِلَّا مَنْ تَابَ.....“ (کیونکہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کر سکتا ہے)۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ آیت کی ہے اور اس کو اس آیت نے منسوخ کر دیا ہے جو مدینہ میں اتری کہ ”جو کوئی مومن کو عمدتاً قتل کرے اس کا بدلہ جہنم ہے اور وہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔“ (لیکن ابن عباس سے ایک دوسری روایت میں قاتل کے لئے توبہ کی قبولیت کا ذکر ہے اور وہی صحیح ہے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَا تَقُولُوا.....﴾ کے متعلق۔

2133: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو تھوڑی بکریوں میں دیکھا۔ وہ بولا کہ السلام علیکم۔ مسلمانوں نے اس کو پکڑا اور قتل کر کے وہ بکریاں لے لیں۔ تب یہ آیت اتری کہ ”مت کہو اس کو جو تمہیں سلام کرے کہ تو مسلمان نہیں ہے (بلکہ اپنی جان بچانے کیلئے سلام کرتا ہے)“ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعض نے سلم پڑھا ہے (تو معنی یہ ہوں گے جو تم سے صلے سے پیش آئے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِنْ امْرَأَةٌ حَاغَتْ.....﴾ کے متعلق۔

2134: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس آیت کے بارے میں ”اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو (تو ان دونوں پر کوئی حرج نہیں کہ وہ آپس میں {کوئی بات طے کر کے} صلح کر لیں.....) کہا کہ یہ آیت اس عورت کے بارے میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اس کو اپنے پاس نہ رکھنا چاہے، لیکن اس عورت کی اولاد ہو اور وصحت ہو اپنے خاوند سے اور وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا برا جانے، تو اس کو اپنے بارے میں اجازت دے۔ (یعنی اپنا حق زوجیت چھوڑ دے)۔“

۲۱۳۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَحَدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فَرَقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ تَقْتُلُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَتَزَلْتُ { فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنِينَ }

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: { وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمَدًا }

(۹۳)

۲۱۳۲ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَتَلَ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا مُتَعَمَدًا مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ لَا قَالَ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ { وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ } إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هَذِهِ آيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَهَا آيَةٌ مَدِينِيَّةٌ { وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمَدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا }

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: { وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ

السَّلَامُ } (۹۴)

۲۱۳۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقِيَ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا فِي غَنِيمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَأَخَذُوهُ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغَنِيمَةَ فَتَزَلْتُ { وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا } وَقَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ { السَّلَامُ }

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: { وَإِنْ امْرَأَةٌ حَاغَتْ مِنْ بَعْلِهَا

لَشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا } (۱۲۸)

۲۱۳۴ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ { وَإِنْ امْرَأَةٌ حَاغَتْ مِنْ بَعْلِهَا لَشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا } قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلْيَعْلَمْ أَنَّ لَا يَسْتَكْتَرُ مِنْهَا وَتَكُونُ لَهَا صُحْبَةً وَوَلَدًا فَتَكْفُرُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ لَهُ أَلْتُ فِي حِلِّ مِنْ شَأْنِي *

سورة المائدة

(سورة المائدة)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ} (٣)

٢١٣٥ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَعُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُودِ لَأَخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْدًا قَالَ وَأَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ {الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ *

(سورة الانعام)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ} (٨٢)

٢١٣٦ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ {الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ} شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لَقْمَانَ لَابْنِهِ {يَا بُنَيَّ لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ} (لقمان: ١٣) *

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ} (١٥٨)

٢١٣٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا { طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالذَّجَالُ وَذَابَةُ الْأَرْضِ } *

٢١٣٨ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ هَذِهِ

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ کے متعلق۔

2135 طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک یہودی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے امیر المؤمنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہو، اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کونسی آیت؟ وہ یہودی بولا کہ ”آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو (بطور) دین پسند کر لیا ہے“ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس دن کو جانتا ہوں جس دن یہ آیت اتری اور اس مقام کو بھی جانتا ہوں جس مقام پر یہ آیت اتری، یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مقام عرفات میں جمعہ کے دن اتری (اور وہ دن مسلمانوں کیلئے دو عیدوں کا مجموعہ تھا ایک تو جمعہ کا دن اور دوسرا عرفہ کا دن)۔

سورة الانعام

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ کے متعلق۔

2136 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ”جو لوگ ایمان لائے، پھر انہوں نے اپنے ایمان کیساتھ ظلم نہیں کیا (یعنی گناہ میں نہ پھنسے)“ ان کو اس نے اور وہی راہ پانے والے ہیں“ اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر بہت مشکل گزری۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کونسا ایسا ہے جو اپنے نفس پر ظلم (یعنی گناہ) نہیں کرتا؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں جیسا تم خیال کرتے ہو۔ بلکہ ظلم سے مراد وہ ہے جو لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ ”اے میرے بیٹے! اللہ کیساتھ شرک مت کر، بیشک شرک بڑا ظلم ہے“ (لقمان: 13)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾ کے متعلق۔

2137 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں جب ظاہر ہو جائیں تو ”اس وقت کسی کو ایمان لانے سے فائدہ نہ ہوگا، جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا نیک کام نہ کیا ہو“ ایک تو سورج کا اس طرف سے نکلنا جس طرف غروب ہوتا ہے، دوسرے دجال کا نکلنا اور تیسرے زمین کے جانور کا نکلنا۔

2138 سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چل رہا تھا

ہے یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر عرش کے نیچے آتا ہے، وہاں عجدہ میں گر جاتا ہے (اس عجدہ کا مفہوم اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے) پھر اسی حال میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو حکم ہوتا ہے کہ اونچا ہو جا اور جا جہاں سے آیا ہے، تو وہ لوٹ آتا ہے اور اپنے نکلنے کی جگہ سے نکلتا ہے۔ پھر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر عرش کے نیچے آتا ہے اور عجدہ کرتا ہے۔ پھر اسی حال میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے کہ اونچا ہو جا اور لوٹ جا جہاں سے آیا ہے۔ وہ پھر اپنے نکلنے کی جگہ سے نکلتا ہے۔ اور پھر اسی طرح چلتا ہے۔ ایک بار اسی طرح چلا گا اور لوگوں کو اس کی چال میں کوئی فرق محسوس نہ ہوگا یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر عرش کے نیچے آئے گا۔ اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ اونچا ہو جا اور مغرب کی طرف سے نکل جہ تو غروب ہوتا ہے، تو وہ مغرب کی طرف سے نکلے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کب ہوگا؟ (یعنی سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا) یہ اس وقت ہوگا جب کسی کو ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان میں نیک کام نہ کئے ہوں۔

سورة الاعراف

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ﴾ کے متعلق۔

2139: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عورت (جاہلیت کے زمانہ میں) خانہ کعبہ کا طواف لنگی ہو کر کرتی اور کہتی کہ کون مجھے ایک کپڑا دیتا ہے کہ وہ اسے اپنی شرمگاہ پر ڈال لے؟ اور کہتی کہ آج کھل جائے گا سب یا بعض پھر جو کھل جائے گا اس کو کبھی حلال نہ کروں گی (یعنی وہ ہمیشہ کیلئے حرام ہو گیا۔ یہ بے ہودہ رسم اسلام نے ختم کر دی) تب یہ آیت اتری کہ ”ہر مسجد کے پاس اپنے کپڑے پہن کر جاؤ“

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلْيُؤَدُّواْ اَنْ تَلْكُمُ الْجَنَّةُ﴾ کے

متعلق۔

2140: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک پکارنے والا (جنت کے لوگوں کو) پکارے گا کہ تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم تندرست رہو گے، کبھی بیمار نہ ہو گے اور یقیناً تم زندہ رہو گے، کبھی نہ مردے گے اور یقیناً تم جوان رہو گے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور یقیناً تم عیش اور چین میں رہو گے، کبھی رنج نہ ہوگا۔ اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کہ ”جنت والے آواز دیے جائیں گے کہ یہ تمہاری جنت ہے جس کے تم وارث ہوئے اس وجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے تھے۔“

تَجْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ اِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَجْرُ سَاجِدَةً فَلَا تَرُؤَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُقَالَ لَهَا ارْتَفَعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلَعِهَا ثُمَّ تَجْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ اِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَجْرُ سَاجِدَةً وَلَا تَرُؤَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُقَالَ لَهَا ارْتَفَعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلَعِهَا ثُمَّ تَجْرِي لَا يَسْتَكْبِرُ النَّاسُ مِنْهَا شَيْئًا حَتَّى تَنْتَهِيَ اِلَى مُسْتَقَرِّهَا ذَاكَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالَ لَهَا ارْتَفَعِي اَصْبِحِي طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِكَ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُونَ مَتَى ذَاكُمْ؟ ذَاكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تُكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلِ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيْمَانِهَا خَيْرًا

(سورة الاعراف)

باب في قوله تعالى: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ

مَسْجِدٍ﴾ (۳۱)

۲۱۳۹ عن ابن عباس رضي الله عنه قال كانت المرأة تطوف بالبيت وهي غريانة فتقول من يبرئني تطوافا؟ تجعله علي فرجها وتقول:

اليوم يئدر بعضه اوكله فما بدا منه فلا اخله فنزلت هذه الآية ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾

باب في قوله تعالى ﴿وَلْيُؤَدُّواْ اَنْ تَلْكُمُ الْجَنَّةُ

اَوْرَثُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (۴۳)

۲۱۴۰ عن أبي سعيد الخدري وأبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ينادي مناد إن لكم أن تصحوا فلا تسقموا أبداً وإن لكم أن تحيوا فلا تموتوا أبداً وإن لكم أن تسبوا فلا تنهبوا أبداً وإن لكم أن تغمصوا فلا ينأسوا أبداً فذلك قوله عز وجل ﴿وَلْيُؤَدُّواْ اَنْ تَلْكُمُ الْجَنَّةُ اَوْرَثُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ *

سورة الانفال

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ﴾ کے متعلق۔

2141: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو جہل لعین نے کہا کہ ”اے اللہ! اگر یہ قرآن سچ ہے اور تیری طرف سے ہے، تو ہم پر آسمان سے پتھر برسائے، یا دکھ کا عذاب بھیج“ اس وقت یہ آیت اتری کہ ”اللہ تعالیٰ ان کو عذاب کرنے نہیں ہے جب تک (اے نبی) تو ان میں موجود ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ استغفار کرتے ہیں۔ اور کیا ہوا جو اللہ عذاب کرے ان کو حالانکہ وہ مسجد حرام میں آنے سے روکتے ہیں.....“ آخر تک۔

سورة التوبة

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ﴾ کے متعلق۔
اس باب میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کتاب الفضائل میں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے باب میں گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 1636)۔

باب: سورة ”توبہ“، ”انفال“ اور ”حشر“ کے متعلق۔

2142: سیدنا سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ سورة التوبہ؟ انہوں نے کہا کہ سورة توبہ؟ اور کہا کہ بلکہ وہ سورت تو ذلیل کرنے والی ہے اور فضیحت کرنے والی ہے (کافروں اور منافقوں کی)۔ اس سورت میں برابر اترتا رہا کہ ”اور ان میں سے“ ”اور ان میں سے“ یہاں تک کہ منافق لوگ سمجھے کہ کوئی باقی نہ رہے گا جس کا ذکر اس سورت میں نہ کیا جائے گا۔ میں نے کہا کہ سورة الانفال؟ انہوں نے کہا کہ وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے بارے میں ہے (اس میں مالِ غنیمت کے احکام مذکور ہیں)۔ میں نے کہا کہ سورة الحشر؟ انہوں نے کہا کہ وہ بنی نضیر کے بارے میں اتری۔

سورة هود

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ﴾ کے متعلق۔
2143: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے مدینہ کے کنارے میں ایک عورت سے مزہ اٹھایا اور میں نے سب باتیں کیں سوائے جماع کے۔ اب میں حاضر ہوں جو چاہے میرے بارے میں حکم دیجئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ نے تیرے گناہ پر پردہ ڈال رکھا تھا، تو ابھی اگر پردہ ڈالے رکھتا تو بہتر ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ تب وہ شخص کھڑا ہوا اور چل پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلا کر یہ آیت پڑھی: إِنَّ الْحَسَنَاتِ

(سورة الأنفال)

باب في قوله تعالى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

وَأَنْتَ فِيهِمْ﴾ { (٣٣)

٢١٤١ عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال أبو جهل {اللهم إن كان هذا هو الحق من عندك فأمطر علينا حجارة من السماء أو ائتنا بعذاب أليم} فنزلت {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ} إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *

(سورة براءة)

باب في قوله تعالى {وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ

مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ} { (٨٤)}

فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه، وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي كِتَابِ الْفَضَائِلِ، فِي فَضَائِلِ عُمَرَ رضي الله عنه —
باب في (سورة براءة والانفال والحشر)

٢١٤٢ عن سعيد بن جبیر قال قلت لابن عباس رضي الله عنه سورة التوبة قال آتية قال بل هي الفاضحة ما زالت تنزل {ومنهم} {ومنهم} حتى ظنوا أن لا يبقى منا أحد إلا ذكر فيها قال قلت سورة الانفال؟ قال تلك سورة بدر قال قلت فالحشر؟ قال نزلت في بني النضير

(سورة هود)

باب في قوله تعالى: {إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ

السَّيِّئَاتِ} { (١١٤)}

٢١٤٣: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسَهَا فَأَنَا هَذَا فَأَقْضُ فِي مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرِدْ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَاَنْطَلَقَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ { أَسْمِ الصَّلَاةِ طَرْفِي النَّهَارِ وَرُفَاكَ مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ

یٰذٰهِن... ایک شخص بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ حکم خاص اسی کیلئے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ سب کیلئے ہے۔

سورة الاسراء (بنی اسرائیل)

باب: اللہ کے فرمان ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ...﴾ کے متعلق۔

2144: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ

کیساتھ ایک کھیت میں جا رہا تھا اور آپ ﷺ ایک کھڑی پر بیٹھا دیکھے ہوئے تھے

کہ آپ ﷺ یہود کے ایک گروہ کے پاس سے گزرے۔ ان میں سے ایک

نے دوسرے سے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو۔ دوسرے نے کہا کہ

تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو؟ ایسا نہ ہو کہ کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں بری

معلوم ہو۔ پھر انہوں نے کہا کہ پوچھو۔ آخر ان میں سے کچھ لوگ اٹھے اور آپ

ﷺ کی طرف آئے اور روح کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ خاموش ہو

رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ میں سمجھا کہ آپ ﷺ پر وحی آ رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ

میں اسی جگہ کھڑا رہا۔ جب وحی اتر چکی تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ ”تجھ

سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دو کہ روح میرے رب کا ایک حکم ہے

اور تم علم نہیں دینے گئے مگر تمہوڑا“۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ...﴾ کے متعلق۔

2145: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت ”جن کو یہ لوگ پکارتے

ہیں، وہ تو اپنے مالک کے پاس وسیلہ ڈھونڈتے ہیں“ کے متعلق روایت ہے کہ

بعض آدمی چند جنوں کی پوجا کرتے تھے، وہ جن مسلمان ہو گئے (اور ان کے

پونے والوں کو خبر نہ ہوئی)۔ اور وہ لوگ ان کو ہی پوجتے رہے، تب یہ آیت اتری

کہ ”وہ جن کی یہ لوگ پوجا کرتے ہیں، وہ تو اپنے مالک کے پاس وسیلہ ڈھونڈتے

ہیں“۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَا تُجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ...﴾ کے متعلق۔

2146: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت ”تم اپنی نماز کو نہ زیادہ اونچی آواز

میں پڑھو اور نہ بالکل ہی آہستہ، بلکہ متوسط طریقہ اختیار کرو“ کے بارے میں کہتے

ہیں کہ یہ مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی جب کہ رسول اللہ ﷺ خوف کی وجہ

سے ایک گھر میں پوشیدہ تھے۔ واقعہ یہ ہے جب آپ ﷺ صحابہ کو نماز پڑھاتے

تو قرآن با آواز بلند پڑھتے۔ پس جب کہ مشرک قرآن کریم کی آواز سنتے تو

قرآن کریم، اس کو نازل کرنے والے (یعنی اللہ تعالیٰ) اور جس پر نازل ہوا

(یعنی رسول اللہ ﷺ) کو گالیاں دیتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ

یٰذٰهِن السَّبِيَّاتِ ذٰلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِيْنَ { فَسَالِ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَكَ خَاصَّةٌ قَالِ بَلِ لِلنَّاسِ كِفَاةٌ }

(سورة {سُبْحَانَ} الْاِسْرَاءِ)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

الرُّوحِ...﴾ الْاَيَةِ (٨٥)

٢١٤٤ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ يَتِمًّا اَنَا اَمْسِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي حَرْثٍ وَهُوَ مَتَكِّيٌّ عَلٰى عَسِيبٍ اِذْ مَرَّ بِبَنِي

الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالُوا

مَا زَابِكُمْ اِلَيْهِ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بَشِيْءٌ تَكْرَهُوْنَهُ فَقَالُوا

سَلُوهُ فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسْأَلَهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ

فَاَسْكُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ

شَيْئًا فَلَعَلِمْتُ اَنَّهُ يُوحٰى اِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ مَكَانِي فَلَمَّا

نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ

مِنْ اَمْرِ رَبِّي وَمَا اُرِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا

بَاب فِي قَوْلِهِ سُبْحٰنَهُ ﴿اُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ

يَتَّبِعُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ (٥٧)

٢١٤٥ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

{ اُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُوْنَ يَتَّبِعُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ }

قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ

فَاَسْلَمَ النُّفَرُ مِّنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْاِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ

فَنَزَلَتْ ﴿اُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُوْنَ يَتَّبِعُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ

الْوَسِيْلَةَ﴾

بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا

تُخَافَتُ بِهَا﴾ (١١٠)

٢١٤٦ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ

وَجَلَّ ﴿وَلَا تُجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تُخَافَتُ بِهَا﴾ قَالَ

تَرَلْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِ

بِهَيْكَةِ فَكَانَ اِذَا صَلَّى بِاصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ

فَاِذَا سَمِعَ ذٰلِكَ الْمُشْرِكُوْنَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ

اَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّ ﷺ { وَلَا

سے فرمایا کہ ”آپ اتنے زور سے نماز (میں قرآن) نہ پڑھیں“ کہ جسے مشرک سن سکیں ”اور اتنے آہستہ بھی نہ (قرآن) پڑھیں“ کہ آپ کے اصحاب بھی نہ سن سکیں ”بلکہ درمیانی آواز میں (قرآن) پڑھئے“ آہستہ اور اونچی آواز کے درمیان درمیان۔

2147: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ’وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ..... کے متعلق کہتی ہیں کہ یہ دعا کے بارے نازل ہوئی (یعنی دعائے بہت زور سے مانگو اور نہ بہت آہستہ آواز میں)۔

سورة الكهف

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَلَا تُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾ کے متعلق۔

2148: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آئے گا جو اللہ کے نزدیک مجھڑ کے ایک پر کے برابر بھی نہ ہوگا۔ یہ آیت پڑھو کہ ”ہم قیامت کے دن ان کیلئے کوئی وزن نہ رکھیں گے“ (یعنی دنیا کا موٹاپا اور مال اور دولت قیامت میں کام نہیں آئے گا وہاں تو عمل درکار ہے، اس حدیث سے موٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی)

سورة مریم

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَأَنْذَرْتَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ﴾ کے متعلق۔

2149: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن موت ایک سفید مینڈھے کی شکل میں لائی جائے گی اور اس کو دوزخ اور جنت کے درمیان میں ٹھہرا دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ اے جنت والو! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ اپنا سراٹھا کر کہیں گے اور اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے کہ ہاں! ہم پہچانتے ہیں، یہ موت ہے۔ پھر کہا جائے گا کہ اے دوزخ والو! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ بھی سراٹھا کر اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے کہ ہاں! ہم اس کو پہچانتے ہیں، یہ موت ہے۔ پھر حکم ہوگا تو وہ مینڈھا زنج کیا جائے گا، پھر کہا جائے گا کہ اے جنت والو! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اور کبھی موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! تمہیں بھی ہمیشہ زندہ رہنا ہے اور تمہارے لئے بھی کبھی موت نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ”اور ان کو حسرت کے دن سے ڈراؤ جب فیصلہ ہو جائے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور یقین نہیں کرتے“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لپے ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ کیا (یعنی دنیا میں ایسے مشغول ہیں کہ قیامت کا ڈر نہیں ہے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ﴾ کے متعلق۔

تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ { فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ قِرَاءَتَكَ } وَلَا تُخَافُ بِهَا { عَنْ أَصْحَابِكَ أَسْمَعُهُمُ الْقُرْآنَ } وَلَا تَجْهَرُ ذَلِكَ الْجَهْرَ { وَابْتِغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا } يَقُولُ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَةِ *

۲۱۴۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ { وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا } قَالَتْ أَنْزَلَ هَذَا فِي الدُّعَاءِ *

(سورة الكهف)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: { فَلَا تُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا } { ۱۰۵ }

۲۱۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لِيَأْتِي الرَّجُلَ الْعَظِيمَ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ أَقْرَعُوا { فَلَا تُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا }

(سورة مریم)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: { وَأَنْذَرْتَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ } { ۳۹ }

۲۱۴۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ كَيْشٌ مُمْلَحٌ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَأَقْفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَشْرَبُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قَالَ فَيَشْرَبُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤَمَّرُ بِهِ فَيَذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ { وَأَنْذَرْتَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ } وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ إِلَى الدُّنْيَا *

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: { أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا }

2150: سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عاص بن وائل پر میرا قرض تھا، میں اس سے لینے کو گیا تو وہ بولا کہ میں کبھی نہ دوں گا جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم (کے دین) سے پھر نہ جائے گا۔ میں نے کہا کہ میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت بھی نہ پھروں گا کہ تو مر کر جی اٹھے۔ وہ بولا کہ میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا تو تیرا قرض ادا کروں گا۔ تب یہ آیت اتری ”تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آئیوں کا انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے مال اور اولاد ملے گی۔ کیا وہ غیب کی بات کو جانتا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی اقرار کیا ہے؟“..... آفر تک۔

سورة الانبياء

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ.....﴾ کے متعلق۔

2151: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ اے لوگو! تم اللہ کی طرف ننگے پاؤں بن خندہ کئے اکٹھے کئے جاؤ گے ”جیسے ہم نے اول بار پیدا کیا، ویسا ہی دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے جس کو ہم کرنے والے ہیں“ (104) خبر دار رہو! تمام مخلوقات میں سب سے پہلے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو قیامت کے دن کپڑے پہنائے جائیں گے، اور آگاہ رہو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے پھر ان کو بائیں (کافروں کی) طرف ہٹادیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ اے میرے مالک! یہ تو میرے مانتے والے ہیں۔ جواب میں کہا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نئے کام کئے۔ پس میں وہی کہوں گا جو نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ ”میں تو ان لوگوں پر اس وقت تک گواہ تھا جب تک ان میں موجود تھا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ان پر نگہبان تھا (اور مجھے ان کا علم نہ رہا) اور تو ہر چیز پر گواہ ہے (یعنی تیرا علم سب جگہ ہے)۔ اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے“ (المائدہ: 118-117) پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ تمہارے جدا ہونے کے بعد یہ لوگ مرتد ہو گئے یعنی دین سے پھر گئے۔

سورة الحج

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿هَذَا نِ حُصْمَانِ اخْتَصَمُوا.....﴾ کے متعلق۔

2152: سیدنا قیس بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ (سورہ حج کی اس آیت کے متعلق) قسم کھاتے تھے کہ ”یعنی یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں، جو اپنے رب کے بارے میں لڑتے ہیں“ بیشک یہ ان لوگوں کے حق میں اتری ہے جو بدر کے دن مسلمانوں کی طرف سے (صف

۲۱۵۰ عَنْ حَبَابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَنْفَاضَهُ فَقَالَ لِي لَنْ أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي لَنْ أَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبَعْتُ قَالَ وَإِنِّي لَسَبْعُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوَّفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتَ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ وَكَيْفَ كَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ فَتَوَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةَ { أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِينَ مَالًا وَوَلَدًا } إِلَى قَوْلِهِ { وَيَأْتِينَا فَرْدًا }

(سورة الانبياء)

باب في قوله عز وجل: { كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ..... } الآية (۱۰۴)

۲۱۵۱ عن ابن عباس رضي الله عنه قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيباً بموعظة فقال يا أيها الناس إنكم تحشرون إلى الله خفساء عراة عرلاً { كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ وَغَدَا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ } ألا وإن أول الخلق يُكسى يوم القيامة إبراهيم عليه السلام ألا وإِنَّهُ سَجَاءٌ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤَخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشَّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي يَقُولُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُوا بِغَدَاكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ { وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا } مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَلْتِ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَلْتِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا إِنَّ نَعْدَبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَفَرَّقُوا لَئِنْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ فَرَّقْتَهُمْ *

(سورة الحج)

باب في قوله تعالى: { هَذَا نِ حُصْمَانِ اخْتَصَمُوا } في ربهما { (۱۹) }

۲۱۵۲ عن قيس بن عباد قال سمعتُ أبا ذر رضي الله عنه يُقسمُ قسماً إن { هَذَا نِ حُصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ } إِنْهَا تَوَلَّتْ فِي الدِّينِ بَسْرُؤَا

(سے) لڑنے کیلئے باہر نکلے تھے۔ سید الشہداء سیدنا حمزہ، سیدنا علی مرتضیٰ اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور کافروں کی طرف سے عقبہ اور شیبہ دونوں ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عقبہ۔

سورة النور

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُوكَ بِالْإِفْكِ﴾

..... کے متعلق۔

2153: زہری کہتے ہیں کہ مجھ سے سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، علقمہ بن

وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث روایت کی، جب ان پر تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی اور کہا جو کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی تہمت سے پاک کیا۔ زہری نے کہا کہ ان سب لوگوں نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا روایت کیا اور ان میں سے بعض دوسروں سے اس حدیث کو زیادہ یاد رکھنے والے تھے اور زیادہ حافظ اور عمدہ بیان کرنے والے تھے اور میں نے ہر ایک سے جو اس نے روایت کی یاد رکھا اور بعض کی حدیث بعض کی تصدیق کرتی ہے۔

ان لوگوں نے بیان کیا کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس عورت کے نام پر قرعہ نکلتا اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے تھے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے ایک سفر میں قرعہ ڈالا تو اس میں میرا نام نکلا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تھ گئی اور یہ اس وقت کا ذکر ہے جب پردہ کا حکم اتر چکا تھا۔ میں اپنے ہودج میں سوار ہوتی اور راہ میں جب پڑا ہوتا تو میرا ہودج اتار لیا جاتا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے فارغ ہو کر لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے تو ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو کوچ کا حکم دیا؟ جب لوگوں نے کوچ کی خبر کر دی تو میں کھڑی ہوئی اور چلی یہاں تک کہ لشکر سے ایک طرف چلی گئی۔ جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودج کی طرف آئی اور سینہ کو چھوا تو معلوم ہوا کہ میرا ظفار کے گینوں کا ہار گم ہو گیا ہے (ظفار یمن میں ایک گاؤں کا نام ہے) میں لوٹی اور اس ہار کو ڈھونڈنے لگی، اس کے ڈھونڈنے میں مجھے دیر لگی اور وہ لوگ آ پینچے جو میرا ہودھ اٹھاتے تھے، انہوں نے ہودھ اٹھایا اور اس اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی اور وہ یہ سمجھے کہ میں اسی ہودے میں ہوں۔

اس وقت عورتیں بلکی (دبلی) ہوتی تھیں کیونکہ تھوڑا کھانا کھاتی تھیں۔ اس

يَوْمَ بَدْرَ حَمْرَةَ وَعَلِيَّ وَعُبَيْدَةَ بَنَ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَا رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بَنَ عُتْبَةَ *

(سُورَةُ التَّوْرِ)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُوا بِالْإِفْكِ

عُتْبَةَ مِّنْكُمْ} (١١)

٢١٥٣ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَرْغَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوا أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَفْرَعُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَالْتَّهَنَ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَفْرَعُ بَيْنَنَا فِي عَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَنْزَلَ الْحِجَابَ فَأَنَا أَحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأَنْزَلَ فِيهِ تَسِيرَنَا حَتَّى إِذَا فَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَزْوِهِ وَقَفَلَ وَدَتُّنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَذِنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَمَشَتْ حِينَ أَذَكُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ النَّجِيشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ مِنْ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عَقْدِي مِنْ جَزَعِ ظَفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ

لئے جب انہوں نے ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھا تو انہیں اس کا وزن ہلکا محسوس نہ ہوا میں ویسے بھی ایک کم سن لڑکی تھی۔ آخر لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل دیئے۔ میں نے اپنا ہارس وقت پایا جب سارا لشکر چل دیا تھا اور میں جوان کے ٹھکانے پر آئی تو وہاں نہ کسی کی آواز تھی اور نہ کوئی آواز سننے والا تھا۔ میں نے یہ ارادہ کیا کہ جہاں بیٹھی تھی وہیں بیٹھ جاؤں اور میں سمجھی کہ لوگ جب مجھے نہ پائیں گے تو یہیں لوٹ کر آئیں گے۔ تو میں اسی ٹھکانے پر بیٹھی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو رہی۔

اور صفوان بن معطل سلمیٰ ذکوانی رضی اللہ عنہما ایک آدمی جو کہ آرام کیلئے آخر خرات میں لشکر کے پیچھے ٹھہرے تھے جب وہ روانہ ہوئے تو صبح کو میرے ٹھکانے پر پہنچے۔ ان کو ایک آدمی کا جسم معلوم ہوا جو سو رہا ہو، وہ میرے پاس آیا اور مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ پردہ کا حکم اترنے سے پہلے اس نے مجھے دیکھا تھا۔ میں ان کی آواز سن کر جاگ اٹھی جب اس نے مجھے پہچان کر ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ پڑھا پس میں نے اپنی اور حسی سے اپنا منہ ڈھانپ لیا۔ اللہ کی قسم! اس نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی اور نہ میں نے اس کی کوئی بات سوائے ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ کہنے کے سنی۔ پھر اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اونٹ کے گھٹنے پر اپنا پاؤں میرے سوار ہونے کیلئے رکھا۔ میں اونٹ پر سوار ہو گئی اور وہ اونٹ کو کھینچتا ہوا پیدل چلا، یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچے اور لشکر کے لوگ دوپہر کی سخت گرمی میں اتر چکے تھے۔ سو میرے اس معاملہ میں بدگمانی کی وجہ سے ہلاک ہوئے جو ہوئے، اور قرآن میں جس کے متعلق ”تولئی کبیرہ“ آیا ہے، یعنی اس تہمت کا بانی مہابی، وہ عبد اللہ بن ابی ابن سلول (منافقوں کا سردار) تھا۔

آخر ہم مدینہ میں آئے اور جب میں مدینہ میں پہنچی تو بیمار ہو گئی۔ ایک مہینہ تک بیمار رہی اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ بہتان لگانے والوں کی باتوں میں غور کرتے تھے اور مجھے ان کی کسی بات کی کوئی خبر نہ تھی۔ صرف مجھے اس بات سے شک ہوا کہ میں نے اپنی بیماری میں رسول اللہ ﷺ کی وہ شفقت نہ دیکھی جو پہلے میری بیماری کی حالت میں ہوتی تھی۔ اس دوران آپ ﷺ صرف اندر آتے، سلام کرتے اور پھر فرماتے کہ تمہارا کیا حال ہے؟ پس اس بات سے مجھے شک ہوتا لیکن مجھے اس خرابی کی خبر نہ تھی، یہاں تک کہ جب میں بیماری کے جانے کے بعد مدینہ میں آئی تو میں مناصح کی طرف نکلی اور میرے ساتھ اہم سطح بھی نکلی (مناصح مدینہ کے باہر جگہ تھی) لوگوں کے (پانچانے بننے سے پہلے) پانچانے تھے۔ پھر دوسری رات کو جاتے تھے۔ یہ ذکر اس وقت کا ہے جب ہمارے گھروں میں پانچانے نہیں بنے تھے اور ہم لوگ اگلے عربوں کی طرح (پانچانے کیلئے) جنگل

فَرَحْتُ فَأَتَمَسْتُ عَقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْتَحِلُونَ لِي فَحَمَلُوا هُوَ ذَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أُرْتَكِبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ قَالَتْ وَكَانَتِ النَّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خَفَافًا لَمْ يُهَيِّلْنَ وَلَمْ يَهْتَهِنَنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعَلَقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ نَقْلَ الْهُودِجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبِعْتُوا الْحِمْلَ وَسَارُوا وَوَجَدْتُ عَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَسَمَّيْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَقْتَدُونِي فَيُرْجَعُونَ إِلَيَّ فِينَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَنِي غَيْبِي فَمَنْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السَّلْمِيُّ ثُمَّ الذُّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَسَ مِنْ وِزَاءِ الْجَيْشِ فَادْلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَانَابَنِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَأَانِي وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ أَنْ يَضْرِبَ الْحِجَابَ عَلَيَّ فَاسْتَقَطْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَحَمَرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَاللَّهِ مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَيَّ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَأَتَلَقَّ بِفَوْذِ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوَعَّرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي إِبْنِ سَلُولٍ قَدَمْنَا الْمَدِينَةَ فَاسْتَكْبَيْتُ حِينَ قَدَمْنَا الْمَدِينَةَ شَهْرًا وَالثَّاسُ يُنْفِضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يُرِيدُنِي فَسِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِذَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسَلُّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَكُفُّمْ؟ فَذَلِكَ يُرِيدُنِي وَلَا أَشْعُرُ

میں جایا کرتے تھے اور گھر کے پاس پانچنانے بنانے سے نفرت رکھتے تھے۔ تو میں چلی اور اُمّ مسطح بھی میرے ساتھ تھی اور وہ ابی رہم بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھی اور اس کی ماں حنظل بن عامر کی بیٹی تھی جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ تھی (اس کا نام سللی تھا)۔ اس کے بیٹے کا نام مسطح بن عباد بن مطلب تھا۔ غرض میں اور اُمّ مسطح دونوں جب قضائے حاجت سے فارغ ہو چکیں تو وہاں پر اپنے گھر کی طرف آ رہی تھیں کہ اُمّ مسطح کا پاؤں اپنی چادر میں الجھا تو وہ بولی کہ مسطح ہلاک ہو۔ میں نے کہا کہ تو نے بڑی بات کہی۔ تو اس شخص کو بڑا کہتی ہے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا؟ وہ بولی کہ اے نادان! تو نے کچھ نہیں سنا کہ مسطح نے کیا کہا؟ میں نے کہا کہ اس نے کیا کہا؟ اس نے مجھ سے بیان کیا جو بہتان والوں نے کہا تھا۔ یہ سن کر میری بیماری زیادہ ہو گئی۔ میں جب اپنے گھر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور سلام کیا اور فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے کہا کہ آپ مجھے اپنے ماں باپ کے پاس جانے کی اجازت دیتے ہیں؟ اور میرا اس وقت یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جا کر اس خبر کی تصدیق کروں گی۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی اور میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی۔ میں نے اپنی ماں سے کہا کہ اسی جان! یہ لوگ کیا بک رہے ہیں؟ وہ بولی کہ بیٹا تو اس کا خیال نہ کر اور اس کو بڑی بات مت سمجھ، اللہ کی قسم! ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو جو اس کو چاہتا ہو اور اس کی سونکیں بھی ہوں اور سونکیں اس کے عیب نہ نکالیں۔ میں نے کہا کہ سبحان اللہ! لوگوں نے تو یہ کہنا شروع کر دیا۔ میں ساری رات روتی رہی، صبح تک میرے آنسو نہ ٹھہرے اور نہ نیند آئی، صبح کو بھی میں رو رہی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا کیونکہ وہی نہیں اتری تھی اور ان دونوں سے مجھے جدا کرنے (یعنی طلاق دینے) کا مشورہ لیا اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے تو وہی رائے دی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کے حال کو جانتے تھے اور اس کی عصمت کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کیساتھ محبت کو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا (رضی اللہ عنہا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں اور ہم تو ان کی سوائے بہتری کے اور کوئی بات نہیں جانتے۔ علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی نہیں کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور تمس بہت ہیں اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹنی سے پوچھیں تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ کہہ دے گی (لوٹنی سے مراد بریرہ رضی اللہ عنہا ہے جو عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتی تھی) اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا کہ اے بریرہ! تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات

بالشر حتى خرجت بعد ما نهت وخرجت معي
 أم مسطح قبل المناصع وهو متبرزنا ولا نخسرج
 إلا ليلاً إلى ليل وذلك قبل أن تتخذ الكنف قريباً
 من بيوتنا وأمرنا أمر العرب الأول في التنزه وكنا
 نأذى بالكنف أن تتخذها عند بيوتنا فانطلقت أنا
 وأم مسطح وهي بنت أبي رهم بن المطلب بن
 عبد مناف وأُمها ابنة صخر بن عامر خالدة أبي بكر
 الصديق وابنها مسطح بن أناة بن عباد بن
 المطلب فأقبلت أنا وبنت أبي رهم قبل بيبي حين
 فرغنا من شأننا فعترت أم مسطح في مرطها
 فقالت نعم مسطح فقلت لها بس ما قلت
 اتسبين رجلاً قد شهد بدراً؟ قالت أي هتاة أو لم
 تسمعي ما قال؟ قلت وماذا قال؟ قالت فأخبرني
 بقول أهل الإفك فازدذت مرضاً إلى مرضي فلما
 رجعت إلى بيبي فدخل علي رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فسلم ثم قال كيف نيكم؟ قلت أتأذن
 لي أن أتى أبوي؟ قالت وأنا حينئذ أريد أن أتفنن
 الخبر من قبلهما فأذن لي رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فجلت أبوي فقلت لأمي يا أمّاة ما
 يتحدث الناس؟ فقالت يا بنية هوني عليك فوالله
 لقلما كانت امرأة قط وضيعة عند رجل يحبها
 ولها ضرار إلا كثرت عليها قالت قلت سبحان
 الله وقد تحدث الناس بهذا؟ قالت فيكيت تلك
 الليلة حتى أصبحت لا يرقأ لي ذمغ ولا أكنحل
 بنوم ثم أصبحت أبكي ودعا رسول الله صلى الله
 عليه وسلم علي بن أبي طالب وأسامة بن زيد
 رضي الله عنهم حين استلبت الوحى يستشبرهما
 في فراق أهله قالت فأما أسامة بن زيد فأشار علي
 رسول الله صلى الله عليه وسلم بالذي يعلم من

دیکھی ہے جس سے تجھے اس کی پاکیزگی پر شک پڑے؟ بریرہ نے کہا کہ قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے، اگر میں ان کا کوئی کام دیکھتی تو میں عیب بیان کرتی، اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں ہے کہ عائشہ کو عمر لڑکی ہے، گھر کا آنا چھوڑ کر سوجاتی ہے، پھر بکری آتی ہے اور اس کو کھالیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی عیب نہیں جس کو تم پوچھتے ہو نہ اس کے سوا کوئی عیب ہے، جو عیب ہے وہ یہی ہے کہ بھولی بھالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست نہیں کر سکتی)۔

اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی اسلول سے جواب طلب کیا۔ آپ ﷺ نے منبر پر فرمایا کہ اے مسلمان لوگو! اس شخص سے مجھے کون انصاف دلائے گا جس کی ایذا دینے والی سخت بات میرے گھر والوں کی نسبت مجھ تک پہنچی، اللہ کی قسم! میں تو اپنی گھر والی (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) کو نیک سمجھتا ہوں اور جس شخص پر یہ تہمت لگاتے ہیں (یعنی صفوان بن معطل) اس کو بھی میں نیک سمجھتا ہوں اور وہ کبھی میرے گھر نہیں گیا مگر میرے ساتھ۔ یہ سن کر سیدنا سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ (جو قبیلہ اوس کے سردار تھے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کا بدلہ لیتا ہوں اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس میں سے ہو تو ہم اس کی گردن مارتے ہیں اور جو ہمارے خزرج بھائیوں میں سے ہو تو آپ ﷺ حکم کیجئے ہم آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کریں گے (یعنی اس کی گردن ماریں گے)۔ یہ سن کر سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور وہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور نیک آدمی تھے۔ لیکن اس وقت ان کو اپنی قوم کی غیرت آگئی اور کہنے لگے کہ اے سعد بن معاذ! اللہ کے بقا کی قسم! تو نے جھوٹ بولا ہے، تو ہماری قوم کے شخص کو قتل نہ کر سکے گا (یہ سن کر) سیدنا اسید بن خضیر جو سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے، کھڑے ہوئے اور سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ تو نے غلط کہا، اللہ کے بقا کی قسم! ہم اس کو قتل کریں گے اور تو منافق ہے جیسا تو منافقوں کی طرف سے لڑتا ہے۔ غرض کہ دونوں قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ خوزری شروع ہو جاتی کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ان کو سمجھارے تھے اور ان کا غصہ ٹھنڈا کر رہے تھے، یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ بھی خاموش ہو رہے۔

اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اس دن بھی سارا دن روتی رہی، میرے آنسو نہیں ٹھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی اور میرے باپ نے یہ گمان کیا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ میرے ماں باپ میرے

برآءة اہلہ و بالذی یعلم فی نفسہ لہم من الودّ فقال یا رسول اللہ ہم اہلک ولا تعلم الا خیرا واما علی بن ابی طالب فقال لم یضیق اللہ علیک والنساء سواھا کثیر وإن تسأل الجاریۃ تصدقک قالت فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریرۃ فقال ائی بریرۃ هل رأیت من شیء یریبک من عائشۃ؟ قالت لہ بریرۃ والذی ینسک بالحق ان رأیت علیہا أمرا قط اغمصہ علیہا اکثر من اٹھا جاریۃ حدیثۃ السن تمام عن عجین اہلہا فتانی الذاجن فتاکلہ قالت فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فاستعذر من عند اللہ بن ابی انہ سلول قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو علی المنبر یا معشر المسلمین من یعدرنی من رجل قد بلغ اذاه فی اہل یتیمی فواللہ ما علمت علی اہلی الا خیرا ولقد ذکرنا رجلا ما علمت علیہ الا خیرا وما کان یدخل علی اہلی الا معی؟ فقام سعد بن معاذ الأنصاری فقال انا أعذرک منہ یا رسول اللہ ان کان من الأوس ضربنا عنقہ وإن کان من إخواننا الخزرج أمرنا ففعلنا أمرک قالت فقام سعد بن عبادة وهو سید الخزرج وكان رجلاً صالحاً ولكن اجتہلنا الحمیۃ فقال لسعد بن معاذ کذبت لعمرو اللہ لا تفتلہ ولا تقدر علی قتله فقام أسید بن خضیر وهو ابن عم سعد بن معاذ فقال لسعد بن عبادة کذبت لعمرو اللہ لتفتلنہ فانک منافق تجادل عن المنافقین فان الحیان الأوس والخزرج حتی هموا ان یقتلوا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم علی المنبر فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحفظہم حتی سکوا وسکت قالت

پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی۔

اتنے میں انصار کی ایک عورت نے اجازت مانگی۔ میں نے اس کو اجازت دی وہ بھی آ کر رونے لگی۔ پھر ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اور جس روز سے مجھ پر تہمت ہوئی تھی، اس روز سے آج تک آپ ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ یونہی گزر چکا تھا کہ میرے مقدمہ میں کوئی وحی نہیں اتری تھی۔ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے بیٹھے ہی تہمت پڑھا اور فرمایا کہ ماجد! اے عائشہ مجھے تمہاری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے، پھر اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری پاکدامنی بیان کر دے گا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ، اس واسطے کہ بندہ جب گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے۔ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی بات مکمل کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے، یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں۔ وہ بولے کہ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں (سخان اللہ ان کے والد تو رسول اللہ ﷺ کے محبوب تھے گو ان کی بیٹی کا مقدمہ تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ کے سامنے دم نہ مارا۔ باوجودت زمن آواز نیامد کہ منم) میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ تم میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دو تو وہ بولی کہ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں۔ آخر میں نے خود ہی کہا اور میں کسن لڑکی تھی، میں قرآن زیادہ نہیں پڑھی تھی، اللہ کی قسم! مجھے یہ معلوم ہے کہ تم لوگوں نے اس بات کو یہاں تک سنا ہے کہ تمہارے دل میں جم گئی ہے اور تم نے اس کو سچ سمجھ لیا ہے (اور یہ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے غصہ سے فرمایا اور نہ سچ کسی نے نہیں سمجھا تھا سوائے تہمت کرنے والوں کے)، پھر اگر تم سے کہوں کہ میں بے گناہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں، تو بھی تم مجھے سچا نہیں سمجھو گے اور اگر میں اس گناہ کا اعتراف کر لوں حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں، تو تم مجھے سچا سمجھو گے اور میں اپنی اور تمہاری مثال سوا اس کے اور کوئی نہیں پاتی جو یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) کی تھی (عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو رنج میں ان کا نام یاد نہ آیا تو یوسف علیہ السلام کے والد کہا) جب انہوں نے کہا کہ ”اب صبر ہی بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر اللہ ہی کی مدد کی ضرورت ہے“ (سورہ یوسف) پھر میں نے کروٹ موڑ لی اور میں اپنے پچھونے پر لیٹ رہی۔ اور اللہ کی قسم! میں اس وقت جانتی تھی کہ میں پاک

وَبَكَيْتُ يَوْمَ ذَلِكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ يَوْمَئِذٍ نَمًّا بَكَيْتُ لَيْلِي الْمَقِيلَةَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ يَوْمَ وَأَبَوَايَ يَنْظُرَانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقُ كَيْدِي فَيَتِمَّا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي اسْتَأْذَنْتُ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي قَالَتْ فَيَتِمَّا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشْهَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَإِنِ كُنْتُ بَرِيئَةً فَسَيُرْتَكَبُ اللَّهُ وَإِنِ كُنْتُ أَلَمْتُ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهُ وَتُؤَيَّبِي إِلَيْهِ فَإِنِ الْعَبْدُ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَاتِلَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أَحْسَنَ مِنْهُ قَطْرَةٌ فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِيبْ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أُذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أُذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السَّنَنِ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهِذَا حَتَّى اسْتَفَرَّ فِي نَفْسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَإِنِ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَا تَصْدُقُونِي بِذَلِكَ وَلَسِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتَصْدُقُونِي وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ {فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَيَّ مَا تَصِفُونَ} قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاصْطَلَجْتُ عَلَيَّ

ہوں اللہ تعالیٰ ضرور میری برأت ظاہر کرے گا لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میری شان میں قرآن اترے گا جو (قیامت تک) پڑھا جائے گا، کیونکہ میری شان خود میرے گمان میں اس لائق نہ تھی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ میں کلام کرے گا اور کلام بھی ایسا کہ جو پڑھا جائے، البتہ مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ خواب میں کوئی ایسا مضمون دیکھیں گے جس سے اللہ تعالیٰ میری پاکیزگی ظاہر کر دے گا۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر وحی بھیجی اور قرآن اتارا۔ آپ ﷺ کو وحی کی سختی معلوم ہونے لگی، یہاں تک کہ سردی کے دنوں میں آپ ﷺ کے جسم مبارک پر سے اس کلام کی سختی کی وجہ سے جو آپ ﷺ پر اترا، موتی کی طرح پسینے کے قطرے پھینکنے لگے (اس لئے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام تھا)۔ جب آپ ﷺ کی یہ حالت جانی رہی (یعنی وحی ختم ہو چکی) تو آپ ﷺ ہنسنے لگے اور اول آپ ﷺ نے منہ سے یہ کلمہ نکالا اور فرمایا کہ اے عائشہ! خوش ہو جا، اللہ تعالیٰ نے تجھے بے گناہ اور پاک فرمایا ہے۔ میری والدہ نے کہا کہ اٹھ اور نبی ﷺ کی تعریف کر (اور شکر کر)۔ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں تو نبی ﷺ کی طرف نہ اٹھوں گی اور نہ کسی کی تعریف کروں گی سوا اللہ تعالیٰ کے کہ اسی نے میری پاکدامنی اتاری۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اتارا کہ ”بیٹیک جو لوگ بہتان گھڑ لائے ہیں، وہ تم ہی میں سے ایک گروہ ہیں“ (واقعہ) کو اپنے لئے شکر (بر) نہ سمجھو بلکہ تمہارے لئے خیر (اچھا) ہی ہے“ آخر تک دس آیتوں کو اللہ تعالیٰ نے میری پاکدامنی کیلئے اتارا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو مطح کی قرہبی رشتہ داری، غربت کی وجہ سے اس پر خرچ کیا کرتے تھے، کہا کہ اللہ کی قسم! جب اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت ایسا کہا تو اب میں اس کو کچھ نہ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ”تم میں سے جو لوگ فضل اور مقدرت والے ہیں، وہ اس بات کی قسم نہ کھا بیٹھیں کہ وہ کچھ (نہ) دیں گے، اپنے رشتہ داروں اور مساکین اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔“

حبان بن موسیٰ نے کہا کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ یہ آیت اللہ کی کتاب میں بڑی امید کی ہے (کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کیساتھ سلوک کرنے میں بخشش کا وعدہ کیا ہے)۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم!

فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا وَاللَّهِ حِينَئِذٍ أَغْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ
اللَّهَ مُبْرئِي بِرَءَاتِي وَلَكِنَّ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ
يُنزَّلُ فِي شَأْنِي وَحْيِي يَنْتَلِي وَلِشَأْنِي كَانَ أَحْقَرُ فِى
نَفْسِي مِنْ أَنْ يَنْتَكِلَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَأْسٍ يَنْتَلِي
وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوَمِ رُؤْيَا يُبْرئِي اللَّهُ بِهَا قَالَتْ
فَوَاللَّهِ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَحَدًا حَتَّى أَنْزَلَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الرِّحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتَّى
إِنَّهُ لَيَسْتَحِدُّ مِنْهُ مِثْلَ الْجَمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ
الشَّائِي مِنْ تَقَلُّبِ الْقَوْلِ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا
سُئِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمُ بِهَا أَنْ قَالَ أَنَسِبِي
يَا عَائِشَةُ أَمَا اللَّهُ فَقَدْ بَرَأَكَ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي
إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهُ هُوَ
الَّذِي أَنْزَلَ بِرَءَاتِي قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ
الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ {عَشْرَ آيَاتٍ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ بِرَءَاتِي قَالَتْ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَيَّ
مِسْطَحَ لِقْرَابَتِهِ مِنْهُ وَقَفَرَهُ وَاللَّهِ لَا أَنْفَقُ عَلَيْهِ شَيْئًا
أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
{وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا
أُولِي الْقُرْبَىٰ} إِلَى قَوْلِهِ {إِلَّا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ
لَكُمْ} قَالَ حَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ عِنْدَ اللَّهِ نَسْنُ
الْمُبَارَكِ هَذِهِ أَرْجَى آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو
بَكْرٍ وَاللَّهِ إِنِّي لِأَحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَيَّ
مِسْطَحَ الثَّقَفَةَ النَّبِيَّ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا أَنْزِعُهَا
مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ مجھے بخشے۔ پھر مسطح کو جو کچھ دیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا اور کہا کہ میں کبھی بند نہ کروں گا۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی میرے بارے میں پوچھا کہ وہ کیا جانتی ہیں؟ یا انہوں نے کیا دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا (حالانکہ وہ سوکن تھیں) کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے کان اور آنکھ کی احتیاط رکھتی ہوں (یعنی بن سنے کوئی بات نہیں کہتی اور نہ بن دیکھے کو دیکھی ہوئی کہتی ہوں)، میں تو عائشہ کو نیک ہی سمجھتی ہوں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ زینب رضی اللہ عنہا ہی ایک بیوی تھیں جو نبی ﷺ کی ازواج میں سے میرے مقابل کی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے اس تہمت سے بچایا اور ان کی بہن حمنہ بنت جحش نے بہن کیلئے تعصب کیا اور ان کیلئے لڑیں تو جو لوگ تباہ ہوئے ان میں وہ بھی تھیں (یعنی تہمت میں شریک تھیں)۔ زہری نے کہا کہ تو ان لوگوں کا یہ آخر حال ہے جو ہم تک پہنچا۔

2154: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ ایک آدمی پر آپ ﷺ کی حرم سے (یعنی رسول اللہ ﷺ کی اُمّ ولد لوندی) کو تہمت لگاتے تھے۔ آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جا اور اس شخص کی گردن مار (شاید وہ منافق ہو گا یا کسی اور وجہ قتل کے لائق ہو گا)۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے، دیکھا تو وہ ٹھنڈک کیلئے ایک کنوئیں میں غسل کر رہا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ نکل۔ اس نے اپنا ہاتھ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا۔ انہوں نے اس کو باہر نکالا تو دیکھا کہ اس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل نہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو مجبور سے (یعنی ذکر کٹا ہوا)۔ اس کا ذکر ہی نہیں۔ (تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ یہی سمجھے کہ آپ ﷺ نے زنا کے خیال سے اس کے قتل کا حکم دیا ہے، اس واسطے انہوں نے قتل نہ کیا اور شاید آپ ﷺ کو وحی سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ وہ قتل نہ کیا جائے گا۔ لیکن آپ ﷺ نے قتل کا حکم دیا تاکہ اس کا حال ظاہر ہو جائے اور لوگ اپنی تہمت پر نادم ہوں اور ان کا جھوٹ کھل جائے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَا تُكْرَهُوا قَتْلَٰتِكُمْ﴾ کے متعلق۔
2155: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی ابن سلول کی میکہ اور امیہ نامی دو لونڈیاں تھیں۔ وہ دونوں کو زنا پر مجبور کرتا تھا۔ انہوں نے اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی، تب یہ آیت اتری کہ ”اور اپنی لونڈیوں کو زنا کاری پر مجبور نہ کرو اگر وہ خود پاکدامن رہنا چاہتی ہوں..... بیشک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے“ تک۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِي مَا عَلِمْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ؟ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمِي وَبَصْرِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ النَّبِيِّ كَانَتْ تُسَامِعُنِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَمَهَا اللَّهُ بِالزُّورِ وَطَلَّقَتْ أُخْتَهَا حَمْنَةَ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فِهْلَكَتَ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَهَذَا مَا نَهَى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هَوْلَاءِ الرَّهْطِ*

2154: عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِأَمِّ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أَذْهَبُ فَأَضْرِبُ عُنُقَهُ فَأَنَاءَهُ عَلَيَّ فَإِذَا هُوَ فِي رَكْبِي يَتَبَرَّدُ فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ إِخْرُجْ فَنَأُوْلَهُ يَدُهُ فَأَخْرَجَهُ فَإِذَا هُوَ مَجْتَوِبٌ لَيْسَ لَهُ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِيُّ عَنْهُ ثُمَّ أَنَسَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَمَجْتَوِبٌ مَا لَهُ ذَكَرٌ*

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُكْرَهُوا قَتْلَٰتِكُمْ عَلَيَّ﴾

الْبَغَاءُ { ۳۳ }

2155: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جَارِيَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ سَأَلَتْهُ بِمَا لَهَا مِنْ مَسِيكَةٍ وَأَخْرَجَتْهُ بِمَا لَهَا مِنْ مَسِيكَةٍ فَكَانَ يُكْرِهُهُمَا عَلَى الزَّوْمِيِّ فَشَكَّكَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿وَلَا تُكْرَهُوا قَتْلَٰتِكُمْ عَلَيَّ﴾ الْبَغَاءُ { إِلَى قَوْلِهِ { غُفُورٌ رَحِيمٌ } * }

سورة الفرقان

{سورة الفرقان}

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ} {٦٨}

٢١٥٦ عن ابن عباس رضي الله عنه أن ناساً من أهل الشرك قتلوا فأكفروا وزنوا فأكفروا ثم أتوا محمداً صلى الله عليه وسلم فقالوا إن الذي نقول وتدعو لحسن ولو تخبرنا أن لنا عملاً كفارة فنقول {وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا} ونزل {قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ} {الآية}*

{سورة تنزيل السجدة}

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ} {١٧}

٢١٥٧ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل أعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ذخرًا بله ما أظلمكم الله عليه ثم قرأ {فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ} *

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَنُدَبِّقَهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ حُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ} {٢١}

٢١٥٨ عن أبي بن كعب رضي الله عنه في قوله عز وجل {وَلَنُدَبِّقَهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ حُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ} قال مصابب الدنيا والروم والبطشة أو الدخان شعبة الشاك في البطشة أو الدخان *

باب: الله تعالى کے فرمان ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ شَيْئًا﴾ کے متعلق۔

2156: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکوں میں سے چند لوگوں نے (شرک کی حالت میں) بہت خون کئے تھے اور بہت زنا کیا تھا۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں اور جس راہ کی طرف بلا تے ہیں، وہ اچھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتلائیں کہ کیا وہ ہمارے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے؟ (اگر کفارہ ہے تو ہم اسلام لائیں گے) تب یہ آیت اتری کہ ”جو لوگ اللہ کیساتھ دوسرے معبودوں کو نہیں پکارتے اور جس جان کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کو نہیں مارتے، مگر کسی حق کے بدلے اور زنا نہیں کرتے اور جو کوئی ان کا سون کو (یعنی خون اور زنا اور شرک) کرے تو وہ بدلہ پائے گا اور اس کو قیامت کے دن دردناک عذاب ہوگا اور وہ ہمیشہ اسی عذاب میں ذلت سے رہے گا۔ لیکن جو کوئی ایمان لایا اور اس نے توبہ کی اور نیک کام کئے تو اس کی برائیاں مٹ کر نیکیاں ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور بخشنے والا ہے“ (اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بتلادیا کہ تم اسلام لاؤ تمہارے اگلے سب گناہ شرک کے زمانے کے محاف ہو جائیں گے) اور یہ آیت اتری کہ ”اے میرے بندو! جنہوں نے گناہ کئے ہیں اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو.....“ پوری آیت۔

سورة سجده

باب: الله تعالى کے فرمان ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ کے متعلق۔

2157: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ تیار کیا ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور کسی آدمی کے دل پر اس کا خیال بھی نہیں گزرا۔ یہ سب نعمتیں میں نے بنا رکھی ہیں۔ ان کو چھوڑو جو اللہ نے تمہیں بتلایا (یعنی جو نعمتیں اور لذتیں معلوم ہیں وہ کسی عمدہ ہیں اور بھلی ہیں تو جنت کی نعمت اور لذت جس کا علم اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا وہ کسی ہوں گی)۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ ”کوئی نہیں جانتا جو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے چھپایا گیا ہے“ (جنت میں)۔

باب: الله کے فرمان ﴿وَلَنُدَبِّقَهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ حُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ﴾ کے متعلق۔

2158: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ”ہم ان کو چھوٹا عذاب دیں گے.....“ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد دنیا کی تکالیف ہیں اور روم اور بطشہ (یا دخان)۔ اور شعبہ کو شک ہے کہ بطشہ کہا گیا کہ دخان کہا۔

سورة الاحزاب

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿اِذْ جَاؤُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ﴾ کے متعلق۔

2159: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے قول ”جب وہ تم پر آئے تمہارے اوپر سے نیچے سے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل حلق تک آگئے“ کے بارے میں کہتی ہیں کہ یہ غزوہ خندق کے متعلق اتری (اس دن مسلمانوں پر نہایت سختی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس دن کافروں پر ایک لشکر بھیجا جن کو تم نے نہیں دیکھا اور تیز ہوا)۔

سورة يس

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾ کے متعلق۔

2160: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے قول ”سورج اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر چلا جا رہا ہے“ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ عرش کے نیچے ہے۔

سورة الزمر

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ﴾ کے متعلق۔

2161: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد ﷺ! یا اے ابوالقاسم (ﷺ)! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھالے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر، پھر ان کو ہلانے گا اور کہے گا کہ میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ تعجب سے بنے اور آپ ﷺ نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی، پھر یہ آیت پڑھی ”انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسے اس کی قدر کرنی چاہیے تھی اور قیامت کے دن اس کی ساری زمین اس کی ایک مٹھی میں ہوگی اور اس کے دائیں ہاتھ میں آسمان لپٹے ہوئے، وہ پاک ہے اور مشرکوں کے شرک سے بلند ہے“۔

سورة حم السجدة

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَبْرُونَ﴾ کے متعلق۔

2162: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے جن میں سے دو قریش کے تھے اور ایک ثقیف کا پادوثقیف کے تھے

(سورة الاحزاب)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿اِذْ جَاؤُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلِ مِنْكُمْ﴾ (۱۰)

۲۱۵۹ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلِ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَّغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ قَالَتْ كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ *

(سورة يس)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾ (۳۸)

۲۱۶۰ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾ قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ *

(سورة الزمر)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ (۶۷)

۲۱۶۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَوْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُمَسِّكُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إصْبَعٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى إصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالنَّارَ عَلَى إصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إصْبَعٍ ثُمَّ يَهْوُهُنَّ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصَدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ *

(سورة حم السجدة)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَبْرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ...﴾ {الآية}

۲۱۶۲ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ قُرَشِيَّانَ وَتَقْفِيَّيٌّ أَوْ

اور ایک قریش کا تھا۔ ان کے دلوں میں سمجھ کم تھی اور ان کے بچپوں میں چربی بہت تھی (اس سے معلوم ہوا کہ موٹاپے کیساتھ دانائی کم ہوتی ہے)۔ ان میں سے ایک شخص بولا کہ تم کیا سمجھتے ہو، جو ہم کہتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ سنتا ہے؟ دوسرا بولا کہ اگر ہم با آواز بلند پکاریں گے تو سنے گا اور چپکے سے بولیں گے تو نہیں سنے گا۔ تیسرا بولا کہ اگر با آواز بلند پکارنے پر سنتا ہے تو آہستہ بولنے پر بھی سنے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ”تم اس لئے نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے کان، آنکھیں اور تمہاری کھالیں تم پر گواہی دیں گی.....“ پوری آیت (لیکن تم نے یہ خیال کیا کہ بہت سے کام جو تم کرتے ہو اللہ نہیں جانتا)۔

سورة الدخان

باب: اللہ کے فرمان ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي...﴾ کے متعلق۔

2163: مسروق کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عبد اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اور وہ ہمارے درمیان لیٹے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور بولا کہ اے ابو عبد الرحمن! ایک قصہ کو کندہ کے دروازوں پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو دوھوں کی آیت ہے، یہ دوھوں آنے والا ہے اور کافروں کا سانس روک دے گا اور مسلمانوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ یہ سن کر سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے بیٹھ گئے اور کہا کہ اے لوگو! اللہ سے ڈرو۔ تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہے اس کو کہے اور جو نہیں جانتا تو یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ کیونکہ علم کی بات یہی ہے کہ جو بات تم میں سے کوئی نہ جانتا ہو، اس کیلئے ”اللہ اعلم“ کہے۔ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا کہ ”تو اے محمد ﷺ! کہہ کہ میں کچھ مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرتا ہوں“ (ص: 76) رسول اللہ ﷺ نے جب لوگوں کی کیفیت دیکھی کہ وہ سمجھانے سے نہیں مانتے تو فرمایا کہ اے اللہ! ان پر سات برس کا قحط بھیج جیسے یوسف علیہ السلام کے دور میں سات برس تک قحط ہوا تھا۔ آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کھا گیا، یہاں تک کہ انہوں نے بھوک کے مارے کھالوں اور مردار کو بھی کھا لیا اور ان میں سے ایک شخص آسمان کو دیکھتا تو دوھوں کی طرح معلوم ہوتا۔ پھر ابوسفیان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے محمد ﷺ! تم تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم کرتے ہو اور نانا جوڑنے کا حکم کرتے ہو اور تمہاری قوم تو تباہ ہو گئی۔ ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اس دن کا انتظار کر جب آسمان سے کھلم کھلا دوھوں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھا تک لے گا یہ دکھ کا عذاب ہے..... یہاں تک کہ فرمایا کہ ہم عذاب کو موقوف کرنے والے ہیں تحقیق تم پھر کفر کرنے والے ہو“ اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہے تو وہ کہیں

تَفْقَيَانَ وَفَرَشِيَ فَلَيْلٍ فَفَهُ فَلُوْبِهِمْ كَثِيرٌ شَحْمٌ يُطَوْنَهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنَّ جَهْرَتَنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنَّ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهْرَتْنَا فَهَوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتُرُونَ أَنْ يُشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ﴾ الآية

(سورة الدخان)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾

۲۱۶۳ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ قَاصِمًا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقْصُرُ وَيَزَعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ بِالْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزَّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضَبَانٌ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ مَنْ عِلْمُ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقْلُ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقْلُ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ لِأَخَذِكُمْ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ (ص: ۷۶) إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِذْ بَارَأَ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَبِّحْ كَسَبَعِ يَوْسُفَ قَالَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوعِ وَبَنَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ أَحَدُهُمْ فَمَرَى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ جِئْتَ نَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصَلَةِ الرَّحِمِ وَإِنْ قَوْمُكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ أَلْسَى قَوْلُهُ ﴿إِنَّكُمْ عَائِدُونَ﴾ قَالَ أَفِيكُشْفِ عَذَابِ الْآخِرَةِ؟ {يَوْمَ نَطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا

موقوف ہوتا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”جس دن ہم بڑی بڑی پکڑیں گے، ہم بدلہ لیں گے“ تو اس پکڑ سے مراد برکری پکڑ ہے اور یہ نشانیاں یعنی دھواں اور پکڑ اور لڑام اور روم کی نشانیاں تو گزر چکی ہیں۔

2164: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پانچ نشانیاں تو گزر چکی ہیں اور وہ دخان، لڑام، روم، بطلہ اور قمر (یعنی شق القمر) ہیں۔

سورة الفتح

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيهِمْ﴾ کے متعلق۔

2165: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ کے اسی مسلح آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عجم کے پہاڑ سے اترے، وہ دھوکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غفلت کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پر (حملہ کرنا چاہتے تھے)۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکڑ لیا لیکن قتل نہیں کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اتارا کہ ”یعنی وہ اللہ ہے جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا (اور ان کا فریب کچھ نہ چلا) اور تمہارے ہاتھوں سے ان کو روکا (یعنی تم نے ان کو قتل نہ کیا)۔ مگر یہ سرحد میں ان پر فتح ہو جانے کے بعد۔“

سورة الحجرات

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا تَرْفَعُوا أَسْوَاطِكُمْ﴾ کے متعلق۔

2166: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب یہ آیت ”اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند مت کرو.....“ آخرتک ”نازل ہوئی تو سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے کہ میں تو جنم ہی ہوں (کیونکہ ان کی آواز بہت بلند تھی اور وہ انصار کے خطیب تھے، اس لئے وہ ڈر گئے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا چھوڑ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابو عمرو! ثابت کا کیا حال ہے کیا بیمار ہو گیا ہے؟ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہے، میں نہیں جانتا کہ وہ بیمار ہے۔ پھر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے بیان کیا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت اترتی اور تم جانتے ہو کہ میری آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اونچی ہے، (اس لئے) میں تو جنم ہی ہوں۔ پھر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ وہ جنتی ہے۔

سورة ”دق“

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ﴾ کے متعلق۔

مُنْقَمُونَ} فَالْبُطْثَةُ يَوْمَ نَبْذُرُ وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ وَالْبُطْثَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ *

۲۱۶۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبُطْثَةُ وَالْقَمَرُ *

(سورة الفتح)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيهِمْ عَنْكُمْ﴾... {الآية (۲۴)}

۲۱۶۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَيَّطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَبْلِ التَّعْنِيمِ مَسْلُوعِينَ يُرِيدُونَ غَرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَأَخَذَهُمْ سَلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيهِمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيكُمْ عَنْهُمْ بِيْطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرْتُمْ عَلَيْهِمْ﴾ *

(سورة الحجرات)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تَرْفَعُوا أَسْوَاطِكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ {الآية (۱)}

۲۱۶۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَسْوَاطِكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ... {إلى آخر الآية} جَلَسَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ أَنَا مِنْ أَهْلِ الثَّارِ وَاحْتَسَسَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو مَا شَأْنُ ثَابِتٍ اشْتَكَى قَالَ سَعْدُ إِنَّهُ لِعَجْرِيٌّ وَمَا عَلِمْتُ لَهُ بِشَكْوَى قَالَ فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ثَابِتُ أَلْبَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مِنْ أَهْلِ الثَّارِ فَذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

(سورة ق)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأَتْ وَنَقُولُ هَلِ مِنْ مَرْبِدٍ﴾ {۲۰}

2167: عبد الوہاب بن عطاء اللہ تعالیٰ کے فرمان "يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ "الآیۃ کے متعلق سعید سے وہ قنادہ سے اور وہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برابر جہنم میں لوگ ڈالے جاتے رہیں گے اور وہ یہی کہے گی کہ "کچھ اور ہے؟" یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ عزت والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا۔ تب اس کا بعض حصہ بعض میں سٹ جائے گا اور کہنے لگے گی کہ بس بس تیری عزت اور کرم کی قسم۔ اور برابر جنت میں جگہ خالی رہے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور اس کو اس جگہ میں رکھے گا۔

سورة القمر

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ﴾ کے متعلق۔

2168: ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے اسود بن یزید سے پوچھا اور وہ مسجد میں قرآن پڑھایا کرتے تھے کہ تم ﴿مُدْكِرٍ﴾ میں دال پڑھتے ہو یا ذال؟ انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ﴿فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ﴾ دال سے پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ (یعنی جس میں نقطہ نہیں ہوتا)۔

سورة الرحمن

باب: اللہ تعالیٰ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ﴾ کے متعلق۔

2169: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے نور سے بنائے گئے، جن آگ کی لو سے اور سیدنا آدم علیہ السلام اس سے جو قرآن میں بیان ہوا ہے (یعنی مٹی سے)۔

سورة الحديد

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿الَّذِينَ آمَنُوا﴾ کے متعلق۔

2170: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے ہم مسلمان ہوئے اس وقت سے لے کر اس آیت "کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں کے دل اللہ کے ذکر کے لئے لرز جائیں" کے اترنے کے وقت تک، جس میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر عتاب کیا ہو، چار برس کا عرصہ گزرے۔

سورة الحشر

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ کے متعلق۔

2167: عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ {يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلْ امْتَلَأْتِ وَقَوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ} فَأَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَقَوْلُ {هَلْ مِنْ مَزِيدٍ} حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزُوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَقَوْلُ لَقَطَ قَطٌ بِعِزَّتِكَ وَكِرْمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يَنْشِيَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيَسْتَكْنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ *

(سورة افتربت الساعة)

باب في قوله تعالى: {هل من مُدْكِرٍ}

2168: عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ {فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ} أَدَالًا أَمْ ذَالًا؟ قَالَ بَلْ ذَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ {مُدْكِرٍ} ذَالًا *

(سورة الرحمن)

باب في قوله تعالى: وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ 2169: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ

(سورة الحديد)

باب في قوله تعالى: {الَّذِينَ آمَنُوا} 2170: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَابَتَنَا اللَّهُ بِهَذِهِ الْآيَةِ {الَّذِينَ آمَنُوا} أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ {إِلَّا أَرْبَعَ سِنِينَ} *

2170: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَابَتَنَا اللَّهُ بِهَذِهِ الْآيَةِ {الَّذِينَ آمَنُوا} أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ {إِلَّا أَرْبَعَ سِنِينَ} *

(سورة الحشر)

باب في قوله تعالى: {وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ} (١٠)

2171: سیدنا عروہ کہتے ہیں کہ مجھ سے امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے میرے بھانجے! لوگوں کو حکم ہوا تھا کہ وہ صحابہ کیلئے بخشش مانگیں لیکن انہوں نے ان کو برا کہا۔

سورہ جن

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿قُلْ أُوْحِي إِلَيَّ﴾ کے متعلق۔

2172: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنات کو قرآن نہیں سنایا اور ان کو دیکھا بھی نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کیساتھ اس زمانہ میں عکاظ کے بازار گئے جب کہ شیطانوں پر آسمانی دروازے بند ہو گئے تھے اور ان پر آگ کے شعلے برسائے جا رہے تھے۔ چنانچہ شیطانوں کے ایک گروہ نے اپنے لوگوں میں جا کر کہا کہ ہمارا آسمان پر جانا بند ہو گیا اور ہم پر آگ کے شعلے برسنے لگے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کا سبب ضرور کوئی نیا امر ہے، تو مشرق و مغرب کی طرف پھر کر خبر لو اور دیکھو کہ کیا وجہ ہے جو آسمان کی خبریں آنا بند ہو گئیں۔ وہ زمین میں مشرق و مغرب کی طرف پھرنے لگے۔ ان میں سے کچھ لوگ تہامہ (ملک حجاز) کی طرف عکاظ کے بازار کو جانے کیلئے آئے اور آپ ﷺ اس وقت (مقام) غل میں اپنے اصحاب ﷺ کو خبر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن سنا تو ادھر کان لگا دیئے اور کہنے لگے کہ آسمان کی خبریں موقوف ہونے کا یہی سبب ہے۔ پھر وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے اور کہنے لگے کہ اے ہماری قوم کے لوگو! ”ہم نے ایک عجب قرآن سنا ہے جو سچی راہ کی طرف لے جاتا ہے، پس ہم اس پر ایمان لائے اور ہم سبھی اللہ کیساتھ شریک نہ کریں گے“ تب اللہ تعالیٰ نے سورہ جن اپنے پیغمبر ﷺ پر اتاری کہ ”اے محمد (ﷺ) کہہ دو کہ میری طرف وحی کی گئی کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا“۔

سورۃ القیامۃ

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانِكَ﴾ کے متعلق۔

2173: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے قول ”اپنی زبان کو جلدی کیساتھ یاد کرنے کیلئے نہ ہلایئے“ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کا واقعہ یہ ہے کہ نزول قرآن کریم کے وقت رسول اللہ ﷺ تنگی محسوس کرتے تھے، اس لئے اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ سعید نے کہا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ میں تمہارے لئے ہونٹ ہلاتا ہوں جیسے رسول اللہ ﷺ ہونٹ ہلاتے تھے پس سعید نے کہا کہ جس طرح سیدنا ابن عباس اپنے ہونٹ ہلا رہے تھے میں بھی

۲۱۷۱ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا ابْنَ أُخْتِي أَمِرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُبُّهُمْ *

(سُورَةُ الْجِنِّ)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ أُوْحِي إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ﴾ (۱)

۲۱۷۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْجِنِّ وَمَا رَأَهُمُ الطَّلُقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ غَامِدِينَ إِلَى سُوْقِ عَكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيْطَانِ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيْطَانِ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ؟ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا ذَلِكَ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَثَ فَاصْرُبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ؟ فَانطَلَقُوا يَصْرُبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ الثَّقَرُ الَّذِينَ أَخَذُوا نَحْوَ تِهَامَةَ وَهُوَ يَنْخُلُ غَامِدِينَ إِلَى سُوْقِ عَكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمِعُوا لَهُ وَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا﴾ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿قُلْ أُوْحِي إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ﴾ *

(سُورَةُ الْقِيَامَةِ)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانِكَ لِتَجْعَلَ

بِهِ﴾ (۱۶)

۲۱۷۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانِكَ لِتَجْعَلَ بِهِ﴾ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَالِجُ بِهِ التَّنْزِيلَ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفْتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ

اسی طرح اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں تب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ ”آپ ﷺ (جلدی سے یاد کرنے کیلئے اپنی زبان نہ بلائے، بلکہ تحقیق اس کا اکٹھا کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے“ یعنی آپ ﷺ کے سینہ میں جمع کرنا کہ پھر آپ ﷺ اس کو پڑھیں۔ (یعنی نزول وحی کے وقت) آپ خاموشی اور غور سے سنیں، پھر اسے پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔ اس حکم الہی کے بعد جب جبریل وحی لاتے تو آپ ﷺ ان کے الفاظ بہ خاموشی سنتے رہتے اور ان کی روانگی کے بعد آپ ﷺ وہی الفاظ دہرا دیتے جو جبرائیل علیہ السلام کہہ جاتے تھے۔

سورہ مطففین

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ...﴾ کے متعلق۔

2174: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس آیت ”جس دن لوگ پروردگار عالم کے سامنے کھڑے ہوں گے“ کی تفسیر میں فرمایا کہ بعض لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے کھڑے ہوں گے جو دونوں کانوں کے نصف تک ہوگا۔

سورۃ الانشاق

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ...﴾ کے متعلق۔

2175: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا، اس کو عذاب ہوگا۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے ”پھر عقرب حساب کیا جائے گا آسانی سے اور وہ اپنے گھر والوں میں خوش ہو کر لوٹ جائے گا“ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ حساب کتاب نہیں ہے، یہ تو صرف اعمال کی پیشی ہے۔ جس سے قیامت کے دن حساب میں تفتیش کی گئی اس کو عذاب ہوگا۔

سورۃ الليل

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَالذِّكْرُ وَالْاٰنْثٰى...﴾ کے متعلق۔

2176: سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم شام کو گئے تو سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور کہا کہ تم میں کوئی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت پڑھنے والا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں! میں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ تم اس آیت ”واللیل اذا یغشی“ کو کیسے پڑھتے ہو؟ میں نے کہا کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اس طرح پڑھتے تھے ”واللیل اذا یغشی والذکر والانی“ انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو یونہی پڑھتے سنا ہے اور یہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ میں پڑھوں کہ ”وما خلق الذکر والانی“ تو میں ان کی نہیں مانتا۔

تَعَالٰی { لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُجْعَلَ بِهِ اِنْ عَلَيْنَا جَمْعُهُ وَقُرْآنَهُ } قَالَ جَمَعُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرُوهُ { فَاِذَا قُرْآنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ } قَالَ فَاسْتَمِعْ وَأَلْصَقْتُ ثُمَّ اِنْ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَاهُ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَقْرَأَهُ *
(سُورَةُ وَيْلٍ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالٰی: { يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ

الْعَالَمِيْنَ } (٦)

٢١٧٤ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ { يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ } قَالَ يَقُومُ اَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ اِلَى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ *

(سُورَةُ الْاِنْشَاقِ)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالٰی: { فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا

سَيِّرًا } (٨)

٢١٧٥ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَّبَ فَقُلْتُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ { فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا سَيِّرًا }؟ فَقَالَ لَيْسَ ذَاكَ الْحِسَابُ اِئِمَّا ذَاكَ الْعَرَضُ مِنْ نَوْقِ الْحِسَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَّبَ *

(سُورَةُ وَاللَّيْلِ)

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالٰی: { وَالذِّكْرُ وَالْاٰنْثٰى }

٢١٧٦ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاتَانَا اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَفِيكُمْ اَحَدٌ يَقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ اَنَا قَالَ فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَأُ هَذِهِ الْاٰيَةَ { وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى }؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ { وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى... وَالذِّكْرُ وَالْاٰنْثٰى } قَالَ وَاَنَا وَاللّٰهُ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُوْهَا وَلَكِنْ هُوَ لَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ اَقْرَأَ { وَمَا خَلَقَ... } لَا اَتَابُهُمْ *

سورة الضحیٰ

(سُورَةُ الضُّحَىٰ)

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ﴾ کے متعلق۔
 2177: اسود بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جنید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو دو تین رات تک نہیں اٹھے پھر ایک عورت (عوراء بنت حرب، ابوسفیان کی بہن ابولہب کی بیوی حملہ الحطب) آئی اور کہنے لگی کہ اے محمد! میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے (یہ اس شیطان نے ہی سے کہا) کیونکہ میں دیکھتی ہوں کہ دو تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری ”قسم۔ روز روشن کی اور رات کی جب کہ وہ سکون کیسا تھ چھا جائے، تمہارے رب نے تمہیں چھوڑا ہے اور نہ وہ ناراض ہوا ہے۔“

سورة التكاثر

(سُورَةُ التَّكْوِيْنِ)

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿الْهَآكُمُ التَّكْوِيْنُ﴾ کے متعلق۔
 2178: سیدنا عبد اللہ بن شحیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ رہے تھے کہ ”ہلاکت میں ڈال دیا تمہیں زیادہ سے زیادہ (مال) حاصل کرنے (کی خواہش) نے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی ہے کہ میرا مال، میرا مال، اور اے آدمی! تیرا مال کیا ہے؟ تیرا مال وہی ہے جس نے کھایا اور فنا کیا، یا پہنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور جاری کیا (قیامت کیلئے روک لیا)۔

سورة الفتح

(سُورَةُ الْفَتْحِ)

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ﴾ کے متعلق۔
 2179: سیدنا عبید اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ قرآن کی یکبارگی مکمل نازل ہونے والی آیت سورت کونسی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں! وہ یہ سورت ”جب اللہ تعالیٰ کی مدد آجائے اور فتح آجائے“ ہے انہوں نے کہا کہ تو نے سچ کہا۔

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى﴾
 2177 عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سَفْيَانَ يَقُولُ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِيبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ﴾ *

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿الْهَآكُمُ التَّكْوِيْنُ﴾ (1)
 2178 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿الْهَآكُمُ التَّكْوِيْنُ﴾ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَنْتِ أَوْ لَبَسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ *

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾
 2179 عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَعَلَّمُ وَقَالَ هَارُونَ تَسْذِرِي آخِرَ سُورَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ جَمِيعًا؟ قُلْتُ نَعَمْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿ قَالَ صَدَقْتَ *

تمت الخیر

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله -66

شيخ محمد عيسى حفظه الله - مدرس شعبه تعليمات اسلامیہ بی ان ایس بہار کراچی

28 شعبان 1422ھ بمطابق 15 نومبر 2001ء بمحرمات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



صحیح بخاری مختصر

ترتیب کتبہ

ابن ابراہیم



مکتبۃ السنۃ

سولجر بازار قبرا، کراچی پاکستان